امالی الشیخ الطوسی

شیخ الطائفہ ابی جعفر بن محمد بن الحسن الطوسی

امالی الشیخ الطوسی

جلد اوّل

تالیف

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سیّد منیر حسین رضوی

نظر ثانی

حجۃ الاسلام علاّمہ ریاض حسین جعفری فاضلِ قم

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

فون : 35425372

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتاب : امالی الشیخ الطوسی

تالیف : محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سیّد منیر حسین رضوی

نظرِ ثانی : حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضلِ قم

پروف ریڈنگ : شیر محمد عابد مولائی

فنی تعاون : معصومہ بتول جعفری ایم اے، محمد عمران حیدر جعفری

تزئین : زہرا بتول جعفری، محدثہ بتول جعفری

اشاعت : جنوری 2013ء

تعداد : ایک ہزار

ہدیہ : 350 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ مِنہاجُ الصّالحین ۔ لاہور

الحمد مارکیٹ فسٹ فلور دکان نمبر 20۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور

فون: 042-37225252 ، 0301-4575120

ترتیب

بابِ دوم

باب سوئم

بابِ چہارم

باب پنجم

☼☼☼

عرضِ ناشر

بحمد للہ امالی شیخ صدوق اور امالی شیخ مفید کے بعد ہمیں امالی شیخ الطائفہ طوسی علیہ الرحمہ شائع کرنے کا شرف بھی حاصل ہو رہا ہے۔ مذہب حقہ اثنا عشریہ میں اِن بزرگوں کا جو مقام اور خدمات ہیں اُن سے اگرچہ ہر باشعور مومن واقف ہے اور تہ دل سے اُن کا معترف اور ممنون ہے۔ مگر افسوس کہ اُردو زبان و ادب کی تقریباً چار سو سالہ نثری تاریخ کے باوجود ان معتبر کتب کا ترجمہ نہ ہوا تھا۔ عربی زبان سے ان کے اردو تراجم کرنے کے لیے ہم نے جناب حجۃ الاسلام علامہ سیّد منیر حسین رضوی دام عزہٗ کی خدمات حاصل کی ہیں، جو نہایت پرہیزگار، متقی اور باعمل عالمِ دین ہیں اور مذہب کی بے لوث علمی خدمت کے لیے پیش پیش رہے ہیں۔

امالی شیخ الطائفہ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے مروی انمول روایات و اخبار کا وہ خزانہ ہے جو دنیا و آخرت کی امارت کا ضامن بن سکتا ہے۔ عقائد کی پختگی، مذہب کی تفہیم، تاریخ کی تعلیم، فقہ کی ترویج اور عمل کی ترغیب سے مملو ہم تک پہنچا کر شیخ ممدوح نے عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ اُن کے بے شمار علمی شاہکار تشیع کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا باعث بنے۔ ہمارے لیے باعثِ فخر ہے اور لائق تقلید ہیں، ان شاء اللہ ان کے تراجم کی یکے بعد طباعت و اشاعت کا اہتمام ہماری اوّلین خواہش ہے۔

کتاب ہذا کی تصحیح ترجمہ پروفیسر مظہر عباس صاحب نے کی اُن کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے۔ نیز ہم اس کے بھی تہہ دل سے ممنون ہیں۔ پوری کوشش کی گئی کہ کتاب میں پروف ریڈنگ کے کڑے عمل کو بطریق احسن نبھایا جائے نیز کمپوزنگ کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ ادارہ کی دیگر کتب کی طرح یہ کاوش بھی اپنا مقام حاصل کر کے رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کتاب کا اچھا استقبال ہوا۔ کتاب ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ چونکہ پہلے ایڈیشن میں فقط ترجمہ پیش کیا گیا تھا۔ قارئینِ محترم کی خواہش پر عربی عبارت بھی ساتھ پیش کردی گئی ہے۔ ایک تو کتاب کی وثاقت بڑھ گئی ہے اور ساتھ اگر کوئی متنِ روایت پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لیے سہولت بھی ہے۔ کتاب کا سائز بھی تبدیل کر دیا گیا ہے، اس لیے حجم بھی بڑھ گیا ہے۔

ہمارا آیندہ قدم ''جواہر الامالی وتفسیر اللعالی'' ہے جس میں ہر سہ امالی سے منتخب روایات کی شرح وبسط کا کام کیا جائے گا اور تقابلی وتفصیلی مطالعہ کا تجزیہ پیش کیا جائے گا۔ نیز مؤلفین (شیخ الصدوق، شیخ المفید اور شیخ الطائفہ کی علمی خدمات کو بھی ساتھ ساتھ رکھا جائے گا۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

الداعی الی الخیر

ریاض حسین جعفری فاضلِ قم

صدر نشین ادارہ منہاج الصالحین لاہور

باب اوّل

سخت دل انسان اللہ سے دُور رہتا ہے

(حدثنا) الشيخ المفيد أبو على الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله بمشهد مولانا أمير المؤمنين على بن ابى طالب صلوات الله عليه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسين بن على الطوسى رحمه الله فى شهر ربيع الأول من سنة خمس وخمسين وأربعمائة قال: أملى علينا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: حدثنا أبو الطيب الحسن ابن على بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن أحمد قال: حدثنى جدى قال: حدثنا على بن حفص المدائنى قال: أخبرنا ابراهيم بن الحرث عن عبدالله بن دينار عن أبى عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله، قال: كثرة الكلام بغير ذكر الله تقسو القلب، ان أبعد الناس من الله القلب القاسى

ابو عمر نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالٰی کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو مت کرو، کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے اور لوگوں میں سے اللہ تعالٰی سے دُور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہے۔

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے

(وعنه) رحمه الله قال: حدثنا السعيد الوالد رحمه الله

قال: حدثنا أبو الطيب قال: حدثنا على بن ماهان قال: حدثنا عمى قال: حدثنا محمد ابن عمر قال: حدثنا ثور بن يزيد عن مكحول قال: لما كان يوم خيبر خرج رجل من اليهود يقال له ﴿مرحب﴾ وكان طويل القامة عظيم الهامة، وكانت اليهود تقدمه لشجاعته ويساره۔ قال: فخرج فى ذلك اليوم الى أصحاب رسول ﷺ فما وافقه قرن الا قال: أنا مرحب، ثم حمل عليه فلم يثبت له، قال: وكانت له ظئر، وكانت كاهنة، وكانت تعجب بشبابه وعظم خلقته، وكانت تقول له: قاتل كل من قاتلك وغالب كل من غالبك الا من تسمى عليك بحيدرة فانك ان وقفت له هلكت۔

قال: فلما كثر مناوشته وبعل الناس بمقامه شكوا ذلك الى النبى ﷺ وسألوه أن يخرج اليه علياً عليه السلام، فدعا النبى صلى الله عليه وآله علياً عليه السلام وقال له: ياعلى اكفنى مرحباً فخرج اليه أمير المؤمنين عليه السلام، فلما بصربه مرحب أسرع اليه فلم يره يعبأبه، فأنكر ذلك وأحجم عنه، ثم أقدم وهو يقول: ﴿أنا الذى سمتنى أمى مرحب﴾ فأقبل على عليه السلام بالسيف وهو يقول: ﴿أنا الذى سمتنى أمى حيدرة﴾ فلما سمعها منه مرحب هرب ولم يقف خوفاً مما حذرته منه ظئره، فتمثل له ابليس فى صورة حبر من أحبار اليهود فقال: الى أين يامرحب؟ فقال: قد تسمى على هذا القرن بحيدرة، فقال له ابليس: فما حيدرة؟ فقال: ان فلانة ظئرى كانت تحذرنى من مبارزة رجل اسمه حيدرة وتقول انه قاتلك، فقال له ابليس: شوهاً لك لولم يكن حيدرة الا هذه وحده لما كان مثلك يرجع عن مثله، تأخذ بقول النساء وهن يخطئن أكثر مما يصبن، وحيدرة فى الدنيا كثير،

فارجع فلعلك تقتله، فان قتلته سدت قومك وأنا فى ظهرك استصرخ اليهود لك، فرده فواللّٰه الا ما كان كفوات ناقة حتى ضربه على علیہ السلام ضربة سقط منها لوجهه وانهزم اليهود ويقولون: قتل مرحب قتل مرحب۔

قال: وفى ذلك يقول الكميت بن يزيد الأسدى رحمہ اللہ فى مدحه لعلى علیہ السلام

سقى جرع الموت ابن عثمان بعدما
تعاورها منه وليد ومرحب

فالوليد هو ابن عتبة خال معاوية بن أبى سفيان، وعثمان بن طلحة من قريش، ومرحب من اليهود۔

مکحول نے روایت بیان کی ہے کہ خیبر کے دن یہودیوں کی طرف سے ایک جوان نکلا، جس کو مرحب کہا جاتا تھا۔ وہ لمبے قد اور عظیم جثے کا مالک تھا۔ اُس کی شجاعت کی وجہ سے ہر جنگ میں اُس کو مقدم رکھا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتا ہے: اُس دن وہ نبی اکرمؐ کے اصحاب کی طرف بڑھا، اور وہ جس کے مقابلے میں بھی آتا اُس سے کہتا: میں مرحب ہوں اور پھر حملہ کر دیتا۔ پس مدمقابل اُس کے سامنے ثابت قدم نہ رہتا، یہاں تک کہ مارا جاتا یا فرار ہو جاتا۔

راوی بیان کرتا ہے: اُس کی ایک دایا (یعنی پالنے والی ماں) تھی جو کاھنہ اور نجومیہ تھی، وہ اُس کے جوانی اور عظیم جثے پر بہت نازاں اور حیران رہتی تھی۔ اُس نے مرحب سے کہہ رکھا تھا کہ جو بھی تجھ سے نبرد آزما ہوگا وہ تیرے ہاتھوں قتل ہو جائے گا اور تو ہر مقابل پر غالب ہوگا اور اُس نے کہہ رکھا تھا کہ ہر غالب کے مقابل میں جاؤ، لیکن جس شخص کا نام حیدر ہو اس کے مقابلے سے بچنا، کیونکہ اگر تو اس کے مقابلے میں چلا گیا اور اُس کے سامنے ٹھہر گیا تو مارا جائے گا اور ہلاک ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: جب مرحب کے حملے مسلمانوں پر زیادہ ہو گئے اور اَصحابِ نبیؐ پریشان ہو گئے اور اُن کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اُس کے مقابلے میں کیا کیا جائے تو سب نے مل کر

نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں مرحب کی شکایت کی اور سب نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؐ اُس کے مقابلے میں علیؑ کو روانہ کریں۔

نبی اکرمؐ نے علیؑ کو بلایا، اور فرمایا:

اے علیؑ! اِس مرحب سے میری جان چھڑاؤ۔ اور اُس کے مقابلے میں میری مدد کرو۔

امیر المومنین علی علیہ السلام اُس کے مقابلے کے لیے نکلے۔ جب مرحب نے آپؑ کو دیکھا تو وہ جلدی سے آپؑ کی طرف بڑھا۔ پس آپؑ نے اُس کی کوئی پروا نہ کی، جب آپؑ نے لاپروائی کا اظہار کیا تو وہ آپؑ کی اس اُدا سے ڈر گیا اور واپس جانے کا ارادہ کیا، پھر وہ واپس ہٹا اور یہ کہتا ہوا بڑھا کہ میں وہ ہوں جس کی ماں نے میرا نام "مرحب" رکھا ہے۔ پس علیؑ بھی اپنی تلوار کو لہراتے ہوئے اُس کی طرف بڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام "حیدر" رکھا ہے۔ جب مرحب نے یہ سنا کہ میرے مقابلے میں آنے والا وہ ہے کہ جس کی ماں نے اُس کا نام حیدرؑ رکھا ہے تو وہ اُس (علیہ السلام) کے خوف سے ڈر گیا اور اپنی دایا کی بات کو یاد کر کے لرز گیا۔ پھر آپؑ کے مقابلے سے ہٹ کر واپس جانے لگا، تو ابلیس یہودی سرداروں میں سے ایک سردار اور یہودی عالم کی شکل میں اس کے سامنے آ گیا اور کہنے لگا: اے مرحب! کہاں کا ارادہ ہے؟ مرحب نے کہا: تو نے نہیں سنا کہ اس آنے والے جوان کا نام "حیدرؑ" ہے۔

ابلیس نے کہا: اگر اِس جوان کا نام حیدرؑ ہے تو پھر کیا ہوا؟

اِس نے کہا: میری فلاں دایا نے جو کاہنہ بھی ہے مجھ سے کہہ رکھا ہے کہ جس جوان کا نام حیدر ہو اُس کے مقابلے میں مت جانا اور اُس نے مجھے بتایا ہے کہ حیدرؑ نامی جوان تمھارا قاتل ہے۔

ابلیس نے اُس سے کہا: افسوس ہے تجھ پر! کیا پوری دنیا میں یہ ایک ہی حیدرؑ ہے، دوسرا اور کوئی حیدر نہیں ہے؟ ممکن ہے جو تمھارا قاتل ہو وہ کوئی اور حیدرؑ ہو اور تم اس اپنے جیسے نوجوان سے ڈر کر بھاگ رہے ہو۔ نیز عورتوں کی باتوں پر اعتماد کر رہے ہو کہ جن کی خطائیں ان کی سچائیوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں۔ حیدرؑ نامی شخص دنیا میں بہت زیادہ ہیں واپس چلو اور اُس کا مقابلہ کرو، ممکن ہے کہ تم اُس کو قتل کرو۔ اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو گویا تم نے اپنی پوری

یہودی قوم کی مدد کی اور اُن کو مضبوط کیا۔ چلو میں تمھاری پشت پناہی کرتا ہوں اور پھر یہودیوں نے تم سے مدد بھی طلب کی ہے۔ پس ابلیس نے اس کو دوبارہ علیؑ کے مقابلے میں واپس لا کر کھڑا کیا۔

خدا کی قسم! وہ ابھی موت کی اونٹنی پر سوار ہی تھا کہ علی علیہ السلام نے اس پر ایک ایسی کاری ضرب لگائی جس سے وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا اور اس کے گرتے ہی یہودیوں نے اپنی شکست کو مان لیا اور بلند آواز سے کہنے لگے: مرحب مارا گیا، مرحب مارا گیا۔

راوی بیان کرتا ہے: کمیت بن یزید اسدی، خدا اس پر رحم کرے، نے علیؑ کی شان میں اس موقع پر ایک شعر کہا ہے:

سقی جرع الموت ابن عثمان بعدما
تعاورها منه ولید و مرحب

"اُس نے ابنِ عثمان کو موت کا ذائقہ چکھایا، اور اس کے بعد ولید اور مرحب کو بھی موت کے پیمانے سے لبریز کیا۔"

ولید سے مراد معاویہ کا ماموں اور عتبہ کا بیٹا ہے اور عثمان سے مراد عثمان بن طلحہ ہے جو قریش میں سے تھا اور مرحب یہودی تھا۔

ایک عربی کی دعا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالدؒ قال: حدثنا أبو الطيب قال: حدثنا أحمد بن محمد قال: حدثنا أبو عثمان قال: حدثنا العتبي قال: سمعت اعرابياً يدعوا ويقول: ﴿اللهم ارزقني عمل الخائفين وخوف العاملين حتى اتنعم بترك النعيم رغبة فيما وعدت وخوفاً مما أوعدت﴾

قال: وسمعت آخر يدعو فيقول في دعائه: ﴿اللهم ان لك علي حقوقاً فتصدق علي بها، وللناس علي تبعات فتحملها عني، وقد أوجبت لكل ضيف قرئً وأنا ضيفك فاجعل قراي الليلة الجنة﴾

عتبی نے بیان کیا ہے: میں نے ایک اعرابی کو دعا مانگتے ہوئے سنا کہ وہ یوں دعا کر رہا

تھا:

اللھم ارزقنی عمل الخائفین

''اے میرے اللہ! تو مجھے ان لوگوں کا سا عمل کرنے کی توفیق عطا فرما جو تجھ سے ڈرنے والے ہیں۔''

وخوف العاملین: اور اُن کا سا خوف عطا فرما جو فقط تیری خاطر عمل کرتے ہیں۔

فرمایا: حتّٰی اتنعم بترك النعیم رغبة فیما وعدت

''یہاں تک کہ میں آسانی سے تیری (میسر) نعمت کی لذت کو ترک کر کے تیری وعدہ شدہ چیز کی طرف رغبت پیدا کرسکوں۔''

وخوفاً ممّا اوعدت: ''اور جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے اس کے خوف سے میں لطف اُٹھا سکوں۔''

راوی بیان کرتا ہے: میں نے سنا کہ وہ اپنی دعا کے آخر میں یوں کہہ رہا تھا:

اللھم ان لك علی حقوقا فتصدق علی بھا

''اے میرے اللہ! تو نے میرے اوپر اپنے حقوق کو واجب قرار دیا ہے ان حقوق کو میرے لیے تصدق فرما یعنی معاف فرما۔''

وللناس علی تبعات فتحملھا عنی

''اور نیز لوگوں کے مجھ پر حقوق ہیں، ان حقوق کو میری طرف سے خود ادا فرما یعنی مجھے ان کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔''

وقد أوجبت لکل ضیف قری

''اور تو نے سب پر مہمان نوازی کو واجب قرار دیا ہے۔''

وان ضیفك فاجعل قری اللیلة الجنة

''اور مَیں آج رات تیرا مہمان ہوں۔ اے میرے اللہ! آج رات میری مہمان نوازی میں جنت میرے لیے مقرر فرما دے۔''

دمشق کی مسجد میں معاویہ کا خطبہ

(وبالاسناد) عن أبی الطیب قال: حدثنا محمد بن القاسم

الأنباری قال: حدثنی أبی قال: حدثنا أبو الحسن علی بن الحسن الاعرابی قال: حدثنا علی بن عُروس عن هشام بن السائب عن أبیه قال: خطب الناس یوماً معاویة بمسجد دمشق وفی الجامع یومئذ من الوفود علماء قریش وخطباء ربیعة ومدارهما وصناديد الیمن وملوکها فقال معاویة ان اللّٰه تعالٰی أکرم خلفاء ، فأوجب لهم الجنة فأنقذهم من النار، ثم جعلنی منهم وجعل أنصاری أهل الشام الذابین عن حرم اللّٰه المؤیدین بظفر اللّٰه المنصورین علی أعداء اللّٰه۔

قال: وفی الجامع من أهل العراق الأحنف بن قیس وصعصعة بن صوحان فقال الأحنف لصعصعة: اتکفینی أم أقوم أنا الیه؟ فقال صعصعة: بل اکفیکه أنا۔ ثُمَّ قام صعصعة فقال: یابن أبی سفیان تکلّمت فأبلغت ولم تقصر دون ما أردت، وکیف یکون ما تقول وقد غلبتنا قسراً وملکتنا تجبراً ودنتنا بغیر الحق واستولیت بأسباب الفضل علینا، فأما اطراؤك أهل الشام فما رأیت اطوع لمخلوق وأعصی لخالق منهم، قوم ابتعت منهم دینهم وابدانهم بالمال، فان اعطیتهم حاموا علیك ونصروك وان منعتهم قعدوا عنك ورفضوك، فقال معاویة اسأت یابن صوحان، فواللّٰه لولا انی لم اتجرع غصة غیظ قط أفضل من حلم واحمد من کرم سیما فی الکف عن مثلك والاحتمال لدونك لما عدت الی مثل مقالتك، فقعد صعصعة فأنشأ معاویة یقول:

حلمت جاهلهم حملًا وتکرمة
والحلم عن قدرة فضل من الکرم

ہشام بن سائب نے اپنے والد سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: معاویہ نے ایک دن دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ اُس دن مسجد میں قریش کے علماء کا ایک وفد، قبیلہ ربیعہ کے خطبا اور ان دونوں قبیلوں کے سرکردہ نیز یمن کے سردار اور امرا بھی موجود تھے۔ پس معاویہ نے خطبہ میں یوں کہا:

تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خلفا کو عزت و کرامت عطا فرمائی ہے۔ اور اُن کے لیے جنت کو لازم قرار دیا ہے اور ان کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائی ہے اور پھر اُس نے مجھے اپنے ان خلفا میں سے قرار فرمایا ہے اور تمام اہل شام کو میرے لیے مددگار قرار دیا ہے کہ جو اللہ کی حرمت کی حفاظت کرنے والے ہیں اور جن کی اُس نے اپنی کامیابی کے ساتھ تائید فرمائی ہے اور اپنے دشمنوں کے مقابلے میں جن کی مدد فرمائی ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: اس دوران جامع مسجد میں اہلِ عراق کی بھی ایک جماعت موجود تھی کہ جن میں احنف بن قیسؒ اور صعصعہ بن صوحانؒ بھی موجود تھے۔ اس کا یہ خطبہ سننے کے بعد احنف بن قیس نے صعصعہ بن صوحان سے کہا: کیا آپ اسے جواب دینے کے لیے کھڑے ہوں گے اور آپ کا اسے کھڑے ہو کر جواب دینا کافی رہے گا یا میں اس کے سامنے بولنے کے لیے کھڑا ہو جاؤں؟

صعصعہ نے کہا: اس کے لیے آپ مجھے ہی کافی سمجھیں۔ میں ہی اس کا جواب دوں گا پس صعصعہ کھڑے ہوئے اور کہا:

اے ابوسفیان کے بیٹے! تو نے بہت گفتگو کی ہے اور جو کچھ تو بیان کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس کو بیان کرنے میں تو نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ تو یہ کیسے کہہ سکتا ہے حالانکہ تو نے اس حکومت پر جبراً قبضہ کیا ہے، ہم پر ظلم و جور سے حکومت کر رہا ہے، بغیر حق کے، ہمارے دینی منصب پر مسلط ہو چکا ہے اور اسباب کے ذریعے تو ہم پر برتری حاصل کر کے ہم پر حاکم بن چکا ہے۔ باقی رہے یہ شام والے، جو تیرے مددگار اور حواری ہیں پس میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ مخلوق کی اطاعت میں سب سے جلدی کرتے ہیں اور اپنے خالق کی نافرمانی میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والے ہیں۔ یہ وہ قوم ہے کہ جن کے جسموں اور دین کو تو نے مال کے بدلے خرید لیا ہے۔ پس اگر تو ان کو مال دیتا رہے گا تو یہ تیرے اردگرد گھومتے رہیں گے اور تیری مدد بھی

کریں گے اور اگر تو ان کو مال دینا بند کر دے گا تو یہ تجھے چھوڑ دیں گے اور تجھے رُسوا کر دیں گے۔

پس اس پر معاویہ نے جناب صعصعہ سے کہا: اے ابن صوحان! تو نے بُرا کیا ہے۔

اس کے بعد اس نے کہا: خدا کی قسم! اگر میں نے اپنے غصّے کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی نہ لیا ہوتا کہ جو حلم سے افضل ہے اور کرم سے زیادہ قابلِ ستائش ہے، خصوصاً تیرے جیسے بندے سے اپنے آپ کو روکنا اور درگذر کرنا، تو میں ضرور تیری اس گفتگو کو تیری طرف پلٹا دیتا۔ پس صعصعہ بیٹھ گئے اور معاویہ نے شعر پڑھا:

''میں نے اس جاہل سے درگذر کیا اور اس کو عزت بخشی اور قدرت کے باوجود درگذر کرنا کرم سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔''

جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل جائے

(وبالاسناد) قال: وحدثنا أبو الطيب الحسين بن التمار قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عبدالله بن أيوب قال: حدثنا يحيیٰ بن عنبسة الجعفی عن حميد الطويل عن انس بن مالك قال: قال رسول اللهﷺ: ما فتح لأحد باب دعاء الا فتح الله له فيه باب اجابة ، فاذا فتح لأحدكم باب دعاء فليجهد، فان الله عزّوجلّ لا يملُّ حتىٰ تملوا ۔

قال أبو الطيب: الملل من الانسان الضجر والسأمة، ومن الله تعالٰى على جهة الترك للفعل، وانما وصف نفسه بالملل للمقابلة بملل الانسان، كمال قال: ﴿نسوا الله فنسيهم﴾ أى تركوا طاعته فتركهم من ثوابه ۔

انس بن مالک نے جناب رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

کسی ایک کے لیے دعا کا دروازہ نہیں کھلتا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے قبولیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس میں پوری کوشش کرے، کیونکہ خدا ہرگز نہیں اُکتاتا، جب تک کہ تم نہ اُکتا جاؤ۔

ابوطیب نے بیان کیا ہے: انسان کی طرف سے اُکتاہٹ اس کی بے قراری اور مستی ہے اور خدا کی طرف سے اکتاہٹ اُس کے کام کو چھوڑ دینا ہے (یعنی اس کی خواہش کو پورا نہ کرنا ہے) اور سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے اکتاہٹ کو بیان کیا اور اُس کے مقابلے میں انسان کے لیے بھی اُکتاہٹ بیان کی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

نسو اللّٰہ فنسیهم

''وہ اللہ کو بھول گئے ہیں اور اللہ ان کو بھول گیا ہے۔''

فرمایا: اس سے مراد ہے کہ اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو ترک کر دیا ہے۔ پس اللہ نے بھی اُن کو ثواب عطا کرنا چھوڑ دیا ہے۔

میری اُمت کی ملکیت سلب کر لی جائے گی

(وبالاسناد) قال: وحدثنا أبو الطيب قال: حدثنا محمد بن القاسم الانباری قال: حدثنی أبی قال: حدثنا العنزی قال أبوبكر: وقد سمعت هذا الهديث من العنزی وقرأته عليه قال: حدثنی ابراهيم بن مسلم قال: حدثنا عبدالمجيد بن عبدالعزيز بن أبی رواد عن مروان بن سالم قال: حدثنا الأعمش عن أبی وابل وزيد بن وهب عن حذيفة بن اليمانی قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: تاركوا الترك ما تركوكم، فان أول من يسلب اُمتی ملكها وما خولها اللّٰهُ لبنو قنطور بن كركرة وهم الترك۔

(بحذف اسناد) رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: ترکوں سے مصالحت کرو، جب تک وہ تم سے مصالحت کرتے ہیں اور سب سے پہلے جو میری اُمت سے چیز منسوب ہو گی وہ ان کی ملکیت ہے جو خدا نے ان کو عطا کی ہے، قنطور بن کرکرہ کی اولاد ہی ترک ہیں۔

جس دل میں قرآن ہو گا اللہ اس کو عذاب نہیں دے گا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن القاسم الأنباری قال:

حدثنا أبوبكر محمد بن علی بن عمر قال: حدثنا داؤد بن رشيد قال: حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالله بن لهيعة عن المسرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لا يعذب الله قلباً وعى القرآن

(بحذف اسناد) عقبہ بن عامرؓ نے جناب رسولِ خدا سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو دل قرآن کا محل ہوگا اُس کو اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دے گا۔

حضرت علیؑ کا امام حسنؑ کو وصیت کرنا

(وعنه) قال: حدثني والدی (ره) قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان فی شهر رمضان سنة تسع وأربعمائة قال: حدثنا أبوحفص عمر ابن محمدبن علی الصيرفی المعروف بابن الزيات قال حدثنا أبو علی محمد بن همام الاسكافی قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثنا أحمر بن سلامة الغنوی قال: حدثنا محمد بن الحسن العامری قال: حدثنا أبومعمر عن أبی بكربن عياش عن الفجيع العقيلی قال: حدثنی الحسن بن علی بن أبی طالب علیہ السلام: قال لما حضرت والدی الوفاة أقبل يوصی فقال: هذا ما أوصی به علی بن ابی طالب أخو محمد رسول الله صلی الله عليه وآله وابن عمه وصاحبه، أول وصيتی انی اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسوله وخيرته اختاره بعلمه وارتضاه لخيرته، وان الله باعثه من فی القبور وسائل الناس من أعمالهم عالم بما فی الصدور، ثم انی اوصيك ياحسن وكفٰى بك وصياً بما اوصانی به رسول الله صلی الله عليه وآله، فاذا كان ذلك يابنی الزم بيتك، وابك علی خطيئتك ، ولا تكن الدنيا أكبر همك، وأوصيك يابنی بالصلاة عند وقتها، والزكاة فی

أهلها عند محالها، والصمت عند الشبهة والاقتصاد، والعدل فی الرضاء والغضب، وحسن الجوار، واكرام الضيف، ورحمة المجهود وأصحاب البلاء، وصلة الرحم، وحب المساكين ومجالستهم، والتواضع فانه من أفضل العبادة وقصر الامل، واذكر الموت، وازهد فی الدنيا فانك رهين موت وغرض بلاء وصريع سقم۔

واوصيك بخشية اللّٰه فی سر أمرك وعلانيتك، وأنهاك عن التسرع بالقول والفعل، واذا عرض شئ من أمر الآخرة فابداء به، واذا عرض شئ من أمر الدنيا فتأنه حتٰى تصيب رشدك فيه، واياك ومواطن التهمة والمجلس المظنون به السوء، فان قرين السوء يغير جليسه ۔

وكن للّٰه يابنى عاملًا ، وعن الخناء زجوراً، وبالمعروف آمراً وعن المنكر ناهياً، وواخ الاخوان فی اللّٰه، وأحب الصالح لصلاحه، ودار الفاسق عن دينك وابغضه بقلبك وزايله بأعمالك كی لا تكون مثله، واياك والجلوس فی الطرقات، ودع المماراة ومجازاة من لا عقل له ولا علم، واقتصد يابنى فی معيشتك، واقتصد فی عبادتك، وعليك فيها بالأمر الدائم الذی تطيقه، والزم الصمت تسلم، وقدم لنفسك تغنم، وتعلم الخير تعلم، وكن للّٰه ذاكراً على كل حال، وارحم من أهلك الصغير، ووقر منهم الكبير، ولا تأكلن طعاماً حتٰى تصدق منه قبل أكله، وعليك بالصوم فانه زكاة البدن وجُنة لأهله وجاهد نفسك، واحذر جليسك، واجتنب عدوك، وعليك بمجالس الذكر، واكثر من الدعاء فانی لم آلك يابنى نصحاً، وهذا فراق بينى وبينك۔

وأوصيك بأخيك محمد خيراً فانه شقيقك وابن أبيك وقد تعلم حبي له، فأما أخوك الحسين فهو ابن امك، ولا ازيد الوطأة بذلك، والله الخليفة عليكم، وإياه أسأل أن يصلحكم وان يكف الطغاة البغاة عنكم، والصبر الصبر حتى ينزل الله الأمر، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب علیہما السلام فرماتے ہیں:

جب میرے والد محترم علیؑ بن ابی طالبؑ کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ علی ابن طالبؑ جو حضرت محمد رسولؐ خدا کے بھائی اور ان کے چچا کے بیٹے اور اُن کے ساتھی ہیں، کا وصیت نامہ ہے۔

''میری سب سے پہلی وصیت یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ حضرت محمدؐ اُس کے رسول اور اُس کے برگزیدہ ہیں کہ جن کو اُس نے اپنے علم کا مختار بنایا ہے اور اپنی تمام خیرات کے لیے اُن کو چن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبروں سے مُردوں کو مبعوث کرنے والا ہے، اور وہ لوگوں سے ان کے اعمال کے بارے میں سوال کرنے والا ہے اور جو کچھ لوگوں کے دلوں میں ہے اس کو جاننے والا ہے۔ اے میرے فرزند! (حسنؑ) میں آپؑ کو وصیت کرتا ہوں اور میں آپ کے لیے وہ وصیت کافی سمجھتا ہوں جو رسولؐ خدا نے مجھے فرمائی تھی۔

اے میرے فرزند! جب آپؑ کے ساتھ وہ معاملہ پیش آئے جو رسولؐ کے بعد میرے ساتھ پیش آیا تھا تو اس وقت آپؑ بھی اپنے لیے خانہ نشینی کو لازم قرار دینا، اور انھی خطاؤں اور لغزشوں پر گریہ کرنا (اس سے مراد ظاہری مفہوم نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد اُمت کی خطاؤں اور لغزشوں پر گریہ کرنا ہے، کیونکہ وہ خود معصوم تھے، اُن سے خطا اور لغزش ممکن نہیں ہے یا پھر اس سے مراد ہمیں سبق دینا ہے۔ نیز عجز حضور پروردگار بھی مقصود ہے تاکہ یہ دنیا آپ کی آخری اور سب سے بڑی کوشش اور خواہش نہ ہو جائے)۔

اے میرے فرزند! میں تمھیں اول وقت پر نماز پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں، اور زکوٰۃ ادا کرنے اور مستحقین تک پہنچانے کی وصیت کرتا ہوں اور شبہ کے وقت خاموشی اور میانہ روی

اختیار کرنا، مصائب اور غضب دونوں حالتوں میں عدل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا اور اچھی ہمسائیگی کی وصیت کرتا ہوں۔ مہمان کا احترام و اکرام کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

نیز بیماروں اور مصیبت زدہ لوگوں پر رحم کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ صلہ رحم، مساکین اور نادار لوگوں سے محبت کرنا اور اُن کی مجالس میں جانا اور اُن کے لیے تواضع و انکساری کرنے کی، کیونکہ یہ سب سے افضل ترین عبادت ہے۔ خواہش کو کوتاہ رکھنا، موت کو یاد کرنا اور دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرنا کیونکہ تم موت کے رہین آور بلا و مصیبت کا نشانہ ہو اور بیماری تمہیں پچھاڑ دے گی۔

اے میرے فرزندؑ ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اپنے ظاہر اور پوشیدہ اُمور میں خدا سے ڈرتے رہنا اور کسی بات کے کرنے اور کام کے انجام دینے میں جلدی کرنے سے روکتا ہوں اور جب کوئی ایسا معاملہ تمھارے سامنے پیش آئے جس کا تعلق آخرت، بھلائی اور خیر سے ہو تو اُس کو انجام دینے میں جلدی کرنا اور اگر کوئی ایسا کام اور معاملہ تمھارے سامنے آئے جس کا تعلق دنیا کے ساتھ ہو تو اس کو انجام دینے میں جلدی نہ کرنا، انتظار کرو، یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ تمھارے لیے بہتر ہے اور اُس کی رشد و خیر کو پا سکو۔ تہمت کے مقام سے اپنے آپ کو بچا کر رکھو اور جس محفل کے بارے میں بُرا گمان ہو اُس سے اپنے آپ کو دور رکھو، کیونکہ بُرا دوست اپنے ساتھی کو تبدیل کر دیتا ہے۔

اے میرے فرزند! اللہ کے لیے عمل کرنے والے، فحش کلامی سے روکنے والے، نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے والے ہو جاؤ۔ اپنے بھائیوں سے خدا کی خاطر برادری کو قائم رکھو اور نیک لوگوں سے اُن کی نیکی کی وجہ سے محبت کرو اور فاسق کو اپنے دین سے دور رکھو اور اپنے دل میں اُس سے نفرت کرو، اور اپنے عمل سے اس کے اثرات کو ضائع کرتے رہو، تا کہ تم بھی اس جیسے نہ بن جاؤ۔ راستہ میں بیٹھنے سے اپنے آپ کو بچاؤ اور کھینچا تانی کو چھوڑ دو، اور جس کے پاس عقل اور شعور علم نہ ہو اُس سے درگذر کرو اور اپنی معیشت میں میانہ روی اختیار کرو اور عبادت میں بھی میانہ روی اپناؤ۔ اس عبادت میں اپنے لیے وہ لازم قرار دو جس کو ادا کرنے کی ہمیشہ تمھارے پاس طاقت و قدرت ہے۔ خاموشی کو اپنے لیے لازم قرار دو، تا کہ سالم رہ سکو اور اپنے لیے وہ چیز آخرت کے لیے آگے بھیجو جو تمھارے لیے فائدہ مند ہو۔ نیکی اور خیر کی تعلیم
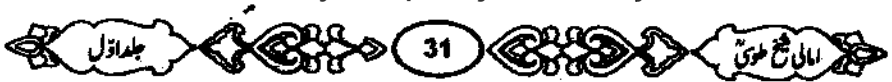
حاصل کرو اور اُس کی تعلیم دو اور ہر حال میں خدا کو یاد رکھو۔ اپنے خاندان کے چھوٹوں پر رحم کرو اور بڑوں کا احترام کرو۔ کوئی کھانا نہ کھاؤ، یہاں تک کہ اس کے کھانے سے پہلے اس کا صدقہ ادا کرو۔ (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور روزے کو اپنے لیے لازم قرار دو، کیونکہ روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے، اور جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو اور اپنے ہم محفل سے بچ کر رہو (یعنی اس پر ممکن اعتماد اور بھروسہ نہ کرو) اور اپنے دشمن سے ہوشیار رہو اور جس مجلس میں ذکرِ خدا ہوتا ہو اس میں حاضری کو اپنے لیے لازمی قرار دو اور دعا کو اپنے لیے زیادہ کرو۔

اے میرے فرزندؑ! میں نے تمہیں وصیت کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور یہ میرے اور آپؑ کے درمیان جدائی کا وقت ہے۔

اے میرے فرزندؑ! میں تمہیں تمہارے بھائی محمد (حنفیہ) کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارا بھائی تمہارے باپ کا بیٹا ہے اور تم میری محبت جو اُس کے ساتھ ہے اُس کو بھی جانتے ہو۔ بہرحال حسینؑ جو تمہارا بھائی اور ماں جایا ہے کے بارے میں، میں تمہیں زیادہ سخت وصیت نہیں کرتا۔ اللہ تم سب کا محافظ و نگہبان ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری اصلاح کے بارے میں سوال و دعا کرتا ہوں اور باغیوں کی سرکشی و بغاوت سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا ہوں اور تمہارے لیے خیر کی دعا کرتا ہوں ایسا صبر کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا حکم تمہارے لیے نازل ہو جائے:

وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

جس کا میں مولا اُس کا علیؑ مولا ہے

(وعنه) قال: حدثنا شيخى رضى الله عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبو الحسن على بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسين بن على الزعفرانى قال: حدثنا أبو اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنا المسعودى قال: حدثنا محمد بن كثير عن يحيى بن حماد القطان قال: حديثنا أبومحمد الحضرمى عن أبى على

الهمداني ان عبدالرحمٰن بن أبي ليلى قام الى أمير المؤمنين علیہ السلام فقال: ياأمير المؤمنين انى سائلك لآخذ عنك، وقد انتظرنا ان تقول من امرك شيئاً فلم تقله الا تحدثنا عن أمرك، هذا كان بعهد من رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أم شئ رأيته، فانا قد أكثرنا فيك الأقاويل، واوثقه عندنا ما قلناه عنك وسمعنا من فيك ، انا كنا نقول: لو رجعت اليكم بعد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ينازعكم فيها أحد، والله ما أدرى اذا سئلت ما أقول، ازعم ان القوم كانوا أولى بما كانوا فيه منك فان قلت ذلك فعلى م نصبك رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد حجة الوداع، فقال: أيها الناس من كنت مولاه فعلي مولاه ، وان كنت أولى منهم بما كانوا فيه فعلى م نتولاهم؟

فقال أمير المؤمنين علیہ السلام: يا عبدالرحمٰن ان الله تعالى قبض نبيه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وأنا يوم قبضه أولى بالناس مني بقميصي هذا، وقد كان من نبي الله الى عهد لو خرمتموني بأنفي لأقررت سمعاً لله وطاعة، وان أول ما انتقصنا بعده ابطال حقنا في الخمس، فلمادق أمرنا طمعت رعيان قريش فينا، وقد كان لي على الناس حق لو ردوه الى عفواً قبلته وقمت به وكان الى أجل معلوم، وكنت كرجل له على الناس حق الى أجل، فان عجلوا له ماله أخذه وحمدهم عليه وان أخروه أخذه غير محمودين، وكنت كرجل يأخذ السهولة وهو عند الناس محزون ، وانما يعرف الهدئ بقلة من يأخذه من الناس، فاذا سكت فاعفوني، فانه لو جاء أمر تحتاجون فيه الى الجواب اجبتكم، فكفوا عني ما كففت عنكم۔

فقال عبدالرحمٰن: يا أميرالمؤمنين فأنت لعمرك كما قال الأول:

لعمری لقد ایقظت من کان نائماً

واسمعت من کانت له اذنان

ابوعلی ہمدانی نے بیان کیا ہے: عبدالرحمٰن بن ابولیلی امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی خدمتِ اقدس میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! میں آپؑ سے سوال کرنا چاہتا ہوں، تاکہ حقائق کو حاصل کرسکوں۔ آپؑ اپنے امرِ خلافت کے بارے میں جو کچھ بیان فرمائیں گے ہم اُس کے سننے کے انتظار میں ہیں اور آپ جو کچھ بیان کریں گے ہم اس کو آپ کے حوالے سے دوسروں کے سامنے بیان کریں گے اور آپؑ نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ رسولؐ خدا کی طرف سے ہے۔ جو آپؑ کے ساتھ عہد لیا گیا ہے، وہ ہوگا یا وہ چیز ہوگی جو آپؑ نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوگی، کیونکہ آپؑ کے بارے میں ہمارے درمیان بہت سی باتیں پائی جاتی ہیں اور ان میں سے سب سے زیادہ قابلِ وثوق واعتماد وہ بات ہوگی جو ہم آپؑ سے نقل کرتے ہوئے بیان کریں گے اور جو کچھ ہم نے آپؑ کی زبانی سنا ہوگا، کیونکہ ہم سب اس کے قائل ہیں۔ اگر رسولؐ خدا کے بعد تمام لوگ آپ اہل بیتؑ کی طرف رجوع کرتے تو اس امرِ خلافت میں آپؑ کے ساتھ کوئی اختلاف نہ کرتا، لیکن خدا کی قسم! میں سوال کرچکا ہوں، لیکن میں نہیں جانتا کہ میں اب کیا کہوں؟ کیونکہ اگر میں یہ گمان کروں کہ اس خلافت کے معاملہ میں رسولؐ خدا کے بعد وہ لوگ آپؑ کی نسبت زیادہ سزاوار تھے۔ میں اگر اس کا قائل ہو جاؤں تو پھر رسولؐ خدا نے اپنے آخری حج کے بعد یہ کیوں فرمایا: اے لوگو!

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''جس جس کا میں مولا وحاکم ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا (حاکم) ہے۔''

اور اگر آپؑ اُن لوگوں کی نسبت اس امرِ خلافت کے لیے زیادہ سزاوار تھے تو پھر ہم نے ان لوگوں کو خلافت کا والی کیوں قرار دیا؟

پس امیر المومنینؑ نے فرمایا:

اے عبدالرحمٰن! سنو، تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اکرمؐ کی جان کو قبض کیا میں آپؐ کی وفات کے وقت نبی اکرمؐ کے اس قدر قریب تھا جس طرح میری قمیض میرے قریب ہے اور میں تمام لوگوں سے نبی اکرمؐ کے ساتھ زیادہ اولیت رکھتا تھا اور یہ نبی اکرمؐ کا میرے لیے عہد تھا

اور اگر تم سب مل کر میری ناک کو رگڑ دیتے تب بھی میں اللہ کے حکم کو سننے اور اُس کی اطاعت پر برقرار رہتا۔

رسولؐ خدا کے بعد سب سے پہلے ہم پر جو ظلم کیا گیا وہ ہمارے خمس کے حق کو ضائع کرنا تھا۔ پس جب ہمارا امر دشوار ہوا تو قریش کے چند احمق لوگوں نے ہمارے امرِ خلافت میں لالچ کیا جبکہ لوگوں کی گردنوں پر میرا حق تھا۔ اگر وہ ہمارے حق کو میرے سپرد کر دیتے اور میں اس کو قبول کر لیتا تو یہ ان کے لیے بہتر تھا۔ اور میں اس کے ساتھ قیام کرتا اور یہ ایک مدتِ معلوم تک ہوتا۔ اور میں اس شخص کی مانند ہوں کہ جس کا حق لوگوں کی گردنوں پر ہو۔ اگر لوگ اس کا حق بروقت ادا کر دیتے ہیں تو وہ اپنا حق وصول کرتا ہے اور ان لوگوں کی تعریف کرتا ہے اور اگر وہ اس کا حق بروقت ادا نہیں کرتے، بلکہ دیر سے ادا کرتے ہیں تو وہ اپنا حق حاصل کرتا ہے، لیکن وہ لوگ اس کے نزدیک قابلِ ستائش و تعریف نہیں ہیں۔

پس اس شخص کی مانند ہوں جو اپنے حق کو لوگوں سے آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کا حق لوگوں نے اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے۔ لوگوں میں سے ہدایت یافتہ لوگ کم ہوتے ہیں اور یہی اُن کی پہچان ہے۔

میں خاموش ہوں، اس وجہ سے اُنھوں نے مجھ سے درگذر کیا ہے اور جو کام یا معاملہ اُن کو پیش آتا جن میں سے وہ میرے جواب کے محتاج ہوتے پس میں اُن کو جواب دیتا ہوں۔ پس تم مجھ سے وہ کچھ روک کر رکھو جو کچھ میں نے تم سے روک رکھا ہے (یعنی جب میں تم کو اذیت نہیں دیتا پس تم بھی مجھے اذیت نہ دو)۔

میں عبدالرحمٰن نے عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! مجھے آپؑ کی قسم! آپؑ ایسے ہی ہیں جیسا کہ پہلے کہا گیا اور اس نے شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے:

"مجھے قسم ہے اپنی زندگی کی کہ آپؑ نے ہر سونے والے کو بیدار کر دیا ہے اور ہر کان رکھنے والے کو سنا دیا ہے۔"

اے شخص! تو نے اپنے علم پر عمل کیوں نہیں کیا؟

(وعنه) قال: حدثنا والدی رضی الله عنه قال: حدثنا أبو

عبداللّٰه محمد ابن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني محمد بن عبداللّٰه بن جعفر الحميري عن أبيه عن هارون بن مسلم عن مسعدة بن زياد قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام وقد سئل عن قوله تعالٰى: ﴿فللّٰه الحجة البالغة﴾ فقال: ان اللّٰه تعالٰى يقول للعبد يوم القيامة: عبدي أكنت عالماً؟ فان قال: نعم، قال له: أفلا عملت بما علمت؟ وان قال: كنت جاهلًا۔ قال له: أفلا تعلمت حتٰى تعمل؟ فيخصمه، فتلك الحجة البالغة۔

(بحذفِ اسناد) جناب مسعدہ بن زیادؒ نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں:
میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ سے اللہ تعالٰی کے اس فرمان: فَلِلّٰهِ الْحُجَّةِ الْبَالِغَةَ کے بارے میں سوال کیا گیا (یعنی اللہ تعالٰی کے پاس قیامت کے دن بندے کے خلاف محکم دلیل ہوگی)۔

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالٰی بندے سے فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تیرے پاس علم تھا؟

پس اگر اس بندے نے عرض کیا: ہاں! میرے پاس علم تھا۔ آوازِ قدرت آئے گی کہ جب تو عالم تھا تو پھر اپنے علم کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا؟

اگر اس نے عرض کیا: نہیں! میں جاہل تھا، تو آوازِ قدرت آئے گی، تو نے علم حاصل کیوں نہیں کیا، تاکہ اس پر عمل کرتا۔ پس وہ مغلوب ہو جائے گا، پس یہی دلیل محکم ہے۔

جو کوئی چھے میں سے ایک پر عمل کرے گا تو اس پر جنت واجب ہوگی

(وعنه) قال: حدثنا شيخي رضى اللّٰه عنه قال: حدثنا محمد بن محمد ابن النعمان قال حدثني أبو الحسن علي بن خالد المراغي قال: حدثنا القسم ابن محمد بن حماد قال: حدثنا عبيد بن تعيش قال: حدثنا يونس بن بكر قال: أخبرنا يحيى بن أبي حية ابوالحباب الكلبي عن أبي العالية قال: سمعت أبا امامة يقول: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم: ست

من عمل بواحدة منهن جادلت عنه يوم القيامة حتّٰی تدخله الجنة تقول: أی رب قد كان يعمل بی فی الدنيا: الصلاة، والزكاة، والحج، والصيام، واداء الامانة، وصلة الرحم۔

(بحذفِ اسناد) ابوامامہ نے بیان کیا ہے: حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا:

چھ چیزیں ایسی ہیں جو شخص اُن میں سے کسی ایک پر بھی عمل کرے گا قیامت کے دن وہ چیز اس کا دفاع کرے گی، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

وہ چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گی: اے میرے پروردگار! اس شخص نے دنیا میں مجھ پر عمل کیا ہے۔ اور وہ چیزیں یہ ہیں:

﴿۱﴾ نماز ﴿۲﴾ زکوٰۃ ﴿۳﴾ حج

﴿۴﴾ روزہ ﴿۵﴾ امانت ادا کرنا ﴿۶﴾ صلہ رحمی کرنا

مکارمِ اخلاق دس ہیں

(وعنه) قال: أخبرنا والدی رضی الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم محمد بن جعفر بن محمد (رض) قال: حدثنا علی بن الحسين بن موسٰی بن بابويه قال: حدثنا علی بن ابراهيم بن هاشم عن أحمد بن محمد بن عيسٰی عن الهيثم بن ابی مسروق والفهدی عن يزيد بن اسحاق عن الحسن بن عطية عن أبی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: المكارم عشر فان استطعت ان تكون فيك فلتكن، فانها تكون فی الرجل ولا تكون فی ولده وتكون فی الابن ولا تكون فی أبيه وتكون فی العبد ولا تكون فی الحر، قيل: وما هن يابن رسول الله؟ قال: صدق اللسان، وصدق الناس، واداء الامانة، وصلة الرحم، واقراء الضيف، واطعام السائل، والمكافاة علی الصنائع، والتذمم للجار، والتذمم للصاحب، ورأسهن الحيا۔

حسن بن عطیہ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مکارمِ اخلاق دس ہیں۔

پس اگر تیرے اندر طاقت ہے تو ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کر، کیونکہ یہ ان میں سے ہیں کہ یہ چیزیں اگر ایک مرد میں ہیں تو ضروری نہیں کہ وہ اُس کے بیٹے میں بھی ہوں (یعنی یہ موروثی نہیں ہیں، اور ممکن ہے کہ بیٹے میں ہوں، لیکن باپ میں نہ پائی جاتی ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ کسی غلام میں ہوں لیکن آزاد میں نہ پائی جاتی ہوں)۔

عرض کیا گیا: یا رسولؐ اللہ! وہ چیزیں کیا ہیں؟

آپؐ نے فرمایا:

۱۔ زبان کی سچائی

۲۔ لوگوں کے ساتھ سچ بولنا

۳۔ امانت ادا کرنا

۴۔ صلہ رحمی کرنا

۵۔ مہمان کی عزت واحترام کرنا

۶۔ سوال کرنے والے کو کھانا دینا

۷۔ غلاموں اور کام کرنے والوں کی مدد کرنا

۸۔ ہمسائے کے ساتھ نرمی اختیار کرنا

۹۔ اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی اختیار کرنا

۱۰۔ ان سب کا رأس ورئیس حیا ہے

امیر المومنین علی ابنِ ابی طالبؑ کا خطبہ

(وبالاسناد) قال: أملى علينا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الطيب الحسين بن محمد التمار النحوي قال: حدثنا محمد بن الحسين قال: حدثنا أبونعيم قال: حدثنا صالح بن عبدالله قال: حدثنا هشام عن ابى مخنف عن الأعمش

عن أبى اسحاق السبيعى عن الأصبغ بن نباتة رحمه الله قال: ان أمير المؤمنين عليه السلام خطب ذات يوم، فحمدالله وأثنى عليه وصلى على النبى صلى الله عليه وآله وسلم، ثم قال: أيها الناس اسمعوا مقالتى وعوا كلامى، ان الخيلاء من التجبر والنخوة من التكبر، وان الشيطان عدو حاضر يعدكم الباطل، ألا ان المسلم أخو المسلم فلا تنابزوا ولا تجادلوا، فان شرائع الدين واحدة وسبله قاصدة، من أخذ بها لحق ومن تركها مرق ومن فارقها محق، ليس المسلم بالخائن اذا ائتمن ولا بالمخلف اذا وعد ولا بالكذوب اذا نطق، نحن أهل بيت الرحمة وقولنا الحق وفعلنا القسط ، ومنا خاتم النبيين، وفينا قادة الاسلام وامناء الكتاب، ندعوكم الى الله ورسوله والى جهاد عدوه والشدة فى أمره وابتغاء رضوانه ، والى اقامة الصلاة وايتاء الزكوة وحج البيت وصيام شهر رمضان وتوفير الفئ لأهله، ألا وان أعجب العجب ان معاوية بن أبى سفيان الأموى وعمرو بن عاص السهمى يحرصان الناس على طلب الدين بزعمهما، وانى والله لم أخالف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قط ولم أعصه فى أمر قط، أقيه بنفسى فى المواطن التى تنكص فيها الابطال وترعد فيها الفرائص بقوة أكرمنى الله بها ، فله الحمد، ولقد قبض النبى صلى الله عليه وآله وسلم وان رأسه فى حجرى، ولقد وليت غسله بيدى تقلبه الملائكة المقربون معى ، وايم الله ما اختلفت امة بعد نبيها الا ظهر باطلها على حقها الا ماشاء الله ـ

قال : فقام عمار بن ياسر رحمه الله فقال: يا أمير المؤمنين فقد أعلمكم ان الأمة لم تستقم عليه، فتفرق الناس وقد نفذت بصائرهم ـ

(بحذف اسناد) جناب اصبغ بن نباتہؒ نے بیان کیا ہے: امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا: پس آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ اور اس کے بعد نبی اکرمؐ پر درود وسلام پڑھا۔

پھر فرمایا: اے لوگو! میری گفتگو کو سنو اور میری باتوں کو محفوظ کرلو۔ تحقیق خود پسند اور بڑائی ظاہر کرنے والے متکبر ہیں۔

یاد رکھو! شیطان تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے، جو باطل کو تمھارے لیے آمادہ کرتا ہے۔

یاد رکھو! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ پس تم ایک دوسرے کو بُرے القاب سے نہ پکارو اور ایک دوسرے سے جھگڑا اور اختلاف نہ کرو۔ پس خدائی اَحکام سب کے لیے ایک ہیں اور سب اس کے راستوں کا قصد کرنے والے ہیں۔

پس جس نے ان اَحکام کو اخذ کرلیا وہ اس کے ساتھ ملحق ہو جائے گا اور جو اِن اَحکام کو چھوڑ دے گا وہ بدعتی بن کر دین سے خارج ہو جائے گا اور جو دین سے جدا ہو جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو مسلمان امانت داری کے وقت خیانت کرے گا وہ مطمئن نہیں ہے۔ ایسے ہی جو وعدہ کرنے کے بعد وعدہ خلافی کرے گا وہ بھی مسلمان نہیں ہے اور جو بولتے وقت جھوٹ بولے گا وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔

اے لوگو! ہم اہلِ بیتؑ سب کے لیے رحمت ہیں اور ہمارا قول حق ہے اور ہمارا فعل عینِ عدل ہوتا ہے۔ خاتم الانبیاء ہم سے ہیں اور اسلام کی قیادت اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان قرار دی ہے اور کتاب کے امین ہمیں قرار دیا ہے اور ہم ہی خدا کے دشمن کے خلاف جہاد کی دعوت دیتے ہیں اور اس کے امر وحکم کی شدت کے ساتھ اطاعت کرنے کی طرف تم سب کو بلاتے ہیں اور اس کی خیانت اور خوشنودی کو تلاش کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ نماز ادا کرنے، زکوٰۃ دینے، بیت اللہ کے حج بجالانے، ماہِ رمضان کے روزے رکھنے اور مالِ غنیمت کو اُن کے اہل کی طرف پہنچانے کی دعوت دیتے ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ، سب سے عجیب یہ ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان اُموی اور عمرو بن عاص یہ دونوں اپنے گمان میں لوگوں کو طلبِ دین پر اُبھارتے ہیں، اور آمادہ کر رہے ہیں، حالانکہ خدا کی قسم! میں نے کبھی رسولِ خدا کی مخالفت نہیں کی اور کبھی اُن کے کسی حکم وامر کی نافرمانی نہیں کی

(یعنی میں نے اُن کے کسی حکم کو نہیں جھٹلایا) اور میں نے کبھی اپنے آپ کو ان مواقع سے نہیں بچایا (یعنی میں کبھی مشکل اوقات و مواقع میں پیچھے نہیں رہتا) کہ جن مواقع میں باطل کو روکنا مقصود و مطلوب ہوتا تھا اور میں نے پوری قوت کے ساتھ فرائض کو قائم کیا، وہ قوت کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے ذریعے مجھے عزت بخشی ہے۔ پس اس پر میں اس کی حمد کرتا ہوں۔

تحقیق جب رسولؐ خدا نے اس دنیا سے آخرت کی طرف سفر اختیار فرمایا تو اُس وقت ان کا سر اقدس میری گود میں تھا اور میں نے ان کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیا، جبکہ ملائکہ غسل کے وقت میرے ساتھ ان کے جسد اطہر کو تبدیل کرنے والے تھے۔

آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! جب اپنے نبی کے بعد اُمت نے اختلاف کیا تو انھوں نے حق پر اپنے باطل کو غلبہ دیا مگر یہ کہ جو خدا چاہتا ہے وہ ہی ہوتا ہے۔ پس اس کے بعد عمار بن یاسرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا:

اے امیر المومنینؑ! آپؑ نے ہم سب کو یاد کروا دیا ہے کہ تحقیق اُمت اس پر قائم نہیں رہی۔ پس لوگ متفرق ہو گئے جبکہ اُن کی آنکھیں چیر کر کھا جانے والوں کی طرح دیکھ رہی تھیں۔

تمام اُصحاب کا علم علیؑ کے علم کے مقابلے میں

(وعنه) قال: حدثنا والدی رضی اللّٰه عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن خالد قال: حدثنا زید بن الحسین الکوفی قال: حدثنا جعفر بن نجیح قال: حدثنا جندل بن والق التغلبی قال: حدثنا محمد بن محمد بن عمر المازنی عن أبی زید الأنصاری عن سعید بن بشیر عن قتادة عن سعید بن مسیب قال: سمعت رجلًا یسأل ابن عباس عن علی ابن ابی طالبؑ فقال له ابن عباس: ان علی بن أبی طالبؑ صلی القبلتین، وبایع البیعتین، ولم یعبد صنماً ولا وثناً، ولم یضرب علی رأسه بزکم ولا بقدح، ولد علی الفطرة، ولم یشرک باللّٰه طرفة عین۔
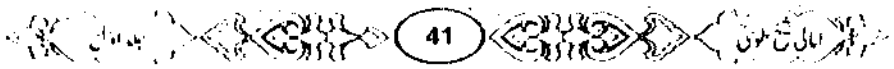
فقال الرجل : انی لم أسألك عن هذا ، انما أسألك عن
حمله سیفه علی عاتقه یختال به حتی أتی البصرة فقتل بها
أربعین ألفاً ، ثم صار الی الشام فلقی حواجب العرب
فضرب بعضهم ببعض حتی قتلهم ، ثم أتی النهروان وهم
مسلمون فقتلهم عن آخرهم۔
فقال له ابن عباس: اعلی أعلم عندك ام أنا؟ فقال: لو کان
علی أعلم عندی منك لما سألتك ۔ قال: فغضب ابن عباس
حتی اشتد غضبه، ثم قال: ثکلتك امك علی علمنی ۔ وکان
علمه من رسول الله ﷺ ، رسول الله علّمه الله من
فوق عرشه، فعلم النبی ﷺ من الله وعلم علی من النبی
وعلمی من علم علی، وعلم أصحاب محمد کلهم فی علم
علی کالقطرة الواحدة فی سبعة أبحر۔

سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے: میں نے سنا کہ ایک شخص نے ابن عباسؓ سے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کیا۔ پس ابن عباسؓ نے اس شخص سے فرمایا: تحقیق علیؑ ابن ابی طالبؑ وہ ہیں جنھوں نے قبلتین کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی اور دونوں بیعتیں نبی اکرمؐ کے ہاتھوں پر کی ہیں اور ایک لحہ کے لیے بھی بت پرستی نہیں کی اور وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے ہیں اور چشم زدن میں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیا۔

پس اس شخص نے کہا: میں نے اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا۔ میں نے تو اس چیز کے بارے میں سوال کیا کہ انھوں نے اپنی تلوار سے عرب کے آزاد لوگوں پر حملہ کیا اور پھر اس کے ساتھ پروپیگنڈا کیا اور پھر وہ بصرہ میں آئے اور وہاں پر چالیس ہزار مسلمانوں کو قتل کیا۔ پھر آپ شام کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ عرب کے سورماؤں سے ملے اور ان کو ایک دوسرے پر مارا، یہاں تک ان کو بھی قتل کیا، آپ نہروان میں آئے، حالانکہ وہ بھی مسلمان تھے۔ پھر ان کو بھی قتل کر دیا۔

پس ابن عباسؓ نے اس شخص سے فرمایا: یہ بتاؤ کہ تیرے نزدیک علیؑ زیادہ عالم ہے یا میں؟

اس نے جواب دیا: اگر میرے نزدیک علیؑ کو آپ سے زیادہ علم ہوتا تو پھر میں آپ سے کیوں سوال کرتا۔

راوی بیان کرتا ہے: ابن عباسؓ غضب ناک ہوئے اور وہ سخت غصہ میں آ گئے، پھر آپ نے فرمایا: تیری ماں تیری غم میں روئے میں نے علیؑ سے علم حاصل کیا ہے اور آپؑ نے رسولؐ خدا سے علم حاصل کیا ہے اور رسولِ خداؐ کو اللہ نے اپنے عرش پر ہی علم کی تعلیم دے کر مبعوث فرمایا ہے۔

پس نبی اکرمؐ کا علم اللہ کی طرف سے ہے اور علیؑ کا علم نبی اکرمؐ کی طرف سے ہے اور میرا علم علیؑ کے علم سے ہے۔ تمام اصحابِ نبی کا علم علیؑ کے علم کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابن مریمؑ پر وحی فرمائی

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر رضى الله عنه قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنى أبوجعفر محمد ابن على بن الحسين بن بابويه قال: حدثنا محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار، قال: محمد بن الحسين بن أبى الخطاب عن على بن أسباط عن على بن أبى حمزة عن أبى بصير عن أبى عبدالله جعفر ابن محمد عليهما السلام قال: أوحى الله الى عيسىٰ بن مريم علیہ السلام ياعيسىٰ هب لى من عينيك الدموع، ومن قلبك الخشوع، والكحل عينيك بميل الحزن اذا ضحك البطالون، وقم على قبور الاموات فنادهم بالصوت الرفيع لعلك تأخذ موعظتك منهم، وقد: انى لاحق فى اللاحقين۔

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰؑ! اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کا ہدیہ میری

بارگاہ میں پیش کرو اور اپنے دل سے میرے لیے خشوع و انکسار کا اظہار کرو اور جب باطل پرست ہنس رہے ہوں اس وقت اپنی آنکھوں کا مکمل حزن وغم کو قرار دو۔

اے عیسیٰؑ! مردوں کی قبروں پر کھڑے ہو جاؤ اور ان کو بلند آواز سے پکارو، شاید تم ان سے کوئی وعظ و نصیحت حاصل کرسکو، جبکہ میں ہر لاحق ہونے والے کے ساتھ لاحق ہوتا ہوں۔

ایک بھیڑیے کا چرواہے کی بکریوں پر حملہ کرنا

(وعنه) قال: حدثنا والدی رحمه الله قال: حدثنا أبو عبدالله محمد ابن محمد بن النعمان رحمه الله قال: حدثنا أبو الحسن علی بن مالك النحوی قال حدثنا أبو عمر محمد بن عبدالواحد الزاهد قال: حدثنا احمد بن عبدالجبار قال: حدثنا یونس بن بکیر عن عبدالحمید بن بهرام الفزاری قال: حدثنی شمر بن حوشب عن أبی سعید الخدری انه قال: بینا رجل من أسلم فی غنیمة له یهش علیها ببیداء ذی الحلیفة اذ عدا علیه الذئب فانتزع شناة من غنمه، فهجهج به الرجل ورماه بالحجارة حتٰی استنقذ منه شاته، قال: فأقبل الذئب حتٰی اقعی مستنفراً بذنبه مقابلًا للرجل، ثم قال له: أما اتقیت الله عزّوجلّ حلت بینی وبین شاة رزقنی الله؟ فقال الرجل: بالله ما سمعت کالیوم قط، فقال الذئب: لم تعجب؟ قال: أعجب من مخاطبتك ایای، فقال الذئب: اعجب من ذٰلك رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بین الحرتین فی النخلات یحدث الناس بما خلا ویحدثهم بما هو آتٍ وأنت هاهنا تتبع غنمك فلما سمع الرجل قول الذئب ساق غنمه یحوزها حتٰی اذا أدخلها قباء قریة الأنصار سأل عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فصادفه فی بیت أبی أیوب، فأخبره خبر الذئب، فقال له رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: صدقت احضر العشیة

فاذا رأيت الناس قد اجتمعوا فأخبرهم ذٰلك ، فلما صلى رسول الله ﷺ الظهر واجتمع الناس اليه أخبرهم الأسلمى خبر الذئب، فقال لهم رسول الله ﷺ: صدق صدق صدق، فتلك الاعاجيب بين يدى الساعة ، أما والذى نفس محمد بيده ليوشك الرجل أن يغيب عن أهله الروحة أو الغدوة فيخبره سوطه أو عصاه أو نعله بما إحدث أهله من بعده۔

(بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا ہے: اسلمی قبیلہ کا ایک شخص ذی الحلیفہ کے بیابان میں اپنی بکریوں کا ریوڑ چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیے نے اُس کی بکریوں پر حملہ کر دیا اور اُس کے ریوڑ سے ایک بکری اُٹھا کر لے گیا۔ اُس شخص نے اُس بھیڑیے پر حملہ کیا اور اُس کو پتھر سے مارا یہاں تک کہ اُس سے اپنی بکری چھڑا لی۔

وہ بیان کرتا ہے: وہ بھیڑیا واپس پلٹا اور اپنی دم ہلاتے ہوئے اُس شخص کے سامنے کھڑا ہوگیا اور پھر اُس نے اس شخص سے کہا: بکری کہ جس کو میرے اللہ نے میرے لیے رزق قرار دیا ہے تو میرے اور اس کے درمیان حائل ہونا چاہتا ہے اور تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بکری کو مجھ سے بچا لے۔ اس شخص نے جواب میں کہا: خدا کی قسم! میں نے آج سے پہلے کبھی ایسا سنا اور نہ دیکھا ہے۔

بھیڑیے نے جواب دیا: تو متعجب کیوں ہے؟

اس شخص نے جواب دیا: میں متعجب ہوں کہ ایک بھیڑیا میرے ساتھ مخاطب ہے۔

اس بھیڑیے نے جواب دیا: اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ ان درختوں کے درمیان ایک وادی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک رسول کو مبعوث فرمایا ہے، جو لوگوں کو گزشتہ اور آنے والے زمانے کی خبریں دیتا ہے اور تو یہاں پر اپنی بکریاں چرا رہا ہے۔ جب اُس شخص نے اس بھیڑیے کی گفتگو سنی تو اس نے اپنی بکریوں کو اکٹھا کیا اور ہانکتا ہوا لے گیا، یہاں تک کہ وہ انصار کی (مملوکہ) وادی قبا میں داخل ہوا، اور اس نے لوگوں سے رسولِ خدا کے بارے میں سوال کیا۔

آپؐ سے اُس کی ابوایوب انصاری کے گھر میں ملاقات ہوئی تو اس شخص نے بھیڑیے کی ساری گفتگو آپؐ کی خدمتِ اقدس میں پیش کی۔

رسولِؐ خدا نے اس شخص سے فرمایا: تم بالکل سچ کہہ رہے ہو۔ بعداز ظہر یہاں آنا اور جب تم دیکھو کہ لوگ جمع ہو چکے ہیں تو اس وقت اس واقعہ کی خبر دینا۔ جب رسولِؐ خدا نے نماز ظہر ادا کی اور لوگ آپؐ کے اردگرد جمع ہو گئے تو اس اسلمی شخص نے بھیڑیے کی گفتگو والا سارا واقعہ ذکر کیا۔

رسولِؐ خدا نے ان لوگوں سے فرمایا: سچ کہہ رہا ہے، یہ سچ کہہ رہا ہے، یہ سچ کہہ رہا ہے۔ قیامت کے قریب کے عجیب سے عجیب تر واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے، لیکن مجھے قسم ہے اُس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، عنقریب (یعنی آخری امامؑ کے زمانہ میں) ایک وقت آئے گا کہ جس میں ایک شخص اپنے خاندان اور گھر والوں سے ایک رات یا ایک دن غائب ہوگا اور جب وہ واپس آئے گا تو جو کچھ اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر والوں نے کیا ہوگا اس مرد کا تازیانہ یا عصا یا جوتا اسے اس کے بارے میں آگاہ کردے گا۔

عاقِ والدین کو سزا دنیا میں مل جاتی ہے

(وعنه) رحمه الله قال: حدثني والدي رضي الله عنه قال: حدثنا محمد ابن محمد بن النعمان قال: حدثنا أبو حفص عمر بن محمد بن علي الزيات قال: حدثنا عبيدالله بن جعفر بن محمد بن اعين قال: حدثنا مسعر بن يحيٰى النهدي قال: حدثنا شريك بن عبدالله القاضي قال: حدثنا ابواسحاق الهمداني عن أبيه عن أمير المومنين عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ثلاثة من الذنوب تعجل عقوبتها ولا تؤخر الى الآخرة: عقوق الوالدين ، والبغي على الناس، وكفر الاحسان۔

(بحذفِ اسناد) امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے رسولِؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تین گناہ ایسے ہیں جن کی سزا کو دنیا میں آخرت پر مؤخر نہیں کیا جاتا

اور وہ یہ ہیں:

① والدین کی نافرمانی کی وجہ سے عاق ہونا ② لوگوں پر ظلم وستم کرنا

③ احسان کا انکار اور کفر کرنا

نجاشی بادشاہ کا جعفر بن ابی طالب کو خبر دینا

(وعنه) قال : حدثنا والدی رحمہ اللہ قال: أخبرنی محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنی أبوالحسین أحمد بن الحسین بن اسامة البصری اجازة قال: حدثنا عبیداللّٰه بن محمد الواسطی قال: حدثنا أبو جعفر محمد بن یحیٰی قال: حدثنا هارون بن مسلم بن سعدان قال: حدثنا مسعدة بن صدقة قال: حدثنی جعفر بن محمد علیهما السلام عن أبیه انه قال: ارسل النجاشی ملك الحبشة الی جعفر بن أبی طالب وأصحابه ، فدخلوا علیه وهو فی بیت له جالس علی التراب وعلیه خلقان الثیاب، قال فقال جعفر بن أبی طالب: فأشفقنا منه حین رأیناه علی تلك الحال، فلما رأی ما بنا وتغیر وجوهنا قال: الحمد للّٰه الذی نصر محمداً وأقر عینی به، ألا ابشرکم؟ فقلت: بلٰی أیها الملك، فقال: انه جاء نی الساعة من نحو أرضکم عین من عیونی هناك وأخبرنی ان اللّٰه قد نصر نبیه محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وأهلك عدوه وأسر فلان و فلان و فلان، وقتل فلان وفلان وفلان التقوا بواد یقال له ﴿البدر﴾ لکأنی أنظر الیه حیث کنت أرعی لسیدی هناك وهو رجل من بنی ضمرة، فقال له جعفر: أیها الملك الصالح ما لی أراك جالساً علی التراب وعلیك هذه الخلقان؟ فقال: یاجعفر أنا نجد فیما أنزل اللّٰه علی عیسٰی صلوات اللّٰه علیه ان من حق اللّٰه علی عباده أن یحدثوا للّٰه

تواضعاً عندما یحدث لهم من نعمة، فلما احدث الله لی نعمة نبیه محمدٍ احدثت لله هذا التواضع۔

قال: فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذلك قال لأصحابه: ان الصدقة تزید صاحبها کثرة فتصدقوا یرحمکم الله، وان التواضع یزید صاحبه رفعة فتواضعوا یرفعکم الله، وان العفو یزید صاحبه عزاً فاعفوا یعزکم الله۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے والد مکرم سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے بیان فرمایا: ایک دن حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اپنا غلام حضرت جعفر بن ابی طالبؑ اور آپ کے ساتھیوں کی خدمت میں بھیجا اور ان کو اپنے پاس بلایا۔ جب آپ اور آپ کے ساتھی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت وہ اپنے گھر کے صحن میں زمین پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے بدن پر دو چادریں تھیں۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت جعفر بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اس کو اس حالت میں دیکھا تو ہمیں اُس پر بہت ترس آیا۔ جب اس نے ہماری طرف دیکھا تو ہمارے چہروں کا رنگ اُڑ گیا۔

پھر اُس نے کہا: تمام حمد ہے اس ذات کی کہ جس نے اپنے نبی محمدؐ کی مدد فرمائی ہے اور میری آنکھوں کو ان کی مدد کر کے ٹھنڈک پہنچائی ہے۔ کیا میں تم کو خوش خبری دوں۔

حضرت جعفرؓ نے فرمایا: اے بادشاہ سلامت! کیوں نہیں، ضرور آپ ہمیں خوش خبری سنائیں۔

اُنھوں نے کہا: تمھاری سرزمین سے میرے جاسوسوں میں سے ایک جاسوس آیا ہے اور اُس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمدؐ کی مدد فرمائی ہے اور آپ کے دشمنوں کو ہلاک کیا ہے اور فلاں کو اسیر کروا دیا ہے اور فلاں کو قتل کروا دیا ہے اور ان کا آپس میں ٹکراؤ بدر کے مقام پر ہوا ہے۔ گویا میں اپنے سردار کی کامیابی کو دیکھ رہا ہوں اور جو جاسوس وہاں سے آیا ہے وہ قبیلہ بنی ضمرہ کا ایک شخص ہے۔

جناب جعفرؓ نے فرمایا: میرے نیک سیرت بادشاہ مَیں دیکھ رہا ہوں کہ آپ زمین پر

تشریف فرما ہیں اس کی کیا وجہ ہے آپ کے بدن پر دو چادریں ہیں۔

اس نے عرض کیا: اے جعفر! ہم نے اُس کتاب میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ پر نازل فرمائی ہے، پایا ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں گفتگو کریں تو اس کے لیے تواضع اور انکساری کا اظہار کریں اور جب اُس کی کسی نعمت کو بیان کریں تو بھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اپنی نعمت اپنے نبی محمدؐ کی صورت میں نازل کی ہے تو میں اُن کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور تواضع کا اظہار کر رہا ہوں۔

راوی بیان کرتا ہے: جب اس بات کی خبر نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں عرض کی گئی تو آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: صدقہ اپنے ساتھی کے لیے (یعنی صدقہ دینے والے کے لیے) بہت زیادہ کثرت کا موجب بنتا ہے۔ پس تم صدقہ دو، تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ تحقیق تواضع و انکسار اپنے ساتھی (یعنی فاعل) کی بلندی اور رفعت میں اضافہ کرتا ہے۔ پس تم بھی تواضع و انکسار کا اظہار کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی بلندی عطا فرمائے اور عفو و درگذر اپنے ساتھی یعنی (فاعل) کے لیے عزت و بزرگی میں اضافہ کرتا ہے۔ پس تم بھی عفو اور درگذر کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ تمھاری عزت و بزرگی میں اضافہ فرمائے۔

حضرت امام زین العابدینؑ کی مناجات

(وعنه) قال: حدثنا والدی رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید قال: حدثنی أبی قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسٰی عن هارون ابن مسلم عن مسعدة بن صدقة قال: سألت أبا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام ان یعلمنی دعاء ادعو به فی المهمات، فأخرج الی أوراقاً من صحیفة عتیقة فقال: انتسخ ما فیها فهو دعاء جدی علی بن الحسین زین العابدین علیه السلام للهمات، فکتبت ذٰلك علی وجهه، فما کربنی شیٔ قط واهمنی الا دعوت به ففرج الله همی وکشف کربی

وأعطانی سؤلی، وهو:

﴿اللهم هديتنی فلهوتَ ، ووعظتَ فقسوتُ، وابليتَ الجميل فعصيتُ ، وعرفتَ فأصدرتُ ثم عرفتَ ، فاستغفرتُ فأقلتَ، فعدتُ فسترتَ ۔

فلك الحمد الهی تقحمت اودية هلاكی، وتحللت شعاب تلفی، وتعرضت فيها لسطواتك وبحلولها لعقوباتك، ووسيلتی اليك التوحيد وذريعتی انی لم أشرك بك شيئاً ولم اتخذ معك اِلهاً، وقد فررت اليك من نفسی واليك يفر المسئ، وأنت مفزع المضيع حظ نفسه ۔

فلك الحمد اِلهی، فكم من عدوٍ انتضى على سيف عداوته، وشحذ لی ظباة مديته، وأرهف لی شبا حده، وداف لی قواتل سمومه ، وسدد نهوی صوائب سهامه، ولم تنم عنی عين حراسته، واضمر ان يسومنی المكروه، ويجرعنی زعاق مرارته ۔

فنظرت يا اِلهی الی ضعفی عن احتمال الفوادح، وعجزی عن الانتصار ممن قصدنی بمحاربته، ووحدتی فی كثير عدد من ناوانی، وأرصد لی البلاء فيما لم أعمل فيه فكری، فابتدأتنی بنصرتك ، وشددت أزری بقوتك، ثم فللت لی حده وصيرته من بعد جمع وحده، واعليت كعبی ، وجعلت ما سدده مردوداً عليه فرددته ، لم يشف غليله ولم يبرد حرارة غيظه ، قد عض على شواه، وادبر مولياً قد اخلفت سراياه ۔

وكم من باغٍ بغانی بمكائده ، ونصب لی أشراك مصائده ووكل بی تفقد رعايته، واضبأ الی اضباء السبع لطريدته، انتظار لانتهاز الفرصة لفريسته ۔

فناديتك يا الٰهى مستغيثًا بك ، واثقاً بسرعة اجابتك، عالماً انه لن يضطهد من آوى الى ظل كنفك ، ولن يفزع من لجاء الى معاقل انتصارك ، فحصنتنى من بأسه بقدرتك ۔

وكم من سحائب مكروه قد جليتها، وغواشى كربات كشفتها ، لا تسأل عما تفعل، وقد سئلت فأعطيت ولم تسأل فابتدأت، واستميح فضلك فما اكديت، ابيت الا احساناً وأبيت الا تقحم حرماتك وتعدى حدودك والغفلة عن وعيدك ۔

فلك الحمد الهى من مقتدر لا يغلب وذى أناةٍ لا يعجل، هذه مقام من اعترف لك بالتقصير، وشهد على نفسه بالتضييع۔

اللهم انى أتقرب اليك بالمحمدية الرفيعة، وأتوجه اليك بالعلوية البيضاء فأعذنى من شر ما خلقت وشر من يريدنى سوءاً ، فان ذٰلك لا يضيق عليك فى وجدك ولا يتكأدك فى قدرتك وأنت على كل شئ قدير۔

اللهم ارحمنى بترك المعاصى ما ابقيتنى ، وارحمنى بترك تكلف ما لا يعنينى، وارزقنى حسنِ النظر فيما يرضيك عنى، والزم قلبى حفظ كتابك كما علمتنى، واجعلنى اتلوه على ما يرضيك به عنى ، ونور به بصرى، وأوعد سمعى، واشرح به صدرى ، وفرج به عن قلبى، واطلق به لسانى، واستعمل به بدنى، واجعل فى من الحول والقوة ما يسهل ذٰلك على، فانه لا حول ولا قوة اِلا بك۔

اللهم اجعل ليلى ونهارى ودنياى وآخرتى ومنقلبى ومثواى وعافية منك ومعافاة وبركته منك۔

اللهم أنت ربى ومولاى وسيدى وأملى والهى وغياثى

وسندی وخالقی وناصری وثقتی ورجائی، لك محیای ومماتی، ولك سمعی وبصری وبیدك رزقی والیك أمری فی الدنیا والآخرة، ملكتنی بقدرتك وقدرت علی بسلطانك لك القدرة فی أمری وناصیتی بیدك، لا حول احد دون رضاك، برأفتك ارجو رحمتك وبرحمتك ارجوا رضوانك، لا أرجو ذٰلك بعملی، فقد عجز عنی عملی فكیف أرجوا ما قد عجز عنی، أشكو الیك فاقتی وضعف قوتی وافراطی فی أمری، وكل ذٰلك من عندی وما أنت أعلم به منی، فاكفنی ذٰلك كله۔

اللهم اجعلنی من رفقاء محمد حبیبك وابراهیم خلیلك، ویوم الفزع الأكبر من الآمنین، فآمنی وببشارتك فبشرنی، وباظلالك فأظلنی، وبمفازة من النار فنجنی، ولا تمسنی السوء ولا تحزنی، ومن الدنیا فسلمنی، وحجتی یوم القیامة فلقنی، وبذكرك فذكرنی، ولليسری فیسرنی، وللعسری فجنبنی، والصلاة والزكاة ما دمت حیاً فألهمنی، ولعبادتك فوفقنی، وفی الفقه وفی مرضاتك فاستعملنی، ومن فضلك فارزقنی، ویوم القیامة فبیض وجهی، وحساباً یسیراً فحاسبنی، وبقبیح عملی فلا تفضحنی، وبهداك فاهدنی، وبالقول الثابت فی الحیاة الدنیا وفی الآخرة فثبتنی، وما أحببت فحببه الی، وما كرهت فبغضه الی، وما أهمنی من الدنیا والآخرة فاكفنی، وفی صلاتی وصیامی ودعائی ونسكی وشكری ودنیای وآخرتی فتبارك لی، والمقام المحمود فابعثنی، وسلطاناً نصیراً فاجعل لی، وظلمی وجرمی واسرافی فی أمری فتجاوز عنی، ومن فتنة المحیی والممات فخلصنی ومن الفواحش ما ظهر منها

وما بطن فنجنی، ومن اولیائك یوم القیامة فاجعلنی، وأدم لیّ صالح الذی آتیتنی، وبالحلال عن الحرام فاغننی، وبالطیب عن الخبیث فاکفنی، اقبل بوجهك الکریم الی ولا تصرفه عنی، والی صراطك المستقیم فاهدنی، ولما تحب و ترضی فوفقنی۔

اللهم انی أعوذ بك من الریاء والسمعة والکبریاء والتعظیم والخیلاء والفخر والبذخ والاشر والبطر والاعجاب بنفسی والجبریة، رب وأعوذبك من البخل والعجز والشح والحسد والحرص والمنافسة والغش، وأعوذبك من الطمع والطبع والهلع والجزع والزیغ والقمع، وأعوذبك من البغی والظلم والاعتداء والفساد والفجور والفسوق، وأعوذبك من الخیانة والعدوان والطغیان، رب وأعوذبك من المعصیة والقطیعة والسیئة والفواحش والذنوب وأعوذبك من الاثم والمأثم والحرام والمحرم والخبیث وکل ما لا تحب، رب وأعوذبك من الشیطان وبغیه وظلمه وعدوانه وشرکه وزبانیته وجنده، وأعوذ بك من شر ما ینزل من السماء وما یعرج فیها، وأعوذبك من شر ما خلقت من دابة وهامةٍ أو جنٍ أو انس مما یتحرك، وأعوذبك من شر ما ینزل من السماء وما یعرج فیها ومن شر ما ذرأ فی الأرض وما یخرج منها، وأعوذبك من شر کل کاهن وساحر وزاکن ونافث وراقٍ، وأعوذبك من شر کل حاسد وطاغٍ وباغٍ ونافس وظالم ومعتد وجائر، وأعوذبك من العمی والصمم والبکم والبرص والجذام والشك والریب، وأعوذبك من الکسل والفشل والعجز والتفریط والعجلة والتضییع والابطاء وأعوذبك من شر ما خلقت فی

السموات والارض وما بينما وما تحت الثرىٰ، رب وأعوذبك من الفقر والحاجة والمسكنة والضيقة والعايلة، وأعوذبك من القيلة والزلة، وأعوذ بك من الضيق والشدة والقيد والحبس والوثاق والسجون والبلاء وكل مصيبة لاصبر لي عليها آمين رب العالمين۔
اللهم اعطنا كل الذى سألناك وزدنا من فضلك على قدر جلالك وعظمتك بحق لا إله إلا أنت العزيز الحكيم

(بحذف اسناد) جناب مسعدہ بن صدقہ نے روایت کی ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سوال کیا: اے فرزندِ رسولؐ! مجھے کوئی ایسی دُعا تعلیم فرمائیں جس کو میں اپنی مہمات اور غموں میں پڑھوں اور اُس کے ذریعے خدا سے طلب کروں۔ پس آپ نے مجھے ایک پرانے صحیفے کے چند اوراق عطا فرمائے اور فرمایا:

ان اوراق میں جو کچھ ہے اس کو یاد کرلو یہ میرے جد حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام کی دعا ہے جو آپ خود کو درپیش مہمات وقت مانگا کرتے تھے۔ میں نے اس کو یاد کرلیا۔ پس مجھے جو مصیبت مہم پیش آتی تو میں اس دعا کو پڑھتا تو خداوندِ تعالیٰ میری مہم کو آسان فرما دیتا اور میرے کرب و مصیبت کو دور کرتا اور میرے سوال پر عطا کرتا اور وہ دعا یہ ہے:

''اے میرے معبُود! تو نے میری رہنمائی فرمائی مگر میں غافل رہا۔ تو نے مجھے پند و نصیحت کی مگر میں سخت دلی کے باعث اس پند و نصیحت سے متاثر نہ ہوا۔ تو نے مجھے عمدہ نعمتیں عطا فرمائیں میں نے تیری نافرمانی کی۔ پھر یہ کہ جن گناہوں سے تو نے میرا رخ موڑا تھا جبکہ تو نے مجھے اس کی معرفت عطا فرمائی تو مَیں نے گناہوں کی بُرائی کو پہچان کر توبہ و استغفار کی۔ جس پر تو نے مجھے معاف کردیا اور میں پھر ان گناہوں کا مرتکب ہوا تو پھر تو نے ان کی پردہ پوشی فرمائی۔

اے میرے معبُود! میری تمام حمد تیرے لیے خاص ہے۔ میں ہلاکت کی وادیوں میں کودا اور تباہی اور بربادی کی گہرائیوں میں اُترا۔ ان ہلاکت خیز گہرائیوں میں تیری قہر فرمائیوں، سخت

گیریوں اوران میں تیری عقوبتوں سے میرا سامنا ہوا۔ تیری بارگاہ میں میرا وسیلہ تیری توحید اور وحدانیت کا اقرار ہے اور میرا ذریعۂ بخشش صرف اور صرف یہ ہے کہ میں نے کسی کو تیرا شریک نہیں قرار دیا۔ اور تیرے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کی اور میں اپنے نفس سے فرار کر کے تیری بارگاہ میں آیا ہوں جو کہ ایک گناہ گار کی پناہ گاہ ہے اور اس التجا کرنے والے کی آخری پناہ گاہ ہے جو اپنا حصہ ضائع کر چکا ہو وہ تیرے دامن میں پناہ لیتا ہے۔

اے میرے معبود! میری ساری حمد وثنا تیرے لیے ہے۔ کتنے ہی ایسے دشمن تھے جنھوں نے اپنی عداوت کی تلواروں کو میرے لیے بے نیام کیا۔ اور میرے لیے اپنی چھری کی دھار کو تیز کیا اور انھوں نے پانی میں میرے لیے زہروں کی آمیزش کی اور کمانوں میں تیروں کو جوڑ کر مجھے نشانے بنانے کی کوشش کی ان کی تیز نگاہوں نے ہمیشہ میرا تعاقب کیا اور اپنے دلوں سے مجھے اذیت رسانی کے منصوبے بنائے اور تلخ گھونٹوں کی تلخی سے مجھے متواتر تلخ بناتے رہے (جن کو تو نے اپنی رحمت کے سبب مجھ سے دور رکھا)۔

اے میرے معبود! ان رنج وآلام کے برداشت کرنے میں میری کمزوری، تیری نظر میں ہے اور جو میرے خلاف آمادہ پیکار ہیں ان کے مقابلے میں میری عاجزی اور زیادہ دشمنوں کے مقابلے میں میری تنہائی اور ایذا رسانی کے لیے گھات لگانے والوں کے مقابلے میں میری کمزوری کو تو نے ملحوظ خاطر رکھا اور جس سے میں غافل تھا (اس کے معاملے میں) تو نے میری مدد کرنے میں پہل کر دی اور اپنی قوت وطاقت سے میری کمر کو مضبوط کیا اور ان کی تیزی کو ختم کیا اور میرے دشمنوں کی کثرت کو منتشر کر دیا اور ان کو تنہا کر دیا اور مجھے ان کے مقابلے میں قہر وغلبہ عطا فرمایا اور جو تیر، انھوں نے اپنی کمان میں میرے لیے جوڑا تھا وہ اس کی طرف پلٹا دیا اور دشمن نہ تو اپنا غصہ ٹھنڈا کر سکا اور نہ اس کے دل کی تپش ختم ہو سکی اور اس نے اپنے جسم کی بوٹیاں کاٹیں اور منہ پھیر کر چلا گیا اور اس کے لشکر نے بھی اس کے ساتھ دغا کی اور کتنے ہی ایسے ستم گر تھے جنھوں نے مکر وفریب سے مجھ پر ظلم وتعدی کی اور اپنے شکار کے جال میرے لیے بچھائے اور اپنی تیز اور تلاش کرنے والی نگاہوں سے میرا پہرہ دیا اور یوں گھات لگا کر بیٹھ گئے جس طرح درندہ اپنے شکار کے انتظار میں موقع کی تاک میں گھات لگا کر بیٹھتا ہے۔

اے میرے اللہ! میں نے تجھ سے تیری فریادرسی چاہتے ہوئے اور تیری جلد حاجت

روائی پر بھروسہ کرتے ہوئے، تجھے پکارا درحالانکہ میں یہ جانتا تھا کہ جو تیرے سایۂ رحمت میں پناہ لے گا وہ کبھی شکست نہیں کھا سکتا اور جو تیری محکم پناہ گاہ انتقام میں پناہ حاصل کرے گا وہ خوف زدہ نہیں ہوتا اور تو نے اپنی قدرت سے ان کی شدت اور شر انگیزی سے مجھے محفوظ رکھا۔ اور کتنے ہی مصائب کے بادل تھے جو تو نے چھانٹ دیے اور کتنے ہی غموں کے تاریک پردے میرے دل پر تھے جو تو نے اُٹھا اور ہٹا دیئے اور جو کچھ تو کرتا ہے اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جا سکتا اور جو بھی تیری ذات سے میں نے مانگا تو نے عطاء کیا اور جو کچھ میں نے نہیں مانگا تو نے از خود مجھے عطا فرمایا اور جب بھی میں نے تیرے کرم وجود وفضل کے سامنے جھولی پھیلائی تو نے بخل نہیں کیا اور تو نے جب بھی کیا احسان کیا اور میں تیرے محرمات میں گرتا رہا اور تیری حدود سے تجاوز کرتا رہا اور تیری تہدید وسرزنش سے ہمیشہ غافل رہا۔

اے میرے معبُود! تمام حمد وثنا تیرے لیے ہے جو ایسا صاحب اقتدار ہے جو مغلوب نہیں ہو سکتا تو ایسا بردبار ہے جو جلدی نہیں کرتا۔ یہ اس شخص کا مقام ومحل ہے جو فرواں نعمتوں کا اقرار کرے اور اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں کا اعتراف کرے اور اپنے خلاف اپنی زیان کاری کی گواہی دے۔

اے میرے معبُود! حضرت محمد مصطفیٰؐ کی بلند پایہ منزلت کے صدقے تیرے قرب کا سوال کرتا ہوں اور علیؑ کے روشن اور درخشاں مرتبے کے واسطے سے تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ تو مجھے ان چیزوں کی بُرائی سے پناہ دے جس کو تو نے خلق کیا ہے اور جو میرے بارے میں بُرا گمان رکھتا ہے ان سے پناہ دے اور یہ تیری قدرت وطاقت کے لیے دشوار اور مشکل (ہرگز) نہیں ہے کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے میرے اللہ! میری زندگی جو باقی رہ گئی ہے اس میں مجھ پر رحم فرما کہ میں تیری نافرمانیوں اور معصیتوں کو چھوڑ سکوں اور جو جس چیز کی میرے اندر طاقت نہیں ہے اس کی تکلیفیں نہ دے کہ مجھ پر رحم کر اور جو چیز میری طرف سے تجھے راضی اور خوش کرتی ہے اس میں مجھے حسن نظر عطا فرما۔ (یعنی مجھے توفیق عطا فرما تاکہ اس کو انجام دے سکوں) اور جیسے تو نے مجھے اپنی کتاب کی تعلیم دی ہے ویسے ہی اس کو یاد کرنے کے لیے میرے دل کو لازم قرار دے اور مجھے یوں قرار دے کہ جو چیز تجھے میری طرف سے راضی وخوشنود کرے اس کو پورا کر سکوں اور میری آنکھوں میں نور قرار فرما اور میری سننے کی طاقت کو زیادہ کر۔ میرے سینے کو کشادگی دے اور اس

کے ذریعے میرے دل کو وسعت عطا فرما اور میری زبان کو قوتِ گویائی عطا فرما اور میرے بدن کو اس کے ذریعے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرما اور حول وقوت میں میرے لیے وہ چیز قرار دے جس کو میرے لیے آسان قرار دے کیونکہ تیرے علاوہ کسی کی قدرت و طاقت نہیں ہے۔

اے میرے اللہ! میری راتیں، میرے دن، میری دنیا میری آخرت، میری تبدیلی، میرا ٹھکانہ، سب میں اپنی عافیت قرار دے اور درگذر کر اور اپنی طرف سے برکت سے پُر فرما۔

اے میرے اللہ! میرے پروردگار، میرے مولا، میرے رازدار، میری آرزو! میرے معبُود! میرے غوث (یعنی مددگار)! میری سند! میرے خالق، میرے ناصر روزگار! میرے قابلِ اعتماد! میری اُمید! میری زندگی اور میری موت تیرے لیے ہے اور میرے سننے اور دیکھنے کی طاقت تیری طرف سے ہے اور تیری لیے ہے۔ میرا رزق تیرے قبضۂ قدرت میں ہے اور میرا دنیا اور آخرت کا معاملہ تیرے سپرد ہے تو نے اپنی قدرت کے تحت مجھے مالک قرار دیا ہے اور تیری قدرت وسلطنت میرے اوپر کارفرما ہے۔ میرے معاملہ میں تیری قدرت کارفرما ہے اور میری بھاگ دوڑ تیرے ہاتھ میں ہے اور تیری رضایت کے بغیر کوئی بھی تبدیلی نہیں کرسکتا۔ میں تیری نرمی اور عافیت سے تیری رحمت کی اُمید رکھتا ہوں اور تیری رحمت کے ذریعے تیری رضایت و رضوان کی اُمید رکھتا ہوں۔ ورنہ میرے اعمال اس قابل نہیں کہ میں اس کی اُمید کر سکوں۔ پس میرے اعمال عاجز ہیں اور جب میرے اعمال عاجز و ناتواں ہیں تو پھر ان کے ذریعے میں ان چیزوں کی اُمید کیسے کرسکتا ہوں میں تیری بارگاہ میں اپنی ناداری، کمزوری اور اپنے معاملہ میں اپنی افراط و کوتاہی کا شکوہ کرتا ہوں اور میرے پاس جو کچھ ہے تو اس سب کو جانتا ہے اور ان تمام چیزوں میں تو میری کفایت فرما۔

اے میرے اللہ! تو مجھے اپنے حبیب حضرت محمدؐ اور اپنے خلیل (دوست)! حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں میں سے قرار فرما، اور وہ دن جس کا خوف اور ڈر سب سے زیادہ ہوگا اس دن مجھے ان میں سے قرار دے جن کو تو نے امن وامان عطا کی ہے۔ پس مجھے خوف و ڈر سے امن عطا فرما اور اپنی بشارت اور خوشخبری کے ذریعے مجھے خوشخبری عطا فرما، اور اپنے سایہ رحمت میں سے مجھے سایہ عطا فرما اور اپنے درگذر اور عافیت کے ذریعے مجھے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرما اور مجھ سے ہر قسم کی بُرائی اور حزن و ملال کو دور فرما۔ میری دنیا کو سالم قرار فرما اور

قیامت کے دن میری دلیل و حجت مجھے تلقین فرما اور اپنے ذکر کے ذریعے مجھ حقیر کو یاد رکھنا اور آسانی کے ذریعے مجھے آسانی عطا فرما! اور سختی کو مجھ سے دور فرما جب تک میں زندہ ہوں نماز اور زکوٰۃ کی توفیق عطا فرما اور اپنی عبادت کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما مجھے اپنے دین کی سمجھ اور اپنی خوشنودی کے حصول میں مشغول فرما اور اپنے فضل سے مجھے عطا فرما اور قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن وسعید فرما اور میرے حساب و کتاب میں میرے ساتھ نرمی فرماتے ہوئے میرا حساب کم سے کم قرار فرما اور میرے بُرے عمل سے مجھے رسوا نہ کرنا اور اپنی ہدایت کے ساتھ میری ہدایت فرمانا۔ دنیا کی زندگی اور آخرت میں مجھے قولِ ثابت کے ساتھ ثابت قدم قرار فرما اور دنیا و آخرت میں جو میری جائز خواہشات ہیں ان میں میری کفایت فرما اور میری نماز، میرے روزے، میری دعا، میری عبادت، میرا شکر، میری دنیا اور میری آخرت میں مجھے میرے لیے برکت عطا فرما اور مجھے مقام محمود پر فائز فرما اور ایک ہمیشہ مدد کرنے والا سلطان میرے لیے قرار فرما، اور میں نے جو ظلم کیا ہے جو میرے جرم ہیں اور جہاں میں نے اپنے معاملہ میں اسراف کیا ہے ان سب سے درگذر فرما اور موت و حیات کے فتنے سے مجھے نجات عطا فرما اور جو بُرائیاں بھی ہیں خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی ان سب سے مجھے نجات عطا فرما اور قیامت کے دن مجھے اپنے دوستوں اور اولیاء میں سے قرار فرما اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا اس کو میرے لیے نیک نمونہ قرار دے اور حلال کے ذریعے مجھے حرام سے بے نیاز فرما اور پاک و پاکیزہ کے ذریعے ہر خبیث و ناپاک سے میری کفایت فرما اور اپنی رحمت کا رُخ میری طرف موڑ دے اور اس کو میری طرف سے دوسری طرف نہ موڑنا اور صراط مستقیم کی طرف میری ہدایت فرما، اور جو چیز تیری محبوب ہے اور تیری خوشنودی کا باعث ہے اس کی مجھے توفیق عطا فرما۔

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ ریا، دکھلاوے، بڑائی، خود پسندی، تکبر، فخر، شر، بہک جانے، تعجب کی کثرت اور جبر سے۔

اے میرے رب! میں بخل، ناتوانی، لالچ، حسد، حرص اور ایک دوسرے پر فخر و مباہات کرنے، اور ملاوٹ کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں لالچ، جہالت، غم اور خوف وخطر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! پس بغاوت، ظلم، حسد تجاوز کرنے، فساد، فجور اور جھوٹ سے تیری

پناہ چاہتا ہوں اور میں خیانت کاری، عدوان اور سرکشی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے رب میں گناہ، گناہ کے محل، حرام، حرام کی جگہ، خبیث اور ہر اُس چیز سے جو تیری نا پسندیدہ ہیں، سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں شیطان، اس کی بغاوت، اس کے ظلم، اس کی عداوت، اس کی شرکت اور اس کے لشکر اور سپاہیوں کے مقابلے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پس جو کچھ آسمان سے نازل ہوا ہے اور جو آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے پروردگار! جو کچھ تو نے خلق کیا ہے خواہ، چوپاؤں میں سے ہو یا پرندہ ہو یا جن یا انسان جو متحرک ہیں ان سب کے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری بارگاہ میں پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے آسمان سے نازل کی ہے اور جو آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور جو کچھ زمین پر ہے اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے ان کے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں ہر جادوگر، ہر کاہن اور (بُرا) گمان کرنے والے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں ہر حاسد کے شر، سرکشی کرنے والے، باغی، برتری چاہنے والے، ظالم، تجاوز کرنے والے اور جابر کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں اندھے پن، بہرے پن، گونگے پن، برص، خرام، شک اور زنا سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں سستی، بزدلی، عجز و ناتوانی، کوتاہی جلدی بازی، ضیاع کاری، تقصیر اور ٹال مٹول کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! پس جو کچھ تو نے زمین و آسمان میں خلق کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ تحت الثریٰ میں تو نے خلق کیا ہے ان سب کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں فقر، محتاجی، تنگ دستی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں دوستوں کی قلت اور ذلت سے۔

اے میرے رب! میں تنگی، شدت، قید، حبس و وثاق، بندش اور ہر اُس مصیبت سے جس

پر میں صبر کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے اللہ! میری اس دعا کو قبول فرما، تو پوری کائنات کا پروردگار ہے۔

اے میرے اللہ! جو کچھ میں نے تیری بارگاہ سے طلب کیا ہے وہ مجھے عطا فرما اور اپنے فضل نیز اپنی بزرگی کے حساب اس میں اضافہ فرما اور اپنی عظمت کے اس حق کے ساتھ کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تو عزیز اور حکیم ہے۔

میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ ہے

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابو محمد عبدالله بن محمد الابهرى قال: حدثنا على بن احمد الصباح قال حدثنا ابراهيم بن عبدالله ابن أخى عبدالرزاق قال: حدثنى عمى عبدالرزاق ابن همام قال: أخبرنى أبى همام بن نافع قال: أخبرنى مينا مولى عبدالرحمٰن ابن عوف الزهرى قال: قال لى عبدالرحمٰن: يامينا ألا احدثك بحديث سمعته عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قلت: بلىٰ۔ قال: سمعته يقول: أنا شجرة، وفاطمة فرعها، وعلى لقاحها، والحسن والحسين ثمرها، ومحبوهم من اُمتى ورقها۔

(بحذفِ اسناد) عبدالرحمٰن ابن عوف زہری کے غلام نے بیان کیا ہے: مجھے عبدالرحمٰن نے کہا: اے مینا! کیا میں تیرے لیے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو میں نے رسولؐ خدا سے سنی ہے۔

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ضرور یہ حدیث میرے لیے بیان کریں۔

اس نے کہا: میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

''میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ، علیؑ اس کا تنا، حسنؑ و حسینؑ اس کا پھل اور میری اُمت میں سے جو ان سے محبت کرنے والے ہیں وہ اس درخت کے پتے ہیں۔''

الحمد للہ ہم نخلِ مودّت کے پتے ہیں۔

لا الٰہ الا اللہ نصف ایمان ہے

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: حدثنى محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا أبوبكر محمد بن عجلى الجعافى قال: حدثنى محمد بن على ابن ابراهيم قال: حدثنا محمد بن أبى العنبر قال: حدثنا على بن الحسين ابن واقد عن أبيه عن أبى عمرو بن العلا عن عبدالله بن بريدة عن بشير بن كعب عن شداد بن اوس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: لا اِلٰه اِلّا الله نصف الميزان، والحمدلله يملأه۔

(بحذف اسناد) شداد بن اوس نے رسولؐ خدا سے روایت بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میزان (ایمان) کا نصف حصہ لا الٰہ الا اللہ ہے اور الحمدللہ کہنے سے میزان کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

سورۂ کافرون کا سببِ نزول

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبو محمد عبدالله بن أبى شيخ اجازة قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد ابن أحمد الحكيمى قال: أخبرنا عبدالرحمٰن بن عبدالله أبو سعيد البصرى قال: حدثنا وهب بن حريز عن أبيه قال: حدثنا محمد بن اسحاق بن يسار المدنى قال: حدثنى سعيد بن مينا عن غير واحد من أصحابه: أن نفراً من قريش اعترضوا لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم منهم عتبة بن ربيعة وامية ابن خلف والوليد بن مغيرة والعاص بن سعيد فقالوا: يامحمد هلم فلتعبد ما نعبد فنعبد ما تعبد فنشرك نحن وأنت فى الأمر، فان يكن الذى نحن عليه الحق فقد أخذت بحظك منه وان يكن الذى أنت عليه الحق فقد أخذنا بحظنا منه، فأنزل الله

تبارك وتعالیٰ: ﴿قل یایها الکافرون لا أعبد ما تعبدون ولا أنتم عابدون ما أعبد﴾ الی آخره السورة۔ ثم مشی أبی بن خلف بعظم رمیم ففته فی یده ثم نفخه وقال: أتزعم ان ربك یحیی ھذا بعد ما تری؟ فأنزل اللہ تعالیٰ: ﴿وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ۝﴾ الی آخر السورة۔

(بحذفِ اسناد) سعید بن مینا نے اصحابِ رسولؐ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں قریش کے چند مشرک پیش ہوئے کہ جن میں عتبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ اور عاص بن سعید شامل تھے۔

انھوں نے نبی اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا: اے محمدؐ! آؤ ہم مصالحت کرلیں جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اس کی آپ بھی عبادت کرو اور جس کی آپ عبادت کرتے ہیں اس کی ہم عبادت کرتے ہیں۔ پس ہم عبادت والے معاملہ میں ایک دوسرے کے شریک ہو جاتے ہیں اگر ہم حق پر ہوئے تو آپ اس میں سے اپنا حصہ حاصل کرلیں گے اور اگر آپ حق پر ہوئے تو ہم آپ کے حق میں سے اپنا حصہ حاصل کرلیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے سورۂ کافرون کو نازل کیا: ”اے میرا رسولؐ! کہہ دے: ان کافروں سے، اے کافرو! جن کی تم عبادت کرتے ہو ان کی میں کبھی عبادت نہیں کروں گا“، آخر سورہ تک۔

پھر ایک دن ابی بن خلف بوسیدہ ہڈیوں کے قریب سے گزرا ان (میں سے ایک) کو اس نے اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر اس کو پھونک مار کر اس سے گرد صاف کی اور کہا: اے محمدؐ! کہہ اس ہڈی کو کہ جس کو آپ دیکھ رہے ہیں اس کے بارے میں تمھارا گمان ہے کہ تمھارا رب اس کو دوبارہ زندہ کرسکتا ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورہ کافرون کی آیات ۷۸-۷۹ نازل فرمائیں:

”یہ لوگ ہماری نسبت باتیں بناتے ہیں اور اپنی خلقت کی حالت کو بھول گئے اور کہنے لگے: جب یہ ہڈیاں گل سڑ کر خاک ہو جائیں گی بھلا ان کو دوبارہ کون خلق کرے گا؟ اے میرے رسولؐ! ان سے کہہ دو

کہ وہ ذات کہ جس نے ان کو پہلی مرتبہ خلق کیا ہے وہ ان کو دوبارہ خلق فرمائے گا وہ ہر طرح کی تخلیق سے واقف ہے۔"

علم کی فضیلت کے بارے میں مولائے کائنات کا فرمان

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبوجعفر محمد بن على بن الحسين بن موسٰى بن بابويه قال: حدثنا أبى قال: حدثنا محمد بن القاسم ما جيلويه عن محمد بن على الصيرفى عن نصر بن مزاحم عن عمر بن سعد عن فضيل بن خديج عن كميل بن زياد النخعى قال: كنت مع أمير المؤمنين عليه السلام فى مسجد الكوفة وقد صلينا العشاء الآخرة، فأخذ بيدى حتّٰى خرجنا من المسجد، فمشى حتّٰى خرج الى ظهر الكوفة ولا يكلمنى بكلمة، فلما اضجر تنفس ثم قال: ياكميل ان هذه القلوب أوعية فخيرها أوعاها، احفظ عنى ما أقول: الناس ثلاثة: عالم ربانى، ومتعلم على سبيل نجاة، وهمج رعاع اتباع كل ناعق يميلون مع كل ريح لم يستضيئوا بنور العلم ولم يلجأوا الى ركن وثيق۔

ياكميل العلم خير من المال، العلم يحرسك وأنت تحرس المال، والمال تنقصه النفقة والعلم يزكوا على الانفاق۔

ياكميل صحبة العالم دين يدان الله به، تكسبه الطاعة فى حياته وجميل الاحدوثة بعد وفاته۔

ياكميل منفعة المال تزول بزواله، ياكميل مات خزّان المال والعلماء باقون ما بقى الدهر، أعيانهم مفقودة وأمثالهم فى القلوب موجودة، هاه هاه ان ههنا ـ وأشار بيده الى صدره ـ لعلماً جماً لو أصبت له حملةً، بلى اصيب له لقناً غير مأمون يستعمل آلة الدين فى الدنيا

ویستظهر بحجج اللّٰه علی خلقه وبنعمه علی عباده لیتخذه الضعفاء ولیجة دون ولی الحق، أو منقاداً للحکمة لا بصیرة له فی احنائه، یقدح الشك فی قلبه بأول عارض لشبهة، ألا لاذا ولا ذاك، أو منهوماً باللذات سلس القیاد بالشهوات، أو مغتراً بالجمع والادخار، ولیس من رعاة الدین أقرب۔ شبهاً بهؤلاء الأنعام السائمة ، کذٰلك یموت العلم بموت حاملیه۔

اللهم بلی لا یخلوا الارض من قائم بحجة ظاهراً مشهوراً أو مستتراً مغموراً لئلا تبطل حجج اللّٰه وبیناته واین اولئك؟ واللّٰه الأقلون عدداً الأعظمون خطراً، بهم یحفظ اللّٰه حججه حتٰی یودعوها نظراء هم ویزرعوها فی قلوب أشباههم، هجم بهم العلم علی حقائق الأمور فباشروا أرواح الیقین، واستلانوا ما استوعره المترفون، وأنسوا بما استوحش منه الجاهلون، صحبوا الدنیا بأبدان أرواحها متعلقة بالمحل الأعلی، اولئك خلفاء اللّٰه فی أرضه والدعاة الی دینه ، آه آه شوقاً الٰی رؤیتهم، واستغفر اللّٰه لی ولکم ، ثم نزع یده من یدی وقال : انصرف اذا شئت۔

(بحذف اسناد) کمیل ابن زیاد النخعی کہتا ہے: میں مسجد کوفہ میں امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ تھا اور آپؑ کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی۔ نماز کے بعد آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کوفہ سے باہر تشریف لے گئے۔ آپؑ نے اس دوران میرے ساتھ کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ پس جب صحرا میں چلے گئے تو آپؑ نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر فرمایا: اے کمیل! تحقیق یہ دل خزانہ ہے اور یہ خیر کا خزانہ ہے۔ پس جو میں بیان کروں گا اس کو یاد کرلو۔ جان لو کہ لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

① عالم ربانی ② وہ طالب علم جو راہ نجات پر چلنے والا ہے

③ عوام الناس بے عقل لوگ۔ یہ وہ ہیں جو ہر ہانکنے والے کی اتباع کرتے ہیں اور

ہرسمت کی ہوا کے، اس طرف جھک جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو علم کے نور سے روشنی طلب نہیں کرتے اور کسی مضبوط ستون کا سہارا حاصل نہیں کرتے۔

اے کمیل! علم مال سے بہتر ہے، کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تو خود حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے جبکہ علم خرچ کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔

اے کمیلؓ! عالم کی صحبت اس کا ساتھ اس دین میں بہترین چیز ہے کیونکہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور اپنی موت کے بعد وہ دنیا میں اچھی یادیں چھوڑ کر جاتا ہے۔

اے کمیلؓ! مال کے ختم ہونے سے اس کے فوائد بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ مال کے خزانہ دار مر جاتے ہیں لیکن علما نہیں مرتے بلکہ جب تک زمانہ ہے وہ باقی رہتے ہیں۔ علما کے جسم مرتے ہیں لیکن ان کی امثال دل و دماغ میں ہمیشہ کے لیے موجود رہتی ہیں۔ آپؑ نے اس کے بعد اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا، یہاں علم کا ایک سمندر موجزن ہے۔ اے کاش! اس علم کو کوئی اُٹھانے والا اور برداشت کرنے والا مل جاتا۔ ہاں! کیوں نہیں۔ اس کو ضرور اسے یاد کرنے والے مل جائیں گے جو خود امن میں نہیں ہوں گے وہ اس علم کو دین کا ہتھیار بنا کر اس سے دنیا حاصل کریں گے اور وہ اس علم کے ذریعے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے حجت خدا بنا کر پیش کریں گے۔ اور وہ اپنے آپ کو اللہ کی نعمت بنا کر بندوں پر ظاہر کریں گے۔ تم لوگ حق کے والی کو چھوڑ کر کمزور لوگوں کو اپنا رازدار بناتے ہو اور وہ اپنے آپ کو (ظاہراً) حکمت کا تابع قرار دیتے ہیں، لیکن ان کو زندگی میں کوئی بصیرت حاصل نہیں ہوتی اور ان کے دلوں میں پہلی فرصت ہی میں شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ! ان کے لیے نہ یہ جہاں ہے اور نہ وہ جہاں ہوگا۔ یہ لوگ اپنی ذات میں حریص اور خواہشات کی بہت جلدی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیں گے اور ان کو ذلیل و خوار کریں گے۔ دین کے محکم اور مضبوط ستونوں میں جانوروں (جاہلوں) سے بھی جلدی شبہ پیدا کریں گے۔

یاد رکھو! عالم کے مرنے سے علم نہیں مرتا۔

اے میرے اللہ! کیوں نہیں۔ یہ زمین کبھی حجت خدا کے ساتھ قائم رہنے والوں سے خالی نہیں ہوگی۔ خواہ ظاہر و مشہور ہو یا وہ پوشیدہ و غیر معروف ہو، تاکہ خدا کی حجت دلیل اور اس

کے دین کی بنیادیں کمزور نہ ہو جائیں۔ یہ لوگ کہاں ہیں؟ خدا کی قسم! یہ لوگ تعداد میں بہت کم ہوں گے لیکن عظمت کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہوں گے اور ان کے ذریعے اللہ اپنی دلیلوں کی حفاظت کرے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حجت کو امانت کے طور پر عطا کرتا ہے۔ وہ ان میں غور وفکر کرتے ہیں اور وہ اپنی عقل کے دلوں میں اس کا بیج بوتے ہیں اور چیزوں کے حقائق کا علم ان کو حاصل ہوتا ہے۔ یقین کی ارواح ان کو بشارت دیتی ہیں اور وہ چیز جس کو سرکش اور دشوار جانتے ہیں وہ ان کے لیے نرم و آسان ہوتی ہے اور جس سے جاہل لوگ وحشت ناک ہوتے ہیں وہ ان سے اسے حاصل کرتے ہیں۔ ان کے بدن اس دنیا میں ہوتے ہیں، لیکن ان کی ارواح کا آخرت سے تعلق ہوتا ہے وہ اعلیٰ محل سے متعلق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ہی اللہ کی زمین پر اللہ کے نائب ہوتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہوتے ہیں۔ آہ! آہ! کاش میں ان کی زیارت کرسکتا۔ میں اللہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں اپنے لیے اور تمھارے لیے پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا اور فرمایا: جاؤ جدھر جانا چاہتے ہو۔

ابتدا بھی ہمارے ساتھ اور اختتام بھی ہمارے ساتھ

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر بن محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی علی بن اسحاق النحوی قال: حدثنا عثمان بن عبدالله الشامی قال: حدثنا أبو لهيعة عن أبی زرعة الحضرمی عن عمر بن علی بن ابی طالب عن أبيه عليه السلام قال: قال لی النبی صلی الله عليه وآله: ياعلی بنا يختم الله الدين كما بنا فتحه، وبنا يؤلف الله بين قلوبكم بعد العداوة والبغضاء۔

(بحذف اسناد) حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرمؐ نے مجھے فرمایا: اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی ابتدا بھی ہمارے ساتھ کی تھی اور ہمارے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں کو دشمنی اور بغض کے بعد دوبارہ جوڑے گا۔

طوبیٰ کن کے لیے ہے (جنت کا خوبصورت درخت)

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسىٰ عن محمد بن مروان عن محمد ابن عجلان عن أبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: طوبى لمن لم يبدل نعمة الله كفراً، طوبى للمتحابين في الله.

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: طوبیٰ ان لوگوں کے لیے ہے جو کفر کرتے ہوئے اللہ کی نعمتوں کو تبدیل نہیں کرتے اور ایک دوسرے سے اللہ کی خوشنودی کی خاطر محبت کرتے ہیں۔

اہل بیتؑ سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا عبدالكريم بن محمد قال: حدثنا سهل بن تكلمة الرازي قال: حدثنا ابن أبي اويس قال: حدثني ابي عن حميد بن قيس عن عطاء عن ابن عباس قال: قال: رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يابني عبدالمطلب اني سألت الله لكم ان يعلم جاهلكم، وان يثبت قائمكم، وان يهدي ضالكم ، وان يجعلكم نجداء جوداء رحماء، أم والله لو ان رجلًا صف قدميه بين الركن والمقام مصلياً فلقي الله ببغضكم أهل البيت دخل النار.

(بحذف اسناد) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: اے اولاد عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمھارے واسطے دعا کی ہے کہ وہ تمھارے جاہل کو علم کی دولت سے نوازے اور تمھارا جو فرد راہ خدا میں قیام کرے اس کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور

تمہارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور وہ تمہیں بہادر، سخی اور رحم کرنے والے قرار دے۔

آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہو کر ہمیشہ نماز ادا کرتا رہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حالت میں پیش ہو کہ اہل بیتؑ سے بغض رکھتا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

اطاعتِ خدا میں لوگ ہمارے تابع ہیں

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان قال: أخبرنی الشریف الصالح أبو محمد الحسن بن حمزة العلوی الحسینی الطبری رحمه الله قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن جعفر الحمیری عن أبیه عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن مروك بن عبید الکوفی عن محمد ابن یزید الطبری قال: کنت قائماً علی رأس الرضا علی بن موسٰی علیهما السلام بخراسان وعنده جماعة من بنی هاشم منهم اسحاق بن العباس بن موسٰی، فقال له: یااسحاق بلغنی انکم تقولون ان الناس عبید لنا، لا وقرابتی من رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ما قلته قط ولا سمعته من أحد من آبائی ولا بلغنی من واحد منهم قاله، لکنا نقول الناس عبید لنا فی الطاعة موال لنا فی الدین، فلیبلغ الشاهد الغائب۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن یزید طبری نے بیان کیا ہے: مَیں خراسان میں حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا اور آپؑ کے پاس بنو ہاشم کی ایک جماعت بھی موجود تھی، ان میں اسحاق بن عباس بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔

پس آپؑ نے اس سے فرمایا: اے اسحاق! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ یہ کہتے ہو کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ اور مجھے قسم ہے اس قرابت کی جو مجھے رسولؐ خدا سے حاصل ہے میں نے یہ کبھی نہیں کہا اور نہ ہی میرے آباؤ اجداد میں سے کسی نے ایسا کہا ہے اور نہ

ہی ان میں سے کسی کے بارے میں کوئی ایسی خبر مجھے ملی ہے کہ کسی نے ایسے فرمایا ہو۔ البتہ ہم یہ کہتے ہیں کہ لوگ اطاعت خدا میں ہمارے غلام و تابع ہیں (یعنی جو ہماری اتباع میں خدا کی اطاعت کی جائے تو وہی قابلِ قبول ہے اور جو دین کو ہم سے حاصل کرتے ہیں وہ ہمارے غلام اور موالی ہیں۔ پس ہر حاضر اس بات کو ہر غائب تک کو پہنچا دے۔

امام رضاؑ کی توحید خدا پر گفتگو

(وبهذا الاسناد) قال: سمعت الرضاؑ يتكلم في توحيد الله فقال: أول عبادة الله معرفته، واصل معرفة الله ـ جل اسمه ـ توحيده، ونظام توحيده نفي التحديد عنه، لشهادة العقول أن كل محدود مخلوق، وشهادة كل مخلوق أن له خالقاً ليس بمخلوق، والممتنع من الحدث هو القديم في الأزل، فليس الله عبد من نعت ذاته، ولا اياه وحّد من اكتنهه، ولا حقيقة أصاب من مثله، ولا به صدّق من نهاه، ولا صمد صمده من أشار اليه بشئ من الحواس، ولا اياه عنى من شبهه، ولا له عرف من بعضه، ولا اياه أراد من توهمه، كل معروف بنفسه مصنوع، وكل قائم في سواه معلول، بصنع الله يستدل عليه، وبالعقول تعتقد معرفته، وبالفطر تثبت محبته خلق الله تعالى الخلق حجاباً بينه وبينهم، ومباينته اياهم مفارقته انّيتهم، وابتداؤه لهم دليلهم على ان لا ابتداء له، لعجز كل مبتدئ منهم عن ابتداء مثله، فأسماؤه تعالى تعبير وأفعاله سبحانه تفهيم، قد جهل الله من حده وقد تعداه من اشتمله وقد أخطأه من اكتنهه، ومن قال ﴿كيف﴾ هو فقد شبهه، ومن قال فيه ﴿لم﴾ فقد علله، ومن قال ﴿متى﴾ فقد وقته، ومن قال ﴿فيم﴾ فقد ضمنه، ومن قال ﴿الى م﴾ فقد نهاه، ومن قال

﴿حتٰی م﴾ فقد غیاه ، ومن غیاه فقد جزأه ومن جزأه فقد ألحد فيه۔

لا يتغير اللّٰه بتغير المخلوقات، ولا يتحدد بتحدد المحدود، واحد لا بتأويل عدد ، ظاهر لا بتأويل المباشرة، متجل لا باستهلال رؤية باطن لا بمزايلة مبائن لا بمسافة، قريب لا بمداناة، لطيف لا بتجسم، موجود لاعن عدم، فاعل لا باضطرار، مقدر لا بفكرة ، مدبر لا بحركة، مريد لا بعزيمة، شاء لا بهمة ، مدرك لا بحاسة، سميع لا بآلة، بصير لا بأداة، لا تصحبه الأوقات ولا تضمه الا ما كن ، ولا تأخذه السناة، ولا تحده الصفات، ولا تقيده الأدوات۔

سبق الأوقات كونه، والعدم وجوده، والابتداء، أزله، بخلقه الأشباه علم انه لا شبه له، وبمضادته بين الأشياء علم ان لا ضد له، وبمقارنته بين الامور عرف ان لا قرن له ، ضاد النور بالظلمة، والصر بالحر ، مؤلف بين متعاقباتها، مفرق بين متدانياتها، بتفريقها دل على مفرقها ، وبتأليفها دل على مؤلفها، قال اللّٰه تعالٰی: ﴿ومن كل شئ خلقنا زوجين لعلكم تذكرون﴾۔

له معنى الربوبية اذ لا مربوب، وحقيقة الالهية اذ لا مألوه ، ومعنى العالم ولا معلوم، ليس منذ خلق استحق معنى الخالق، ولا من حيث احدث استفاد معنى المحدث، لا يغيبه منذ، ولا يدنيه قد، ولايحجبه لعل، ولا يوقته متى، ولا يشتمله حين ، ولا يقارنه مع، كل ما فى الخلق من أثر غير موجود فى خالقه ، وكل ما أمكن فيه ممتنع من صانعه، لا تجرى عليه الحركة والسكون، كيف يجرى عليه ما هو أجراه، أو يعود فيه ما هو ابتداه؟ اذاً لتفاوتت دلالته ولا

متتنع من الأزل معناه۔

ولما كان للباری معنى غير المبره لوحد له وراه لحد له امام، ولو التمس له التمام للزمه النقصان ، كيف يستحق الأزل من لا يمتنع من الحدث، وكيف ينشئ الأشياء من لا يمتنع من الانشاء۔

لو تعلقت به المعانى لقامت فيه آية المصنوع، ولتحول عن كونه دالاً الى كونه مدلولاً عليه، ليس فى مجال القول حجة، ولا فى المسألة عنه لجواب لا اله الا الله العلى العظيم۔

(بحذف اسناد) راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔

پس آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ابتدا یہ ہے کہ اس کی معرفت حاصل کی جائے اور اللہ جل جلالہ کی معرفت کی ابتدا یہ ہے کہ اس کے لیے توحید کو مانا جائے (یعنی اس کو واحد و یکتا تسلیم کیا جائے) اور اس کی توحید کا نظام یہ ہے کہ اس کو محدود نہ کیا جائے کیونکہ عقل گواہی دیتی ہے کہ جو محدود ہو وہ مخلوق ہے۔ اور ہر مخلوق گواہی دیتی ہے کہ اس کے لیے کوئی خالق ہے اور اللہ مخلوق نہیں ہے۔ اس کا حادث ہونا ممتنع ہے وہ ہمیشہ سے قدیم ہے۔ پس جس شخص نے اس کی ذات نعت وصفت بیان کرنا شروع کی اس نے اس کی عبادت نہیں کی۔ اور جو اس کی اصل وحقیقت کو جاننے کی کوشش کرے گا وہ اس کی توحید پر ایمان نہیں رکھ سکتا اور جس نے اس کی مثل بیان کی وہ اس کی حقیقت کو نہیں پا سکتا اور جو اس کی نفی کرے گا وہ اس کی تصدیق نہیں کر سکتا اور جو اس کی طرف خواہش ظاہری کے ذریعے اشارہ کرے گا وہ اس کو بے نیاز تسلیم نہیں کرتا۔ جس نے اس کی تشبیہ بیان کی اس نے اس کا ارادہ نہیں کیا اور جس نے اس کے حصے قرار دیئے اس کو اس کی معرفت حاصل نہیں ہوئی اور جس نے اس کے بارے میں توہم کیا اس نے اس کا ارادہ نہیں کیا اور ہر معروف بذاتِ خود مصنوع ہے اور اس کے علاوہ جو بھی قائم ہے وہ کسی علت کا معلول ہے اور خود اللہ کی مصنوعات کے ذریعے اس کے وجود پر استدلال کیا جاتا

ہے۔ اور عقل کے ذریعے اس کی معرفت کا اعتقاد رکھا جاتا ہے اور فطرت کے ذریعے اس کی محبت کو ثابت کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو خلق کیا اور ان کے اور اپنے درمیان ایک حجاب (پردہ) قرار دیا ہے اور اپنے اور ان کے درمیان مباینت قرار دی ہے اور اپنے اور ان کے درمیان مفارقت کو ثابت رکھا ہے، اس کا انہی مخلوق کے لیے ابتدا قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے اپنے لیے کوئی ابتدا نہیں ہے (یعنی وہ ہمیشہ سے ہے) کیونکہ اس مخلوق میں سے ہر ایک اس جیسی ابتدا رکھنے سے عاجز و ناتواں ہے۔

اس کے اسما صرف اس کی ذات کی تعبیر ہیں نہ کہ اس کی حقیقت۔ اس ذات مبرا و منزہ کے تمام افعال صرف اور صرف سمجھانے کے لیے ہیں اور جس نے اس کی حد معین کی وہ اس کی حقیقت سے جاہل ہے اور جس نے اس کا احاطہ کرنے کی کوشش کی وہ اس کی تعداد کا قائل ہو جائے گا اور جو اس کی اصل حقیقت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اس نے اس کے بارے میں خطا کی ہے۔ اور جو اس کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ کیسا ہے؟ پس اس نے اس کو تشبیہ دی ہے۔ جس نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کیوں کر ہے؟ پس اس نے اس کی علت و تعلیل بیان کی ہے اور جس نے کہا کہ وہ کب سے ہے پس اس نے اس کے لیے وقت کی حد بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور جس شخص نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کس میں ہے پس اس نے اس کسی کے ضمن میں قرار دیا اور جس شخص نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کب تک ہے پس اس نے اس کی نفی کر دی ہے اور جس نے اس کے بارے میں بیان کیا کہ وہ فلاں وقت تک ہے اس نے اس کی غایت و انتہا بیان کی ہے اور جس نے اس کی انتہا بیان کی اس نے اس کا تجزیہ کیا اور جس نے اس کا تجزیہ کیا وہ اس کا منکر و کافر ہو جائے گا۔

مخلوقات کی تبدیلی سے اللہ میں تبدیلی نہیں آ سکتی اور مخلوق کی حدود کے ساتھ اس کی حدود کو معین نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایک ہے لیکن کسی عدد کی تاویل میں نہیں ہے۔ وہ ظاہر ہے لیکن ظاہری آنکھیں اس کی تجلی کا نظارہ نہیں کر سکتی (بلکہ حقیقی و باطنی نظریں اس کی تجلی کا مشاہدہ کرتی ہیں)۔ وہ ایسا پوشیدہ ہے جو کبھی ظاہر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا دُور ہے کہ مسافت نہیں رکھتا، وہ ایسا قریب ہے جس کے قرب کو محسوس نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایسا لطیف ہے جو مجسم نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا موجود ہے جس کے اول و آخر میں عدم نہیں ہے۔ وہ ایسا فاعل ہے جو مجبور نہیں ہے، وہ ایسا

مقدر (یعنی تقدیر کرنے والا) جو غور و فکر نہیں کرتا۔ وہ پوری کائنات کے لیے مدبر (تدبیر کرنے والا) ہے۔ حرکت کرنے کا محتاج نہیں۔ وہ ایسا مرید ہے جو بغیر زحمت کے ارادہ کرتا ہے۔ وہ چاہنے والا لیکن بغیر کسی ہمت کے۔ وہ درک کرنے والا ہے لیکن اس کا محتاج نہیں ہے۔ وہ سننے والا لیکن بغیر کسی اور ذریعہ کے۔ وہ دیکھنے والا ہے لیکن بغیر آنکھ کے۔ زمانہ اس کا ساتھی نہیں بن سکتا اور محل اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ اس کی صفات کی حد معین ہو سکتی ہے اور اس کو اسباب مقید نہیں کر سکتے (یعنی وہ اسباب کا تابع نہیں ہے)۔

اس کا وجود زمانے سے پہلے ہے اور اس کا وجود عدم پر سبقت رکھتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور اس کا اشیا کو خلق کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے لیے کوئی چیز مشابہ نہیں ہے اور چیزوں کا ایک دوسرے کی ضد ہونے سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے لیے کوئی ضد نہیں ہے، اور اُمور کا آپس میں قرین اور ساتھی ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی قرین و ساتھی نہیں ہے۔ اس نے نور کو ظلمت کی ضد قرار دیا ہے۔ سردی کو گرمی کی ضد قرار دیا ہے جو دور دور ہیں ان کے درمیان الفت قرار دی ہے اور جو قریب قریب ہیں ان کے درمیان جدائی قرار دی ہے۔ ان کے درمیان تفریق و جدائی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کوئی جدائی ڈالنے والا ہے اور ان کے درمیان الفت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی الفت پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

> ”ہم نے ہر چیز کو جفت (جوڑا) خلق فرمایا ہے تاکہ تم تذکر حاصل کر سکو۔“

وہ اس وقت بھی رب تھا جب کوئی پرورش پانے والا نہیں تھا اور حقیقت اُلوہیت اس کے لیے اس وقت بھی تھی جب کوئی عبادت کرنے والا موجود نہیں تھا۔ علم اس کے لیے اس وقت بھی ثابت تھا جب کوئی معلوم نہیں تھا اور اس نے جب خلق کیا تو اس وقت معنیٔ خلق کا مستحق نہیں بنا، بلکہ پہلے سے تھا اور نہ ہی ایجاد کرنے کے وقت سے ایجاد کرنے والا ہے (بلکہ پہلے بھی تھا)۔

لفظ ضد اس کی غیبت کو بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی قد اس کے قرب کو بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی شاہد اس کے تعجب کا سبب بنتا ہے اور نہ ہی اس کے وقت کا احاطہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کے وقت کو بیان کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا ساتھ دینے کی وجہ سے اس کا معاون بنا

جا سکتا ہے۔ ہر وہ چیز جو اس کی مخلوق میں ہے وہ اثر اس موجود کے خالق کا غیر ہے اور جو ممکن میں ہے وہ اس کے بنانے والے میں ممنوع ہے۔ اس کو حرکت اور سکون سے متصف نہیں کیا جا سکتا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کو اس نے جاری کیا وہ اس کی ذات میں جاری کیا جا سکے اور ہر وہ چیز جس کے لیے ابتدا ہے وہ اس کی طرف پلٹنے والی ہے، کیونکہ دونوں کی دلالت الگ الگ ہے اور ازل کے معنی کے بھی یہ منافی ہے۔

مخلوق کے اوصاف کو خالق کے لیے ثابت نہیں کیا جا سکتا اور جس نے اس کے پیچھے والی حد معین کی لامحالہ اس کو امام یعنی آگے والی حد بھی معین کرنا پڑے گی (حالانکہ ہر دو ناممکن ہیں) اور جس نے اس کے تمام ہونے کو ثابت کیا تو وہ اس کے ناقص ہونے کا قائل ہوا اور جو ازلی ہمیشہ سے ہو اس کے لیے اس چیز کو کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ جو حادث کے لیے ممتنع نہ ہو۔ (یعنی حادث کے لیے پائی جائے) اور وہ کیسے اشیا کو خلق کر سکتا ہے کہ جو خود خلق کا محتاج ہو؟

اگر یہ معانی اس کے ساتھ قائم ہو جائیں تو یہ اس کے مصنوع ہونے کی دلیل ہے اور اس کے دال (یعنی دلالت کرنے والے رہنمائی کرنے والے) سے مدلول ہونے کی طرف تبدیلی لازم آئے گی اور اس کے بارے میں کوئی قول حجت نہیں ہے اور اس کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے اور وہ بلند و عظیم ہے۔

نیکی بندۂ مومن کے لیے تحفہ ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو غالب أحمد بن محمد الرازي رحمه الله قال: حدثني خالي أبو العباس محمد بن جعفر الرزاز القرشي قال: حدثنا محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن الحسن بن محبوب عن جميل بن صالح عن بريد بن معاوية العجلي عن أبي جعفرمحمد بن علي الباقر عليه السلام عن آبائه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : يقول الله تعالىٰ: المعروف هدية مني الى عبدي المؤمن، فان قبلها مني فبرحمتي ومني، وان

ردها فبذنبه حرمها ومنه لامنی، وأيما عبد خلقته فهديته الى الايمان وحسنت خلقه ولم ابتله بالبخل فانی ارید به خيراً۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام کے ذریعے سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نیکی میری طرف سے میرے مومن بندہ کے لیے تحفہ ہے۔ اگر وہ میرے اس تحفہ کو قبول کر لے (یعنی اس کو انجام دے) تو یہ میری رحمت کے ذریعے ہے اور میری طرف سے ہے اور اگر وہ اس کو رد کرے اور قبول نہ کرے (یعنی اس کو انجام نہ دے) تو اس کی محرومیت اس کا گناہ ہے اور یہ میرے بندے کی طرف سے ہے، میری طرف سے نہیں ہے۔ پس میں جس بندے کو بھی خلق کرتا ہوں اس کو ایمان کی طرف ہدایت کرتا ہوں اور اس کے اخلاق وخلق کو حسن قرار دیتا ہوں میں اس کے ساتھ بخل نہیں کرتا میں تو اس کی اچھائی کا ارادہ کرتا ہوں۔

فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرني أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: أبو القاسم الحسين الكوفی قال: حدثنا جعفر بن علی بن الحسن ابن محمد بن مروان الغزال قال: حدثنا عبدالله بن الحسن الأحمشی قال: حدثنا خالد بن عبدالله عن يزيد بن أبی زياد عن عبدالله بن الحرث بن نوفل قال: سمعت سعد بن مالك ، يعنی ابن أبی وقاص - يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: فاطمة بضعة منی، من سرها فقد سرنی ، ومن ساءها فقد ساءنی، فاطمة أعز البرية علی۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن حرث بن نوفل نے بیان کیا ہے: میں نے سعد بن مالک (یعنی ابن ابی وقاص) سے سنا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے

اس کو ناراحت کیا پس اس نے مجھے ناراحت کیا۔ مجھے فاطمہؑ ساری مخلوق سے زیادہ عزیز ہے"۔

امیرالمومنینؑ کا محمد بن ابی بکرؓ اور اہلِ مصر کے نام خط

(وعنه) عن شيخه رضي الله عنه قال: حدثني أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان رحمه الله قال: أخبرني أبو الحسن علي بن محمد بن الحسن الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي الزعفراني قال: أخبرني أبو إسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثني عبدالله بن محمد بن عثمان قال: حدثنا علي بن محمد بن أبي سعيد عن فضيل بن جعد عن أبي اسحاق الهمداني قال: لما ولي أمير المؤمنين علي بن أبي طالب صلوات الله عليه محمد بن أبي بكر مصر وأعمالها كتب له كتاباً، وأمره ان يقرأه على أهل مصر، وليعمل بما وصاه به فيه، وكان الكتاب:

بسم الله الرحمٰن الرحيم

من عبدالله أميرالمؤمنين علي بن أبي طالبؑ الى أهل مصر ومحمد بن ابي بكر، سلام عليكم، فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الّا هو۔

امابعد: فاني اوصيكم بتقوى الله فما أنتم عنه مسئولون واليه تصيرون ، فان الله تعالىٰ يقول: ﴿كل نفس بما كسبت رهينة﴾ ويقول: ﴿ويحذركم الله نفسه والى الله المصير﴾ ويقول ﴿ فوربك لنسألنهم أجمعين عما كانوا يعملون﴾۔

واعلموا عباد الله ان الله عزّوجلّ سائلكم عن الصغير من عملكم والكبير فان يعذب فنحن أظلم، وان يعف فهو أرحم الراحمين۔

يا عباد الله ان أقرب ما يكون العبد الى المغفرة والرحمة

حين يعمل لله بطاعته وينصحه بالتوبة، عليكم بتقوى الله، فانها تجمع الخير ولا خير غيرها، ويدرك بها من الخير ما لا يدرك بغيرها من خير الدنيا وخير الآخرة، قال الله عزّوجلّ: ﴿وقيل للذين اتقوا ماذا أنزل ربكم قالوا خيراً للذين أحسنوا فى هذه الدنيا حسنة ولدار الآخرة خير ولنعم دارالمتقين﴾۔

اعلموا ياعباد الله ان المؤمن من يعمل الثلاث من الثواب: اما الخير فان الله يثيبه بعمله فى دنياه، قال الله سبحانه لابراهيم: ﴿وآتيناه أجره فى الدنيا وانه فى الآخرة لمن الصالحين﴾ فمن عمل الله تعالٰى أعطاه أجره فى الدنيا والآخرة وكفاه المهم فيهما، وقد قال الله تعالٰى: ﴿يا عباد الذين آمنوا اتقوا ربكم للذين أحسنوا فى هذه الدنيا حسنة وأرض الله واسعة انما يوفى الصابرون أجرهم بغير حساب﴾ فما اعطاهم الله فى الدنيا لم يحاسبهم به فى الآخرة، قال الله تعالٰى: ﴿للذين أحسنوا الحسنى وزيادة﴾ والحسنى هى الجنة والزيادة هى الدنيا، وان الله تعالٰى يكفر بكل حسنة سيئة، قال الله عزّوجلّ: ﴿ان الحسنات يذهبن السيئات ذٰلك ذكرى للذاكرين﴾ حتٰى اذا كان يوم القيامة حسبت لهم حسناتهم، ثم أعطاهم بكل واحدة عشرةً أمثالها الى سبعمائة ضعف، قال الله عزّوجلّ: ﴿جزاءً من ربك عطاءً حساباً﴾ وقال: ﴿اولئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم فى الغرفات آمنون﴾ فارغبوا فى هذا رحمكم الله واعملوا له وتحاضوا عليه۔

واعلموا ياعباد الله ان المتقين حازوا عاجل الخير وآجله، شاركوا أهل الدنيا فى دنياهم ولم يشاركهم أهل الدنيا فى

آخرتهم، أباحهم اللّٰه فی الدنيا ما كفاهم به وأغناهم، قال اللّٰه عزّوجل: ﴿قل من حرم زينة اللّٰه التی أخرج لعباده والطيبات من الرزق قل هی للذين آمنوا فی الحياة الدنيا خالصة يوم القيامة كذٰلك نفصل الآيات لقوم يعلمون﴾ سكنوا الدنيا بأفضل ما سكنت، وأكلوهابأفضل ما اكلت، شاركوا أهل الدنيا فی دنياهم فأكلوا معهم من طيبات ما يأكلون، وشربوا من طيبات ما يشربون، ولبسوا من أفضل ما يلبسون وسكنوا من أفضل ما يسكنون وتزوجوا من أفضل ما يتزوجون ، وركبوا من أفضل ما يركبون، اصابوا لذة الدنيا مع أهل الدنيا وهم غداً جيران اللّٰه تعالٰی، يتمنون عليه فيعطيهم ما يتمنون، لا ترد لهم دعوة ولا ينقص لهم نصيب من اللذة، فالی هذا يا عباد اللّٰه يشتاق إليه من كان له عقل ويعمل له بتقوی اللّٰه ولا حول ولا قوة الا باللّٰه۔

يا عباد اللّٰه ان اتقيتم وحفظتم نبيكم فی أهل بيته فقد عبدتموه بأفضل ما عبد، وذكرتموه ، بأفضل ماذكر، وشكرتموه بأفضل ما شكر، وأخذتم بأفضل الصبر والشكر، واجتهدتم أفضل الاجتهاد، وان كان غيركم اطول منكم صلاة وأكثر منكم صياماً فأنتم أتقی للّٰه منه وأنصح لأولی الامر۔

احذروا يا عباد اللّٰه الموت وسكرته، فأعدوا له عدته، فانه يفجئكم بأمر عظيم بكير لا يكون معه شراً بداً أو بشر۔لا يكون معه خير أبداً، فمن أقرب الی الجنة من عاملها ومن أقرب الی النار من عاملها، انه ليس أحد من الناس تفارق روحه جسده حتٰی يعلم الی أی المنزلين يصير: الی الجنة

أم النار أعدو هو الله أم ولی، فان كان ولياً لله فتحت له أبواب الجنة وشرعت له طرقها ورأى ما اعد الله له فيها، ففرغ من كل شغل ووضع عنه كل ثقل، وان كان عدو الله فتحت له أبواب النار وشرع له طرقها ونظر الى ما أعد الله له فيها فاستقبل كل مكروه وترك كل سرور، كل هذا يكون عند الموت، وعنده يكون بيقين، قال الله تعالٰى: ﴿الذين تتوفاهم الملائكة طيبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون﴾ ويقول: ﴿الذين تتوفاهم الملائكة ظالمی أنفسهم فالقو السلم ما كنا نعمل من سوء بلٰى ان الله عليم بما كنتم تعملون فادخلوا أبواب جهنم خالدين فيها فلبئس مثوى المتكبرين﴾۔

ياعباد الله ان الموت ليس منه فوت، فاحذروه قبل وقوعه، واعدوا له عدته، فانكم طرد الموت ان اقمتم له أخذكم وان فررتم منه أدرككم، وهو ألزم لكم من ظلكم، الموت معقود بنواصيكم، والدنيا تطوى خلفكم، فأكثروا ذكر الموت عندما تنازعكم اليه أنفسكم من الشهوات، وكفٰى بالموت واعظاً، وكان رسول الله ﷺ كثيراً ما يوصی اصحابه بذكر الموت، فيقول: أكثروا ذكر الموت، فانها هادم اللذات، حائل بينكم وبين الشهوات۔

يا عباد الله ما بعد الموت لمن لا يغفر له اشد من الموت القبر، فاحذروا ضيعته وضنكه وظلمته وغربته، ان القبر يقول كل يوم: أنا بيت الغربة، أنا بيت التراب، أنا بيت الوحشة، أنا بيت الدود والهوام، والقبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفر النيران، ان العبد المؤمن اذا دفن قالت له الأرض: مرحباً وأهلاً ، قد كنت ممن أحب ان

تمشی علی ظهری، فاذا ولیتك فستعلم كیف صنعی بك، فیتسع له مد البصر، وان الكافر اذا دفن قالت له الأرض: لا مرحباً ولا أهلًا، لقد كنت من أبغض من یمشی علی ظهری، فاذا ولیتك فستعلم كیف صنعی بك، فتضمه حتی تلتقی اضلاعه، وان المعیشة الضنك التی حذر اللّٰه منها عدوه عذاب القبر انه یسلط علی الكافر فی قبره تسعة وتسعین تنیناً فینهشن لحمه ویكسرن عظمه ویترددن علیه كذلك الی یوم یبعث، لو ان تنیناً منها نفخ فی الأرض لم تنبت زرعاً أبداً۔

اعلموا یاعباد اللّٰه ان أنفسكم الضعیفة وأجسادكم الناعمة الرقیقة التی یكفیها الیسیر تضعف عن هذا فاستطعتم ان تجزعوا لأجسادكم وأنفسكم مما لا طاقة لكم به ولا صبر لكم علیه، فاعملوا بما أحب اللّٰه واتركوا ما كره اللّٰه۔

یا عباد اللّٰه ان بعد البعث ما هو اشد من القبر یوم یشیب فیه الصغیر، ویسكر منه الكبیر، ویسقط فیه الجنین، وتذهل كل مرضعة عما ارضعت، یوم عبوس قمطریر، یوم كان شره مستطیراً ، ان فزع ذلك الیوم لیرهب الملائكة الذین لا ذنب لهم، وترعب منه السبع الشداد والجبال الأوتاد والأرض المهاد، وتنشق السماء فهی یومئذ واهیة، وتتغیر فكأنها وردة كالدهان وتكون الجبال سراباً مهیلا بعد ما كانت صما صلابا، وینفخ فی الصور فیفزع من فی السموات ومن فی الأرض الا من شاء اللّٰه، فكیف من عصی بالسمع والبصر واللسان والید والرجل والفرج والبطن، ان لم یغفر اللّٰه له ویرحمه من ذلك الیوم لأنه یفضی ویصیر الی غیره الی نار قعرها بعید وحرها شدید

وشرابها صديد وعذابها جديد ومقامعها حديد، لا يفتر عذابها ولا يموت ساكنها، دار ليس فيها رحمة ولا يسمع لاهلها دعوة۔

واعلموا ياعباد الله ان مع هذا رحمة الله التى لا يعجز العباد جنة عرضها كعرض السموات والارض اعدت للمتقين ، لا يكون معها شر أبداً لذاتها لا تمل ومجتمعها لا يتفرق، وسكانها قد جاوروا الرحمٰن، وقام بين أيديهم الغلمان بصحاف من الذهب فيها الفاكهة والريحان۔

ثم اعلم يامحمد بن أبى بكر انى قد وليتك أعظم أجنادى فى نفسى أهل مصر فاذا وليتك ما وليتك من أمر الناس فأنت حقيق، ان تخاف منه على نفسك وان تحذر فيه على دينك، فان استطعت ان لا تسخط ربك برضى أحد من خلقه فافعل، فان فى الله عزّوجلّ خلفاً من غيره وليس فى شئ سواه خلف منه، اشتد على الظالم وخذ عليه، ولن لأهل الخير وقربهم واجعلهم بطانتك واقرانك، وانظر الى صلاتك كيف هى، فانك إمام لقومك ان تتمها ولا تخففها، فليس من امام يصلى بقوم يكون فى صلاتهم نقصان الا كان عليه لا ينقص من صلاتهم شئ وتممها وتحفظ فيها يكن لك مثل اجورهم ولا ينقص ذٰلك من أجرهم شيئًا۔

وانظر الى الوضوء، فانه من تمام الصلاة، تمضمض ثلاث مرات واستنشق ثلاثاً واغسل وجهك ثم يدك اليمنى ثم اليسرى ثم امسح رأسك ورجليك، فانى رأيت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يصنع ذٰلك، واعلم ان الوضوء نصف الايمان۔

ثم ارتقب وقت الصلاة، فصلها لوقتها ولا تعجل بها قبله

لفراغ ولا تؤخرها عنه لشغل، فان رجلًا سأل رسول اللّٰه ﷺ عن اوقات الصلاة، فقال رسول اللّٰه ﷺ: أتانى جبرئيل عليه السلام فأرانى وقت الصلاة حين زالت الشمس فكانت على حاجبه الأيمن، ثم أرانى وقت العصر فكان ظل كل شئ مثله، ثم صلى المغرب حين غربت الشمس ثم صلى العشاء الآخرة حين غاب الشفق، ثم صلى الصبح فأغلس بها والنجوم مشبكة، فصلّ لهذه الأوقات، والزم السنة المعرفة والطريق الواضح، ثم انظر ركوعك وسجودك فان رسول اللّٰه ﷺ كان أتم الناس صلاة وأحقهم عملًا بها۔

واعلم ان كل شئ من عملك تبع لصلاتك، فمن ضيع الصلاة فانه لغيرا اضيع، اسأل اللّٰه الذى يرى ولا يرى وهو بالمنظر الأعلٰى ان يجعلنا واياك ممن يحب ويرضى حتٰى يعنينا، واياك على شكره وذكره وحسن عبادته وأداء حقه وعلٰى كل شئ اختار لنا فى دنيانا وديننا وآخرتنا۔

وأنتم ياأهل مصر فليصدق قولكم فعلكم وسركم علانيتكم ولا تخالف ألسنتكم قلوبكم۔

واعلموا انه لا يستوى امام الهدى وامام الردى، ووصى النبى وعدوه، انى لا أخاف عليكم مؤمناً ولا مشركاً: أما المؤمن فيمنعه اللّٰه بايمانه ، وانا المشرك فيحجزه اللّٰه عنكم بشركه، ولكنى أخاف عليكم المنافق يقول ما تعرفون ويعمل بما تنكرون۔

يامحمد بن أبى بكر اعلم انِ أفضل الفقه الورع فى دين اللّٰه والعمل بطاعته، وانى اوصيك بتقوى اللّٰه فى سر امرك وعلانيتك وعلى أى حال كنت عليه، الدنيا دار بلاء ودار فناء، والآخرة دارالجزاء ودارالبقاء، فاعمل لما يبقى

واعدل عما يغنى، ولا تنس نصيبك من الدنيا۔
اوصيك بسبع هن من جوامع الاسلام: تخشى الله عزّوجلّ ولا تخش الناس فى الله ، وخير القول ما صدقه العمل، ولا تقض فى امر واحد بقضائين مختلفين فيختلف امرك وتزيغ عن الحق، واحب لعامة رعيتك ما تحب لنفسك وأهل بيتك واكره لهم ما تكره لنفسك وأهل بيتك فان ذٰلك أوجب للحجة وأصلح للرعية وخفض الغمرات الى الحق، ولا تخف فى الله لومة لائم، وانصح المرء اذا استشارك، واجعل نفسك اسوة لقريب المؤمنين وبعيدهم۔
جعل الله مودتنا فى الدين وخلتنا واياكم خلة المتقين، وأبقى لكم طاعتكم حتٰى يجعلنا واياكم بها اخوانا على سرر متقابلين۔
احسنوا أهل مصر مؤازرة محمدٍ أميركم، واثبتوا على طاعتكم تردوا حوض نبيكم صلى الله عليه وآله، أعاننا الله واياكم على ما يرضاه ، والسلام عليكم ورحمة الله وبركاتهٗ۔

(بحذف اسناد) ابواسحاق ہمدانی کہتے ہیں: جب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے محمد بن ابی بکرؓ کو مصر کا والی بنا کر روانہ کرنا چاہا تو اس وقت آپؑ نے ایک خط تحریر فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ اس خط کو اہلِ مصر کے سامنے پڑھنا اور جو کچھ مَیں نے اس میں تیرے لیے نصیحت تحریر کی ہے اس پر عمل کرنا اور وہ خط یوں تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی طرف سے محمد بن ابی بکرؓ اور تمام اہلِ مصر کے لیے ہے۔ السلام علیکم! پس میں تمھارے لیے اللہ کی حمد کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! جس چیز کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا اس کے

بارے اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنے کی میں وصیت کرتا ہوں اور تم سب اس کی طرف پلٹ کر جانے والے ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ہر انسان اپنے عمل کا مرہون ہے۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اس کی طرف ہی پلٹ کر جانا ہے۔''

پھر تیسرے مقام پر فرمایا:

''پس مجھے قسم ہے تمھارے رب کی، تم سب سے ضرور بر ضرور سوال کیا جائے گا اس کے بارے میں جو تم کرتے ہو''۔ اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم سے ہر گناہ صغیرہ اور کبیرہ کے بارے میں سوال کرے گا۔ پس اگر وہ عذاب دے تو ہم ظالم ہوں گے اور اگر وہ معاف کر دے تو وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اے اللہ کے بندو! تحقیق وہ چیز جو تمہیں اللہ کی رحمت اور مغفرت کے سب سے زیادہ قریب کر سکتی ہے وہ اس کی اطاعت میں عمل کرنا اور توبہ کے ذریعے اس کی بارگاہ میں آنسو بہانا ہے۔ تم لوگوں پر اللہ کے سامنے تقویٰ و ڈرنا لازم قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ بات ہی تمام نیکیوں کا مجموعہ ہے اور اس کے بغیر کوئی نیکی نہیں ہے اور جو خیر و نیکی تقویٰ کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہے اُسے تقویٰ کے بغیر دنیا اور آخرت میں حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ بول اُٹھتے ہیں سب سے اچھا نازل کیا جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر ان کے لیے اچھا ہی ہے۔'' (سورۂ نحل، آیت ۳۰)

اے اللہ کے بندو! جان لو مومن وہ ہے جو تین کام کرتا ہے ثواب حاصل کرنے کے لیے۔ بہرحال نیکی وہ (جو تین کاموں میں نیکی اور خیر ہے) تحقیق اللہ اس نیکی پر اس دنیا میں عمل کرنے کو آخرت کے لیے ثابت رکھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ جناب ابراہیمؑ کے لیے فرماتا ہے:

''اور ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں ہی اس کی نیکی کا بدلہ عطا کیا اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔'' (سورۂ عنکبوت، آیت ۲۷)

پس جو شخص اللہ کے لیے نیک عمل کرتا ہے اللہ اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں اس کا اجر عطا فرماتا ہے اور ان دونوں میں اس کے لیے جو اہم ترین ہے اس کی کفایت کرتا ہے۔ تحقیق اللہ خود فرماتا ہے:

''اے میرے اہلِ ایمان بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو اور اس دنیا میں جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع اور کشادہ ہے اور صبر کرنے والوں کو ہی بھرپور اور بغیر حساب بدلہ دیا جائے گا۔'' (سورۂ زمر، آیت ۱۰)

پس ان لوگوں کو جو خدا دنیا میں عطا کرے گا اس کا آخرت میں حساب نہیں لے گا۔ اور خدا فرماتا ہے: ''ان لوگوں کے لیے جو نیکی کو زیادہ انجام دیتے ہیں اور بھی زیادہ نیکی ہے۔'' حسنہ اور نیکی سے مراد جنت ہے اور زیادتی سے مراد دنیا میں زیادتی ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نیکی کو ہر بُرائی کے لیے کفارہ قرار دے گا۔

خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تحقیق نیکیاں بُرائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور یہ یاد رکھنے والوں کے لیے تذکرہ ہے۔''

حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو ان کے لیے ہر نیکی کا دس گنا حساب کیا جائے گا یہاں تک کہ سات سو تک اضافہ ہو گا۔ اس کے بارے میں خدا خود فرماتا ہے:

''تیرے رب کی طرف سے یہ عطا ہے جو کافی ہے۔''

اور پھر فرمایا:

''جن لوگوں نے نیک کام کیا ہے ان کے لیے نیک اعمال کی دوہری

جزا ہے اور وہ جنت میں ٹھنڈی ہواؤں میں اطمینان سے ہوں گے۔"
(سورۂ سبا، آیت ۳۷)

خدا تم پر رحم کرے، پس اس میں رغبت کرو اور خدا کے لیے اپنی اعمال کو انجام دو اسی پر اپنے آپ کو جمع رکھو۔

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ تقویٰ اختیار کرنے والے ہمیشہ متحد رہتے ہیں اور نیکی کی طرف جلدی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور موت کا انتظار کرتے ہیں اور اہلِ دنیا ان کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی آخرت میں شریک نہیں ہوتے اور اللہ ان کے لیے دنیا کی ضروریات کو مباح قرار دیتا ہے اور حرام سے بے نیاز کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اے رسول! ان سے سوال کرو جو زینت کی چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں اور کھانے کے لیے صاف ستھری چیزیں پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے؟ تم خود کہہ دو یہ ساری چیزیں پاک و پاکیزہ قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے ہیں جو دنیا کی (ذرا سی) زندگی میں ایمان لائے۔ ہم یوں ہی اپنی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔" (سورۂ اعراف، آیت ۳۲)

یہ متقین دنیا میں احسن انداز میں زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ چیزیں کھاتے ہیں جو افضل اور احسن ہوتی ہیں۔ پس اہلِ دنیا ان کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ پاک اور پاکیزہ چیزیں کھاتے ہیں جو کچھ یہ کھاتے ہیں اور جو کچھ یہ (متقین) پیتے ہیں وہ بھی ان کے ساتھ مل کر پیتے ہیں اور جو لباس یہ لوگ پہنتے ہیں متقین ان سے افضل پہنتے ہیں۔ وہ اس دنیا میں بہترین سکونت اختیار کرتے ہیں بہترین طریقے سے شادیاں کرتے ہیں اور دنیا میں بہترین سواریوں پر سوار ہوتے ہیں اور وہ دنیا والوں کے ساتھ مل کر بہت اچھی لذات حاصل کرتے ہیں اور وہ آخرت میں اللہ کی رحمت کے سائے میں ہوتے ہیں اور جس چیز کی تمنا کرتے ہیں اللہ ان کو عطا کرتا ہے اور ان کی دعا کو رد نہیں کرے گا اور لذت میں سے کسی چیز کو کم نہیں کرے گا پس اس بنا پر اللہ کے بندے جو صاحبِ عقل ہیں وہ اس کے مشتاق ہیں اور وہ اللہ کے خوف سے ڈرتے ہوئے عمل انجام دیتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

اے اللہ کے بندو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ بیتؑ کے بارے میں اپنے نبیؐ کے حکم کی حفاظت کرو گے تو تم نے سب سے بہترین انداز میں اللہ کی عبادت کی اور سب سے افضل اللہ کو یاد کیا اور سب سے افضل انداز میں اس کا شکریہ ادا کیا۔

تم سب سے افضل صبر اور شکر کرنے والے ہو اور سب سے افضل جہاد کیا، اگرچہ تمہارا غیر (دشمنِ اہلِ بیتؑ) تمہاری نسبت لمبی لمبی نمازیں ادا کرے اور تمہاری نسبت زیادہ روزے رکھے کیونکہ تم ان کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والے ہو۔ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اُولی الامر سے زیادہ نصیحت قبول کرنے والے ہو۔

اے اللہ کے بندو! موت اور اس کی سختی سے خود کو بچاؤ، کیونکہ یہ اچانک اپنے امرِ عظیم کے ساتھ تمہارے سامنے آنے والی ہے اور امرِ عظیم وہ ہے جس میں شر نہیں ہوگا۔ یا شر وہ ہے جس میں خیر نہیں۔ پس جنت کے وہ لوگ زیادہ قریب ہیں جو خیر و نیک اعمال کو زیادہ انجام دیتے ہیں اور جہنم کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو بُرائی کو زیادہ انجام دے گا۔ کیونکہ لوگوں میں سے کوئی نہیں ہے جس کی روح اس کے بدن سے جدا ہوگی مگر یہ کہ وہ جانتا ہو کہ اس کی منزل کون سی ہے کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی، آیا وہ اللہ کا دشمن ہے یا اس کا دوست۔

اگر وہ اللہ کا دوست ہوگا تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے لیے جنت کی طرف جانے والے راستے واضح اور آشکار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جنت میں اس کے لیے جو کچھ تیار کیا ہوگا وہ اس کو دیکھتا ہوگا اور ہر مصیبت سے اس کو آزاد قرار دے گا اور ہر بوجھ کو اس سے اُٹھا لیا جائے گا لیکن اگر وہ اللہ کا دشمن ہوگا تو جہنم کے سارے دروازے اس کے لیے کھول دیے جائیں گے اور جہنم کے راستے اس کے لیے واضح اور آشکار ہوں گے اور جو کچھ جہنم میں اس کے لیے تیار کیا گیا ہوگا وہ اس کو دیکھے گا اور ہر مکروہ اس کا استقبال کرے گا اور ہر فرشی اس کو چھوڑ جائے گا۔ یہ سب کچھ اس کی موت کے وقت ہوگا اور یقیناً ہوگا۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

"یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحوں کو فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (نجاستِ کفر سے) پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں تو فرشتے ان

کو نہایت پُر تپاک انداز میں سلامٌ علیکم کہتے ہیں اور کہتے ہیں جو نیکیاں تم دنیا میں کرتے رہے ہو ان کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔" (سورۂ نحل، آیت ۳۲)

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحوں کو فرشتے قبض کرتے ہیں، انھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہوتا ہے۔ اب وہ اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں تو اپنے خیال میں کوئی بُرائی نظر نہیں آتی۔ فرشتے ان کو جواب دیتے ہیں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ تمھاری ساری کرتوتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اچھا اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ اور یہ تکبر کرنے والوں کے لیے بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔" (سورۂ نحل، آیت ۲۸، ۲۹)

اے اللہ کے بندو! موت سے کوئی نہیں بچ سکتا اس کے آنے سے پہلے پہلے اس سے ڈرو اور اس کے لیے جو کچھ چاہیے وہ پہلے ہی سے تیار رکھو، کیونکہ موت سے تمھارا سامنا ضرور ہوگا۔ اگر تم اس کے لیے آمادہ رہو گے تب بھی یہ تم کو لے لے گی اور اگر تم اس سے فرار کرو گے تب بھی تم کو پالے گی اور یہ موت تمھارے لیے لازم ہے اور جو تم میں سے فرار کرنے کی کوششیں کرے گا وہ اس کو بھی پالے گی۔ موت کا وقت تمھارے بڑوں بڑوں کے لیے بھی مقرر ہے جو تمھارے سامنے سے آئے گی اور دنیا تمھارے پیچھے ہوگی۔ جب تمھارے نفس وخواہشات کے ساتھ لڑ رہے ہوں تو اس وقت موت کو زیادہ یاد کرو اور تمھارے لیے محض موت ہی کافی ہے۔ حضرت رسولؐ خدا جس چیز کی زیادہ وصیت فرماتے تھے وہ موت کو یاد رکھنے کے بارے میں تھی۔ آپؐ اکثر فرمایا کرتے تھے: موت کو یاد رکھو کیونکہ یہ موت تمھاری ذات کو ختم کرنے والی ہے اور تمھارے اور خواہشات کے درمیان حائل ہونے والی ہے۔

اے اللہ کے بندو! موت کے بعد جس بندے نے گناہوں سے توبہ نہیں کی ہوگی اس کے لیے قبر سخت ترین ہوگی۔ اس کی تنگی، سختی، تاریکی اور وحشت سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ یہ قبر ہر روز آواز دیتی ہے: میں دہشت کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں،

میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، میں سخت پیاس کا گھر ہوں"۔ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ تحقیق جب مومن اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس مومن سے کہتی ہے: خوش آمدید، تحقیق تم ان لوگوں میں سے ہو جن کو میں پسند کرتی ہوں کہ وہ میرے اوپر چلیں۔ پس میں تمہیں دوست رکھتی ہوں۔ میں تمہارے ساتھ برا سلوک کیسے کرسکتی ہوں۔ پس وہ تاحدِ نظر وسیع ہو جائے گی اور جب کافر اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس سے کہتی ہے: میں تیرے لیے مبارک نہیں ہوں اور نہ ہی تجھے خوش آمدید کہوں گی تو ان میں سے ہے کہ جس کو میں پسند نہیں کرتی تھی کہ وہ میری پشت پر چلیں پس اب جب کہ تجھے میرے سپرد کر دیا گیا ہے اب دیکھو میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔

پس وہ اس کو اپنے اندر سے اس طرح دبائے گی کہ اس کی ہڈیاں اور پسلیاں آپس میں مل جائیں گی اور یہ وہ تنگ زندگی تھی جس سے اللہ تعالیٰ ڈراتا رہا ہے۔ یہ وہ قبر کا عذاب ہے، کیونکہ کافر پر قبر میں اللہ تعالیٰ ننانوے (۹۹) اژدھے مسلط کرے گا، جو اس کے گوشت کو ڈسیں گے اور اس کی ہڈیاں توڑ دیں گے اور قیامت تک کے بعد اس کے ساتھ بار بار یہ سلوک کریں گے۔ اگر ان اژدھوں میں سے ایک بھی اس زمین پر ایک پھونک مار دے تو اس زمین کا سارا سبزہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو یہ تمہارے نفس کمزور ہیں اور تمہارے یہ جسم نفیس، ملائم اور نہایت کمزور ہیں۔ ان کے لیے تھوڑا سا عذاب بھی کافی ہے جو نفس سے بھی کمزور ہیں۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو اپنے جسموں اور نفسوں کو اس سے بچاؤ جس کی تم طاقت نہیں رکھتے اور جس پر تم صبر نہیں کرسکو گے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس پر عمل کرو اور جو اس کو پسند نہیں اس کو چھوڑ دو۔

اے اللہ کے بندو! قبر کے بعد سب سے زیادہ سخت وہ دن ہے جس دن (تمہیں) قبروں سے اُٹھایا جائے گا۔ یہ وہ دن ہے جس دن بچے جوان ہو جائیں گے اور جوان بوڑھے ہو جائیں گے اور ماؤں کے حمل ساقط ہو جائیں گے۔ اس دن ہر ماں اپنے بچوں کو بھول جائے گی۔ یہ وہ دن ہے جس دن چہرے بگڑ جائیں گے اور چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں گی اور اس دن کا شر ہر طرف پھیل جائے گا۔ اس دن کی دہشت اس قدر زیادہ ہوگی کہ ملائکہ جن کا کوئی گناہ نہیں ہوگا، وہ بھی اس دن سے ڈریں گے۔ اس دن کے خوف سے ساتوں آسمان جو کہ

شدید ترین اور زمین، پہاڑ سب لرز جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔ یہ وہ دن ہو گا جو بڑھکتا ہو گا اور اس دن بخارات دھوئیں کی مانند ہوں گی اور پہاڑ اُڑتے ہوئے بادلوں کی مانند ہوں گے اور پھر دوبارہ ٹھوس اور سخت ہو جائیں گے اور پھر صور پھونکا جائے گا اور جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ سب دہشت زدہ ہو جائیں گے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا۔

پس جس شخص نے اس کی نافرمانی کی ہو گی خواہ کانوں سے، آنکھوں سے، زبان، ہاتھ، پاؤں شکم یا شرمگاہ کے ذریعے اگر اللہ نے اس کو معاف نہ کیا اور اس پر رحم نہ فرمایا تو وہ اس دن آگ کے اس کنوئیں میں، جو بہت گہرا اور بہت گرم ہو گا، داخل کیا جائے گا کہ جس میں پینے کے لیے خون ملی پیپ ہو گی اور اس کا عذاب ہو گا اور اس کے دہانے لوہے کے ہوں گے اور اس کا عذاب کم نہیں ہو گا، اس میں رہنے والوں کو موت نہیں آئے گی اور ان پر رحم نہیں کیا جائے گا (نیز) ان کی پکار کو نہیں سنا جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو ایک جنت بھی ہے جس کا طول و عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہو گا، جو متقین کے لیے بنائی گئی ہے، جس میں کوئی دُکھ اور تکلیف نہیں ہو گی، اس کی لذت کبھی ختم نہیں ہو گی، اس کا اجتماع کبھی جدائی میں تبدیل نہیں ہو گا، اس کے مقیم اللہ کی رحمت کے قریب ہوں گے، ان کے سامنے خوبصورت غلام ہوں گے، ان کے لیے سونے کے برتن ہوں گے، جن میں مختلف رنگ اور خوشبو کے پھل اور پھول ہوں گے۔

اے محمد بن ابی بکرؓ! جان لو کہ میں نے تمہیں اپنے بہت بڑے شہر کا والی اور گورنر اور لوگوں کے اُمور کا ولی بنایا ہے۔ تم اپنے آپ کو اس امر خلافت کا مستحق بنا لو اور اپنے دین کو محفوظ رکھو۔ بہتر ہے کہ تم مخلوق میں سے کسی ایک کی خوشی کی خاطر خدا کی ناراضگی حاصل نہ کرو اور اگر تو نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تیرے علاوہ کسی اور کو اس کا مستحق اور جانشین قرار دے گا۔ ظالم پر سختی کرو اور اپنے قریبیوں اور نیکوکار لوگوں کو اپنا دوست قرار دو۔ ان کو اپنا بھائی سمجھو اور اپنی نماز کی طرف دیکھو کہ یہ کیسی ہے کیونکہ تم ایک قوم کے امام اور پیش نماز بن رہے ہو۔ اس کو کامل کرو کہ اس میں کوئی نقص نہ رہے، کیونکہ اگر کسی قوم کا کوئی امام ہو اور وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے تو ان کی نماز میں کوئی نقص ہوا تو اس کا گناہ اس امام پر ہو گا اور ان کی نمازوں میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

اپنی نماز کو کامل کرو اس کو خفیف قرار نہ دو کیونکہ اگر تم نے اس کو کامل کیا اور اس کی حفاظت کی تو آپ کو ان سب کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور ان کے اجر و ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی اور اپنے وضو کی طرف بھی نظر کرو کیونکہ نماز کی تکمیل وضو کی وجہ سے ہے۔ وضو میں تین مرتبہ کلی کرو، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو، پھر اپنا منہ دھوؤ اس کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کو اور پھر بائیں ہاتھ کو دھوؤ اس کے بعد سر کا مسح پھر دونوں پاؤں کا مسح کرو کیونکہ میں نے رسولؐ خدا کو دیکھا ہے کہ وہ ایسے ہی وضو کیا کرتے تھے۔

جان لو کہ وضو ایمان کا نصف ہے۔ پھر نماز کی طرف توجہ کرو نماز کو بروقت ادا کرو۔ وقت سے پہلے نماز کو جان چھڑانے کے لیے نہ پڑھو اور کسی کام کی وجہ سے نماز کو مؤخر نہ کرو۔ سیدالانبیاءؐ رسول اکرمؐ سے ایک شخص نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا، تو رسول اعظمؐ نے فرمایا:

> ''جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے نماز کے اوقات کے بارے میں یوں بیان کیا زوال آفتاب کے وقت کہ جب سورج دائیں آبرو پر پڑے وہ وقت نماز ظہر کا وقت ہے اور جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو جائے تو یہ وقت نماز عصر کا وقت ہے۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھو۔ نماز عشا اس وقت پڑھو جب مغرب کی طرف سے سرخی ختم ہو جائے اور نماز فجر کو رات کی آخری تاریکی میں کہ جب ستارے غروب کے قریب ہوں پڑھو (یعنی نماز فجر کا فضیلت کے وقت ستاروں کی روشنی میں ادا کرنا ہے) ان اوقات میں نماز ادا کرو اور جو معروف سنت ہے اور واضح اور روشن راستہ ہے اس کو اپنے لیے لازم قرار دو، اپنے رکوع اور سجود کی طرف دیکھو کہ کیونکہ رسولؐ خدا لوگوں کے لیے مکمل نماز ادا کیا کرتے تھے اور تم بھی نماز میں ان کے لیے ان کے حق کے مطابق ادا کرو۔''

جان لو تمھارا ہر عمل تمھاری نماز کے تابع ہے۔ اگر تم نے نماز کو ضائع کیا تو تمھارے دوسرے اعمال بھی ضائع کر دیے جائیں گے۔ نماز کے بارے میں وہ اللہ تجھ سے سوال کرے گا جس کو تم نہیں دیکھتے لیکن وہ تمھیں اعلیٰ مقام سے دیکھ رہا ہے۔ وہ اللہ ہمیں اور تمھیں ان میں سے

قرار دے جن سے وہ محبت کرتا ہے تاکہ وہ اپنا شکر ادا کرتے میں میری اور تمھاری مدد فرمائے۔ اپنا ذکر کرنے، اچھی طرح عبادت کرنے اور اس کا حق ادا کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔ اور ہر وہ کام جو ہمارے دین اور آخرت کے لیے ہو اس کو اختیار کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔

اے اہلِ مصر! تم اس طرح ہو جاؤ کہ تمھارا قول تمھارے فعل کی تصدیق کرے تمھارا ظاہر تمھارے باطن کی تصدیق کرے، تمھاری زبانیں تمھارے دلوں کی مخالفت نہ کریں۔ جان لو! امام برحق اور امام مفسد تمھارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ وصیٔ نبیؐ اور دشمنِ نبیؐ تمھارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ میں مومن اور کافر سے تمھارے بارے میں نہیں ڈرتا، کیونکہ مومن کو اپنے ایمان کی وجہ سے اللہ اس کو تم سے دور رکھے اور کافر کو اس کے کفر کے سبب تم کو دُور رکھے گا، لیکن منافق کے بارے میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں کیونکہ وہ جو کچھ بیان کرے گا اسے تم صحیح جانتے ہو اور جس سے وہ منع کرے گا اس سے تم بھی انکار کرتے ہو۔

اے محمد بن ابی بکر! سب سے افضل فقط اللہ کے دین میں پرہیزگاری ہے اور اس کی اطاعت پر عمل کرنا ہے۔ میں تمھیں تمھارے ظاہر اور باطن دونوں اُمور میں اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ہر حال میں تقوی کی وصیت کرتا ہوں اور یہ دنیا فانی اور مصیبتوں کا گھر ہے اور آخرت جزا اور باقی رہنے والا گھر ہے اور جو باقی رہنے والا ہے اس کے لیے کام کرو اور جو فانی ہونے والا ہے اس سے دوری اختیار کرو۔ دنیا میں اپنے حصے کو فراموش نہ کرو۔

پس میں تم کو جن چیزوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں ان میں سے ایک جوامع اسلام ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ لوگوں سے مت ڈرو۔ سب سے بہتر قول وہ ہے کہ جس کی عمل تصدیق کرے۔ کبھی کسی معاملے میں دو مختلف حکم نہ دو۔ تمھارے امر کی وہ مخالفت کرے گا اور تمھیں حق سے دور کر دے گا۔ (عمل میں حکم اور ہو اور زبان سے حکم اور ہو تو اس کو مختلف حکم کہتے ہیں) اپنی تمام رعایا کے لیے وہ چیز پسند کرو جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند کرتے ہو۔ اور وہ نہیں جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند نہیں کرتے وہ عام رعایا کے لیے بھی پسند نہ کرو کیونکہ تمھاری حجت دلیل کو زیادہ محکم اور واجب قرار دے گی اور رعایا کی اصلاح کرو لوگوں کو حق کی طرف آمادہ کرو۔ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والوں کی

ملامت سے نہ ڈرو اور اگر کوئی تم سے مشورہ طلب کرے تو اس کو اچھی نصیحت کرو۔ تمام مسلمانوں کے لیے خواہ وہ قریب ہوں یا بعید اپنے آپ کو ایک اچھا نمونہ قرار دو۔ اور ہماری محبت اور مودّت کو دین میں سے قرار دو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو متقین میں سے قرار دے اور ان کو ہماری اطاعت پر باقی رکھے تا کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنا بھائی قرار دیں جو ایک دوسرے کی خوشی کا موجب بنیں۔

اہل مصر کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ حضرت محمدؐ تمھارے امیر اور آقا ہیں اللہ تعالیٰ تم سب کو آپؐ کی اطاعت پر ثابت قدم رکھے اور اپنے نبیؐ کے حوض پر تم سب کو وارد کرے اور جو اس کو پسند ہے اس کو انجام دینے میں ہماری اور آپ کی مدد کرے والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

باب دوم

کسی بھائی کی مصیبت پر خوشی نہ مناؤ

(حدثنا) الشيخ السعيد أبو على الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله بمشهد مولانا أميرالمؤمنين على بن أبى طالب صلوات الله عليه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رحمه الله فى شهر ربيع الأول من سنة خمس وخمسين وأربعمائة قال: املى علينا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: أخبرنى أبوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا أبونصر محمد بن عمر النيشابورى قال: حدثنا محمد بن السرى قال: حدثنا أبى قال: حدثنا حفص بن غياث عن برد ابن سنان عن مكحول عن واثلة بن الأصقع قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تظهر الشماتة لأخيك فيعافيه الله ويبتليك.

(بحذف اسناد) واثلہ بن الاصقع رحمۃ اللہ علیہ نے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''اپنے مومن بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ ہوسکتا ہے کہ خدا اس کو معاف کردے اور تمہیں اس مصیبت میں مبتلا کردے۔''

تم اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو

(أخبرنا) محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: أخبرنى سعد بن عبدالله عن احمد ابن محمد بن عيسى عن يونس بن

عبدالرحمٰن عن كليب بن معاوية الأسدى قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: أم والله انكم لعلى دين الله وملائكته، فأعينونا على ذلك بورع واجتهاد، عليكم بالصلاة والعبادة عليكم بالورع۔

(بحذف اسناد) کلیب بن معاویہ اسدی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

''اے ہمارے شیعو! آگاہ ہو جاؤ، خدا کی قسم! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کے دین پر قائم ہو پس تم پرہیزگاری اور اجتہاد کے ذریعے ہماری مدد کرو، تم پر نماز اور عبادت لازم قرار دی گئی ہے اور پرہیز گاری کو اپنے لیے لازم قرار دو۔''

جناب حارث اَعور کی روایت

(وعنه) رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنى محمد بن محمد رحمه الله قال: أخبرنى أبوالحسن على بن خالد المراغى قال: حدثنا أبوالقاسم على بن الحسن الكوفى قال: حدثناجعفر بن محمد بن مروان قال: حدثنا أبى قال: حدثنا شيخ بن محمد قال: حدثنى أبوعلى بن أبى عمر الخراسانى عن اسحاق بن ابراهيم عن أبى اسحاق السبيعى قال: دخلنا على مسروق الاجدع فاذا عنده ضيف له لا نعرفه وهما يطعمان من طعام لهما، فقال الضيف: كنت مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بحنين؟ فلما قالها عرفنا كانت له صحبة من النبى صلى الله عليه وآله وسلم ، قال: جاء ت صفية بنت حيى بن اخطب الى النبى صلى الله عليه وآله وسلم فقالت: يارسول الله انى لست كأحد من نسائك قتلت الأب والاخ والعم، فان حدث بك شئ فالى من؟ فقال لها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : الى هذا ـ

وأشار الى على ابن أبى طالب ۔ ثم قال: ألا احدثكم بما حدثنى به الحارث الأعور؟ قال: قلت بلى، قال: دخلت على على بن ابى طالب فقال: ماجاء بك يا أعور؟ قال: قلت حبك يا امير المؤمنين، قال الله فناشدنى ثلاثاً؟ ثم قال: اما انه ليس عبد من عباد الله ممن امتحن الله قلبه بالايمان الاوهو يجد مودتنا على قلبه فهو يحبنا، وليس عبد من عباد الله ممن سخط الله عليه الا يجد بغضنا على قلبه فهو يبغضنا، فأصبح محبنا ينتظر الرحمة وكان أبواب الرحمة قد فتحت له، وأصبح مبغضنا على شفا جرف هار فانهار به فى نار جهنم، فهنيئاً لأهل الرحمة رحمتهم، وتعساً لأهل النار مثواهم۔

(بحذف اسناد) ابو اسحاق السبیعی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسروق کے پاس گئے، پس ہم نے دیکھا کہ اس کے پاس ایک مہمان موجود ہے جس کو ہم نہیں جانتے تھے اور وہ دونوں دستر خوان پر موجود کھانا تناول کر رہے تھے۔ پس اس مہمان نے کہا کہ میں جنگِ حنین میں رسولؐ خدا کے ساتھ موجود تھا۔ جب اس نے یوں کہا تو ہم یہ سمجھ گئے کہ یہ رسولؐ خدا کا صحابی ہے۔ پس اس نے پھر کہا کہ رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں اُم المومنین حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

یا رسولؐ اللہ! کیا میں آپؐ کی دوسری بیویوں کی طرح نہیں ہوں۔ آپؐ نے میرے بھائی، باپ اور چچا کو جنگ میں قتل کر دیا ہے۔ پس اگر آپؐ کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آ جائے (یعنی موت آ جائے) تو آپؐ کے بعد میں کس کی طرف جاؤں گی؟

پس رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا: اس کی طرف اور آپؐ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر اس مہمان نے بیان کیا: کیا میں تم لوگوں کے لیے وہ حدیث بیان نہ کروں جو حارث اعور نے میرے لیے بیان کی تھی۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے کہا: کیوں نہیں!

اس نے کہا: حارث نے بیان کیا کہ میں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

پس آپؑ نے فرمایا: اے حارث اُعور! تو کس وجہ سے میرے پاس آیا ہے؟

اُعور نے عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ آپ کی محبت مجھے آپؑ کی خدمت میں لے آئی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ! کیا واقعی ایسا ہے۔ پس آپؑ نے تین دفعہ اس کا مجھ سے اقرار کروایا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے دل کا اللہ نے ایمان کی خاطر امتحان نہ لیا ہو، مگر یہ کہ وہ ہماری مودّت کو اپنے دل میں پائے گا تو وہ ہمارے ساتھ محبت ضرور کرے گا۔ اور اللہ کے بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہیں ہے کہ جوان میں سے ہو کہ جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔ مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہمارے بغض کو پائے گا تو ضرور وہ ہمارے ساتھ دشمنی رکھے گا۔ پس ہمارے ساتھ محبت کرنے والا جب صبح کو اُٹھتا ہے تو خدا کی رحمت کو اپنے شاملِ حال دیکھتا ہے، اور جنت کے دروازے اس کے لیے کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور جو ہمارا دشمن ہوگا وہ صبح اس حالت میں کرتا ہے کہ وہ جہنّم کے کنارے پر کھڑا ہوتا ہے۔ پس اس کا دن جہنّم کی آگ میں گزرتا ہے۔ اہلِ رحمت کو ان کی رحمت مبارک ہو۔ اور اہلِ نار (یعنی جہنمیوں) کے لیے افسوس ہے کہ ان کا ٹھکانہ کتنا بُرا ہے۔

قیامت کے دن فقط چار ہستیاں سوار ہوں گی

(وعنه) رحمه الله قال: حدثنا السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعلي الحسن بن علي بن الفضل الرازي قال: حدثنا علي بن أحمد بن بشر العسكري قال: حدثنا أبو اسحاق محمد بن هارون بن عيسٰى الهاشمي قال: حدثنا أبو اسحاق ابراهيم بن مهدي الأبلي قال: حدثنا اسحاق بن سليمان الهاشمي قال: حدثنا ابي قال: حدثنا هارون الرشيد قال: حدثني ابي المهدي قال: حدثنا اميرالمؤمنين المنصور أبو جعفر عبدالله بن محمد بن علي قال: حدثني أبي محمد بن علي قال: حدثني أبي محمد بن علي قال: حدثني ابي علي بن

عبداللّٰہ بن عباس عن عبداللّٰہ بن العباس بن عبدالمطلب قال: سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول: أیها الناس نحن فی القیامة رکبان أربعة لیس غیرنا، فقال له قائل: بأبی أنت وأمی یارسول اللّٰہ ﷺ من الرکبان؟ قال: أنا علی البراق، وأخی صالح علی ناقة اللّٰہ التی عقرها قومه، وابنتی فاطمة علی ناقتی العضباء، وعلی بن ابی طالب علی ناقة من نوق الجنة خطمها من اللؤلؤ الرطب وعیناها من یاقوتتین حمرا وین وبطنها من زبرجد اخضر، علیها قبة من لؤلؤة بیضاء یری ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها، ظاهرها من رحمة اللّٰہ وباطنها من عفو اللّٰہ، اذا أقبلت زفت واذا أدبرت زفت، وهو امامی علی رأسه تاج من نور یضئ لأهل الجمع، ذٰلك التاج له سبعون رکناً کل رکن یضئ کالکوکب الدری فی أفق السماء، وبیده لواء الحمد وهو ینادی فی القیامة: ﴿لا اله الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ﴾ فلا یمر بملأ بین الملائکة الا قالوا نبی مرسل، ولا بنبی الا یقول ملك مقرب، فینادی مناد من بطنان العرش: یاأیها الناس لیس هذا ملك مقرب ولا نبی مرسل ولا حامل عرش، هذا علی ابن أبی طالب، ویجئ شیعته من بعده فینادی مناد لشیعته: من أنتم؟ فیقولون: نحن العلویون، فیأتیهم النداء: ایها العلویون أنتم آمنون ادخلوا الجنة مع من کنتم توالون۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''اے لوگو! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی دوسرا سوار ہو کر نہیں آئے گا۔

کہنے والے نے عرض کیا: ''یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں وہ

چار کون ہیں، جو قیامت کے دن سوار ہو کر تشریف لائیں گے؟

آپؐ نے فرمایا: ایک میںؐ ہوں جو براق پر سوار ہو کر آؤں گا، دوسرا میرا بھائی صالح علیہ السلام نبی ہے جو اس اللہ کی اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے جس کی ٹانگیں قوم نے کاٹ دی تھیں اور میری بیٹی فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ہیں جو میری اونٹنی کہ جس کا نام عضباء ہے اس پر سوار ہو کر آئیں گی اور چوتھے علی ابن ابی طالبؑ ہیں جو جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے کہ جس اونٹنی کی نکیل سبز لولو کی ہو گی اور اس کی آنکھیں سرخ یاقوت کی سی ہوں گی اور اس کا شکم سبز زبرجد کا ہو گا اور اس کے اوپر سفید لولو کا پالان ہو گا۔ جس کے باہر اس کا اندرون نظر آتا ہو گا اور اس کے اندرون سے ظاہر نظر آتا ہو گا (یعنی نہایت ہی صاف وشفاف ہو گی) اس کا ظاہر رحمتِ خدا سے ہو گا اور اس کا باطن اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو اور درگذر کا ہو گا۔ پس جب وہ آگے کی طرف بڑھے گی تو چمکتی ہو گی اور پیچھے کی طرف جائے گی تو پھر بھی چمکتی ہوئی نظر آئے گی، اور علی ابن ابی طالبؑ میرے آگے آگے ہوں گے اور ان کے سر پر نور کا ایک تاج ہو گا جو تمام اہلِ محشر کے لیے چمک رہا ہو گا اور اس تاج کے ستر (۷۰) رکن اور کنارے ہوں گے اور اس کا ہر کنارہ اس طرح چمکے گا جس طرح آسمان کے اُفق پر کوکب دُرّی چمکتا ہے اور آپؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد کا پرچم ہو گا اور آپ قیامت کے میدان میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ندا دے رہے ہوں گے۔ پس یہ ندا دیتے ہوئے فرشتوں کے جس گروہ کے قریب سے بھی آپ کا گزر ہو گا وہ یہ ہی کہہ رہے ہوں گے کہ یہ کوئی خدا کا مقرب ترین نبیؐ ہے اور جس نبی کے قریب سے بھی گزر ہو گا وہ یہ کہہ رہا ہو گا کہ یہ کوئی خدا کا مقرب ترین فرشتہ ہے۔ پس عرش کے درمیان سے آواز آئے گی:

> ”اے لوگو! یہ نہ نبی مرسلؐ ہے اور نہ ہی کوئی ملک مقرب ہے اور نہ ہی عرش کو اُٹھانے والا ہے، بلکہ یہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔“

پس آپ کے بعد آپ کے شیعہ آئیں گے پس ندا دینے والا منادی سوال کرے گا تم کون لوگ ہو؟

پس وہ شیعہ جواب دیں گے: ہم علوی ہیں جن کا امام حادی علی علیہ السلام ہے۔

پس ان کو آواز آئے گی: اے علیؑ والو! تم سب صاحبانِ ایمان ہو۔ پس جن لوگوں کے

ساتھ تم محبت و ولایت رکھتے ہو ان کے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت امام رضاؑ کی دعا

(وعنه) عن شيخه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الريان بن الصلت قال: سمعت الرضا على بن موسٰىؑ يدعو بكلمات، فحفظتها عنه فما دعوت بها فى شدة الا فرج الله عنى وهى: ﴿اللهم انت ثقتى فى كل كربة وانت رجائى فى كل شدة، وانت لى فى امر نزل بى ثقة، وعدة، كم من كرب يضعف فيه الفؤاد، وتقل فيه الحيلة، وتعى فيه الامور، ويخذل فيه البعيد والقريب والصديق، ويشمت فيه العدو، وانزلته بك وشكوته اليك، راغبا اليك فيه عمن سواك، ففرجته وكشفته وكفيته، فأنت ولى كل نعمة، وصاحب كل حاجة، ومنتهى كل رغبة، فلك الحمد كثيرا، ولك المن فاضلا، بنعمتك تتم الصالحات، يامعروفا بالمعروف معروف، يامن هو بالمعروف موصوف، انلنى من معروفك معروفا تغننى به عن معزوف من سواك برحمتك ياارحم الراحمين﴾۔

(بحذف اسناد) ریان بن صلتؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام الرضا علی بن موسیٰ علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ یوں دعا فرمایا کرتے تھے اور میں نے آپؑ کی دعا کے کلمات کو یاد کر لیا۔ پس میں نے اپنی جس مصیبت اور سختی میں اس دعا کو پڑھا ہے خدا نے اس کو مجھ سے دُور کر دیا ہے اور دعا کے وہ کلمات یوں ہیں:

اللهم انت ثقتى فى كل كربة وانت رجائى فى كل شدة

”اے میرے اللہ تو ہر سختی میں میرا قابلِ اعتماد ہے اور ہر مشکل میں

میری اُمید تو ہے۔"

وانت لی فی امر نزل بی ثقة وعدة

"اور مشکل میں جو کچھ مجھ پر وارد ہوا ہے۔ اس میں میرے لیے محلِ وثوق اور سامانِ آسانی فراہم کرنے والا ہے۔"

کم من کرب یضعف فیه الفؤاد و تقل فی الحیلة وتعی فیه الامور

"کتنی ہی ایسی مشکلات ہیں جو دلوں کو کمزور کرتی ہیں اور ان میں چارہ جوئی کم ہوتی ہے اور کام مشکل ہوتے ہیں۔"

ویخذل فیه البعید والقریب والصدیق ویشمت فیه العدو

"دُور ونزدیک کے عزیز دوست رسوا ہو جاتے ہیں اور دشمن کو خوش کرنے والی ہیں۔"

انزلته بك وشكوته اليك راغبا اليك فيه عمن سواك

"میں نے ان کو تیرے پاس پیش کیا اور ان کی آپ سے شکایت کرتا ہوں جبکہ صرف تو ہی ان میں میری اُمید ہے۔"

ففرجته وكشفته وكفيته

"پس تو نے مجھے خوش حالی عطا کی اور میری مشکل کو حل کیا اور تو نے میری کفایت فرمائی۔"

فأنت ولی کل نعمة وصاحب کل حاجة و منتهی کل رغبة

"اور تو ہر نعمت کا مالک اور ولی ہے اور ہر حاجت کو پورا کرنے والا ہے اور ہر اُمید کی انتہا ہے۔"

فلك الحمد کثیرا ولك المن فاضلا و بنعمتك تتم الصالحات

"پس بہت زیادہ تعریفیں تیرے لیے ہیں اور بہترین احسان تیری طرف سے ہے اور تیری نعمت وفضل کے ساتھ نیک کام پایۂ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔"

یا معروفا بالمعروف معروف یا من هو بالمعروف موصوف

''معروف ومشہور ہے جو نیک کاموں کی وجہ سے معروف ومشہود ہے اور اے وہ ذات نیک کاموں کے ساتھ جس کی تعریف کی جاتی ہے۔''

انلنی من معروفك معروفا تغننی به عن معروف من سواك برحمتك یا ارحم الراحمین

''اے میرے اللہ! تو مجھے اپنے نیک کاموں میں سے ایک کام عطا فرما تاکہ میں تیرے غیر سے بے نیاز ہو جاؤں تیری رحمت کے صدقے، اے رحمت کرنے والوں میں سے تو سب سے زیادہ رحمت کرنے والا ہے۔''

منافق میں دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ السعید الوالدؒ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا أبو القاسم علی ابن الحسن عن جعفر بن محمد بن مروان عن أبیه قال: حدثنا أحمد بن عیسٰی قال: حدثنا محمد بن جعفر عن ابیه جعفر بن محمد عن آبائه علیهم السلام قال: قال رسول اللهﷺ: خلقان لا تجتمعان فی منافق: فقه فی السلام وحسن سمت فی الوجه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''منافق کے اندر دو اوصاف جمع نہیں ہو سکتے۔ اسلام میں سوجھ بوجھ اور فقہ اور دوسرا اس کے چہرے پر حسن وخوبصورتی کا پایا جانا۔''

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا

(وعنه) عن شیخهؒ قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید قال: حدثنی ابی قال: حدثنا محمد بن الحسن

الصفار عن علی بن محمد القاشانی عن سلیمان بن داود المنقری عن حفص بن غیاث قال: قال ابو عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیهما السلام: اذا أراد أحدکم ألا یسأل اللّٰہ شیئا الا اعطاه فلییأس من الناس کلهم ولا یکون له رجاء الا من عند اللّٰہ عزّوجلّ، فاذا علم اللّٰہ ذٰلك من قلبه لم یسأل اللّٰہ شیئا الا اعطاه، ألا فحاسبوا أنفسکم قبل ان تحاسبوا، فان للقیامة خمسین موقفاً کل موقف مثل ألف سنة مما تعدون، ثم تلا هذه الآیة ﴿فی یوم کان مقداره خمسین ألف سنة﴾۔

(بحذفِ اسناد) حفص بن غیاث نے بیان کیا ہے: حضرت ابوعبداللّٰہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جب کوئی بندہ یہ چاہتا ہو کہ وہ ایسا ہو جائے کہ وہ سوال نہ کرے مگر یہ کہ اللّٰہ اس کو عطا کر دے تو اس کو چاہیے کہ وہ تمام مخلوق سے نا اُمید اور مایوس ہو جائے اور فقط خدا سے اُمیدوار ہو جائے۔ پس اس کے دل کی اس حالت کے بارے میں اللّٰہ جانتا ہے تو پھر وہ اللّٰہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللّٰہ اس کو وہ عطا فرما دے گا۔

آگاہ ہو جاؤ، اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ ان کا محاسبہ کیا جائے پس تحقیق قیامت کے دن پچاس مقام ایسے ہوں گے جہاں انسان کو ٹھہرنا پڑے گا اور ہر ایک مقام پر ایک ہزار سال کا قیام ہوگا جن کو تم شمار کرتے ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

فی یوم کان مقداره خمسین ألف سنة
''کہ اس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی۔''

ایمان کی تعریف رسولؐ خدا کی زبانی

(وعنه) عن شیخه رحمه اللّٰہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوعبداللّٰہ الحسین بن علی المالکی قال: حدثنا ابوالصلت الهروی قال: حدثنا الرضا علی بن موسیٰؑ عن

ابیه موسٰی بن جعفر عن ابیه جعفر بن محمد عن ابیه محمد بن علی عن ابیه علی بن الحسین زین العابدین عن ابیه الحسین بن علی الشهید عن ابیه امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ قال: قال رسول الله ﷺ: الایمان قول مقول وعمل معمول وعرفان العقول، قال ابوالصلت: فحدثت بهذا الحدیث فی مجلس احمد بن حنبل فقال لی احمد: یا اباالصلت لو قرئ بهذا الاسناد علی المجانین لافاقوا۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابوالصلت ہروی نے حضرت امام رضا علی بن موسیٰ علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد محمد بن علی علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد حسین بن علی السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: ''ایمان وہ قول ہے جو بولا جائے اور عمل وہ ہے جو انجام دیا جائے اور عرفان وہ ہے جس کا عقل ادراک کرے''۔

ابوصلت ہروی بیان کرتا ہے: اس سند کے ساتھ مَیں نے یہ حدیث احمد بن حنبل (مسلمانوں کے امام) کی خدمت میں بیان کی تو انھوں نے کہا: اگر اس حدیث کو اس سلسلہ سند کے ساتھ کسی مجنون پر پڑھا جائے تو وہ صحت یاب ہو جائے گا۔

ایمان کے بارے میں امیر المومنینؑ کا خطبہ

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: حدثنی محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال حدثنی احمد بن سلیمان الطوسی عن الزبیر بن بکار قال: حدثنی عبدالله بن وهب عن السدی عن عبدالحسین عن جابر الاسدی قال: قام رجل الی أمیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ فسأله عن الایمان؟ فقام علیه السلام خطیباً فقال: الحمدلله الذی شرع الاسلام فسهل شرائعه لمن ورده،

وأعز أركانه على من حاربه، وجعله عزاً لمن والاه وسلماً لمن دخله، وهدى لمن ائتم به، وبينة لمن تحلى به، وعصمة لمن اعتصم به، وحبلا لمن تمسك به، وبرهانا لمن تكلم به، ونوراً لن استضاء به، وشاهداً لمن خاصم به، وملجئا لمن حاج به، وعلما لمن وعاه، وحديثا لمن رواه، وحكما لمن قضى به، وحلما لمن جرب، ولباً لمن تدبر، وفهما لمن فطن، ويقينا لمن عقل، وتبصرة لمن عزم، وآية لمن توسم، وعبرة لمن اتعظ، ونجاة لمن صدق، ومودة من اللّٰه لمن اصلح، وزلفى لمن ارتقب، وثقة لمن توكل، وراحة لمن فوض، وجنة لمن صبر، الحق سبيله، والهدى صفته، والحسنى مأثرته، فهو ابلج المنهاج، مشرق المنار، مضئ المصابيح، رفيع الغاية، يسير المضمار، جامع الحيلة، متنافس السبقة، كريم الفرسان، التصديق منهاجه، والصالحات مناره، والفقه مصابيحه، والموت غايته، والدنيا مضماره، والقيامة حلته، والجنة سبقه، والنار نقمته، والتقوىٰ عدته، والمحسنون فرسانه فبالايمان يستدل على الصالحات، وبالصالحات يعمر الفقه، وبالفقه يرهب الموت، وبالموت تختم الدنيا، وبالقيامة تزلف الجنة للمتقين وتبرز الجحيم للغاوين، والايمان على اربع دعائم: الصبر واليقين والعدل، والجهاد، فالصبر على اربع شعب: الشوق والشفق، والزهادة، والترقب، ألا من اشتاق الى الجنة سلا عن الشهوات، ومن اشفق من النار رجع عن المحرمات، ومن زهد في الدنيا هانت عليه المصيبات، ومن ارتقب الموت سارع الى الخيرات واليقين على اربع شعب: تبصرة

الفطنة، وتأول الحكمة، وموعظة العبرة، وسنة الأولين، فمن تبصر فى الفطنة تبين الحكمة، ومن تبين الحكمة عرف العبرة، ومن عرف العبرة عرف السنة، ومن عرف السنة فكأن ما كان فى الأولين، والعدل على اربع شعب: على غامض الفهم، وعمارة العلم، وزهرة الحكم، وروضة الحلم، فمن فهم نشر جميع العلم، ومن علم عرف شرائع الحكم، ومن عرف شرائع الحكم لم يضل، ومن حلم لم يفرط امره وعاش فى الناس حميدا، والجهاد على اربع شعب: على الأمر بالمعروف، والنهى عن المنكر، والصدق فى المواطن، وشنآن الفاسقين، فمن أمر بالمعروف شد ظهر المؤمن، وامن نهى عن المنكر أرغم أنف الكافر، ومن صدق فى المواطن قضى ما عليه، ومن شنأ الفاسقين غضب لله، ومن غضب لله تعالى فهو مؤمن حقا، فهذه صفة الايمان ودعائمه، فقال له السائل: لقد هديت يا أمير المؤمنين وارشدت، فجزاك الله عن الدين خيرا۔

(بحذف اسناد) جابر اسدیؒ بیان کرتا ہے: ایک شخص امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا: اے امیر المومنینؑ! ایمان کیا ہے؟ پس آپؑ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا:

تمام حمد ہے اس خدا کے لیے جس نے اسلام کو واضح اور روشن کر کے بیان فرمایا۔ پس اس کی شریعت کو اس پر عمل کرنے والوں کے لیے آسان قرار دیا اور جو اس کے ساتھ ٹکرایا اس کے لیے اس کے ارکان کو مضبوط قرار دیا اور جو اس کی ولایت کو قبول کرتا ہے اس کے لیے اس کو عزیز قرار دیا اور جو اس میں داخل ہو جائے اس کے لیے اس کو سلامتی قرار دیا اور جو اس کی اقتدا کرے اس کے لیے اس کو باعث ہدایت قرار دیا اور جو اس کو اپنے لیے زیور قرار دے گا یعنی جو اس کے ساتھ تمسک کرے گا اس کے لیے اس کو واضح بینہ و دلیل قرار دیا اور جو اس سے عصمت طلب کرے اس کے لیے عصمت قرار دی اور جو اس سے تمسک کرے گا اس کے لیے

اس کو اپنی رسی قرار دیا اور جو اس کے بارے میں گفتگو کرے گا اس کے لیے اس کو برہان و دلیل قرار دیا۔ اور جو اس سے روشنی طلب کرے گا اس کے لیے اس کو نور قرار دیا اور جو اس کے مقابل میں آئے گا اس کے خلاف اس کو گواہ قرار دے گا اور جو اس کا قصد و ارادہ کرے گا اس کے لیے اس کو پناہ گاہ قرار دیا اور جو اس کو قبول کرے گا اس کے لیے اس کو علَم (پرچم) قرار دیا اور جو اس کی روایت کرے گا اس کے لیے اس کو حدیث قرار دیا اور جو اس کے ساتھ تفاوت کرے گا اس کے لیے اس کو حکم قرار دیا اور تحریر کرنے والے کے لیے اس کو علم قرار دیا اور تدبر کرنے والے کے لیے اس کو عقل قرار دیا اور فطین کے لیے اس کو فہم قرار دیا اور عقل والوں کے لیے اس کو یقین قرار دیا اور عزم و ارادہ رکھنے والوں کے لیے اس کو موجب بصارت قرار دیا۔ صاحبانِ فراست کے لیے اس کو نشانی اور آیت قرار دیا اور عبرت حاصل کرنے کے لیے اس کو سبق قرار دیا اور سچ بولنے والوں کے لیے اس کو باعث نجات قرار دیا اور اصلاح حاصل کرنے والے کے لیے اس کی طرف سے اسے مودّت ہے اور اس کا تقرب حاصل کرنے والوں کے لیے باعث قرب ہے اور توکل کرنے والے کے لیے یہ محل اعتماد ہے اور جو اپنے اُمور اس کے سپرد کر دے اس کے لیے باعث راحت وسکون ہے اور صبر کرنے والے کے لیے اس کو ڈھال قرار دیا اور اس کا راستہ حق ہے اور اس کی صفت ہدایت ہے اور اس کے اثرات نیک ہیں اور یہ بہت واضح اور روشن راستہ ہے۔ روشن منارہ ہے اور چمکتا ہوا ستارہ ہے، انتہائی بلندی ہے، یہ وسیع میدان ہے اور زیور کا جامع ہے اور یہ سبقت میں مقابلہ کرنے کی طرف رغبت دیتا ہے، کریم فراست ہے، تصدیق کا راستہ ہے، نیک اعمال اس کا منارہ ہیں اور فقہ اس کا چراغ ہے اور موت اس کی انتہا ہے، دنیا اس کا میدان ہے، قیامت اس کا محل ہے اور جنت اس کے سامنے ہے اور جہنم اس کی سزا ہے اور تقویٰ اس کا وعدہ ہے اور احسان کرنے والے اس کی فراست رکھنے والے ہیں۔

پس ایمان کے ذریعے اس کے نیک اعمال پر استدلال کیا جاتا ہے اور نیک اعمال کے ذریعے فقہ آباد کی جاتی ہے اور فقہ کے ذریعے موت سے ڈرا جاتا ہے اور موت کے ذریعے دنیا کا اختتام ہوتا ہے اور قیامت کے ذریعے متقی لوگ جنت کی طرف جائیں گے اور بُرے لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ ایمان کے چار ارکان ہیں:

(۱) صبر (۲) یقین (۳) عدل (۴) جہاد

اور صبر کے چار شعبے ہیں:

(۱) شوق (۲) پرہیزگاری (۳) قرب خدا کا حصول

(۴) اصلاح اور بھلائی کی فکر کرنا

آ گاہ ہو جاؤ! جو جنت کی طرف اشتیاق رکھتا ہو گا وہ اپنی شہوات و خواہشات کو قابو کرے گا اور جو جہنّم سے بچنے کی فکر کرے گا وہ حرام چیزوں سے اجتناب کرے گا اور جو دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرے گا اس کے لیے مصیبتوں کا مقابلہ کرنا آسان ہو گا اور جو موت کے قریب ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو گا وہ نیکیوں کی طرف جلدی کرے گا۔

یقین کے چار ارکان ہیں:

(۱) فطین اور سمجھ دار کے لیے بصیرت (۲) حکمت کی تاویل کرنا

(۳) عبرت حاصل کرنے والا موعظۂ حسنہ (۴) پہلے لوگوں کی سنت و سیرت پر عمل کرنا

پس جو شخص ادراک میں بصیرت سے کام لے گا اس کے لیے مملکت آشکار ہو گی اور جن کے لیے حکمت آشکار ہو جائے گی وہ عبرت حاصل کر لیں گے اور جو عبرت حاصل کر لیں گے ان کو سنت کی معرفت حاصل ہو جائے گی اور جو سنت کی معرفت حاصل کر لیں گے پس وہ ایسے ہوں گے جیسے وہ خود اوّلین میں سے ہیں۔

عدل کے چار ارکان ہیں:

(۱) فہم کی گہرائی تک غوطہ لگانا

(۲) علم کی عمارت

(۳) حِکَم کی چمک

(۴) حلم اور بردباری کا باغ

جو شخص فہم حاصل کرے گا اس کے لیے تمام علوم نشر ہو جائیں گے اور جو علم حاصل کرے گا اس کو حکمت کی شرائع حاصل ہو جائیں گی اور جس کو شرائع کی حکمت حاصل ہو جائے گی وہ گمراہ نہیں ہو گا اور جو حلم اور بردباری کا مالک ہو گا وہ کسی اور افراط سے کام نہیں لے گا اور وہ لوگوں میں اس طرح زندگی بسر کرے گا کہ وہ قابل تعریف ہو گا اور جہاد کے چار ارکان ہیں:

(۱) نیکی کا حکم دینا (۲) بُرائی سے روکنا

(۳) جہاد کے مقام پر صدق اور تصدیق کرنا (۴) فاسق لوگوں سے دشمنی کرنا

پس جو نیکی کا حکم دے گا اس نے مومن کی کمر کو مضبوط کیا اور جس نے بُرائی سے روکا اس نے کافروں کی ناک کو رگڑ دیا ہے، اور جو مقام جہاد میں صدق حاصل کرلے گا اس کو کوئی فکر نہیں ہوگی کہ اس پر کیا واقع ہو رہا ہے اور جو فاسق لوگوں سے دشمنی کرے گا اس کا غضب اللہ کے لیے ہوگا اور جو خدا کی خاطر غضب ناک ہوگا پس وہ حقیقی مومن ہے۔ پس یہ ایمان کی صفت اور اس کے ارکان ہیں۔

سائل نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ نے میری ہدایت فرما دی ہے پس خداوند تعالیٰ آپ کو اپنے دین کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

عقیق کے بارے میں امام محمد باقرؑ کا فرمان

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا محمد بن محمدؒ قال: أخبرني ابوالحسن بن محمد بن الحسن قال: حدثني ابي قال: حدثنا محمد بن يحيٰى العطار عن الحسن بن موسٰى الخشاب عن علي بن النعمان عن بشير الدهان قال: قلت لأبي جعفرؑ: جعلت فداك أي الفصوص اركبه على خاتمي؟ فقال: يابشير أين انت عن العقيق الأحمر والعقيق الأصفر والعقيق الأبيض، فانها ثلاثة جبال في الجنة: فأما الاحمر فمطل على دار رسول اللهﷺ، وأما الأصفر فمطل على دار فاطمةؑ وأما الأبيض فمطل على دار أميرالمؤمنينؑ ، والدور كلها واحدة يخرج منها ثلاثة انهار من تحت كل جبل نهر أشد برداً من الثلج وأحلى من العسل وأشد بياضا من اللبن، لا يشرب منها الا محمد وآله وشيعتهم، ومصبها كلها واحد ومخرجها من الكوثر، وان هذه الجبال تسبح الله وتقدسه وتمجده وتستغفر

لمحبی آل محمد علیهم السلام ، فمن تختم بشیٔ منها من شیعة آل محمد علیهم السلام لم یر الا الخیر والحسنی والسعة فی رزقه والسلامة من جمیع انواع البلاء، وهو أمان من السلطان الجائر، ومن کل ما یخافه الانسان ویحذره۔

(بحذف اسناد) بشیر الدھان بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام محمد الباقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں اپنی انگوٹھی میں کون سا نگینہ جڑواؤں؟

آپ نے فرمایا: اے بشیر! کیا تجھے عقیق کی فضیلت ومنزلت معلوم ہے؟ سرخ عقیق زرد عقیق اور سفید عقیق کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ پس یہ جنت کے تین پہاڑ ہیں۔ سرخ عقیق کے پہاڑ کا سایہ رسولؐ خدا کے گھر پر اور زرد کا سایہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ کے گھر پر اور سفید کا سایہ علی ابن ابی طالبؑ کے گھر پر پڑتا ہے اور ان کے گھر ایک ہی جگہ پر ہیں اور ان پہاڑوں کے نیچے سے تین نہریں نکلتی ہیں، جن کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ ان نہروں سے حضرت محمد مصطفیؐ ان کی آل پاکؑ اور ان کے شیعوں کے علاوہ کوئی بھی سیراب نہیں ہوگا اور ان سب نہروں کا منبع کوثر ہوگا اور ان کا اختتام بھی ایک جگہ پر ہوگا۔ تحقیق یہ تین پہاڑ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں اور اَحد خدا کی بزرگی بیان کرتے ہیں۔ اس کو عظیم شمار کرتے ہیں اور آل محمد علیہم السلام کے شیعوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پس آل محمدؐ کے شیعوں میں سے جو شخص ان تین پتھروں میں سے کسی ایک کا نگینہ اپنی انگوٹھی میں جڑوائے گا وہ ہمیشہ خیر وبرکت کو پائے گا اور اس کے رزق میں وسعت ہوگی اور وہ تمام قسم کی مصیبتوں سے محفوظ و مامون رہے گا۔ یہ جابر وظالم بادشاہ سے امان ہے اور ہر وہ چیز جو انسان کو خوف زدہ کرتی ہے اس سے یہ انگوٹھی امان دے گی۔

احمق و بے وقوف کی صحبت سے بچو

(وعنه) عن شیخه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید المهرانی قال: حدثنا احمد بن محمد بن یحیٰی بن زکریا بن شیبان املاءً قال: حدثنا

أسيد بن زيد القرشي قال: حدثنا محمد بن مروان عن الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام قال: اياك وصحبة الأحمق، فانه أقرب ما يكون منه اقرب ما يكون الى مساء تك۔

(بحذف اسناد) محمد بن مروان نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: احمق اور بے وقوف کی صحبت سے بچو، کیونکہ جو اس کے قریب تر ہے وہ اس کی حماقت کے قریب ہے یعنی اس کی بے وقوفی سے دوچار ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فحش بکنے اور گالیاں دینے والے پر غضب ناک ہوتا ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا الفضل بن حباب الجمحي قال: حدثنا عبدالواحد بن سليمان عن ابيه عن الأخلج الكندي عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إن الله يحب الحيي المتعفف، ويبغض البذي السائل الملحف۔

(بحذف اسناد) عبداللہ ابن عمر نے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صاحب حیا اور عفت والے شخص سے محبت کرتا ہے، اور فحش بکنے اور گالیاں دینے والے اور بُرے سائل سے بغض رکھتا ہے۔

حضرت علیؑ کا رسولؐ خدا سے حضرت فاطمہؑ کا رشتہ طلب کرنا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد ابن النعمان رحمه الله قال: حدثنا ابونصر محمد بن الحسين البصير الشهرزوري قال: حدثنا الحسين بن محمد الاسدي قال: حدثنا ابوعبدالله جعفر ابن عبدالله بن جعفر العلوي المحمدي قال: حدثنا يحيى بن هاشم الغناني قال: حدثنا محمد بن مروان قال: حدثني جوير بن سعد

عن الضحاك بن مزاحم قال: سمعت علی بن أبی طالبؑ یقول: اتانی ابوبکر وعمر فقالا: لو أتیت رسول اللهﷺ فذکرت له فاطمة، قال: فأتیته فلما رآنی رسول اللهﷺ ضحك ثم قال: ما جاء بك یاابا الحسن وما حاجتك؟ قال: فذکرت له قرابتی وقدمی فی الاسلام ونصرتی له وجهادی، فقال: یاعلی صدقت فأنت افضل مما تذکر۔ فقلت: یارسول الله فاطمة تزوجنیها، فقال: یاعلی انه قد ذکرها قبلك رجال فذکرت ذٰلك لها فرأیت الکراهة فی وجهها، ولکن علی رسلك حتیٰ اخرج الیك، فدخل علیها فقامت الیه فأخذت رداءه ونزعت نعلیه وأتته بالوضوء، فوضأته بیدها وغسلت رجلیه ثم قعدت، فقال لها: یافاطمة، فقال: لبیك حاجتك یارسول الله؟ قال: ان علی بن ابی طالب من قد عرفت قرابته وفضله واسلامه، وانی قد سألت ربی أن یزوجك خیر خلقه واحبهم الیه، وقد ذکر من امرك شیئا فما ترین؟ فسکتت ولم تول وجهها ولم یرفیه رسول اللهﷺ کراهة، فقام وهو یقول: الله اکبر سکوتها اقرارها، فأتاه جبرئیلؑ فقال: یامحمد زوجها علی بن ابی طالب، فان الله قد رضیها له ورضیه لها، قال علی: فزوجنی رسول اللهﷺ، ثم أتانی فأخذ بیده فقال: قم بسم الله وقل: ﴿علی برکة الله وما شاء الله لا قوة الا بالله توکلت علی الله﴾ ثم جاء نی حین اقعدنی عندها علیها السلام ثم قال: ﴿اللهم انهما احب خلقك الی فأحبهما وبارك فی ذریتهما واجعل علیهما منك حافظاً، وانی اعیذهما وذریتهما بك من الشیطان الرجیم﴾۔

(بحذف اسناد) ضحاک بن مزاحم نے بیان کیا ہے، میں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ سے سنا

کہ آپؑ نے فرمایا: ایک دن میرے پاس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دونوں آئے اور دونوں نے کہا: آپؑ رسولؐ خدا کی خدمت میں جائیں اور ان سے فاطمۃ الزہراءؑ کا رشتہ طلب کریں۔ اُمید ہے کہ آپ کو مل جائے گا ہم تو قسمت آزمائی کر چکے ہیں) پس آپؑ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ جب رسولؐ خدا نے دیکھا تو آپؐ مسکرائے۔ پھر فرمایا: اے ابوالحسنؑ! کیسے آنا ہوا؟ کیا کوئی کام ہے؟ آپؑ فرماتے ہیں: میں نے آپؐ کی خدمت اقدس میں آپؐ کے ساتھ جو میری قرابت اور رشتہ داری تھی اس کو بیان کیا اور اسلام میں اپنے تقدم کو بیان کیا پھر ہر مقام پر انھی (آنحضرت) کے لیے مدد و نصرت کا تذکرہ کیا اور راہِ خدا میں جہاد کرنے کا تذکرہ کیا۔ اس کو سننے کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپ نے سچ فرمایا ہے بلکہ آپ کی فضیلت و منزلت میرے نزدیک اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پس میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں آپؐ سے آپؐ کی بیٹی فاطمہ زہراءؑ کی خواستگاری کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! تم سے پہلے بھی کافی لوگوں نے فاطمہؑ کی مجھ سے خواستگاری کی ہے اور جب میں نے ان کا ذکر اپنی بیٹیؑ سے کیا تو میں نے اس کے چہرے پر کراہت اور ناپسندیدگی کے اظہار کو ملاحظہ کیا۔ لہٰذا میں نے ان سب کو جواب دے دیا ہے۔ لیکن اب میں آپ کے پیغام و خواہش کو اس کے پاس لے کر جاتا ہوں (اور جو کچھ ہو اس کی آپ کو اطلاع دوں گا) پس آپؐ جناب فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے تو بی بی آپؐ کے استقبال کے لیے کھڑی ہو گئیں اور بی بی نے آپؐ کی چادر کو اُٹھایا، آپؐ کے نعلین مبارک اتروائے۔ آپؐ کے لیے وضو کا پانی فراہم کیا، اپنے ہاتھ سے وضو کروایا۔ آپؐ کے پاؤں مبارک دُھلوائے اور آپؐ کو اپنی مسند پر بٹھایا، اس کے بعد رسولؐ خدا نے فرمایا: اے فاطمہؑ میری بیٹی!

بی بی نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کی خواہش پر لبیک کہتی ہوں کیا حکم ہے؟

آپؐ نے فرمایا: آپؑ علیؑ کی میرے ساتھ جو قرابت ہے اور ان کی جو فضیلت ہے اور ان کا اسلام میں سب سے پہلے میری تصدیق کرنا اور مجھ پر ایمان کا انحصار کرنا ہے، بخوبی جانتی ہو اور یہ بھی جانتی ہو کہ میں نے خدا سے تمھارے بارے میں سوال کیا ہے کہ اے میرے اللہ! جو شخص تیری مخلوق میں سے تیرے نزدیک سب سے صاحبِ خیر اور اچھا ہے اور تجھے سب سے

زیادہ محبوب ہے اس سے فاطمہؑ کی شادی کر دے۔ پس علیؑ نے مجھ سے تمھاری خواستگاری کی ہے۔ تمھارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ پس بی بی خاموش رہیں اور اپنا چہرہ بھی دوسری طرف نہ موڑا اور آپ کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی کراہت بھی ظاہر نہ ہوئی بلکہ خوشی کی ایک لہر چہرے پر نمودار ہوگئی۔ رسولؐ خدا کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ اکبر اس کی خاموشی اس کے اقرار کی دلیل ہے۔ آپؐ پر جبرائیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمدؐ! اپنی بیٹی (فاطمہؑ) کی شادی علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کر دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ کو علیؑ کے لیے اور علیؑ کو فاطمہؑ کے لیے پسند فرمایا ہے۔ علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد رسولؐ خدا نے میری شادی فاطمہؑ سے کر دی۔ پھر آپؐ میرے پاس تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر اٹھو اور کہو:

علی برکة اللّٰہ وماشاء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ توکلت علی اللّٰہ

پھر آپؐ مجھے اپنے ساتھ لے کر آئے اور فاطمہؑ کے قریب بٹھا دیا پھر آپؐ نے یوں ہمارے لیے دعا فرمائی:

اللھم انھما احب خلقك الیی فأحبھما وبارك فی ذریتھما واجعل علیھما منك حافظا وانی اعیذ ھما و ذریتھما بك من الشیطان الرجیم

''اے میرے اللہ! تیری ساری مخلوق میں سے یہ دونوں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما اور ان دونوں کی نسل میں برکت فرما اور اپنی طرف سے ان دونوں کے لیے ایک محافظ معین فرما: میں ان دونوں کو اور ان کی نسل کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

علیؑ و فاطمہؑ کی شادی اور جہیز کا سامان

(حدثنی) جماعة عن ابی غالب احمد بن محمد الزراری عن خاله عن الاشعری عن احمد بن ابی عبداللّٰہ عن علی بن اسباط عن داؤد عن یعقوب بن شعیب عن أبی عبداللّٰہؑ قال: لما زوج رسول اللّٰہ فاطمة علیاً علیھما السلام دخل

علیها وهی تبکی فقال لها: ما یبکیك؟ فواللّٰه لو کان فی أهل بیتی خیر منه زوجتك، وما انا زوجتك ولکن اللّٰه زوجك واصدق عنك الخمس ما دامت السموات والارض، قال علیؑ: قال رسولؐ اللّٰه : قم فبع الدرع، فقمت فبعته واخذت الثمن ودخلت علی رسولؐ اللّٰه، فسکبت الدراهم فی حجره فلم یسألنی کم هی ولا انا أخبرته، ثم قبض قبضة ودعا بلالا فأعطاه وقال: ابتع لفاطمة طیباً، ثم قبض رسولؐ اللّٰه من الدراهم بکلتا یدیه فأعطاها ابابکر وقال: ابتع لفاطمة ما یصلحها من ثیاب واثاث البیت، واردفه بعمار بن یاسر وبعدة من اصحابه، فحضروا السوق فکانوا یعرضون الشئ مما یصلح فلا یشترونه حتٰی یعرضوه علی ابی بکر فان استصلحه اشتروه، فکان مما اشتروه قمیص بسبعة دراهم، وخمار بأربعة دراهم وقطیفة سوداء خیبریة، وسریر مزمل بشریطة، وفراشین من جنس مصر حشو أحدهما لیف وحشو الآخر من جز الغنم، واربع مرافق من أدم الطائف حشوها اذخر، وستر من صوف، وحصیر مجری، ورحا للید، ومخضب عن نحاس، وسقی من أدم، وقعب للبن، وشن للماء، مطهرة مزفتة، وجرة خضراء، وکیزان خزف، حتٰی اذا استکمل الشراء حمل ابوبکر بعض المتاع وحمل اصحاب رسولؐ الذین کانوا معه الباقی، فلما عرضوا المتاع علی رسولؐ اللّٰه جعل یقلبه بیده ویقول: بارك اللّٰه لأهل البیت قال علیؑ: فأقمت بعد ذٰلك شهراً أصلی مع رسولؐ اللّٰه وارجع الی منزلی ولا اذکر شیئا من أمر فاطمة، ثم قلن أزواج رسولؐ اللّٰه: ألا تطلب لك من رسولؐ اللّٰه دخول فاطمة علیك؟ قلت:

افعلن، فدخلن عليه فقالت أم ايمن: يارسولؐ الله لو ان خديجة باقية لقرت عينها بزفاف فاطمة، وان علياً يريد أهله فقر عين فاطمة ببعلها واجمع شملهما ، وقر عيوننا بذلك، فقال: فما بال على لا يطلب منى زوجته فقد كنا نتوقع منه ذٰلك۔

قال علیؑ فقلت: الحياء يمنعنى يارسولؐ الله، فالتفت الى النساء فقال: من ههنا؟ فقالت اُم سلمة: انا أم سلمة وهذه زينب وهذه فلانة وفلانة، فقال رسولؐ الله: هيئوا لابنتى وابن عمى فى حجرة لى بيتاً، فقالت أم سلمة: فى أى حجرة يارسولؐ الله؟ قال: فى حجرتك، وأمر نساء ه ان يزين ويصلحن من شأنها۔

فقالت أم سلمة: فسألت فاطمة هل عندك طيب اذخرتيه لنفسك؟ قالت: نعم، فأتت قارورة فسكبت منها فى راحتى فشممت منها رائحة ما شممت مثلها قط، فقلت: ما هذا؟ فقالت: كان دحية الكلبى يدخل على رسولؐ الله فيقول لى: يافاطمة هاتى الوسادة فاطرحيها لعمك، فأطرح له الوسادة فيجلس عليها فاذا نهض سقط من بين ثيابه شئ فيأمرنى بجمعه، فسأل علیؑ رسول الله عن ذٰلك فقال: هو عنبر يسقط من اجنحة جبرئيلؑ۔

قال علیؑ: ثم قال لى رسولؐ الله: ياعلى اصنع لأهلك طعاماً فاضلًا ، ثم قال: من عندنا اللحم والخبز وعليك التمر والسمن، فاشتريت تمراً وسمنا، فحسر رسولؐ الله عن ذراعه وجعل يشدخ التمر فى السمن حتى اتخذه حيساً وبعث الينا كبشا سمينا فذبح وخبز لنا خبزا كثيراً، ثم قال لي رسولؐ الله: ادع من احببت، فأتيت المسجد وهو

مشحن بالصحابة فاستحييت أن اشخص قوماً وادع قوماً، ثم صعدت على ربوة هناك وناديت اجيبوا الى وليمة فاطمة، فأقبلَ الناس ارسالا فاستحييت من كثرة الناس وقلة الطعام، فعلم رسولُ اللّٰه ما تداخلنى فقال: ياعلیؑ انى سأدعو اللّٰه بالبركة۔

قال علیؑ: وأكل القوم عن آخرهم طعامى وشربوا شرابى ودعوا لى بالبركة وصدورا وهم اكثر من اربعة آلاف رجل، ولم ينقص من الطعام شئ، ثم دعا رسولُ اللّٰه بالصحاف فملئت ووجه بها الى منازل ازواجه، ثم اخذ صحفة وجعل فيها طعاما وقال: هذا لفاطمة وبعلها، حتٰى اذا انصرفت الشمس للغروب قال رسولُ اللّٰه: يا اُم سلمة هلمى فاطمة، فانطلقت فأتت بها وهى تسحب إذ يالها وقد تصببت عرقا حياءً امن رسولُ اللّٰه، فعثرت فقال لها رسولُ اللّٰه: اقالك اللّٰه العثرة فى الدنيا والآخرة، فلما وقفت بين يديه كشف الرداء عن وجهها حتٰى رآها علیؑ ، ثم اخذ يدها فوضعها فى يد على فقال: بارك اللّٰه لك فى ابنة رسولُ اللّٰه ، ياعلى نعم الزوجة فاطمة ويافاطمة نعم البعل على، انطلقا الى منزلكما ولا تحدثا امراً حتٰى آتيكما۔

قال علیؑ فأخذت بيد فاطمة وانطلقت بها حتٰى جلست فى جانب الصفّة وجلست فى جانبها وهى مطرقة الى الارض حياءً منى وانا مطرق الى الارض حياءً منها، ثم جاء رسولُ اللّٰه فقال: من ههنا؟ فقلنا: ادخل يارسولُ اللّٰه مرحبا بك زائراً وداخلا، فدخل فأجلس فاطمة من جانبه ثم قال: يافاطمة ايتينى بماء، فقامت الى قعب فى البيت فملأته ماءً ثم اتته به ، فأخذ منه جرعة فمضمض بها ثم

مجها فی القعب ثم صب منها علی رأسها ثم قال: اقبلی، فلما اقبلت نضح منه بین ثدییها ثم قال: ادبری، فلما ادبرت نضح منه بین کتفیها ثم قال: ﴿اللهم هذه ابنتی وأحب الخلق الی، اللهم وهذا اخی وأحب الخلق الی، اللهم لك ولیا وبك حفیا وبارك له فی أهله﴾ ثم قال: یاعلی ادخل بأهلك بارك اللّٰه لك ورحمة اللّٰه وبرکاته انه حمید مجید۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب رسولؐ خدا نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی شادی حضرت علیؑ سے کر دی تو آپؐ فاطمہؑ کے پاس گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ بی بی رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے میری بیٹی! کیوں رو رہی ہو۔ خدا کی قسم! اگر میرے خاندان میں علیؑ ابن ابی طالبؑ سے بہتر کوئی اور ہوتا تو میں تمھاری شادی اس سے کر دیتا اور پھر میں نے تمھاری شادی علیؑ سے نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری شادی علیؑ سے کی ہے اور جب تک زمین و آسمان باقی ہیں اس وقت تک خمس تمھارا قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ علیؑ کے پاس آئے۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں: آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ! اُٹھو اور اپنی زرہ فروخت کر کے رقم لے آؤ۔

امامؑ فرماتے ہیں: میں اُٹھا اور اپنی زرہ کو فروخت کر کے آیا اور اس کی ساری قیمت لے کر رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ساری رقم آپ کی جھولی مبارک میں ڈال دی۔ آپؐ نے مجھ سے نہیں پوچھا کہ یہ کتنے پیسے ہیں اور میں نے بھی آپؐ کی خدمت میں عرض نہیں کیا کہ کتنے ہیں؟ پھر آپؐ نے بلالؓ کو بلایا اور ان درہموں میں سے ایک مٹھی بلالؓ کو دی اور فرمایا: اس سے میری بیٹی فاطمہؑ کے لیے خوشبو کا سامان وغیرہ خرید کر لے آؤ پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے درہموں کو اُٹھایا اور ابوبکرؓ کو دیے اور فرمایا: جاؤ ان سے میری بیٹی کے لیے کپڑے اور گھر کے دوسرے لوازمات اور سامان خرید کر لے آؤ اور ان کے ساتھ جناب عمار بن یاسرؓ اور چند دوسرے اصحاب کو بھیجا اور فرمایا: تم سب بازار جاؤ اور جو چیز مناسب دیکھو وہ خرید

کر لے آؤ اور جو چیز تم کو پسند آئے اس کو (ابوبکر) کو دکھاؤ، اگر وہ پسند کرے تو اس کو خریدنا۔
پس جو کچھ ان لوگوں نے خریدا وہ یہ تھا: سات درہم کی ایک قمیض، چار درہم کی ایک چادر، جو عورتیں دوپٹہ کے طور پر استعمال کرتی ہیں اور ایک سیاہ رنگ کی مخمل کی چادر۔ ایک مخمل سے بنا ہوا تکیہ اور تخت پوش۔ مصری دو گدے جن میں سے ایک میں بکرے کی اُون بھری ہوئی تھی اور دوسرے میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور چار تکیے، چمڑے کے جو طائف کے بنے ہوئے تھے۔ ان میں ایک خاص گھاس بھری ہوئی تھی۔ اُون کا ایک پردہ، ایک چٹائی، ہاتھ کی چکی، تانبے کا ایک برتن جو زیادہ تر رنگ کرنے کے کام آتا ہے۔ چمڑے کی ایک مشک، دودھ کے لیے ایک پیالہ اور پانی کے لیے ایک برتن (مٹی کا گھڑا وغیرہ) کپڑے دھونے کے لیے ایک برتن (ٹب کی مانند)۔

جب تمام خریداری مکمل ہو گئی تو کچھ سامان حضرت ابوبکرؓ نے اٹھایا اور کچھ باقی اصحاب نے اُٹھایا جو اس کے ساتھ گئے ہوئے تھے اور رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے سارے سامان کو اپنے ہاتھوں سے اُلٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا: اللہ اس سامان کو میرے اہلِ بیتؑ کے لیے باعثِ برکت قرار دے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اس کے بعد میں پورا ایک ماہ منتظر رہا۔ ہر روز رسولؐ خدا کے ساتھ نماز ادا کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ میں نے جناب فاطمہؑ کے سلسلے میں کبھی کوئی بات آپؐ سے نہ کی۔ پھر ایک دن رسولِ خداؐ کی ازواج نے مجھے کہلا بھیجا، ہم آپ کی طرف سے رسول خداؐ سے فاطمہؑ کی رخصتی کی خواہش کرتی ہیں۔ میں نے کہا: جو چاہیں کریں۔ پس ساری بیبیاں رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور ان میں سے جناب ام سلمٰی نے یوں عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اگر آج جناب خدیجہؑ موجود ہوتیں تو خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی فاطمہؑ کو رخصت کرتیں اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ اب وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ہم عرض کرتیں ہیں کہ علیؑ اپنی بیوی کی رخصتی چاہتے ہیں اور آپؐ بھی ان کی رخصتی کر کے انھیں اور علیؑ دونوں کو خوشی فراہم کریں اور ہماری آنکھوں کو بھی ٹھنڈا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: علیؑ خود سے اپنی بیوی کی رخصتی کے بارے میں کیوں نہیں کہتے میں تو اس انتظار میں ہوں۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! حیا میرے لیے مانع رہی کہ

میں خود آپؐ سے اس کا سوال کرتا۔ پس آپؐ اپنی ازدواج کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہاں کوئی ہے؟ جنابِ اُمِ سلمیٰؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہوں۔ یہ زینب ہے، پس رسولؐ خدا نے فرمایا: میرے گھر میں میری بیٹی اور میرے چچازاد کے لیے ایک کمرہ تیار کرو اور اس کو سجاؤ۔ پس اُمِ سلمیٰؓ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کون سا کمرہ (حجرہ) تیار کیا جائے؟ آپؐ نے فرمایا: اپنے والا کمرہ تیار کرو اور آپؐ نے اپنی ازواج کو حکم دیا کہ اس کو مزین کرو اور ان کی شان کے مطابق اس کی سجاوٹ کرو۔

جناب اُمِ سلمیٰؓ فرماتی ہیں: میں نے جناب فاطمہؑ سے عرض کیا: کیا آپ کے پاس کوئی خوشبو ہے، جو آپؑ نے اپنے لیے رکھی ہوئی ہو۔ بی بی نے فرمایا: ہاں! پس آپ ایک قارورہ (یعنی وہ شیشی جس میں خوشبو ڈالی جاتی ہے یا ڈبیہ) لے کر آئیں۔ میں نے اس سے اپنی ہتھیلی پر کچھ خوشبو ڈالی اور اس کو سونگھا پس اس کی مثل کبھی کوئی خوشبو نہیں دیکھی تھی۔ پس میں نے فاطمہؑ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ بی بی نے فرمایا: ایک دن دحیہ کلبی رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے مجھے فرمایا: اے فاطمہؑ! اپنے چچا کے لیے چٹائی لے کر آؤ اور ان کے لیے بچھا دو۔ پس میں نے چٹائی ان کے لیے بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئے۔ جب وہ اُٹھ کر گئے تو اس وقت ان کے لباس سے ایک چیز گری۔ آپؐ نے مجھے اس کو اکٹھا کرنے کا حکم دیا، یہ وہی ہے۔ اس کے بعد علیؑ نے رسولؐ خدا سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: وہ عنبر تھی جو جبرئیلؑ کے پیروں سے گری تھی۔ یعنی وہ دحیہ کلبی نہیں تھے بلکہ جبرئیل تھے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: اس کے بعد رسولؐ خدا نے مجھے فرمایا:

اے علیؑ! اپنے خاندان والوں کے لیے عمدہ کھانے (یعنی ولیمہ) کا بندوبست کرو۔ پھر فرمایا: گوشت اور روٹی ہماری طرف سے اور کھجور اور گھی کا بندوبست آپ نے کرنا ہے۔ پس میں نے کھجور اور گھی خرید لیا۔ رسولؐ خدا نے اپنے ہاتھوں سے کھجور اور گھی کو یوں ملایا کہ ایک جیسا ہو گیا پھر آپؐ نے ایک دنبہ فراہم کیا جس کو ذبح کیا گیا اور کافی سارا کھانا تیار کیا گیا۔ پھر آپؐ نے مجھے فرمایا: جن جن کو تم پسند کرتے ہو ان کو دعوت دیں۔ میں مسجد میں آیا۔ مسجد تمام صحابہ سے بھری ہوئی تھی۔ مَیں نے شرم محسوس کی کچھ کو دعوت دوں اور کچھ کو چھوڑ دوں۔ پھر سب سے کہا کہ میں تمہیں فاطمہؑ کے ولیمہ کی دعوت دیتا ہوں۔ تمام لوگ چل پڑے تو میں لوگوں کی

کثرت اور کھانے کی قلت کی وجہ سے ڈر گیا، مگر رسولؐ خدا نے میرے اندر کی بات کو بھانپ لیا تھا اور فرمایا: اے علیؑ! میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ اس میں برکت ڈال دے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: سارے لوگوں نے کھانا کھایا اور پانی بھی پیا اور میرے لیے برکت کی دعا کرتے رہے اور جنہوں نے کھانا کھایا ان کی تعداد چار ہزار افراد پر مشتمل تھی لیکن کھانے میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ پھر رسولؐ خدا نے بڑے بڑے پیالے منگوائے اور ان کو کھانے سے پُر کر کے اپنی بیویوں کے گھروں میں روانہ کیا۔ پھر ایک پیالہ منگوایا اور اس میں کھانا ڈالا اور فرمایا کہ یہ فاطمہؑ اور اس کے شوہر کے لیے ہے۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد جب سورج غروب ہونے کی طرف مائل تھا تو رسولؐ خدا نے فرمایا: اے ام سلمیٰؓ! میری بیٹی فاطمہؑ کو لے کر آؤ۔ بی بی پاکؑ کو رسولؐ کی خدمت اقدس میں لایا گیا۔ آپ ان کپڑوں میں بہت خوبصورت نظر آ رہی تھیں اور رسولؐ خدا سے حیا اور شرم کی وجہ سے آپ کے چہرۂ انور پر پسینہ آیا ہوا تھا اور آپ کانپ رہی تھیں۔ رسولؐ خدا نے آپ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا: خداوند تعالیٰ آپ کی عترت کو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھے۔ جب بی بی رسولِ خداؐ کے سامنے کھڑی ہوئیں تو آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے بی بی کے رخِ انور سے پردہ اٹھایا یہاں تک کہ علیؑ نے آپ کو دیکھ لیا۔

پھر آپؐ نے بی بی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو علیؑ کے ہاتھ پر رکھ دیا اور آپؐ کے حق میں یوں دعا کی: خداوند تعالیٰ آپ کے لیے رسول کی بیٹی کو بابرکت قرار دے۔

اے علیؑ! فاطمہؑ! بہترین زوجہ ہے اور اے فاطمہؑ! علیؑ بہترین شوہر ہے۔ اب اپنے گھر کی طرف جاؤ اور میرے آنے کا انتظار کرنا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: میں نے فاطمہؑ زہراءؑ کا ہاتھ پکڑا اور آپ کو لے کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم دونوں اپنے کمرے میں چلے گئے۔ چٹائی کی ایک جانب میں بیٹھ گیا اور دوسری جانب فاطمہؑ بیٹھ گئیں۔ ہماری حالت یہ تھی کہ پسینے کے قطرے زمین پر گر رہے تھے۔ فاطمہؑ مجھ سے حیا کر رہی تھی اور آپ کی حیا کی وجہ سے میرے پسینے کے قطرے بھی زمین پر گر رہے تھے۔ پھر کچھ دیر کے بعد رسولؐ خدا تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا: کوئی ہے؟ (یعنی آواز دی اور متوجہ کیا) ہم نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! تشریف لائیں خوش آمدید۔ پس

رسولؐ خدا اندر تشریف فرما ہوئے۔ جناب فاطمہؑ کو اپنے پہلو میں جگہ دی پھر فرمایا: اے فاطمہؑ! جاؤ پانی لے کر آؤ۔ بی بی کھڑی ہوئیں اور گھر میں جو پانی کا مٹکا تھا اس کی طرف متوجہ ہوئیں اور ایک پیالہ پانی کا بھر کر لے آئیں اور آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپؐ نے اس سے ایک گھونٹ بھرا اور کلی کی اور دوبارہ اس پیالے میں ڈال دی۔ پھر اس پانی سے بی بی کے سر پر پانی ڈالا اور فرمایا: میرے سامنے آؤ۔ جب بی بی سامنے آئی تو آپؐ نے بی بی کے سینہ مبارک پر بھی پانی چھڑکا، پھر فرمایا: کمر میری طرف کرو۔ جب بی بی نے کمر رسولؐ خدا کی طرف کی تو آپؐ نے دونوں (اُن کے) شانوں کے درمیان پانی چھڑکا، پھر دعا دیتے ہوئے یوں عرض کیا:

اے میرے اللہ! یہ میری بیٹی فاطمہؑ ہے جو ساری مخلوق سے مجھے پیاری اور محبوب ہے اور پھر عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ میرا چچا زاد بھائی ہے، جو مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اے اللہ! یہ تیرا ولی اور دوست ہے اور تیری معرفت رکھنے والا ہے اور اس کو اس کی بیوی میں برکت عطا فرما۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! یہ تمھاری بیوی ہے اللہ تعالیٰ اس کو تمھارے لیے بابرکت قرار دے اور اللہ کی رحمت و برکت تم دونوں پر (نازل) ہو کیونکہ وہ قابلِ حمد اور سزاوارِ بزرگی ہے۔

اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کوئی کفو نہیں تھا

(وعنه) قال: وحدثني جماعة عن ابي غالب الزراري عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابه عن احمد بن محمد عن الوشا عن الخيبري عن يونس بن ظبيان عن ابي عبداللهؑ قال: سمعته يقول: لولا ان الله خلق امير المؤمنينؑ لفاطمة عليها السلام ما كان لها كفؤ على الارض۔

(وروى) ان امير المؤمنينؑ دخل بفاطمة عليها السلام بعد وفاة اختها رقية زوجة عثمان بستة عشر يوماً وذلك بعد رجوعه من بدر وذلك لأيام خلت من شوال، وروى انه دخل بها يوم الثلاثاء لست خلون من ذى الحجة، والله تعالٰى اعلم۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو جناب فاطمۃ الزہراءؑ کے لیے خلق نہ کرتا تو بی بی کے لیے پوری زمین پر کوئی کفو (یعنی برابر کا رشتہ) نہ ہوتا۔

ایک روایت نقل ہوتی ہے جس میں ذکر کیا گیا کہ بی بی پاک جناب فاطمۃ الزہراءؑ کی رخصتی رقیہ زوجہ عثمان کی وفات کے سولہ دن بعد میں ہوئی اور یہ واقع جنگ بدر سے واپس آنے کے بعد چھٹے شوال کو ہوا۔

(یہ رقیہ وہی بی بی ہے جس کو رسولؐ خدا کی بیٹی ظاہر کیا جاتا ہے اور جناب خدیجہ سے قرار دیا جاتا، حالانکہ شیعہ عقیدہ کے مطابق آپؐ کی بیٹی فاطمہؑ کے علاوہ کوئی اور بیٹی نہیں ہے۔ اور اس پر قرآن و حدیث نیز روایات بھی گواہ ہیں اور تاریخی حقائق بھی اسی کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ لڑکیاں رسولؐ خدا کی لے پالک تھیں جو جناب خدیجہؑ کی بہن ہالہ بنت خویلد کی بیٹیاں تھیں نہ کہ خود حضرت خدیجہ کی، مترجم)۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ رخصتی چھٹے ذی الحجہ کو ہوئی۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

حضرت فاطمہؑ کی زندگی میں علیؑ پر باقی عورتیں حرام تھیں

(وعنه) عن جماعة عن ابی غالب عن خاله عن الاشعری عن ابی عبداللّٰه عن منصور بن العباس عن اسمایل بن سهل الکاتب عن ابی طالب الغنوی عن علی بن ابی حمزة عن ابی بصیر عن ابی عبداللّٰهؑ قال: حرم اللّٰه عزّوجلّ علی علی النساء ما دامت فاطمة حیة، قلت: فکیف؟ قال: لانها طاهرة لا تحیض۔

(بحذف اسناد) جناب ابوبصیرؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ پر جناب سیدہ فاطمہؑ کی زندگی میں تمام عورتیں حرام قرار دی تھیں۔ پس میں نے عرض کیا: یہ کیوں؟ آپؑ نے فرمایا، کیونکہ بی بی طاہرہ تھیں اور آپؑ نجاست حیض اور نفاس وغیرہ سے پاک تھیں۔

لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالو خدا تمھارے عیبوں پر پردہ ڈالے گا

(وعنه) قال : أخبرني والدي (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثني ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا أبو عمران موسٰی بن الحسن بن سلمان قال: حدثنی ابوبکر بن الحرث الباعدی قال: حدثنی عیسٰی بن رعبة قال: حدثنا محمد بن ادریس قال: حدثنا اللیث ابن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول اللهﷺ : کان بالمدینة اقوام لهم عیوب فسکتوا عن عیوب الناس فأسکت الله عن عیوبهم الناس، فماتوا ولا عیوب لهم عند الناس، وکان فی المدینة اقوام لا عیوب لهم فتکلموا فی عیوب الناس فأظهر الله لهم عیوباً لم یزالوا یعرفون بها الی ان ماتوا۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ ابن عمر نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مدینہ میں ایسی قومیں آباد تھیں جن میں عیب پائے جاتے تھے، وہ لوگوں کے عیبوں پر بھی پردہ پوشی کرتے تھے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے سامنے ان کے عیبوں پر پردہ پوشی کر دی۔ جب وہ مر گئے تو لوگوں کے نزدیک ان کے کوئی عیب نہ تھے اور مدینہ میں ایک اور قوم بھی تھی جن کے اندر (بظاہراً) کوئی عیب نہیں پایا جاتا تھا لیکن وہ لوگوں کے عیبوں کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے عیبوں کو ظاہر کر دیا اور ان کے عیبوں کو لوگوں نے جان لیا اور یہاں تک کہ وہ مر گئے لیکن لوگوں کی نظروں میں عیب دار مشہور رہے۔

اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر ہے

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: أخبرنی ابوعبدالله محمد بن محمد ابن النعمان عن ابی الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید قال: حدثنی ابی قال: قال حدثنی محمد بن الحسن الصفار قال: حدثنی احمد بن محمد بن عیسٰی

عن محمد بن ابی عمیر عن عبداللّٰہ بن بکیر عن زرارۃ بن اعین عن ابی جعفر محمد بن علی الباقرؑ عن آبائہ علیہم السلام قال: قال رسولؐ اللّٰہ: بنی الاسلام علی عشرۃ اسھم: علی شھادۃ لن لا الٰہ الا اللّٰہ وھی الملۃ، والصلاۃ وھی الفریضۃ، والصوم وھی الجنۃ، والزکاۃ وھی المطھرۃ، والحج وھو الشریعۃ، والجھاد وھو العز، والأمر بالمعروف وھو الوفا، والنھی عن المنکر وھو الحجۃ، والجماعۃ وھی الألفۃ، والعصمۃ وھی الطاعۃ۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقرؑ نے اپنے آباؑ و اجدادؑ کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر ہے:

① لا الٰہ الا اللّٰہ کی گواہی دینا، یہ علامت ہے۔ ② نماز، یہ ایک فریضہ ہے ③ روزہ، یہ جہنم سے بچنے کے لیے ڈھال ہے ④ زکوٰۃ، یہ مال کو پاک کرنے والی ہے ⑤ حج، یہ شریعت ہے ⑥ جہاد، یہ اسلام کی عزت ہے ⑦ نیکی کا حکم کرنا، یہ اسلام سے وفا کرنا ہے ⑧ بُرائی سے روکنا، یہ اسلام کی دلیل ہے ⑨ جماعت (یعنی با جماعت نماز) یہ اُلفت پیدا کرنے والی ہے ⑩ نافرمانی سے بچنا، یہ خدا کی اطاعت ہے۔

جس میں چار اوصاف ہوں وہ کامل الایمان ہے

(وعنہ)عن شیخہ (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن احمد بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ قال: حدثنی ابی قال: حدثنی سعد بن عبداللّٰہ عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن ابی ولاد الحناط عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیہما السلام قال: اربع من کن فیہ کمل ایمانہ وان کان من قرنہ الی قدمہ ذنوب لم ینقصہ ذٰلك ، وھی: الصدق ، واداء الامانۃ، والحیاء، وحسن الخلق۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص میں چار اوصاف پائے جاتے ہیں وہ کامل الایمان ہے، اگرچہ سر سے لے کر پاؤں تک اس کے گناہ ہی گناہ کیوں نہ ہوں، پھر بھی اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی اور وہ یہ ہیں:

* زبان کا سچ * امانت ادا کرنا * حیا * اچھا اخلاق

ماہ رجب کے روزوں کا اجر و ثواب

(وعنه) قال: حدثنا والدی(رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله قال: حدثنی محمد بن الحسن ابن مسّت الجوهری عن محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران الأشعری عن احمد بن محمد بن ابی نصر البزنطی عن ابان بن عثمان عن کثیر النوا عن ابی عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام قال: انا نوحا رکب السفینة فی أول یوم من رجب، فأمر من معه ان یصوموا ذٰلك الیوم، وقال: مَن صام ذٰلك الیوم تباعدت عنه النار مسیرة سنة، ومن صام سبعة ایام غلقت عنه ابواب النار السبعة، ومن صام ثمانیة ایام فتحت له ابواب الجنان الثمانیة، ومن صام خمسة عشر یوما اعطی مسألته، ومن زاد علی ذٰلك زاده الله۔

قال: وفی الیوم السابع والعشرین منه نزلت النبوة فیه علی رسوله الله صلی الله علیه وآله وسلم ومن صام هذا الیوم کان ثوابه ثواب من صام ستین شهراً۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام یکم رجب کو اپنی کشتی پر سوار ہوئے تھے۔ آپؑ نے اپنے ساتھیوں کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا اور آپؑ نے فرمایا تھا: جو شخص اس دن (یعنی یکم رجب) کا روزہ رکھے گا، جہنم کی آگ اس سے ایک سال کے فاصلے پر چلی جائے گی اور جو شخص ماہ رجب میں سات دن روزے

رکھے گا اس کے لیے جہنم کے سارے دروازے بند کر دیے جائیں گے، اور جو شخص آٹھ روزے رکھے گا اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے اور جو شخص ماہ رجب کے پندرہ (۱۵) روزے رکھے گا وہ اللہ سے جو سوال کرے گا اس کو وہ عطا کیا جائے گا اور جو شخص اس سے زیادہ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ عطا کرے گا۔

آپؑ نے فرمایا: جو شخص اس ماہ کی ستائیس (۲۷) تاریخ کو روزہ رکھے کہ جس دن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث بہ رسالت ہوئے تھے، اس شخص کا ثواب ساٹھ (۶۰) ماہ کے روزے رکھنے والے کے برابر ہوگا۔

جو شخص آلِ محمدؐ کی اطاعت کرے گا وہ آلِ محمدؐ میں سے شمار ہوگا

(وعنه) قال: حدثني والدي رحمه الله قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعبدالله الحسين بن احمد بن المغيرة قال: أخبرني حيدر ابن محمد السمرقندي قال: حدثني محمد بن عمر الكشي قال: حدثني محمد ابن مسعود العياشي قال: حدثني جعفر بن المعروف قال: حدثني يعقوب بن يزيد عن محمد بن عذافر عن عمر بن يزيد قال: قال ابوعبداللهؑ: ياابن يزيد انت والله منا أهل البيت، قلت جعلت فداك ابوعبداللهؑ: ياابن يزيد انت والله منا أهل البيت، قلت جعلت فداك من آل محمد؟ قال: اى والله من انفسهم، قلت: من انفسهم جعلت فداك؟ قال: اى والله من انفسهم، ياعمر أما تقرأ كتاب الله عزّوجلّ: ﴿ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبى والذين آمنوا والله ولى المؤمنين﴾ وما تقرأ قول الله عن اسمه ﴿فمن تبعني فانه مني ومن عصاني فانك غفور رحيم﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت عمر بن یزیدؒ نے بیان کیا کہ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابن یزید! خدا کی قسم، تو ہم اہل بیتؑ میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا:

میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا میں آل محمدؐ میں سے ہوں؟! آپؑ نے فرمایا: ہاں! خدا کی قسم، تو خود آل محمدؐ میں سے ہے۔ میں نے پھر عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں خود آل محمدؐ سے ہوں۔ آپؑ نے پھر فرمایا: ہاں! خدا کی قسم، تو خود آل محمدؐ میں سے ہے۔ اے عمر! کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرما رہا ہے:

ان اولی الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبی والذين آمنوا والله ولی المومنين

''لوگوں میں سے سب سے زیادہ ابراہیمؑ کے ساتھ اوّلیت وہ رکھتے ہیں جو اس کا اتباع کرتے ہیں، اور یہ نبی اور جو اس کے ساتھ ایمان لے کر آئے ہیں اور اللہ مومنین کا ولی ہے۔''

کیا تو نے خدا کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

''کہ جو شخص میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے اور جو میری نافرمانی کرے گا پس تو بہت زیادہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

گویا اتباع نہ صرف آل محمدؐ میں شامل کرتی ہے بلکہ آل اللہ (حزب اللہ) بناتی ہے۔

آلِ محمدؐ کی تبلیغ کرنے والے کو قیامت کے دن ایک نور ملے گا

(وعنه) قال: حدثنی والدی رحمه الله قال: أخبرنی ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوعبدالله الحسين بن احمد بن المغيرة قال: أخبرنی حيدر بن محمد بن نعيم عن محمد بن عمر عن محمد بن مسعود قال: حدثنی محمد بن احمد النهدی قال: حدثنی معاوية بن حكيم الدهنی قال: حدثنا شريف بن سابق التفليسی قال: حدثنا حماد السمدری قال: قلت لأبی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: انی ادخل بلاد الشرك وان من عندنا يقول: ان مت ثم حشرت معهم، قال: فقال لی يا حماد اذا كنت ثم تذكر أمرنا وتدعو اليه؟ قال: قلت نعم، قال: فاذا كنت فی هذه

المدن مدن الاسلام تذكر امرنا و تدعو اليه؟ قال: قلت لا، فقال لي انك تمت ثم حشرت أمة وحدك وسعى نورك بين يديك۔

(بحذف اسناد) حماد نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: میں مشرکوں کے شہروں میں جاتا ہوں اور ہمارے پاس وہ شخص ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ اگر میں مرجاؤں گا تو کیا میں ان کے ساتھ محشور کیا جاؤں گا۔

آپؑ نے فرمایا: اے حماد! اگر تو ان کے درمیان ہو اور وہاں تجھے ہماری یاد آئے تو کیا تم ان کو ہمارے امر کی طرف دعوت دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپؑ نے فرمایا: اور جب تم اسلام کے شہروں میں ہو اور وہاں ہمارا امر تمہیں یاد آئے تو کیا اس کی طرف دعوت دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں! تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم ان شہروں میں مرجاؤ تو پھر اکیلے کے ساتھ امت محشور ہوگی اور تیرے سامنے ایک نور ہوگا۔

امامؑ سے نبی کے مقام پر پانچ سو سوال کرنا

(وعنه) قال: حدثني شيخي رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثني ابي قال: حدثني محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن علي بن سعيد عن هشام بن الحكم قال: سألت ابا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام بمنى عن خمسمائة حرف من الكلام، قال: فأقبلت يقولون كذا قال: فتقول يقال لهم كذا، فقلت : هذا الحلال والحرام والقرآن اعلم انك صاحبه واعلم الناس به في هذا الكلام، قال: قال لي وتشك ياهشام، يحتج الله تعالىٰ على خلقه بحجة لا كون عالماً بكل ما يحتاج اليه الناس؟

(بحذف اسناد) ہشام بن حکمؒ نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے مقامِ منیٰ میں پانچ سو علم کلام کے سوال کیے۔ آپؑ نے فرمایا: اگر وہ تیرے

سامنے یوں بات کریں تم تو ان کے جواب میں یوں کہنا۔ پس میں نے عرض کیا: یہ حلال اور حرام ہے اور یہ قرآن ہے، اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپؑ اس قرآن کے صاحب ہیں، اور اس کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہیں۔ ہشام کہتا ہے کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ہشام! کیا تو اس میں شک کرتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ایسے کو حجت قرار دے گا کہ لوگوں کی جس کی طرف احتیاج ہو اور وہ اس کو علم نہ ہو؟

ہشام بن حکم کے بارے میں امام سے سوال

(وعنه) قال: أخبرني والدي رحمه الله قال: أخبرني ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعبدالله الحسين بن احمد عن حيدر بن محمد ابن نعيم عن محمد بن عمر عن محمد بن مسعود عن جعفر بن معروف قال: حدثني العمركي قال: حدثني الحسن بن ابي لبابة عن ابي هاشم داود بن قاسم الجعفري قال: قلت لأبي جعفر محمد بن علي الثانيؑ : ما تقول جعلت فداك في هشام بن الحكم؟ فقال: رحمه الله ما كان اذبه عن هذه الناحية۔

(بحذف اسناد) ابوہاشم داؤد بن قاسم جعفری نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں، آپؑ ہشام بن حکم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: خدا اس پر رحمت نازل کرے وہ اسی جانب ہے۔

مومن کے نامۂ اعمال کا عنوان

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله قال: حدثني محمد بن عبدالله بن جعفر الحميري عن ابيه عن احمد بن ابي بكر عبدالله البرقي عن شريف بن سابق عن

ابی العباس الفضل بن عبدالملك عن ابی عبداللّٰهؑ جعفر ابن محمدؑ قال: قال رسولؐ اللّٰه: اوّل عنوان صحيفة المؤمن بعد موته ما يقول الناس فيه ان خير فخيراً وان كان شراً فشرا، واوّل تحفة المؤمن ان يغفر له ولمن تبع جنازته، ثم قال: يافضل لا يأتی المسجد من كل قبيلة الا وافدها، ومن كل أهل بيت الا نجيبها ، يافضل لا يرجع صاحب المسجد بأقل من احدى ثلاث: اِما دعاء يدعو به يدخله اللّٰه الجنة، واما دعاء يدعو به فيصرف اللّٰه به عنه بلاء الدنيا، واما أخ يستفيده فی اللّٰه عزّوجلّ۔

قال: ثم قال رسول اللّٰه ﷺ : ما استفاد امرء مسلم ، فائدة بعد فائدة الاسلام مثل أخ يستفيده فی اللّٰه۔

ثم قال : يافضل لا تزهدوا فی فقراء شيعتنا، فان الفقير منهم ليشفع يوم القيامة فی مثل ربيعة ومضر، يافضل انما سمی المؤمن مؤمنا لأنه يؤمن علی اللّٰه فيجيز اللّٰه امانه، ثم قال: اما سمعت اللّٰه تعالٰی يقول فی اعدائكم اذا رأوا شفاعة الرجل منكم لصديقه يوم القيامة: ﴿فما لنا من شافعين ولا صديق حميم﴾۔

(بحذفِ اسناد) ابوالعباس الفضل بن عبدالملک نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے رسولؐ خدا کی روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

مومن کی موت کے بعد اس کے نامۂ اعمال کا پہلا عنوان وہ ہوگا جو لوگ اس کے بارے میں کہیں گے۔ اگر لوگ اس کے بارے میں خیر اور اچھائی کو بیان کریں گے تو اس کا عنوان خیر اور اچھائی ہوگا اور اگر لوگ اس کے بارے میں بُرائی اور شر بیان کریں گے تو اس کے نامۂ اعمال کا عنوان بُرا ہوگا اور مومن کو اس کی موت کے بعد سب سے پہلا تحفہ جو ملے گا وہ اس کی اور ان لوگوں کی بخشش ہوگی جو اس کے جنازے کی تشییع کریں گے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے فضل! ہر قبیلہ سے صرف ایک گروہ ہی مسجد میں آتا ہے اور ہر گھر

سے مسجد میں نہیں آئے گا مگر وہ جو شریف و نجیب ہوگا۔

اے فضل! جو بھی مسجد میں آئے گا اس کو تین میں سے ایک چیز ضرور ملے گی:

- وہ دعا جو وہ مانگتا ہے اس دعا کے سبب اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔
- وہ دعا جو وہ مانگتا ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس سے دنیا کی بلائیں دُور کردیتا ہے۔
- یا اس کا بھائی اس کو اللہ کی خاطر فائدہ پہنچائے گا۔

آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا: ایک مسلمان مرد جو کسی دوسرے کو فائدہ دے سکتا ہے۔ وہ اسلام کے فائدہ سے بڑا کوئی فائدہ نہیں (یعنی ایک دوسرے کو سلام کریں)۔ یہ وہ فائدہ ہے جو ایک بھائی دوسرے کو دے سکتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے فضل! ہمارے شیعوں میں سے جو فقرا ہیں ان سے دُوری اختیار نہ کرو، کیونکہ ہمارے شیعوں میں سے ایک فقیر قیامت کے دن ربیعہ اور مضر دونوں قبیلوں کے افراد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

اے فضل! مومن کو مومن کا نام اس لیے دیا گیا ہے، کیونکہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ پس اللہ اس کو ایمان کا انعام دے گا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ جب وہ تم میں سے ایک بندے کی اپنے دوستوں کی شفاعت کو دیکھیں گے تو اس وقت وہ کہہ رہے ہوں گے: پس ہمارے لیے کوئی شافع نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا کوئی پکا دوست ہے۔

آسمانوں پر کچھ لوگ عظیم ہوں گے

(وعنه) قال: أخبرني شيخي رحمه الله قال: أخبرني ابو عبدالله محمد بن محمد رحمه الله قال: حدثنا احمد بن محمد قال: حدثني ابي عن سعد بن عبدالله عن القاسم بن محمد عن سليمان بن داود المنقري عن حفص ابن غياث القاضي قال: قال ابوعبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: من تعلم لله عزّوجلّ وعمل لله وعلم لله دعي في ملكوت السموات عظيما، وقيل تعلم لله وعمل لله وعلم لله۔

(بحذف اسناد) حفص بن غیاث القاضی نے بیان کیا ہے: حضرت ابو عبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام نے فرمایا: جو شخص خدا کی خاطر علم حاصل کرے اور خدا کی خاطر اس پر عمل کرے اور خدا کی خاطر اس علم کی دوسروں کو تعلیم دے تو قیامت کے دن اسے آسمانوں پر عظیم کے نام سے پکارا جائے گا اور کہا گیا ہے کہ اللہ کے لیے علم حاصل کرو اور اللہ کے لیے اس پر عمل کرو اور اللہ کی خاطر دوسروں کو تعلیم دو۔

زیارت امام حسینؑ کا پندرہ شعبان کو اجر و ثواب

(وعنه) قال: حدثنی والدی (رض) قال: حدثنا ابوعبداللّٰه قال: حدثنا ابوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی محمد بن عبداللّٰه بن جعفر الحمیری عن ابیه عن رواة عن داود الرقی قال: قال الباقر محمد بن علی بن الحسینؑ: من زار الحسینؑ فی لیلة النصف من شعبان غفرت له ذنوبه، ولم یکتب له سیئة فی سنته حتٰی یحول علیه السنة، فان زار فی السنة المستقبلة غفرت له ذنوبه

(بحذف اسناد) داؤد رقی نے بیان کیا ہے: حضرت امام محمد بن علی بن حسین الباقرؑ نے فرمایا: جو شخص پندرہ شعبان کی رات کو حضرت امام حسینؑ کی زیارت کرے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور آیندہ سال تک اس کی کسی بُرائی اور گناہ کو نہیں لکھا جائے گا اور اگر وہ آیندہ سال بھی زیارت کرے گا تو اس کے آیندہ تمام گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔

جو بھی اہلِ بیتؑ سے محبت نہیں رکھتا اس کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا

(وعنه) قال : حدثنا شیخی (رض) قال: حدثنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالطیب محمد بن احمد الثقفی قال: قرأت علی الحسین بن علی بن الحجاج وهو ینظر فی کتابه قال: حدثنا ابوعبدالرحمٰن عن عبداللّٰه بن

علی بن ابراهیم العمری قال: حدثنا ابوالحسن علی بن حرب الطائی قال: حدثنا محمد بن الفضیل عن یزید بن ابی زیاد عن عبداللّٰه بن الحرث عن العباس بن عبدالمطّلب (رض) قال: قلت یارسول اللّٰه ما لنا ولقریش اذا تلاقوا تلاقوا بوجوه مستبشرة واذا لقونا لقونا بغیر ذٰلك؟ فغضب النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم ثم قال: والذی نفسی بیده لا یدخل قلب رجل الایمان حتّٰی یحبکم للّٰه ولرسوله۔

(بحذف اسناد) عباس بن عبدالمطلبؓ نے بیان کیا ہے: میں نے رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! ان قریش والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب یہ آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تو بہت زیادہ مسرت کے ساتھ اور خوش وخرم چہروں کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملاقات کرتے ہیں تو اس خوشی کے ساتھ ملاقات نہیں کرتے۔ نبی اکرمؐ غضب ناک ہوئے پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ میرے اہل بیتؑ کے ساتھ خدا اور اس کے رسول کی خاطر محبت نہ رکھتا ہو۔

علیؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا

(وعنه) قال: حدثنا والدی (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال:حدثنا ابوبکر محمد بن صالح السبیعی قال: حدثنا أبو الحسین صالح بن احمد بن أبی مقاتل البزاز قال: حدثنی عیسٰی بن عبدالرحمٰن الکوفی الخزاز قال: حدثنا الحسن ابن الحسین العرنی قال: حدثنا یحیی بن علی عن أبان بن تغلب عن ابی داود الانصاری عن الحارث الهمدانی قال: دخلت علی أمیرالمؤمنین علی بن ابی طالبؑ فقال: ماجاء بك؟ قال: فقلت حبی لك یا أمیرالمؤمنین، فقال: یاحارث

اتحبنی؟ فقلت: نعم واللہ یا أمیرالمؤمنین، قال: اما لو بلغت نفسك الحلقوم رأیتنی حیث تحب، ولو رأیتنی وانا اذود الرجال عن الحوض ذود غریبة الابل لرأیتنی حیث تحب، ولو رأیتنی وانا مار علی الصراط بلواء الحمد بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لرأیتنی حیث تحب۔

(بحذفِ اسناد) حارث ہمدانیؒ نے بیان کیا ہے: میں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے فرمایا: اے حارث! کون سی چیز اور حاجت آپ کو میرے پاس لے کر آئی ہے؟

میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپؑ کی محبت مجھے آپ کے پاس لے کر آئی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے حارث! کیا تو میرے ساتھ محبت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! خدا کی قسم اے امیر المومنین! میں آپؑ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: چونکہ تو میرے ساتھ محبت رکھتا ہے لہٰذا جب تیری جان کنی کا وقت ہوگا اس وقت بھی تو مجھے دیکھے گا اور اگر تو مجھے دیکھے اس حالت میں کہ مَیں حوضِ کوثر سے لوگوں کو اس طرح دھتکار رہا ہوں کہ جس طرح ایک شخص اجنبی اونٹ (اوزوں) کو اپنے پانی سے دھتکارتا ہے وہاں تو مجھے ضرور دیکھے گا اس حیثیت سے کہ تو مجھ سے محبت رکھتا ہے اور یا تو مجھے دیکھے گا، اس حالت میں کہ میں پُلِ صراط پر لوائے حمد لے کر رسولِ خداؐ کے آگے آگے چل رہا ہوں گا تو اپنی محبت کے حساب سے مجھے ضرور دیکھے گا۔

فیروزہ کی انگوٹھی کا کمال

(وعنه) عن شیخه رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابوعبداللہ محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطیب الحسن بن علی النحوی قال: حدثنا محمد بن قاسم الأنباری قال: حدثنی ابونصر محمد بن احمد الطائی قال: حدثنا علی بن محمد الضیمری الکاتب قال: تزوجت ابنة جعفر بن محمود الکاتب واحببتها حباً لم یحب احد مثله، وابطئ علی الولد فصرت الی ابی الحسن علی بن موسیٰ الرضا علیهما

السلام فذکرت ذٰلک له، فتبسم وقال: اتخذ خاتماً فصّه فیروزج واکتب علیه ﴿رب لا تذرنی فرداً وانت خیرالوارثین﴾ ففعلت ذٰلک، فما اتی علی حول حتّٰی رزقت منها ولدا ذکرا۔

(بحذف اسناد) علی بن محمد ضمیری، جو کاتب تھے، بیان کیا ہے: میں نے جعفر بن محمود کاتب کی بیٹی سے شادی کی اور میں اس سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا کہ اس کی مثل میں کسی اور سے پیار نہیں کرتا تھا لیکن اس نے اولاد کے بارے میں دیر کر دی یعنی اس سے بچہ ہونے میں دیر ہوگئی۔ پس ابوالحسن علی بن موسیٰ امام رضاؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اور آپؑ کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا۔ آپؑ مسکرائے اور فرمایا: ایک انگوٹھی لو اس میں فیروزے کا نگینہ جڑواؤ اور اس پر یہ دعا تحریر کرواؤ:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○

پس میں نے ایسا ہی کیا اور دوسرے سال کے آنے تک خدا نے مجھے اس بیوی میں سے بیٹا عطا فرمایا (لیکن یہ آلِ محمدؐ کی محبت کے ساتھ مشروط ہے مترجم)۔

سید بن محمدؒ کے آخری اشعار

(وعنه) عن شیخه (رض) قال: أخبرنی ابوعبدالله محمد بن محمد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنی عبیدالله بن الحسن قال: حدثنی ابوسعید محمد بن رشید قال: آخر شعر قاله سید بن محمد رحمه الله قبل وفاته بساعة، وذٰلك انه اغمی علیه واسود لونه، ثم افاق وقد ابیض وجهه، وهو یقول:

احب الذی من مات من أهل وده
تلقاه بالبشری لدی الموت یضحك

ومن مات یهوی غیره من علوه
فلیس له الا الی النار مسلك

ابا حسن تفديك نفسى وأسرتى
ومالى وما أصبحت فى الارض أملك

ابا حسن انى بفضلك عارف
وانى بحبل من هواك لمسك

وانت وصى المصطفٰى وابن عمه
وانا نعادى مبغضيك وفترك

مواليك ناج مؤمن بين الهدى
وقاليك معروف الضلالة مشرك

ولاح لحانى فى على وحزبه
وقلت لحاك اللّٰه انك اعفك

(معنی اعفک: احمق)

(بحذف اسناد) جناب ابوسعید محمد بن رشید نے بیان کیا کہ آخری اشعار سید بن محمدؒ نے اپنی وفات سے کچھ دیر پہلے کہے۔ ہوا یوں کہ وہ بے ہوش ہو گئے اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔ پھر جب اس کو غشی سے افاقہ ہوا تو اس وقت اس کا چہرہ سفید تھا اور وہ یوں کہہ رہا تھا:

احب الذى من مات من أهل وده
تلقاه بالبشرى لدى الموت يضحك

ومن مات يهوى غيره من عدوه
فليس له الا الى النار مسلك

ابا حسن تفديك نفسى وأسرتى
ومالى وما أصبحت فى الارض أملك

ابا حسن انى بفضلك عارف
وانى بحبل من هواك لمسك

وانت وصی المصطفٰی وابن عمه
وانا نعادی مبغضیك وفترك

موالیك ناج مؤمن بین الهدی
وقالیك معروف الضلالة مشرك

ولاح لحانی فی علی وحزبه
وقلت لحاك الله انك اعفك

[۱] ''اہلِ مودّت میں سے جو مرتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور موت کے وقت وہ اس سے خوشخبری کے ساتھ ملتا ہے اور مسکرا رہا ہوتا ہے۔''

[۲] ''جو شخص مرتا ہے اور وہ اس کے غیر جو اس کے دشمن کے ساتھ محبت رکھتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کی طرف جانے والے راستے کا راہی ہے۔''

[۳] ''اے ابوالحسنؑ! میں اور میرا خاندان آپ پر قربان ہو جائیں اور مجھے کیا پروا ہے کہ میں زمین پر نہیں رہتا اور نہ میں اس کا مالک ہوں۔''

[۴] ''اے ابوالحسن! میں آپؑ کی فضیلت کا جاننے والا ہوں اور میں آپ کی رسی سے تمسک رکھتا ہوں۔''

[۵] ''آپؑ نبی اکرمؐ (جو مصطفیٰ ہیں) کے وصی ہیں اور ان کے چچا کے بیٹے ہیں اور مَیں آپؑ کے دشمن کے ساتھ عداوت رکھتا ہوں اور اس کو ترک کرتا ہوں۔''

[۶] ''آپؑ کا دوست اور موالی کامیاب ہے، وہی مومن ہدایت یافتہ ہے اور آپؑ کا دشمن گمراہ اور مشرک مشہور ہے۔''

[۷] ''ملامت کرنے والے نے علیؑ اور اس کی حزب و جماعت کے بارے میں میری ملامت کی اور میں نے کہا: اللہ تیری ملامت کرے، کیونکہ تو احمق ہے (اعفک کا معنی احمق ہے)۔''

رسولؐ خدا مصیبت کے وقت الحمد للہ پڑھا کرتے تھے

(وعنه) قال: حدثنی شیخی رحمه الله قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: حدثنی ابوحفص عمر بن محمد بن علی الصیرفی قال: حدثنا ابوالحسن بن مهرویة القزوینی قال: حدثنی داؤد بن سلیمان الغازی، قال: حدثنا الرضا علی

بن موسٰیؑ قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر العبد الصالح قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد الصادق قال: حدثنی ابی محمد ابن علی الباقر قال: حدثنی أبی علی بن الحسین زین العابدین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی الشهید قال: حدثنی ابی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیهم السلام قال: کان رسول اللهﷺ اذا أتاه أمر یسره قال: ﴿الحمدلله الذی بنعمته تنم الصالحات﴾ واذا أتاه أمر یکرهه قال: ﴿الحمد لله علی کل حال﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن موسٰیؑ نے حدیث بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد ابوموسیٰ بن جعفر نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد جعفر بن محمد الصادق نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد علیؑ بن حسین زین العابدینؑ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد حسینؑ بن علیؑ شہید کربلا نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے بیان فرمایا ہے: رسولؐ خدا کی یہ سنت اور روش تھی جب آپؐ کی خدمت میں آسان امر پیش ہوتا تو آپؐ فرماتے:

الحمد لله الذی بنعمته تنم الصالحات

''کہ تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو اپنی نعمت کے ساتھ صالحات کی نعمت عطا کرتا ہے۔''

اور جب آپؐ کے سامنے کوئی مکروہ امر آتا تو آپؐ یوں فرماتے تھے:

الحمد لله علی کل حال

''ہر حال میں اللہ کے لیے حمد ہے۔''

علیؑ تمام مسلمانوں کا سردار ہے

(وعنه) قال: أخبرنی شیخی (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی

قال: حدثنی ابوبکر احمد بن محمد بن عیسٰی المکی قال: حدثنی ابوعبدالرحمٰن عبداللّٰہ بن احمد ابن حنبل قال: حدثنا یحییٰ بن عیسٰی الرملی قال: حدثنا الأعمش بن عبایة الاسدی عن عبداللّٰہ بن عباس بن عبدالمطلب رحمہ اللہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لأم سلمة رحمها اللّٰہ: یا أم سلمة علی منی، وانا من علی، لحمه من لحمی ودمه من دمی، وھو منی بمنزلة ھرون من موسٰی، یا أم سلمة اسمعی واشھدی ھذا علی سید المسلمین۔

(بحذفِ اسناد) جناب عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلبؓ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے جناب اُم سلمٰیؓ سے فرمایا: اے ام سلمٰیؓ! علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اس کا گوشت میرا گوشت ہے۔ اس کا خون میرا خون ہے، اس کی میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ اے اُم سلمٰیؓ! سنو اور گواہ رہو، یہ علیؑ تمام مسلمانوں کے سردار ہیں۔

شبہ بن غفال کی تقریر کا امام جعفر صادقؑ کی طرف سے جواب

(وعنه) قال: حدثنی والدی رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمہ اللہ قال: حدثنی ابوعلی محمد بن ھمام الأسکافی رحمہ اللہ قال: حدثنی احمد بن موسٰی النوفلی قال: حدثنی محمد بن عبداللّٰہ بن مھران عن معاویة بن حکیم قال: حدثنی عبداللّٰہ بن سلمان التمیمی قال: لما قتل محمد و ابراھیم ابنا عبداللّٰہ ابن الحسن صارالی المدینة رجل یقال له ﴿شبة بن غفال﴾ ولاه المنصور علی أھلھا، فلما قدمھا وحضرت الجمعة صار الی مسجد النبیؐ، فرقا المنبر وحمدُ اللّٰہ واثنی علیه ثم قال: امابعد ان علی بن ابی طالبؑ شق عصا المسلمین وحارب المؤمنین واراد الامر لنفسه ومنعه

من أهله فحرمه الله عليه امنيته واماته بغصته، وهؤلاء ولده يتبعون اثره فى الفساد وطلب الامر بغير استحقاق له، فهم فى نواحى الارض مقتولون وبالدماء مضرجون۔

قال: فعظم هذا الكلام منه على الناس ولم يجسر أحد منهم أن ينطق بحرف، فقام اليه رجل عليه أزار قوميسى سحق فقال: فنحن فحمد الله ونصلى على محمد خاتم النبيين وسيد المرسلين وعلى رسل الله وانبيائه اجمعين، اماما قلت من خير فنحن أهله وما قلت من سوء فأنت وصاحبك به اولى واحرى، يامن ركب غير راحلته واكل غير زاده ارجع مأزورا، ثم اقبل على الناس فقال: ألا انبئكم بأخف الناس يوم القيامة ميزاناً وابينهم خسرانا، من باع آخرته بدنيا غيره وهو هذا الفاسق، فأسكت الناس وخرج الوالى من المسجد لم ينطق بحرف، فسألت عن الرجل فقيل لى هذا جعفر بن محمد بن على بن الحسين بن على بن ابى طالب صلوات الله عليهم۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن سلمان تمیمی نے بیان کیا ہے جب عبداللہ بن حسن کے دونوں بیٹے (محمد اور ابراہیم) قتل ہو گئے تو منصور کے کارندوں میں سے ایک کارندہ جس کا نام شبہ بن غفال تھا، مدینہ کی طرف آیا۔ جب وہ مدینہ پہنچا تو جمعہ کا دن تھا۔ وہ مسجد نبوی میں آیا اور منبر پر گیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے کے بعد یوں بولا:

تحقیق علیؑ ابن ابی طالبؑ نے مسلمانوں کے اتحاد کو توڑا اور مومنین کے ساتھ جنگ کی اور وہ امرِ خلافت کو خود حاصل کرنا چاہتا تھا اور مستحق خلافت کو اس سے محروم کرنا چاہتا تھا۔ پس خدا نے اس کو اس خواہش سے محروم رکھا اور اس کو مار دیا اس حالت میں کہ وہ اس پر غضب ناک تھا اور یہ اس کی اولاد بھی اس کے نقش قدم پر چل رہی ہے اور زمین میں فساد برپا کر رہی ہے اور امر خلافت کو طلب کر رہی ہے، حالانکہ یہ اس کا استحقاق نہیں رکھتے۔ پس یہ زمین کے چار اطراف میں قتل ہو رہے ہیں اور اپنے خون میں نہا رہے ہیں۔

راوی بیان کرتا ہے: اس کی یہ گفتگو لوگوں پر بہت گراں گذری اور کوئی بھی اس کے جواب میں بولنے کی جرأت نہ کر رہا تھا۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور اس پر ایک چادر تھی۔ پھر فرمایا: پس ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور محمدؐ جو ختم الانبیاء ہیں اور تمام رسولوں کے سردار ہیں، پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اور اس کے تمام نبیوں اور رسولوں پر بھی صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اس کے بعد جو کچھ تو نے اچھا بیان کیا ہے اس کے ہم مستحق ہیں اور جو کچھ تو نے بُرا بیان کیا ہے اس کا تو اور تیرا ساتھی (یعنی منصور) زیادہ سزاوار اور مستحق ہیں اور اس کے بعد فرمایا: اے وہ شخص جو اس اونٹ پر سوار ہے جو سواری کے لائق نہیں ہے اور بغیر زاد کے سفر کر رہا ہے اور ایسے مال سے کھا رہا ہے جو تیرے لیے حلال نہیں ہے اور جہنم کی طرف لوٹ رہا ہے اس کے بعد اس نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بیان کروں کہ جس کا قیامت کے دن میزان سب لوگوں سے ہلکا اور خفیف ہوگا اور وہ واضح نقصان میں ہوگا اور جس نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے میں فروخت کر دیا ہے۔ وہ یہ فاسق اور جھوٹا مرد ہے۔ پس تمام لوگ خاموش رہے اور وہ کارندہ مسجد سے نکل گیا اور اس نے کسی سے کوئی بات نہ کی۔ میں نے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو کھڑا ہوا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔

حضرت امیرؑ کے ساتھ حضرت خضرؑ کا ملاقات کرنا

(وعنه) عن شيخه عن الشيخ ابى عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنى الحسن بن على بن عبدالكريم قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنا ابراهيم بن ميمون قال: حدثنا مصعب بن سلام عن سعد بن طريف عن الأصبغ بن نباتة قال: كان أميرالمؤمنين على بن ابى طالبؑ يصلى عنه الاسطوانة السابقة من باب الفيل إذ أقبل عليه رجل عليه بردان اخضران وعليه عقيصتان سوداوان ابيض اللحية: فلما سلم اميرالمؤمنينؑ من صلاته أكب

علیه فقبل رأسه ثم اخذ بیده فأخرجه من باب کندة قال: فخرجنا مسرعین خلفهما ولم نأمن علیه، فاستقبلنا علیه السلام فی جار سوج کندة قد اقبل راجعا، فقال: ما لکم؟ فقلنا: لم نأمن علیك هذا الفارس، فقال: هذا أخی الخضر، ألم تروا حیث أکب علی، قلنا: بلٰی، فقال: انه قد قال لی: انك فی مدره لا یریدها جبار بسوء الا قصمه اللّٰه، واحذر الناس فخرجت معه لاشیعه لأنه اراد الظهر۔

(بحذف اسناد) اصبغ بن نباتہ نے بیان کیا ہے: امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے بیت اللہ میں پہلے ستون، جو باب فیل کی طرف سے ہے، کے پاس نماز ادا کر رہے تھے ایک شخص آپؑ کی طرف بڑھا۔ اس کے جسم پر دو سبز رنگ کی چادریں تھیں اور سر پر دو سیاہ رنگ کی ٹوپیاں بھی تھیں اور ریش سفید تھی۔ جب امیر المومنینؑ نے نماز کو ختم کیا تو وہ آپؑ پر جھکا اور آپؑ کے سر کا بوسہ لیا پھر اس نے آپؑ کا ہاتھ پکڑا اور آپؑ کو ساتھ لیے باب کندہ سے باہر نکل گیا۔

راوی بیان کرتا ہے: پس ہم جلدی سے آپ دونوں کے پیچھے نکل پڑے کیونکہ ہم آپؑ کے بارے میں امن میں نہیں تھے۔ پس آپؑ نے سوج کندہ کے قریب ہمارا استقبال کیا اور آپؑ واپس آ رہے تھے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہے؟

ہم نے عرض کیا: ہم آپؑ کے بارے میں اس شخص سے امن میں نہیں تھے (مطمئن نہیں تھے)۔

آپؑ نے فرمایا: وہ میرے بھائی خضرؑ تھے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ وہ میرے اُوپر جھکے تھے اور انھوں نے میرے سر کا بوسہ لیا تھا۔

ہم نے عرض کیا: یہ تو ہم نے دیکھا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: انھوں نے مجھے بتایا تھا کہ آپؑ معرضِ خطر میں ہیں اور جو ظالم بھی آپؑ کے بارے میں بُرا ارادہ کرے گا اللہ اس کے ارادوں کو نابود کر دے گا اور آپؑ لوگوں کو ڈرائیں۔

پس میں ان کے ساتھ نکلا تھا تا کہ ان کا ساتھ دوں کیونکہ وہ نماز ظہر کا ارادہ رکھتے تھے۔

امیرالمومنین علیؑ جنگِ جمل کی طرف جاتے ہوئے

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن على بن عبدالكريم قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى قال: أخبرني ابونعيم الفضل بن دكين قال: حدثنا ابوعاصم عن قيس بن مسلم قال: سمعت طارق بن شهاب يقول: لما نزل علىّ بالربذة سألت عن قدومه اليها؟ فقيل: خالف عليه طلحة والزبير وعائشة وصاروا الى البصرة فخرج يريدهم، فصرت اليه فجلست حتٰى صلى الظهر والعصر، فلما فرغ من صلاته قام اليه ابنه الحسن بن على عليهما السلام فجلس بين يديه، ثم بك وقال: يا أمير المؤمنين انى لا استطيع ان اكلمك ،وبكى، فقال له أميرالمؤمنينؑ: لا تبك يابنى وتكلم ولا تحن حنين الجارية، فقال: يا أميرالمؤمنين ان القوم حصروا عثمان يطلبونه بمايطلبونه اما ظالمون أو مظلومون، فسألتك ان تعزل الناس وتلحق بمكة حتٰى تؤب العرب وتعود اليها احلامها وتأتيك وفودها، فوالله لو كنت فى حجر ضب لضربت اليك العرب آباط الابل حتٰى تستخرجك منه، ثم خالفك طلحة والزبير فسألتك ان لا تتبعهما وتدعهما فان اجتمعت الامة فذاك و ان اختلفت رضيت بما قضى الله، وانا اليوم اسألك الا تقدم العراق واذكرك بالله ان لا تقتل بمضيعة، فقال امير المؤمنينؑ: اما قولك ان عثمان حصر فما ذاك وما على منه وقد كنت بمعزل عن حصره، واما قولك ائت مكة فوالله ما كنت لأكون الرجل الذى يستحل به مكة، واما قولك اعتزل

العراق ودع طلحة والزبير فواللّٰه ما كنت لأكون كالضبع ينتظر حتٰى يدخل عليها طالبها فيضع الحبل فى رجلها حتٰى يقطع عرقوبها ثم يخرجها فيمزقها اربا اربا، ولكن اباك يابنى يضرب بالمقبل الى الحق المدبر عنه وبالسامع المطيع العاصى المخالف ابداً حتٰى ياتى على يومى، فواللّٰه ما زال ابوك مدفوعا عن حقه مستأثراً عليه منذ قبض اللّٰه نبيهٗ حتٰى يوم الناس هذا، فكان طارق بن شهاب أى وقت حدث بهذا الحديث بكٰى۔

(بحذف اسناد) قیس بن مسلم نے بیان کیا ہے: مَیں نے طارق بن شہاب سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں: جب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے بصرہ کی طرف سفر کرتے ہوئے ربذہ کے مقام پر قیام فرمایا تو مَیں نے پوچھا: آپؑ کا بصرہ کی طرف سفر کرنے کا مقصد کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ طلحہ، زبیر اور عائشہ نے آپؑ کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور وہ بصرہ کی طرف چلے گئے ہیں۔ پس آپؑ ان کے ارادہ سے نکلے ہیں۔ پس مَیں آپؑ کے قریب گیا اور بیٹھ گیا، یہاں تک کہ آپؑ ظہر اور عصر سے فارغ ہو گئے۔ جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؑ کے فرزند حسنؑ آئے اور آپؑ کے سامنے بیٹھ گئے پھر انھوں نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! میں آپؑ کے ساتھ بات کرنے کی جرأت نہیں رکھتا یعنی آپؑ کے سامنے بات کرنے کی میرے اندر طاقت نہیں ہے پھر انھوں نے رونا شروع کر دیا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! رو کیوں رہے ہو؟ کوئی بات کرو اور کنیزوں کی طرح رو کر مجھ سے ملاطفت نہ کرو۔

امام حسنؑ نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ جانتے ہیں کہ اس قوم نے عثمان کا محاصرہ کیا تھا اور یہ بھی کہ انھوں نے اس کا محاصرہ کیوں کیا تھا۔ اس کی دو ہی صورتیں تھیں یا یہ ظالم تھے یا یہ مظلوم تھے۔ مَیں آپؑ سے گزارش کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو چھوڑ دیں اور مکہ میں رہائش پذیر ہو جائیں حتیٰ کہ عرب والے خود آپؑ کی طرف رخ کریں اور ان کی عقول ان کو آپؑ کی طرف متوجہ کریں اور یہ وفود بن کر آپؑ کی خدمت میں آئیں۔ خدا کی قسم اگر آپؑ کسی

نکل میں بھی ہوں گے تو یہ آپؑ کی طرف رجوع کریں گے اور آپؑ کو وہاں سے باہر لے آئیں گے۔ جب طلحہ اور زبیر نے آپؑ کی مخالفت کی تو اس وقت بھی میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا تھا کہ ان کا پیچھا نہ کریں اور ان کو چھوڑ دیں۔ اگر تمام امت آپؑ کے ساتھ جمع ہو جائے تو ٹھیک ورنہ اگر یہ آپؑ کی مخالفت کریں تو جو حکمِ خدا ہے اس پر آپؑ بھی راضی ہو جائیں۔ آج میں آپؑ سے التماس کرتا ہوں کہ آپؑ عراق کی طرف نہ جائیں اور میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ یہ جنگ نہ کریں۔

(یہ باتیں جو امام حسنؑ سے وارد ہوئی ہیں ظاہر ہے یہ ہم لوگوں یا اس کے دور کے لوگوں کو سمجھانے کے لیے تھیں، پھر امیر المومنینؑ کی زبان سے لوگوں کے سامنے حقائق بیان کروانے کے لیے تھیں۔ ظاہری معنی مقصود نہیں بلکہ ان کے کوئی باطنی معنی ہیں ورنہ امام حسنؑ کا امیر المومنینؑ پر اعتراض کرنا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ معصوم پر اعتراض عصمت کے منافی ہے جبکہ امام حسنؑ کا معصوم ہونا روزِ روشن کی طرح عیاں اور ثابت ہے (مترجم)۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: (اے میرے فرزند!) یہ جو تم نے عثمان کی بابت کہا ہے۔ وہ عثمان تھا اور اس کا محاصرہ۔ لیکن میں اس جیسا نہیں ہوں۔ میں تو خود اس کے محاصرہ کو ختم کروانے کی کوشش کرتا رہا، باقی جو تو نے کہا ہے کہ میں مکہ میں سکونت پذیر ہو جاؤں تو خدا کی قسم، میں اس شخص کی مانند نہیں ہو سکتا جو مکہ کو اپنا محلِ سکونت قرار دے اور خاموشی سے رہے اور یہ جو تو نے کہا ہے کہ میں عراق کی طرف نہ جاؤں اور طلحہ اور زبیر کو چھوڑ دوں تو خدا کی قسم، میں اس لومڑی کی مانند نہیں ہو سکتا جو اپنے دشمن کا ساتھ دیا کرتی ہے تا کہ وہ اس پر قبضہ کر لے اور اسی کو اس پاؤں میں ڈال دے یہاں تک کہ اس کی گردن کی رگیں کاٹ دے اور بعد میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اے میرے فرزند! آپؑ کا باپ ہمیشہ حق کی خاطر جنگ لڑے گا۔ آگے اور پیچھے دونوں طرف سے حق کا دفاع کرے گا اور ان لوگوں کو ساتھ لے گا جو اس کے ساتھ ہیں اور اطاعت کرتے ہیں ان کے خلاف جو میری نافرمانی کرتے ہیں اور میری مخالفت کرتے ہیں یہاں تک کہ میری موت واقع ہو جائے۔

خدا کی قسم، تمہارے باپ نے ہمیشہ حق کا دفاع کیا ہے جب سے رسولؐ خدا اس دنیا سے گئے ہیں اس وقت سے لے کر آج تک اور ہمیشہ حق کو دوسری ہر چیز پر ترجیح دی ہے۔
طارق بن شہاب جب بھی اس روایت کو یاد کرتا تو روتا تھا۔

پھر گنہگار شرم سار ہو گیا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوحفص عمر بن محمد قال: حدثنا ابو عبدالله الحسين بن اسماعيل قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثنا ابوالعيناء قال: حدثنا محمد بن مسعر قال: كنت عند سفيان بن عيينة فجاءه رجل فقال له: روى عن النبيؐ انه قال: ان العبد اذا أذنب ذنبا ثم علم ان الله عزّوجلّ يطلع عليه غفر له۔ فقال ابن عيينه: هذا كتاب الله عزّوجلّ، قال الله تعالٰى: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰكُمْ﴾ فاذا كان الظن هو المردي كان ضده هو المنجي۔

محمد بن مسعر نے بیان کیا ہے کہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس موجود تھا کہ اُس کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ حضرت رسولِ خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے اور پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے کہ خدا کو اس کے گناہ کا علم ہو گیا ہے (یعنی شرم سار ہو جاتا ہے) تو اس کا وہ گناہ بخش دیا جاتا ہے۔ ابن عیینہ نے کہا: یہ تو خود کتابِ خدا میں اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اور تم اس بات پر پردہ پوشی نہیں کرتے تھے کہ کہیں تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور گوشت پوست گواہی نہ دے دیں، بلکہ تمہارا خیال یہ تھا کہ اُمت تمہارے بہت سے اعمال سے باخبر ہے اور یہی خیال جو تم نے اپنے خدا کے بارے میں قائم کیا تھا وہ تمہیں ہلاک کر دے گا''۔ (سورۂ حم السجدہ، آیت ۲۲-۲۳) پس جب یہ گمان ہلاک کرنے والا ہے تو جو گمان اس کی ضد ہوگا وہ یقیناً نجات

عطا کرنے والا ہوگا۔

ابوذرؓ سب سے سچا تھا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسين بن علی بن محمد التمار قال: حدثنا عبدالله بن محمد قال: حدثنا ابونصر التمار قال: حماد بن سلمة عن علی بن زيد عن ابی الدرداء قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اقلت الغبراء ولا اظلت الخضراء علی ذی لهجة أصدق من ابی ذر۔

(بحذف اسناد) جناب ابودرداءؓ نے بیان کیا ہے: رسولؐ اللہ نے فرمایا: نہ زمین نے کسی کو اُٹھایا اور نہ آسمان نے کسی پر سایہ کیا کہ جو ابوذرؓ سے زیادہ سچا ہو (یعنی یہ مقابلہ اصحابِ نبی سے ہے، نہ کہ آلِ نبی سے کیونکہ آلِ نبی صاحب اوصافِ حمیدہ ہیں نبی اکرمؐ کے بعد تمام اُمت سے افضل ہیں مترجم)۔

مجالس امانتیں ہیں

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب قال: حدثنا محمد بن مزيد قال: حدثنا الزبير بن بكار قال: حدثنا عبدالله بن نافع قال: حدثنا ابن ابی ذئب عن ابن اخی جابر بن عبدالله عن عمه جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: المجالس بالامانة الا ثلاثة مجالس: مجلس سفك فيه دم، ومجلس استحل فيه فرج حرام، ومجلس استحل فيه مال حرام بغير حقه۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تمام مجالس امانتیں ہیں سوائے تین مجالس کے۔

- وہ مجلس جس میں ناحق خون کے بہانے کا فیصلہ کیا جائے (یعنی ناحق قتل کا حکم ہو)۔
- وہ مجلس جس میں کسی نامحرم شرمگاہ کے ساتھ زیادتی کا حکم دیا جائے (یعنی ناجائز طور پر اس

کو مباح قرار دیا جائے)۔

* وہ مجلس جس میں حرام مال کو بغیر حق کے حلال قرار دیا جائے۔ (یہ مجالس اللہ کی امانتیں نہیں ہیں اور نہ ہی یہ اہلِ مجلس کے لیے امان ہیں بلکہ ان کے اہل پر خدا کا غضب ہے۔ مترجم)

علیؑ کا حق اس اُمت پر

(وعنه) رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسين بن على بن محمد قال: حدثنا على بن ماهان قال: حدثنا ابومنصور نصر بن الليث قال: حدثنا مخول قال: حدثنا يحيىٰ بن سالم عن ابى الجارود زياد بن المنذر عن ابى الزبير المكى عن جابر بن عبدالله الانصارى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: حق على على هذه الأمة كحق الوالد على الولد۔

(بحذفِ اسناد) جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: علیؑ کا حق اس اُمت پر ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔

شہادت امام حسینؑ پر تین نہیں روئے

(عنه) قال: حدثنا الوالد السعيد (رضؒ) قال: حدثنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسىٰ عن محمد بن ابى عمير عن الحسين بن ابى فاخته قال: كنت انا وابوسلمة السراج ويونس بن يعقوب والفضيل بن يسار عند ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام فقلت له: جعلتُ فداك انى احضر مجالس هؤلاء القوم فأذكركم فى نفسى فأى شئ اقول؟ فقال: ياحسين اذا

حضرت مجلس هؤلاء فقل: ﴿اللهم ارنا الرخاء والسرور فانك تأتی علی ما ترید﴾ قال: فقلت: جعلت فداك انی اذکر الحسین بن علی علیهما السلام فأی شئ اقول اذا ذکرته؟ فقال: قل ﴿صلی الله علیك یا ابا عبدالله﴾ تکررها ثلاثا۔ ثم اقبل علینا وقال: ان ابا عبدالله الحسینؑ لما قتل بکت علیه السماوات السبع والارضون السبع وما فیهن وما بینهن ومن یتقلب فی الجنة والنار وما یری وما لا یری الا ثلاثة اشیاء، فانها لم تبك علیه، فقلت: جعلت فداك وما هذه الثلاثة الاشیا التی لم تبك علیه؟ فقال البصرة و دمشق و آل الحکم بن ابی العاص۔

حسین بن ابی فاختہؒ نے بیان کیا ہے: میں ابوسلمہ سراج و یونس بن یعقوب اور فضیل بن یسار حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں ان لوگوں (غیروں) کی محافل میں جاتا ہوں۔ پس جب میں ان مخالف لوگوں میں آپؑ کو یاد کروں تو مجھے کیا کہنا چاہیے۔

پس آپؑ نے فرمایا: اے حسین! جب بھی تم ان لوگوں کی محفل میں جاؤ اور وہاں پر ہم تمہیں یاد آ جائیں یا ہمارا وہاں ذکر کرو تو یہ دعا پڑھا کرو:

اللهم ارنا الرخاء والسرور فانك تاتی علی ما ترید

پھر میں نے عرض کیا: مَیں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! جب میں امام حسینؑ کو یاد کروں تو پھر مجھے کیا کہنا چاہیے۔ آپؑ نے فرمایا: اس وقت یوں کہو:

صلی الله علیك یا ابا عبدالله

اور اس کا تین مرتبہ تکرار کیا کرو۔

پھر آپؑ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تحقیق جب ابوعبداللہ امام حسینؑ کو قتل کیا گیا تو آپؑ پر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ ان پر ہے اور جو کچھ جنت میں ہے اور جو کچھ جہنم میں ہے (یعنی جہنم کے موکل) اور جو کچھ نظر آتا ہے اور جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ سب آپؑ پر گریہ کر رہے تھے سوائے تین کے:

☸ بصرہ، ☸ دمشق ☸ اور حکم بن ابی عاص کی اولاد (یعنی بنو امیہ)

امام حسینؑ کے زائر کی قدر ومنزلت

(وعنه) عن شيخه (رض) : أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالطيب الحسين بن محمد النحوى قال: حدثنى ابوالحسين احمد بن ماذن قال: حدثنى القاسم بن سليمان البزاز قال: حدثنى بكر ابن هشام قال: حدثنى اسماعيل بن مهران عن عبدالله بن عبدالرحمٰن الأصم قال: حدثنى محمد بن مسلم قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: ان الحسين بن على عليهما السلام عند ربه عزّوجلّ ينظر الى موضع معسكره ومن حلّه من الشهداء معه، وينظر الى زواره وهو اعرف بحالهم وبأسمائهم واسماء آبائهم وبدرجاتهم ومنزلتهم عند الله عزّوجلّ من احدكم بولده، وانه ليرى من يبكيه فيستغفر له ويسأل اباه ء عليهم السلام ان يستغفروا له، ويقول: لو يعلم زائرى ما أعد الله له لكان فرحه أكثر من جزعه، وان زائره لينقلب وما عليه من ذنب۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلمؒ نے بیان کیا ہے: مَیں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت امام حسینؑ کو اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والوں کو جو خدا کے نزدیک مقام حاصل ہے وہاں سے میدانِ محشر کی طرف دیکھیں گے اور وہاں سے اپنے زواروں کو دیکھتے ہیں اور آپؑ ان کے ہاں ان کے ناموں ان کے باپوں کے ناموں اور ان کے جو درجات ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو ان کو منزلت حاصل ہے خود ان کو بھی دیکھتے ہیں اور ان کو اس طرح پہچانتے ہیں کہ جس طرح تم اپنی اولاد کو پہچانتے ہو اور اپنے اوپر گریہ کرنے والوں کو بھی دیکھتے ہیں۔ اور آپؑ ان کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ بھی میرے اوپر رونے والوں کے لیے استغفار کریں

اور خود مولا فرماتے ہیں: اگر میری زیارت کرنے والے کو اس کے اجر وثواب کے بارے میں پتہ چل جائے کہ جو خدا نے ان کے لیے تیار کیا ہوا ہے تو ان کی خوشی ان کی زحمت سے زیادہ ہو جائے اور میرے زائر کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

مومن کی آنکھ

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن احمد الشافعي قال: حدثنا ابوعبدالله الحسين بن اسماعيل الضبي قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثنا ابوطاهر احمد بن عيسىٰ بن عبدالله بن محمد بن عمر بن على بن أبى طالب قال: حدثنى الحسين بن على بن الحسين عن ابيه عن جده قال: كان لا يحل لعين مؤمنة ترى الله يعصى فتطرق حتىٰ تغيره۔

(بحذف اسناد) حضرت حسینؑ بن علیؑ بن حسینؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن کی آنکھ کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ ہو، اس حالت میں ہو کہ وہ گناہ کر چکی ہو۔ پس اس کو اس طرح نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اس کے قریب ہو لیکن وہ اس کے سامنے نہ ہو سکے (یعنی منہ موڑے)۔

امیر المومنینؑ کا قبرستان سے گزرنا

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطيب الحسين بن على التمار قال: حدثنا على بن ماهان قال: حدثنا عمى قال: حدثنا صهيب بن عماد بن صهيب عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: أمير المؤمنين على بن أبى طالبؑ بالمقبرة - ويروى بالمقابر - فسلم ثم قال: ﴿السلام عليكم يا أهل المقبرة والتربة، اعلموا أن المنازل بعدكم قد سكنت وان الاموال بعدكم قد قسمت وان الازواج بعدكم قد نكحت فهذا خبر ما عندنا

فما خبر ما عندكم؟ فأجابه هاتف من المقابر يسمع صوته ولا يرى شخصه: عليك السلام يا أمير المؤمنين ورحمة اللّٰه وبركاتهٗ أما خبر ما عندنا فقد وجدنا ما عملنا وربحنا ما قدمنا وخسرنا ما خلفنا، فالتفت الى أصحابه فقال: أسمعتم؟ قالوا: نعم ياأمير المؤمنين، قال: فتزودوا فان خير الزاد التقوى۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک دن امیر المومنینؑ قبرستان سے گزرے تو آپؑ نے فرمایا:

السلام عليكم يا اهل المقبرة والتربة

"اے قبروں میں رہنے والو! اور مٹی کے اندر مقیمو! تم پر سلام ہو"۔

جان لو! تمھارے بعد تمھارے گھروں میں دوسرے لوگ رہائش پذیر ہو چکے ہیں اور تمھارے اموال کو دوسروں میں تقسیم کردیا گیا ہے اور تمھاری بیویوں نے تمھارے بعد دوسرے لوگوں سے نکاح کر لیے ہیں۔ یہ ہمارے پاس تمھارے لیے خبر ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تمھارے پاس کیا خبر ہے؟

قبرستان میں سے ہاتف نے آواز دی جس کی آواز کو سنا گیا لیکن وہ خود نظر نہ آیا اس نے یوں جواب دیا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ پر بھی ہماری طرف سے سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو۔ بہر حال وہ خبر جو ہمارے پاس ہے وہ یوں ہے کہ جو کچھ ہم نے کیا تھا اس کو ہم نے پالیا ہے، اور جو کچھ ہم نے آگے بھیجا تھا وہ ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہوا ہے اور جو کچھ ہم ترکہ میں چھوڑ کر آئے ہیں وہ ہمارے لیے نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ آپؑ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے ان کی باتوں کو سنا ہے۔

سب نے جواب دیا: جی ہاں امیر المومنینؑ!

آپؑ نے فرمایا: تو پھر اپنے لیے زادِراہ تیار کرو اور سب سے بہترین زادِراہ تقویٰ ہے۔

علیؑ اور ان کی آل کو گالیاں نہ دو

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا ابو عبداللّٰه محمد بن

عمران قال: حدثنا ابوبكر احمد بن محمد بن عيسٰی قال: حدثنا ابو عبدالرحمٰن عبداللّٰه بن احمد بن حنبل قال: حدثنی ابی قال: حدثنا عبدالملك بن عمرو قال: سمعت ابا رجاء يقول: لا تسبوا علياً ولا اهل هذا البيت، فان جارا لنا من التحير قدم الكوفة بعد قتل هشام بن عبدالملك زيد بن علی عليهما السلام، ورآه مصلوبا فقال: ألا ترون الی هذا الفاسق كيف قتله اللّٰه؟ قال: فرماه اللّٰه بقرحتين فی عينيه فطمس اللّٰه بهما بصره، فاحذروا أن تتعرضوا لأهل هذا البيت الا بخير۔

(بحذف اسناد) عبدالملک بن عمر نے بیان کیا کہ میں نے ابورجاء سے سنا کہ اس نے کہا: اے لوگو! علیؑ اور ان کے اہل بیتؑ کو گالیاں مت دو۔ کیونکہ ہمارا وہ بھی ہماری طرح تحیر و پریشانی میں رہتا تھا۔ جب ہشام بن عبدالملک نے زید بن علی بن حسینؑ کو قتل کر دیا تو وہ کوفہ میں آیا اس نے جناب زید کو سولی پر لٹکا ہوا دیکھا تو کہا: اے لوگو! دیکھو اس فاسق (نعوذ باللہ) کی طرف، اس کو اللہ نے کیسے قتل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں کے درمیان دو پھوڑے نکال دیے اور اس کے ذریعے اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ پس تم لوگ بھی ڈرو اور اس کے گھر کے اہل (یعنی اہل بیت نبیؐ) کے ساتھ اچھے انداز میں پیش آؤ۔

اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں

(وعنه) قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوحفص عمر ابن محمد قال: حدثنا علی بن مهرويه عن داود بن سليمان الغازی قال: حدثنا الرضا علی بن موسٰیؑ قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن الحسين قال: حدثنی ابی الحسين بن علی عليهم السلام قال: سمعت أمير المؤمنينؑ يقول: الملوك حكام

علی الناس والعلم حاکم علیهم، وحسبك من العلم ان
تخشی اللّٰه، وحسبك من الجهل ان تعجب بعلمك۔

(بحذف اسناد) حضرت امام رضا علیؑ بن موسیٰؑ نے اپنے والد موسیٰؑ بن جعفرؑ سے اور انھوں نے اپنے والد محمدؑ بن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن حسینؑ سے اور انھوں نے اپنے والد حسینؑ بن علیؑ سے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بادشاہ لوگوں پر حاکم (یعنی لوگوں کے جسموں پر حاکم ہوتے ہیں اور علم خود ان پر حاکم ہوتا ہے) اور علم کی فضیلت ومنزلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ علم والے ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور جہالت کی پستی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ تمھارے علم پر تعجب کرتے ہیں۔

قیامت، عقل اور نجات

(وبهذا) الأسناد قال: سمعت الرضا علی بن موسیٰؑ یقول:
ما استودع اللّٰه عبداً عقلا الا استنقذه به یوما۔

اسی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام الرضا علی بن موسیٰ علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو عقل کی امانت نہیں دی، مگر اس لیے کہ وہ اس عقل کے ذریعے اپنے آپ کو قیامت کے دن نجات دلوا سکے۔

تواضع بلندی کا سبب ہے

(وعنه) عن شیخه رحمه اللّٰه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال:
أخبرنی ابوجعفر محمد بن الحسین البزوفری رحمه اللّٰه قال:
حدثنی ابی قال: حدثنا الحسین بن ابراهیم قال: حدثنا
علی بن داؤد قال: حدثنا آدم العسقلانی قال: حدثنا ابوعمر
الصنعانی قال: حدثنا العلاء بن عبدالرحمٰن عن ابی هریرة
قال: قال رسولؐ اللّٰه: ما تواضع احد الا رفعه اللّٰه۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے حضرت رسولؐ خدا سے روایت کو نقل کیا ہے کہ آپؐ نے

فرمایا: کوئی بندہ بھی تواضع و انکساری اختیار نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ اس کو بلند کر دے گا۔

نبی اکرمؐ ہر سیاہ و سفید کی طرف مبعوث ہوئے ہیں

(وعنه) عن شيخه قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعبدالله محمد بن علي بن رياح القرشي اجازة قال: حدثنا ابي قال: حدثنا ابوعلي الحسن بن محمد قال: حدثنا الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن أبي بصير عن أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين عليهم السلام قال: ان ابا ذر و سلمان خرجا في طلب رسولﷺ الله فقيل لهما انه توجه الى ناحية قباء فاتبعاه فوجداه ساجداً تحت شجرة، فجلسا ينتظرانه حتى ظنا انه نائم، فأهويا ليوقضاه فرفع رأسه اليهما ثم قال: رأيت مكانكما وسمعت مقالكما ولم اكن راقداً، ان الله بعث كل نبي كان قبلي الى أمته بلسان قومه وبعثني الى كل اسود وأحمر بالعربية، وأعطاني في أمتي خمس خصال لم يعطها نبيا كان قبلي: نصرني بالرعب ليسمع بي القوم بيني وبينهم مسيرة شهر، فيؤمنون بي، واحل لي المغنم، وجعل لي الأرض مسجداً وطهوراً اينما كنت منها اتيمم من تربتها واصلي عليها، وجعل لكل نبي مسألة فسألوه اياها فأعطاهم ذلك وأعطاني مسألة فأخرت مسألتي لشفاعة المؤمنين من أمتي الى يوم القيامة ففعل ذلك، واعطاني جوامع العلم ومفاتيح الكلام ولم يعط ما اعطاني نبياً قبلي، فمسألتي بالغة الى يوم القيامة لمن لقي الله لا يشرك به شيئًا مؤمناً بي موالياً لوصيي محبا لأهل بيتي.

(بحذف اسناد) ابوبصیرؒ نے حضرت امام ابوجعفر بن محمد بن علی بن حسین علیہم السلام سے

بیان کیا ہے: حضرت ابوذر اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرت رسولؐ خدا کو تلاش کرنے کے لیے باہر نکلے۔ دونوں کو بتایا گیا ہے کہ آپؐ قبا کی جانب تشریف لے گئے ہیں۔ یہ دونوں آپؐ کے پیچھے قبا کی طرف روانہ ہوئے۔ ان دونوں نے رسولؐ خدا کو تلاش کیا تو آپؐ کو ایک درخت کے نیچے سجدہ کی حالت میں پایا۔ وہ دونوں وہاں آپؐ کی انتظار میں بیٹھ گئے (اور آپؐ نے سجدہ کو اتنا طویل فرمایا یہاں تک کہ ان کو گمان ہوا کہ آپؐ سو گئے ہیں۔ اس خیال کو آمادہ کیا تا کہ یہ دونوں آپؐ کو بیدار کریں۔ رسولؐ خدا نے اپنے سرِ اقدس کو اٹھایا اور ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم دونوں کو دیکھ رہا ہوں اور دونوں کی باتوں کو بھی میں نے سنا ہے جبکہ میں سو نہیں رہا تھا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ہیں وہ سب کے سب ایک ایک قوم پر مبعوث ہوئے تھے، جو ان کی زبانوں میں مبعوث ہوئے تھے جبکہ میں ہر سیاہ وسفید کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، عربی اور غیر عربی سب کی طرف مبعوث ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ خصال عطا فرمائے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے رعب اور ڈر کے ساتھ مدد فرمائی ہے۔ وہ قوم جو مجھ سے ایک ماہ کے فاصلے پر قیام پذیر ہے وہ بھی میری آواز سننے کے بعد خوف اور ڈر میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ پس وہ میرے اوپر ایمان لے آتے ہیں۔ میرے لیے اللہ تعالیٰ نے غنائم (یعنی مالِ غنیمت) کو حلال قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ قرار دیا ہے۔ مَیں جہاں پر بھی ہوں وہاں تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لیے ایک دعا مقرر کی ہے۔ اُنھوں نے اس دعا سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی حق دعا عطا فرمایا۔ مَیں نے اس دعا کو آخرت کے لیے باقی رکھا ہوا ہے۔ پس میں قیامت کے دن اپنی امت کے مومنین کی شفاعت کرتے ہوئے اس حق کو استعمال کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جامع علم عطا فرمایا ہے (یعنی تمام علوم عطا فرمائے ہیں) اور گفتگو اور علم کی چابیاں عطا فرمائی ہیں (یعنی جب میں گفتگو کرتا ہوں تو باتوں سے باتیں نکلتی جاتی ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا: مجھ سے پہلے کسی نبیؑ کو یہ ساری چیزیں عطا نہیں فرمائیں۔ پس قیامت کے دن میری دعا اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ کے دربار میں اس طرح ہوگا کہ اس نے شرک نہ کیا ہو اور میرے اوپر ایمان رکھتا ہو اور میرے وصی علیؑ کی ولایت کو قبول کرتا ہو اور میرے اہل بیتؑ سے محبت رکھتا ہو۔

اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے شیعہ جنت میں جائیں گے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا ابوالحسن على بن ابراهيم الكاتب قال: حدثنا محمد بن ابى الثلج قال: أخبرنى عيسٰى بن مهران قال: حدثنا محمد بن زكريا قال: حدثنى كثير بن طارق قال: سألت زيد بن على ابن الحسين عليهم السلام عن قول الله تعالٰى: ﴿لا تدعوا اليوم ثبورا واحدا وادعو ثبورا كثيرا﴾ قال: ياكثير انك رجل صالح ولست بمتهم وانى اخاف عليك ان تهلك، ان كل امام جائر فان اتباعهم اذا امربهم الى النار نادوا باسمه فقالوا: يافلان يامن اهلكنا هلم فخلصنا مما نحن فيه، ثم يدعون بالويل والثبور، فعندها يقال لهم: ﴿لا تدعوا اليوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا كثيرا﴾، ثم قال زيد بن على رحمة الله حدثنى ابى على بن الحسين عن ابيه الحسين بن على عليهم السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلیؑ ياعلى انت واصحابك فى الجنة، انت واتباعك ياعلى فى الجنة۔

(بحذف اسناد) کثیر بن طارق نے بیان کیا ہے: میں نے زید بن علی ابن حسین علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا (سورۂ فرقان، آیت ۱۴)

''آج تم ایک موت کو مت پکارو بلکہ بہت زیادہ موتوں کو پکارو۔''

کے بارے میں سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: اے کثیر! تم ایک صالح شخص ہو، تم کسی قسم سے متہم بھی نہیں ہو لیکن میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں کہ تم کو مروا نہ دیا جائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر امام جابر و ظالم کے سامنے اس کی اتباع کرنے والوں اور اس کے حکم کی اطاعت کرنے والوں کو، جہنم کی آگ میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ اس وقت وہ ان اماموں کا

نام لے کر پکاریں گے: اے وہ لوگو! جنھوں نے ہمیں ہلاک کیا ہے، برباد کیا ہے آج ہمیں اس عذاب سے نجات دلواؤ (اور جب وہ ان سے مایوس ہو جائیں گے) تو اس وقت وہ افسوس اور اپنی موت کو طلب کریں گے (یعنی یہ آواز دیں گے: اے کاش! ہم مرجائیں) پس اس وقت ان کو جواب دیا جائے گا کہ آج تم اپنی ایک موت کو آواز نہ دو بلکہ زیادہ موتوں کو آواز دو (کسی کی بھی موت کی دعا کارآمد نہیں ہوگی) پھر جناب زید بن علیؑ نے فرمایا: میرے والد علی بن حسینؑ نے بیان کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد حسین بن علیؑ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے اصحاب اور شیعہ جنت میں جائیں گے اور آپؑ اور آپؑ کی اتباع کرنے والے جنتی ہیں۔

اے لوگو! میرے بعد علیؑ کی اطاعت کرنا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابونصر محمد بن الحسين البصير قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الحاسب قال: حدثنا سلمان بن احمد الواسطي قال: حدثنا احمد بن ادريس قال: حدثنا نصير بن النصير البحراني عن ابيه عن جابر بن عبدالله الانصاري قال: قال رسول الله ﷺ: يا ايها الناس اتقوا الله واسمعوا، قالوا: لمن السمع والطاعة بعدك يارسولؐ الله؟ قال: لأخي وابن عمي ووصيي علي بن ابي طالب قال جابر بن عبدالله: فعصوه والله وخالفوا أمره وحملوا عليه السيوف۔

(بحذف اسناد) حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا ہے: حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سنو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد کس کی اطاعت کرنا اور حکم ماننا ہمارے لیے واجب ہے۔

آپؐ نے فرمایا: میرے بھائی، میرے چچازاد، میرے وصی علی ابن ابی طالبؑ کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا میرے بعد تم لوگوں پر واجب ہے۔

جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا ہے: خدا کی قسم، لوگوں نے رسولؐ خدا کے بعد علیؑ کی

نافرمانی کی اور ان کے حکم کی مخالفت کی اور ان پر تلواروں سے حملہ کیا اور ان سے جنگ کی۔

کسی کا کسی کے لیے بددعا کرنا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطيب الحسين بن على بن محمد قال: حدثنا احمد بن محمد المقرئ قال: حدثنا يعقوب بن اسحاق قال: حدثنا عمر بن عاصم قال: حدثنا معمر بن سليمان عن أبيه عن أبى عثمان النهدى عن جندب الغفارى ان رسول الله ﷺ قال: ان رجلا قال يوما: والله لا يغفر الله لفلان۔ قال الله عزّوجلّ: من ذا الذى تألى على ان لا اغفر لفلان، فانى قد غفرت لفلان واحبطت عمل المتألى بقوله لا يغفر الله لفلان۔

(بحذف اسناد) جندب ابوذر غفاریؓ نے بیان کیا ہے: حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: تحقیق ایک شخص نے ایک دن یوں دعا کی: اے میرے اللہ! فلاں بندے کو معاف نہ کرنا اور نہ ہی بخشنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تو کون ہوتا ہے کہ مجھ پر حکم چلائے کہ میں فلاں کو معاف نہ کروں۔ میں نے اس بندے کو معاف کر دیا ہے اور اس بددعا کرنے والے کے صرف یہ کہنے کی وجہ سے کہ اے اللہ! فلاں کو معاف نہ کرنا، میں نے اس کے سارے اعمال ختم کر دیے ہیں۔

حضرت علیؑ کا دعویٰ سلونی

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن موسٰى بن بابويه القمى رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: حدثنا محمد بن يحيى العطار قال: حدثنا احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه عن خلف بن حماد الأزدى عن ابى الحسن العبدى عن الأعمش عن عنايه بن ربعى قال: كان على امير

المؤمنينؑ كثيرا ما يقول:سلونى قبل ان تفقدونى فوالله ما من ارض مخصبة ولا مجدبة ولا فئة تضل مائة أو تهدى مائة الا وانا اعلم قائدها وسائقها وناعقها الى يوم القيامة۔

(بحذف اسناد) عنایہ بن ربعیؒ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علی علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے۔ اے لوگو! مجھ علیؑ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھے اپنے درمیان نہ پاؤ۔ پس خدا کی قسم، زمین پر کوئی سرسبز میدان ایسا نہیں، کوئی بیابان ایسا نہیں اور نہ کوئی ایسا گروہ ہے جو ہدایت یافتہ ہے اور کوئی ایسا گروہ نہیں جو گمراہ ہوگا مگر یہ کہ میں اس کے قائد کو بھی جانتا ہوں۔ اس کو چلانے والے کو بھی جانتا ہوں اور پیچھے سے ہانکنے والے کو بھی قیامت تک کے لیے جانتا ہوں۔

نبی اکرمؐ کے گھر میں سانپ کا پایا جانا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنى ابو الحسن على بن محمد الكاتب قال: حدثنى الحسن بن على الزعفرانى قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنا محمد بن على قال: حدثنا العباس بن عبدالله العنبرى عن عبدالرحمٰن بن الاسود اليشكرى عن عون بن عبيدالله عن ابيه عن جده ابى رافع قال: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوما وهو نائم وحية فى جانب البيت فكرهت ان اقتلها فأوقظ النبى صلى الله عليه وآله وسلم، فظننت انه يوحى اليه، فاضطجعت بينه وبين الحية فقلت: ان كان منها سوء كان الى دونه فمكثت هنيئة فاستقيظ النبى صلى الله عليه وآله وسلم وهو يقرأ ﴿انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا﴾ حتىٰ اتىٰ آخر الآية ثم قال: الحمدلله الذى أتم لعلى نعمته وهنيئا له بفضل الله الذى آتاه۔ ثم قال لى: ما لك ههنا؟ فأخبرته خبر الحية فقال لى: اقتلها، ففعلت ثم قال: يا أبا رافع كيف أنت وقوم يقاتلون علياً وهو على الحق

وهم على الباطل جهادهم حق الله عز اسمه فمن لم يستطع فبقلبه ليس وراء ه شئ؟ فقلت: يارسولؐ الله ادع الله لی ان ادركتهم ان يقوينی على قتالهم۔ قال: فدعا النبیﷺ وقال: ان لكل نبی أمينا وان أمينی ابورافع، قال: فلما بايع الناس عليا بعد عثمان وسار طلحة والزبير ذكرت قول النبیﷺ فبعت داری بالمدينة وارضا لی بخيبر وخرجت بنفسی وولدی مع أمير المؤمنينؑ لاستشهد بين يديه، فلم ازل معه حتٰی دعا من البصرة وخرجت معه الى صفين فقاتلت بين يديه بها وبالنهروان ولم ازل معه حتٰی استشهد، فرجعت الى المدينة وليس لی بها دار ولا ارض، فأعطانی الحسن بن علی عليهما السلام ارضاً بيتبع وقسم لی شطر دار أميرالمؤمنينؑ، فنزلتها وعيالی۔

(بحذف اسناد) ابورافع نے بیان کیا ہے: میں ایک دن حضرت رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ سو رہے ہیں اور آپؐ کے گھر کی ایک جانب ایک سانپ تھا۔ میں نے اس کو مارنا پسند نہ کیا، ایسا نہ ہو کہ رسولؐ خدا بیدار ہو جائیں۔ میں نے گمان کیا کہ آپؐ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ میں آپؐ کے اور سانپ کے درمیان پہلو کے بل لیٹ گیا اور یہ خیال کیا کہ اگر سانپ کوئی بُرا ارادہ کرے تو وہ مجھ تک محدود رہے۔ حضورؐ تک اس کی رسائی نہ ہو۔ پس میں کچھ دیر ایسے ہی لیٹا رہا کہ حضرت رسولؐ خدا نیند سے بیدار ہوئے اور آپؐ یوں فرما رہے تھے:

انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الى اخره

یعنی آخر آیت تک آپؐ پڑھ رہے تھے پھر آپؐ نے فرمایا: الحمد للہ...... کہ تمام حمد ہے اس ذاتِ پروردگار کے لیے جس نے علیؑ کے لیے اپنی نعمت کو مکمل فرمایا اور ان کو وہ فضیلت مبارک ہو جو خدا نے ان کو عطا فرمائی ہے۔

پھر آپؐ نے مجھے فرمایا: اے ابورافع! تیری اس قوم کے مقابلے میں کیا حالت ہو گی جو علیؑ کے مقابلے میں جنگ کریں گے جبکہ علیؑ حق پر ہوں گے اور وہ قوم باطل پر ہو گی اور ان کے

مقابل میں جہاد حق ہے۔ اللہ کے لیے کہ جس کا نام عزیز ہے اور جو ان کے خلاف جہاد کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کو اپنے دل سے اس قوم سے نفرت کرنی چاہیے اور اس سے کم کوئی چیز نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ میں ان لوگوں کو پا سکوں اور مجھے ان کے مقابلے میں جہاد کرنے کی قوت و طاقت عطا فرمائے۔

راوی بیان کرتا ہے: رسولؐ خدا نے دعا فرمائی اور فرمایا: ہر نبیؑ کی امت میں ایک امین ہوتا رہا ہے اور میری امت میں میرا امین ابو رافع ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: جب لوگوں نے عثمانؓ کے بعد حضرت علیؑ کی بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بیعت کو توڑ دیا تو مجھے نبی اکرم کا فرمان یاد آ گیا۔ پس میں نے مدینہ سے اپنا گھر اور خیبر کی اپنی زمین دونوں کو فروخت کر دیا اور اپنے والد کے ساتھ مل کر حضرت امیر المومنین علیؑ کے ساتھ نکلا، تا کہ آپؑ کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے درجۂ شہادت پر فائز ہو سکوں۔ میں ہمیشہ آپؑ کے ساتھ رہا یہاں تک کہ بصرہ سے فارغ ہو کر میں آپؑ کے ساتھ جنگ صفین کے لیے بھی گیا۔ وہاں بھی میں نے آپؑ کے سامنے آپؑ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کیا اور پھر نہروان میں بھی گیا اور ہمیشہ آپؑ کے ساتھ رہا تا کہ میں شہادت حاصل کر سکوں۔ جب ہم نہروان سے فارغ ہو کر واپس مدینہ آئے تو میرے پاس نہ تو اپنا گھر تھا اور نہ کوئی زمین۔ پھر امام حسن بن علی علیہما السلام نے مجھے اپنی زمین عطا فرمائی، تا کہ میں کاشت کاری کروں اور امیر المومنینؑ کے گھر میں سے ایک حصّہ مجھے عطا فرمایا۔ اس میں میں اور میرے خاندان والے اقامت پذیر ہوئے۔

اللہ سے ڈرو اور نیک بھائی بن جاؤ

(وعنه) قال: حدثني والدي رحمه الله عن محمد بن محمد قال: أخبرني ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن ابيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن شعيب العقرقوفي قال: حدثنا ابوعبيد قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول لأصحابه وانا حاضر: اتقوا الله وكونوا أخوة بررة متحابين

فی اللّٰه متواصلین متراحمین، تزاوروا وتلاقوا وتذاکروا وأحیوا امرنا۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابوعبیدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: (جبکہ میں بھی ان کے درمیان موجود تھا) اللہ سے ڈرو اور آپس میں اچھے بھائی بن جاؤ اور ایک دوسرے سے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے محبت کرو، ایک دوسرے سے اچھے تعلقات قائم کرو، ایک دوسرے پر مہربانی کرنے والے بن جاؤ اور ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے بن جاؤ اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور ایک دوسرے کو یاد رکھو اور ہمارے احکام کو زندہ رکھو۔

میرے اہلِ بیتؑ کی مثال بابِ حطّہ کی ہے

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال حدثنی محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی بن عبدالکریم قال: حدثنا ابواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی قال: أخبرنی عباد بن یعقوب قال: حدثنا الحکم بن ظهیر عن ابی اسحاق عن رافع مولی ابی ذر قال: رأیت أبا ذر رحمه الله آخذاً بحلقة باب الکعبة مسقبل الناس بوجهه وهو یقول: من عرفنی فانا جندب الغفاری ومن لم یعرفنی فأنا أبو ذر الغفاری، سمعت رسولؐ الله یقول: من قاتلنی فی الأولی وقاتل أهل بیتی فی الثانیة حشره اللّٰه تعالٰی فی الثالثة مع الدجال، انما مثل أهل بیتی فیکم کمثل سفینة نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها، غرق، ومثل باب حطة من دخله نجا ومن لم یدخله هلك۔

(بحذفِ اسناد) حضرت ابوذرؓ کے غلام رافع نے بیان کیا ہے: وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو دیکھا کہ آپ کعبہ کے دروازے کی زنجیر کو ہاتھوں میں لیے ہوئے لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے تھے اور یوں فرمارہے تھے: جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ میں

جندب الغفاری ہوں اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص پہلے میرے مقابلے میں جنگ کرتا رہا پھر دوسری مرتبہ میرے اہل بیتؑ کے مقابلے میں جنگ میں آیا تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ تیسری مرتبہ دجال کے ساتھ محشور فرمائے گا۔ سوائے اس کے کہ میرے اہل بیتؑ کی مثال تمہارے درمیان کشتیٔ نوحؑ کی ہے جو اس پر سوار ہو جائے گا وہ نجات پا جائے گا اور جو اس سے دوری اختیار کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ میرے اہل بیتؑ کی مثال تم میں اس باب حطہ کی ہے (جو بنی اسرائیل کے درمیان میں تھا) جو اس میں داخل ہو جائے گا وہ نجات پا جائے گا اور جو اس میں داخل نہیں ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

لیلۃ القدر کیا ہے؟

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن ابيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم قال: سئل أبو جعفرؑ عن ليلة القدر؟ فقال: تنزل فيه الملائكة والكتبة الى سماء الدنيا فيكتبون ماهو كائن بعامر السنة وما يصيب العباد فيها، وامر موقوف للّٰه تعالٰى فيه المشيئة يقدم منه ما يشاء ويؤخر ما يشاء، وهو قوله تعالٰى: ﴿يمحو اللّٰه ما يشاء ويثبت وعنده أُم الكتاب﴾۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلمؒ نے بیان کیا ہے: حضرت امام ابوجعفرؑ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا کہ یہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وہ رات ہے جس میں ملائکہ اور لکھنے والے فرشتے اس دنیا کے آسمان پر نازل ہوتے ہیں اور آیندہ سال میں جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے وہ سب کچھ تحریر کرتے ہیں اور جو کچھ اس سال میں بندوں کے ساتھ ہونے والا ہوتا ہے اس کو بھی رقم کرتے ہیں اور یہ امر اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہوتا ہے۔ اس میں سے جس کو وہ چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جس کو

چاہتا ہے مؤخر کر دیتا ہے۔ یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی جس کے بارے میں وہ ارشاد فرماتا ہے:

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ (سورۂ رعد، آیت ۳۹)

''کہ جس کو وہ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔''

جو عمل تقویٰ کے ساتھ ہو وہ کم نہیں ہوتا

(وعنه) عن شخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا محمد بن هرون بن عبدالرحمٰن الحجازي قال: حدثنا ابي قال: حدثنا عيسٰى بن أبي الورد عن احمد بن عبدالعزيز عن ابي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال امير المؤمنين علي بن ابي طالبؑ: لا يقل مع التقوى عمل، وكيف يقل ما يتقبل۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو عمل تقویٰ کے ساتھ انجام دیا جائے وہ کم نہیں ہوتا، کیونکہ جو عمل قبول ہو جائے وہ بھلا کم کیسے ہو سکتا ہے؟

جو رزق تیرے مقدر میں ہے وہ موت کی طرح ضرور ملے گا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن حسين المقرئ قال: حدثنا ابوالقاسم علي بن محمد قال: حدثنا ابوالعباس الأحوص بن علي بن مرداس قال: حدثني محمد بن الحسين بن عيسٰى الرواسي قال: حدثني سماعة بن مهران عن ابي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: من اليقين ان

لا ترضوا الناس، بسخط اللّٰه ولا تكرهوا هم على ما لم يؤتكم اللّٰه من فضله، فان الرزق لا يسوقه حرص حريص ولا يرده كره كاره، ولو أن احدكم فر من رزقه كما يفر من الموت لأدركه كما يدركه الموت۔

(بحذف اسناد) سماعہ بن مہرانؓ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

یقین میں سے ایک چیز یہ ہے کہ انسان کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر خدا کو ناراض نہ کرے اور اللہ نے جو انھیں اپنا فضل عطا فرمایا ہے اس سے کراہت اور ناپسندیدگی کا اظہار نہ کرے، کیونکہ حریص کا لالچ رزق کو زیادہ نہیں کر سکتا۔ اس کو اپنی طرف کھینچ نہیں سکتا اور کراہت کرنے والے کی کراہت اس رزق کو روک نہیں سکتی۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے رزق سے فرار بھی کرنا چاہے تو فرار نہیں کر سکتا، جس طرح موت سے فرار نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ اس کو ضرور آئے گی۔

باب سوئم

زمین پر جو اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟

(حدثنا) الشیخ السعید المفید ابوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی (رض) بمشهد مولانا أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب صلوات اللّٰه علیه وآله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی رحمه اللّٰه فی شعبان سنة خمس وخمسین واربعمائة قال: أخبرنا الشیخ السعید ابو عبداللّٰه محمد بن محمد بن النعمان رحمه اللّٰه تعالٰی قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویه قال: حدثنی ابی قال: حدثنا سعد بن عبداللّٰه عن ایوب بن نوح عن صفوان بن یحیی عن ابان بن عثمان عن ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد علیهما السلام قال: اذا کان یوم القیامة نادی مناد من بطنان العرش: این خلیفة اللّٰه فی ارضه؟ فیقوم داود النبیؑ، فیأتی النداء من عند اللّٰه عزوجل: لسنا ایاك اردنا وان کنت للّٰه خلیفة ثم ینادی مناد ثانیاً: این خلیفة اللّٰه فی ارضه؟ فیقوم أمیرالمؤمنین علی بن ابی طالبؑ، فیأتی النداء من قبل اللّٰه عزوجل: یامعشر الخلائق هذا علی بن ابی طالب خلیفة اللّٰه فی ارضه وحجته علی عباده، فمن تعلق بحبله فی دار الدنیا فلیتعلق بحبله فی هذا الیوم یسرضئ بنوره ولیتبعه الی الدرجات العلی من الجنات۔ قال: فیقوم الناس الذین قد تعلقوا بحبله فی الدنیا فیتبعونه الی الجنة، ثم یأتی

النداء من عندالله عزوجل: ألا من تعلق بامام فی دار الدنیا فلیتبعه الی حیث یذهب، فحینئذ ﴿اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ○ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ○﴾ (سورۂ بقرہ، آیات ۱۶۶، ۱۶۷)

(بحذفِ اسناد) جناب ابان بن عثمان نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب قیامت کے دن وسطِ عرش سے منادی کی ندا آئے گی: اللہ کی زمین پر اس کا خلیفہ کہاں ہے؟

جناب داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: آپؑ کا ارادہ کیا تھا۔ اگر چہ آپؑ بھی اللہ کے خلیفہ ہیں۔ پھر دوبارہ آواز آئے گی: اللہ کی زمین پر اس کا خلیفہ کہاں ہے؟ اس مرتبہ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے اہلِ محشر! یہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں جو میری زمین پر میرے خلیفہ تھے اور میرے بندوں پر میری حجت تھے۔ دنیا میں جو شخص اس کے دامن سے متمسک رہا ہے (یعنی جو دنیا میں اس کی اطاعت میں رہا ہے) وہ آج کے دن بھی اس کے دامن کے ساتھ اپنے آپ کو متمسک کرے (یعنی ان کے ساتھ ہو جائے) اور ان کے نور سے روشنی حاصل کرے اور جنت کے اعلیٰ درجات میں ان کی اتباع کرتے ہوئے چلا جائے۔

آپؑ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے اہلِ محشر! جو جو دنیا میں جس جس امام کی اتباع کرتا رہا ہے، اپنے اپنے امام کی اتباع کرتے ہوئے جدھر اس کا امام جائے اُدھر وہ بھی چلا جائے۔ اس وقت لوگوں کی حالت ایسی ہو گی جس کی قرآن ترجمانی کر رہا ہے۔

''وہ کیا بُرا اور سخت وقت ہو گا جب امام اور پیشوا اپنے پیروکاروں سے پیچھا چھڑائیں گے اور وہ اپنی آنکھوں سے عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے درمیان کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے اور پھر وہ لوگ جو پیروکار ہوں گے وہ فریاد کریں گے: اے کاش! اگر ہمیں دنیا میں دوبارہ پلٹایا جائے تو ہم بھی تم سے ایسی بیزاری کا اعلان کریں جس طرح آج تم ہم سے بیزاری اختیار

کر رہے ہو اور یوں ہی خدا ان کے اعمال کو حسرت کے ساتھ دکھائے گا، بھلا وہ اب جہنم سے کیسے نجات پا سکیں گے"۔ (سورۂ بقرہ، آیات ۱۶۶، ۱۶۷)

ابن عباسؓ کا بصرہ کے منبر پر خطبہ

(وعنه) عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا المظفر بن احمد البلخی قال: حدثنا ابوبكر محمد بن احمد بن ابی الثلج قال: حدثنا ابو عبداللّٰه جعفر بن محمد بن الحسين قال: حدثنا عيسٰی بن مهران قال: حدثنا حفص بن عمر الفرّا قال: حدثنا ابومعاد الخراز قال: حدثنی يونس بن عبدالوارث عن ابيه قال: بينا ابن عباس رحمه اللّٰه يخطب عندنا علی منبر البصرة اذ أقبل علی الناس بوجهه ثم قال: اينها الأمة المتحيرة فی دينها واللّٰه لو قدمتم من قدم اللّٰه وأخرتم من أخر اللّٰه وجعلتم الوراثة والولاية حيث جعلها اللّٰه ما عال سهم من فرائض اللّٰه، ولا عال ولی اللّٰه، ولا اختلف اثنان فی حكم اللّٰه ﴿فذوقوا وبال ما فرطتم فيه بما قدمت ايديكم وسيعلم الذين ظلموا أی منقلب ينقلبون﴾۔

(بحذف اسناد) یونس بن عبدالوارث نے بیان کیا ہے کہ ہمارے درمیان بصرہ کے منبر پر ابن عباسؓ خطبہ دے رہے تھے۔ اس دوران آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے وہ قوم! جو اپنے دین میں پریشان و متحیر ہو! اللہ کی قسم، اگر تم لوگ اس دین میں اسے مقدم کرتے جسے اللہ نے مقدم کیا تھا اور اس کو مؤخر رکھتے جس کو اللہ نے مؤخر اور پیچھے رکھا تھا اور نبیؐ کی وراثت اور ولایت کو تم وہیں پر قرار دیتے جہاں پر خدا نے قرار دیا تھا تو اللہ کے فرائض میں سے کوئی فرض ضائع نہ ہوتا اور اللہ کا کوئی ولی ظلم کا شکار نہ ہوتا اور کوئی دو بندے حکم خدا میں اختلاف نہ کرتے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: پس اب اس نافرمانی کی اذیت برداشت کرو اور جو کچھ تم نے اپنے ہاتھوں سے افراط و تفریط کی ہے اس کا انجام دیکھو، اور عنقریب وہ لوگ جو

ظلم کرنے والے ہیں وہ مان لیں گے کہ ان کو ایک لوٹنے والے کی طرف لوٹنا پڑے گا۔

علیؑ کے کسی حکم میں نبی سے اختلاف نہیں ہوگا

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد رحمہ اللہ قال: حدثنی والدی (رض) قال: حدثنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد ابن محمد بن سعید قال: حدثنا عبید بن حمدون الرواسی قال: حدثنا الحسن بن ظریف قال: سمعت ابا عبداللّٰه جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: لا تجد علیاً (ع) یقضی بقضاء الا وجدت له اصلا فی السنة۔ قال: وکان علیؑ یقول: لو اختصم الی رجلا فقضیت بینهما ثم مکثا احوالا کثیرة ثم أتیانی فی ذٰلک الأمر لقضیت بینهما قضاء واحداً لأن القضاء لا یحول ولا یزول۔

(بحذف اسناد) حسن بن ظریفؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے نہیں پایا (یعنی نہیں دیکھا) کہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے کوئی حکم فرمایا ہو (یا کوئی فیصلہ کیا ہو) مگر یہ کہ اس کی اصل سیرت رسول اکرمؐ میں نہ پائی جاتی ہو۔ آپؑ نے فرمایا: حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے: اگر دو شخص میرے پاس کوئی خصومت یا جھگڑا لے کر آئیں اور میں ان کے درمیان فیصلہ کروں وہ چند سال گزرنے کے بعد دوبارہ وہی قضاوت لے کر آئیں تو میں ان کے درمیان ویسا ہی فیصلہ کروں گا، دونوں حالتوں میں فیصلہ ایک ہوگا، کیونکہ میرا فیصلہ نہ تبدیل ہوتا ہے اور نہ ہی وہ زائل ہوتا ہے۔

ماں کی ناراضگی کا اثر

(وعنه) عن شیخه عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابونصر محمد بن الحسین البصیر

المقری قال: أخبرنی ابو القاسم علی بن محمد قال: حدثنا علی بن الحسن قال: حدثنا الحسن بن علی بن یوسف عن ابی عبداللّٰہ زکریا بن محمد المؤمن عن سعید بن یسار قال: سمعت ابا عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: ان رسول اللّٰہ ﷺ حضر شابا عند وفاته فقال له: قل لا الٰه الا اللّٰہ۔ قال: فاعتقل لسانه مرارا فقال لامرأة عند رأسه: هل لهٰذا أم؟ قالت: نعم انا أمه۔ قال: أفساخطة أنت علیه؟ قالت: نعم ما کلمته منذ ست حجج، قال لها: ارضی عنه، قالت: رضی اللّٰہ عنه یارسولؐ اللّٰہ برضاك عنه، فقال له رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله: قل لا الٰه الا اللّٰہ، فقالها، فقال النبی ﷺ: ما تری؟ فقال: اری رجلا اسود قبیح المنظر وسخ الثیاب منتن الریح قد والینی الساعة فأخذ یکضنی، فقال النبی ﷺ قل: ﴿یامن یقبل الیسیر ویعفو عن الکثیر اقبل منی الیسیر واعف عنی الکثیر انك انت الغفور الرحیم﴾ فقالها الشاب، فقال له النبی ﷺ: انظر ما تری؟ قال: اری رجلا ابیض اللون حسن الوجه طیب الریح حسن الثیاب قد ولینی واری الأسود وقد تولی عنی۔ قال: اعد، فأعاد، قال: ما تری؟ قال: لست اری الأسود وأری الأبیض قد ولینی، ثم طفی علی تلك الحال۔

(بحذف اسناد) سعید بن یسار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا ایک نوجوان کی وفات کے وقت (یعنی وقت نزع) اس کے قریب آئے۔ آپؐ نے اس نوجوان سے فرمایا: کہو لا الٰہ الا اللہ۔ جب وہ نوجوان اس کلمہ کو ادا کرنا چاہتا تو اس کی زبان اٹک جاتی اور وہ ان کلمات کو ادا نہ کر پاتا۔ آپؐ نے اس عورت کو جو اس کے سرہانے کی طرف کھڑی تھی فرمایا: کیا اس نوجوان کی ماں موجود ہے؟ اُس عورت نے جواب میں عرض کیا: ہاں! میں اس کی ماں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا:

کیا تم اپنے اسے بیٹے پر ناراض ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں! یا رسولؐ اللہ! چھٹے سال سے میرے اور اس کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس سے راضی ہو جاؤ۔ اس عورت نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کی رضائیت وخوشی اور خدا کی رضایت وخوشی کی خاطر میں اس سے راضی ہو رہی ہوں۔ اس کے بعد نبی اکرمؐ نے دوبارہ اس نوجوان سے فرمایا: کہو لا الہ الا اللہ۔ اس مرتبہ یہ کلمہ اس نوجوان نے اپنی زبان سے جاری کر دیا۔

پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا: اب بتاؤ! اب کیا دیکھ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! میں ایک سیاہ رنگ کے خوفناک آدمی کو دیکھ رہا ہوں، جس کی شکل انتہائی ڈراؤنی ہے۔ اُس نے گندا لباس پہن رکھا ہے اور اس کے منہ سے بدبو آ رہی ہے اور وہ میرے ایک گھٹنے کے قریب ہے اور اس نے میری گردن کو پکڑا ہوا ہے۔ نبی اکرمؐ نے اس سے فرمایا: اب کہو۔

یا من یقبل الیسیر ویعفو عن الکثیر اقبل منی الیسیر واعف عنی الکثیر انك انت الغفور الرحیم

''اے وہ ذات جو تھوڑا قبول کر لیتی ہے اور زیادہ کو معاف کر دیتی ہے میری طرف سے بھی تھوڑا قلیل قبول کر لے اور زیادہ کو معاف کر دے کیونکہ تو بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

اس نوجوان نے ان کلمات کو اپنی زبان سے جاری کیا۔

نبی اکرمؐ نے دوبارہ اس سے فرمایا: اب بتاؤ کیا نظر آ رہا ہے؟

اس نوجوان نے عرض کیا: میں دیکھ رہا ہوں ایک سفید رنگ کا خوبصورت جوان جس نے اچھا لباس زیب تن کیا ہوا ہے اور اس سے بہت اچھی خوشبو آ رہی ہے، وہ میرے قریب آ گیا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ سیاہ جوان مجھ سے دُور ہو رہا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: ان کلمات کو دوبارہ پڑھو۔ اس نے دوبارہ پڑھا۔

آپؐ نے فرمایا: اب کیا دیکھ رہا ہے؟

اس نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اب میں اس سیاہ جوان کو نہیں دیکھ رہا اور اس سفید اور خوبصورت جوان کو دیکھ رہا ہوں جو میرے قریب ہو رہا ہے پھر وہ نوجوان اسی حالت میں اس دنیا سے کوچ کر گیا۔

سورۂ فتح کی شانِ نزول

(وعنه) عن شيخه (رض) المفيد ابوعلى الحسن بن محمد عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوالحسن على ابن بلال المهلبى قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن الحسين البغدادى قال: حدثنا الحسين بن عمر المقرى عن على بن الأزهر عن على بن صالح المكى عن محمد بن عمر بن على عن ابيه عن جده (ع) قال: لما نزلت علي النبى ﷺ ﴿اذا جاء نصر الله والفتح﴾ فقال لى: ياعلى لقد جاء نصر الله والفتح فاذا رأيت الناس يدخلون فى دين الله افواجاً فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا، ياعلى ان الله تعالىٰ قد كتب على المؤمنين الجهاد فى الفتنة من بعدى كما كتب عليهم جهاد المشركين معى، فقلت: يارسولؐ الله وما الفتنة التى كتب علينا فيها الجهاد؟ قال: فتنة قوم يشهدون ان لا اله الا الله وانى رسول الله، وهم مخالفون لسنتى وطاعنون فى دينى۔ فقلت: فعلى م نقاتلهم يارسولؐ الله وهم يشهدون ان لا اله الا الله وانك رسولؐ الله؟ فقال: على احداثهم فى دينهم وفراقهم لأمرى واستحلالهم دماء عترتى، قال: فقلت يارسولؐ الله انك كنت وعدتنى الشهادة فسل الله تعجيلها لى، فقال: أجل قد كنت وعدتك الشهادة فكيف صبرك اذا خضبت هذه من هذا ۔ واومى الى رأسى ولحيتى۔ فقلت: يارسولؐ الله أما اذا بينت لى ما بينت فليس بموطن صبر لكنه موطن بشرى وشكر، فقال: اجل فأعد للخصومة فانك تخاصهم أمتى، قلت: يارسولؐ الله ارشدنى الفلج، قال: اذا رأيت قومك قد عدلوا عن الهدى الى الضلال

فخاصمهم، فان الهدىٰ من الله والضلال من الشيطان،
ياعلي ان الهدى هو اتباع امر الله دون الهوى والرأى،
وكأنك بقوم قد تأولوا القرآن وأخذوا بالشبهات واستحلوا
الخمر والنبيذ والبخس بالزكاة والسحت بالهدية، فقلت:
فماهم اذا فعلوا ذٰلك أهم أهل فتنة أو أهل ردة؟ فقال: هم
أهل فتنة يعمهون فيها الى ان يدركهم العدل، فقلت:
يارسولؐ الله العدل منا أم من غيرنا؟ فقال: بل منا، بنا فتح
الله وبنا يختم الله وبنا ألف الله بين القلوب بعد الشرك،
وبنا يؤلف بين القلوب بعد الفتنة، فقلت: الحمدلله على
ما وهب لنا من فضله۔

(بحذف اسناد) جناب محمد بن عمر بن علی نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت علی علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب نبی اکرمؐ پر سورۂ اذا جاء نصر الله والفتح نازل ہوئی تو آپؐ نے مجھے فرمایا:

اے علیؑ! تحقیق اللہ کی مدد اور فتح آ چکی ہے۔ پس اب آپ دیکھیں گے کہ لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہوں گے۔ پس آپ اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہو اور اس سے استغفار کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اے علیؑ! تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنین پر میرے بعد فتنوں کے مقابلے میں جہاد کو واجب قرار دیا ہے۔ جیسے ان پر میرے ساتھ مل کر مشرکین کے خلاف جہاد واجب و لازم قرار دیا گیا ہے۔

میں نے (علیؑ فرماتے ہیں) عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! وہ کون سے فتنے ہیں جن کے لیے ہم پر جہاد کو واجب قرار دیا گیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: یہ اس قوم کے فتنے ہیں جو لا اله الا الله وانی محمد رسول الله کی گواہی دیتی ہو گی لیکن میری سنت و سیرت کی مخالف ہو گی۔ میرے دین میں فتنہ ڈالیں گے (یعنی شب خون ماریں گے)۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کس بنا پر ہم ان کے خلاف جہاد کریں گے، کیونکہ وہ

لا الہ الا اللّٰہ وانک رسول اللّٰہ کی گواہی دیتے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: اس بنا پر ان کے خلاف جہاد ہوگا کہ وہ اپنے دین میں نئی بدعات ایجاد کریں گے اور میرے امر و حکم میں جدائی ڈالیں گے اور میری عترت و اہل بیتؑ کے خون کو اپنے لیے مباح قرار دیں گے۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! تحقیق آپؐ نے میرے ساتھ شہادت کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ پس آپؐ سے التماس کرتا ہوں کہ آپؐ دعا فرمائیں کہ وہ شہادت مجھے جلدی نصیب ہو جائے۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! ہاں، میں نے آپؑ سے شہادت کا وعدہ کر رکھا ہے، آپؑ اس وقت کیسے صبر کریں گے جب آپؑ کی یہ اس سے رنگین ہوگی اور حضورؐ نے حضرتؑ کی پشت مبارک اور سر اقدس کی طرف اشارہ فرمایا۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! جب آپؐ کی بیان کردہ حقیقت میرے سامنے آشکار ہوگی تو وہ صبر کا مقام نہیں ہوگا بلکہ بشارت اور شکر کا مقام ہوگا۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! اپنے آپؑ کو اس دشمنی کے لیے تیار کرو جو میرے بعد میری اُمت نے آپ کے ساتھ کرنی ہے۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ میری کامیابی کی دعا کریں۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! جب آپؑ دیکھیں کہ قوم ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کی طرف جا رہی ہے تو اس وقت آپؑ ان کے دشمن بن جانا، کیونکہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور گمراہی شیطان کی طرف سے ہوگی۔

اے علیؑ! تحقیق ہدایت یہ ہے کہ بغیر ہوا و ہوس کے حکم خدا کی اتباع کی جائے، اور آپؑ کا ایسی قوم سے واسطہ پڑے گا جو قرآن کی تاویل کریں گے اور محکمات کو چھوڑ کر شبہات کی طرف جائیں گے اور ان کو اخذ کریں گے۔ شراب اور نبیذ کو حلال قرار دیں گے اور زکوٰۃ کو جرمانے اور رشوت کو ہدیہ قرار دیں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! جب وہ لوگ اس طرح کریں گے تو کیا وہ اہل بدعت ہوں گے یا اہل فتنہ؟

آپؐ نے فرمایا: وہ اہل فتنہ ہوں گے اور اس فتنہ کو عام کریں گے، یہاں تک کہ ان کا عدل سے سامنا ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا وہ عدل ہماری طرف سے ہوگا یا

ہمارے غیر کی طرف سے؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ عدل ہماری طرف سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہی ذریعے ابتدا کی ہے اور ہم پر ہی اختتام کرے گا اور ان لوگوں کے شرک کے بعد ہمارے ہی ذریعے سے ان کے دلوں کو دوبارہ اللہ تعالیٰ ملائے گا اور فتنوں کے بعد ان کے دلوں میں ہمارے ذریعے دوبارہ الفت پیدا کرے گا۔

میں نے عرض کیا: تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے اس کے اس فضل و نعمت پر جو اس نے ہمیں عطا فرمائیں ہیں۔

علیؑ کے شیعوں کے معاملے کو خدا میرے سپرد کردے گا

(وعنه) عن شيخه عن والده (رض) قال: أخبرني ابو عبدالله محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن الحسين بن محمد بن عامر عن المعلى بن محمد البصري عن محمد بن جمهور القمي قال: حدثنا ابوعلي الحسن بن محبوب قال:سمعت ابا محمد الرائبي رواه عن ابي الورد قال: سمعت اباجعفر محمد ابن علي الباقر عليهما السلام يقول: اذا كان يوم القيامة جمع الله الناس في صعيد واحد من الأولين والآخرين عراة حفاة، فيوقفون على طريق المحشر حتى يعرقوا عرقا شديدا وتشتد أنفاسهم، فيمكثون بذلك ماشاء الله، وذلك قوله ﴿ولا تسمع الا همسا﴾ ثم قال: ينادي مناد من تلقاء العرش اين النبي الأمي؟ قال: فيقول الناس قد اسمعت. كلافسم باسمه، فقال: فينادي اين نبي الرحمة محمد بن عبدالله؟ قال: فيقوم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيتقدم امام الناس كلهم حتى ينتهي الى حوض طوله ما بين أيلة وصنعاء فيقف عليه ثم ينادي بصاحبكم فيقوم امام الناس ويقف معه، ثم يؤذن

للناس فيمرون، قال ابوجعفرؑ: فبين وارد يومئذ وبين مصروف، واذا رأى رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من يصرف عنه من محبينااهل البيت بكى وقال: يارب شيعة على يارب شيعة على، قال: فيبعث الله عليه ملكا فيقول له ما يبكيك يامحمد؟ قال: فيقول وكيف لا ابكى لاناس من شيعة أخى على بن ابى طالب أراهم قد صرفوا تلقاء أصحاب النار ومنعوا من ورود حوضى، قال: فيقول الله عزوجل يامحمد قد وهبتهم لك وصفحت لك عن ذنوبهم، وألحقتهم بك وبمن كانوا يتولون من ذُريتك، وجعلتهم فى زمرتك، وأوردتهم حوضك، وقبلت شفاعتك فيهم وأكرمتك بذلك۔ ثم قال ابوجعفر محمد بن على بن الحسين عليهما السلام: فكم من باك يومئذ وباكية ينادون: يامحمداه اذا رأوا ذٰلك۔ قال: فلا يبقى احد يومئذ كان يتولانا ويحبنا الا كان فى حزبنا ومعنا وورد حوضنا۔

(بحذف اسناد) ابوعلی الحسن بن محبوب نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابومحمد الواھی سے سنا ہے اور انھوں نے ابوالورد سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوجعفر محمد ابن علی الباقر علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اوّلین و آخرین کے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ وہ تمام لوگ میدانِ محشر میں کھڑے ہوں گے۔ یہاں تک کہ ہر ایک کے جسم سے بہت زیادہ پسینہ بہہ جائے گا اور ان کے نفوس تنگ ہو جائیں گے۔ اور وہ اس میدانِ محشر میں کھڑے رہیں گے، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اور اس کی طرف خدا کے اس فرمان کا اشارہ ہے:

ولا تسمع الا همسا

''یعنی اس دن بہت آہستہ آواز بھی سنی جائے گی''۔

پھر عرش کی جانب سے منادی کی ندا آئے گی۔ وہ نبی جو اُمّی ہے وہ کہاں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: لوگ کہہ رہے ہوں گے: اے ہمارے اللہ! ہم نے سن لیا ہے۔ اے

میرے اللہ! آپ اس نبی کا نام لے کر پکاریں گے۔

آپ نے فرمایا: پھر آوازِ قدرت آئے گی: وہ نبی جو کائنات کے لیے رحمت بن کر آیا ہے جو محمد بن عبداللہؐ ہیں وہ کہاں ہیں؟ حضرت رسولِؐ خدا کھڑے ہو جائیں گے۔ آپؐ تمام لوگوں سے آگے آگے ہوں گے یہاں تک کہ آپؐ حوض پر تشریف فرما ہوں گے کہ جس حوض کی لمبائی ایلہ اور صفا کے درمیان میں ہوگی۔ آپؐ اس پر کھڑے ہوں گے۔ پھر آپؐ لوگوں کو ندا دیں گے۔ پس لوگ آپؐ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور آپؐ اس مقام پر تشریف فرما ہوں گے اور آپؐ کے سامنے لوگوں کو گزرنے کا حکم دیا جائے گا اور آپؐ ان لوگوں میں ان کو بھی دیکھیں گے جو حوض پر وارد ہوں گے اور ان کو بھی دیکھیں گے جن کو حوض سے واپس پلٹایا جائے گا۔

جب رسولِؐ خدا اہل بیتؑ کے محبّوں میں سے بعض کو واپس جاتے ہوئے دیکھیں گے تو آپؐ گریہ فرمائیں گے اور بارگاہِ خدا میں عرض کریں گے: اے میرے رب! یہ علیؑ کے شیعہ ہیں۔ اے میرے رب! یہ علیؑ کے شیعہ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ آپؐ پر مبعوث فرمائے گا اور وہ عرض کرے گا: اے محمدؐ! آپؐ گریہ کیوں کر رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولِؐ خدا فرمائیں گے: میں کیوں گریہ نہ کروں ان لوگوں کے لیے جو میرے بھائی علی ابن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں۔ میرے حوض سے اصحابِ جہنم کے ساتھ ان کو بھی ہٹایا جا رہا ہے اور ان کو میرے حوض پر آنے سے روکا جا رہا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمدؐ! میں علیؑ کے شیعوں کو آپؐ کے سپرد کرتا ہوں اور آپؐ کی خوشی کی خاطر ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور میں ان کو آپؐ کے ساتھ اور آپؐ کی آلؑ میں سے جن کے ساتھ یہ محبت کرتے ہیں ملحق کرتا ہوں اور میں ان کو آپؐ کے گروہ میں قرار دیتا ہوں اور میں ان کو آپؐ کے حوض پر وارد کرتا ہوں اور ان کے بارے میں آپؐ کی شفاعت کو قبول کرتا ہوں اور آپؐ کے وسیلہ سے ان کو عزت اور کرامت عطا کرتا ہوں۔

پھر حضرت ابوجعفر محمد بن علی بن حسین علیہم السلام نے فرمایا: قیامت کے دن بہت زیادہ رونے والے اور رونے والیاں بغیر آواز سے پکاریں گے جب وہ آپؐ کو یوں دیکھیں گے تو آپ کو شفاعت کے لیے پکاریں گے۔

آپؑ نے فرمایا: قیامت کے دن کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو ہم سے محبت رکھتا ہوگا اور

ہماری ولایت کا اقرار کرتا ہوگا وہ ہماری جماعت اور گروہ میں ہوگا اور وہ ہمارے ساتھ ہمارے حوض پر وارد ہوگا۔

تم میں سے سب سے اچھے لوگ سخی ہیں

(وعنه) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ قال: حدثنا ابوعلى محمد بن همام الاسكافى قال: حدثنا عبدالله بن العلاء قال: حدثنا ابوسعيد الآدمى قال: حدثنى عمر بن عبدالعزيز المعروف برجل عن جميل بن دراج عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: خياركم سمحاؤكم وشراركم بخلاؤكم، ومن صالح الأعمال البر بالاخوان والسعى فى حوائجهم، وفى ذلك مرغمة للشيطان وتزحزح عن النيران ودخول الجنان. ياجميل اخبر بهذا الحديث غرر أصحابك، قلت: من غرر اصحابى؟ قال: هم البارون بالاخوان فى العسر واليسر، ثم قال: أما ان صاحب الكثير يهون عليه ذلك، وقد مدح الله صاحب القليل فقال: ﴿ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون﴾۔

(بحذف اسناد) جناب جمیل بن دراج نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو تم میں سے سخی ہیں اور تم میں سے بدتر اور شریر تر وہ لوگ ہیں جو تم میں سے بخیل ہیں اور جو شخص اپنے بھائیوں (یعنی مومن بھائیوں) کے ساتھ نیک اعمال انجام دے اور نیکی کرے گا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا وہ شخص شیطان کو ذلیل کرنے والا ہے۔ جہنم کی آگ سے دور رہنے والا ہے اور جنت میں داخل ہونے والا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے جمیل! اس حدیث کو اپنے مخصوص ساتھیوں تک پہنچا دو۔

میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! وہ مخصوص نیک ساتھی کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نیک لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں خواہ وہ تنگی میں ہوں یا وسعت میں ہوں (یعنی دونوں صورتوں میں اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں)۔

پھر آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! وہ شخص جو صاحب وسعت ہے اور اس کے پاس زیادہ مال ہے اس کے لیے یہ کام بہت آسان ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بھی تعریف فرمائی ہے جو تھوڑے مال کے ہوتے ہوئے بھی یہ نیکی کرتا ہے۔

پس اس نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر چہ وہ اپنے اوپر تنگی کو پاتے ہیں لیکن پھر بھی وہ اپنے نفس پر دوسرے کو ترجیح دیتے ہیں اور جو لوگ اپنے نفس کو حرص اور لالچ سے بچالیں تو وہ یہی لوگ ہیں جو کامیابی پانے والے ہیں"۔ (سورۂ حشر، آیت ۹)

لقمانؑ کا اپنے بیٹے کو نصیحت کرنا

(وعنه) عن شيخه (رض) عن الشيخ السعيد الوالد رضي الله عنه قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثني الحسين بن محمد بن عامر عن القاسم بن محمد الاصفهاني عن سليمان بن داود المنقري عن حماد بن عيسىٰ عن ابي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: كان فيما وعظ لقمان ابنه قال له: يابني اجعل في ايامك ولياليك وساعاتك نصيبا لك في طلب العلم، فانك لن تجد لك تضييعاً مثل تركه۔

(بحذف اسناد) حماد بن عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ابو عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی: اے میرے بیٹے! اپنے دنوں، راتوں اور ہر ساعت میں علم حاصل کرو۔ کیونکہ تو اس علم کے ترکہ کی مثل کسی دوسرے ترکہ کو نہیں پائے گا۔

رسولؐ خدا اور علیؑ دونوں عدالت میں مساوی ہیں

(وعنه) عن شيخه شيخ المفيد ابى على الحسن بن محمد الطوسى عن الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوعلى الحسن بن عبدالله القطان قال: حدثنا ابوعمر و عثمان بن احمد المعروف بابن السماك قال: حدثنا ابوبكر احمد بن محمد بن صالح التمار قال: حدثنا محمد بن مسلم الرازى قال: حدثنا عبدالله بن رجاء قال: حدثنا اسرائيل عن ابى اسحاق عن حبشى بن جنادة قال: كنت جالسا عند ابى بكر فأتاه رجل فقال: ياخليفة رسولؐ الله ان رسولؐ الله وعدنى ان يحثو لى ثلاث حثيات من تمر، فقال ابوبكر: ادعوا لى علياؑ، فجاء ه علىؑ فقال ابوبكر: يا ابا الحسن ان هذا يذكر ان رسولؐ الله وعده أن يحثو له ثلاث حثيات من تمر فاحثها له، فحثا له ثلاث حثيات من تمر فقال ابوبكر: عدوها فوجدوا فى كل حثية ستين تمرة، فقال ابوبكر: صدق رسولؐ الله، سمعته ليلة الهجرة ونحن خارجون من مكة الى المدينة يقول: يا ابابكر كفى وكف على فى العدل سواء۔

(بحذف اسناد) حبشی بن جنادہ نے بیان کیا ہے کہ مَیں ابوبکر خلیفہ اوّل کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا: اے رسولؐ خدا کے خلیفہ! رسولؐ خدا نے اپنی زندگی میں میرے ساتھ تین ہتھیلی بھر (یعنی دونوں ہاتھوں کو ملا کر جو ظرف بنایا جاتا ہے) کھجوریں دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔

ابوبکر نے کہا: میرے پاس علیؑ کو بلایا جائے۔ علی ابن ابی طالبؑ اس کے پاس تشریف لے آئے۔ ابوبکر نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ رسولؐ خدا نے میرے ساتھ تین مٹھی بھر کھجوروں کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس آپؑ اس کو یہ مقدار کھجوریں عطا فرمائیں۔ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اس کے لیے تین مٹھی بھر کھجوریں عطا فرمائیں۔

جناب ابوبکر بیان کرتے ہیں: ان میں سے ہر حثی (مٹھی) کو شمار کیا گیا تو ہر ایک کی کھجوریں ساٹھ (۶۰) ہوئیں (یعنی کل ۱۸۰ کھجوریں ہوئیں)۔ ابوبکرؓ فوراً بول اُٹھے اور کہا: رسولؐ خدا نے سچ فرمایا تھا۔ میں نے خود ہجرت کی رات جب ہم مکہ سے مدینہ کی طرف نکل رہے تھے تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ! میرا ہاتھ اور علیؑ کا ہاتھ عدالت میں برابر ہے۔

علیؑ سے محبت کرو

(وعنه) عن شيخه الشيخ المفيد ابى على الحسن بن محمد الطوسى (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابو على الحسن بن عبدالله القطان قال: حدثنا ابوعمر و عثمان بن احمد بن السماك قال: حدثنا احمد بن الحسين قال: حدثنا ابراهيم بن محمد بن بسام على على بن الحكم عن ليث بن سعد عن ابى سعيد الخدرى قال: قال رسولؐ الله: احبوا علياً فان لحمه من لحمى ودمه من دمى، لعن الله اقواماً من اُمتى ضيعوا فيه عهدى ونسوا فيه وصيتى، ما لهم عند الله من خلاق۔

(بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے لوگو! علی ابن ابی طالبؑ سے محبت کرو، کیونکہ ان کا گوشت میرا گوشت ہے، ان کا خون میرا خون ہے۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرے میری امت میں سے ان لوگوں پر جو علیؑ کے بارے میں میرے عہد کو ضائع کر دیں اور اس کے بارے میں میری وصیّت کو بھول جائیں۔ ایسے لوگوں کے لیے خدا کے نزدیک کوئی اجر و ثواب نہیں ہے۔

کوثر سے کیا مراد ہے؟

(وعنه) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا محمد بن اسماعيل قال: حدثنا محمد بن الصلت قال: حدثنا ابوكدينه عن عطاء عن سعيد بن جبير عن عبدالله بن العباس قال: لما نزلت

علی رسول اللّٰہ: ﴿انا اعطیناك الکوثر﴾ قال له علی بن ابی طالب: ما هو الکوثر یارسول اللّٰہ؟ قال: نهر اکرمنی اللّٰہ به، قال علیؑ: ان هذا النهر شریف فانعته لنا یارسول اللّٰہ، قال: نعم یاعلی الکوثر نهر تجری تحت عرش اللّٰہ تعالٰی ماؤه اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل والین من الزبد، حصاه الزبرجد والیاقوت والمرجان، حشیشه الزعفران، ترابه المسك الأذفر، قواعده تحت عرش اللّٰہ عزوجل، ثم ضرب رسول اللّٰہ یده علی جنب امیرالمؤمنینؑ وقال: یاعلی ان هذا النهر لی ولك ولمحبیك من بعدی۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں: جب جناب رسولِ خدا پر سورہ انا اعطیناك الکوثر نازل ہوئی تو علیؑ ابن ابی طالبؑ نے آپؐ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ کوثر کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت وکرامت عطا فرمائی ہے۔

علیؑ نے عرض کیا: یہ نہر شریف ہے کہ جس کے ذریعے آپؐ کو اللہ نے شرافت وکرامت عطا فرمائی ہے اس کے اوصاف ہمارے سامنے بیان فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا: ہاں! یاعلیؑ۔

کوثر وہ نہر ہے جو عرشِ خدا کے نیچے سے جاری ہوئی ہے کہ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ ملائم ہے، جس کے سنگریزے زبرجد، یاقوت اور مرجان کے ہیں اور اس کے کناروں پر اُگنے والی گھاس زعفران کی ہے اور اس کی مٹی تروتازہ مشک کی ہے اور اس کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہے۔ پھر حضرت رسولؐ خدا نے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے پہلو پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے علیؑ! تحقیق یہ نہر میرے، آپؐ کے لیے اور میرے بعد آپؐ کے ساتھ محبت کرنے والوں کے لیے ہے۔

عبداللہ بن خلیفہ طائی کی جنگِ بصرہ کے راستہ میں ملاقات

(وعنه) عن شیخه ابی علی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله

عن الشیخ السعید الوالد (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی بن عبدالکریم الزعفرانی قال: حدثنا ابواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی قال: أخبرنا اسماعیل بن ابان قال: حدثنا عمرو بن شمر قال: سمعت جابر بن یزید الجعفی یقول: سمعت اباجعفر محمد بن علیؑ یقول: حدثنی ابی عن جدی علیهما السلام قال: لما توجه امیر المؤمنینؑ من المدینة الی الناکثین بالبصرة نزل بالربذة، فلما ارتحل منهما لقیه عبداللّٰه بن خلیفة الطائی وقد نزل بمنزل یقال له (فاید) فقربه امیرالمؤمنینؑ فقال له عبداللّٰه الحمد للّٰه الذی رد الحق الی أهله ووضعه فی موضعه کره ذٰلك قوم او استبشروا به، فقد واللّٰه کرهوا محمداً ونابذوه وقاتلوه فرد اللّٰه کیدهم فی نحورهم وجعل دائرة السوء علیهم، واللّٰه لنجاهدن معك فی کل موطن حفظاً لرسول اللّٰه (ص)۔

فرحب به أمیرالمؤمنینؑ وأجلسه الی جنبه وکان له حبیبا وولیا یسائله عن الناس الی ان سأله عن ابی موسٰی الأشعری فقال واللّٰه ما انا واثق به وما آمن علیك خلافه ان وجد مساعداً علٰی ذٰلك، فقال امیرالمؤمنینؑ: ما کان عندی مؤتمناً ولا ناصحاً، ولقد کان الذین تقدمونی استولوا علی مودته وولوه وسلطوه بالأمر علی الناس، ولقد اردت عزله فسألنی الاشتر فیه ان اقره فأقررته علی کره منی له، وعملت علی صرفه من بعد۔ قال: فهو مع عبداللّٰه فی هذه ونحوه اذ اقبل سواد کثیر من قبل جبال طی، فقال امیر المؤمنینؑ انظروا ما هذا؟ وذهبت الخیل ترکض فلم تلبث ان رجعت

فقیل: هذه طی قدجاء تك تسوق الغنم والابل والخیل، فمنهم من جاء ك بهدایاه وکرامته ومنهم من یرید النفور معك الی عدوك، فقال امیرالمؤمنین جزی اللّٰه طیا خیراً ﴿وفضل اللّٰه المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما﴾ فلما انتهوا الیه سلموا علیه، قال عبداللّٰه بن خلیفة: فسرنی واللّٰه ما رأیت من جماعتهم وحسن هیئتهم، وتکلموا فأقروا واللّٰه بعینی ما رأیت خطیباً ابلغ من خطیبهم، وقام عدی بن حمیر الطائی فحمد اللّٰه واثنی علیه ثم قال: اما بعد فانی کنت اسلمت علی عهد رسولؐ اللّٰه، وأدیت الزکاة علی عهده، وقاتلت اهل الردة من بعده، اردت بذلك ما عند اللّٰه وعلی اللّٰه ثواب من احسن واتقی، وقد بلغنا ان رجالا من أهل مکة نکثوا بیعتك وخالفوا علیك ظالمین فأتینا لنصرك بالحق، فنحن بین یدك فمرنا بما احببت، ثم انشأ یقول:

بحق نصرنا اللّٰه من قبل ذا
وانت بحق جئتنا فستنصر
سنکفیك دون الناس طراً بنصرنا
وانت به من سائر الناس اجدر

فقال امیرالمؤمنینؑ: جزاکم اللّٰه من حق عن الاسلام وعن اهله خیراً، فقد اسلمتم طائعین وقتلتم المرتدین ونویتم نصر المسلمین۔

وقام سعید بن عبید البختری من بنی بختر فقال: یاامیرالمؤمنینؑ ان من الناس من یقدر أن یعبر بلسانه عما فی قلبه ومنهم من لا یقدر ان یبین ما یجد فی نفسه بلسانه، فان تکلم ذٰلك شق علیه وان سکت عما فی قلبه برح به الهم والبرم، وانی واللّٰه ما کل ما فی نفسی اقدر ان اؤدیه

الیك بلسانی، ولکن واللّٰہ لأجھدن علی ان ابین لك واللّٰہ
ولی التوفیق، اما أنا فانی ناصح لك فی السر والعلانیة،
ومقاتل معك الاعداء فی کل موطن، واری لك من الحق
مالم اکن اراہ لمن کان قبلك ولا لأحد الیوم من اھل
زمانك لفضیلتك فی الاسلام وقرابتك من الرسول، ولن
افارقك ابداً حتٰی تظفر او أموت بین یدیك۔ فقال له
أمیرالمؤمنینؑ: یرحمك اللّٰہ، فقد أدی لسانك ما یکن
ضمیرك لنا، ونسأل اللّٰہ ان یرزقك العافیة ویثیبك الجنة۔
وتکلم نفر منھم فما حفظت خیر کلام ھذین الرجلین، ثم
ارتحل أمیر المؤمنینؑ واتبعه منھم ستمائة رجل حتٰی نزل
ذاقان، فنزلھا ألف وثلاثمائة رجل۔

(بحذف اسناد) جابر بن یزید جعفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی علیہما السلام سے سنا ہے کہ میرے والد نے میرے دادا سے نقل کیا ہے: جب امیر المومنینؑ مدینہ سے بصرہ کے ناکثین (یعنی طلحہ اور زبیر وغیرہ جنہوں نے بیعت کرنے کے بعد بیعت کو توڑ دیا تھا) کی طرف روانہ ہوئے تو آپؑ نے مقام ربذہ پر قیام فرمایا۔ جب وہاں سے آپؑ نے کوچ فرمایا تو آپؑ کی ملاقات عبداللہ بن خلیفہ الطائی سے ہوئی، اور آپؑ نے مقام ربذہ پر دوبارہ نزول فرمایا۔

امیر المومنینؑ نے اپنے قریب بلایا۔ عبداللہ نے آپؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ تمام حمد ہے اس ذات کے لیے کہ جس نے حق کو اپنے حقیقی مستحق کی طرف پلٹایا ہے اور اس کو اپنے حقیقی محل پر قرار دیا ہے اور ایک قوم اس کو پسند نہیں کرتی اور دوسری اس سے خوش ہو رہی ہے۔

خدا کی قسم، ان لوگوں نے حضرت محمدؐ کو کبھی پسند نہیں کیا تھا ان کے مقابلے میں بھی آئے اور ان کے خلاف جنگ کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے فتنوں اور مکاریوں کو خود ان کی طرف ہی پلٹا دیا اور ان کے بُرے ارادوں کو ان پر مسلط کر دیا۔

خدا کی قسم، ہم ہر مقام پر آپؑ کے ساتھ مل کر آپؑ کے دشمن کے خلاف جہاد کریں گے

تا کہ رسولِ خدا کے حکم کی حفاظت کر سکیں۔

امیر المومنینؑ نے اس کے حق میں مرحبا فرمایا اور اس کو اپنے پہلو میں جگہ دی۔ وہ آپؑ سے دوستی و محبت رکھتا تھا۔ اس نے آپؑ سے مختلف لوگوں کے بارے میں سوال کرنا شروع کر دیئے۔ سوال کرتے کرتے ابوموسیٰ اشعری کے بارے میں سوال کیا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! خدا کی قسم، میں اس شخص کے بارے میں مطمئن نہیں ہوں اور اس شخص کی آپؑ سے مخالفت کرنے پر میں امن میں نہیں ہوں، اگر اس کو موقعہ مل گیا تو وہ آپؑ کی مخالفت کرے گا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے عبداللہ! میں بھی اس پر مطمئن نہیں ہوں اور میں اس کو اپنے لیے ناصح نہیں قرار دیتا! حالانکہ ان لوگوں نے اس کو مقدم کر رکھا ہے اور اس کی محبت پر سارے جمع ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں اور انھوں نے اس کو لوگوں کے معاملہ پر مسلط کر رکھا ہے۔ اگر چہ میں اس کو معزول کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مالک اشتر نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ اگر میں نے اس (ابوموسیٰ اشعری) کو مقرر کیا ہے تو اس کو مقرر رکھنا میری مجبوری ہے۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا اور اس کے بعد میں اس کو معزول کر دوں گا۔

راوی بیان کرتا ہے: آپؑ اس کے ساتھ ہی تھے کہ طی کی پہاڑیوں کی جانب سے آپ کی طرف ایک بہت بڑی سیاہی بڑھتی ہوئی نظر آئی اور اس کا رخ آپ کی طرف تھا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: تم دیکھو یہ کیا ہے؟ یہ گھوڑے آ رہے ہیں اور ان پر سوار موجود ہیں جو ہماری طرف آ رہے ہیں۔ عرض کیا گیا: امیر المومنینؑ! یہ قبیلہ بنی طی والے لوگ ہیں جو آپؑ کی خدمتِ اقدس میں آ رہے ہیں وہ اپنے ساتھ اونٹ، گھوڑے اور بکریاں لے کر آ رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ آپؑ کے لیے ہدیہ لے کر آ رہے ہیں، جس کے لیے وہ آپؑ کی کرامت و عزت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور کچھ ان میں سے ایسے ہیں جو آپؑ کے ساتھ آپؑ کے دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے کوچ کریں گے۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ بنی طی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو ان پر فضیلت دی ہے جو راہ خدا میں جہاد نہیں کرتے اور ان کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ جب وہ سارے لوگ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے آپؑ پر سلام کیا اور آپ نے بھی ان کے سلام کا جواب دیا۔ عبداللہ بن خلیفہ نے کہا: خدا کی قسم،

مجھے بہت بڑی خوشی ہوئی ہے۔ میں نے تم جیسی جماعت نہیں دیکھی جس کی معصیت تم سے زیادہ ہو، پس اس کو بیان کرو۔ خدا کی قسم، میری نظر میں تم سے زیادہ کوئی خطیب بلیغ نہیں ہے۔

عدی بن حمیر طائی کھڑا ہوا اور اس نے اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا: میں رسولؐ خدا کے زمانہ سے اسلام کو قبول کر چکا ہوں اور آپؐ کے زمانے میں زکوٰۃ ادا کرتا رہا ہوں اور آپؑ کے بعد بدعت کے خلاف جنگ کروں گا اور میں اس جہاد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو اجر وثواب ہے اس کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں اس سے تقویٰ اختیار کرتا ہوں اور ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ اہلِ مکہ میں سے کچھ لوگوں نے آپؑ کی بیعت کو توڑ دیا ہے اور ان ظالموں نے آپؑ کی مخالفت کی ہے۔ ہم لوگ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تاکہ حق پر آپؑ کی مدد کر سکیں۔ ہم لوگ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ آپؑ جو چاہتے ہیں وہ حکم فرمائیں اور پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

بحق نصرنا اللّٰہ من قبل ذا
وانت بحق جئتنا فستنصر

''ہم نے اس سے پہلے بھی حق کے ذریعے اللہ کی مدد کی ہے اور اب آپ حق کے ساتھ ہیں۔ پس ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں تاکہ آپ کی مدد کر سکیں''۔

سنکفیک دون الناس طراً بنصرنا
وانت بحق سائر الناس اجدر

''آپ کی مدد کے لیے تمام لوگوں کی نسبت ہم ہی آپ کے لیے کافی ہیں اور تمام لوگوں کی نسبت آپ کی مدد کے زیادہ مستحق وسزاوار ہیں''۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو حق کی مدد کرنے پر اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ تم نے اطاعت گذاروں والا اسلام قبول کیا ہے اور مرتد لوگوں کو قتل کرنے والے ہو اور مسلمانوں کی مدد کا تم نے ارادہ کیا ہے۔

اس کے بعد سعید بن عبدالبختری جو بنی بختر قبیلہ سے تھا وہ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اے امیر المومنینؑ! لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی آواز زبان سے بیان کر سکتے ہیں

اور کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی آواز کو زبان سے بیان کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ اگر وہ گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے مشکل بن جاتی ہے اور اگر وہ خاموش رہتے ہیں تو جو ان کے دل میں ہوتا ہے وہ ان کے لیے غم کا باعث بن جاتا ہے۔ خدا کی قسم، جو کچھ میرے دل میں ہے میں اس کو آپ کے سامنے بیان کرنے کی طاقت اور قدرت نہیں رکھتا لیکن میں اس کو بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میرا اللہ مجھے اس حق کو کہنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

بہر حال میں علانیہ اور پوشیدہ دونوں طور پر آپؑ کی حمایت کرنے والا ہوں۔ میں آپؑ کو حق پر دیکھ رہا ہوں جبکہ آپؑ سے پہلے والے حق پر نہیں تھے اور آج پورے عالم اسلام میں آپؑ کی فضیلت کے برابر کوئی فضیلت نہیں ہے اور نہ ہی رسولؐ خدا کے ساتھ آپؑ سے زیادہ کسی کو حق قرابت حاصل ہے۔ پس میں ہمیشہ آپؑ کے ساتھ رہوں گا، یہاں تک کہ آپؑ کامیاب ہو جائیں یا میں آپؑ کے سامنے درجۂ شہادت پا لوں۔

امیر المومنینؑ نے اس کے لیے فرمایا: خدا تم پر رحم کرے جو کچھ تمھارے دل میں ہے وہ سب کچھ تم نے بیان کر دیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تمھیں دنیا اور آخرت کی عافیت عطا فرمائے اور تمھیں جنت الفردوس میں قرار فرمائے۔

اس کے بعد اور آدمیوں نے بھی گفتگو کی لیکن میں ان دو کی باتوں کے علاوہ باقی کی گفتگو کو یاد نہ رکھ سکا۔ اس کے بعد امیر المومنینؑ نے اس مقام سے کوچ فرمایا اور بنی طی میں سے چھ سو آدمیوں نے آپؑ کی اتباع کی، یہاں تک کہ ذاقان کے مقام پر آپؑ نے دوبارہ قیام کیا تو وہاں پر تیرہ سو افراد دوبارہ آ کے لشکر میں شامل ہوئے۔

السابقون السابقون سے مراد کون ہیں؟

(وعنه) عن شيخه المفيد ابی علی الحسن بن محمد عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن الحسين المقرئ قال: حدثنا عمر بن محمد الوراق قال: حدثنا علی بن عباس البجلی قال: حدثنا حميد بن زياد قال: حدثنا محمد بن نسيم الوراق قال: حدثنا ابونعيم الفضل بن دكين قال: حدثنا مقاتل بن

سليمان عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس قال: سألت رسولؐ الله عن قول الله عزوجل ﴿والسابقون السابقون اولئك المقربون فی جنات النعيم﴾ فقال: قال لی جبرئيل ذٰلك علی وشيعته هم السابقون الی الجنة المقربون من الله بكرامته لهم۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے حضرت رسولؐ خدا سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا: یارسولؐ اللہ!

و السابقون السابقون اولئك المقربون فی جنات النعيم
"لوگ جو سبقت کرنے والوں میں سے سبقت کرنے والے ہیں یہی خدا کے مقرب بندے ہیں اور یہی جنت نعیم میں ہوں گے"۔

یہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے جبرئیلؑ نے بتایا ہے کہ ان سے مراد علی ابن ابی طالبؑ اور ان کے شیعہ ہیں۔ یہی لوگ جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ جنت میں اپنی نعمتوں کی سی کرامت وعزت بخشے گا اور ان کو اپنا مقرب قرار دے گا۔

وہ لوگ جن کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کیا جائے گا

(وعنه) عن شيخه عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوغالب احمد بن محمد الزراری قال: أخبرنی عمی ابوالحسن علی بن سليمان بن الجهم قال: حدثنا ابو عبدالله محمد بن خالد الطيالسی قال: حدثنا العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم الثقفی قال: سألت اباجعفر محمد بن علی عليهما السلام عن قول الله عزوجل: ﴿فأولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفورا رحيما﴾ فقال: يؤتی بالمؤمن المذنب يوم القيامة حتّٰی يقام بموقف الحساب، فيكون الله تعالٰی هو الذی

يتولى حسابه لا يطلع على حسابه احدا من الناس، فيعرفه ذنوبه حتى اذا اقر بسيئاته قال الله عزوجل لملائكته: بدلوها حسنات واظهروها للناس، فيقول الناس حنيئذ ما كان لهذا العبد سيئة واحدة، ثم يأمر الله به الى الجنة، فهذا تأويل الاية، وهي في المذنبين من شيعتنا خاصة۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی علیہا السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا، جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فاولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفورا رحيما

''وہ لوگ جن کی بُرائیوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ بہت بخشنے اور رحم کرنے والا ہے''۔

ان سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک مومن گناہ گار کو لایا جائے گا اور اسے حساب کے مقام پر کھڑا کیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا کسی اور کو ان کے حساب پر وہ مطلع نہیں کرے گا۔ پس وہ اس کے گناہوں کو جانتا ہے اور وہ مرد مومن اس ذات کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا اس کی برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کردو۔ ملائکہ اس کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر کے اس کی نیکیوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کریں گے۔ اس وقت لوگ کہیں گے: اس بندے کے نامۂ اعمال میں ایک بھی برائی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں جانے کا حکم عطا فرمائے گا۔ پس اس آیت کی یہ تاویل وتفسیر ہے اور یہ ہمارے شیعہ جو گناہگار ہیں ان کے لیے خاص ہے۔

چار چیزوں سے ایمان کامل ہوتا ہے

(وعنه) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله قال: حدثني ابي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن عبدالجبار عن الحسن بن محبوب عن ابي

ايوب الخزاز عن ابى حمزة الثمالى عن ابى جعفر محمد بن على الباقرؑ قال: كان أبى على بن الحسين عليهما السلام يقول: اربع من كن فيه كمل ايمانه ومحصت عنه ذنوبه ولقى ربه وهو عنه راض: من وفى لله بما جعل على نفسه للناس، وصدق لسانه مع الناس، واستحيى من كل قبيح عندالله وعند الناس، وحسن خلقه مع اهله۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے، آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے والد علی بن حسینؑ نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جاتی ہیں وہ کامل الایمان ہے، اور اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جب وہ قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا تو اس حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگا وہ چار چیزیں یہ ہیں:

① جو شخص اللہ کی خوشنودی کی خاطر لوگوں کے خود پر واجب شدہ حقوق پورے کرے۔
② لوگوں کے ساتھ زبان سے سچ بولے۔
③ اور ہر برائی نیز مکروہ فعل کے بارے میں اللہ اور لوگوں سے شرم وحیا کرے۔
④ اور اپنے اہل و خاندان کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے اخلاق سے پیش آئے۔

امام محمد باقرؑ کا اپنے بچوں کو وصیت کرنا

(وعنه) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ عن محمد ابن همام عن عبدالله بن العلاء عن الحسن بن محمد بن شمون عن حماد بن عيسٰى عن اسماعيل بن خالد قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: جمعنا ابوجعفرؑ فقال: يابنى اياكم والتعرض للحقوق، واصبروا على النوائب، وان دعاكم بعض قومكم الى امر ضرره عليكم اكثر من نفعه لكم فلا تجيبوه۔

(بحذف اسناد) اسماعیل بن خالد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم سب کو جمع فرمایا اور اس کے بعد فرمایا: اے میرے بیٹو! حقوق کو ضائع کرنے سے گریز کرو اور مصائب پر صبر کرنے والے بن جاؤ اور اگر قوم تم کو کسی ایسے کام کی طرف دعوت دیتی ہے کہ جس کا نقصان اس کے نفع سے تمھارے لیے زیادہ ہو تو اس کام پر ان کی دعوت کو قبول نہ کرو۔

رمضان کی فضیلت

(وعنه) عن الشيخ المفيد ابی علی الحسن بن محمد رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا محمد بن يحيیٰ بن سليمان المروزی قال: حدثنا عبيدالله بن محمد العيشی قال: حدثنا حماد بن سلمة عن ايوب عن أبی قلابة عن ابی هريرة قال: قال رسولؐ الله: هذا شهر رمضان شهرٌ مبارك افترض الله صيامه، تفتح فيه ابواب الجنان و تصفد فيه الشياطين، وفيه ليلة خير من ألف شهر، فمن حرمها فقد حرم۔ يردد ذٰلك (ص) ثلاث مرات۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے کہ جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیے ہیں اور جنت کے دروازے اس میں کھول دیے جاتے ہیں۔ شیاطین کو اس ماہ میں قید کر دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس ماہ کی حرمت و عزت کا احترام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے احترام کو باقی رکھے گا۔ رسولؐ خدا نے یہ کلمات تین دفعہ ارشاد فرمائے:

مصیبت پہلے ہمارے پاس آتی ہے پھر تم لوگوں کے پاس پہنچتی ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله عن والده (رض) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن

عمر الجعابی قال: حدثنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدة قال: حدثنا جعفر بن عبیداللہ قال: حدثنا سعدان بن سعید قال: حدثنا سفیان بن ابراهیم العایدی الغامی قال: سمعت جعفر بن محمد علیهما السلام قال: بنا یبدأ البلاء ثم بکم، وبنا یبدأ الرخاء ثم بکم، والذی یحلف به لینتصرن اللہ بکم کما انتصر بالحجارة۔

(بحذفِ اسناد) سفیان بن ابراہیم العایدی الغامی نے بیان کیا ہے کہ میں نے جعفر بن محمد علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مصیبت وآزمائش پہلے ہمارے پاس آتی ہے پھر تمہارے پاس پہنچتی ہے اور نرمی وآسانی بھی پہلے ہمارے پاس آتی ہے، پھر تمہارے پاس جاتی ہے۔ وہ ذات جو اس قابل ہے کہ اس کی قسم اٹھائی جائے تمہاری ضرور مدد کی جائے گی جیسا کہ پتھروں کے ساتھ خانۂ خدا کی مدد کی جاتی تھی۔

نبی اکرمؐ کی خدمت میں بارش کی التجا کرنا

(وعنه) عن شیخه رحمہ اللہ عن والده (رض) قال: أخبرنا ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن بلال المهلبی قال: حدثنا النعمان بن احمد القاضی الواسطی ببغداد قال: وأخبرنا ابراهیم بن عرفه النحوی قال: حدثنا احمد بن رشید بن خیثم الهلالی قال: حدثنا عمی سعید قال: حدثنا مسلم الغلابی قال: جاء أعرابی الی النبیؐ فقال: واللہ یارسول اللہ لقد أتیناك وما لنا بعیر یأط ولا غنم یغط، ثم أنشأ یقول:

اتیناك یا خیر البریة کلها
لترحمنا مما لقینا من الازل

اتیناك والعذراء تدمی لبانها
وقد شغلت أم البنین عن الطفل

وألقى بكفيه الفتى استكانة
من الجوع ضعفاً ما يمر ولا يحلى

ولا شئ مما يأكل الناس عنه ما
سوى الحنظل العاثى والعلهن الغسل

وليس لنسا الا اليك فرارنا
وأين فرار الناس الا الى الرسل

فقال رسولؐ اللّٰه للصحابة: ان هذا الاعرابى يشكو قلة المطر وقحطا شديدا۔ ثم قام يجر رداء ه حتٰى صعد المنبر، فحمد اللّٰه واثنى عليه، وكان فيما حمده به ان قال: الحمد للّٰه الذى علا فى السماء وكان عاليا، وفى الارض قريبا دانيا اقرب الينا من حبل الوريد، ورفع يديه الى السماء وقال: اللهم اسقنا غيثًا مغيثًا مريئا مريعا غدقا طبقا عاجلا غير وائث نافعا غير ضار، تملا به الزرع وتنبت الزرع وتحيى الارض بعد موتها۔

فما رديده الى نحره حتٰى احدق السحاب بالمدينة كالاكليل، والتقت السماء بأرواقها وجاء أهل البطاح يضجون: يارسولؐ اللّٰه الغرق الغرق، فقال رسولؐ اللّٰه: اللهم حوالينا ولا علينا، فانجاب السحاب عن السماء فضحك رسولؐ اللّٰه وقال: للّٰه در أبى طالب لو كان حياً لقرت عيناه من ينشدنا قوله، فقام عمر بن الخطاب فقال: عسٰى أردت يارسولؐ اللّٰه۔

وما حملت من ناقة فوق ظهرها
أبر وأوفى ذمة من محمد

فقال رسولؐ اللّٰه ليس هذا من قول ابى طالب، هذا من قول حسان بن ثابت، فقام على بن ابى طالبؑ وقال: كأنك

اردت یارسولؐ اللّٰہ ۔

وابیض یستقی الغمام بوجهه
ربیع الیتامی عصمة للارامل

تلوذ به الهلاك من آلِ هاشم
فهم عنده فی نعمة وفواضل

كذبتم وبیت اللّٰه یبری محمد
ولما نماصع دونه ونقاتل

ونسلمه حتیٰ تصرع حوله
ونذهل عن ابنائنا والحلائل

فقال رسولؐ اللّٰه اجل، فقام رجل من بنی کنانة فقال:

لك الحمد والحمد ممن شكر
سقینا بوجه النبی المطر

دعا اللّٰه خالقه دعوة
واشخص منه الیه البصر

فلم یك الا كالقاء الردا
واسرع حتیٰ اتانا الدرر

دفاق الغر الی جم البعاق
اغاث به اللّٰه علیا مضر

فكان كما قاله عمه
ابوطالب ذا رواء غرر

به اللّٰه یسقی صوب انغمام
فهذا العیان و ذاك الخبر

فقال رسولؐ اللّٰه؟ یاکنانی بوأك اللّٰه بکل بیت قلته بیتاً فی الجنة۔

(بحذف اسناد) مسلم غلابی نے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! خدا کی قسم، میں آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں حالانکہ ہمارے لیے اب نہ کوئی اونٹ رہا ہے کہ اس پر سواری کرسکیں اور نہ ہی کوئی بکری بچی ہی کہ اسے کھاسکیں، پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

اتیناك یاخیر البریة كلها
لترحمنا مما لقینا من الازل

''اے تمام مخلوق سے بہتر! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپؐ ہم پر رحم کریں اور اس مصیبت سے نجات دلوائیں جو ہم کو لاحق ہوچکی ہے''۔

اتیناك والعذراء تدمی لبانها
وقد شغلت أم البنین عن الطفل

''میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، درحالانکہ ہماری عورتوں کے دودھ خشک ہوچکے ہیں اور بچوں کی مائیں بچوں سے منہ موڑ چکی ہیں''۔

وألقی بكفیه الفتی استكانة
من الجوع ضعفاً ما یمر ولا یحلی

''اور ہمارے جوان ایسی کیفیت سے دوچار ہوچکے ہیں کہ وہ بھوک کی وجہ سے اتنے کمزور ہوچکے ہیں کہ ان کے لیے زندگی اجیرن ہوچکی ہے اور چلنا اور پھرنا مشکل ہوگیا ہے۔

ولا شئ مما یاكل الناس عنه ما
سوی الحنظل العائی والعلهن الغسل

''اور اب ہمارے پاس کھانے اور پینے کے لیے کچھ نہیں بچا سوائے تلخ اجوائن اور گندے پانی کے''۔

ولیس لنسا الا الیك فرارنا
وأین فرار الناس الا الی الرسل

''اور ہم آپؐ کی طرف آ گئے ہیں، اور لوگ انبیاءؑ کو چھوڑ کر کدھر جا سکتے ہیں''۔

پس سید الانبیاءؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: یہ اعرابی، بارش کی قلت اور قحط کی شدت کا شکوہ کر رہا ہے۔ پھر آپؐ اس حالت میں کھڑے ہو گئے کہ آپؐ کی چادر مبارک زمین پر کھینچی جا رہی تھی۔ آپؐ منبر پر تشریف لائے اور یوں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی جیسے وہ حمد کے لائق و سزاوار ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے کہ جو آسمانوں پر بلند ہے اور اس کی بلندی ہے اور زمین پر اس کا قرب ایسا ہے کہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور یوں دُعا گو ہوئے:

اللھم اسقنا غیثًا مغیثًا مریئنا مریعا غدقا طبقا عاجلا غیر
وائث نافعا غیر ضار تملا به الزرع و تنبت الزرع و
تحیی الارض بعد موتها

ابھی رسولؐ خدا نے ہاتھ بھی نیچے نہ کیے تھے کہ پورے مدینہ کو بادو باراں کے طوفان نے گھیر لیا۔ بادل بہت زور سے برسنا شروع ہو گئے اور تمام اہل بطحا چیختے پکارتے رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! ہمیں غرق ہونے سے بچائیے۔

رسولؐ خدا نے بارگاہِ خدا میں عرض کیا: اے اللہ! ان بادلوں کو ہمارے لیے رحمت قرار دے اور باعث زحمت نہ بنا۔ آپؐ کی اس دعا کے بعد آسمان سے بادل چھٹ گئے۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا: خدا کی قسم، آج میرے چچا ابو طالبؑ زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں (یعنی وہ خوش ہو جاتے) پھر آپؐ نے فرمایا: کوئی ہے جو میرے لیے میرے چچا کا شعر پڑھے۔ پس عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! مجھے اُمید ہے کہ آپؐ کا ارادہ اس شعر کے سننے کا ہے۔

وما حملت من ناقة فوق ظهرها
أبر و أوفى ذمة من محمد

''کسی ناقہ نے اپنی پشت پر کسی ایسے شخص کو سوار نہیں کیا جو محمدؐ سے زیادہ نیک اور اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے والا ہو''۔

پس رسولؐ خدا نے فرمایا: یہ شعر میرے چچا ابو طالب کا نہیں ہے یہ تو احسان بن ثابت کا ہے۔اس کے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ نے آپؐ کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! گویا آپؐ کی مراد یہ اشعار ہیں:

وابیض یستقی الغمام بوجهه
ربیع الیتامی عصمة للارامل

"اے سفید اور روشن چہرے والے! جس کے چہرے کی وجہ سے بادل بارش سے سیراب کرتے ہیں جو یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے"۔

تلوذ به الهلاك من آلِ هاشم
فهم عنده فی نعمة وفواضل

"آلِ ھاشم کے کمزور اس کی پناہ حاصل کرتے ہیں اور وہ اس کے نزدیک نعمت اور فضل والے ہیں"۔

کذبتم وبیت اللّٰه یبری محمد
ولما نماصع دونه ونقاتل

"اللہ کے گھر کی قسم، جو محمدؐ سے بیزاری کرے وہ جھوٹا ہے اور ہم اس کا ہر طرف سے دفاع کریں گے اور اس کے دشمنوں کے خلاف جنگ کریں گے"۔

ونسلمه حتّٰی تصرع حوله
ونذهل عن ابنائنا والحلائل

"اور پھر اس کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ اس کے اردگرد موجود ہر دشمن کو پچھاڑ دیں گے اور ہم اس کی حفاظت میں اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں کا بھی خیال نہیں کریں گے"۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: ہاں! یہی اشعار میری مراد ہیں۔اس کے بعد بنی کنانہ کا ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آپؐ کی شان میں چند اشعار پڑھے جو یوں تھے:

لك الحمد والحمد ممن شکر
سقینا بوجه النبی المطر

''تمام حمد و شکر ہے تیرے لیے کہ تو نے نبی کے چہرے کے صدقے میں بارش سے سیراب فرمایا ہے''۔

دعا الله خالقه دعوة
و اشخص منه اليه البصر

''اس نے اپنے خالق کو پکارا اور اس کی طرف اپنی نظر کو بلند کیا''۔

فلم يك الا كالقاء الردا
واسرع حتى اتانا الدرر

دفاق الغر الي جم البعاق
اغاث به الله عليا مضر

فكان كما قاله عمه
ابوطالب ذا رواء غرر

به الله يسقي صوب انغمام
فهذا العيان و ذاك الخبر

پس رسولؐ خدا نے فرمایا: اے کنانی! اللہ تعالیٰ تجھے اس ہر شعر کے بدلے میں جنت الفردوس میں ایک گھر عطا فرمائے۔

مکہ میں عبیداللہ بن عباسؓ کے دو بچوں کا قتل

(وعنه) عن شيخه رحمه الله عن والده (رض) قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنا الحسن بن عبدالكريم الزعفراني قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا جعفر بن محمد الوراق قال: حدثنا عبدالله بن ازرق الشيباني قال: حدثنا ابوالحجاف عن معاوية بن ثعلبة قال: لما استوسق الامر لمعاوية بن ابي سفيان انفذ بسر بن ارطاة الى الحجاز في طلب شيعة أمير المؤمنينؑ،

وکان علی مکة عبیداللّٰه بن العباس بن عبدالمطلب، فطلبه فلم یقدر علیه، فأخبر أن له ولدین صبیین فبحث عنهما فوجدهما واخذهما فأخرجهما من الموضع الذی کانا فیه ولهما ذؤابتان، فأمر بذبحهما فذبحا، وبلغ امهما الخبر فکادت نفسها تخرج، ثم انشأت تقول:

ها من احس بنیی اللذین هما
کالدرتین تشظا عنهما الصدف

ها من احس بنیی اللذین هما
سمعی وعینی فقلبی الیوم یختطف

نبئت بسراً وما صدقت ما زعموا
من قولهم ومن الافک الذی اقترفوا
احنی علی ودجی طفلی مرهفة
مشحوذة وکذاک الظلم والسرف

من دل والهة عبرا مفجعة
علی صبیین فاتا اذ مضی السلف

قال: ثم اجتمع عبیداللّٰه بن عباس من بعد ببسر بن ارطاة عند معاویة فقال معاویة لعبید اللّٰه: اتعرف هذا الشیخ قاتل الصبیین؟ فقال بسر: نعم انا قاتلهما ثمة، فقال عبیداللّٰه: لو ان لی سیفاً، قال بسر: فهاك سیفی، واوماً الی سیفه فزبره معاویة وانتهره وقال: انی لك من شیخ ما احمقك تعمد الی رجل قد قتلت ابنیه فتعطیه سیفك، کأنك لا تعرف اکباد بنی هاشم، واللّٰه لو دفعته لبدأ بك وثنی بی، فقال عبیداللّٰه: بلی واللّٰه کنت ابدأ بك ثم اثنی به۔

(بحذف اسناد) معاویہ بن ثعلبہ نے روایت بیان کی ہے کہ جب امر خلافت وحکومت

معاویہ بن ابی سفیان کے لیے مستقر اور مضبوط ہوگیا تو اس نے بسر بن ارطاۃ کو حجاز کی طرف روانہ کیا تا کہ وہ علی امیر المومنینؑ کے شیعوں کو تلاش کرے اور ان کو شہید کیا جائے۔ پس یہ مکہ میں پہنچا تو اسے اطلاع ملی کہ یہاں پر عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب اقامت پذیر ہیں۔ اس نے اپنے سپاہی عبیداللہ کی تلاش کے لیے روانہ کیے، لیکن وہ انھیں نہ پا سکے لیکن ان کو اطلاع ملی کہ عبیداللہ کے دو بچے یہاں موجود ہیں۔ پس اس نے اپنے سپاہیوں کو ان بچوں کی تلاش کے لیے روانہ کیا۔ وہ دونوں بچے ان کو مل گئے اور ان کو گرفتار کر کے لے آئے اور اس نے ان دونوں بچوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان دونوں کو قتل کر دیا گیا۔ جب ان کے قتل کی خبر ان کی ماں کو ہوئی تو قریب تھا کہ وہ بی بی ان کے غم میں نڈھال ہو کر اپنی جان دے دیتی۔ اس نے شدتِ غم میں یہ اشعار پڑھے:

ھا من احس بنیی اللذین ھما
کالدرتین تشظا عنھما الصدف

''آگاہ ہو جاؤ جو میرے ان دو بچوں کا درد محسوس کرے کہ جو ایسے دُر تھے کہ جن کو صدف سے نکالا گیا ہے''۔

ھا من احس بنیی اللذین ھما
سمعی وعینی فقلبی الیوم یختطف

''آگاہ ہو جاؤ جو میرے ان دو بچوں کے درد محسوس کرے کہ جن کی وجہ سے میرے کان، آنکھ اور دل آج غم زدہ ہیں''۔

نبئت بسراً وما صدقت ما زعموا
من قولھم ومن الافك الذی اقترفوا

''میری ساری خوشیاں ختم ہوگئی ہیں اور اس گمان کی تصدیق نہیں کرتی۔ یہ قتل وہ گناہ ہے جس کا انھوں نے ارتکاب کیا ہے''۔

احنی علی ودجی طفلی مرھفة
مشحوذة وکذاك الظلم والسرف

''مجھ پر ظلم ہوا اور رات کی تاریکی میں میرے دونوں بچوں پر تیز دھار

تلوار چلائی گئی اور ایسے ہی ظلم و زیادتی کی گئی"۔

من دل والهة عبرا مفجعة
علی صبیین فاتا اذ مضی السلف

"جو بھی کسی مصیبت کو بیان کرے گا وہ میرے ان دونوں بچوں پر زمانے کے گزرنے کے باوجود بھی گریہ کرے گا"۔

راوی بیان کرتا ہے: بعد میں ایک دن عبیداللہ بن عباس اور بسر بن ارطاۃ دونوں معاویہ کے پاس جمع ہوئے۔ معاویہ نے عبیداللہ سے کہا: اے عبیداللہ! آپ اس شخص کو جانتے ہیں؟ یہی آپ کے دو بچوں کا قاتل ہے۔ بسر نے کہا: ہاں میں ان دو بچوں کا قاتل ہوں۔ جناب عبیداللہ نے فرمایا: کاش آج میرے پاس تلوار ہوتی! بسر نے کہا: یہ میری تلوار موجود ہے اور اس نے اپنی تلوار کی طرف اشارہ کیا۔ معاویہ نے اس کو روکا اور جھڑکی دے کر کہا: اے بسر! تو کتنا احمق ہے کہ تو اپنی تلوار اس شخص کو دے رہا ہے کہ جس کے دو بچوں کو تو نے قتل کیا ہے۔ تو نہیں جانتا کہ یہ بنو ہاشم کے بہادروں میں سے ہے۔ خدا کی قسم، اگر تو اس کو تلوار دے دے تو پہلے یہ تجھے قتل کرے گا اور بعد میں میری طرف متوجہ ہوگا۔ پس عبیداللہ نے فرمایا: کیوں نہیں خدا کی قسم، اگر آج میرے پاس تلوار ہوتی تو پہلے میں تیرا کام تمام کرتا پھر اس (یعنی معاویہ) کا قصہ پاک کر دیتا۔

یا علیؑ! آپ سے فقط مومن محبت رکھے گا

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: املا علینا والدی (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدة قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مروان قال: حدثنا ابراهیم بن الحکم المسعودی قال: حدثنا الحارث بن الحضیرة عن عمران بن الحصین قال: کنت انا وعمر بن الخطاب جالسین عند النبیؐ وعلی جالس الی جنبه، اذا قرأ رسولؐ الله ﴿امن یجیب المضطر اذا دعاه ویکشف السوء

ویجعلکم خلفاء الارض ء اله مع اللّٰہ قلیلًا ما تذکرون﴾
فانتغض علیؑ کانتغاض العصفور، فقال له النبیؐ: ما شأنك
تجزع؟ فقال: وما لی لا اجزع واللّٰہ یقول انه یجعلنا خلفاء
الارض، فقال له النبی: لا تجزع واللّٰہ لا یحبك الا مؤمن
ولا یبغضك الا منافق۔

(بحذف اسناد) عمران بن حصین نے بیان کیا ہے کہ میں اور عمر بن خطاب دونوں رسولؐ خدا کی خدمت میں موجود تھے اور علیؑ بھی آپؐ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے، جب رسولِ پاکؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ (سورہ نمل، آیت:۶۲)

''بھلا وہ کون ہے کہ جب مضطر اسے پکارے تو وہ دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے، ہرگز نہیں اس پر بھی تم لوگ بہت کم عبرت حاصل کرتے ہو''۔

علیؑ چڑیا کی طرح پھڑکنے لگے۔ نبی اکرمؐ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپؑ نے اس طرح غم کیا ہے۔ آپؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں کیوں غم نہ کروں جبکہ خداوندِ متعالی فرمارہا ہے کہ ان کو (مضطرین کو) زمین پر میں نے اپنا خلیفہ قرار دیا ہے: نبی اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ غم نہ کریں خدا کی قسم آپؑ سے محبت نہیں کرے گا سوائے مومن کے اور آپؑ سے بغض اور دشمنی نہیں رکھے گا سوائے منافق کے۔

ہمارے شیعہ اس اُمت میں سے بہتر ہیں

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: املا علینا والدی (رض) قال:
أخبرنا ابو عبداللّٰه محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا
ابوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنی جعفر بن

محمد بن سليمان بن الفضل قال: حدثنا داود بن رشيد قال: حدثني محمد بن اسحاق الثعلبي الموصلي ابونوفل قال: سمعت جعفر بن محمد بن علي عليهما السلام يقول: نحن خيرة الله من خلقه، وشيعتنا خيرة الله من اُمة نبيه۔

(بحذف اسناد) جناب ابونوفل نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے حضرت امام جعفر بن محمد بن علی علیہم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہم اہل بیتؑ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے افضل اور بہتر ہیں اور ہمارے شیعوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نبی کی اُمت سے چن لیا ہے اور بہتر ہیں۔

جس شخص کو موت یاد رہے وہ دنیا کی خواہش کو ترک کر دیتا ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: املا علينا والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوحفص عمر بن محمد المعروف بابن الزيات قال: حدثنا على بن مهرويه القزويني قال: حدثني داؤد بن سليمان الغازى قال: حدثني الرضا على بن موسى عليهما السلام قال: حدثني ابى موسى بن جعفر قال: حدثني ابى جعفر بن محمد قال: حدثني ابى محمد ابن على قال: حدثني ابى على بن الحسين قال: حدثني ابى الحسين بن على عليهما السلام قال: قال امير المؤمنينؑ: لو رأى العبد أجله وسرعته اليه لأبغض الامل وترك طلب الدنيا۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ میرے والد موسیٰ بن جعفرؑ نے بیان کیا ہے، انھوں نے اپنے والد جعفر بن محمدؑ سے اور انھوں نے اپنے والد محمدؑ ابن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن حسینؑ سے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد حسینؑ بن علیؑ نے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا: اگر کوئی بندہ اپنی موت کو یاد رکھے اور اس کو یقین ہو کہ موت اس کی طرف جلدی جلدی آ رہی ہے تو وہ اُمیدوں، آرزوؤں کو چھوڑ دے گا اور اس دنیا کی خواہش بھی اس کے دل سے نکل جائے گی۔

جو شخص اللہ کی نشانیوں کا منکر ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: املا علينا والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوغالب احمد بن محمد الزرارى رحمه الله قال: حدثنا عمى على بن سليمان قال: حدثنا محمد بن خالد الطيالسى قال: حدثنى العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم الثقفى قال: سمعت ابا جعفر محمد بن على عليه السلام يقول: لا دين لمن دان بطاعة من عصى الله، ولا دين لمن دان بفرية باطل على الله، ولا دين لمن دان بجحود شئ من آيات الله۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلم ثقفی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علیؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے نافرمان کی اطاعت کرے گا اس کا کوئی دین نہیں ہے، اور جو شخص خدا کی طرف باطل اور جھوٹ کی نسبت دے گا اس شخص کا بھی کوئی دین نہیں ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے کسی نشانی کا انکار کر کے دین کو اپنائے گا تو اس کا بھی کوئی دین نہیں ہے۔

مومن ہر حال میں نماز ادا کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا مظفر البلخى الوراق قال: أخبرنا ابوعلى محمد بن همام الاسكافى الكاتب قال: حدثنا عبدالله بن جعفر الحميرى قال: حدثنا احمد بن محمد بن عيسىٰ قال: حدثنا الحسن بن المحبوب عن ابى حمزة الثمالى عن ابى جعفر محمد بن على الباقر عليهما السلام قال: لا يزال المؤمن فى صلاة ما كان فى ذكر الله قائما كان او جالسا أو مضطجعا، ان الله تعالىٰ

يقول: ﴿الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون فی خلق السموت والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار﴾۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن ہمیشہ نماز کو ادا کرے گا اور ذکر خدا سے غافل نہیں ہوگا خواہ وہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر ذکر خدا کرے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورہ آل عمران، آیت ۱۹۱)

"مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہو کر بیٹھ کر یا اپنے پہلو کے بل لیٹ کر اور آسمانوں اور زمین کی خلقت میں غور وفکر کرتے ہیں (اور وہ کہتے ہیں) کہ ہمارے رب نے ان سب چیزوں کو باطل اور بے فائدہ خلق نہیں کیا۔ وہ منزہ و پاک ہے پس (وہی) ہمیں جہنم کے عذاب سے بچانے والا ہے"۔

جب حاکم جھوٹے ہوں تو اللہ بارشوں کو روک دیتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد رحمہ اللہ قال: أخبرنا والدی رضی الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثنی ابی عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسٰی عن الحسين بن سعيد عن ياسر عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال: اذا كذب الولاة حبس المطر، واذا جار السلطان هانت الدولة، واذا حبست الزكاة ماتت المواشی۔

(بحذف اسناد) جناب یاسرؒ نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب حاکم جھوٹ بولتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ بارشوں کو روک دیتا ہے، اور جب بادشاہ ظالم و جابر بن جائیں تو حکومت کمزور ہو جاتی ہے اور جب زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو جانور زیادہ مرنا شروع ہو جاتے ہیں (یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا نقصان ہوتا ہے)۔

قیامت کے دن فقط علیؑ کے شیعوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا ابو عبدالله جعفر بن محمد الحسنى قال: حدثنا احمد بن عبدالمنعم قال: حدثنا عبدالله بن محمد الرازى عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر قال: وحدثنى جعفر بن محمد الحسنى قال: حدثنا احمد بن عبدالمنعم قال: حدثنا عمرو بن شمر عن جابر عن ابى جعفر محمد بن على عليهما السلام عن جابر بن عبدالله الانصارى قال: قال رسولؐ الله لعلى بن ابى طالب عليه السلام: ألا ابشرك الا امنحك؟ قال: بلٰى يا رسولؐ الله، قال: فانى خلقت انا وانت من طينة واحدة، ففضلت منها فضل فخلق منها شيعتنا، واذا كان يوم القيامة دعى الناس بأمهاتهم الا شيعتك فانهم يدعون بأسماء آبائهم لطيب مولدهم.

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے علیؑ ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! کیا میں آپؑ کو خوشخبری نہ سناؤں اور کچھ عطا نہ کروں!

آپؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیوں نہیں۔

حضورؐ نے فرمایا: اے علیؑ! میں اور آپؑ دونوں ایک طینت (مٹی) سے خلق کیے گئے ہیں اور جو مٹی اس مٹی سے بچ گئی اس سے ہمارے شیعوں کو خلق کیا گیا ہے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کو ان کی ماں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے آپؑ کے شیعوں کے۔ پس تحقیق ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا، کیونکہ ان کی ولادت پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ اُسے ہلاک کرے جو ہمارا دشمن ہو

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی محمد ابن عبیداللّٰه بن ابی ایوب بساحل الشام قال: حدثنا جعفر بن هرون المصیصی قال: حدثنا خالد بن یزید القسری قال: حدثنا ابی الصیرفی قال: سمعت ابا جعفر محمد بن علی علیہ السلام یقول: بریئ اللّٰه ممن تبرأ منا لعن اللّٰه من لعننا، اهلك اللّٰه من عادانا، اللهم انك تعلم انا سبب الهدیٰ لهم وانما یعادونا فکن انت المتفرد بعذابهم۔

(بحذف اسناد) ابوصیرفیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا: خدا بری ہے اس سے جو ہم سے برأت کا اعلان کرے اور خدا لعنت کرتا ہے اس پر جو ہم پر لعنت کرے۔ خدا ہلاک کرے اس شخص کو جو ہمارے ساتھ دشمنی کرے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ہم ان لوگوں کے لیے ہدایت کا سبب ہیں اور انھوں نے ہمارے ساتھ دشمنی کر رکھی ہے۔ پس تو ان کو منفرد اور الگ قسم کا عذاب دے (کہ جس کی مثل کسی پر عذاب نہ ہوا ہو)۔

واقعہ فیل کی رپورٹ

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن

علی بن بلال المهلبی قال: حدثنا عبدالواحد بن عبداللّٰه بن یونس الربعی قال: حدثنا الحسین بن محمد ابن عامر قال: حدثنا المعلی بن محمد البصری قال: حدثنا محمد بن جمهور القمی قال: حدثنا جعفر بن بشیر قال: حدثنی سلیمان بن سماعة عن عبداللّٰه ابن قاسم عن عبداللّٰه بن سنان عن ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد عن ابیه عن جده علیهم السلام قال: لما قصد ابرهة بن الصباح ملك الحبشة لهدم البیت تسرغت الحبشة فأغاروا علیها، فأخذوا سرحا لعبد المطلب بن هاشم، فجاء عبدالمطلب الی الملك فاستأذن علیه، فأذن له وهو فی قبة دیباج علی سریر له، فسلم علیه فرد ابرهة السلام، فجعل ینظر فی وجهه فراقه حسنه وجماله وهیئته۔ فقال له: هل كان فی ابائك مثل هذا النور الذی أراه لك والجمال؟ قال: نعم ایها الملك كل آبائی كان لهم هذا الجمال والنور والبهاء۔ فقال له ابرهة: لقد فقتم الملوك فخرا وشرفا ویحق لك ان تكون سید قومك۔ ثم اجلسه معه علی سریر وقال لسائس فیله الأعظم۔ وكان فیلا ابیض عظیم الخلق له نابان مرصعان بأنواع الدرر والجواهر، وكان الملك یباهی به ملوك الارض - ائتنی به، فجاء به سائسه وقد زین بكل زینة حسنة، فحین قابل وجه عبدالمطلب سجد له ولم یكن یسجد لملكه، واطلق اللّٰه لسانه بالعربیة فسلم علی عبدالمطلب، ولما رأی الملك ذٰلك ارتاع له وظنه سحرا، فقال: ردوا الفیل الی مكانه۔ ثم قال لعبد المطلب: فیم جئت فقد بلغنی سخاؤك وكرمك وفضلك ، ورأیت من هیبتك وجما لك وجلالك ما یقتضی ان انظر فی حاجتك

فاسألنی ما شئت وهو یری انه یسأله فی الرجوع عن مکة۔
فقال له عبدالمطلب: ان اصحابك غدوا علی سرح لی فذهبوا به فمرهم برده علی۔
قال: فتغیظ الحبشی من ذلك وقال لعبد المطلب: لقد سقطت من عینی جئتنی تسألنی فی سرحك وانا قد جئت لهدم شرفك وشرف قومك ومکرمتکم التی تتمیزون بها من کل جیل، وهو البیت الذی یحج الیه من کل صقع فی الارض، فترکت تسألنی فی ذلك وسألتنی فی سرحك۔
فقال له عبدالمطلب: لست برب البیت الذی قصدت لهدمه وانا رب سرحی الذی اخذه اصحابك، فجئت أسألك فیما انا ربه وللبیت رب هو امنع له من الخلق کلهم وأولی به منهم۔
فقال الملك: ردوا الیه سرحه وانصرف الی مکة ، واتبعه الملك بالفیل الاعظم مع الجیش لهدم البیت، فکانوا اذا حملوه علی دخول الحرم اناخ واذا ترکوه رجع مهرولا۔
فقال عبدالمطلب لغلمانه: ادعوا لی ابنی۔ فجئ بالعباس فقال: لیس هذا أرید، ادعوا لی ابنی فجئ بابی طالب فقال: لیس هذا أرید، ادعوا لی ابنی۔ فجئ بعبد اللّٰه ابی النبیؐ، فلما اقبل الیه قال: اذهب یابنی حتی تصعد أبا قبیس، ثم اضرب ببصرك ناحیة البحر فانظر أی شئ یجئ من هناك وأخبرنی به۔
فصعد عبداللّٰه اباقبیس فما لبث ان جاء طیر ابابیل مثل السیل واللیل، فسقط علی ابی قبیس ثم صار الی البیت فطاف به سبعا ثم صار الی الصفا والمروة فطاف بهما سبعا، فجاء عبداللّٰه الی ابیه فأخبره الخبر، فقال: انظر

یابنی ما کون من امرها بعد فأخبرنی به، فنظرها فاذا هی قد اخذت نحو عسکر الحبشة، فأخبر عبدالمطلب بذلك، فخرج عبدالمطلب وهو یقول: یا أهل مکة اخرجوا الی العسکر فخذوا غنائمکم۔

قال: فأتوا العسکر وهم امثال الخشبة النخرة ولیس من الطیر الا ما معه ثلاثة احجار فی منقاره ورجلیه، یقتل بکل حصاة منها واحدا من القوم، فلما اتوا علی جمیعهم انصرف الطیر ولم یر قبل ذلك ولا بعده، فلما هلك القوم بأجمعهم جاء عبدالمطلب الی البیت فتعلق بأستاره وقال:

یا حابس الفیل بذی المغمس
جسته کأنه مکوکس
فی مجلس تزهق فی الانفس

فانصرف وهو یقول فی فرار قریش وجزعهم من الحبشة:

طارت قریش إذ رأت خمیسا
فظلت فردا لا أری أنیسا
ولا احس منهم حسیسا
الا اخالی ماجدا نفیسا
مسودا فی اهله رئیسا

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمدؑ الصادق علیہ السلام نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے جد بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب ملک حبشہ کے بادشاہ ابرھہ بن صباح نے بیت اللہ کو منہدم کرنے کے لیے مکہ پر چڑھائی کی خاطر وہاں سے سفر کا ارادہ کیا تو وہ حبشہ سے روانہ ہو کر جلدی جلدی مکہ کے قریب پہنچ گیا۔ اور اس کے لشکر نے مکہ کے قریب آ کر پڑاؤ کیا اور اس کے بعد اس کے لشکر نے حضرت عبدالمطلب بن ہاشم علیہ السلام کے اونٹوں پر قبضہ کرلیا اور ان کو اپنے لشکر گاہ کی طرف لے آئے (جب حضرت عبدالمطلبؑ کو اس کے بارے میں خبر ہوئی) تو آپؑ ابرھہ بادشاہ کے پاس تشریف لائے اور بادشاہ کے دربار میں

داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ بادشاہ نے آپ کو اجازت دی تو آپؑ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت اپنے ریشمی خیمے میں اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ آپؑ نے اس کو سلام کیا اور اس نے آپؑ کو سلام کا جواب دیا۔ آپؑ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اس دوران میں آپؑ کے چہرۂ انور کے حُسن و جمال اور ہیبت کو دیکھنے کے بعد بادشاہ نے عرض کیا: یہ جو آپؑ کے چہرۂ انور پر مَیں نور و حُسن و جمال دیکھ رہا ہوں کیا یہ آپؑ کا خاندانی نور و حُسن و جمال ہے؟ اور کیا آپؑ کے آباؤ اجداد سے یہ نور چلا آ رہا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، یہ ہمارے آباؤ اجداد میں پایا جاتا ہے۔

ابرھہ نے عرض کیا: گویا آپؑ اس فخر و شرف میں بادشاہوں کو بھی مات کر گئے ہیں۔ آپؑ کے لیے سزاوار ہے کہ آپؑ قوم کے سردار ہوں۔ پھر اس نے آپؑ کو اپنے تخت پر جگہ دی اور آپؑ کا اکرام کیا اور اس نے اپنے بڑے ہاتھی جس کا نام سائس تھا اور یہ ایک سفید رنگ کا بہت بڑا ہاتھی تھا جس کے دو بڑے بڑے کان تھے اور اس ہاتھی کو اس نے مختلف قسم کے ہیروں اور جواہرات کے ذریعے مزین کیا ہوا تھا اور بادشاہ اس ہاتھی کی وجہ سے دوسرے بادشاہوں پر فخر و مباہات کرتا تھا، اس ہاتھی کو بادشاہ نے اپنے پاس لانے کا حکم دیا۔ جیسے ہی وہ ہاتھی عبدالمطلبؑ کے سامنے آیا تو اس نے فوراً آپؑ کے سامنے سجدہ کر دیا جبکہ وہ اپنے بادشاہ کے سامنے کبھی سجدہ نہیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو عربی زبان میں بولنے کی طاقت عطا فرمائی اور اس نے عربی زبان میں بول کر حضرت عبدالمطلبؑ کو سلام کیا۔ جب بادشاہ نے سارے واقعہ کا مشاہدہ کیا تو دل ہی دل میں ڈر گیا لیکن اپنے خیال میں اس کو جادو کا کرشمہ قرار دے کر اس سے بے نیاز ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ اس ہاتھی کو اپنے مقام پر لے جاؤ۔

پھر اس نے حضرت عبدالمطلبؑ سے عرض کیا: مجھے آپؑ کی سخاوت و ہیبت، حُسن و جمال اور کرم و شرف کی خبر مل چکی ہے۔ آپ کیوں تشریف لائے ہیں حکم کریں۔ مَیں آپؑ کی اس ہیبت جلال اور بزرگی کا مشاہدہ کر چکا ہوں۔ اب میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپؑ نے زحمت کیوں فرمائی ہے جو آپ چاہتے ہیں وہ بتائیں مَیں اس کو پورا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ وہ یہ گمان کر رہا تھا کہ آپؑ مجھے گزارش کریں گے کہ مکہ پر چڑھائی کرنے سے باز رہو اور بیت اللہ کو منہدم کرنے کا خیال ذہن سے نکال دو مگر آپؑ نے فرمایا: آج تمھارے لشکریوں نے میرے اونٹوں

پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ ان کو لشکر گاہ میں لے کر آ گئے ہیں، آپ انھیں حکم دیں کہ وہ میرے اونٹ واپس کر دیں۔

راوی بیان کرتا ہے: یہ سُن کر ابرھہ بادشاہ غضب ناک ہو گیا اور اس نے حضرت عبدالمطلبؑ سے کہا: آپؑ کی جو قدر و منزلت اور عزت میری نظروں میں تھی وہ ساری ختم ہو گئی ہے، کیونکہ آپؑ اپنے چند اُونٹوں کا سوال لے کر میرے پاس آئے ہیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ میں آپؑ کے اور آپؑ کی قوم کے شرف کو ختم کرنے کے لیے آیا ہوں اور آپؑ کی اس عزت و کرامت کا خاتمہ کرنے کے لیے آیا ہوں جس کی وجہ سے ہر طرف کے لوگ آپؑ کی طرف حج کے لیے آتے ہیں اور میں اس گھر کو گرانے کے لیے آیا ہوں جس کی وجہ سے تمام لوگوں پر آپؑ کو فضیلت حاصل ہے۔ آپؑ نے اس گھر کے بارے میں مجھ سے سوال تک نہیں کیا اور اپنے چند اونٹوں کے بارے میں سوال کرنے آ گئے ہو۔

حضرت ابو عبد مطلبؑ نے بڑے اطمینان سے فرمایا: تم جس گھر کو گرانے کے لیے آئے ہو مَیں اس گھر کا مالک نہیں ہوں، مَیں تو اپنے اونٹوں کا مالک ہوں کہ جس کو تمھارے لشکر والے لے کر آئے ہیں۔ مَیں ان کے بارے میں تمھارے پاس آیا ہوں یعنی ان کو مانگنے آیا ہوں اور جس گھر کو تم منہدم کرنے آئے ہو اس گھر کا بھی ایک مالک ہے جو سب لوگوں کی نسبت اس کی حفاظت کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے اور سب کو اس سے دُور کر سکتا ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔

پس ابرھہ بادشاہ نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ آپؑ کے اونٹ آپؑ کو واپس کر دیئے جائیں۔ آپؑ اپنے اونٹ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بادشاہ بھی اپنا بڑا ہاتھی لیے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ بیت اللہ کو گرانے کے لیے آپؑ کے پیچھے روانہ ہو گیا۔ پس وہ بیت اللہ کے حرم کی حدود میں داخل ہونا چاہتے تھے کہ ان کے سب ہاتھی بیٹھ جاتے اور جب وہ واپس ہونے کا ارادہ کرتے تو ہاتھی واپس چلنا شروع ہو جاتے۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے اپنے غلام سے فرمایا: میرے بیٹے کو میرے پاس بلاؤ۔ وہ حضرت عباس کو لے کر آئے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ میری مراد نہیں ہے۔ میرے بیٹے کو بلاؤ تو انھوں نے جناب ابو طالبؑ کو بلایا۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں میری مراد یہ بھی نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میرے بیٹے کو میرے پاس بلاؤ جناب عبداللہ نبی اکرمؐ کے والد محترم کو بلایا گیا تو جب

آپؑ جناب عبدالمطلبؑ کے پاس تشریف لائے تو آپؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! ابوقبیس پہاڑ پر چلے جاؤ اور وہاں جا کر سمندر کی طرف نظر کرو اور غور سے دیکھو کہ کون سی چیز وہاں سے آ رہی ہے اور جو کچھ آپ کو نظر آئے اس کے بارے میں مجھے خبر دو۔

جناب عبداللہ ابوقبیس پہاڑ پر گئے۔ ابھی کچھ ہی دیر رُکے تھے کہ آپؑ نے دیکھا کہ ابابیل پرندے سیلاب کی طرح سیاہ رات بن کر آ رہے ہیں اور وہ سارے ابوقبیس پر اُترے اور پھر وہاں سے بیت اللہ کے طواف کے لیے روانہ ہوئے اور وہاں سے سات طواف کے چکر لگائے اور پھر صفا اور مروہ کے درمیان سات دوڑیں لگائیں تاکہ سعی انجام دی۔ حضرت عبداللہ علیہ السلام نے یہ ساری تفصیل اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہو کر بیان کر دی۔

آپؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جاؤ اور اس کے بعد دیکھو کہ کیا رُونما ہوتا ہے اس کے بارے میں مجھے باخبر رکھو۔ آپؑ نے دیکھا کہ وہ ابابیل نامی پرندوں کا لشکر حبشہ کے لشکر کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت عبدالمطلبؑ کو اس کے بارے میں بتایا گیا۔ حضرت عبدالمطلبؑ اپنے گھر سے یہ کہتے ہوئے نکلے: اے مکہ والو! اس ابرھہ کے لشکر کی طرف نکلو اور ان کے مالِ غنیمت کے حصول کے لیے بڑھو اور اس کو حاصل کر لو!

راوی بیان کرتا ہے: جب ہم اہل لشکر کے پاس آئے تو ان کی حالت یہ تھی کہ وہ بوسیدہ لکڑیوں کی طرح گرے پڑے تھے اور ہر پرندے کے پاس تین کنکریاں تھیں دو ان کے پاؤں میں اور ایک ان کی چونچ میں اور ایک ایک کنکری کے ذریعے انھوں نے ایک ایک کو مارا۔ جب سارے لشکر والے مر گئے تو وہ پرندے سارے کے سارے واپس چلے گئے۔ ان پرندوں کو کسی نے اس سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ بعد میں کسی نے ان کو دیکھا۔

جب ابرھہ کی ساری قوم مر گئی تو حضرت عبدالمطلبؑ بیت اللہ کی طرف چلے اور بیت اللہ کے قریب آ کر غلاف کعبہ کو ہاتھوں میں لے کر یہ اشعار پڑھے:

يا حابس الفيل بذی المغمس
جسته كأنه مكوكس

''اے ہاتھیوں کو روکنے والے! اسی طاقت سے کہ تو نے ان کو کھایا ہوا بھوسہ بنا دیا''۔

فی مجلس تزهق فی الانفس
''اس مجلس میں کہ اس میں سانس تنگ ہو جاتے ہیں''۔
جب بیت اللہ سے واپس آ رہے تھے تو اس وقت وہ قریش کا لشکر خوف سے فرار کرنے کے بارے میں اپنے اشعار میں یوں بیان کر رہے تھے:

طارت قریش اِذ رأت خمیسا
فظلت فردا لا أری انیسا

''جب قریش والوں نے گھٹیا لشکر کو دیکھا تو فرار کر گئے اور میں اکیلا رہ گیا۔ میں کسی کو اپنا مددگار نہیں پاتا تھا اور میں ان سے خوف زدہ نہ تھا کیونکہ مَیں اپنے سے ایک عمدہ مددگار پانے والا تھا''۔
مسودا فی اهله رئیسا
''وہ مددگار جو بادشاہ کو اس کے اپنوں میں رسوا کر دیتا ہے''۔

امام حسنؑ کا لوگوں کے سامنے حضرت علیؑ کی موجودگی میں خطبہ دینا

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا ابو عبداللّٰه محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: حدثنا الحسن بن علی الزعفرانی قال: حدثنا ابراهیم بن محمد الثقفی قال: حدثنا ابوالولید العباس بن بکار الضبی قال: حدثنا ابوبکر الهزلی قال: حدثنا محمد بن سیرین قال: سمعت غیر واحد من مشیخة اهل البصرة یقولون : لما فرغ علی بن ابی طالب علیه السلام من الجمل عرض له مرض وحضرت الجمعة فتأخر عنها وقال لابنه الحسن علیه السلام: انطلق یابنی فجمع بالناس، فأقبل الحسن علیه السلام الی المسجد، فلما استقل علی المنبر حمد اللّٰه واثنی علیه وتشهد وصلی علی رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ایها الناس ان اللّٰه اختارنا بالنبوة،

واصطفانا على خلقه، وانزل علينا كتابه ووحيه، وايم الله لا ينقصنا احد من حقنا شيئا الا ينقصه الله فى عاجل دنياه وآجل اخرته، ولا يكون علينا دولة الا كانت لنا العاقبة ﴿ونتعلمن نبأه بعد حين﴾ ثم جمع بالناس، وبلغ اباه كلامه، فلما انصرف الى ابيه عليه السلام نظر اليه وما ملك عبرته ان سالت على خديه، ثم استدناه اليه فقبل بين عينيه وقال: بأبى انت وامى ﴿ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾

(بحذف اسناد) محمد بن سیرین نے بیان کیا ہے کہ میں نے بصرہ کے کافی زیادہ مشائخ اور بزرگوں سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: جب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو آپ کی صحت ناساز ہوگئی اور اس صحت کی خرابی کے دوران جمعہ کا دن آ گیا تو آپؑ نے تاخیر فرمائی اور اپنے بیٹے امام حسنؑ سے فرمایا: اے بیٹا! جاؤ اور لوگوں کو جمع کرو (یعنی میرے آنے سے پہلے تم تقریر کرو)۔ امام حسنؑ مسجد کی طرف روانہ ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے اور منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔

نیز رسولؐ خدا پر درود وسلام پڑھنے کے بعد فرمایا:

"اے لوگو! تحقیق ہم وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبوت کے ساتھ نوازا اور ہمیں اپنی تمام مخلوق پر برگزیدہ فرمایا اور ہم پر اپنی کتاب اور وحی کو نازل فرمایا۔ خدا کی قسم، کوئی شخص ہمارے حق میں سے کوئی چیز کم نہیں کر سکتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی زندگی کم کر دیتا ہے اور اس کی موت کو جلدی واقع کر دیتا ہے اور ہمارے خلاف کوئی حکومت نہیں ہوسکتی مگر یہ کہ اس کا انجام ہمارے حق میں ہوگا (یعنی اس دنیا کی آخری حکومت ہماری ہوگی) اور ہم تم لوگوں کو بعد میں آنے والے زمانے کی خبریں دے سکتے ہیں۔ لوگ جمع ہوئے اُنھوں نے آپؑ کی یہ ساری گفتگو آپؑ کے والد یعنی امیر المومنینؑ کو بتائی۔ پس جب شہزادہ حسنؑ اپنے والد کی طرف گئے اور حضرتؑ نے ان کو دیکھا تو فرمایا: میرے قریب آؤ تا کہ میں تمھارا منہ چوم سکوں۔ پھر آپؑ نے شہزادہ حسن کو اپنے قریب بٹھایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں اور پھر قرآن کی اس آیت کی تلاوت فرمائی:

ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

چار چیزیں دلوں کو فاسد بنا دیتی ہیں

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوعلى الحسن بن خالد المراغى قال: حدثنا ثوابة بن يزيد قال: حدثنا احمد بن على بن المثنى عن شبابة بن سوار قال: حدثنى مبارك بن سعيد عن خليد الفراء عن ابى المحبر قال: قال رسولؐ اللّٰه: اربعة مفسدة للقلوب: الخلو بالنساء، والاستماع منهن، والأخذ برأيهن، ومجالسة الموتى، فقيل: يارسولؐ اللّٰه وما مجالسة الموتى؟ قال: مجالسة كل ضال عن الايمان وجائر عن الاحكام۔

(بحذف اسناد) ابوالمحبر نے حضرت رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: چار چیزیں دلوں کو فاسد کر دیتی ہیں اور وہ یہ ہیں:

① عورتوں سے خلوت کرنا ② عورتوں سے زیادہ لطف اُٹھانا

③ عورتوں کی رائے اور نظریہ کو قبول کرنا ④ مُردوں کی محفل کو اختیار کرنا

آپؐ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! یہ مُردوں کی محفل سے کیا مراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس سے مراد ان لوگوں کی محفل ومجلس ہے جو ایمان سے گم راہ اور احکامِ دین سے دُور ہیں اور دین کی پرواہ نہیں کرتے۔

کون ہے جو جہنّم کی آگ کے شعلوں سے محفوظ رہنا چاہتا ہے؟

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا عبداللّٰه بن حريس قال: حدثنا احمد بن برد

قال: حدثنا محمد بن جعفر عن ابیه جعفر بن محمد عن ابیه محمد بن علی عن ابی لبابة بن عبدالمنذر انه جاء یتقاضی ابا الیسر دیناً علیه، فسمعته یقول: قولوا له لیس هو، فصاح ابولبابة یا ابا الیسر اخرج الی فخرج الیه فقال: ما حملك علی هذا؟ فقال: العسر یا ابا لبابة. قال: اللّٰه. قال: اللّٰه. فقال ابولبابة: سمعت رسولؐ اللّٰه یقول: من احب ان یستظل من نور جهنم؟ فقلنا: کلنا نحب ذٰلك. قال: فلینظر غریما أو لیدع لمعسر.

(بحذف اسناد) ابولبابہ بن عبدالمنذر نے بیان کیا ہے کہ میرے والد کے پاس ایک شخص آیا جو مقروض تھا اور وہ قرض کے لیے سہولت طلب کر رہا تھا۔ میں نے اس سے سنا کہ وہ یہ کہہ رہا تھا: تم لوگ اس کے بارے میں وہ باتیں کرتے ہو جس کا وہ اہل نہیں ہے۔ ابولبابہ نے پکار کر کہا: ''اے وسعت دینے والے! میری طرف آؤ، وہ اس کی طرف آیا اور اس نے اس سے کہا کہ تمھیں کس چیز نے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: تنگی نے۔

ابولبابہ نے کہا: میں نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو جہنم کی آگ کی گرمی سے بچنا چاہتا ہے؟

ہم سب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم سب اس سے بچنا چاہتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: قرض دار کو مہلت دو اور اس پر تنگی نہ کرو (یعنی تنگ دستی میں اس سے قرض کو طلب نہ کرو بلکہ اس کے لیے وسعت کا انتظار کرو۔

جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ دے گا

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوحفص عمر بن محمد الزیات قال: حدثنا علی بن مهرویه القزوینی قال: حدثنا داود بن سلیمان الغازی قال: سمعت الرضا علی بن

موسٰی علیهما السلام یقول: من استفاد أخا فی الله فقد استفاد بیتا فی الجنة۔

(بحذف اسناد) جناب داؤد بن سلیمان الغازی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علی بن موسیٰ علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی کو اس دنیا میں خدا کی خوشنودی کی خاطر فائدہ دے گا، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے گھر کا مالک بنا دے گا۔

دین نصیحت ہے

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنی ابو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا ابوبکر احمد بن اسماعیل بن ماهان قال: حدثنا زکریا بن یحیٰی الساحی قال: حدثنا بندار بن عبدالرحمٰن قال: حدثنا سفیان عن سهل بن الجراح عن عطاء بن یزید عن تمیم الداری قال: قال رسولؐ الله: الدین نصیحة۔ قیل: لمن یارسولؐ الله؟ قال: لله ولرسوله ولکتابه وللأئمة فی الدین ولجماعة المسلمین۔

(بحذف اسناد) تمیم الداری نے رسولؐ خدا سے روایت کو نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: دین نصیحت ہے، یعنی دین سچی اور خالص دوستی کرنے کا نام ہے۔

عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! یہ کن کے لیے ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اُس کے رسول کے لیے، اس کی نازل کردہ کتاب کے لیے ہے، دین میں جو آئمہ برحق ہیں اُن کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے خالص اور سچی دوستی رکھنے کا نام ہے۔

اسلام کی بنیاد اہل بیتؑ کی محبت پر ہے

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما عن محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن الحسین

البصری قال: حدثنا احمد بن نصر ابن سعید الباهلی قال: حدثنا ابراهیم بن اسحاق النهاوندی قال: حدثنا عبداللّٰه بن حماد عن عمرو بن شمر عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن ابیه عن جده علیهم السلام قال: لما قضی رسولؐ اللّٰه مناسکه من حجة الوداع رکب راحلته وانشأ یقول: لا یدخل الجنة الا من کان مسلما۔ فقام الیه ابوذر الغفاری رحمه اللّٰه فقال: یارسولؐ اللّٰه وما الأسلام؟ فقال (ص): الاسلام عریان، ولباسه التقوی، وزینة الحیاء، وملاکه الورع، وکماله الدین، وثمره العمل الصالح، ولکل شئ اساس، واساس الاسلام حبنا اهل البیت۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوجعفر امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے رسولؐ خدا سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب حضرت رسولؐ خدا آخری حج (یعنی حجۃ الوداع) کے تمام مناسک (یعنی اعمال) ادا کر چکے اور اپنی سواری پر سوار ہو رہے تھے تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، مگر وہ جو مسلمان ہوگا۔

حضرت ابوذر غفاریؓ آپؐ کی خدمت اقدس میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اسلام کیا ہے؟ اس کی خصوصیات بیان فرمائیں؟

آپؐ نے فرمایا: اسلام عریان ہے یعنی بغیر لباس کے ہے اس کا لباس تقویٰ ہے۔ اس کی زینت حیا اور پرہیزگاری اس کا ملاک اور اس کا کمال ہے۔ اس کا پھل نیک اعمال ہیں اور ہر چیز کی ایک بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہل بیتؑ کی محبت ہے۔

فاطمۃ الزہراءؑ تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر بن سالم الجعابی قال: حدثنا عمرو بن سعید السجستانی قال: حدثنا محمد بن یزید القریانی قال:

حدثنا اسرائیل عن میسرة بن حبیب عن المنهال بن عمرو عن رزین بن خنیس عن حذیفة بن الیمان قال: سمعت النبی (ص) یقول: اتانی ملك یهبط الی الارض قبل وقته، فعرفنی انه استأذن اللّٰه عزوجل فی الاسلام علی، فأذن له فسلم علی وبشرنی ان ابنتی فاطمة سیدة نساء أهل الجنة، وان الحسن والحسین علیهما السلام سیدا شباب أهل الجنة۔

(بحذفِ اسناد) حذیفہ یمانیؒ نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے نبی اکرمؐ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا جو اس سے قبل کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا تھا چونکہ وہ میری معرفت رکھتا تھا لہٰذا اُس نے اللہ تعالیٰ سے مجھے سلام کرنے کی خاطر اذن حاصل کیا اللہ تعالیٰ نے اُسے مجھے سلام کرنے کا اذن عطا فرمایا۔ اس نے مجھ پر سلام کیا اور ساتھ ہی مجھے بشارت دی کہ تحقیق آپؐ کی بیٹی فاطمۃ الزہراءؑ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن وحسین علیہما السلام جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

سب سے پہلے بارگاہِ خدا میں کھڑا ہوں گا

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوحفص عمر بن محمد قال: حدثنا ابوبکر احمد ابن اسماعیل بن ماهان قال: حدثنا ابی قال: حدثنا مسلم قال: حدثنا عروة ابن خالد قال: حدثنا سلیمان التمیمی عن ابی مجاز عن قیس بن سعد بن عبادة قال: سمعت علی بن ابی طالب علیه السلام یقول: انا اوّل من یجثو بین یدی اللّٰه عزوجل یوم القیامة للخصومة۔

قیس بن سعد بن عبادہ نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مَیں سب سے پہلے بارگاہِ خدا میں باادب طریقہ سے کھڑا ہو کر اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔

میرے علاوہ جو بھی دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا ابوالحسن علی بن خالد قال: حدثنا عبدالله بن مسلم القطان قال: حدثنا سعيد بن عبدالرحمٰن قال: حدثنا اسماعيل بن صبيح قال: حدثنا صباح المزنی عن حكم بن جبير عن عقبة الهجری عن عمه قال: سمعت علياً عليه السلام على المنبر وهو يقول: لأقولن اليوم قولا لم يقله احد قبلی ولا يقوله احد بعدی الا كاذب، انا عبدالله واخو رسولؐ الله (ص) ونكحت سيدة نساء الامة۔

(بحذف اسناد) عقبۃ الہجری نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا آپؑ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! آج میں ایسی باتیں کرنا چاہتا ہوں کہ میرے علاوہ جو بھی یہ باتیں کرے گا وہ جھوٹا ہو گا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور نبی اکرمؐ کا بھائی اور ان کی بیٹی جو اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہیں، کا شوہر ہوں (یعنی وہ میری بیوی ہیں)۔

کون ہے جو رسولِ اکرمؐ کو گالیاں دیتا ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ ابو علی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشيخ الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو عبيدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا محمد بن احمد بن محمد بن عيسٰی المكی قال: حدثنا ابو عبدالرحمٰن عبدالله بن احمد ابن حنبل قال: حدثنی ابی قال: حدثنا يحيىٰ بن ابی بكر قال: حدثنا اسرائيل عن ابی اسحاق عن ابی عبدالله الجدلی قال: دخلت على أم سلمة زوجة النبیؐ فقالت: أيسب

رسول الله فیکم؟ فقلت: معاذ الله۔ فقال: سمعت رسولؐ الله یقول: من سب علیا فقد سبنی۔

(بحذف اسناد) ابوعبداللہ جدلی نے بیان کیا ہے کہ مَیں نبی اکرمؐ کی زوجۂ محترمہ اُم المومنین جناب اُمِ سلمٰیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؓ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو نبی اکرمؐ کو گالیاں دیتا ہو؟

میں نے عرض کیا: معاذ اللہ! ایسا کون ہوسکتا ہے؟

آپؓ نے فرمایا: میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا تھا: جس نے علیؑ کو گالیاں دیں گویا اس نے مجھے گالیاں دیں۔

ہمارے امر کو فقط قبول کرنا ہی کافی نہیں ہے

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنی ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد ابن قولویه قال: حدثنا ابوعلی محمد بن همام الاسکافی قال: حدثنا عبدالله بن جعفر الحمیری قال: حدثنا احمد بن محمد بن عیسٰی قال: حدثنا الحسین بن سعید الأهوازی قال: حدثنا علی بن حدید عن سیف بن عمیرة عن مدرك بن زهیر قال: قال ابوعبدالله جعفر بن محمد(ع): یامدرك ان امرنا لیس بقبوله فقط ولکن بصیانته وکتمانه عن غیر اهله، اقراء اصحابنا السلام ورحمة الله وبرکاته وقل لهم: رحم الله امرءً اجتر مودة الناس الینا فحدثهم بما یعرفون وترك ما ینکرون۔

(بحذف اسناد) مدرک بن زہیرؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مدرک! ہمارے امرِ ولایت کو فقط قبول کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کی حفاظت کرنا اور ان کے غیر اہل سے اسے محفوظ اور پوشیدہ رکھنا بھی ضروری ہے۔

ہمارے دوستوں کو ہماری طرف سے سلام اور رحمۃ اللہ و برکاتہ کہنا ہے اور ہماری طرف سے ان کو کہنا: خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو لوگوں کی مودّت و محبت کو ہماری طرف کھینچے اور ان کو ہمارا دوست بنائے اور ایسی چیزیں ہماری، ان کے لیے بیان کرے جن کے ذریعے ان کو ہماری معرفت حاصل ہو اور ایسی چیزیں ترک کردے جس کی وجہ سے وہ ہمارے منکر بن جائیں (یعنی اپنے کردار کے ذریعے لوگوں کو ہمارا محب بنائے نہ کہ ہمارا دشمن)۔

اس اُمت میں جنت کی نشانی کیا ہے؟

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد الهمدانى قال: حدثنا خالد بن يزيد بن كثير الثقفى قال: حدثنى ابوخالد عن حنان بن سدير عن ابى اسحاق عن ربيعة السعدى قال: اتيت حذيفة بن اليمان فقلت له: حدثنى بما سمعت من رسول الله (ص) ورأيته يعمل به۔ فقال: عليك بالقرآن۔ فقلت له: قد قرأت القران وانما جئتك لتحدثنى بما لم اره ولم اسمعه من رسول الله (ص)، اللهم انى اشهدك على حذيفة انى اتيته ليحدثنى فانه قد سمع وكتم۔

قال: فقال حذيفة: قد أبلغت فى الشدة، فقال لى: خذها قصيرة من طويلة وجامعة لكل أمرك ان آية الجنة فى هذه الامة ليأكل الطعام ويمشى فى الاسواق۔ فقلت له: فبين لى آية الجنة فأتبعها وآية النار فأتقيها۔ فقال لى: والذى نفس حذيفة بيده ان آية الجنة والهداة اليها الى يوم القيامة لأئمة آل محمد عليهم السلام، وان آية النار والدعاة اليها الى يوم القيامة لاعداؤهم۔

(بحذف اسناد) ربیعہ سعدی نے بیان کیا ہے کہ میں جناب رسولؐ خدا کے صحابی حذیفہ یمانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ میرے لیے وہ چیز بیان کریں جو آپ نے رسولؐ خدا سے سنی ہو اور آپ نے اس پر آنحضرتؐ کو عمل کرتے ہوئے دیکھا ہو؟ انھوں نے مجھے جواب میں کہا: تم پر قرآن کریم کی تلاوت واجب ہے اسی کی تلاوت کرو اور اس پر عمل کرو۔

میں نے عرض کیا: قرآن کی تلاوت تو میں کرتا رہتا ہوں، میں آپ کے پاس صرف اس لیے آیا ہوں کہ آپ میرے لیے وہ کچھ بیان کریں جس کو میں نے دیکھا اور میں نے رسولؐ سے نہیں سنا۔

اس کے بعد میں نے عرض کیا: اے میرے اللہ میں تجھے اس پر گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا تھا تاکہ وہ میرے لیے اس بات کو بیان کریں جو انھوں نے تیرے رسولؐ سے سنی ہے اور وہ اس کو میرے لیے پوشیدہ رکھ رہے ہیں۔

پس حذیفہ نے کہا: تحقیق تم بہت گہرائی تک چلے گئے ہو۔

اس کے بعد مجھ سے کہا: اچھا چلو ایک طویل حدیث میں سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا تمھارے لیے بیان کر رہا ہوں جو تمھارے ہر امر اور معاملہ پر محیط ہے۔ تحقیق اس امت میں جنت کی ایک نشانی ہے جو کھانا بھی کھاتی ہے اور بازاروں میں بھی آتی جاتی ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ کون سی جنت کی نشانی ہے؟ وہ میرے لیے بیان کرو تاکہ میں اس کی اتباع کر سکوں اور جہنم کی نشانی کون سی ہے؟ (مجھے بتایئے) تاکہ اس سے میں اپنے آپ کو بچا سکوں۔ حذیفہ نے کہا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں حذیفہ یمانی کی جان ہے، تحقیق جنت کی نشانی اور قیامت تک کے لیے اس جنت کی طرف رہنمائی کرنے والے آل محمدؐ میں سے ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں اور جہنم کی نشانی اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دینے والے قیامت تک ان کے دشمن اور ان سے بغض رکھنے والے ہیں۔

مغیرہ کا امیر المومنینؑ کو مشورہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلي الحسن بن محمد الطوسي قال: أخبرنا الشيخ الوالد ابوجعفر رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علي بن

محمد الكاتب قال: أخبرنا ابوالحسن على بن عبدالكريم قال: حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفى قال: أخبرنى عبيدالله ابن القاسم قال: حدثنا عمر بن ثابت عن جبلة بن سحيم عن ابيه قال: لما بويع اميرالمؤمنين على بن ابى طالبؑ بلغه ان معاوية قد توقف عن اظهر البيعة له وقال: ان اقرنى على الشام واعمالى التى ولانيها عثمان بايعته، فجاء المغيرة الى امير المؤمنين عليه السلام فقال له: يا اميرالمؤمنين ان معاوية من قد عرفت وقد ولاه الشام من كان قبلك فوله انت كيما تنسق عرى الامور ثم اعزله ان بدا لك۔ فقال اميرالمؤمنين عليه السلام:

اتضمن لى عمرى يامغيرة فيما بين توليته الى خلعه؟ قال: لا۔ قال: لا يسألنى الله عزوجل عن توليته على رجلين من المسلمين ليلة سوداء ابدا ﴿وما كنت متخذ المضلين عضدا﴾ لكن ابعث اليه وادعوه الى ما فى يدى من الحق فان اجاب فرجل من المسلمين له مالهم وعليه ما عليهم، وان ابى حاكمته الى الله۔ فولى المغيرة وهو يقول: فحاكمه اذاء فأنشأ يقول:

نصحت عليًا فى ابن حرب نصيحة
فرد فما منى له الدهر ثانيه

ولم يقبل انصح الذى جئته به
وكانت له تلك النصيحة عافيه

وقالوا له ما اخلص النصح كله
فقلت له ذات النصيحة غاليه

فقام قيس بن سعد رحمه الله فقال: يا امير المؤمنين ان المغيرة اشار عليك بأمر لم يرد الله به نقدم فيه رجلا وأخر فيه

اخری، فان کان لك الغلبة يقرب اليك بالنصيحة وان كانت المعاوية يقرب اليه بالمشورة ثم انشأ يقول:

كاد ومن أرسى ثبيرا مكانه
مغيرة ان يقوى عليك معاوية

وكنت بحمد لله فينا موفقا
تلك التى اراكها غير كافية

فسبحان من علا السماء مكانها
وارض رحاها فاستقرت كما هيه

(بحذف اسناد) جبلۃ بن حکیم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی بیعت کی گئی تو آپؑ کو یہ خبر ملی کہ معاویہ بیعت کرنے میں توقف کر رہا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اگر مجھے شام کی سلطنت پر باقی رکھا جائے اور جو حکمرانی مجھے عثمان نے دی ہوئی ہے اس پر قائم رکھا جائے تو میں امیر المومنین کی بیعت کرلوں گا ورنہ نہیں۔

مغیرہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

اے امیر المومنینؑ! آپؑ معاویہ کو اچھی طرح جانتے ہیں اور آپؑ یہ بھی جانتے ہیں کہ آپؑ سے پہلے والے حکمران نے اس کو شام کا والی و حاکم مقرر کر رکھا تھا، آپ بھی اپنے معاملہ اور اُمور کے محکم ہونے تک اس کو شام کا اسی طرح ولی و حاکم مقرر رکھیں اور جب مناسب معلوم ہو تو اس وقت اس کو معزول کر دیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے مغیرہ! کیا تو میری زندگی کی ضمانت دیتا ہے کہ میں اس کو اس وقت ولی بنا کر اور مناسب وقت پر اس کو معزول کرنے تک زندہ رہوں گا۔

مغیرہ نے کہا: نہیں! میں اس کی ضمانت نہیں دے سکتا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تو یہ ضمانت دیتا ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ سوال نہیں کرے گا کہ میں اس کو مسلمانوں پر ولی اور حاکم قرار دوں جو کہ گمراہی اور سیاہ رات کے برابر ہے جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا (الکہف، آیت ۵۱)

''اور میں گمراہوں کو اپنا زور بازو نہیں بنا سکتا''۔

لیکن میں اس کو اپنا حکم اور پیغام ارسال کروں گا اور اس کو اس حق کی طرف بلاؤں گا۔ میرے نزدیک (موجودہ) ہے۔ اگر اس نے اس پر لبیک کہا تو وہ بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک مسلمان تصور ہوگا اور اس کے لیے وہی حقوق ہوں گے جو دوسروں کے لیے ہیں اور اس پر وہی حکم نافذ ہوگا جو دوسروں کے لیے ہے اور اگر اس نے انکار کیا تو میں اس کے بارے میں حکم خدا کو نافذ کروں گا۔ پس مغیرہ یہ کہتے ہوئے پلٹا۔

نصحت عليًا فى ابن حرب نصيحة
فرد فما منى له الدهر ثانيه

''میں نے ابن حرب (یعنی معاویہ) کے بارے میں علیؑ کو نصیحت کی، لیکن انھوں نے اس کو قبول نہیں کیا۔ لہٰذا میرے لیے دوبارہ کہنا ضروری نہیں ہے''۔

ولم يقبل انصح الذى جئته به
وكانت له تلك النصيحة عافيه

''جو نصیحت میں ان کے لیے لے کر آیا تھا اس کو انھوں نے قبول نہیں کیا جبکہ اس نصیحت میں ان کے لیے بھلائی اور عافیت تھی''۔

وقالوا له ما اخلص النصح كله
فقلت له ذات النصيحة غاليه

''اور ان لوگوں نے آپ سے کہا کہ تمام نصیحت خالص نہیں ہوتی۔ میں نے ان کو بہت عمدہ نصیحت کرنے کی کوشش کی''۔

اس کے بعد قیس بن سعدؓ امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! تحقیق مغیرہ نے آپؑ کو ایک ایسے امر کی طرف متوجہ کروایا ہے جس کو اللہ دور رکھے۔ پس اس نے ایک شخص کو مقدم کیا ہے اور دوسرے کو مؤخر کیا ہے۔ یہ شخص (یعنی مغیرہ) اگر آپؑ کو غلبہ حاصل ہو گیا تو آپؑ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تا کہ آپ کو

نصیحت کر سکے اور اگر معاویہ کو غلبہ حاصل ہو گیا تو معاویہ کا تقرب حاصل کرے گا تا کہ اس کو مشورہ دے سکے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

کاد ومن أرسی ثبیرا مکانه
مغیرة ان یقوی علیك معاویة

"قریب ہے کہ کوئی اس کے مقام کو روکے، مغیرہ آپؑ کے بارے میں معاویہ کو تقویت دے گا"۔

وکنت بحمد للّٰہ فینا موفقا
تلك التی اراکها غیر کافیة

"اور میں خدا کی حمد اور شکر کرتا ہوں کہ ہمارا موقف اور ٹھکانہ آپؑ کے ساتھ ہے اور موقف جس کو وہ دیکھتے ہیں وہ عافیت والا نہیں ہے"۔

• فسبحان من علا السماء مکانها
وارض رحاها فاستقرت کما هیه

"پس منزہ ہے وہ ذات جس کا مقام آسمانوں پر بلند ہے اور زمین پر مرکز اسی طرح قائم رکھا ہے جس طرح وہ ہے"۔

محاۃ کیا ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابو علی الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشیخ الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن الحسین المقرئ قال: حدثنی ابومحمد عبداللّٰه بن محمد البصری قال: حدثنا عبدالعزیز ابن یحیٰی قال: حدثنا موسٰی بن زکریا قال: حدثنا ابوخالد قال: حدثنی العتبی قال: سمعت الشعبی یقول: سمعت علی بن ابی طالب علیه السلام یقول: العجب ممن یقنط ومعه الممحاة۔ فقیل له: وما الممحاة؟ قال: الاستغفار۔

(بحذف اسناد) جناب شعبی نے بیان کیا ہے کہ میں نے شعبی سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو نا اُمید اور مایوس ہے حالانکہ اس کے ساتھ محات ہے۔ پس آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: یہ محات کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد استغفار ہے ("یعنی مولیٰ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ استغفار کے ہوتے ہوئے اگر کوئی نا اُمید ہو تو اس پر تعجب ہے")۔

سب سے زیادہ کون سی چیز واجب ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: أخبرنا الشيخ المفيد الوالد رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: حدثنا الشريف الصالح ابومحمد الحسن بن حمزة العلوى رحمه الله قال: حدثنا احمد بن عبدالله قال: حدثنا جدى احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه عن يعقوب بن يزيد عن ابن ابى عمير عن هشام بن سالم عن ابى عبيدة الحذاء عن أبى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال: الا اخبركم بأشد ما افترض الله على خلقه؟ انصاف الناس من انفسهم، ومواساة الاخوان فى الله عزوجل، وذكر الله على كل حال، فان عرضت له طاعة لله عمل بها، وان عرضت له معصية تركها۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ کون سی چیز اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر سب سے زیادہ سخت انداز میں واجب قرار دی ہے! وہ یہ ہے کہ انسان لوگوں کے ساتھ اپنی ذات کی طرف سے انصاف کرے اور اپنے بھائیوں کی خدا کی خاطر مدد کرے اور اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں ذکر کرے اور اگر اطاعتِ خدا کا مورد اس کے سامنے آئے تو اس میں اطاعت کرے اور اس پر عمل کرے اور اگر معصیتِ خدا کا مورد سامنے آئے تو اس میں نافرمانی نہ کرے اور اس پر عمل کرنے کو ترک کر دے۔

سب سے بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد (رض) قال: حدثنا ابو عبدالله محمد ابن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنى ابوجعفر محمد ابن صالح القاضى قال: حدثنا مسروق بن المرزبانى قال: حدثنا حفص بن عاصم عن ابى عثمان عن ابى هريرة قال: قال رسول الله (ص): ان اعجز الناس من عجز عن الدعاء، وان ابخل الناس من بخل بالسلام۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہؓ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: سب لوگوں میں سے عاجز ترین اور کمزور ترین وہ شخص ہے جو لوگوں کو دعا دینے میں عاجز ہو اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو دوسروں پر سلام کرنے میں بخل کرے۔

رسولؐ خدا کا امیر المومنینؑ کے حق میں دعا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنى الحسن الهاد بن حمزة ابوعلى من أصل كتابه قال: حدثنا الحسن بن عبدالرحمٰن بن ابى ليلى قال: حدثنا محمد بن سليمان الاصفهانى عن عبدالله الاصفهانى عن عبدالرحمٰن بن ابى ليلى عن على بن ابى طالب عليه السلام قال: دعانى النبى (ص) وانا ارمد العين، فتفل فى عينى وشد العمامة على رأسى وقال: اللهم اذهب عنه الحر والبرد، فما وجدت بعدها حرا ولا بردا۔

(بحذفِ اسناد) عبدالرحمان بن ابولیلیٰ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ

آپؑ نے ارشاد فرمایا: (خیبر کے دن) نبی اکرمؐ نے مجھے بلایا جبکہ میری حالت یہ تھی کہ میں آشوبِ چشم میں مبتلا تھا۔ آپؐ نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں پر لگایا اور میرے سر پر عمامہ باندھا اور فرمایا: اے میرے اللہ! تو اس سے گرمی اور سردی کو دور فرما دے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: آپؐ کی اس دعا کے بعد میں نے کبھی گرمی اور سردی کو محسوس نہیں کیا۔

دروازہ اہلِ بیتؑ پر آیتِ تطہیر کی تلاوت کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر رحمه الله قال: حدثنى احمد بن عيسٰى بن ابى عيسٰى بن ابى موسٰى بالكوفة قال: حدثنا عبلوس بن محمد الحضرمى قال: حدثنا محمد بن فرات عن ابى اسحق عن الحارث عن على عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يأتينا كل غداة فيقول: الصلاة رحمكم الله الصلاة ﴿انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾۔

(بحذفِ اسناد) جناب حارث نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا (دروازۂ اہلِ بیتؑ) پر ہر روز صبح کے وقت آتے اور فرماتے: خدا تم پر رحمت نازل کرے نماز کے لیے تیار ہو جاؤ، نماز کے لیے تیار ہو جاؤ اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

بنت عقیل کا روضۂ نبیؐ پر مرثیۂ امام حسینؑ پڑھنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: حدثنا الشيخ الوالد السعيد ابوجعفر رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو

عبداللّٰہ محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا احمد بن محمد قال: حدثنا الحسین بن علیل العنزی قال: حدثنا عبدالکریم بن محمد قال: حدثنا علی بن سلمة عن ابی اسلم محمد بن مخلد عن ابی هیاج عبداللّٰہ بن عامر قال: لما اتٰی نعی الحسین علیہ السلام الی المدینة خرجت بنت عقیل بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنهما فی جماعة من نسائها حتّٰی انتهت الیٰ قبر رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاذت به و شهقت عندهٗ ثم التفتت الی المهاجرین والأنصار وهی تقول:

ماذا تقولون ان قال النبیؐ لکم
یوم الحساب وصدق القول مسموع

خذلتم عترتی أو کنتم غیبا
والحق عند ولی الامر مجموع

اسلمتموهم بأیدی الظالمین فما
منکم له الیوم عنداللّٰہ مشفوع

ما کان عند غداة الطف اذ حضروا
تلك المنایا ولا عنهن مدفوع

قال: فما رأینا باکیا ولا باکیة اکثر مما رأینا ذٰلك الیوم:

(بحذف اسناد) جناب ابوھیاج عبداللہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ کی شہادت کی خبر مدینہ میں پہنچی تو حضرت عقیلؓ کی بیٹی مسلمانوں کی خواتین کے ایک گروہ کے ساتھ نبی اکرمؐ کی قبرِ مبارک پر حاضر ہوئیں اور آپؐ کو اس شہادت کی تعزیت پیش کی اور آپؐ کی قبر کے پاس شدت سے گریہ کیا۔ پھر بی بی مہاجرین اور انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور یہ اشعار پڑھے:

ماذا تقولون ان قال النبیؐ لکم
یوم الحساب و صدق القول مسموع

''اگر قیامت کے دن تمھارے نبی نے تم سے سوال کیا تو تم ان کے جواب میں کیا کہو گے اور پھر وہاں کہ جہاں صرف سچ اور حق ہی سنا جائے گا''۔

خذلتم عترتی أو کنتم غیبا
والحق عند ولی الامر مجموع

''تم نے میری عترت اور آل کو رسوا کیا یا تم غیب تھے یعنی اُن کی مدد اور اپنے حق اور اس کا حق ولی امر کے پاس محفوظ ہے''۔

اسلمتموھم بأیدی الظالمین فما
منکم له الیوم عنداللّٰه مشفوع

''تم نے ان کو ظالموں کے سپرد کر دیا پس آج اسی وجہ سے تمھارے لیے میں اللہ کی بارگاہ میں شفاعت نہیں کروں گا''۔

ما کان عند غداة الطف اذ حضروا
تلك المنایا ولا عنهن مدفوع

''کل قیامت کے دن اس میدان میں جب تمھارے اوپر بلا و مصائب نازل ہوں گے تو ان کو دُور کرنے والا کوئی نہیں ہوگا''۔

راوی بیان کرتا ہے: اس دن کے علاوہ اتنے رونے والے اور رونے والیاں میں نے کبھی نہیں دیکھیں جتنے لوگوں کو مَیں نے اس دن روتے ہوئے دیکھا۔

حضرت اُمِ سلمہؓ کا نبی اکرمؐ کو خواب میں دیکھنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابو عبداللّٰه محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا احمد بن محمد الجوهری قال: حدثنی الحسن ابن علیل العنزی عن عبدالکریم بن محمد قال: حدثنا حمزة بن القاسم

العلوی عن غیاث بن ابراهیم عن الصادق جعفر بن محمد علیهما السلام قال: اصبحت یوما أم سلمة رضی الله عنها تبکی، فقیل لها: مما بکاؤك؟ فقالت: لقد قتل ابنی الحسین اللیلة، وذٰلك اننی ما رأیت رسولؐ الله (ص) منذ مضی الا اللیلة فرأیته شاحبا کئیبا، فقالت: قلت ما لی اراك یارسولؐ الله شاحبا کئیبا؟ قال: ما زلت اللیلة احفر القبور للحسین واصحابی علیه وعلیهم السلام۔

(بحذف اسناد) غیاث بن ابراہیمؒ نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک دن اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ نے صبح کے وقت رونا شروع کر دیا۔ جب آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ کے رونے کی وجہ کیا ہے؟

بی بی نے فرمایا: اے لوگو! حسین ابن علیؑ قتل ہو گئے ہیں اور اس کے بارے میں مجھے یوں معلوم ہوا ہے کہ جب سے رسولؐ خدا اس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں اس وقت سے لے کر آج تک وہ مجھے خواب میں نہیں ملے، سوائے آج رات کے۔ پس آج رات مَیں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ گرد آلود ہے اور پریشان و غمگین ہیں۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا وجہ ہے کہ مَیں آپؐ کو اس حالت میں دیکھ رہی ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: میں ساری رات حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی قبر کھودتا رہا ہوں۔

قبرِ امام حسینؑ پر ھاتف کا مرثیہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی عن والده رضی الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوحفص عمر بن محمد قال: حدثنا علی بن العباس قال: حدثنا عبدالکریم ابن محمد قال: حدثنا سلیمان بن مقبل الحارثی قال: حدثنا المحفوظ بن المنذر قال: حدثنی شیخ من بنی تمیم کان یسکن الرابیة قال: سمعت ابی یقول: ما شعرنا بقتل الحسین علیه السلام حتی

كان مساء ليلة عاشوراء، فانی جالس بالرابية ومعی رجل من الحی فسمعنا هاتفا يقول

والله ما جئتكم حتى بصرت به
بالطف منعفر لخدين منحورا

وحوله فتية تدمى نحورهم
مثل المصابيح يطفون الدجى نورا

وقد حثثت قلوصی كی اصادفهم
من قبل أن يتلاقى الخرد الحورا

فعاقنی قدر والله بالغه
وكان امر قضاه الله مقدورا

كان الحسين سراجا يستضاء به
الله اعلم انی لم اقل زورا

صلى الا له على جسم تضمنه
قبر الحسين حليف الحر مقبورا

مجاور الرسول الله فی غرف
وللوصی للطيار مسرورا

فقلت له: من انت يرحمك الله؟ قال: انا وابی من جن نصيبين اردنا مؤازرة الحسين عليه السلام ومواساته بأنفسنا، فانصرفنا من الحج فأصبناه قتيلا۔

(بحذفِ اسناد) محفوظ بن منذر نے بیان کیا ہے کہ میں نے بنی تمیم کے ایک بزرگ سے، جو صحراء میں سکونت رکھتا تھا سنا، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ کے قتل کے بارے میں ہمیں معلوم ہوا تو دسویں محرم کو شام کے وقت (یعنی شامِ غریباں کے موقع پر) میں ایک صحرائی ٹیلے پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے

پاس بنی حیی کا ایک شخص بھی تھا، ہم نے ایک ھاتف کی آواز سنی جو یوں اشعار پڑھ رہا تھا:

واللّٰہ ما جئتکم حتی بصرت بہ
بالطف منعفر الخدین منحورا

''خدا کی قسم، جب میں تمھارے پاس آیا ہوں تو میں نے صحرائے کربلا میں حسینؑ کو خاک وخون میں غلطاں دیکھا ہے''۔

وحولہ فتیۃ تلمی نحورھم
مثل المصابیع یطفون الدجی نورا

''اور آپ کے اردگرد بہت سے جوانوں کو میں نے دیکھا ہے کہ جن کی گردنوں سے خون جاری تھا اور ہر شخص سے چراغ کی طرح نور ساطع ہو رہا تھا جو چاروں طرف پھیلا ہوا تھا''۔

وقد حثثت قلوصی کی اصادفھم
من قبل ان یتلاقی الخرد الحورا

''اور ہم نے اپنے اونٹوں کو دوڑایا کہ شاید ہم ان تک پہنچ جائیں اور قبل اس کے کہ جنت کی حوریں اپنی آغوش میں لیں ہم ان کو پالیں''۔

فعاقنی قدر واللّٰہ بالغہ
وکان امر قضاہ اللّٰہ مقدورا

''مگر تقدیر نے نہ چاہا اور خدا کی تقدیر جو ہونی تھی، وہ ہو کر رہی''۔

کان الحسین سراجا یستضاء بہ
اللّٰہ اعلم انی لم اقل زورا

''خدا جانتا ہے کہ حسینؑ بزم ہدایت کا چراغ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس کے حق میں غلط بیانی نہیں کرتا''۔

صلی الالہ علی جسم تضمنہ
قبر الحسین حلیف الحر مقبورا

''اللہ تعالیٰ اس قبر مطہر پر رحمت نازل فرمائے جس میں حسینؑ ابن علیؑ

مدفون ہیں"۔

مجاور الرسول الله فی غرف
وللوصی وللطیار مسرورا

"اور حسینؑ جنت کے گھروں میں رسولؐ خدا اور وصی حیدر کرار اور جعفر طیارؓ کی ہمسائیگی میں خوش اور مسرور ہیں"۔

راوی بیان کرتا ہے: میں نے اس ہاتف سے سوال کیا: خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے آپ کون ہیں؟

اس نے جواب دیا: میں اور میرا باپ نصیبین کے جنوں میں سے ہیں، ہم حسین علیہ السلام کی زیارت اور اپنی جانوں کے ذریعے اُن کی مدد کرنا چاہتے تھے لیکن جب ہم حج سے فارغ ہو کر واپس آئے ہیں تو ہم نے انھیں شہید پایا ہے۔

حضرت زینبؑ بنت علیؑ کا کوفہ کے بازار میں خطبہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنی ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنی احمد بن محمد الجوهری قال: حدثنا محمد بن مهران قال: حدثنا موسی بن عبدالرحمٰن المسروقی عن عمر بن عبدالواحد عن اسماعیل بن راشد عن حذلم ابن کثیر قال: قدمت الکوفة فی المحرم سنة احدی وستین منصرف علی ابن الحسین علیهما السلام بالنسوة من کربلاء ومعهم الأجناد یحیطون بهم، وقد خرج الناس للنظر الیهم، فلما اقبل بهم علی الجمال بغیر وطاء جعل نساء الکوفة یبکین وینشدن، فسمعت علی بن الحسین علیه السلام یقول بصوت ضئیل وقد نهکته العلة وفی عنقه الجامعة ویده مغلولة الی عنقه:

ان هؤلاء النسوة يبكين فمن قتلنا؟

قال: ورأيت زينب بنت علی علیہ السلام ولم أر خفرة قط انطق منها كأنها تفرغ عن لسان اميرالمؤمنين علیہ السلام۔

قال: وقد او مأت الى الناس ان اسكتوا، فارتدت الانفاس وسكنت الاصوات، فقالت: الحمدللّٰه، والصلاة على ابی رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امابعد: يا اهل الكوفة، ويا اهل الختل والخذل، فلا رقأت العبرة ولا هدأت الرنة، فانما مثلكم كمثل التی نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا تتخذون ايمانكم دخلا بينكم، ألا وهل فيكم الا الصلف الظلف والضرم الشرف، خوارون فی اللقاء، عاجزون من الاعداء، ناكثون للبيعة، مضيعون للذمة ﴿فبئس ما قدمت لكم انفسكم ان سخط اللّٰه عليكم وفی العذاب انتم خالدون﴾ اتبكون، أی واللّٰه فابكوا كثيرا واضحكوا قليلا، ولقد فزتم بعارها وشنارها ولن تغسلوا دنسها عنكم ابدا، فسليل خاتم الرسالة، وسيد شباب أهل الجنة، وملاذ خيرتكم، ومفزع نازلتكم، وامارة محجتكم، ومدرجة حجتكم خذلتم وله قتلتم، الاساء ما تزرون۔

فتعساً ونكساً، ولقد خاب السعی، وتبت الأيدی، وخسرت الصفقة، وبؤتم بغضب من اللّٰه ﴿وضربت عليكم الذلة والمسكنة﴾۔

ويلكم اتدرون أ كيد لمحمد فرثتم، وأی دم له سفكتم، وأی كريمة له اصبتم ﴿لقد جئتم شيئا اداً تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الأرض وتخرالجبال هداً﴾۔

ولقد اتيتم بها خرقاء شوهاء بلاغ الارض والسماء، أفعجبتم ان قطرت السماء دماً ولعذاب الآخرة أخزى فلا

يستعجلنكم المهل، فانه لا يخفره البدار، ولا يخاف عليه فوات الثار، كلا ﴿ان ربك لبالمرصاد﴾۔

قال: ثم سكنت فرأيت الناس حيارى وقد ردوا أيديهم على افواههم، ورأيت شيخا قد بكى حتّٰى اخضلت لحيته وهو يقول: كهولكم خير الكهول، ونسلكم اذا عدلا يخيب ولا يخزى۔

(بحذفِ اسناد) حذلم بن کثیر بیان کرتا ہے: میں ۶۱ ہجری کو کوفہ میں آیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت امام علیؑ بن الحسینؑ چند عورتوں کے ساتھ کربلا سے کوفہ میں لائے گئے اور لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم آپؑ کے ساتھ تھا جس نے آپؑ کو گھیر رکھا تھا اور لوگ گروہ در گروہ آپؑ کو دیکھنے کے لیے آ رہے تھے جب کہ آپؑ (سب) بغیر پالان کے اونٹوں پر سوار تھے اور کوفہ کی عورتیں آپؑ پر گریہ کر رہی تھیں اور مرثیے پڑھ رہی تھیں۔ میں نے سنا کہ حضرت علی بن حسینؑ جن کی گردن میں طوق تھا اور ان کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ عورتیں اگر ہم پر گریہ کر رہی ہیں اور رو رہی ہیں تو انھیں بتاؤ ہمارا قاتل کون ہے؟

حذلم ابن کثیر بیان کرتا ہے: اس دن مَیں نے حضرت زینب بنتِ علی علیہا السلام کو اس طرح تقریر کرتے ہوئے دیکھا کہ خدا کی قسم، کسی پردہ نشین عورت کو میں نے کبھی اتنی فصاحت و بلاغت سے بولتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ گویا زینب بنت علی علیہا السلام کے دہن مبارک میں ان کے باپ علی مرتضیٰؑ کی زبانِ گوہر بار تھی۔ ایک دفعہ آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: چپ ہو جاؤ! اس اشارہ کی یہ تاثیر دیکھی کہ

فارتدت الانفاس و سكنت الاصوات

''لوگوں کے سینوں کے سانس رک گئے اور اونٹوں کی گھنٹیوں کی آواز تک بند ہو گئی''۔

پھر حضرت زینبؑ نے بولنا شروع کیا اور یوں فرمایا:

تمام حمد اس خداوند کریم کے لیے ہے اور درود و سلام ہو میرے بابا محمدؐ پر اور ان کی آل پاکؑ پر، اس کے بعد فرمایا: اے کوفہ والو! اے مکر و دغا والو! تم رو رہے ہو تمھارا رونا کبھی ختم نہ ہو

اور یہ تمھارے نوحے ایسے ہی جاری رہیں۔ تمھاری مثال اس بڑھیا جیسی ہے جو مضبوط دھاگہ بانٹنے کے بعد اسے کھول ڈالے۔ تمھاری قسمیں کیا غداری کے لیے تھیں؟ تم میں سوائے اوچھے پن اور برائیوں میں غلطاں ہونے کے اور کیا ہے؟ تم کنیزوں کی طرح تملق کرنا چاہتے ہو اور دشمنوں کی طرح اذیت دیتے ہو۔ شرفا کو رسوا کرنے والے ہو اور تم ملاقات کرنے والوں کو خوار کرنے والے ہو اور بیعت کو توڑنے والے ہو اور جو تمھارے ذمے ہے اُسے ضائع کرنے والے ہو۔ کتنا بڑا ذخیرہ ہے جو تم نے اپنے لیے چھپا کر رکھا ہے اور تم پر ہمیشہ اللہ کا غضب رہے گا اور تم ہمیشہ عذاب میں رہو گے۔ اب رو رہے ہو تو روتے رہو۔

خدا کی قسم، تم بہت زیادہ روؤ گے اور کم ہنسو گے۔ کیونکہ تم نے ساری دنیا کی برائیاں اپنے دامن میں سمیٹ لی ہیں۔ اب یہ دھبے تمھارے دامن سے دھوئے نہیں جا سکتے اور فرزندِ رسولِ خداؐ کے خون کے دھبے اور جنت کے جوانوں کے سردار کے خون کے دھبے کیسے دھل سکتے ہیں۔ وہ سردار جو تمھاری نیکیوں کا ملجا و ماویٰ تھا جو مصیبت کے وقت تمھاری پناہ گاہ تھا جو راہِ ہدایت کے لیے نورانی مینار تھا۔ تمھاری محبت کی نشانی تھا اور تمھاری حجت کا درجہ تھا۔ جس کو تم نے ختم کر دیا ہے اور اس کو تم نے قتل کر دیا ہے، کتنا برا ذخیرہ تم اپنے لیے کر چکے ہو۔

تمھارے لیے ہلاکت و بربادی ہو تمھاری کوئی اُمید بر نہ آئے۔ تمھاری ساری کوششیں ضائع ہو جائیں، تمھارے ہاتھ ٹوٹ جائیں، تمھاری تجارت برباد ہو جائے اور تم خدا کے غضب میں گرفتار رہو، تم پر ذلت و رسوائی کی مار ہو۔

اے کوفہ والو! تم جانتے ہو کہ تم نے رسولِ خداؐ کے کس جگر بند کو ذبح کر دیا ہے اور اس کے خون کو رائیگاں کر دیا ہے اور بے دریغ بہایا ہے اور کس کے ناموس کو تم نے سر برہنہ کر دیا ہے۔ کس کی حرمت کو تم نے ضائع کر دیا ہے۔ ایسی مصیبت برپا کی ہے کہ جس پر قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے اور زمین شق ہو جائے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور ایسی مصیبت ہے کہ زمین و آسمان اس سے پُر ہیں۔ تعجب ہے کہ آسمان سے خون کیوں برس رہا ہے۔ آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے اور رسوا کن ہو گا جب تمھارا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔ پس تم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مہلت پر اتراؤ مت وہ جلدی نہیں کرتا کیونکہ اس کو انتقام کے وقت کے ختم ہونے کا ڈر نہیں ہوتا۔ آگاہ ہو جاؤ! تمھارا رب تمھاری کمین گاہ (شکار) میں ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: بی بی خاموش ہوگئیں لیکن خدا کی قسم، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ سب لوگ یہ کلام سن کر حیران اور متحیر ہو گئے تھے اور بے اختیار رو رہے تھے اور اپنی انگلیاں منہ میں دبائے ہوئے تھے۔ ایک بوڑھے کو میں نے دیکھا جو بہت رو رہا تھا، یہاں تک کہ اس کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی تھی اور وہ کہہ رہا تھا: میرے ماں، باپ تم پر قربان ہو جائیں۔ تمھارے بوڑھے تمام دنیا کے بوڑھوں سے افضل ہیں۔ تمھارے جوان تمام جوانوں سے بہتر ہیں اور تمھاری عورتیں تمام عورتوں سے افضل ہیں، اور تمھاری نسل تمام نسلوں سے بہتر ہے اور کبھی تم عاجز اور ذلیل نہیں ہو سکتے۔

سب سے پہلا مرثیہ جو امام حسینؑ پر پڑھا گیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلي الحسن بن محمد الطوسی عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن عمران قال: حدثنا محمد بن ابراهم بن خالد قال: حدثنا عبدالله بن ابی سعيد الوراق قال: حدثنی مسعود بن عمرو الجحدری قال: حدثنی ابراهيم بن راحة قال: اول شعر رثى به الحسين بن علی علیہ السلام قول عقبة بن عمية السهمی من بنی سهم بن عوف بن غالب يقول:

اذ العين قرت فی الحياة وانتم
تخافون فی الدنيا فأظلم نورها

مررت على قبر الحسين بكربلا
ففاض عليه من دموعی غزيرها

فما زلت ارثيه وابكی لشجوه
ويسعد عينی دمعها وزفيرها

ویکیت من بعد الحسین عصائباً
اطافت به من جانبیها قبورها
سلام علی اھل القبور بکربلا
وقل لھا منی سلام یزورھا

سلام بآصال العشی وبالضحی
تؤدیه نکباء الریاح ومورھا

ولا برح الوفاد زوار قبره
یفوح علیھم مسکھا وعبیرھا

(بحذف اسناد) جناب ابراہیم بن راحہ نے بیان کیا ہے کہ حسین بن علیؑ پر پہلے مرثیہ کے اشعار پڑھے گئے وہ عقبہ بن عمیہ سہمی کے اشعار ہیں کہ جو سہم بن عوف بن غالب کے قبیلہ سے تھا۔ اور وہ اشعار یوں ہیں:

اذ العین قرت فی الحیاۃ وانتم
تخافون فی الدنیا فأظلم نورھا

''اگر دنیا کی زندگانی میں آنکھوں کو ٹھنڈک ہو اور (اے آلِ محمدؐ) تم ستائے جاؤ تو وہ ٹھنڈک ختم ہو جاتی ہے اور تاریکی میں بدل جاتی ہے''۔

مررت علی قبر الحسین بکربلا
ففاض علیه من دموعی غزیرھا

''میں کربلا میں قبرِ حسینؑ کی طرف سے گذرا تو میری آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب بہہ نکلا''۔

فما زلت ارثیه وابکی لشجوہ
ویسعد عینی دمعھا وزفیرھا

''میں ہمیشہ ان کا مرثیہ پڑھتا رہوں گا اور ان پر روتا رہوں گا''۔

ویکیت من بعد الحسین عصائباً
اطافت به من جانبیها قبورھا

''حسینؑ کے بعد میں اس گروہ (شہدائے کربلا) پر گریہ کروں گا، جن

کی قبریں تربتِ حسینؑ کے دونوں جانب ہیں"۔

سلام علی اهل القبور بكربلا
وقل لها منی سلام يزورها

"میرا سلام ہو کربلا کے ان اہلِ قبور پر اور میرا سلام ہو ان پر جو ان کی زیارت کے لیے آئے ہیں یہ ان کے مرتبہ کے مطابق بہت تھوڑا ہے"۔

سلام بآصال العشی ۔ وبالضحی
تؤدیه نكباء الرياح ومورها

"میرا سلام ہو ان پر شام و سحر اور ظہر کے وقت جو بادِ مخالف اور غبار اڑانے والی ہوا پہنچاتی ہے"۔

ولا برح الوفاد زوار قبره
يفوح عليهم مسكها وعبيرها

"ہمیشہ اس قبر پر زائروں کی بھیڑ ہے اور وہ اس پر مشک و عنبر چھڑکتے رہیں"۔

میرا رشتہ دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابو علی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رضی الله عنه قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی جعفر بن محمد ابن مسعود عن ابيه عن ابی النضر العياشی قال: حدثنا محمد بن خالد قال: حدثنی محمد بن معاذ قال: حدثنا زكريا بن عدی قال: حدثنا عبيدالله بن عمر عن عبدالله بن محمد بن عقيل عن حمزة بن ابی سعيد الخدری عن ابيه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول علی المنبر: ما بال اقوام يقولون ﴿ان رحم رسول الله لا تشفع يوم القيامة﴾ بلی والله ان رحمی لموصلة فی الدنيا والآخرة، وانی ايها الناس فرطكم يوم القيامة علی الحوض، فاذا جئتم قال

الرجل: یارسولؐ اللّٰہ انا فلان بن فلان، فأقول: اما النسب فقد عرفتہ لکنکم اخذتم بعدی ذات الشمال وارتددتم علی اعقابکم القہقری۔

(بحذفِ اسناد) جناب حمزہ بن ابی سعید خدری نے اپنے والد سے سنا ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے منبر پر ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ جو یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن رسولؐ خدا کے ساتھ رشتہ داری بھی مفید نہیں ہو گی۔ کیوں نہیں! خدا کی قسم، میرے ساتھ رشتہ داری اور تعلق دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم قیامت کے دن میرے پاس حوض پر وارد ہو گے۔ جب تم لوگ میرے پاس آؤ گے تو تم میں سے ایک شخص کہہ رہا ہو گا: یارسولؐ اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ میں اس کے جواب میں کہوں گا: جہاں تک تیرے نسب کی بات ہے اس کو میں جانتا ہوں لیکن تم سب کے سب میرے بعد ذاتِ شمال (یعنی بائیں بازو والے گروہ) میں شامل ہو گئے تھے اور زبردستی مرتد ہو گئے تھے اور اُلٹے پاؤں واپس چلے گئے تھے۔[1]

مومن بھائیوں سے ملاقات خوشی کا باعث ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشریف الصالح ابومحمد الحسن بن حمزة العلوی قال: حدثنی ابوالحسن علی بن الفضل قال: حدثنی ابوتراب عبیداللّٰہ بن موسی قال: حدثنی ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللّٰہ الحسنی قال: سمعت ابا جعفر محمد بن علی بن موسی علیہ السلام یقول: ملاقاة الاخوان یسرة وتلقیح للعقل وان کان نزراً قلیلا۔

(بحذفِ اسناد) ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد

---

[1] اس حدیث کے دو حصے ہیں اور ان کے باہمی تعلق سے واضح ہے کہ رشتہ داروں میں سے بھی خدانخواستہ کوئی بائیں بازو یعنی رسولؐ خدا اور آلِ رسولؐ کے حزبِ مخالف میں شامل ہو جائے تو اُسے اس کا نسب کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ (مصحح)

ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن بھائیوں سے ملاقات کرنا باعثِ خوشی اور عقل میں اضافہ کا موجب بنتی ہے اگرچہ یہ بہت کم اور شاذ و نادر ہی کیوں نہ ہو۔

اے علیؑ! آپ جہنم سے فرمائیں گے یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنى المظفر بن محمد الوراق قال: حدثنى ابن على محمد بن همام قال: حدثنى ابوسعيد الحسن بن زكريا البصرى قال: حدثنى عمر ابن المختار قال: حدثنى ابومحمد الترسى عن النضر بن سويد عن عبدالله ابن مسكان عن ابى جعفر الباقر عليه السلام عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسولؐ الله: كيف بك ياعلى اذا وقفت على شفير جهنم وقدمت الصراط وقيل للناس جوزوا وقلت لجهنم هذا لى وهذا لك؟ فقال علىؑ يارسولؐ الله ومن اولئك؟ فقال اولئك شيعتك معك حيث كنت۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ ابن مسکانؒ نے حضرت ابو جعفر امام محمد الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے حضرت رسولؐ خدا سے کہ آپؐ نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کا اس وقت کیا منزلت و مقام ہوگا، جب آپؑ جہنم کے کنارے پر کھڑے ہوں گے اور پلِ صراط آپؑ کے سامنے ہوگا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس پل سے گزرو اور آپؑ اس وقت جہنم سے کہہ رہے ہوں گے: اے جہنم! یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے جن کو میں اپنا کہوں گا؟

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! وہ آپؑ کے شیعہ ہوں گے جو آپؑ کے ساتھ ہوں گے جہاں آپؑ ہوں گے وہاں وہ ہوں گے۔

باب چهارم

مسلمان مومن بھائی کی حاجت روائی کی فضیلت

(أخبرنا) الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه بمشهد مولانا امير المؤمنين على بن ابى طالب صلوات الله عليه قال: أخبرنا الشيخ الوالد السعيد ابوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا احمد بن محمد ابن الصلت الأهوازى قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد ابن عقدة الحافظ قال: أخبرنا جعفر بن عبدالله قال: حدثنا عمر بن خالد ابوحفص عن محمد بن يحيٰى المدنى قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: من كان فى حاجة اخيه المؤمن المسلم كان الله فى حاجته ما كان فى حاجة اخيه۔

(بحذف اسناد) جناب محمد بن یحییٰ مدنیؒ نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو کوئی اپنے مومن مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس شخص کی حاجت روائی کرے گا۔ اس مقدار سے زیادہ جتنی وہ اپنے بھائی کی حاجت میں زحمت کرے گا۔

امامؑ کا ایک شخص کو نصیحت کرنا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد

ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا احمد بن محمد بن الصلت الأهوازی قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدة عن عاصم بن عمرو عن محمد بن مسلم قال: آتانی رجل من أهل الجبل فدخلت معه علی ابی عبداللّٰه علیه السلام، فقال له عند الوداع: أوصنی۔ فقال: اوصیك بتقوی اللّٰه وبر أخیك المسلم، واحب له ما تحب لنفسك ، واکره له ما تکره لنفسك، وان سألك فاعطه ، وان کف عنك فأعرض علیه، ولا تمله خیراً فانه لا یملك، وکن له عضدا فانه لك عضد، ان وجد علیك فلا تفارقه حتی تحل سخیمته، وان غاب فاحفظه فی غیبته ، وان شهد فاکنفه وأعضده ووازره واکرمه ولاطفه، فانه منك وانت منه۔

(بحذفِ اسناد) جناب محمد بن مسلمؒ نے بیان کیا ہے کہ پہاڑی علاقے کا ایک شخص میرے پاس آیا اور میں اس کو اپنے ساتھ لے کر حضرت امام ابوعبداللہ جعفر الصادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ مَیں نے جب اجازت لے کر واپس جانے کا ارادہ کیا تو اس شخص نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: اے مولاؑ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ نیکی کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جو کچھ تم اپنے لیے پسند کرتے ہو، وہی اس کے لیے پسند کرو۔ اور جس چیز کو تم اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، وہ اس کے لیے بھی ناپسند کرو۔ اگر وہ تم سے سوال کرے تو اس کو عطا کرو اور اگر وہ تمہیں محروم کرے تو اس سے بے رُخی نہ کرو اور خیر سے اس کو محروم نہ کرو اگرچہ وہ تمھارے ساتھ نیکی نہ کرے۔ تم اس کے لیے زورِ بازو بنو، کیونکہ وہ تمھارا بازو ہے اور اگر وہ تمھارے اوپر ناراض ہو جائے تو اس سے جدا اور الگ نہ ہو یہاں تک کہ اس کی ناراضگی کو دور کر دو اور اگر وہ غائب ہو تو اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرو (یعنی اس کی غیبت نہ کرو) اور اگر وہ موجود ہے تو اس کی مدد کرو اور اس کے

(دست و بازو) بن جاؤ اس کی زیارت کرو اور اس کی عزت کرو اور اس پر مہربانی و نرمی کرو کیونکہ وہ تم سے ہے اور تم اس سے ہو۔

ایک مومن بھائی کے دوسرے مومن پر سات حقوق واجب ہیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا احمد بن محمد بن الصلت الأهوازى قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنى احمد بن الحسن قال: حدثنا الهيثم بن محمد عن محمد بن الفيض عن معلى بن خنيس قال: قلت لأبى عبدالله عليه السلام: ما حق المؤمن على المؤمن؟ قال: سبع حقوق واجبات ما منها حق الا واجب عليه ان خالفه خرج من ولاية الله وترك طاعته ولم يكن لله فيه نصيب، قال: قلت حدثنى ما هن؟ فقال: ويحك يامعلى انى عليك شفيق اخشى ان تضيع ولا تحفظ وان تعلم ولا تعمل۔ قال: قلت لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم۔ قال: ايسر حق منها ان تحب له ما تحب لنفسك وتكره له ما تكره لنفسك، والحق الثانى ان تمشى فى حاجته وتتبع رضاه ولا تخالف قوله، والحق الثالث ان تصله بنفسك وما لك ويديك ورجليك ولسانك، والحق الرابع ان تكون عينه ودليله ومرآته وقميصه، والحق الخامس ان لا تشبع ويجوع ولا تلبس ويعرى ولا تروى ويظمأ، والحق السادس ان يكون لك امرأة وخادم وليس لأخيك امرأة وخادم فتبعث بخادمك فتغسل ثيابه وتصنع طعامه وتمهد فراشه فان ذلك كله لما جعل بينك وبينه، والحق السابع ان تبر قسمه وتجيب

دعوته وتشهد جنازته وتعود مريضة وتشخص ببدنك فی قضاء حوائجه ولا تلجئه الی ان يسألك، فاذا حفظت ذلك منه فقد وصلت ولايتك بولايته وولايته بولاية تعالٰی۔

(بحذف اسناد) معلّٰی بن خنیسؒ بیان کرتے کہ مَیں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! یہ فرمائیں کہ ایک مومن کا اپنے دوسرے مومن بھائی پر کیا حق واجب ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ایک مومن پر دوسرے مومن بھائی کے سات حقوق واجب ہیں اور ان حقوق میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اسے پورا نہ کیا جائے اور اس کے خلاف کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ولایت سے خارج ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو ترک کرنے والا شمار ہوگا اور بارگاہِ خدا میں اس کے لیے اجر وثواب سے کوئی حصّہ نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: فرمائیں! وہ حقوق کون کون سے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اے معلّٰی! تم پر افسوس ہے! تم پر مہربان ہوں، مَیں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تم ان حقوق کو ضائع کر دو اور ان کی حفاظت نہ کر سکو اور ان کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان پر عمل نہ کر پاؤ۔

معلّٰی بیان کرتا ہے: مَیں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: مولاؑ! اللہ کی طاقت وقدرت کے علاوہ کوئی نہیں ہے اور وہ اللہ علی اور عظیم ہے اور اس کی طاقت وقدرت اگر شاملِ حال ہوگئی تو میں عمل یعنی ان حقوق کی ادائیگی کروں گا۔

آپؑ نے فرمایا:

(۱) ان حقوق میں سے سب سے آسان حق یہ ہے کہ ایک مومن اپنے دوسرے مومن بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس کو وہ اپنے لیے پسند نہیں کرتا وہ اس کے لیے بھی پسند نہ کرے۔

(۲) دوسرا حق یہ ہے کہ اپنے مومن بھائی کی حاجت روائی کے لیے کوشش کرے اور اس کو خوش کرے اور اس کی بات کی مخالفت نہ کرے۔

(۳) تیسرا حق یہ ہے کہ اپنی جان، مال، پاؤں اور زبان کے ذریعے اس کے ساتھ رہے۔

(۴) چوتھا حق یہ ہے کہ اپنے مومن بھائی کی آنکھ بن جائے۔ اس کی دلیل بن جائے اس کے لیے آئینہ بن جائے اور اس کے لیے قمیض بن جائے یعنی اس کے عیبوں پر پردہ پوشی

کرے۔

﴿۵﴾ پانچواں حق یہ ہے کہ اگر وہ بھوکا ہے تو پھر تم پیٹ بھر کر نہ کھاؤ اور وہ بے لباس ہو تو تم بھی لباس زیب تن نہ کرو (یعنی اس کے لباس اور غذا کا بندوبست کرو) اور وہ پیاسا ہے تو خود سیراب نہ ہو۔

﴿۶﴾ چھٹا حق یہ ہے کہ اگر تمھاری بیوی بھی ہو اور نوکر بھی ہو اور تمھارے (مومن) بھائی کے پاس نہ بیوی ہو اور نہ نوکر تو پھر تم اپنا نوکر اس کی خدمت میں روانہ کرو تا کہ وہ نوکر اس کے لیے کھانا تیار کرے اور اس کے کپڑوں کو دھوئے اور اس کے لیے بستر بچھائے۔

﴿۷﴾ ساتواں حق یہ ہے کہ اگر وہ قسم اُٹھائے تو اس قسم سے برأت دلوائے (یعنی تم اس کا کفارہ ادا کرو) وہ دعوت دے تو اس کو قبول کرو۔ اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں شمولیت کرو۔ اگر بیمار ہے تو اس کی تیمارداری کرو اور خود بنفس نفیس اس کی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ اگر تمھیں معلوم ہو جائے کہ وہ ضرورت مند ہے تو انتظار نہ کرو کہ وہ تم سے سوال کرے اور پھر تم اس کی ضرورت کو پورا کرو۔ نہیں اس کے سوال کے بغیر اس کی ضرورت کو پورا کرو۔ پس جب تم نے اپنے مومن بھائی کے ان حقوق کی حفاظت کی ہے تو اطمینان رکھو کہ تم نے اپنی ولایت اور دوستی کو اس کی دوستی سے ملا دیا ہے اور اس کی دوستی کو اللہ کی دوستی سے ملا دیا ہے۔

جو اپنے دین کو عظیم شمار کرے وہ اپنے بھائی کو بھی عظیم شمار کرے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا احمد بن محمد بن الصلت الأهوازی قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا محمد بن فضل بن ابراهيم ابن المفضل بن قيس بن رمانة قال: حدثنی ابی عن عبدالله بن ابی يعفور قال: قال لی ابو عبدالله عليه السلام: انه من عظم دينه عظم اخوانه، ومن استخف بدينه استخف باخوانه۔ يامحمد اخصص بما لك وطعامك من تحبه فی الله عزوجل۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ ابن ابی یعفورؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفرصادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تحقیق جو اپنے دین کو عظیم شمار کرے گا وہ اپنے مومن بھائی کو بھی عظیم شمار کرے گا اور جس نے اپنے دین کو خفیف اور ہلکا شمار کیا، وہ اپنے مومن بھائی کو بھی خفیف اور ہلکا شمار کرے گا۔ اے محمد! تم اپنے مال اور اپنے طعام کو اس شخص کے لیے خاص قرار دو جس سے تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر محبت کرتے ہو۔

جو اپنے مومن بھائی کا دفاع کرے گا اللہ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا احمد بن محمد بن الصلت قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد ابن سعيد بن عقدة عن المفضل عن قيس عن ايوب بن محمد المسلى عن ابان بن تغلب عن ابى عبدالله عليه السلام قال: من كان وصل لأخيه بشفاعة فى دفع مغرم اوجر مغنم ثبت الله عزوجل قدميه يوم تزل فيه الاقدام۔

(بحذفِ اسناد) ابان بن تغلبؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص کسی ضرر کو دور کرنے میں یا کسی نفع و فائدہ کو حاصل کرنے میں اپنے مومن بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت کے دن ثابت قدمی عطا فرمائے گا کہ جس دن لوگوں کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ ہوگی۔

مومن بھائی کی قدرت کی باوجود مدد نہ کرنے پر مذمت

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد الحسن بن محمد الطوسى قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا احمد بن محمد بن الصلت قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنى احمد بن يحيیٰ

بن المنذر قال: حدثنا حسین بن محمد قال: حدثنی ابی عن اسماعیل بن ابی خلف عن صفوان بن مهران عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام قال: ایما رجل مسلم أتاہ رجل مسلم فی حاجۃ وھو یقدر علی قضائھا فمنعہ اباھا عیّرہ اللّٰہ یوم القیامۃ تعییراً شدیدا وقال لہ: اتاك اخوك فی حاجۃ قد جعلت قضاؤھا فی یدك فمنعتہ ایاھا زھدا منك فی ثوابھا، وعزتی لا انظر الیك الیوم فی حاجۃ معذباً کنت أو مغفورا لك۔

(بحذف اسناد) صفوان بن مہران علیہ الرحمہ نے حضرت ابوعبداللہ امام الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مسلمان کہ جس کے پاس کوئی دوسرا مسلمان کسی حاجت و ضرورت کے لیے آئے اور وہ اس کی حاجت روائی پر قادر ہونے کے باوجود بھی اس سے انکار کردے اور اس کی اس حاجت کو پورا نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو شدید ملامت کرے گا اور اس سے فرمائے گا کہ تیرے پاس تیرا بھائی ایک حاجت لے کر آیا تھا اور میں نے اس کی اس حاجت کو تیرے ہاتھوں سے پورا کرنا قرار دیا تھا، جبکہ تو نے اس کو روک دیا اور انکار کر دیا اور اس کی حاجت کو پورا نہ کیا اور اس حاجت کے پورا کرنے سے جو ثواب تھا تو نے اس کو حاصل کرنے سے پہلوتہی کی ہے۔ مجھے قسم ہے اپنی عزت کی، آج میں تیری حاجت کی طرف بھی نہیں دیکھوں گا تو بخشا جائے یا تجھ پر عذاب نازل ہو مجھے کوئی پروا نہیں ہے۔

خلیفۃ اللہ کہاں ہے؟

(وعنہ) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابو عبداللّٰہ محمد بن محمد قال: حدثنی ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ابن بابویہ رحمہ اللہ قال: حدثنی ابی قال: حدثنا سعد بن عبداللّٰہ عن ایوب ابن نوح عن صفوان بن یحییٰ عن ابان بن عثمان عن ابی

عبداللّٰه جعفر بن محمد علیهما السلام قال: اذا کان یوم القیامة نادی مناد من بطنان العرش: این خلیفة اللّٰه فی ارضه؟ فیقوم داود النبی علیہ السلام، فیأتی النداء من عند اللّٰه عزّوجلّ لسنا ایاك اردنا وان کنت للّٰه خلیفة۔ ثم ینادی ثانیة: این خلیفة اللّٰه فی ارضه؟ فیقوم امیر المؤمنین علیہ السلام، فیأتی النداء من قبل اللّٰه عزوجل: یامعشر الخلائق هذا علی بن ابی طالب خلیفة اللّٰه فی ارضه وحجته علی عباده، فمن تعلق بحبله فی دار الدنیا فلیتعلق بحبله فی هذا الیوم لیستضئ بنوره ولیتبعه الی الدرجات العلی من الجنان۔

قال: فیقوم اناس قد تعلقوا بحبله فی الدنیا فیتبعونه الی الجنة۔ ثم یأتی النداء من عنداللّٰه عزوجل: ألا من ائتم بامام فی دار الدنیا فلیتبعه الی حیث یذهب به، فحینئذ ﴿یتبرأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بهم الاسباب۔ وقال الذین اتبعوا لو أن لنا کرة فنتبرأ منهم کما تبرأوا منا کذلك یریهم اللّٰه اعمالهم حسرات علیهم وما هم بخارجین من النار﴾۔

(بحذفِ اسناد) ابان بن عثمانؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو وسطِ عرش سے منادی آواز دے گا: جو اللہ کی زمین پر اس کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟

حضرت داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے داؤدؑ! اگرچہ تو بھی میری زمین پر میرا خلیفہ تھا لیکن اب تو مراد نہیں ہے۔ پھر منادی دوبارہ ندا دے گا جو زمین پر خلیفۃ اللہ تھا وہ کہاں ہے؟

امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے میری مخلوق! یہ علی ابن ابی طالبؑ، جو اللہ کی زمین پر اللہ کے خلیفہ تھے اور اس کی مخلوق کی طرف سے حجت ہیں۔ پس جو شخص دنیا میں ان کی رسی (دامن) سے متمسک رہا ہے وہ

آج بھی اس کی رسی (یعنی دامن) سے متمسک ہو جائے اور اس کے نور سے روشنی حاصل کرتے ہوئے اور ان کی اتباع کرتے ہوئے جنت کے درجاتِ عالیہ (یعنی بلندیوں) کی طرف چلا جائے۔

آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد لوگوں کی ایک جماعت جو دنیا میں آپؐ کے دامن سے متمسک رہی ہوگی وہ آپؐ کی اتباع کرتے ہوئے جنت میں چلی جائے گی۔ پھر دوبارہ بارگاہِ خداوندی سے آواز آئے گی: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! اب جو شخص دنیا میں جس امام (یعنی باطل امام) کی اتباع واطاعت کرتا رہا ہے وہ اس امام کی اتباع کرتے ہوئے جدھر اس کا امام جائے گا اُدھر چلا جائے۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ جس کی ترجمانی خدا خود فرما رہا ہے:

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُ وا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ○ (سورۃ بقرہ: ۱۶۶،۱۶۷)

''وہ (وقت کتنا سخت ہوگا) جب پیشوا لوگ اپنے پیروؤں سے اپنا پیچھا چھڑائیں گے اور (وہ اپنی آنکھوں سے) عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے سارے تعلق ٹوٹ جائیں گے اور پیروکار کہنے لگیں گے: اگر ہم دوبارہ (دنیا کی طرف) پلٹ سکے تو ہم بھی اسی طرح تم سے برأت کا اعلان کریں گے جیسے آج تم ہم سے برأت کا اعلان کر رہے ہو اور اس وقت خدا ان کو ان کے اعمال دکھائے گا جنہیں وہ بڑی حسرت سے دیکھیں گے۔ اب بھلا وہ جہنم کی آگ سے نجات کیسے پا سکیں گے؟''۔

بصرہ میں ابنِ عباسؓ کا لوگوں سے خطاب

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى المظفر بن احمد البلخى قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن احمد بن ابى البلخ

قال: حدثنا ابوعبدالله جعفر بن محمد الحسنی قال: حدثنا عیسٰی بن مهران قال: حدثنا حفص بن عمر الفراء قال: حدثنا ابومعاد الخزاز قال: حدثنی یونس بن عبدالوارث عن ابیه قال: بینا ابن عباس رحمه الله یخطب عندنا علی منبر البصرة اذ اقبل علی الناس بوجهه ثم قال: ایتها الأمة المتحیرة فی دینها أم والله لو قدمتم من قدم الله، وأخرتم من أخر الله، وجعلتم الوراثة والولایة حیث جعلها الله ما عال سهم من فرائض الله ولا عال ولی الله، ولا اختلف اثنان فی حکم الله، فلوقوا وبال ما فرطتم فیه بما قدمت أیدیکم ﴿وسیعلم الذین ظلموا أی منقلب ینقلبون﴾

(بحذف اسناد) جناب یونس بن عبدالوارثؒ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ کے منبر پر ہمارے درمیان ابنِ عباسؓ خطبہ دیتے ہوئے، لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے وہ قوم جو اپنے دین میں متحیر و پریشان ہو، آ گاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم، اگر تم نے اپنے دین کو اس کو مقدم کیا ہوتا کہ جس کو خدا نے مقدم کیا ہے اور تم مؤخر کرتے اس شخص کو جس کو خدا نے مؤخر کیا تھا اور تم نبی کی ولایت و وراثت کو اس جگہ قرار دیتے جس جگہ اللہ تعالیٰ نے قرار دی ہے تو اللہ کے حقوق میں سے کوئی فرض ضائع نہ ہوتا اور اللہ کے ولی پر ظلم نہ ہوتا اور کوئی دو شخص کسی حکم خدا میں اختلاف نہ کرتے لیکن تم نے ایسا نہ کیا اب اپنے کیے کا مزہ چکھو اور جو تم نے اپنے ہاتھوں سے خود کمایا ہے اس کو دیکھو:

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

"اور عنقریب جو ظالم ہیں پس وہ جان لیں گے کہ ان کے لیے کتنا بُرا ٹھکانہ ہے"۔ (سورۂ شعراء، آیت ۲۲۷)

قیامت کے دن آوازِ قدرت آئے گی

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال:

أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسين بن علی التمار قال: حدثنا ابو عبدالله ابن محمد قال: حدثنا سويد قال: حدثنا الحكم بن يسار عن سدوس صاحب السابری عن انس بن مالك قال: قال رسولؐ الله: اذا جمع الله الخلائق يوم القيامة يدخل اهل الجنة الجنة وأهل النار النار نادی مناد تحت العرش: تتاركوا المظالم بينكم فعلی ثوابكم۔

(بحذف اسناد) انس بن مالکؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو جمع کرے گا اور اہلِ جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہلِ جہنم، جہنم میں چلے جائیں گے تو اس وقت عرش کے نیچے سے آواز آئے گی: اگر تم ظالموں کا ساتھ چھوڑ دیتے تو تمھارے لیے اس کام کا ثواب میرے ذمہ ہوتا۔

دعبل بن علی خزاعی کے اشعار

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد والحسن بن اسماعيل قالا: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا عبد بن ابی عبدالله بن يحيٰی العسكری قال: حدثنی احمد بن زيد بن احمد قال: حدثنا محمد بن يحيٰی بن اكثم ابو عبدالله قال: حدثنی ابی يحيٰی بن اكثم القاضی قال: أقدم المأمون دعبل بن علی الخزاعی رحمہ اللہ وآمنه علی نفسه، فلما مثل بين يديه ـ وكنت جالسا بين يدی المأمون فقال له: انشدنی قصيدتك، فجحدها دعبل وانكر معرفتها، فقال له: لك الامان عليها كما أمنتك علی نفسك، فأنشده:

تاسفت جارتی لما رأت زوری
وعدت الحلم ذنباً غير مغتفر

ترجو الصبا بعد ما شابت ذوائبها
وقد جرت طلقًا فی حلبة الکبر

اجارتی ان شیب الرأس ثقلنی
ذکر المعاد و ارضانی عن القدر

لو کنت ارکن للدنیا وزینتها
اذا بکیت علی الماضین من نفر

اخنی الزمان علی أهلی فصدعهم
تصدع الشعب لاقی صدمة الحجر

بعض اقام وبعض قد اصاب لهم
داعی المنیة والباقی علی الاثر

اما المقیم فأخشی ان یفارقنی
ولست اوبه من ولی بمنتظر

اصبحت اخبر عن اهلی وعن ولدی
کحالم قصّ رؤیا بعد مذکر

لولا تشاغل عینی بالأولی سلفوا
من اهل بیت رسول اللّٰہ لم اقر

وفی موالیك للحزین مشغلة
من ان تبیت لمشغول علی اثر

کم من ذراع لهم بالطف بائنة
وعارض بصعید الترب منعفر

امسی الحسین و مسراهم لمقتله
وهم یقولون هذا سید البشر

یا امة السوء ما جازیت احمد فی
حسن البلاء علی التنزیل والسور

خلفتموه علی الأبناء حین مضی
خلافة الذئب فی انقاذ ذی بقر

قال یحیٰی بن اکثم: وانفذ فی المأمون فی حاجته، فقمت فعدت الیه وقد انتهی الی قوله:

لم یبق حی من الاحیاء نعلمه
من ذی یمان وبکر ولا مضر

الا وهم شرکاء فی دمائهم
کما تشارك ایسار علی جزر

قتلا وأسراً وتخویفاً ومنهبة
فعل الغزاة بأهل الروم والجزر

اری امیة معلورین ان قتلوا
ولا اری لبنی الفتاح من عذر

قوم قتلتم علی الاسلام اولهم
حتی اذا استمکنو اجاروا علی الکفر

ابناء حرب و مروان ولیس بهم
بنو معیط اولاة الحقد والوغر

اربع بطوس علی قبر الزکی بها
ان کنت تربع من دین علی وطر

هیهات کل امرء رهن بما کسبت
له یداه فخذ ما شئت او فذر

قال: فضرب المأمون بعمامته الأرض وقال: صدقت واللہ یادعبل۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن یحییٰ بن اکثم ابوعبداللہ نے اپنے والد یحییٰ بن اکثم قاضی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: مامون نے ایک دن دعبل بن علی خزاعی کو اپنے پاس بلایا اور اس کو اپنی طرف سے امن و امان کا یقین دلایا۔ ہم سب مامون کے پاس موجود تھے جب دعبل اس سے مطمئن ہو گیا تو مامون نے اس سے کہا: مجھے اپنا قصیدہ سناؤ۔ دعبل نے اس کا اعتراف کیا اور اس کے جاننے سے انکار کرتا رہا۔ مامون نے اس کو کہا: میں نے تجھے اس قیصدہ پر ایسی امان دی ہے جس طرح میں نے تجھے تیرے نفس پر امان دی ہے۔ پس اس کے بعد دعبل نے قصیدہ شروع کیا اور یوں فرمایا:

تأسفت جارتی لما رأت زوری

وعدت الحلم ذنباً غیر مغتفر

''مجھے افسوس ہے اپنے ہمسائے پر کہ جب اس نے میرے جھوٹ کو دیکھا تو مجھ سے ایسے گناہ پر بُردباری کا وعدہ کیا، جو نا قابلِ معافی تھا''۔

ترجو الصبا بعد ما شابت ذوائبها

وقد جرت طلقًا فی حلیة الکبر

''وہ ایسی صبح کی اُمید رکھتا ہے جس کے بعد بچے جوان ہو جائیں اور آزاد جوان بڑھاپے کے زیور سے مزین ہو جائیں''۔

اجارتی ان شیب الرأس ثقلنی

ذکر المعاد و ارضانی عن القدر

''اے میرے ہمسائے! اس بڑھاپے سے میرے لیے قیامت کا تذکرہ ثقیل ہو گیا ہے اور اس نے مجھے قضا وقدر پر راضی کر دیا ہے''۔

لو کنت ارکن للدنیا وزینتها

اذا بکیت علی الماضین من نفر

''اگر دنیا اور اس کی ذہنیت میرے لیے زیادہ قابلِ بھروسہ ہوتی تو میں گذرے ہوئے لوگوں میں سے کسی پر ضرور گریہ کرتا''۔

اخنى الزمان على أهلى فصدعهم
تصدع الشعب لاقى صدمة الحجر

اور زمانے نے اپنے اہل پر ظلم کیا ہے اور ان کو پچھاڑ دیا ہے اور ہر ملنے والے کو پچھاڑ دیا ہے جیسا کہ پتھر کو پھاڑ دیا جاتا ہے"۔

بعض اقام وبعض قد اصاب لهم
داعى المنية والباقى على الأثر

"بعض کھڑے ہیں اور بعض تک موت کا پیغام پہنچ چکا ہے اور باقی ان کے پیچھے ہیں"۔

اما المقيم فأخشى ان يفارقنى
ولست اوبه من ولى بمنتظر

"بہرحال جو کھڑے ہیں ان کے بارے میں، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھ سے جدا ہو جائیں اور میں ان کے پیچھے جانے کا منتظر ہوں"۔

اصبحت اخبر عن اهلى وعن ولدى
كحالم قص رؤيا بعد مذكر

"میں نے صبح کی اور کیا خبر مجھے میرے اہل اور میرے بچوں کے بارے میں۔ گویا میں نے ان کے تذکرہ کے بعد ان کا خواب نہیں دیکھا"۔

لولا تشاغل عينى بالأولى سلفوا
من اهل بيت رسول الله لم اقر

"اگر میری آنکھیں گذشتہ کے لیے روتی ہیں تو میں اہل بیتؑ رسولؐ میں سے ہر ایک کے لیے گریہ کرتا اور میری آنکھوں کو سکون نہ ملتا"۔

وفى مواليك للحرين مشغلة
من ان تبيت لمشغول على اثر

"تیرے چاہنے والا کون ان دونوں آزاد ہستیوں (یعنی امام حسینؑ اور

امام رضاؑ) کے غم میں مشغول ہے اور ان کی اتباع کرنے میں مشغول ہیں"۔

کم من ذراع لهم بالطف بائنة
وعارض بصعيد الترب منعفر

"صحرا میں سے ان کیے لیے ہاتھ زمین پر ہیں اور مٹی کی گرد نے ان کے چہروں کو غبار آلود کر دیا ہے"۔

امسى الحسين و مسراهم لمقلته
وهم يقولون هذا سيد البشر

"امام حسینؑ نے رات اس حالت میں کی کہ انھیں اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا گیا، حالانکہ یہ جانتے تھے کہ یہ سید البشر ہیں"۔

يا امة السوء ما جازيت احمد فی
حسن البلاء على التنزيل والسور

"اے بُری اُمت! تو نے احمدؐ نبی کو کیسا بُرا صلہ دیا ہے ان پر قرآن اور (اس کی) سورتوں کے نازل ہونے پر"۔

خلفتموه على الأبناء حين مضى
خلافة الذئب فی انقاذ ذی بقر

"تم نے ان کو ان کی قبروں پر اس لیے رسوا کیا ہے اور ان کی آل پر اس طرح حملہ کیا ہے کہ جیسے بھیڑیا بکریوں پر حملہ کرتا ہے"۔

یحییٰ بن اکثم نے بیان کیا ہے: اس کے بعد مامون کسی ضروری کام کے لیے چلا گیا۔ میں بھی کھڑا ہوا جب وہ واپس آیا تو (دعبل) اس شعر پر پہنچ چکا تھا۔

لم يبق حی من الاحياء نعلمه
من ذی يمان وبكر ولا مضر

"زندہ لوگوں میں سے کوئی نہیں بچا جو جانتے ہوں کہ وہ صاحب ایمان ہے جو بنی بکر سے ہو یا بنی مضر سے"۔

الا وهم شرکاء فی دمائهم
کما تشارك ایسار علی جزرة

''آ گاہ ہو جاؤ! یہ سب ان بزرگوں کے خون میں شریک ہیں جیسے سارے سرمایہ دار کسی بڑے جانور کے ذبح کرنے میں شریک ہوتے ہیں''۔

قتلا وأسراً وتخویفاً ومنهبة
فعل الغزاة بأهل الروم والجزر

''ان کو قتل کیا۔ قیدی بنایا اور ان کو ڈرایا، ان کے مالِ غنیمت کو لوٹا جیسا کہ اہل روم جنگوں میں اپنے دشمنوں سے کرتے ہیں''۔

اری امیة معذورین ان قتلوا
ولا اری لبنی الفتاح من عذر

''بنو امیہ کو ان کے قتل میں معذور قرار دیتا ہوں، کیونکہ وہ دشمن تھے لیکن بنی عباس کے لیے کوئی عذر قابلِ قبول نہیں ہے''۔

قوم قتلتم علی الاسلام اولهم
حتی اذا استمکنو اجاروا علی الکفر

''کیونکہ بنو امیہ وہ قوم ہے کہ جس کے بزرگوں کو اِن کے بزرگوں نے اسلام کی خاطر قتل کیا اور جب اُن کو ہمت ہوئی تو انھوں نے اِن بزرگوں کو کفر کی خاطر قتل کیا۔

ابناء حرب و مروان ولیس بهم
بنو معیط اولاة الحقد والوغر

''حرب کی اولاد اور مروان کی اولاد اور بنو معیط کی اولاد ان میں سے نہیں ہے وہ کینہ اور دشمنی والے ہیں یعنی وہ بھی ان سے زیادہ (بڑے دشمن) ثابت ہوئے''۔

اربع بطوس علی قبر الزکی بها
ان کنت تربع من دین علی وطر

''میں طوس میں اس پاک و پاکیزہ قبر کا مجاور و زائر ہوں اور اس کی

مجاوری کسی حاجت کی خاطر کرنا بھی دین میں سے ہے"۔

هيهات كل امرء رهن بما كسبت

له يداه فخذ ما شئت او فذر

"ھیہات ہر وہ شخص ہے جو ہاتھوں سے کیے ہوئے عمل کا مرہونِ منت

ہے۔ خواہ اسے اخذ کرے یا اس سے رسوا ہو جائے"۔

یحییٰ بن اکثم نے بیان کیا ہے: پس ان اشعار کے سننے کے بعد مامون نے اپنا عمامہ سر سے اُتار کر زمین پر مارا اور کہا: اے دعبل! خدا کی قسم، تو نے سچ کہا ہے۔

امیر المومنینؑ نے نمازِ صبح کے بعد فرمایا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه القمى رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسىٰ عن الحسن بن محبوب عن عبدالله، بن سنان عن معروف بن خربوذ عن ابى جعفر محمد بن على الباقر عليه السلام قال: صلى اميرؑ المؤمنين عليه السلام بالناس الصبح بالعراق فلما انصرف وعظهم، فبكى وابكاهم من خوف الله تعالىٰ، ثم قال: ام والله لقد عهدت اقواما على عهد خليلى رسولؐ الله، وانهم ليصبحون ويمشون شعثاء غبراء خمصاء بين اعينهم كركب المعزى، يبيتون لربهم سجدا وقياما، يراوحون بين اقدامهم وجباههم، يناجون ربهم ويسألونه فكاك رقابهم من النار، والله لقد رأيتهم مع ذلك وهم جميع مشفقون منه خائفون۔

(بحذفِ اسناد) معروف بن خربوذؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے لوگوں کے ساتھ مل کر نمازِ صبح کو

باجماعت ادا فرمایا۔ جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؑ نے لوگوں کو وعظ فرمایا۔ اس کے اثر میں آپؑ نے گریہ کیا اور لوگوں نے بھی خوفِ خدا کی وجہ سے گریہ کیا، پھر آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! اللہ کی قسم، میں نے اپنے دوست اور خلیل رسولؐ خدا سے ان لوگوں کے لیے عہد کیا ہوا ہے اور یہ (مومنین) جو صبح و شام اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور وہ ٹوٹے ہوئے، غم زدہ اور سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ان کی پیشانی پر زخم بن جاتے ہیں جیسا کہ وہ عزاء کی سواری پر سوار ہیں اور ان کی ساری راتیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں گذر جاتی ہیں اور وہ اس حالت میں ہوتے ہیں کہ کبھی ایک پاؤں کو زمین پر رکھتے ہیں اور کبھی دوسرے کو پیشانی کو زمین پر رکھتے ہیں اور وہ اپنے رب سے مناجات کرتے ہیں اور وہ اپنے رب سے سوال کرتے ہیں کہ ان کی گردنوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کردے۔ خدا کی قسم تو اُن کو اگر اس حالت میں دیکھے وہ سارے اللہ سے شفقت اور مہربانی کے طلب گار ہوتے ہیں اور اس سے ڈر رہے ہوتے ہیں۔

قیامت کے دن آواز آئے گی: اہلِ صبر کہاں ہیں؟

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنى ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا ابى قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد ابن عيسىٰ عن محمد بن ابى عمير عن صباح الحذاء عن ابى حمزة الثمالى عن ابى جعفر محمد بن على الباقر عليه السلام عن آبائه عن رسولؐ الله قال: اذا كان يوم القيامة جمع الله الخلائق فى صعيد واحد، وينادى مناد من عندالله يسمع آخرهم كما يسمع اولهم يقول: اين أهل الصبر؟ فيقوم عنق من الناس فتستقبلهم زمرة من الملائكة فيقولون لهم: ما كان صبركم هذا الذى صبرتم؟ فيقولون: صبرّنا انفسنا على طاعة الله وصبرناها عن معصية الله. قال: فينادى مناد من

عنداللّٰہ صدق عبادی خلوا سبیلھم لیدخلوا الجنة بغیر حساب۔ قال: ثم ینادی مناد آخر یسمع آخرھم کما یسمع أولھم فیقول: این اھل الفضل۔ فیقوم عنق الناس فتستقبلھم زمرة من الملائکة فیقولون ما فضلکم ھذا الذی نودیتم به؟ فیقولون: کنا یجھل علینا فی الدنیا فنحتمل ویساء الینا فنعفو۔ قال: فینادی مناد من عنداللّٰہ تعالیٰ صدق عبادی خلوا سبیلھم لیدخلوا الجنة بغیر حساب۔

قال: ثم ینادی مناد من عنداللّٰہ عزوجل یسمع آخرھم کما یسمع اولھم فیقول: این جیران اللّٰہ جل جلاله فی داره؟ فیقوم عنق من الناس فتستقبلھم زمرة من الملائکة فیقولون لھم: ماذا کان عملکم فی دار الدنیا فصرتم به الیوم جیران اللّٰہ تعالیٰ فی داره؟ فیقولون: کنا نتحاب فی اللّٰہ عزوجل ونتباذل فی اللّٰہ ونتوازر فی اللّٰہ، فینادی مناد من عنداللّٰہ: صدق عبادی خلوا سبیلھم لینطلقوا الی جوار اللّٰہ فی الجنة بغیر حساب، قال: فینطلقون الی الجنة بغیر حساب۔

ثم قال ابوجعفرؑ : فھؤلاء جیران اللّٰہ فی داره یخاف الناس ولا یخافون ویحاسب الناس ولا یحاسبون۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوجعفر بن محمد علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آبائے کرام کے ذریعے سے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو ایک بہت وسیع میدان میں جمع فرمائے گا، پھر خداوندِ متعال کی طرف سے منادی ندا دے گا جس کو تمام مخلوق کے اولین وآخرین سنیں گے۔ وہ منادی آواز دے گا: اہل صبر کہاں ہیں؟ پس لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی۔ ان لوگوں کا فرشتوں کی ایک جماعت استقبال کرے گی اور وہ ان لوگوں سے کہیں گے: اے لوگو! تم نے کون سا صبر کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کیا ہے اور اللہ کی معصیت پر صبر کیا ہے۔ خداوند متعال کی طرف سے آواز آئے

گی: میرے بندے سچ کہہ رہے ہیں۔ ان کا رستہ چھوڑ دو تا کہ وہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

اطاعتِ خدا پر صبر سے مراد یہ ہے کہ اطاعتِ خدا کرنا، اور معصیت پر صبر کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ نافرمانی کرنے میں جلدی نہیں کرتے اور چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر خداوند تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا دے گا جس کو تمام اہلِ محشر سنیں گے۔ پس وہ آواز دے گا: اہلِ فضل کہاں ہیں؟ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کھڑی ہو جائے گی اور فرشتوں کی (ایک) جماعت ان لوگوں کا استقبال کرے گی اور ان سے سوال کرے گی: وہ کون سا فضل ہے جس کی وجہ سے تم لوگوں کو پکارا گیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: دنیا میں جو کچھ جاہلوں کی طرف سے ہم پر نازل ہوا ہم نے اس کو برداشت کیا اور جو برائی اور زیادتی ہم سے کی گئی اسے ہم معاف کرتے رہے۔

حضورؐ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی۔ میرے بندے سچ کہہ رہے ہیں، ان کا راستہ چھوڑ دو، تا کہ یہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

آپ نے فرمایا: پھر خداوند تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا دے گا جسے تمام اہلِ محشر سنیں گے۔ پس وہ منادی آواز دے گا: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ہمسائے تھے، کہاں ہیں؟ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی اور فرشتوں کی جماعت ان کا استقبال کرے گی۔ پس وہ ان سے سوال کریں گے۔ وہ کون سا عمل ہے جو تم دنیا میں انجام دیتے رہے ہو اور اس کی وجہ سے آج تم اللہ تعالیٰ کے ہمسائے بن گئے ہو؟ (یعنی اس کی رحمت کے سائے میں ہو)

وہ جواب دیں گے: ہم وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں اگر ہم نے کسی سے محبت کی ہے تو اللہ کی خاطر اور اگر مال خرچ کیا ہے تو اللہ کی خوشنودی کے لیے اور ایک دوسرے کی مدد کی ہے تو وہ بھی اللہ کی خوشنودی کے واسطے۔

پس خداوند تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: میرے (یہ) بندے سچ کہہ رہے ہیں۔ اے میرے فرشتو! ان لوگوں کا راستہ چھوڑ دو، تا کہ یہ جنت میں اللہ کے جواب میں بغیر حساب و کتاب کے چلے جائیں۔

آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ اس کے بعد امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اس دنیا میں اللہ کے ہمسائے ہیں۔ اور لوگوں کو

قیامت کے دن ڈرایا جائے گا لیکن ان کو نہیں ڈرایا جائے گا۔ قیامت کے دن (دوسرے) لوگوں کا حساب ہوگا لیکن اِن کا حساب نہیں ہوگا۔

امام حسنؑ کا لوگوں سے خطاب

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنى ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسن بن على الزعفرانى قال: حدثنا ابواسحق الثقفى قال: حدثنا العباس بن بكار الضبى قال: حدثنا ابوبكر الهذلى قال: حدثنا محمد بن سيرين قال: سمعت غير واحد من مشيخة اهل البصرة يقول: لما فرغ أمير المؤمنين على بن ابى طالب عليه السلام من حرب اصحاب الجمل لحقه مرض وحضرت الجمعة، فقال لابنه الحسن عليه السلام: انطلق يابنى فجمع بالناس، فأقبل الحسن عليه السلام الى المسجد، فلما استقل على المنبر حمد الله واثنى عليه وتشهد وصلى على رسول الله، ثم قال: ايها الناس ان الله اختارنا لنبوته واصطفانا على خلقه وبريته وانزل علينا كتابه ووحيه وايم الله لا ينتقصنا احد من حقنا شيئًا الا انتقصه الله فى عاجل دنياه وآجل آخرته، ولا يكون علينا دولة الا كانت لنا العاقبة ﴿ ولتعلمن نبأه بعد حين﴾ ثم جمع بالناس، وبلغ اباه كلامه، فلما انصرف الى ابيه عليه السلام نظر اليه فما ملك عبرته ان سالت على خديه، ثم استدناه فقبل بين عينيه وقال: بأبى انت وامى ﴿ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

(بحذف اسناد) محمد بن سیرینؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہلِ بصرہ کے کافی بزرگوں

سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ جنگِ جمل سے فارغ ہوئے تو آپ بیمار ہو گئے اور اس دوران جمعہ کا دن آ گیا۔ آپؑ نے اپنے بیٹے حسنؑ سے فرمایا: اے حسنؑ! جاؤ اور لوگوں کو جمعہ پڑھاؤ۔ امام حسنؑ مسجد میں تشریف لائے۔ آپؑ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد رسولؐ کی رسالت کی گواہی دینے اور آپؐ پر درود وسلام پڑھنے کے بعد فرمایا:

اے لوگو! تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی نبوت کے لیے اختیار کیا اور اپنی ساری مخلوق پر برگزیدہ فرمایا اور ہم پر اپنی کتاب کو نازل فرمایا اور اپنی وحی کو نازل فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی قسم کوئی شخص بھی ہمارے حق میں سے کوئی چیز کم نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی زندگی کو کم کر دے گا اور اس کی موت کو جبراً واقع کر دے گا اور ہمارے اوپر کسی کی کوئی حکومت نہیں ہوگی مگر یہ کہ ہمارے لیے عافیت ہوگی (اور اس کے بعد آپ نے ایک زمانے کی خبریں دیں) پھر آپ نے لوگوں کو جماعت کروائی۔ جب آپ کی گفتگو آپ کے والد کی خدمت میں پیش کی گئی اور آپ اپنے والد یعنی امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرتؑ نے آپ کی طرف محبت بھرے انداز میں دیکھا پھر آپ کو اپنے قریب بلایا اور قریب کرنے کے بعد آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے فرمایا: میری ماں اور باپ آپ پر قربان ہو جائیں: اے فرزندِ رسول! اس کے بعد قرآن کی ایک آیت کی تلاوت کی:

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

ہر نبی کو آخری وقت وصی کے بارے میں حکم ہوا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثني ابى عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد عن العباس بن معروف عن محمد بن سنان عن طلحة بن زيد عن جعفر بن محمد الصادق عليه السلام عن ابيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسولُ اللّٰه: ما

قبض اللّٰه نبیا حتٰی امره اللّٰه ان یوصی الی افضل عشیرته من عصبته ، وامرنی أن اوصی۔ فقلت: الی من یارب؟ فقال: اوص یامحمد الی ابن عمك علی بن ابی طالب فانی قد اثبته فی الکتب السالفة وکتبت فیها انه وصیك، وعلی ذٰلك اخذت میثاق الخلائق ومواثیق انبیائی ورسلی، اخذت مواثیقهم لی بالربوبیة ولك یامحمد بالنبوة ولعلی بالولایة۔

(بحذفِ اسناد) جناب طلحہ بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے آپؑ کے دادا کے ذریعے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

خداوندِ متعال نے کسی نبیؑ کو اس وقت تک موت نہیں دی جب تک اسے حکم نہ دیا گیا کہ وہ اپنے پورے خاندان میں جو سب سے افضل ہے اُسے اپنا وصی قرار دے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی وصی مقرر کرنے کا حکم دیا۔ مَیں نے عرض کیا: اے میرے اللہ! میں اپنے خاندان میں سے کس کو اپنا وصی قرار دوں؟ آوازِ قدرت آئی: اے محمدؐ! اپنے چچا کے بیٹے علی ابن ابی طالبؑ کو اپنا وصی قرار دو۔ تحقیق مَیں نے اس امر کو گذشتہ کتب میں تحریر کیا ہوا ہے اور ان کتابوں میں تحریر ہے کہ وہ آپؐ کا وصی ہے اور اس بات پر مَیں نے اپنی مخلوق سے عہد لیا ہوا ہے۔ اپنے انبیاء اور رسولوں سے بھی اس کا عہد لیا ہے کہ میرے آخری نبی کا وصی علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوگا۔ میں نے ان سب سے اپنی ربوبیت کا اور آپؐ کے لیے نبوت کا اور علیؑ کی ولایت کا عہد لیا ہے۔

علیؑ اور معراجِ نبی اکرمؐ

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن قال: حدثنی ابی عن سعید بن عبداللّٰه بن موسٰی قال: حدثنا محمد بن عبدالرحمٰن العرزمی قال:

حدثنی المعلی بن هلال عن الکلبی عن ابی صالح عن عبداللّٰہ بن العباس قال: سمعت رسولؐ اللّٰہ یقول: اعطانی اللّٰہ تبارک وتعالٰی خمساً واعطی علیاً خمسا: اعطانی جوامع الکلم واعطی علیاً جوامع العلم، وجعلنی نبیا وجعلہ وصیا، واعطانی الکوثر واعطاہ السلسبیل، وأعطانی الوحی وأعطاہ الالہام، واسری بی الیہ وفتح لہ ابواب السماء والحجب حتّٰی نظر الی فنظرت الیہ۔

قال: ثم بکی رسول اللّٰہ ﷺ، فقلت لہ: ما یبکیک فداك اُمی وابی؟ فقال: یابن عباس ان اول ما کلمنی بہ ان قال: یامحمد انظر تحتك، فنظرت الی الحجب قد انخرقت والی ابواب السماء قد فتحت ونظرت الی علی وھو رافع رأسہ الی، فکلمنی وکلمتہ وکلمنی ربی عزوجل۔

فقلت: یارسولؐ اللّٰہ بم کلمك ربك؟ قال: قال لی یامحمد انی جعلت علیاً وصیك ووزیرك وخلیفتك من بعدك فأعلمہ، فھا ھو یسمع کلامك فأعلمتہ وانا بین یدی ربی عزوجل فقال لی: قد قبلت واطعت، فأمر اللّٰہ الملائکۃ ان تسلم علیہ، ففعلت فرد علیھم السلام، ورأیت الملائکۃ یتباشرون بہ، وما مررت بملائکۃ من ملائکۃ السماء الا ھنئونی وقالوا: یامحمد والذی بعثك بالحق لقد دخل السرور علی جمیع الملائکۃ باستخلاف اللّٰہ عزوجل لك ابن عمك، ورأیت حملۃ العرش قد نکسوا رؤوسھم الی الارض، فقلت: یاجبرئیل لم نکس حملۃ العرش رؤوسھم؟ فقال: یامحمد ما من ملك من الملائکۃ الا وقد نظر الی وجہ علی بن ابی طالب استبشاراً بہ ما خلا حملۃ العرش، فانھم استأذنوا اللّٰہ عزوجل فی ھذہ الساعۃ فأذن

لهم ان ينظروا الى على بن ابى طالب فنظروا اليه، فلما هبطت جعلت اخبره بذلك وهو يخبرنى به، فعلمت انى لم اطأ موطئا الا وقد كشف لعلى عنه حتى نظر اليه۔

قال ابن عباس: فقالت يارسولؐ الله اوصنى۔ فقال عليك بمودة على بن ابى طالب، والذى بعثنى بالحق نبياً لا يقبل الله من عبد حسنة حتى يسأله عن حب على بن ابى طالبؑ وهو تعالى اعلم، فان جاء بولايته قبل عمله على ما كان منه وان لم يأت بولايته لم يسأله عن شئ ثم امر به الى النار، يابن عباس والذى بعثنى بالحق نبياً ان النار لأشد غضبا على مبغض على منها على من زعم ان لله ولدا، يابن عباس لو أن الملائكة المقربين والأنبياء المرسلين اجتمعوا على بغض على ولن يفعلوا لعذبهم الله بالنار۔ قلت: يارسولؐ الله وهل يبغضه احد؟ قال: يابن عباس نعم، يبغضه قوم يذكرون انهم من اُمتى لم يجعل الله لهم فى الاسلام نصيباً، ياابن عباس ان من علامة بغضهم تفضيلهم من هو دونه عليه، والذى بعثنى بالحق نبياً ما بعث الله نبيا اكرم عليه منى، ولا وصيا اكرم عليه من وصيى على۔

قال ابن عباس: فلم ازل كما امرنى رسولؐ الله ووصانى بمودته، وانه لأكبر عملى عندى۔

قال ابن عباس: ثم مضى من الزمان ما مضى وحضرت رسولؐ الله الوفاة حضرته، فقالت له: فداك ابى وامى يارسولؐ الله قد دنا اجلك فما تأمرنى؟ فقال يابن عباس خالف من خالف علياً ولا تكونن لهم ظهيراً ولا ولياً۔ قلت: يارسولؐ الله فلم لا تأمر الناس بترك مخالفته؟ قال:

فبكى عليه السلام حتّٰى اغمى عليه، ثم قال: يابن عباس قد سبق فيهم علمى ربى، والذى بعثنى بالحق نبياً لا يخرج احد ممن خالفه من الدنيا وانكر حقه حتّٰى يغير اللّٰه ما به من نعمة.

يابن عباس اذا أردت ان تلقى اللّٰه وهو عنك راض فاسلك طريقة على ابن ابى طالب ومل معه حيث مال، وارض به اماماً، وعاد من عاداه، ووال من والاه.

يابن عباس احذر ان يدخلك شك فيه، فان الشك فى على كفر باللّٰه تعالىٰ.

(بحذفِ اسناد) عبداللہ بن عباسؓ نے نقل کیا ہے کہ میں نے جناب رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی ہیں اور علی ابن ابی طالبؑ کو بھی پانچ چیزیں عطا فرمائی ہیں:

① مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام جوامع الکلم عطا فرمایا ہے اور علی کو جوامع العلم عطا فرمایا ہے۔
② مجھے اس نے نبی بنایا ہے اور علیؑ کو میرا وصی قرار دیا ہے۔
③ مجھے کوثر عطا فرمایا ہے اور علیؑ کو سلسبیل عطا فرمائی ہے۔
④ مجھے وحی عطا فرمائی ہے اور علیؑ کو الہام عطا فرمایا ہے۔
⑤ مجھے معراج عطا فرمائی ہے اور اسی رات علیؑ کے لیے آسمانوں کے تمام دروازے کھول دیے گئے اور پردے اُٹھا دیے گئے یہاں تک کہ مَیں اُس کو دیکھ رہا تھا اور وہ مجھے دیکھ رہے تھے۔

ابن عباس فرماتے ہیں: اس کے بعد رسولؐ خدا نے گریہ فرمایا۔ میں نے آپؐ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے گریہ کیوں کیا؟ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے ابن عباسؓ! معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلی بات مجھ سے فرمائی وہ یہ تھی: اے محمدؐ! اپنے نیچے زمین کی طرف دیکھو۔ مَیں نے دیکھا کہ تمام پردے اُٹھا دیے گئے ہیں اور تمام دروازے آسمان کے کھول دیے گئے ہیں اور میں نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا کہ وہ اس حالت میں ہیں کہ اپنا سر اُٹھا کر مجھے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے ان سے گفتگو کی اور انھوں نے میرے ساتھ نیز میرے ساتھ میرے اللہ نے گفتگو کی۔

میں نے عرض کیا: (یعنی ابنِ عباسؓ عرض کرتے ہیں:) یارسولؐ اللہ! وہ کون سی کلام تھی جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے فرمائی۔

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمدؐ! میں نے علیؑ کو آپ کا وصی، وزیر اور آپؐ کے بعد آپ کا خلیفہ قرار دیا ہے۔ آپؐ اس کی اطلاع علیؑ کو کر دیں۔ آگاہ رہو کہ وہ آپؐ کی گفتگو کو سن رہا ہے۔ مَیں نے اس کے بارے میں اللہ کی بارگاہ ہی میں علیؑ کو اطلاع کر دی۔ علیؑ نے مجھ سے کہا: میں نے اس حکم کو قبول کرلیا ہے۔ مَیں آپ کی اطاعت کروں گا۔

اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ علیؑ کو سلام کریں۔ تمام ملائکہ نے آپؑ کو سلام کیا اور علیؑ نے اِن تمام کے سلام کا جواب دیا اور میں نے دیکھا کہ تمام ملائکہ ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے ہیں اور جو فرشتہ بھی میرے قریب سے گذرتا وہ مجھے بھی اس کی مبارک دیتا اور یوں کہتا: اے محمدؐ! قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپؐ کو برحق مبعوث فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے چچازاد کو آپؐ کا خلیفہ قرار دے کر تمام ملائکہ کو خوش کر دیا ہے۔

میں نے دیکھا کہ تمام حاملانِ عرش بھی اپنے اپنے سر نیچے زمین کی طرف جھکائے کھڑے ہیں۔ میں نے سوال کیا: اے جبرئیلؑ! یہ حاملانِ عرش کیوں اپنے سر جھکائے کھڑے ہوئے ہیں؟ جبرائیلؑ نے عرض کیا: اے محمدؐ! تمام ملائکہ اس وقت علی ابن ابی طالبؑ کی زیارت کر رہے ہیں اور اس پر ایک دوسرے کو بشارت دے رہے ہیں سوائے حاملانِ عرش کے۔ انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے علیؑ کی زیارت کی اجازت طلب کی ہے اور اللہ نے ان کو بھی زیارتِ علیؑ کی اجازت عطا فرمادی ہے اور وہ بھی علی ابن ابی طالبؑ کی زیارت کر رہے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: میں زمین پر واپس آیا اور میں نے چاہا کہ اس کے بارے میں علیؑ کو خبر دوں تو علیؑ نے ان سارے واقعات کی مجھے خبر دے دی۔ میں اس سے جان گیا کہ میں کسی مقام پر بھی نہیں گیا مگر یہ کہ علیؑ کے لیے اس مقام کے پردے اُٹھا دیئے گئے یہاں تک کہ انھوں نے ہر مقام پر مجھے دیکھا۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے وصیت و نصیحت فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا: علی ابن ابی طالبؑ کی مودّت و محبت کو اپنے اوپر لازم قرار دو۔ مجھے قسم

ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ وہ علی ابن ابی طالبؑ کی محبت کے بارے میں اس بندے سے سوال کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ بغیر سوال کے بھی جاننے والا ہے۔ اگر وہ بندہ علیؑ کی ولایت کو اپنے پاس رکھتا ہو گا تو اس کے سارے اعمال قبول کرے گا اور اگر اس کے پاس علیؑ کی محبت وولایت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرے گا اور فوراً اس کو جہنّم کی آگ کا حکم سنا دے گا۔

اے ابنِ عباسؓ! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے جہنّم کی آگ دشمنِ علیؑ پر اس بندے سے بھی زیادہ سخت ہو گی جو اپنے گمان میں اللہ کا بیٹا قرار دیتا ہے (یعنی جہنّم دشمنِ علیؑ کے لیے کافر ومشرک سے زیادہ سخت ہو گی)۔

اے ابنِ عباسؓ! اگر تمام ملائکہ مقرب اور انبیا و مرسلین علیؑ کے بغض پر جمع ہو جائیں (اگرچہ ایسا ہو گا نہیں) تو اللہ تمام کو جہنّم کی آگ میں ڈال دے گا۔

ابنِ عباسؓ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا کوئی علیؑ کا دشمن ہو گا؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! اے ابنِ عباسؓ! علیؑ سے ایک قوم دشمنی رکھے گی اور وہ اپنے آپ کو میرے امتی (بھی) قرار دیں گے حالانکہ ان کے لیے اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہو گا۔

اے ابنِ عباسؓ! ان کے بغض کی علامت یہ ہو گی کہ پست ترین لوگوں کو علیؑ پر فضیلت دیں گے اور علیؑ سے افضل قرار دیں گے اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، کوئی نبی اللہ نے مبعوث نہیں فرمایا جو مجھ سے افضل ہو، اور کوئی وصی ایسا نہیں ہے جو علی ابن ابی طالبؑ سے افضل ہو۔

ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں: جیسے مجھے رسولؐ خدا نے حکم دیا تھا میں ہمیشہ ایسے ہی رہا۔ آپؐ نے مجھے علیؑ کی مودت ومحبت کی وصیت فرمائی تو میں اس پر باقی رہا اور میرا ہر عمل میرے نزدیک سب سے عظیم تھا۔

ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں: پھر زمانہ گذرتا رہا اور نبی اکرمؐ کی وفات کا وقت قریب سے قریب تر آ گیا۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپؐ کی وفات کا وقت قریب تر آ گیا ہے آپؐ مجھے کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

اے ابنِ عباسؓ! جو علیؑ کی مخالفت کرے اس کی تم بھی مخالفت کرو۔ کبھی دشمنِ علیؑ کے لیے مددگار نہ بننا اوران کے دوست بھی مت بننا۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! پھر آپ لوگوں کو کیوں نہیں حکم دیتے کہ وہ علیؑ کی مخالفت نہ کریں؟

ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں پس رسولِ خداؐ نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آپؐ گریہ کرتے کرتے بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو پھر فرمایا: اے ابن عباسؓ! میرے رب کا علم ان لوگوں پر جاری ہو چکا ہے (یعنی یہ حتماً مخالفت کریں گے)۔

مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اس کے مخالفین میں سے کوئی بھی اس دنیا سے نہیں جائے گا کہ جو اس کے حق کا انکار کرے گا مگر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی ہیت کو تبدیل کر دے (یعنی اس کی شکل کو تبدیل کر دے گا)۔

اے ابنِ عباسؓ! اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سے تمھاری ملاقات اس حال میں ہو کہ وہ تم سے راضی ہو تو پھر علی ابن ابی طالبؑ کے راستہ پر چلو اور جس طرف علیؑ میلان رکھتے ہیں اس طرح تم بھی میلان رکھو۔ اور اس کی امامت پر راضی رہو جو اس سے دشمنی کرے اُسے تم بھی دشمن رکھو اور جو اس سے محبت کرے اس سے تم بھی محبت کرو۔

اے ابنِ عباسؓ! خبردار! علیؑ کے بارے میں شک نہ کرنا، کیونکہ علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کفر کرنا ہے۔ (یعنی علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ (کے انعام) کا کفر وانکار کرنا ہے)۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم خدا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنى ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنى ابوالطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنى محمد بن القاسم الأنبارى قال: حدثنى ابى عن الحسين بن سليمان الزاهد قال: سمعت ابا جعفر الطائى الواعظ

يقول: سمعت وهب بن منبه يقول: قرأت في زبور داود اسطراً منها ما حفظت ومنها ما نسيت فما حفظت قوله: ياداود اسمع مني ما اقول والحق اقول، من اتاني وهو يحبني ادخلته الجنة. ياداود اسمع مني ما اقول والحق اقول، من اتاني وهو مستحي من المعاصي التي عصاني بها غفرتها له وأنسيتها حافظيه. ياداود اسمع مني ما اقول والحق اقول، من اتاني بحسنة واحدة ادخلته الجنة. قال داود: يارب ما هذه الحسنة؟ قال: من فرج عن عبد مسلم. فقال داود علیہ السلام الهي كذلك لا ينبغي لمن عرفك ان يقطع رجاءه منك.

(بحذف اسناد) حسین بن سلیمان الزاہد نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوجعفر طائی واعظ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے وہب بن منبہ سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور میں سے چند سطریں پڑھیں جن میں سے بعض مجھے یاد ہیں اور بعض کو میں بھول چکا ہوں اور وہ چند سطریں جو مجھے یاد ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

"اے داؤدؑ! میں جو بیان کروں وہ تم سنو اور یاد رکھو، میں جو کہتا ہوں وہ حق ہے۔ پس مجھ سے محبت رکھنی ہوگی۔ جب وہ میری بارگاہ میں حاضر ہوگا تو میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔

اے داؤدؑ! جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور یاد رکھو! میں جو کہتا ہوں وہ حق ہے جو شخص میری بارگاہ میں حاضر ہو اور وہ اس حالت میں ہو کہ اپنے کیے ہوئے گناہوں پر شرم سار اور پشیمان ہو تو میں اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دوں گا اور جنہوں نے ان گناہوں کو یاد کر رکھا ہو گا (کراما کاتبین) ان کو اس کے تمام گناہ فراموش کرا دوں گا۔

اے داؤدؑ! جو میں بیان کروں اسے سنو اور یاد رکھو، میں جو بیان کرتا ہوں وہ حق ہے جو شخص میری بارگاہ میں حاضر ہو اور اس کے پاس

ایک نیکی ہو میں اس کو بھی جنت میں داخل کر دوں گا۔

حضرت داوٗد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ کون سی نیکی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے داوٗدؑ! وہ نیکی کسی مومن و مسلم بندے کے لیے کشادگی کے اسباب فراہم کرنا ہے۔

حضرت داوٗد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے اللہ! اگر ایسے ہی ہے تو جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ اپنی امید کو تیری ذات سے منقطع نہ کرے۔

انسان کے عیب دار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب تلاش کرے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوغالب احمد بن محمد الزراري قال: حدثني جدي محمد بن سليمان قال: حدثنا محمد بن خالد عن عاصم بن حميد عن ابي عبيدة الحذاء قال: سمعت ابا جعفر محمد بن علي الباقر علیہ السلام يقول: قال رسولؐ الله: ان اسرع الخير ثواباً البر، واسرع الشر عقابا البغي، وكفى بالمرء عيبا من يبصر من الناس ما يغنى عنه من نفسه، وان يعير الناس بما لا يستطيع تركه، وان يؤذي جليسه بما لا يعنيه.

(بحذفِ اسناد) ابوعبیدۃ الحذا نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا: جناب رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا: سب سے جلدی جس نیکی پر ثواب ملتا ہے وہ اطاعت اور سب سے جلدی جس برائی پر عذاب ملتا ہے وہ بغاوت ہے اور کسی شخص کے عیب دار ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ لوگوں کے ان عیبوں کو تلاش کرے جو خود اس کی اپنی ذات میں پائے جاتے ہیں اور وہ لوگوں کی ان چیزوں پر سرزنش و ملامت کرے جس کو وہ خود چھوڑنے کی قدرت اور طاقت نہ رکھتا ہو اور اپنے ساتھی کو ایسی چیزوں کے ذریعے اذیت دے جو بے فائدہ اور بے معنی ہوں۔

رسولؐ خدا کا علیؑ کے بارے میں خدا سے سوال کرنا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنى الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوحفص عمر بن محمد المعروف بابن الزيات قال: حدثنا ابوعلى بن همام الاسكافى قال: حدثنا عبدالله بن جعفر الحميرى قال: حدثنا عبدالله بن محمد بن عيسىٰ قال: حدثنى ابى عن عبدالله ابن المغيرة عن ابن مسكان عن عمار بن يزيد عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: لما نزل رسولؐ الله بطن قديد قال لعلى بن ابى طالب عليه السلام: ياعلى انى سألت الله عزوجل ان يوالى بينى وبينك ففعل، وسألته ان يواخى بينى وبينك ففعل، وسألته ان يجعلك وصيى ففعل. فقال رجل من القوم: والله لصاع من تمر فى شن بال خير مما سأل محمد ربه، هلا سأله ملكاً يعضده على عدوه أو كنزاً يستعين به على فاقته؟ فأنزل الله تعالىٰ: ﴿فعلك تارك بعض ما يوحىٰ اليك وضائق به صدرك ان يقولوا لولا انزل عليه كنز وجاء معه ملك انما انت نذير والله على كل شئ وكيل﴾.

(بحذفِ اسناد) عمار بن یزیدؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب رسولؐ خدا نے علی ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کیا (یعنی دعا کی) کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان دوستی ومحبت قرار دے۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے ایسے ہی کیا۔ اور پھر میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان برادری اور بھائی چارہ قرار دے۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے ایسے ہی کیا۔ پھر میں نے بارگاہِ خدا میں دعا کی کہ وہ تمہیں میرا وصی قرار دے تو اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے ویسے ہی قرار دیا ہے۔

اس گفتگو کو سننے کے بعد قوم کا ایک فرد کھڑا ہو گیا اور کہا: خدا کی قسم، کھجوروں کا ایک صاع (یعنی تین کلو) جَو بالوں کی تھیلی میں ہو میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ جس کا محمدؐ نے اپنے رب سے سوال کیا۔ آگاہ ہو جاؤ! کاش محمدؐ اپنے رب سے کسی فرشتے کے بارے میں سوال کرتا جو اس کی مدد کرتا اور دشمن کے خلاف اس کے بازو کو مضبوط کرتا یا کسی خزانے کے بارے میں دعا کرتا کہ اس خزانے کے ذریعے اس کے فاقوں کو دور کرنے میں مدد ملتی۔ اس کی ان باتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ (سورۂ ہود: آیت ۱۲)

”جو چیز تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجی جاتی ہے ان میں سے بعض کو (سنانے کے وقت) شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تم تنگ دل ہوتے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ اٹھیں کہ ان پر خزانہ کیوں نازل نہیں کیا یا (ان کی تصدیق کے لیے) ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا تم تو صرف ڈرانے والے ہو اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار اور وکیل ہے“۔

عبدالملک بن مروان کا مکہ میں خطاب

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ الوالد السّعيد رحمه الله قال: أخبرنى محمد ابن محمد قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن بابويه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن موسٰى بن المتوكل قال: حدثنا على بن الحسين السعد ابادى عن احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه عن محمد بن ابى عمير عن غير واحد من اصحابه عن ابى حمزة الثمالى قال: حدثنى من حضر عبدالملك بن مروان وهو يخطب الناس بمكة، فلما صار الى موضع العظة من

خطبته قام اليه رجل فقال: مهلامهلا انكم تأمرون ولا تأتمرون وتنهون ولا تنتهون وتعظون ولا تتعظون، افاقتداء بسيرتكم أو طاعة لأمركم؟ فان قلتم اقتداء بسيرتنا فكيف يقتدى بسيرة الظالمين وما الحجة فى اتباع المجرمين الذين اتخذوا مال اللّٰه دولا وجعلوا عباد اللّٰه خولا، وان قلتم اطيعوا أمرنا واقبلوا نصحنا فكيف ينصح غيره من لم ينصح نفسه ام كيف تجب طاعة من لم تثبت له عدالة، وان قلتم خذوا الحكمة من حيث وجدتموها واقبلوا العظة ممن سمعتموها فلعل فينا من هو افصح بصنوف العظات واعرف بوجوه اللغات منكم، فتزحزحوا عنها واطلقوا قفالها وخلوا سبيلها ينتدب لها الذين شردتم فى البلاد ونقلتموهم عن مستقرهم الى كل واد، فواللّٰه ما قلدناكم أزمة أمورنا وحكمناكم فى ابداننا واموالنا واديانتا لتسيروا فينا بسيرة الجبارين، غير انا نصبر انفسنا لاستبقاء المدة وبلوغ الغاية وتمام المحنة، ولكل قائم منكم يوم لا يعدوه وكتاب لابد ان يتلوا ﴿لا يغادر صغيرة ولا كبيرة الا احصاها وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون﴾۔

قال: فقام الية بعض اصحاب المشائخ فقبض عليه، وكان ذٰلك آخر عهدنا به ولا ندرى ما كانت حاله۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابوحمزہ ثمالی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے میرے لیے بیان کیا ہے کہ جب عبدالملک بن مروان مکہ میں لوگوں کے سامنے خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوا تو میں اس وقت وہاں پر موجود تھا۔ جب وہ خطبہ دیتے ہوئے وعظ و نصیحت کرنے لگا تو لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے عبدالملک سے مخاطب ہو کر کہا: بس کرو! بس کرو! کیونکہ تم وہ لوگ ہو جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اس نیکی پر عمل نہیں کرتے، دوسروں کو برائی سے روکتے ہو لیکن خود برائی سے نہیں رُکتے، دوسروں کو وعظ کرتے ہو لیکن خود

اس وعظ کا اثر قبول نہیں کرتے۔

بتاؤ ہم لوگ تمھاری سیرت کی اتباع کریں یا تمھارے حکم کی اطاعت کریں؟ اگر تم کہتے ہو کہ ہماری سیرت کی اتباع کرو تو ظالموں کی سیرت کی اتباع کیسے کی جاسکتی ہے؟ اور ان مجرموں کی سیرت کی اتباع کے واجب ہونے پر ہمارے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے، وہ مجرم کہ جنھوں نے اللہ کے مال کو اپنی دولت قرار دے رکھا ہے اور اللہ کے بندوں کو اپنا غلام بنایا ہوا ہے ایسے لوگوں کی اتباع کیسے کی جاسکتی ہے؟

اور اگر تم کہتے ہو کہ ہمارے حکم و امر کی اطاعت کرو اور ہماری وعظ و نصیحت کو قبول کرو تو جو خود وعظ و نصیحت کے اثر کو قبول نہیں کرتا اس کی وعظ کا اثر دوسروں پر کیسے ہوسکتا ہے۔ پھر جو خود عادل نہیں ہے اس کی اطاعت بھلا کیسے واجب ہوسکتی ہے؟

اور اگر تم یہ کہتے ہو (کہ ہمارے کردار کو چھوڑو) تم حکمت کو حاصل کرو، جہاں سے بھی مل سکے (خواہ ہم اس قابل نہیں) اور وعظ کو قبول کرو خواہ وہ جس سے بھی سنو تو یقیناً ہمارے درمیان ایسے افراد موجود ہیں جو تم سے زیادہ فصاحت کے ساتھ وعظ کرنے والے ہیں اور لغات کو تم سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ پس تم (مع اپنے ظلم و ستم کے) دور ہو جاؤ اور ان کی زبانوں سے تالے کھول دو تا کہ وہ وعظ کرسکیں اور ان کے راستے خالی کردو اور چھوڑ دو تا کہ لوگ ان کی طرف ہر شہر سے آسکیں۔ جن کو تم نے دھتکارا ہوا ہے اور ہر وادی سے وہ ان کی طرف منتقل ہوسکیں اور آکر قرار حاصل کریں۔

خدا کی قسم، ہم نے اپنے اہم امور میں تمھاری تقلید نہیں کی اور ہم نے تم کو بدنوں، اموال اور دینی اُمور میں حاکم نہیں بنایا کہ تم ہمارے درمیان جابروں، ظالموں اور مجرموں کی سیرت رائج کرو۔ مگر یہ کہ ہم اُس وقت کا انتظار کررہے ہیں، جس میں تمھارا کام تمام ہو جائے اور تمھاری ساری محنت پوری ہو جائے اور یاد رکھو تمھارے ہر قیام کرنے والے کے لیے ان کے لیے ایک دن ہوگا جس کو تمھارے خلاف قرار دیا جائے گا اور اس وقت تمھاری کتاب (نامۂ اعمال) کو پڑھا جائے گا اور اس کے بعد اس نے اس آیت کی تلاوت کی:

لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا (سورۂ کہف: آیت ۴۹)

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ (سورۂ شعراء: آیت ۲۲۷)

''ہائے افسوس یہ کیسی کتاب ہے جس نے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا ہے اور نہ کوئی بڑا یعنی سب کو اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے.......... اور عنقریب جو ظالم ہیں، وہ جان لیں گے کہ ان کے لیے کون سا ٹھکانہ ہے جس کی طرف ان کو پلٹایا جائے گا''۔

راوی بیان کرتا ہے اس کے بعد چند لوگ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے اس شخص کو گرفتار کر لیا اور یہ آخری وقت تھا کہ جب ہم وہاں پر موجود تھے اس کے بعد اسؓ کے ساتھ کیا ہوا اور کیا سلوک کیا گیا، مجھے کچھ علم نہیں ہے۔

سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ کا علیؑ کو وصیت کرنا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنی محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابوجعفر محمد بن علی بن الحسين قال: حدثنا ابی قال: حدثنا احمد بن ادريس قال: حدثنا محمد بن عبدالجبار عن القاسم ابن محمد الداوی عن علی بن محمد الهرمزداری عن علی بن الحسين عليهما السلام عن ابيه الحسين عليه السلام قال: لما مرضت فاطمة بنت محمد رسولؐ الله وصت الی علی بن ابی طالب عليه السلام ان يكتم امرها ويخفی خبرها ولا يؤذن احداً بمرضها، ففعل ذٰلك، وكان يمرضها بنفسه وتعينه علی ذٰلك اسماء بنت عميس رحمها الله علی استمرار بذٰلك كما وصت به، فلما حضرتها الوفاة وصت امير المؤمنين عليه السلام ان يتولی امرها ويدفنها ليلا ويعفی قبرها، فتولی ذٰلك اميرالمؤمنين عليه السلام ودفنها وعفی موضع قبرها، فما نفض يده من تراب القبر هاج به الحزن وارسل دموعه علی خديه وحوّل وجهه الی قبر رسولؐ الله فقال: السلام

علیك یارسولؐ اللّٰہ عنی وعن ابنتك وحبیبتك وقرۃ عینك وزائرتك والثابتة فی الثری ببقعتك المختارۃ اللّٰہ لها سرعة اللحاق بك، قل یارسولؐ اللّٰہ عن صفیتك صبری وضعف عن سیدۃ النساء تجلدی الا ان فی التأسی لی بسنتك والحزن الذی حل بی لفراقك لموضع التعزی ، ولقد وسدتك فی ملحود قبرك بعد أن فاضت نفسك علی صدری وغمضتك بیدی وتولیت امرك بنفسی، نعم وفی کتاب اللّٰہ نعم القبول وانا للّٰہ وانا الیه راجعون، قد استرجعت الودیعة واخذت الرهینة واختلست الزهراء، فما اقبح الخضراء والغبراء یارسولؐ اللّٰہ، أما حزنی فسرمد وأما لیلی فمسهد، لا یبرح الحزن من قلبی او یختار اللّٰہ لی دارك التی فیها انت مقیم، کمد منیخ وهمٌ مهیج، سرعان ما فرّق بیننا والی اللّٰہ أشکو، وستنبك ابنتك بتظاهر امتك علی وعلی هضمها حقها، فاستخبرها الحال، فکم من غلیل معتلج بصدرها لم تجد الی بثه سبیلا، وستقول ویحکم اللّٰہ بیننا وهو خیرالحاکمین۔

سلام علیك یارسولؐ اللّٰہ سلام مودع لا سأم ولا قال، فان انصرف فلا عن ملالة وان اقم فلاعن سوء ظن بما وعد اللّٰہ الصابرین، الصبر ایمن واجمل، ولولا غلبة المستولین علینا لجعلت المقام عند قبرك لزاماً والتلبث عنده معکوفا، ولأعولت اعوال الثکلی علی جلیل الرزیة، فبعین اللّٰہ تدفن بنتك سراً ویهضم حقها قهراً ویمنع ارثها جهرا، ولم یطل العهد ولم یخلق منك الذکر، فالی اللّٰہ یارسولؐ اللّٰہ المشتکی وفیك اجمل العزاء، فصلوات اللّٰہ علیها وعلیك ورحمة اللّٰہ وبرکاتهٗ۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت فاطمہؑ بنتِ محمدؐ بیمار ہوئیں تو آپؑ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے وصیت فرمائی کہ میری بیماری کی خبر لوگوں سے پوشیدہ رکھنا اور کسی کو میری بیماری کے بارے میں خبر نہ ہونے پائے۔

امیر المومنینؑ نے ایسے ہی کیا۔ آپؑ خود ہی بی بی کی تیمارداری کرتے رہے اور آپؑ کے ساتھ آپؑ کی مدد اسماء بنت عمیسؓ کرتی رہی۔ جیسے آپؑ نے وصیت فرمائی تھی، ویسے ہی انھوں نے انجام دیا۔

جب آپؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو بی بیؑ نے دوبارہ وصیت فرمائی کہ میرے غسل و کفن اور دفن کے معاملے کو آپؑ خود اپنے سپرد لیں اور مجھے رات کو دفن کرنا اور میری قبر کا نشان مٹا دینا۔

امیر المومنینؑ نے آپ کے تمام امور کو اپنے ذمہ لیا اور آپؑ کو رات ہی میں دفن فرمایا اور آپؑ کی قبر کی جگہ کو پوشیدہ رکھا۔ جب آپؑ قبر کی مٹی کو ہاتھوں سے جھاڑ رہے تھے تو اس وقت آپؑ کے حزن و غم میں شدت پیدا ہوگئی اور شدتِ غم سے آپؑ نے گریہ شروع کر دیا اور آنسو آپؑ کے رخساروں پر جاری ہو گئے۔ آپ نے اپنا رخِ انور رسولِؐ خدا کی قبر کی طرف کیا اور رسولِؐ خدا کی خدمت میں سلام کرتے ہوئے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میری طرف سے اور آپؐ کی بیٹی اور آپؐ کی حبیبہ اور آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور آپؐ کی زائرہ، آپؐ کے روضہ کے قریب خاک کے نیچے آرام فرما ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو آپؐ کی ملاقات کے لیے سب سے پہلے اختیار دیا اور چن لیا ہے۔

یارسولؐ اللہ! آپؐ کی بیٹی کی شہادت سے میرے صبر کی طاقت کم ہوگئی ہے اور سیدۃ النساء کی وجہ سے میری طاقت اور اہمیت کمزور ہوگئی ہے۔ مگر یہ کہ میں آپؐ کی سنت کی اتباع کروں اور وہ غم اور حزن جو آپؐ کے جانے کی وجہ سے مجھے لاحق ہوا، وہی بہت بڑی مصیبت تھا اور جب میں نے آپؐ کو قبر میں سلایا تھا تو اس وقت آپؐ کے غم نے میرے سینے کو جکڑ لیا تھا اور میں نے اپنے ہاتھوں سے آپؐ کی آنکھوں کو بند کیا اور آپؐ کی تدفین وغیرہ کے امور کو اپنے ذمہ لیا اور جو کچھ کتاب میں آیا ہے وہ بہت اچھا ہے اور ہر مصیبت کو قبول کرنے کا بہترین انداز یہ ہے کہ انسان یوں کہہ دے: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب آپؐ نے مجھ سے اپنی

امانت اور اپنی زہراؑ مجھ سے اچانک واپس لے لی ہے۔ یا رسولؐ اللہ! یہ کتنا بڑا غم ہے جس کی مثل زیرِ آسمان اور زمین کے اوپر کوئی غم موجود نہیں ہے۔

بہرحال میرا غم ہمیشہ رہے گا اور میری راتیں اس غم میں جاگتے گزر جائیں گی۔ میرے دل سے یہ غم ختم نہ ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے وہی گھر چن لے جس میں آپؐ قیام پذیر ہو چکے ہیں۔ آہ! کتنی جلدی اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے۔ میں اس کی بارگاہ میں اس کا شکوہ کرتا ہوں۔

یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ اس کے بارے میں عنقریب آپؐ کی بیٹی آپؐ کو سب کچھ بیان کر دے گی۔ اور اس کے حق کے غصب کرنے پر اس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا اس کے بارے میں (پھر) بتائے گی اور بیان کرے گی کہ کتنے ایسے غم تھے جو اس کے سینے میں موجزن ہیں۔ جن کو سنانے کے لیے کوئی (سننے والا) اسے نہیں ملا۔ وہ آپؐ سے بیان کرے گی اور عنقریب ان سب کو سننے کے بعد آپؐ فرمائیں گے کہ اللہ ہمارے لیے حکم کرنے والا ہے اور وہ سب سے بہترین حاکم ہے۔

یا رسولؐ اللہ! میری طرف سے آپؐ کو الوداعی سلام ہو۔ ایسا سلام کہ جس میں کوئی اُکتاہٹ نہیں ہے اور کوئی شکوہ نہیں ہے۔ یا رسولؐ اللہ! اگر میں چلا جاؤں تو اس لیے نہیں کہ مجھے ملالت لاحق ہو گئی ہے اور اگر میں دکھڑا سنا رہا ہوں تو اس وجہ سے نہیں کہ جو خدا نے صبر کرنے والوں کے لیے وعدہ فرمایا ہے اس کے بارے میں سوئے ظن پیدا ہو گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے صابرین سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور اگر ان کے حق سے منہ پھیرنے والوں نے، میرے اوپر تسلط حاصل نہ کر لیا تو پس آپ کی قبر پر ہی رہوں گا اور میں آپؐ کی قبر کا مجاور ہی بن کر رہوں گا اور اس عظیم مصیبت پر اس طرح غم کروں گا جیسے بوڑھی ماں اپنے جوان بیٹے کے مرنے پر نڈھال ہوتی ہے۔

یا رسولؐ اللہ! اللہ کی مدد سے آپؐ کی بیٹی کو چھپا کر رات کو دفن کر رہا ہوں اور اس کی قبر کو میں نے مخفی رکھا ہے کہ جس کے حق کو چھینا گیا اور جسے میراث سے محروم کیا گیا۔ جس کے عہد کو پورا نہیں کیا گیا اور ابھی آپؐ کی یاد ختم نہیں ہوئی تھی کہ (مجھے) آپؐ کی بیٹی کا غم بھی مل گیا۔

یا رسولؐ اللہ! اللہ سے شکوہ کرتا ہوں کہ وہ آپؐ کے بارے میں میرے غم کو اچھا اور

احسن غم قرار دے۔ پس آپؐ پر اور آپؐ کی بیٹی پر اللہ کی طرف سے درود اور رحمت اور اس کی برکت نازل ہو۔

موت گناہوں کا کفارہ ہے

(وعنه) قال: حدثنی الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنی محمد ابن محمد قال: حدثنی ابوجعفر محمد بن علی بن الحسين قال: حدثنا محمد بن علی ماجيلويه عن عمه محمد ابن ابی القاسم عن احمد بن محمد ابن خلف عن ابيه ومحمد بن سنان عن محمد بن عطية عن ابی عبدالله جعفر ابن محمد عليه السلام قال: قال رسول الله: الموت كفارة لذنوب المؤمنين۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا، حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا ہے: ''موت مومنین کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

دین تیرا بھائی ہے

(وعنه) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الكاتب قال: حدثنی ابوالحسن زكريا بن يحيٰی الكنيحی قال: حدثنی ابوهاشم داؤد بن القاسم الجعفری قال: سمعت الرضا علی بن موسٰی عليهما السلام يقول: ان اميرالمؤمنين صلوات الله عليه قال لكميل بن زياد فيما قال: ياكميل اخوك دينك فاحتط لدينك بما شئت۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابوہاشم داؤد بن قاسم جعفریؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت

امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے کمیل بن زیاد سے فرمایا:

''اے کمیلؓ! تیرا دین تیرا بھائی ہے پس تم اپنے دین کے بارے میں جتنی چاہو احتیاط کرو''۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی لوگوں سے نا اُمید ہو جاؤ

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنى الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الوليد قال: حدثنى ابى قال: حدثنى محمد بن الحسن الصفار قال: حدثنا على بن محمد القاشانى عن حفص بن غياث القاضى قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: اذا أراد أحدكم ان لا يسأل الله شيئا الا اعطاه فلييأس عن الناس كلهم، ولا يكون له رجاء الا من الله عزوجل، فانه اذا علم الله تعالى ذلك من قلبه لم يسأل الله شيئا الا اعطاه، ألا فحاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا، فان فى القيامة خمسين موقفاً كل موقف مقام ألف سنة، ثم تلا هذه الآية ﴿فى يوم كان مقداره خمسين الف سنة﴾۔

(بحذف اسناد) حفص بن غیاث قاضی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی ایسا ہونا چاہیے کہ جب بھی وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور اللہ اس کو عطا کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ تمام لوگوں سے نا اُمید ہو جائے اور سوائے خدا کے باقی کسی سے کوئی امید نہ رکھے۔ تحقیق جب اللہ تعالیٰ اس شخص کے دل کی کیفیت کو جان لے گا تو پھر وہ اللہ سے جس چیز کا سوال کرے گا اللہ اس کو عطا کرے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! پس تم لوگ اپنے آپ کا خود محاسبہ کرو، قبل اس کے کہ تمھارا محاسبہ کیا جائے۔ پس تحقیق قیامت کے دن پچاس مقامات پر تمھیں کھڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر ایک ہزار سال تک تمھیں کھڑا رکھا جائے گا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ (سورۂ معارج، آیت ۴)

''قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی''۔

علم کو اپنے لیے خزانہ قرار دو

(وعنه) قال: أخبرنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الحبیش الکاتب عن الحسن بن علی الزعفرانی عن ابی اسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی عن حبیب بن بصیر عن احمد بن بشر بن سلیمان عن هشام بن محمد عن ابیه محمد السائب عن ابراهیم بن محمد الیمانی عن عکرمة قال: سمعت عبدالله ابن العباس یقول لابنه علی بن عبدالله: لیکن کنزك الذی تدخره العلم.کن به أشد اغتباطاً منك بکنز الذهب الأحمر، فانی مودعك کلاما ان انت وعیته اجتمع لك به خیر أمر الدنیا والآخرة، لاتکن ممن یرجوا الآخرة بغیر عمل ویؤخر التوبة لطول الأمل، ویقول فی الدنیا قول الزاهدین ویعمل فیها عمل الراغبین، ان اعطی منها لم یشبع وان منع منها لم یقنع، یعجز عن شکر ما یؤتی ویبتغی الزیادة فیما بقی، ویأمر بما لایأتی یحب الصالحین ولا یعمل عملهم، ویبغض الفجار وهو احدهم، ویقول لم أعمل فأتعنی ولا اجلس فأتمنی، فهو یتمنی المغفرة وقد دئب فی المعصیة،

قد عمر ما يتذكر فيه من تذكر، يقول فيما ذهب لو كنت عملت ونصبت كان ذخراً لي ويعصى ربه تعالٰى فيما بقى غير مكترث، ان سقم ندم على العمل، وان صح أمن واغتر وأخر العمل معجبا بنفسه ما عوفى وقانطا اذا ابتلى، ان رغب اشر وان سقط له هلك، تغلبه نفسه على ما يظن ولا يغلبها على ما يستيقن، لا يثق من الرزق بما قد ضمن له ولا يقنع بما قسم له، لم يرغب قبل ان ينصب ولا ينصب فيما يرغب، ان استغنى بطر وان افتقر قنط، فهو يبتغي الزيادة وان لم يشكر ويضيع من نفسه ما هو اكثر، يكره الموت لا ساء ته ولا يدع الاساء ة في حياته، ان عرضت شهوته واقع الخطيئة ثم تمنى التوبة، وان عرض له عمل الآخرة دافع، يبلغ فى الرغبة حين يسأل ويقصر فى العمل حين يعمل، فهو بالطول مدل وفى العمل مقل، يتبادر فى الدنيا ثعبا لمرض فاذا أفاق واقع الخطايا، ولم يعرض يخشى الموت ولا يخاف الفوت، يخاف على غيره بأقل من ذنبه ويرجوا لنفسه بدون عمله، وهوعلى الناس طاعن ولنفسه مداهن، يرجوا الامانة ما رضى ويرى الخيانة ان سخط، ان عوفى ظن انه قد تاب وان ابتلى طمع فى العافية وعاد، لا يبيت قائما ولا يصبح صائما وهمه الغذاء ويمسى ونية العشاء وهو مفطر، يتعوذ بالله منه من فوقه ولا ينجو بالعوذ منه من هو دونه، يهلك في بغضه اذا أبغض ولا يقصر فى حبه اذا أحب، يغضب فى اليسير ويغضى على الكثير، فهو يطاع ويعصى والله المستعان۔

(بحذف اسناد) جناب عکرمہؒ نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے عبداللہ ابن عباسؓ سے سنا ہے کہ آپ نے اپنے فرزند علی بن عبداللہؒ سے فرمایا:

اے میرے فرزند! اپنے لیے علم کو خزانہ قرار دو اور سرخ سونے سے زیادہ تمہیں علم پر خوش حالی و شادمانی حاصل ہونی چاہیے۔ میں تجھے ایک کلام ودیعت کرتا ہوں اگر تم نے اسے غور سے سنا اور اسے اپنے پاس محفوظ رکھا تو گویا دنیا و آخرت کی ساری نیکیاں تمھارے لیے جمع ہو جائیں گی۔

اے فرزند! اس بندے کی طرح نہیں ہونا چاہیے جو بغیر عمل کے آخرت کی بہتری کی امید رکھے اور اپنی خواہش اور لمبی آرزو کی وجہ سے توبہ کرنے میں تاخیر کرے اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو زاہدوں اور پرہیزگاروں والی کرتے ہیں اور ان کا عمل ان لوگوں کا سا ہوتا ہے جو دنیا میں رغبت رکھتے ہیں اور ان کو عطا کیا جائے تو ان کے لیے کافی نہیں ہوتا۔ اور اگر ان کو اس سے روکا جائے تو وہ قناعت نہیں کرتے اور جو کچھ اللہ نے ان کو عطا کیا ہے، اس پر اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور زیادہ کے حصول کی خواہش کرتے ہیں اور جو خود انجام نہیں دیتے اس کا دوسروں کو حکم دیتے ہیں، نیک لوگوں سے محبت کرتے ہیں، لیکن نیک لوگوں والے عمل انجام نہیں دیتے۔ بُرے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں۔ حالانکہ خود وہ شخص بُرا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے کبھی وہ کام نہیں کیا جس پر مجھے ندامت اُٹھانی پڑے اور میں کبھی ایسی جگہ پر نہیں بیٹھتا تا کہ مجھے اس کی تمنا باقی رہے۔

وہ مغفرت و بخشش کی تمنا رکھتا ہے جبکہ وہ گناہوں میں ڈوبا رہتا ہے اور زندگی کو ایسی چیزوں میں بسر کرتا ہے کہ جن سے تذکر حاصل کر سکے اور جو چیز اس سے ضائع ہو جائے اس کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ اگر اسے انجام دے لیتا تو یہ میرے لیے ذخیرہ بن جاتا (یعنی جو چیز ضائع ہو جائے اس پر پچھتاتا ہے) لیکن جو چیز باقی ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے میں پروا نہیں کرتا۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اپنے کیے پر پشیمان ہوتا ہے اور اگر تندرست رہے تو اپنے آپ کو امن میں شمار کرتا ہے اور دھوکا کھاتا ہے۔ اور وہ اپنے نفس پر تعجب کرتے ہوئے عدل کو مؤخر کر دیتا ہے، اس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ اور جب وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ نااُمید ہو جاتا ہے اور جب رغبت پیدا کرتا ہے تو سب سے شریر ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑ دیا جائے تو ہلاک ہو جاتا ہے۔

اس کے نفس پر ظن غلبہ پیدا کرتا ہے لیکن یقین اس پر غالب نہیں آتا اور جو رزق اس کے

حصّہ میں قرار دیا گیا ہے وہ اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اور جو رزق اس کی قسمت میں رکھا گیا ہے اس پر وہ قناعت نہیں کرتا اور جب تک اس کو معین نہ کیا جائے تب تک وہ اس کام میں رغبت نہیں رکھتا اور جس میں رغبت رکھتا ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔

اگر وہ بے نیاز ہو جائے تو بہک جاتا ہے اور اگر محتاج ہو جائے تو وہ نا اُمید ہو جاتا ہے اور زیادتی رزق کی خواہش رکھتا ہے اگر چہ وہ شکر ادا نہ کر کے خود اپنی طرف سے اکثر کو ضائع کر دیتا ہے۔ اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے موت سے ڈرتا ہے لیکن برے اعمال کو اپنی زندگی میں چھوڑنے کے لیے تیار بھی نہیں ہے اور جب اس کو شہوت آ جائے تو وہ خطا اور گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر توبہ کی تمنا کرتا ہے اور جب آخرت کا عمل اس کے سامنے آتا ہے تو اس کو وہ رد کر دیتا ہے۔ جب وہ خدا سے سوال کرتا ہے تو اس انداز میں کہ انتہائی خلوص و رغبت اس میں پائی جاتی ہے اور جب عمل کرتا ہے تو اس میں بہت زیادہ کوتاہی کرتا ہے۔ وہ آرزوئیں اور خواہشیں لمبی رکھتا ہے لیکن عمل بہت کم کرتا ہے اور بیماری کی وجہ سے دنیا میں بہت جلدی کرتا ہے (یعنی بیماری سے نجات چاہتا ہے) اور جب اس بیماری سے اس کو افاقہ ہوتا ہے تو پھر خطا اور گناہ کرنے لگتا ہے اور جب کوئی چیز اس کو میسر نہ ہو تو موت سے ڈرتا ہے مگر اعمال کے ضائع ہونے سے نہیں ڈرتا۔ دوسروں کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں ڈرتا ہے اور اپنے بارے میں بغیر عمل کے بھی آخرت کی امید رکھتا ہے۔

لوگوں کو برائیوں کے انجام دینے میں لعن طعن کرتا ہے اور خود برائیوں پر قائم رہتا ہے۔ جب وہ خوش و خرم ہوتا ہے تو امانت داری کا خیال رکھتا ہے اور جب ناراض ہو جائے تو ضیافت کاری کرتا ہے اور اگر وہ عافیت میں قرار دیا گیا ہو تو اپنے آپ میں گمان کرتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہو چکی ہے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر عافیت کے بارے میں طمع و لالچ کرتا ہے اور توبہ کی طرف لوٹتا ہے مگر راتوں کو عبادتِ خدا میں قیام نہیں کرتا اور دن کو روزہ نہیں رکھتا۔ اس کی ہمت ہے کہ دن رات کھاتا ہے اور عشا کی نیت کرتا ہے، لیکن ادا نہیں کرتا جبکہ روزہ رکھنے کی نیت ہی نہیں کرتا۔ اپنے سے طاقت ور سے تو خدا کی پناہ طلب کرتا ہے لیکن جو اس سے کمزور اور ناتواں ہوتا ہے اس کے بارے میں اپنے دل میں خوفِ خدا نہیں لاتا اور اللہ کی پناہ طلب نہیں کرتا۔ جب غضب ناک ہوتا ہے تو اپنے بغض میں ہلاک ہو جاتا ہے یعنی حد سے

تجاوز کر جاتا ہے اور جب محبت کرتا ہے تو اس میں بھی کوتاہی نہیں کرتا۔ چھوٹی غلطی پر غضبناک ہو جاتا ہے اور بڑی غلطی پر صرف نظر کر جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے لیکن خود نافرمانی کرتا ہے۔

اپنے لیے قرآن کو لازم قرار دو

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا ابوعبدالله محمد بن قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا محمد بن محمد بن سلمان الناعدى قال: حدثنى هرون بن حاتم قال: حدثنا اسماعيل بن بويه ومصعب بن سلام عن ابى اسحاق عن ربيعة السعدى قال: اتيت حذيفة بن اليمان فقلت له۔ حدثنى بما سمعت من رسولؐ الله أو رأيته لأعمل به؟ قال: فقال لى عليك بالقرآن۔ فقلت له: قد قرأت القرآن وانما جئتك لتحدثنى، اللهم انى اشهدك على حذيفة انى أتيته بما لم أسمعه ولم أره من رسولؐ الله قد منعنيه وكتمنيه۔ فقال حذيفة: ياهذا قد ابلغت فى الشدة۔ ثم قال: خذها قصيرة من طويلة وجامعة لكل امرك، ان آية الجنة فى هذه الأمة لبينة انه ليأكل الطعام ويمشى فى الاسواق فقلت له: بين لى آية الجنة اتبعها وبين لى آية النار فأتقيها۔ فقال لى: والذى نفسى بيده ان آية الجنة والهداة اليها الى يوم القيامة وآية الحق الى يوم القيامة لآل محمد عليهم السلام، وآية النار وآية الكفر والدعاة الى النار الى يوم القيامة لغيرهم۔

(بحذف اسناد) اسماعیل بن بویہ اور مصعب بن سلام ان دونوں نے ابواسحاق سے اور انھوں نے ربیعہ سعدی سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حذیفہ بن یمانؓ کی خدمت

میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ میرے لیے وہ بات بیان کریں جو آپ نے رسولؐ خدا سے سنی ہے یا آپ نے ان میں دیکھی ہے تا کہ میں اس پر عمل کرسکوں۔

آپؓ نے مجھے فرمایا: تم اپنے لیے قرآن کو لازم قرار دو۔

مَیں نے اس سے عرض کیا: میں قرآن کی تلاوت کرتا ہوں۔ میں آپ کی خدمت میں اس لیے آیا ہوں تا کہ آپ میرے لیے حدیثِ رسولؐ خدا کو بیان فرمائیں اور اس کے بعد اس نے کہا: اے میرے اللہ! میں تجھے حذیفہ پر گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں ان کے پاس آیا تھا تا کہ جو مَیں نے رسولؐ خدا سے نہیں سنا تھا اور جو میں نے آپ کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا وہ اس سے سنوں اور یہ مجھے اس سے روک رہا ہے اور مجھ سے یہ چیزیں پوشیدہ رکھ رہا ہے۔

حذیفہ نے فرمایا: اے شخص! تو بہت انتہاء تک چلا گیا۔

پھر اس نے میرے لیے فرمایا: مَیں بہت بڑی حدیث میں سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا تمھارے لیے بیان کر رہا ہوں، لیکن یہ چھوٹا سا ٹکڑا تمام اُمور کو جامع ہے۔

تحقیق اس اُمت کے لیے آیتِ جنت واضح طور پر ہے جو کھانا بھی کھاتی ہے اور بازاروں میں بھی آتی جاتی ہے۔

میں نے حذیفہ سے عرض کیا: آپ میرے لیے وہ جنت کی نشانی بیان فرمائیں، تا کہ میں اس کی اتباع کرسکوں اور جہنم کی نشانی بھی بیان کریں، تا کہ میں اس سے بچ سکوں۔

چنانچہ حذیفہ نے مجھ سے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تحقیق وہ جنت کی نشانی اور قیامت تک کے لیے جنت کی طرف ہدایت کرنے والے اور قیامت تک کے لیے حق کی نشانی اور آیت آلِ محمدؐ میں اور جہنم اور کفر کی نشانی اور جہنم کی طرف قیامت تک کے لیے لوگوں کو دعوت دینے والے وہ آلِ محمدؐ کے غیر ہیں (یعنی آلِ محمدؐ کے دشمن ہیں)۔

علیؑ اپنے محب سے محبت کرنے والے ہیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال:

أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالحسن على بن خالد المراغى رحمه الله قال: حدثنى القاسم بن محمد الدلال عن سبرة بن زياد عن الحكم بن عتيبة عن خنيس بن المعتمر قال: دخلت على اميرالمؤمنين على بن ابى طالب عليه السلام فقلت: السلام عليك يا اميرالمؤمنين ورحمة الله وبركاته كيف امسيت؟ قال: امسيت محباً لمحبنا ومبغضا لمبغضنا وامسى محبنا مغتبطا برحمة من الله كان ينتظرها وامسى عدونا يؤسس بنيانه على شفا جرف هار، وكان ذٰلك الشفا قد انهار به في نار جهنم، وكان ابواب الرحمة قد فتحت لأهلها، فهنيئا لاهل الرحمة رحمتهم والتعس لأهل النار والنار لهم۔

ياخنيس من سره ان يعلم امحب لنا اُم مبغض فليستحن قلبه، فان كان يحب ولياً لنا فليس بمبغض لنا ، وان كان يبغض ولينا فليس بمحب لنا، ان الله تعالٰى اخذ الميثاق لمحبنا بمودتنا وكتب فى الذكر اسم مبغضنا، نحن النجباء وافراطنا افراط الانبياء۔

(بحذفِ اسناد) حکم بن عتیبہ نے خنیس بن المعتمر سے بیان کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! خداوند کریم آپؑ پر اپنی رحمت اور برکتیں نازل فرمائے، آج آپؑ نے شام کس حالت میں کی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: آج میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے سے محبت کرنے والوں سے محبت کرنے والا ہوں اور اپنے سے دشمنی کرنے والوں سے دشمنی کرنے والا ہوں، اور میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ ہمارے ساتھ محبت رکھنے والا اللہ تعالٰی کی طرف سے رحمت پر رشک کرر ہا ہے گویا کہ وہ رحمتِ خدا کو اپنے شاملِ حال ہوتا ہوا دیکھ رہا ہے اور میں شام اس حالت میں کر رہا ہوں کہ میں اپنے دشمن کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا

ہے اور وہ اس کی حرارت کو محسوس کر رہا ہے اور وہ اس میں ہی رہے گا۔ رحمت کے دروازے اہلِ رحمت کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ پس اہلِ رحمت کو رحمت مبارک ہو اور اہلِ جہنم کے لیے جہنم کے دروازے کھلے ہوئے ہیں یعنی ان کے لیے جہنم ہے۔

اے حبیس! جو چاہتا ہے کہ وہ معلوم کرے کہ وہ ہمارا محب ہے یا ہمارا دشمن تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو ملاحظہ کرے، اگر وہ ہمارے محب سے محبت کرتا ہے تو پھر وہ ہمارا دشمن نہیں ہوگا اور اگر وہ ہمارے محب سے بغض رکھتا ہے تو پھر وہ ہمارا دوست نہیں ہو سکتا۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمارے محب سے ہماری مودّت کا عہد و پیمان لیا ہوا ہے اور کتاب میں ہمارے دشمنوں کے نام تک لکھ دیے ہیں۔ ہم نجبا ہیں اور ہمارے حق میں اِفراط و تفریط کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے انبیا کے حق میں اِفراط و تفریط کرنے والا ہے۔

حضرت علیؑ کا طلحہ اور زبیر کے بارے میں خبر دینا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابوبكر محمدبن عمر الجعابی قال: حدثنا ابو العباس احمد بن سعيد بن عقدة الهمدانی قال: حدثنا ابوعوانة موسٰی بن يوسف بن راشد قال: حدثنا عبدالسلام بن عاصم قال: حدثنا اسحاق بن اسماعيل جنويه قال: حدثنا عمر بن ابی قيس عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو قال: أخبرنی رجل من تميم قال: كنا مع علی بن ابی طالب عليه السلام بذی قار ونحن نری انا سنختطف فی يومنا، فسمعته يقول: والله لنظهرن علی هذه الفرقة ولنقتلن هذين الرجلين ـ يعنی طلحة وزبير ـ ولنستبيحن عسكرهما ـ قال التميمی: فأتيت الی عبدالله بن عباس فقلت: اما تری الی ابن عمك وما يقول؟ فقال لا تعجل حتٰی تنظر ما يكون، فلما كان من امر البصرة

ما كان أتيته فقلت: لا ارى ابن عمك الا قد صدق۔ فقال: ويحك انا كنا نتحدث اصحاب محمد ان النبيؐ عهد اليه ثمانين عهداً لم يعهد شيئًا منها الى احد غيره، فلعل هذا مما عهد اليه۔

(بحذف اسناد) جناب منہال بن عمرؒ نے نقل کیا کہ بنو تمیم کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا، وہ بیان کرتا ہے کہ ہم مقام ذی قار میں امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے ساتھ تھے اور ہم جلدی جلدی چلتے جا رہے تھے۔ میں نے سنا کہ امیر المومنین علیؑ فرما رہے ہیں: خدا کی قسم، ہم ضرور اس قوم پر غلبہ حاصل کریں گے اور ہم ان دونوں اشخاص یعنی طلحہ اور زبیر کو قتل کریں گے اور ہم ان دونوں کے لشکر کو نابود کر دیں گے۔ یہ تمیمی شخص بیان کرتا ہے: میں عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے عبداللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے چچازاد کیا فرما رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، دیکھتے جاؤ کہ کیا ہوتا ہے؟

جب جنگ میں بصرہ والوں کا کام تمام ہو گیا تو میں پھر عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہا: اے عبداللہ ابن عباسؓ! جو کچھ آپ کے چچازاد بھائی (یعنی امیر المومنین علیؑ) نے فرمایا تھا وہ سب کچھ سچ ثابت ہوا ہے۔

جناب عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر ہم تمام اصحاب محمدؐ نے اس کو بیان کیا ہے کہ حضرت نے آپؑ سے اسی (۸۰) عہد لیے کہ جو آپ کے غیر میں سے کسی سے نہیں لیے گئے اور ممکن ہے کہ یہ بھی ان عہدوں میں سے ایک عہد ہو۔

محمدؐ و آل محمدؑ کا عمل ایک ہے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابو جعفر محمد بن علی بن الحسين بن بابويه رحمه الله قال: حدثنی ابی قال: حدثنی محمد بن ابی القاسم عن احمد بن ابی عبدالله البرقی عن ابيه قال: حدثنی من سمع حنان بن سدير يقول:

سمعت ابی سدیر الصیرفی یقول: رأیت رسولؐ اللّٰه فیما یری النائم وبین یدیه طبق مغطی بمندیل، فدنوت منه وسلمت علیه فرد السلام وکشف المندیل عن الطبق، فاذا فیه رطب، فجعل یأکل منه، فدنوت منه فقلت: یارسولؐ اللّٰه ناولنی رطبة، فناولنی واحدة، فأکلتها، ثم قلت: یارسولؐ اللّٰه ناولنی اخری، فناولنیها فأکلتها وجعلت کلما اکلت واحدة سألته اخری حتٰی اعطانی ثمانی رطبات فأکلتها، ثم طلبت منه اخری فقال لی: حسبك۔

قال: فانتبهت من منامی، فلما کان من الغد دخلت علی جعفر بن محمد الصادق علیهما السلام وبین یدیه طبق مغطی بمندیل کأنه الذی رأیته فی المنام بین یدی رسولؐ اللّٰه، فسلمت علیه فرد علی السلام ثم کشف عن الطبق فاذا فیه رطب، فجعل یأکل منه فعجبت لذلك وقلت: جعلت فداك ناولنی رطبة، فناولنی فأکلتها، ثم طلبت اخریٰ فناولنی فأکلتها، وطلبت اخری حتٰی اکلت ثمانی رطبات ثم طلبت منه اخریٰ فقال لی: لو زادك جدی رسولؐ اللّٰه لزدتك، فأخبرته الخبر فتبسم متبسم عارف بما کان۔

(بحذف اسناد) حنان بن سدیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت رسولؐ خدا کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سامنے کھجوروں کا ایک طشت پڑا ہوا ہے جو ایک رومال کے ساتھ ڈھکا ہوا ہے۔

میں آپؐ کے قریب ہوا اور آپؐ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا۔ آپؐ نے میرے سلام کا جواب دیا اور اس طشت سے آپؐ نے رومال کو اُٹھایا۔ اس میں تازہ کھجوریں تھیں۔ آپؐ نے اس سے کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ میں آپؐ کے قریب ہوا، اور آپؐ کی خدمت میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مجھے بھی کھجور عطا فرمائیں۔ آپؐ نے مجھے ایک کھجور عطا فرمائی۔ میں نے اس کو کھایا۔

پھر میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اور عطا فرمائیں ۔ آپؐ نے ایک اور عطا فرمائی اور میں نے اس کو بھی کھا لیا۔ پھر میں سوال کرتا رہا اور آپؐ ہر سوال پر مجھے ایک کھجور عطا فرماتے رہے اور میں ان کو کھاتا رہا، یہاں تک کہ آٹھ عدد کھجوریں آپؐ نے مجھے عطا فرمائیں۔ میں نے ان کو کھایا پھر میں نے اور طلب کیں تو آپؐ نے فرمایا: بس اتنی ہی کافی ہیں۔

اس کے بعد راوی بیان کرتا ہے: میں نیند سے بیدار ہوا۔ جب دوسرے دن میں حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو جس طرح میں نے خواب میں جناب رسولؐ خدا کے سامنے کھجوروں کا طشت دیکھا تھا جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا ویسے ہی میں نے آپؑ کے سامنے بھی کھجوروں کا ایک طشت دیکھا جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا۔

میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا اور آپؑ نے سلام کا جواب دیا پھر آپؑ نے اس طشت سے رومال کو اٹھایا تو اس میں تازہ کھجوریں تھیں۔ پھر آپؑ نے ان سے کھانا شروع کر دیا۔ میں نے اس پر تعجب کیا اور اس کے بعد آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں مجھے بھی عطا فرمائیں۔ آپؑ نے مجھے ایک کھجور عطا فرمائی۔ میں نے اس کو بھی کھایا اس طرح ایک ایک کر کے میں طلب کرتا رہا اور آپؑ دیتے رہے، یہاں تک کہ آٹھ کھجوریں مجھے آپؑ نے عطا فرمائیں پھر میں نے جب اس سے زیادہ طلب کیا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے نانا رسولؐ خدا نے زیادہ دی ہوتیں تو میں بھی زیادہ دیتا۔ جب میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں خواب والا سارا واقعہ نقل کیا تو آپؑ اس طرح مسکرائے جیسے جاننے والا مسکراتا ہے۔

علم بہترین وراثت ہے

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی الشیخ الصالح عبدالله بن محمد بن عبدالله بن یاسین قال: سمعت العبد الصالح علی بن محمد بن علی الرضا علیه السلام بسر من رأی یذکر عن

آبائه علیهم السلام قال: قال امیرالمؤمنین: العلم وراثة کریمة، والآداب حلل حسان، والفکرة مرآة صافیة، والاعتذار منذر ناصح، وکفٰی بك أدباً ترکك ما کرهته من غیرك۔

(بحذفِ اسناد) شیخ صالح عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن یاسین نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبد صالح علی بن محمد بن علی الرضا علیہ السلام سے سرمن رائے میں سنا کہ آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے نقل فرمایا کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا ہے: علم بہترین وراثت ہے اور ادب خوبصورت زیور ہے اور فکر صاف ستھرا شیشہ ہے اور عذر ڈرانے والا اور نصیحت کرنے والا ہے اور تیرے باادب ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ تو ایسی چیز کو چھوڑ دے جس کو تو اپنے غیر سے پسند نہیں کرتا۔

اے ابنِ آدمؑ قیامت کے سوالوں کے جواب تیار کر

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنی الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن احمد بن محمد بن الولید قال: حدثنی ابی عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن ابی حمزة الثمالی کان علی بن الحسین علیہ السلام یقول: ابن آدم لاتزال بخیر ما کان لك واعظ من نفسك، وما کانت المحاسبة من همك، وما کان الخوف لك شعاراً والحزن لك دثارا۔ ابن ادم انك میت ومبعوث وموقوف بین یدی اللّٰه عزوجل ومسئول، فأعد جواباً۔

(بحذفِ اسناد) حسن بن محبوب نے ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام ارشاد فرمایا کرتے تھے:

اے فرزندِ آدمؑ! تو اس وقت تک نیکی اور خیر کو نہیں پا سکتا جب تک خود تیرا نفس تیرے

لیے واعظ نہ بن جائے اور تیرا ضمیر تیرا محاسبہ نہ کرے اور خوف تیرے لیے شعار نہ بن جائے اور غم وحزن تیرے لیے لباس نہ ہو جائے۔

اے فرزند آدمؑ! جان لو کہ تم نے مرنا ہے اور پھر تمہیں دوبارہ زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور پھر وہاں پر تم سے سوالات کیے جائیں گے ان کے جوابات تیار کرلو۔

جو اپنے بھائی کی آبرو کا دفاع کرے گا

(وعنه) قال: حدثنی الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد الجرجانی قال: حدثنا اسحاق بن عبدون قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن سلمان الحضرمی قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الأحمسی قال: حدثنا المحاربی عن ابن ابی ليلی عن الحكم بن عتيبة عن ابن ابی الدرداء عن ابيه قال: نال رجل من عرض رجل عند النبیؐ، فرد رجل من القوم عليه، فقال النبیؐ: من رد عن عرض اخيه كان له حجابا من نار۔

(بحذفِ اسناد) ابوالدرداء نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رسولِؐ خدا کی خدمت میں دوسرے آدمی کی آبروریزی کرنا شروع کر دی۔ اس کی قوم کے ایک اور شخص نے اس کا دفاع کیا۔

رسولِؐ خدا نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی آبرو کا دفاع کرے گا خداوند کریم اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان ایک حجاب قرار دے گا۔

اس حدیث کو سونے کے پانی سے تحریر کرنا چاہیے

(وعنه) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله

قال: أخبرنا محمد بن محمد ابن النعمان رحمہ اللہ قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن ابيه عن سعيد بن عبدالله عن احمد بن ابی عبدالله البرقی قال: حدثنا سليمان بن مسلم الكندی عن محمد بن سعيد بن غزوان عن عيسٰى بن ابی منصور عن ابان بن تغلب عن ابی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: نفس المهموم لظلمنا تسبيح، وهمه لنا عبادة، وكتمان سرنا جهاد فی سبيل الله، ثم قال ابوعبدالله علیہ السلام: يجب ان يكتب هذا الحديث بالذهب۔

(بحذف اسناد) جناب ابان بن تغلبؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے اوپر ہونے والے ظلم کی وجہ سے کسی نفس کا غم زدہ ہونا خدا کی تسبیح کے برابر ہے اور اس کا ہمارے لیے پریشان ہونا عبادت خدا کے برابر ہے اور اس کا ہمارے اسرار و رموز کو پوشیدہ رکھنا راہِ خدا میں جہاد کے برابر ہے۔ پھر حضرت ابوعبداللہؑ نے فرمایا: واجب ہے کہ اس حدیث کو سونے سے تحریر کیا جائے۔

میں اور میرے شیعہ حوض پر چمکتے ہوئے چہروں سے آئیں گے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا ابوعوانة موسىٰ بن يوسف القطان قال: حدثنا محمد بن يحيىٰ الأودی قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا علی بن هاشم بن بريد عن ابيه عن عبدالرحمٰن بن قيس الرجی قال: كنت جالسا مع امير المؤمنين علی بن ابی طالب علیہ السلام علی باب القصر حتىٰ ألجئته الشمس الی حائط

القصر، فوثب ليدخل فقام رجل من همدان فتعلق بثوبه وقال: يا اميرالمؤمنين حدثني حديثا جامعا ينفعني الله به قال: او لم يكن في حديث كثير؟ قال: بلٰى ولكن حدثني حديثا ينفعني الله به ۔ قال: حدثني خليلي رسولؐ الله ارد انا وشيعتي الحوض رواء مرويين مبيضة وجوههم، ويرد عدونا ظمثانا مظمئين مسودة وجوههم، خذها اليك قصيرة من طويلة انت مع من احببت ولك ما اكتسبت ارسلني يااخا همدان، ثم دخل القصر۔

(بحذف اسناد) عبدالرحمٰن بن قیس الرجبی نے بیان کیا ہے: میں امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے ساتھ بابِ قصر پر بیٹھا ہوا تھا کہ سورج کی روشنی قصر کی دیوار پر پڑی۔ آپؑ کھڑے ہوئے تاکہ اندر تشریف لے جائیں۔ پس ہمدان کے ایک شخص نے آپؑ کے دامن کو تھام لیا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ میرے لیے ایک ایسی حدیث بیان کریں جس کو اللہ تعالیٰ میرے لیے فائدہ مند قرار دے۔ آپؑ نے فرمایا: خواہ وہ کوئی بڑی حدیث ہو؟ اس نے عرض کیا: کیوں نہیں! جو بھی ہو لیکن ایسی ہونی چاہیے کہ اس کو اللہ تعالیٰ میرے لیے فائدہ مند قرار دے۔

آپؑ نے فرمایا: میرے خلیل رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا:

میں اور میرے شیعہ حوض پر وارد ہوں گے اور وہ میرے پیچھے ہوں گے، ان کے چہرے چمکتے ہوں گے اور ہمارے دشمنوں کو حوض سے دور کیا جائے گا۔ وہ مایوس ہوں گے اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

اے ہمدانی! اس حدیث کو یاد کرلو یہ ایک بڑی حدیث کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ قیامت کے دن تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہوگا اور جو اس دنیا میں کرے گا اس کو قیامت کے دن پائے گا۔

اے میرے ہمدانی بھائی! اب مجھے اجازت دے دو۔ پھر آپؑ اپنی دولت سرا میں داخل ہو گئے۔

ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد الزعفرانى عن ابى اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى عن يوسف بن كليب عن معاوية بن هشام عن الصباح بن يحيىٰ المزنى عن الحارث ابن حصيرة قال: حدثنى جماعة من اصحاب امير المؤمنين عليه السلام انه قال يوما: ادعوا غيناً وباهلة وحيا اخر وقد سماها، فليأخذوا اعطياتهم فوالذى فلق الحب وبرئ النسمة ما لهم فى الاسلام نصيب، وانا شاهد فى منزلى عند الحوض وعند المقام المحمود انهم اعداء لى فى الدنيا والآخرة، لأحدن غينا احدة تضرط بأهله، ولئن ثبتت قدماى لأردن قبائل الى قبائل وقبائل الى قبائل، ولأبهرجن ستين قبيلة ما لها فى الاسلام نصيب۔

(بحذف اسناد) حارث بن حصیرہ نے روایت بیان کی ہے: امیر المومنین علی علیہ السلام کے اصحاب کی ایک جماعت نے میرے لیے بیان کیا ہے کہ ایک دن امیر المومنینؑ نے فرمایا:

قبیلہ غین وباہلہ اور ایک اور کا نام لیا جس کو میں بھول چکا ہوں، کو میرے پاس بلاؤ تا کہ وہ بیت المال میں سے اپنے حصّے کو لے جائیں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جو دانہ کو چیر کر اس سے نرم ونازک شگوفہ نکالتا ہے ان لوگوں کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ مقام حوض پر خدا نے مجھے جو مقام عطا کیا ہے اور مقام محمود پر سے بھی میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ میرے دنیا اور آخرت دونوں میں دشمن ہیں اور اس قبیلہ غین پر ایسی حد لگاؤں گا کہ باہلہ والوں کو بھی عبرت حاصل ہو جائے گی اور اگر مجھے ثابت قدمی ملے تو میں ضرور ان قبائل کو دوسرے قبائل کی طرح رد کر دوں اور ایسے ساٹھ قبائل کو ضائع اور ختم کر دوں جن کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری طور پر مسلمان ہیں لیکن حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہیں)۔

غمِ حسینؑ میں ایک آنسو سے اللہ جنت میں گھر عطا کرے گا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد رحمه الله قال: أخبرنى ابوعمرو عثمان الدقاق اجازة قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثنا احمد بن يحيىٰ الأزدى قال: حدثنا مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن ابيه عن الحسين بن على عليهما السلام قال: ما من عبد قطرت عيناه فينا قطرة أو دمعت عيناه فينا دمعة الا بوأه الله بها فى الجنة حقبا. قال احمد بن يحيىٰ الاودى: فرأيت الحسين بن على عليه السلام فى المنام فقلت: حدثنى مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن ابيه عنك انك قلت: ما من عبد قطرت عيناه فينا قطرة أو دمعت عيناه فينا دمعة الا بوأه الله بها فى الجنة حقبا، قال: نعم. قلت: سقط الاسناد بينى وبينك.

(بحذفِ اسناد) احمد بن یحییٰ ازدی نے مخول بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ربیع بن منذر سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور اس نے حضرت امام حسین ابن علیؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کی آنکھوں سے ہمارے غم میں ایک قطرہ یا ایک آنسو جاری ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل قرار دے گا۔ احمد بن یحییٰ ازدی فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے خواب میں حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ کو دیکھا تو میں نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! مخول بن ابراہیم نے ربیع بن منذر سے اور اس نے اپنے والد سے اور اس نے آپؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جس کی آنکھوں سے ہمارے غم میں ایک آنسو جاری ہو جائے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! ایسا ہی ہے۔

میں نے عرض کیا: آج سے میرے اور آپؑ کے درمیان کا سارا سلسلۂ سند ختم ہو گیا ہے (یعنی آئندہ راویوں کا نام ذکر نہیں کروں گا بلکہ بلاواسطہ اس حدیث کو آپؑ سے نقل کروں گا)۔

حسد گزشتہ اُمتوں سے سرایت کر کے آیا ہے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو على الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابونصر محمد بن الحسين البصير قال: حدثنا على بن احمد ابن شبابة قال: حدثنا عمر بن عبدالجبار قال: حدثنا ابى قال: حدثنا على ابن جعفر بن محمد عن اخيه موسٰى بن جعفر عن ابيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسولؐ الله ذات يوم لأصحابه: ألا إنه قد دب اليكم داء الامم من قبلكم، وهو الحسد، ليس بحالق الشعر لكنه حالق الدين، وينجى منه ان يكف الانسان يده ويخزن لسانه ولا يكون ذا غمز على اخيه المؤمن۔

(بحذفِ اسناد) حضرت علیؑ بن جعفر محمدؑ نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفرؑ سے اور اُنھوں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنے جد (تمام پر درود و سلام ہو) سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ کہ گزشتہ اُمتوں کی بیماری تمھاری طرف سرایت کر رہی ہے اور وہ بیماری حسد ہے۔ اس نے تمھارے بالوں کو ختم نہیں کرنا بلکہ اس نے تمھارے دین کو برباد کر دینا ہے اور اس سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھے اور اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھے اور اپنے مومن بھائی کے عیبوں کو بیان کرنے والا نہ بن جائے۔

خواہشات اتباعِ حق سے روک دیتی ہیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو على الحسن بن محمد

الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال:
أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن
عمر الجعابی قال: حدثنا ابن الولید قال: حدثنا عنبر بن
محمد قال: حدثنا شعبة عن سلمة بن جمیل عن ابی طفیل
عامر بن واثلة الکنانی رحمہ اللہ قال: سمعت امیر المؤمنین علیہ السلام
یقول: ان اخوف ما اخاف علیکم طول الأمل واتباع
الهوی، فأما طول الامل فینسی الآخرة واما اتباع الهوی
فیصد عن الحق، ألا وان الدنیا قد تولت مدبرة والآخرة قد
اقبلت مقبلة، ولکل واحدة منهما بنون فکونوا من ابناء
الاخرة ولا تکونوا من ابناء الدنیا، فان الیوم عمل ولا
حساب والآخرة حساب ولاعمل۔

(بحذف اسناد) جناب ابوطفیل عامر بن واثلہ کنانیؒ نے بیان کیا ہے میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

میں تمھاری طرف سے دو چیزوں کے بارے میں سب سے زیادہ خوف زدہ ہوں۔ بڑی بڑی آرزوئیں اور خواہشِ نفس کی اتباع، کیونکہ بڑی بڑی آرزوئیں آخرت کوفراموش کرا دیتی ہیں اور خواہشِ نفس کی اتباع حق سے روک دیتی ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! دنیا تمھارے پیچھے ہے اور آخرت تمھارے سامنے ہے اور ان میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں۔ پس تم لوگ آخرت کے چاہنے والے بنو۔ دنیا کے چاہنے والے مت بنو۔ تحقیق آج عمل کا دن ہے حساب کا نہیں اور آخرت کے دن حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا۔

اہلِ بیتؑ کا دشمن جہنم میں جائے گا

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد
الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال:
أخبرنا ابوالطیب الحسین بن محمد التمار قال: حدثنا ابن
ابی اویس قال: حدثنی ابی عن حمید بن قیس عن عطاء

عن ابن عباس قال: قال رسولؐ اللّٰه: یابنی عبدالمطلب انی سألت اللّٰه لکم ان یعلم جاھلکم وان یثبت قائمکم وان یھدی ضالکم وان یجعلکم نجداء جوداء رحماء، ولو ان رجلا صلی وصف قدمیه بین الرکن والمقام ولقی اللّٰه ببغضکم اھل البیت دخل النار۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:
اے اولادِ عبدالمطلب! میں نے اللّٰہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تمھارے جاہل کو علم کی دولت سے نوازے اور تمھارے قیام کرنے والے کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور تمھارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور تمھارے بہادروں کو رحیم اور سخی قرار دے اور اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان نماز کے دوران میں مرجائے اور وہ اس حالت میں اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ تم اہلِ بیتؑ سے بغض رکھتا ہو تو اللّٰہ اس کو ضرور جہنم میں داخل کرے گا۔

رسولؐ خدا کو علیؑ کی فضیلت بیان کرنے کا حکم ہوا

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابومحمد عبداللّٰه بن محمد بن سعید بن زیاد من کنانة قال: حدثنا احمد بن عیسٰی بن الحسن الجرمی قال: حدثنا نصر بن حماد قال: حدثنا عمرو بن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیه السلام عن جابر بن عبداللّٰه الانصاری قال: قال رسولؐ اللّٰه: ان جبرئیل نزل علی وقال: ان اللّٰه یأمرك ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب خطیبا علی اصحابك لیبلغوا من بعدھم ذلك عنك، ویأمر جمیع الملائکة ان تسمع ما تذکره، واللّٰه یوحی الیك یامحمد ان من خالفك فی امره

دخل النار، ومن اطاعك فله الجنة۔

فأمر النبیؐ منادیاً فنادی بالصلاۃ جامعة، فاجتمع الناس وخرج حتٰی رقی المنبر، وكان اوّل ما تكلم به، اعوذ باللّٰه من الشیطان الرحیم۔

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم ، ثم قال: ایها الناس انا البشیر وانا النذیر، وانا النبی الأمی ، انی مبلغكم عن اللّٰه عزوجل فی أمر رجل لحمه من لحمی ودمه من دمی وهو عیبة العلم، وهو الذی انتخبه اللّٰه من هذه الأمة واصطفاه وهداه وتولاه، وخلقنی وایاه، وفضلنی بالرسالة وفضله بالتبلیغ عنی، وجعلنی مدینة العلم وجعله الباب، وجعله خازن العلم والمقتبس منه الأحكام، وخصه بالوصیة، وأبان امره، وخوف من عداوته، وازلف من والاه، وغفر لشیعته، وامر الناس جمیعا بطاعته۔ وانه عزوجل یقول: من عاداه عادانی، ومن والاه والانی، ومن ناصبه ناصبنی ومن خالفه خالفنی، ومن عصاه عصانی، ومن آذاه اذانی، ومن ابغضه ابغضنی، ومن احبه احبنی، ومن ارداه أردانی، ومن كاده كادنی، ومن نصره نصرنی۔

یاایها الناس اسمعوا ما آمركم به واطیعوه، فانی اخوفكم عقاب اللّٰه ﴿یوم تجد كل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بینها وبینه امداً بعیدا ویحذركم اللّٰه نفسه والی اللّٰه المصیر﴾۔

ثم اخذ بید علی بن ابی طالب امیر المومنینؑ فقال: معاشر الناس هذا مولی المؤمنین، وحجة اللّٰه علی خلقه اجمعین، والمجاهد للكافرین، اللهم انی قد بلغت وهم عبادك وانت القادر علی صلاحهم فأصلحهم، برحمتك

یاارحم الراحمین، واستغفر اللّٰہ لی ولکم۔

ثم نزل عن المنبر فأتاہ جبرئیلؑ فقال: یامحمد ان اللّٰہ عزوجل یقرئك السلام ویقول لك: جزاك اللّٰہ عن تبلیغك خیراً، قد بلغت رسالات ربك ونصحت لأمتك وارضیت المؤمنین وارغمت الکافرین۔ یامحمد ان ابن عمك مبتلی ومبتلی بہ، یامحمد قل فی کل اوقاتك ﴿الحمد للّٰہ رب العالمین وسیعلم الذین ظلموا أی منقلب ینقلبون﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

حضرت جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا ہے کہ آپؐ اپنے اصحاب کے سامنے علیؑ کی فضیلت کے بارے میں خطبہ ارشاد فرمائیں تا کہ یہ لوگ بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے آپؐ کی طرف سے اس فضیلت کو بیان کریں اور اللہ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ آپؐ جو خطبہ ارشاد فرمائیں گے، وہ تمام غور سے سماعت فرمائیں۔

یارسولؐ اللہ! اللہ نے آپؐ کی طرف وحی فرمائی ہے کہ علیؑ کی فضیلت کے بارے میں جو شخص بھی آپؐ کی مخالفت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا اور جو آپؐ کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔

رسولؐ خدا نے منادی کو نماز باجماعت کی ندا کا حکم دیا۔ لوگ جمع ہو گئے اور آپؐ گھر سے باہر تشریف لائے اور آپؐ منبر پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے اپنی گفتگو کا یوں آغاز فرمایا:

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

پھر آپؐ نے فرمایا:

اے لوگو! میں بشیر بھی ہوں اور نذیر بھی، میں نبی الامی بھی ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے سامنے ایسے بندے کے بارے میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جس کا گوشت میرا گوشت ہے اور جس کا خون میرا خون ہے اور وہ علم کا خزانہ اور پوشیدہ رکھنے کا محل ہے اور وہ

جس کو اللہ تعالیٰ نے اس امت سے منتخب فرمایا ہے اور اس کو چن لیا ہے اور اس کو ہدایت یافتہ بنایا اور اپنا ولی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور اس کو خلق فرمایا ہے۔ مجھے اپنی رسالت کے ساتھ فضیلت بخشی ہے اور اس کو میری طرف سے اس رسالت کی تبلیغ کا شرف عطا فرمایا ہے۔ مجھے علم کا شہر قرار دیا ہے اور اس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے۔ اور اس کو علم کا خزانہ دار قرار دیا ہے اور تمام احکام اس سے اخذ کیے جائیں گے اور اللہ نے اس کو میرا وصی ہونے کے لیے خاص قرار دیا ہے اور اس کے امر کو واضح کیا ہے اور اس کی دشمنی سے ڈرایا ہے اور اس کی محبت کے لیے تیار کیا ہے اور اس کے شیعہ کو بخش دیا ہے اور تمام لوگوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور تحقیق اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

جس نے اس سے عداوت کی اس نے میرے ساتھ عداوت کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے میرے ساتھ دشمنی کی اور جس نے اس سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض رکھا اور جس نے اس سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی۔ جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا جس نے اس کو زیر کرنے کی کوشش کی اس نے مجھے زیر کرنے کی کوشش کی اور جس نے اس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو اس کے بارے میں حکم دیا ہے، اس کو سنو اور اس کی اطاعت کرو اور میں تم لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اس دن کا عذاب جس کے بارے میں اس سے ارشاد ہوتا ہے:

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ (سورہ آل عمران، آیت ۳۰)

وہ دن کہ جس دن ہر شخص اپنے عمل خیر کو اپنے سامنے پائے گا جو اس نے کیا ہوگا اور جو اس نے برا کام کیا ہوگا اس کو بھی اپنے سامنے پائے گا اور خواہش کرے گا کہ کاش میرے اس عمل اور میرے درمیان ایک بہت بڑا پردہ حائل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے بارے میں

خبردار کرتا ہے اور تم نے اس کی جانب ہی پلٹ کر جانا ہے"۔

پھر آپؐ نے علی ابن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے لوگو! یہ مومنین کا مولا اور اللہ کی تمام مخلوق پر اس کی حجت اور کافروں کے مقابلے میں جہاد کرنے والا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے یوں فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا! میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں اور تو ان کی اصلاح کرنے پر قادر رہے۔ تو ان کی اپنی رحمت کے ذریعے اصلاح فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اور میں اپنے لیے اور تمھارے لیے اللہ کی بارگاہ میں طلب مغفرت کرتا ہوں۔ پھر آپؐ منبر سے نیچے تشریف فرما ہوئے۔

جبرائیلؑ دوبارہ آپؐ کی خدمتِ اقدس میں تشریف لائے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اللہ تعالیٰ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ کے لیے فرما دیا ہے کہ اللہ آپؐ کو اپنی طرف سے اس خیر کی تبلیغ پر جزائے خیر عطا فرما رہا ہے۔

تحقیق آپؐ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کر دی ہے اور اپنی اُمت کو نصیحت کر دی ہے اور مومنین کو آپؐ نے خوش کر دیا ہے اور کافروں کو ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔

اے محمدؐ! تحقیق آپؐ کے چچا کے بیٹے کا امتحان ہوگا اور اس کے ذریعے لوگوں کا امتحان لیا جائے گا۔

اے محمدؐ! آپ ہر وقت یوں فرمایا کریں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ...... وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ○

محمد بن حنفیہؒ کا ابنِ عباسؓ کے نام خط

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوعبدالله محمد بن عمر المرزبانی قال: حدثنا ابوالحسن بن علی بن عبدالرحيم السجستانی عن ابيه عن الحسين بن ابراهيم عن عبدالله بن عاصم عن محمد بن بشر قال: لما سير ابن

الزبير ابن عباس رحمه الله الى الطائف كتب اليه محمد بن الحنفية رحمه الله: اما بعد فقد بلغنى ان ابن الجاهلية سيرك الى الطائف، فرفع الله جل اسمه بذلك لك ذكراً واعظم لك اجراً وحط به عنك وزرا۔ يابن عم انما يبتلى الصالحون وانما تهتدى الكرامة للابرار، ولولم تؤجر الا فيما تحب اذا قلّ أجرك، قال الله تبارك وتعالٰى: ﴿وعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم﴾ وهذا لست اشك انه خير لك عند بارئك، عزم الله لك على الصبر فى البلوى والشكر فى النعماء انه على كل شئ قدير۔

فلما وصل الكتاب الى ابن عباس اجاب عنه، فقال: ﴿امابعد فقد اتانى كتابك تعزينى فيه على تسييرى وتسأل ربك جل اسمه ان يرفع به ذكرى، وهو تعالٰى قادر على تضعيف الاجر والعائدة بالفضل والزيادة من الاحسان، وما احب ان الذى ركب منى ابن الزبير كان ركبه منى اعدا خلق الله لى احتسابا لذلك فى حسناتى، ولما ارجو ان انال به رضوان ربى۔ يا أخى الدنيا قد ولت وان الاخرة قد اظلت، فاعمل صالحا جعلنا الله واياك ممن يخافه بالغيب يعمل لرضوانه فى السر والعلانية انه علٰى كل شئ قدير﴾۔

(بحذفِ اسناد) جناب محمد بن بشیرؒ نے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب ابن عباسؓ کو ابن زبیر اپنے ساتھ طائف کے سفر پر لے گیا تو جناب محمد بن حنفیہؒ نے ابنِ عباس کے نام ایک خط تحریر فرمایا: حمد وصلوٰۃ کے بعد تحریر فرمایا: امابعد!

مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ جاہلیت کا فرزند آپ کو طائف کی طرف لے گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذکر کو خیر کے ساتھ بلند کرے اور آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور آپ کے گناہوں کے بوجھ کو ختم کردے (یعنی گناہ معاف کردے) اور نیک لوگوں والی کرامت وعزت عطا فرمائے۔ اے میرے چچازاد! یادرکھو، ہمیشہ نیک اور صالح لوگوں کو آزمایا جاتا ہے اور تجھے اجر

نہیں دیا جائے گا مگر اس چیز کے ساتھ کہ جسے آپ اپنے نزدیک محبوب قرار دیتے ہیں، خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۂ بقرہ، آیت ۲۱۶)

''اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمھارے حق میں بہتر ہے اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمھارے حق میں بُری ہو اور خدا تو جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے ہو''۔

''اور اس میں تمھیں شک نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تمھارے لیے بہتر اور خیر ہے اور تمھارے بارے میں اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم مصیبت پر صبر کرو اور اس کی نعمتوں پر شکر کرو، کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب یہ خط ابن عباس کو ملا تو آپ نے اس کا جواب یوں تحریر فرمایا: اما بعد!

آپ کا خط مجھے ملا ہے جس میں آپ نے میرا طائف کے سفر پر بڑا افسوس کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے میری بلندئ ذکر کا سوال کیا ہے اور وہ ذات بلند اور اس پر قادر ہے کہ اجر کو دوگنا کرے اور فضل کے ساتھ مجھے لوٹائے اور اپنے احسان میں زیادتی کرے جس چیز پر ابن زبیر مجھے آمادہ کرنا چاہتا ہے، میں اس پر آمادہ نہیں ہوں گا۔ وہ مجھے خلق خدا سے عداوت پر آمادہ کر رہا ہے اور وہ میری نیکیوں میں اس کا حساب کر رہا ہے جبکہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا و رضوان کو پانے کی اُمید رکھتا ہوں۔

اے میرے بھائی! دنیا ہمارے عقب میں ہے اور آخرت ہمارے سامنے ہے۔ ہمیں نیکی کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان لوگوں میں سے قرار دے جو تنہائی اور پوشیدہ اور غیب ہونے کی حالت میں بھی اللہ سے ڈرتے ہیں اور پوشیدہ و علانیہ دونوں صورتوں میں ہمیں اپنی رضائیت اور خوشنودی کو حاصل کرنے والوں میں سے قرار دے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

واجبات کو ادا کرو تا کہ تم سب سے زیادہ متقی بن سکو

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال:

حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنی المظفر بن محمد البلخی قال: حدثنا محمد بن همام ابوعلی قال: حدثنا حمید بن زیاد قال: حدثنا ابراهیم بن عبید بن حنان قال: حدثنا الربیع بن سلمان عن اسماعیل بن مسلم السکونی عن الصادق جعفر ابن محمد علیهما السلام عن ابیه عن جده علیهم السلام قال: سمعت رسولؐ اللّٰه یقول: اعمل بفرائض اللّٰه تکن من اتقی الناس، وارض بقسم اللّٰه تکن من اغنی الناس، وکف عن محارم اللّٰه تکن اورع الناس، واحسن مجاورة من یجاورك تکن مؤمنًا، واحسن مصاحبة من صاحبك تکن مسلما.

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ کے جد فرماتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ فرائض و واجبات کو پورا کرو، تا کہ تم سب لوگوں سے زیادہ متقی بن سکو۔ اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تا کہ تم سب سے غنی ہو سکو اور اپنے آپ کو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے روک کر رکھو، تا کہ تم زیادہ پرہیزگار بن سکو اور اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھی ہمسائیگی کو انجام دو، تا کہ تم مومن بن سکو اور اپنے ساتھی کے ساتھ اچھا ساتھ نبھاؤ تا کہ تم مسلمان بن سکو۔

باب پنجم

حضرت امام حسنؑ کا پہلا خطبہ

(أخبرنا) الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله بمشهد مولانا امير المؤمنين على بن ابى طالب صلوات الله عليه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه يوم الخميس السادس والعشرين من شهر رمضان سنة سبع وخمسين واربع مائة قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: حدثنا ابوالقاسم اسماعيل بن محمد الانبارى الكاتب قال: حدثنا ابوعبدالله ابراهيم بن محمد الأزدى قال: حدثنا شعيب بن ايوب قال: حدثنا معاوية بن هشام عن سفيان عن هشام بن حسان قال: سمعت أبامحمد الحسن بن على عليهما السلام يخطب الناس بعد البيعة له بالامر فقال: نحن حزب الله الغالبون، وعترة رسوله الأقربون، وأهل بيته الطيبون الطاهرون، واحد الثقلين اللذين خلفهما رسولؐ الله فى امته، والثانى كتاب الله فيه تفصيل كل شئ لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه، فالمعول علينا فى تفسيره لا نتظنا تأويله بل نتيقن حقائقه، فأطيعونا فان طاعتنا مفروضة اذ كانت بطاعة الله عزوجل ورسوله مقرونة، قال عزوجل: ﴿ياايها الذين آمنوا اطيعوا الله

واطیعوا الرسول وأولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیئ فردوه الی اللّٰه والرسول ولو ردوه الی الرسول واولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم ﴾ واحذرکم الاصغاء لهتاف الشیطان فانه لکم عدو مبین، فتکونوا کاولیاء ہ الذین قال لهم ﴿لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم فلما تراء ت الفئتان نکص علی عقبیه وقال انی بریئ منکم انی اری مالا ترون﴾ فتلقون الیٰ الرماح وزرا والی السیوف حزراً وللعبد حطما وللسهام غرضا ﴿ثم لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیراً﴾۔

جناب شیخ مفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسیؒ نے مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے روضۂ مبارک میں بیان کیا ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے شیخ سعید ابو جعفر محمد بن حسن بن علی طوسی کے والد نے بروز جمعرات چھبیس ماہِ رمضان المبارک سال ۴۵۷ ہجری کو خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں شیخ مفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمانؒ نے خبر دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں ہمیں ابوالقاسم اسماعیل بن محمد انباری الکاتب نے خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں ہمیں ابوعبداللہ ابراہیم بن محمد ازدی نے خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم سے شعیب بن ایوب نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں ہمیں معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اور اس نے ہشام بن حسان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو محمد امام حسنؑ بن علیؑ سے سنا ہے، آپؑ کی امرِ خلافت پر جب بیعت کی گئی۔ آپؑ نے لوگوں سے جو پہلا خطبہ ارشاد فرمایا: وہ یوں تھا:

''ہم اللہ کی وہ جماعت ہیں جو ہمیشہ غالب رہنے والی ہے۔ ہم اس کے رسول کی وہ عترت ہیں جو سب سے زیادہ ان کے قریب ہیں۔ ہم ان کی وہ آلؑ ہیں جو پاک و طاہر ہیں، ہم ان دوگراں قدر چیزوں میں سے ایک ہیں جن کو رسولؐ خدا اپنے پیچھے اپنی اُمت میں چھوڑ کر گئے ہیں اور دوسری چیز جو گراں قدر ہے وہ اللہ کی کتاب (یعنی قرآن) ہے کہ جس میں ہر چیز کا بیان تفصیل سے موجود ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے باطل اس میں نہیں آسکتا اور اس کی تفسیر میں ہم پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ ہم اس کی تفسیر و تاویل ظن و گمان

کے تحت نہیں کرتے بلکہ ہم اس کی تفسیر یقین کی بنیادوں پر بیان کرتے ہیں۔ پس ہماری اطاعت کرو، کیونکہ ہماری اطاعت واجب و فرض قرار دی گئی ہے، کیونکہ ہماری اطاعت کو قرآن پاک میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے ساتھ ملایا گیا ہے جیسا کہ خداوند کریم نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ (سورہ نساء، آیت ۵۹)

"اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان صاحبانِ امر کی جو تم میں سے ہیں پس اگر تم کسی چیز میں نزاع اور جھگڑا کرو تو اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف پلٹا دو"۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

اور اگر تم اس کو رسول اور اِن صاحبانِ امر کی طرف پلٹ دو گے جو ان میں سے ہیں کہ جس کو اللہ کے عطا کردہ علم سے معاملہ کی تہہ تک رسائی رکھتے ہیں۔ پس تم لوگوں کو شیطان کی آواز پر لبیک کہنے سے خبردار کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارا واضح دشمن ہے ایسا نہ ہو کہ تم اس کے ان دوستوں میں سے ہو جاؤ کہ جن کے بارے میں اس نے کہا تھا:

لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ قَالَ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ (سورہ انفال، آیت ۴۸)

"آج لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور میں بھی تم لوگوں کا حمایتی ہوں۔ لیکن جب اس نے دو گروہوں کو دیکھا تو اُلٹے پاؤں مڑ گیا اور کہہ رہا تھا: میں تم سے بری ہوں کیونکہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے"۔

تم نیزے زمین پر گراتے ہو وزن سمجھ کر، اور تلوار مارتے ہو ازل سے اور غلام کی طرف طمع و لالچ کے لیے بڑھتے ہو اور تیروں میں بھی تمہاری غرض ہوتی ہے (یعنی خدا کے لیے کوئی کام نہیں کرتے)۔ جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْكَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا (سورۂ انعام، آیت ۱۵۸)

''ایسے شخص کا ایمان اس کو فائدہ نہیں دے گا جو پہلے سے ایمان یافتہ نہ ہو یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو''۔

جو اپنے نفس کو خدا کی خاطر روکے وہ جنت میں جائے گا

(وبالاسناد) عنه عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنى ابو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوالقاسم جعفر بن محمد (رض) عن ابيه عن سعيد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن على بن أسباط عن عمه يعقوب بن سالم عن ابى الحسن العبدى عن ابى عبدالله جعفر ابن محمد الصادق عليهما السلام قال: ما كان عبد ليجس نفسه على الله الا ادخله الجنة۔

(بحذف اسناد) احمد بن محمد بن عیسٰی نے علی بن اسباط سے اور انھوں نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے اور انھوں نے ابوالحسن العبدی سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو خدا کی خاطر گناہوں سے روک کر رکھے گا، اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

میرے بعد تم کو کمزور قرار دیا جائے گا

(وبالاسناد) عنه عن شيخه عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوعبدالله محمد بن عمران الزيات قال: حدثنى احمد ابن محمد الجوهرى قال: حدثنا الحسن بن عليل العنزى قال: حدثنا عبدالكريم بن محمد قال: حدثنا محمد بن على قال: حدثنا محمد بن منقر عن زياد بن المنذر قال: حدثنا شرجيل عن أم الفضل بنت العباس قالت: لما ثقل رسولؐ الله فى مرضه الذى
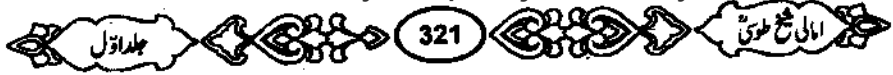
توفی فیه افاق افاقة ونحن نبکی فقال: ما الذی یبکیکم؟
فقلنا: یارسولؐ اللّٰه نبکی لغیر خصلة نبکی لفراقك ایانا
ولانقطاع خبر السماء عنا ونبکی الامة من بعدك، فقال علیہ السلام:
اما انکم المقهورون والمستضعفون من بعدی۔

(بحذف اسناد) شرجیل نے اُمِ الفضل بنت عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ مرض کہ جس میں رسولؐ خدا اس دنیا سے رحلت فرما گئے تھے، اس نے شدت اختیار کی اور آپؐ بے ہوش تھے جب آپؐ کو ہوش آیا تو آپؐ نے دیکھا کہ ہم رو رہے ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم کیوں رو رہے ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہم کسی اور وجہ سے نہیں رو رہے بلکہ ہم آپؐ کے فراق میں رو رہے ہیں اور آپؐ کے جانے کے بعد آسمان سے وحی اور خبروں کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور ہم اور آپؐ کی امت آپؐ کے بعد روتے رہیں گے۔

آپؐ نے فرمایا: بہرحال تم اہل بیتؑ پر قہر وغضب کے پہاڑ توڑ دے جائیں گے اور میرے بعد تم کو کمزور کر دیا جائے گا۔

اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنینؑ سے آخری حدیث سنی

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال:
أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوبکر محمد بن عمر
الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن السعید
الهمدانی قال: حدثنا ابوعوانة موسٰی بن یوسف القطان
الکوفی قال: حدثنا محمد بن سلمان المقرئ الکندی عن
عبدالصمد بن علی النوفلی عن ابی اسحاق السبیعی عن
الاصبغ بن نباتة العبدی قال: لما ضرب ابن ملجم امیر
المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام غدونا علیه نفر من
اصحابنا انا والحارث وسوید بن غفلة وجماعة معنا،
فقعدنا علی الباب فسمعنا البکاء فبکینا، فخرج الینا

الحسن بن علی علیهما السلام فقال: یقول لکم امیر المؤمنین: انصرفوا الی منازلکم، فانصرف القوم غیری فاشتد البکاء من منزله، فبکیت وخرج الحسنؑ وقال: ألم أقل لکم انصرفوا۔ فقلت لا واللّٰه یابن رسولؐ اللّٰه ما تتابعنی نفسی ولا تحملنی رجلی ان انصرف حتٰی اری امیرالمؤمنین صلوات اللّٰه علیه۔

قال: وبکیت، فدخل فلم یلبث ان خرج فقال لی: ادخل، فدخلت علی امیر المؤمنینؑ فاذا هو مستند معصوب الرأس بعمامة صفراء قد نزف واصفر وجهه ما ادری وجهه أصفر أم العمامة، فأکببت علیه فقبلته وبکیت فقال لی: لاتبك یا اصبغ فانها واللّٰه الجنة۔ فقلت له: جعلت فداك انی اعلم واللّٰه انك تصیر الی الجنة وانما ابکی لفقدانی ایاك یا امیرالمؤمنین جعلت فداك، حدثنی بحدیث سمعته من رسولؐ اللّٰه، فانی اراك لا اسمع منك حدیثاً بعد یومی هذا أبدا۔ قال نعم یا اصبغ، دعانی رسولؐ اللّٰه یوماً فقال لی: یاعلی انطلق حتٰی تأتی مسجدی ثم تصعد منبری ثم تدعو الناس الیك فتحمد اللّٰه تعالٰی وتثنی علیه وتصلی علیّ صلاة کثیرة ثم تقول: ایها الناس انی رسول رسولؐ اللّٰه الیکم، وهو یقول لکم: ان لعنة اللّٰه ولعنة ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین ولعنتی علی من انتمی الی غیر ابیه او ادعی الی غیر موالیه او ظلم اجیرا اجره۔ فأتیت مسجده (ص) وصعدت منبره، فلما رأتنی قریش ومن کان فی المسجد أقبلوا نحوی، فحمدت اللّٰه واثنیت علیه وصلیت علی رسولؐ اللّٰه صلاة کثیرة ثم قلت: ایها الناس انی رسول رسولؐ اللّٰه الیکم وهو یقول لکم الا ان لعنة اللّٰه

ولعنة ملائكته المقربين وانبيائه المرسلين ولعنتي على من انتمى الى غير ابيه او ادعى الى غير مواليه او ظلم اجيرا أجره۔ قال: فلم يتكلم احد من القوم الا عمر بن الخطاب، فانه قال: قد أبلغت يا ابا الحسن ولكنك جئت بكلام غير مفسر۔ فقلت: ابلغ ذٰلك رسولؐ الله، فرجعت الى النبيؐ فأخبرته الخبر، فقال: ارجع الى مسجدي حتٰى تصعد منبري فاحمد اللّٰه واثن عليه وصل عليؐ ثم قل: يا ايها الناس ما كنا لنجيئكم بشئ الا وعندنا تأويله وتفسيره، الا واني انا ابوكم، ألا واني انا مولاكم، ألا واني انا اجيركم۔

(بحذف اسناد) اصبغ بن نباتہؒ نے بیان کیا ہے: جب ابن ملجم ملعون نے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کو ضرب لگائی تو ہمارے دوستوں کی ایک جماعت اس کو تلاش کرنے چلی گئی جبکہ میں، حارث اور سوید بن غفلۃ ایک جماعت کے ہمراہ آپؑ کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ ہم نے رونے کی آواز سنی تو ہم نے بھی رونا شروع کر دیا۔

حضرت امام حسن بن علیؑ باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ امیر المومنینؑ فرما رہے ہیں: تم سب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ سوائے میرے، باقی تمام لوگ چلے گئے۔ پھر جب دوبارہ بیتِ امیر المومنینؑ سے رونے کی آواز بلند ہوئی تو میں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ دوبارہ امام حسنؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا کہ آپ چلے جائیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں لیکن اے فرزندِ رسولؐ خدا! اللہ کی قسم، میری جان اور میرے قدم میرا ساتھ نہیں دیتے۔ امیر المومنینؑ کی زیارت کیے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتا اور اس کے بعد میں نے رونا شروع کر دیا۔ حسنؑ اندر تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے بعد آپؑ دوبارہ تشریف لائے اور مجھے اندر چلنے کے لیے فرمایا۔ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے اور آپؑ کا سر مبارک پیلے عمامہ کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ یہ پیلاہٹ عمامہ کی ہے یا سر مبارک کی۔ میں آپؑ کے اوپر گر پڑا اور آپ کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا تو آپؑ نے فرمایا: اے ابن نباتہ! نہ رو، خدا کی قسم،

وہ سامنے جنت ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ آپؑ جنت کی طرف جا رہے ہیں میں تو اسی لیے رو رہا ہوں کہ اب اس کے بعد میں آپؑ کو نہیں پاؤں گا۔

اے امیر المومنینؑ! میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں۔ آپؑ مجھے ایک حدیث رسولؐ سنائیں جو آپؑ نے رسولؐ خدا سے سنی ہو، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آج کے بعد دوبارہ میں آپؑ سے کبھی کوئی حدیث نہیں سن سکوں گا۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں! اے اصبغ! ایک دن رسولؐ خدا نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! میری مسجد میں چلے جاؤ اور میرے منبر پر تشریف لے جاؤ پھر تمام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو۔ اس کے بعد خدا کی حمد و ثنا اور میری ذات پر بہت زیادہ درود پڑھنے کے بعد لوگوں سے کہہ دو: اے لوگو! میں رسولؐ خدا کی طرف سے رسول بن کر تمھاری طرف آیا ہوں وہ تمھارے لیے فرما رہے ہیں: تحقیق اللہ کی لعنت اور تمام ملائکہ مقربینؑ اور تمام انبیاء و مرسلینؑ کی لعنت اور میری لعنت ہو اس شخص پر، جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے، اور اپنے مولیٰ و آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف دعوت دے اور جو کسی اجیر کی اُجرت سے ظلم کرے۔

(آپؑ نے فرمایا:) میں مسجد میں آیا اور آپؐ کے منبر پر چلا گیا۔ اس وقت تمام قریش اور جو لوگ مسجد میں تھے، سب میری طرف متوجہ ہوئے۔ میں نے خدا کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر آپؐ کی ذات اقدس پر کثرت سے درود و سلام پڑھا اور اس کے بعد کہا:

اے لوگو! مَیں رسولؐ خدا کی طرف سے تمھاری طرف اُن کا نمائندہ بن کر آیا ہوں وہ تم لوگوں کے لیے فرما رہے ہیں:

آگاہ ہو جاؤ! تحقیق اللہ کی لعنت اور تمام ملائکہ مقربینؑ اور انبیاء و مرسلینؑ کی لعنت اور میری لعنت ہے اِس شخص پر، جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے یا اپنے مولیٰ و آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف دعوت دے یا اجیر کی اُجرت میں اس پر ظلم کرے تو پوری قوم میں سے سوائے عمر بن خطاب کے کوئی بندہ نہ بولا۔ وہ بولا: اے ابوالحسنؑ! آپؑ نے نبی اکرمؐ کی طرف سے پیغام دے دیا ہے اور تبلیغ کر دی ہے لیکن آپؑ نے ایک ایسی گفتگو فرمائی ہے جو واضح اور روشن نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں رسولؐ خدا کو خبر دیتا ہوں۔ میں نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ کو اس کی خبر دی تو آپؐ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: میری مسجد میں جاؤ اور میرے منبر پر چلے جاؤ۔ خدا کی حمد و ثنا بجالاؤ اور میری ذات پر بہت زیادہ درود پڑھو۔

پھر لوگوں سے کہو: اے لوگو! ہم کوئی چیز تمھارے لیے بیان نہیں کرتے مگر یہ کہ اس کی تاویل و تفسیر ہمارے پاس ہوتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! تحقیق میں (علیؑ) تمھارا باپ ہوں۔ مَیں تمھارا مولیٰ ہوں اور میں ہی تمھارا اجیر ہوں۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

(وبالاسناد) عنه عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثنى ابى عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن ابى حمزة الثمالى عن ابى جعفر محمد بن على عليهما السلام قال: بنى الاسلام على خمس دعائم: اقام الصلاة، وايتاء الزكٰوة، وصوم شهر رمضان، وحج البيت، والولاية لنا أهل البيت۔

(بحذفِ اسناد) جناب حسن بن محبوب نے ابوحمزہ ثمالیؒ سے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر مشتمل ہے:

- نماز قائم کرنا
- زکوٰۃ ادا کرنا
- ماہِ رمضان کے روزے رکھنا
- حج کرنا
- اور ہم اہلِ بیتؑ کے ساتھ ولایت و محبت رکھنا

ہر شخص سے چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا

(وبهذا الاسناد) قال: قال رسولؐ الله: لا تزال قدم عبد مؤمن يوم القيامة من بين يدى الله عزوجل حتٰى يسأله عن اربع خصال: عمرك فيما افنيته، وجسدك فيما ابليته، ومالك من اين اكتسبته واين وضعته، وعن حبنا أهل البيت۔

فقال رجل من القوم: وما علامة حبكم يارسولؐ الله؟

فقال: محبة هذا۔ ووضع يده على رأس علی بن أبی طالب۔

گزشتہ سند کے ساتھ رسولؐ خدا سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو بندۂ مومن قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا تو اس سے چار چیزوں کے بارے میں حتماً سوال کیا جائے گا۔

① عمر کے بارے میں کہ اس کو اُس نے کس چیز میں فنا کر دیا ہے۔
② بدن کے بارے میں اس کو اُس نے کس چیز میں مبتلا اور مصروف رکھا۔
③ مال کے بارے میں کہ اس کو اُس نے کہاں سے حاصل کیا اور کہاں پر خرچ کیا۔
④ ہم اہلِ بیتؑ کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے ساتھ محبت کی علامت اور نشانی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس شخص کی محبت ہے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ علی بن ابی طالبؑ کے سر پر رکھا۔

جناب سلمان فارسیؓ نے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی ابن خالد المراغی قال: حدثنا القاسم بن محمد الدلال قال: حدثنا اسماعيل ابن محمد المزنی قال: حدثنا عثمان بن سعيد قال: حدثنا علی بن عراب عن موسٰی بن قيس الحضرمی عن سلمة بن كهيل عن عياض بن عياض عن ابيه قال: مر علی بن أبی طالب علیہ السلام بملأ فيه سلمان رضی اللہ عنہ ، فقال لهم سلمان: قوموا فخذوا بحجزة هذا، فوالله لا يخبركم بسر نبيكم صلوات الله عليه احد غيره۔

(بحذفِ اسناد) سلمہ بن کہیل نے عیاض بن عیاض سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے بیان کیا کہ امیر المومنین حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ ایک گروہ کے قریب سے گذر رہے تھے کہ جن میں سلمان فارسیؓ بھی موجود تھے۔ آپؓ (سلمان) نے لوگوں سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اس شخص کا دامن تھام لو۔ خدا کی قسم، اس شخص کے علاوہ کوئی نہیں ہے جو نبی

اکرمؐ کے اسرار ورموز کو بیان کرے۔

سالم بن ابوحفصہ کا تعجب کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني المظفر بن احمد البلخي قال: حدثنا ابوعلي محمد بن همام الاسكافي قال: أخبرني ابوجعفر احمد بن مابنداز ان منصور بن العباس العصياني حدثهم عن الحسن بن علي الخزاز عن علي بن عقبة عن سالم بن ابي حفصة قال: لما هلك ابوجعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام قلت لأصحابي : انتظروني حتٰى ادخل على ابي عبدالله جعفر بن محمد فأعزيه به، فدخلت عليه فعزيته ثم قلت: انا لله وانا اليه راجعون ذهب والله من كان يقول: قال رسولؐ الله فلا يسأل عمن بينه وبين رسولؐ الله، والله لا يرى مثله ابداً۔

قال: فسكت ابو عبداللهؑ ساعة ثم قال: قال الله تبارك وتعالٰى : ان من عبادي من يتصد بشق من تمرة فأربيها له كما يربي احدكم فلوه حتٰى اجعلها له مثل جبل احد، فخرجت الى أصحابي فقلت: ما رأيت اعجب من هذا كنا نستعظم قول ابي جعفرؑ قال رسولؐ الله بلاواسطة فقال لي ابو عبدالله قال الله تعالٰى بلاواسطة۔

علی بن عقبہ نے سالم بن ابوحفصہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتا ہے: جب حضرت ابوجعفر محمد بن علی امام باقر علیہ السلام کا اس دنیا سے انتقال ہوا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم اس بات کا انتظار کر رہے ہو کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس جاؤں اور ان کے ساتھ ان کے والد کی تعزیت کروں۔ مَیں آپؑ کے پاس حاضر ہوا، اور آپؑ کو تعزیت پیش کی۔ پھر میں نے عرض کیا:

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

خدا کی قسم، ہمارے درمیان سے وہ شخص چلا گیا جو یوں فرمایا کرتا تھا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اور اس کے اور رسول خداؐ کے درمیان واسطہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا تھا۔ خدا کی قسم، اس کی مثل کبھی کوئی نہیں دیکھا جائے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: تحقیق میرے بندوں میں سے جو بھی کھجور کا ایک نصف حصہ صدقہ کرے گا پس وہ اس نصف کو اس کے لیے اس قدر فائدہ مند قرار دیا جائے گا جیسے تم میں سے کوئی بچھڑا سے فائدہ حاصل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کو اس شخص کے لیے اُحد پہاڑ کے مثل قرار دیا جاتا ہے۔

سالم بیان کرتا ہے: میں یہ سننے کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس باہر آیا اور ان سے کہا: ہم ابوجعفر علیہ السلام کے قول کو عظیم اور بزرگ شمار کرتے تھے۔ میں تو اس سے بھی عجیب تر سن کر آیا ہوں۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے سامنے قولِ خدا کو بغیر واسطے کے ذکر کیا۔ (لا ریب ان ہستیوں کا اللہ اور اس کے رسولؐ سے الہامی وروحانی تعلق اپنی انتہا پر تھا۔ مصلح)

بندے کا ایمان چار چیزوں سے مکمل ہوتا ہے

(وبالاسناد) أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر ابن محمد عن ابیه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن علی ابن الحكم عن ابی سعید القماط عن المفضل بن عمر الجعابی قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: لا یكمل ایمان العبد حتٰی تكون فیه اربع خصال: یحسن خلقه، ویستخف نفسه، ویمسك الفضل من قوله: ویخرج الفضل من ماله۔

(بحذف اسناد) مفضل بن عمر جعابی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: کسی بندۂ مومن کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا مگر یہ کہ اس میں

چار چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

① اس کا اخلاق اچھا ہو۔

② وہ اپنے آپ کو حقیر اور خفیف قرار دے (یعنی اس کے اندر سے ''انا'' ختم ہو چکی ہو)۔

③ اپنے قول میں فضل کو ملحوظ رکھے (یعنی افضل اور اچھی گفتگو کرے)۔

④ اور اپنے مال سے فضل کو نکالے (یعنی زکوٰۃ، صدقات، خمس دے)۔

حدیث قدسی

(وبالاسناد) قال: حدثنا ابوعبداللّٰہ محمد بن محمد بن حفظة قال: حدثنی ابوحفص عمر بن محمد الزیات الصیرفی قال: حدثنا علی بن مهرویه القزوینی قال: حدثنا داود بن سلیمان الغازی قال: حدثنا علی بن موسٰی الرضا قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر العبد الصالح قال: حدثنی ابی جعفر ابن محمد الصادق قال: حدثنی ابی محمد بن علی الباقر قال: حدثنی ابی علی بن الحسین زین العابدین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی الشهید قال: حدثنی ابی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب قال: حدثنی اخی رسولؐ اللّٰہ قال: یقول اللّٰہ عزوجل: یابن آدم ما تنصفنی، اتحبب الیك بالنعم وتتمقت الی بالمعاصی، خیری الیك منزول وشرك الی صاعد، ولا یزال ملك کریم یأتینی عنك فی کل یوم بعمل غیر صالح۔ یابن آدم لو سمعت وصفك من غیرك وانت لا تدری من الموصوف لسارعت الی مقته۔

ابوعبداللہ محمد بن محمد بن حفظہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے ابوحفص عمر بن محمد زیات صیرفی نے اور وہ بیان کرتے ہیں: مجھے علی بن مہرویہ قزوینی نے اور اس نے کہا: ہمیں داؤد بن سلیمان غازی نے اور انھوں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے میرے والد موسیٰ بن جعفر عبد صالح نے بیان کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں مجھے

میرے والد ابو جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد علی بن حسینؑ زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد حسین بن علیؑ شہید (کربلا) نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے بھائی رسولؐ خدا نے بیان کیا اور آپؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اے فرزندِ آدمؑ! تو نے میرے حق میں انصاف نہیں کیا۔ میں تیرے ساتھ نعمت کے ذریعے اظہارِ محبت کرتا ہوں اور تم میرے بارے میں میری نافرمانی اور معصیت کے ذریعے ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہو اور میری خیر تمھاری طرف نازل ہوتی ہے اور تمھاری طرف سے شر میری طرف بلند ہوتی ہے، اور ہر روز تمھاری طرف سے ایک ملکِ کریم غیر صالح عمل لے کر میرے پاس آتا ہے۔

اے فرزندِ آدمؑ! تم نے اپنے اوصاف اپنے غیر سے سنے جبکہ تمھیں کیا معلوم کہ تمھارے اوصاف کیا ہیں (اگر معلوم ہوتے تو) پھر تم اپنی موت کی طرف جلدی کرتے (یعنی مرنے کو پسند کرتے)۔

علم کی خیانت مال کی خیانت سے سخت ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا الحسین بن علی بن عمر الکوفی قال: حدثنی القاسم بن محمد بن حماد الدلال قال: حدثنا عبید بن یعیش قال: حدثنا مصعب بن سلام عن ابی سعید عن عکرمة عن ابن عباس قال: قال رسولؐ الله: تناصحوا فی العلم فان خیانة احدکم فی علمه اشد من خیانته فی ماله، وان الله سائلکم یوم القیامة۔

(بحذفِ اسناد) عکرمہ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ایک دوسرے کو علم سکھاؤ کیونکہ تم میں سے کسی کا اپنے علم میں خیانت کرنا مال کی خیانت سے زیادہ سخت اور قابلِ مذمت ہے اور قیامت کے دن خداوندِ متعال تم سے اس

کے بارے میں سوال کرے گا۔

بنی اسرائیل کے ایک قاضی کی وصیّت

(وبالاسناد) قال: أخبرني ابوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال: حدثنا على بن الحسين بن عبدالله بن اسلم قال: حدثني ابي قال: حدثنا معاوية بن سفيان المزني قال: حدثني محمد بن اسماعيل بن الحكم عن ابي جعفر محمد بن على عليهما السلام قال: كان في بني اسرائيل قاض وكان يقضي بينهم.

قال: فلما حضره الموت قال لأمرأته: اذا مت فاغسليني وكفنيني وضعيني على سريري وغطي وجهي فانك لا ترين سوءاً.

قال: فلما ان مات فعلت به ذلك ثم مكثت حيًا وكشف على وجهه لتنظر اليه فاذا هي بدودة تعترض منخره، ففزعت لذلك، فلما كان الليل اتاها في منامها فقال لها: افزعك ما رأيت؟ فقالت: اجل لقد فزعت۔ فقال: اما انك ان كنت فزعت ما كان رأيت الا في اخيك فلان، أتاني ومعه خصم له فلما جلسا الي قلت اللهم اجعل الحق له ووجه القضاء له على صاحبه، فلما اختصما الي كان الحق له ورأيت ذلك بينًا في القضاء، فوجهت القضاء له على صاحبه، فأصابني ما رأيت لموضع هو أي كان معه وان وافقه الحق۔

(بحذف اسناد) محمد بن اسماعیل بن حکم نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک قاضی تھا جو ان کے درمیان قضاوت کیا کرتا

تھا۔ آپؑ نے (مزید) فرمایا: جب اس قاضی کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا: دیکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے غسل دینا اور کفن دینا، میت تخت پر رکھنا اور میرے چہرے کو ڈھانپ دینا تاکہ کوئی برائی تمہیں نظر نہ آئے۔ امام نے فرمایا: جب وہ قاضی مر گیا تو اس کی بیوی نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد اس نے اس کے چہرے سے کپڑا اُٹھایا تاکہ اس کی طرف دیکھے تو اچانک اس نے دیکھا کہ ایک کیڑا اس کی ناک میں گھس رہا ہے۔ پس اس کی بیوی دہشت زدہ ہو گئی۔ جب رات ہوئی تو وہ شخص اس کے خواب میں آیا اور اس نے کہا: جو کچھ تو نے دیکھا ہے، اس کی وجہ سے تم خوف زدہ ہو گئی تھیں۔ اس نے کہا: ہاں! واقعاً میں انتہائی خوف زدہ ہو گئی تھی۔ قاضی نے کہا: اگر تم خوف زدہ ہو گئی تھیں تو پھر تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ میرے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ تمھارے فلاں بھائی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس کا ایک شخص کے ساتھ جھگڑا تھا اور وہ اپنے دشمن کے ہمراہ میرے پاس آیا۔ جب وہ دونوں میرے پاس بیٹھ گئے تو اس وقت میں نے کہا: اے اللہ! تو حق اس میرے رشتہ دار کے لیے قرار دے۔ (یعنی میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی) اور میری قضاوت اس کے حق میں ہو اور اس کے دشمن کے خلاف ثابت ہو۔

جب ان دونوں نے میرے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا اور میں نے بینہ اور بیانات کو سنا تو مجھے معلوم ہوا کہ حق تمھارے بھائی کے ساتھ ہے۔ میں نے اس کے حق میں اور دوسرے کے خلاف فیصلہ کر دیا اب یہ جو تم نے میرے ساتھ معاملہ دیکھا ہے، یہ میری اس خواہش کی وجہ سے تھا اگرچہ وہ حق ثابت ہوئی تھی۔ (یعنی ایک حاکم اور قاضی کے لیے ایسی خواہش بھی موجب گرفت ہے تو اگر وہ خلاف حق فیصلہ کریں گے تو اس کی سزا کتنی ہے یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے)۔ (مترجم)

اُونٹ خود بول اُٹھا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني عمر بن محمد الصيرفي قال: حدثنا الحسين بن اسماعيل الضبي قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثني هارون بن عبدالرحمٰن بن خاطب بن ابي بلتعة قال: حدثني زكريا بن اسماعيل الزيدي من ولد زيد بن ثابت الأنصاري عن ابيه سلمان عن عمه سلمان بن زيد بن ثابت عن زيد بن

ثابت قال: خرجنا جماعة من الصحابة فی غزاه من الغزوات مع رسولؐ اللّٰه حتٰی وقفنا فی مجمع طرق فطلع اعرابی بخطام بعیر حتٰی وقف علی رسولؐ اللّٰه وقال: السلام علیك یارسولؐ اللّٰه ورحمة اللّٰه وبرکاته۔ فقال له رسولؐ اللّٰه: وعلیك السلام۔ قال: کیف اصبحت بأبی انت وامی یارسولؐ اللّٰه؟ قال له: احمد اللّٰه الیك کیف اصبحت۔

قال: وکان وراء البعیر الذی یقوده الاعرابی رجل فقال: یارسولؐ اللّٰه ان هذا الاعرابی سرق البعیر، فرغا البعیر ساعة فأنصت له رسولؐ اللّٰه یسمع رغاه۔

قال: ثم اقبل رسولؐ اللّٰه علی الرجل فقال: انصرف عنه فان البعیر یشهد علیك انك کاذب۔ قال: فانصرف الرجل واقبل رسولؐ اللّٰه علی الاعرابی فقال: أی شئ قلت حین جئتنی؟ قال: قلت اللهم صل علی محمد حتٰی لا تبقی صلاة، اللهم بارك علی محمد حتٰی لا تبقی برکة، اللهم سلم علی محمد حتٰی لا یبقی سلام اللهم ارحم محمدا حتٰی لا تبقی رحمة۔ فقال رسولؐ اللّٰه: انی اقول ما لی اری البعیر ینطق بعذره واری الملائکة قد سدوا الأبق۔

(بحذف اسناد) زید بن ثابتؓ نے بیان کیا ہے: ایک غزوہ میں ہم رسولؐ خدا کے ساتھ جا رہے تھے اور صحابہ کی ایک پوری جماعت آپؐ کے ساتھ تھی۔ جب ہم ایک چوراہے پر رُکے تو دیکھا کہ ایک اعرابی ایک اونٹ کی نکیل کو کھینچ کر لایا ہے اور وہ رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

رسولؐ خدا نے اس کا جواب دیا: علیک السلام۔

پھر اس نے کہا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں آپ کے مزاج شریف کیسے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: الحمد للہ! تمھارا کیا حال ہے؟

اس نے عرض کیا: الحمد للہ!

راوی بیان کرتا ہے: وہ اونٹ جس کو اعرابی کھینچ کر لایا تھا اس کے پیچھے ایک شخص تھا جو بول پڑا اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اس اعرابی نے میرا یہ اونٹ چرا لیا ہے۔ جیسے ہی اس شخص نے یہ دعویٰ کیا اسی وقت اس اونٹ نے بلبلانا شروع کر دیا۔ رسولؐ خدا اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس بلبلاہٹ کو سنا۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر جناب رسولؐ خدا اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دور ہو جاؤ اس اونٹ سے کیونکہ خود اونٹ نے بول کر تیرے خلاف گواہی دے دی ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: وہ شخص اونٹ چھوڑ کر ایک طرف ہو گیا اور اس کے بعد رسولؐ خدا اس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اعرابی! جب تو میرے پاس آ رہا تھا تو نے کون سے کلمات اپنی زبان پر جاری کیے تھے۔

اس نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! میں یوں کہہ رہا تھا:

اللهم صلی علی محمد حتی لا تبقی صلاة

"اے میرے اللہ! تو محمدؐ پر درود ارسال فرما یہاں تک کوئی درود باقی نہ رہے"۔

اللهم بارك علی محمد حتٰی لا تبقی برکة

"اے اللہ! تو محمدؐ پر اپنی برکت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی برکت باقی نہ رہے"۔

اللهم سلم علی محمد حتٰی لا تبقی سلام

"اے اللہ! محمدؐ پر سلامتی نازل فرما یہاں تک کہ کوئی سلامتی باقی نہ رہے"۔

اللهم ارحم محمدا حتٰی لا تبقی رحمة

"اے اللہ! تو محمدؐ پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی رحمت باقی نہ رہے"۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اچھا! میں بھی کہہ رہا ہوں کیا وجہ ہے کہ اونٹ اس قدر فصاحت کے ساتھ حجت قائم کر رہا ہے اور میں ملائکہ کو دیکھ رہا تھا کہ جو اس بھاگنے والے کو قابو کیے ہوئے تھے۔

نبی اکرمؐ نے بادل کے وقت دعا کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطیب بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن اسکاف قال: حدثنا مصعب بن مقدام بن شریح عن ابیه عن عائشه ان النبیؐ کان اذا رأی ناشئًا ترك كل شئ وان كان فی صلاة وقال: اللهم انی اعوذبك من شرما فیه فان ذهب حمد اللّٰه وان امطر قال: اللهم ناشئًا نافعا۔ الناشئ السحاب والمخیلة ایضا السحابة۔

ویروی ان عبید بن الابرص الاسدی قال للمنذر بن ماء السما حین خیره وأراد قتله: ان شئت من الاكحل، وان شئت من الابحل، وان شئت من الوريد۔ فقال: ابيت اللعن ثلاث خصال كسحائب عاد ولا خير فيها لمرتاد۔

(بحذف اسناد) مصعب بن مقدام بن شریح نے اپنے والد سے اور اس نے ام المومنین عائشہؓ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتی ہیں: تحقیق نبی اکرمؐ جب بھی گھٹا اُٹھتی ہوئی دیکھتے، ہر کام کو چھوڑ دیتے حتیٰ کہ اگر آپؐ نماز میں ہوتے تو اس کو بھی ترک کر دیتے اور یوں دعا کرتے:

اللهم انی اعوذبك من شرما فیه

"اے اللہ! جو اس بادل کی گھٹا میں شر موجود ہے میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

اگر وہ گھٹا چلی جاتی تو آپؐ فرماتے: الحمد للہ اور اگر اس سے بارش شروع ہو جاتی تو پھر آپ یوں دعا کرتے:

اللهم ناشئًا نافعا

"اے میرے اللہ اس بادل اور بارش کو ہمارے لیے فائدہ مند قرار دے"۔

(ناشی سے مراد بادل اور مخیلہ سے مراد بھی بادل ہے) اس روایت کا صحیح ہونا مشکل ہے۔

روایت کی گئی ہے کہ عبید بن ابرص اسدی نے منذر بن ماء السماء کو جب قتل کرنے کا

ارادہ کیا تو اس وقت اسے کہا: اگر تو چاہے تو میں تیری سرگین (یہ ایک رگ کا نام ہے) کو کاٹ دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو میں تیری اجل (یہ بھی ایک رگ کا نام ہے) کو کاٹ دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو تیری ورید (یہ بھی رگ کو ہی کہتے ہیں) کو کاٹ دیتا ہوں ان تین میں سے جس کو تو چاہے اختیار کر سکتا ہے تو اس نے جواب میں کہا: یہ تینوں چیزیں قوم عاد کے بادلوں کی مانند ہیں جن میں کوئی خیر نہیں ہے۔

ملک الموت مومنین کے ساتھ بہت زیادہ نرم ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد ابن عمر الجعابى قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا احمد بن سلمة عن ابراهيم بن محمد عن الحسن بن حذيفة عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: مرض رجل من اصحاب سلمان رحمه الله فافتقده فقال: اين صاحبكم؟ فقالوا: مريض۔ قال: امشوا بنا نعوده، فقاموا معه، فلما دخلوا على الرجل اذا هو يجود بنفسه، فقال سلمان: ياملك الموت ارفق بولى الله۔ قال ملك الموت بكلام يسمعه من حضر: يا ابا عبدالله انى ارفق بالمؤمنين ولو ظهرت لأحد لظهرت لك۔

(بحذف اسناد) حسن بن حذیفہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

حضرت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے ایک بیمار ہو گیا جب آپ نے اسے نہ پایا تو دوسروں سے فرمایا: تمہارا وہ ساتھی کہاں چلا گیا ہے؟

انھوں نے عرض کیا: وہ بیمار ہے۔

آپؑ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو، ہم اس کی عیادت کو چلیں۔ پس وہ تمام آپؑ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور اس کی طرف چل دیے۔ جب یہ سارے اس کے گھر میں داخل ہوئے تو

وہ جان کنی کی حالت میں تھا۔ جناب سلمانؓ نے ملک الموت سے فرمایا: اے ملک الموت! اللہ کے دوست اور ولی کے ساتھ نرمی اختیار کرو۔ ملک الموت نے یہ جواب دیا، جس کو تمام حاضرین نے سنا۔

اے ابوعبداللہ! میں مومنین کے لیے انتہائی زیادہ نرمی سے پیش آتا ہوں اور اگر میں اس کا کسی دوسرے کے لیے اظہار کروں تو اس کا آپؐ کے لیے بھی اظہار کروں گا۔

نبی اکرمؐ کی دعا سے بارش کا برسنا

(وبالاسناد) قال: حدثنا ابوعبداللّٰہ محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا ابوالطیب حسین بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن القاسم قال: حدثنا ابوعمران موسٰی بن محمد الحناط قال: حدثنا اسحاق بن ابراهیم الخراسانی۔ وهو ابن ابی اسرائیل ۔ قال: حدثنا شریك عن عبداللّٰه بن عمر عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال: اصابنا عطش فی الحدیبیة، فجهشنا الی النبیؐ فبسط یدیه بالدعاء فتألف السحاب وجاء الغیث فروینا منه۔

قال ابوالطیب: قال الأصمعی ﴿الجهش﴾: ان یفزع الانسان الی الانسان، قال ابوعبیدة : هی مع فزعه، کأنه یرید البکاء۔ وفی لغة اخری اجهشت اجهاشا فانا مجهش، ومنه قول لبید:

قالت تشکی الی النفس مجهشة
وقد حملتك سبعاً بعد سبعینا

فان تزادی ثلاثا تبلغی املا
وفی الثلاث وفاء للثمانینا

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عمر نے ابوسلمہ سے اور اس نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔ ابوہریرہ کہتا ہے: مقامِ حدیبیہ میں ہم سب پر پیاس کا غلبہ طاری ہوا۔ ہم نے روتے ہوئے

نبی اکرمؐ سے التجا کی۔ پس آپؐ نے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی، دعا کے ختم ہوتے ہی بادل جمع ہونا شروع ہو گئے اور بارش شروع ہو گئی جس سے ہم سب سیراب ہو گئے۔

(ابوالطیب نے بیان کیا ہے کہ اصمعی نے بیان کیا ہے کہ جہش کا معنی ہے۔ ایک انسان کا دوسرے انسان سے رو کر یا رونے والی شکل بنا کر فریاد و التجا کرنا ہے۔ ابوعبیدہ نے کہا ہے: جہش زدہ ہو کر التجا کرنا گویا اس سے مراد رونے والا ہی ہے)۔

''ایک دوسری لغت میں بیان ہوا اجهشت اجهاشا، فانا مجهش یعنی میں نے خوف زدہ ہو کر التجا کی اور میں التجا کرنے والا ہوں'' اور اسی سے لبید کا یہ قول ہے:

قالت تشكى الى النفس مجهشة
وقد حملتك سبعا بعد سبعينا

فان تزادى ثلاثا تبلغى املا
وفى الثلاث وفاء للثمانينا

''اس عورت نے کہا: نفس نے میرے سامنے روتے ہوئے وہ فریاد کی حالانکہ میں نے تجھے اُٹھایا سات کے بعد ستر یعنی ۷۷ مرتبہ۔ اور اگر تین دفعہ کا اضافہ کر دیتا تو پورا کرتی اور تین کے پورا کرنے سے اسی (۸۰) پورا ہو جاتا''۔

عمر بن عبدالعزیز کی شان میں شعر

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنا احمد بن عبدالله بن محمد قال: حدثنا ابوالفضل الربعى قال: حدثنا جميل المكى قال: حدثنى الأصمعى قال: حدثنا جابر بن عون قال: دخل اسماء بن خارجة الفزارية على عمر بن عبدالعزيز يوم بويع له فأنشأ يقول:

ان اولى الأنام بالحق قدما
هو أولى بأن يكون خليقا

بالامر والنهی اللاتی
یأبی بغیره ان یلیقا

من ابوه عبدالعزیز بن مروان
ومن کان جده فاروقا

فقال عمر: لو امسکت عن هذا لکان أحب لی۔

(بحذف اسناد) جابر بن عون نے بیان کیا ہے وہ کہتا ہے: جس دن عمر بن عبدالعزیز کی بیعت کی گئی تو اس دن اسماء بن خارجہ فزاریہ اس کے پاس گیا۔ اس نے عمر بن عبدالعزیز کی شان میں یہ اشعار پڑھے:

ان اولی الأنام بالحق قدما
هو أولی بأن یکون خلیقا

بالامر والنهی اللاتی
یأبی بغیره ان یلیقا

من ابوه عبدالعزیز بن مروان
ومن کان جده فاروقا

"تحقیق لوگوں سے زیادہ حق دار تھا وہ مقدم ہوا اور وہ تمام لوگوں سے زیادہ اس خیانت کے لیے لائق ہے۔ امر اور نہی دونوں اس کے غیر کو سزاوار نہیں ہیں۔ اس کے والد عبدالعزیز بن مروان کے اور اس کے جو اس کا دادا جو فاروق تھا"۔

خلیفہ کا لوگوں کے گھر میں تجسس کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابو حفص عمر بن محمد الصیرفی قال: حدثنا القاضی ابوعبدالله الحسین بن اسماعیل قال: حدثنا ابوسعید عبدالله بن شبیب قال: حدثنی ابن ابی اویس قال:

حدثنی اخی عن سلمان بن بلال عن محمد بن یوسف عن السائب بن برید أن عمر بن الخطاب بینما هو یمشی فی ازقة المدینة اذ هو بأصوات فی بیت،فاطلع علیهم فاذاهم علی شراب، فقالوا له حین رأوه: ما هذا یابن الخطاب ألیس اللّٰه تعالٰی یقول: ﴿ولا تجسسوا﴾ قال: فأعرض عمر عنهم وانصرف مبادراً۔

(بحذفِ اسناد) سائب بن برید نقل کرتا ہے: جب عمر بن خطاب حاکمِ مدینہ بنا تو وہ مدینہ کے گلی کوچوں میں رات کی تاریکی میں لوگوں کے گھروں میں جھانکا کرتا تھا اور پھر لوگوں کو برائی پر آواز دے کر خبردار کرتا تھا۔ ایک دن اس نے ملاحظہ کیا کہ کچھ لوگ گھر میں شراب نوشی کر رہے ہیں تو اس نے ان کو خبردار کیا۔ جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ خلیفہ ہیں تو ان لوگوں نے کہا: جناب! یہ کون سا طریقہ ہے، کیا حکمِ خدا یہ نہیں ہے کہ ولا تجسسوا ''یعنی تم لوگوں کے بارے میں تجسس نہ کرو''۔

راوی بیان کرتا ہے: جب خلیفہ نے یہ سنا تو ان کو چھوڑ کر جلدی جلدی چلا گیا۔

کعب بن سور بصرہ کا قاضی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوسعید الحسن بن عبداللّٰه المرزبانی قال: حدثنا ابن درید قال: حدثنا اسحاق بن عبداللّٰه الطلحی قال: قال الأصمعی ولی عمر بن الخطاب کعب بن سور قضاء البصرة، وکان سبب ذٰلك ان حضر مجلس عمر فجاء ت امرأة فقالت: یاامیرالمؤمنین ان زوجی صوام قوام۔ فقال عمر: ان هذا الرجل صالح لیتنی کن کذا، فردت علیه الکلام قال عمر کما قال، فقال کعب بن سور الأزدی: یاامیر المؤمنین انها تشکو زوجها تخبر أنها لاحظ لها منه۔ قال علیَّ بزوجها، فأتی به فقال له: ما بالها تشکوك وما

رأیت اکرم شکوی منها۔ قال له: یا أمیرالمؤمنین انی امرء افزعنی ما قد نزل فی الحجر والنحل وفی السبع الطوال۔ فقال له کعب: ان لها علیك حقاً فابعل فأوها الحق فصم ثم وصل۔ فقال عمر لکعب: اقض بینهما۔ قال: نعم احل اللّٰه للرجال اربعاً فأوجب لکل واحدة لیلة، فلها من کل اربع لیال لیلة، ویضع بنفسه فی الثلاثة ماشاء، فالزمه ذٰلك۔ وقال لکعب: اخرج قاضیاً علی البصرة، فلم یزل علیها حتٰی قتل عثمان، فلما کان یوم الجمل خرج مع أهل البصرة وفی عنقه مصحف، فقتل هو یومئذ وثلاثة اخوة له او اربعة، فجاء ت امهم فوجدتهم فی القتلی فحملتهم وجعلت تقول:

ایا عین ابکی بدمع سرب
علی فتیة من خیار العرب

فما ضرهم غیر حین النفوس
أی امیری قریش غلب

(بحذفِ اسناد) اصمعی نے بیان کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے کعب بن سور کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا اور اس کے تقرر کا سبب یہ تھا کہ عمر کے دربار میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے عمر کے سامنے اپنے شوہر کی یوں شکایت کی: اے امیر المومنین! میرا شوہر ہر دن روزے اور ہر رات قیام میں گذار دیتا ہے۔ یعنی راتوں کو عبادتِ خدا میں عبادت کرتے ہوئے اور دن کو روزے سے بسر کرتا ہے۔

عمر نے اس کے جواب میں کہا: اے بی بی! تمھارا شوہر ایک نیک اور صالح شخص ہے کاش میں بھی ایسا ہو جاؤں۔ اس عورت نے دوبارہ اپنی بات کی تکرار کی تو آپ نے پھر ویسا ہی جواب دیا۔

کعب بن سور ازدی نے عرض کیا: جنابِ عالیٰ! یہ عورت آپ کے سامنے اپنے شوہر کی

شکایت کر رہی ہے اور آپ کو یہ خبر دے رہی ہے کہ اس کے شوہر کے پاس اس کے لیے کوئی حصّہ نہیں ہے یعنی اس کے لیے کوئی وقت نہیں ہے۔

عمر نے فرمایا: اے بی بی! اپنے شوہر کو میرے پاس بلاؤ۔ جب اس کو بلایا گیا تو آپؐ نے اس سے فرمایا: کیا بات ہے کہ تیری بیوی تیری شکایت کر رہی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی شکایت بھی مناسب ہے؟

اس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! میں ایک مصیبت زدہ آدمی ہوں جو کچھ ان سات سالوں میں میری کھیتی باڑی اور باغات میں واقع ہو رہا ہے اس نے مجھے غم زدہ کر دیا ہے۔

اس کے بعد کعب نے اس سے کہا: درست ہے، لیکن تیری بیوی کا تیرے اوپر حق ہے پہلے اس کو پورا کرو پھر عبادت کرو یا روزے رکھو۔

عمر نے کعب سے کہا: آپ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کریں۔

کعب نے کہا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے ایک مرد کے لیے چار عورتیں ایک وقت میں حلال فرمائی ہیں اور ہر ایک کے حق میں ایک رات کو لازم قرار دیا ہے۔ چار راتوں میں سے ایک رات اس کا حق ہے اور باقی تین راتیں شوہر کا حق ہیں، وہ ان راتوں کو جیسے چاہے بسر کر سکتا ہے۔ عمر نے اس کے شوہر کو اس کا ملزم قرار دیا ہے اور کعب سے کہا: جاؤ میں نے آپ کو بصرہ کا قاضی مقرر کر دیا ہے۔ پس وہ بصرہ کا قاضی مقرر رہا یہاں تک عثمان قتل ہو گیا اور اس کے بعد وہ جنگِ جمل میں عائشہ کی طرف سے جنگ میں شریک ہوا تو اس کے گلے میں قرآنِ پاک آویزاں تھا اور جنگ جمل کے دن وہ قتل ہوا اور اس جنگ میں اس کے تین یا چار بھائی بھی مارے گئے۔ ان کی ماں آئی اور اس نے اپنے فرزندوں کو قتل کیا ہوا پایا تو یوں مرثیہ پڑھا:

ایا عین ابکی بدمع سرب
علی فتیة من خیار العرب

فما ضرهم غیر حین النفوس
أی امیری قریش غلب

''اے آنکھ! میں گریہ کروں گی آنسوؤں کے ساتھ ان جوانوں پر جو تمام عرب سے بہتر تھے۔ پس اس وقت تک کوئی نفس بھی ان کی شرافت کو نقصان نہیں دے سکتا، خواہ وہ قریش کا سردار ہی کیوں نہ ہو''۔

علیؑ کے مقابل میں کفر کے سردار

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا الحسن بن علی بن الحسین الکوفی قال: حدثنا القاسم بن محمد الدلال قال: حدثنا یحیٰی بن اسماعیل المزنی قال: حدثنا جعفر بن علی قال: حدثنا علی بن هاشم عن ابیه عن بکیر بن عبداللّٰه الطویل وعمار بن أبی معاویة قال: حدثنا أبوعثمان البجلی مؤذن بنی اقصی قال بکیر: اذن لنا اربعین سنة۔

قال: سمعت علیا علیہ السلام یقول یوم الجمل: ﴿وان نکثوا ایمانهم من بعد عهدهم فطعنوا فی دینکم فقاتلوا أئمة الکفر انهم لا ایمان لهم لعلهم ینتهون﴾ ثم حلف حین قرأها انه ما قوتل اهلها منذ نزلت حتی الیوم۔

قال بکیر: فسألت عنها اباجعفر، فقال: صدق الشیخ هکذا قال علی علیہ السلام، هکذا کان۔

(بحذف اسناد) عمار بن ابو معاویہ نے ذکر کیا ہے کہ ہم سے بنو اقصیٰ کے مؤذن ابو عثمان بجلی نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: بکیر نے ذکر کیا ہے کہ جب وہ چالیس سال کا تھا تو میں نے خود امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے سنا آپ جمل کے دن قرآن کی اِس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

وَ اِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ

”اگر یہ لوگ عہد و پیمان کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور پھر تمہارے دین میں طعنہ زنی کرنا شروع کر دیں تو پھر تم بھی ان کفر کے سرداروں کو قتل کرو، اور ان کا ایمان میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ ممکن ہے وہ اس طرح باز آ جائیں“۔ (سورہ توبہ، آیت ۱۲)

پھر مولائے کائناتؑ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم، جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے، میں نے آج سے پہلے اس آیت کے مطابق جنگ نہیں کی تھی۔ بکیر بیان کرتا ہے: میں نے ابوجعفر سے اس کی تصدیق کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بھی بیان کیا: ہاں! یہ شخص سچ کہہ رہا ہے۔ امیر المومنین علیؑ نے یوں بھی فرمایا تھا اور ایسے ہی تھا۔

جس کو موت یاد ہو وہ فراق نہیں کرتا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: أخبرنی الحسن بن علی قال: حدثنا احمد ابن سعید قال: حدثنی الزبیر بن بکار قال: حدثنا علی بن محمد قال: کان عمرو بن العاص یقول: ان فی علی دعابة۔ فبلغ ذٰلك امیرالمؤمنین علیه السلام فقال: زعم ابن النابغة انی تلعابة مزاحة ذودعابة اعافس وامارس، هیهات یمنع من العفاس والمراس ذکر الموت وخوف البعث والحساب ومن کان له قلب، ففی هذا له واعظ وزاجر، أما وشر القول الکذب، انه لیحدث فیکذب ویعد فیلف، فاذا کان یوم البأس فأی زاجر وآمر هو ما لم یأخذ السیوف هام الرجال، فاذا کان ذٰلك فاعظم مکیدته فی نفسه ان یمنح القوم استه۔

(بحذف اسناد) علی بن محمد نے بیان کیا ہے: عمرو بن عاص تھا جو کہتا تھا: علیؑ ابن ابی طالبؑ فراق زیادہ کرتے ہیں۔ جب اس کے بارے میں امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے سنا تو آپ نے فرمایا: وہ نالائق عورت کا بیٹا! یہ گمان کرتا ہے کہ میں لہو ولعب اور زیادہ فراق کرنے والا ہوں اور افسوس صد افسوس موت کی یاد محشر میں محشور ہونے اور حساب و کتاب کا خوف اس طرح کے لہو ولعب اور ہر وقت کثرت سے فراق کرنے سے روکتے ہیں اور جس شخص کے پاس دل (عقل) ہے، اس کے لیے خود یہ ایک اور روکنے والا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ بُری بات جھوٹ ہے کیونکہ یہ جھوٹا جب بولتا ہے جھوٹ ہی بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو

وعدہ خلافی کرتا ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا پھر اس سے روکنے والا اور حکم دینے والا کون ہوگا۔ اور جب میدانِ جنگ میں تلواریں لوگوں کے سر اُڑا رہی ہوتی ہیں، اس وقت یہ لوگوں کو اپنی شرمگاہ دکھا دیتا ہے۔

زمین کا سب سے افضل ٹکڑا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا عبدالله احمد بن مستورد قال: حدثنا عبدالله ابن يحيىٰ عن على بن عاصم عن ابى حمزة الثمالى قال: قال لنا على بن الحسين زين العابدين عليهما السلام: أى البقاع افضل؟ فقلت: الله ورسوله وابن رسوله اعلم۔ فقال: ان افضل البقاع ما بين الركن والمقام، ولو ان رجلا عمر ما عمر نوح فى قومه ألف سنة الا خمسين عاماً يصوم النهار ويقوم الليل فى ذٰلك الموضع ثم لقى الله بغير ولا يتنا لم ينفعه ذٰلك شيئا۔

(بحذفِ اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت امام علی بن حسین زین العابدینؑ نے مجھ سے سوال کیا: زمین کا کون سا ٹکڑا سب سے افضل ہے؟

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسولؐ اور اس کے رسول کا فرزند اس کے بارے میں بہتر جانتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: زمین کا ٹکڑا جو رکن و مقام کے درمیان ہے، وہ پوری زمین میں سے سب سے زیادہ افضل ہے۔ (اے ثمالی!) اگر کوئی شخص حضرت نوح علیہ السلام کی اس زندگی کے برابر زندگی بسر کرے جو آپؑ نے اپنی قوم کے درمیان تبلیغ میں بسر فرمائی جو کہ ساڑھے نو سو سال تھی وہ شخص اس زندگی میں سارے دن روزے رکھے اور ساری راتیں عبادتِ خدا میں بسر کرے اس کی راتیں اور دن اس افضل مقام پر بسر ہوں اور پھر بھی وہ ہماری ولایت کے بغیر مر جائے تو اس کی عبادت اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر اُمید کے بھی نعمت ملتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثني ابي قال: حدثني سعد بن عبدالله قال: حدثنا احمد بن محمد بن عيسٰی عن عبدالله بن مسکان عن بکر بن محمد قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: کم من نعمة لله علی عبده فی غیره آمله، وکم من مؤمل املا الخیار فی غیره، وکم من ساع الی حتفه وهو مبطئ عن حظه۔

(بحذف اسناد) بکر بن محمدؒ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ایسی ہیں جو بندے کو بغیر امید کے اللہ کی طرف سے مل جاتی ہیں اور کافی ایسی نعمتیں ہیں جن کی وہ امید رکھتا ہے لیکن ان کی خیر اس کے لیے اختیار کی جاتی ہیں (یعنی معاملہ اُلٹ ہوتا ہے) اور وہ موت کی طرف جلدی جلدی جا رہا ہوتا ہے جبکہ وہ اپنا حق ادا کرنے میں سستی کر رہا ہوتا ہے۔

رسولؐ خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالحسین محمد بن المظفر قال: حدثنا محمد بن عبد ربه قال: حدثنا عصام بن یوسف قال: حدثنا ابوبکر بن عباس عن عبدالله بن سعید عن ابیه عن ابی هریرة قال: قال رسولؐ الله: اللهم من احبني فارزقه الکفاف والعفاف، ومن ابغضني فأکثر ماله وولده۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے مقام دعا میں ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ مَن اَحَبَّنِیْ فَارْزُقْهُ الکِفَافَ وَالْعِفَافَ وَ مَن اَبْغَضَنِی فَاَکْثِر مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ

"اے میرے اللہ! جو شخص مجھ سے محبت کرے تو اس کو دنیا سے بے نیازی اور پاک دامنی عطا فرما، اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے اس کے لیے مال دنیا اور اولاد کی کثرت قرار دے"۔

علیؑ سے محبت کرنے والا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنی ابوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی قال: حدثنا ابوحاتم قال: حدثنا محمد بن الفرات قال: حدثنا حنان بن سدیر عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیهما السلام قال: ما ثبت اللّٰه تعالٰی حب علی فی قلب احد فزلت له قدم الا ثبتت له قدم اخری۔

(بحذف اسناد) حنان بن سدیرؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی بندے کے دل میں علیؑ کی محبت قرار دے تو اگر اس کے ایک قدم میں لغزش آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے قدم کو ثابت قدمی عطا کرتا ہے۔

سلمان فارسیؓ علیؑ سے محبت کیوں کرتے تھے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا ابوالحسن علی بن العباس قال: حدثنا موسٰی بن زیاد عن یحیٰی بن یعلی عن ابی خالد الواسطی عن ابی هاشم الخولانی عن زاذان قال: سمعت سلمان رضی الله عنه یقول: لا أزال احب علیاً علیه السلام، فانی رأیت رسولؐ اللّٰه یضرب فخذه ویقول: محبك لی محب ومحبی للّٰه محب، ومبغضك لی مبغض ومبغضی للّٰه تعالٰی مبغض۔

(بحذف اسناد) ابو ہاشم خولانی نے زاذان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت سلمانؓ سے خود سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے: میں ہمیشہ علیؑ ابن ابی طالبؑ سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں نے خود رسولؐ خدا کو دیکھا ہے کہ آپ علیؑ کی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: اے علیؑ! جو آپؑ سے محبت کرے گا وہ میرا محبّ ہے اور میرا محبّ اللہ کا محبّ ہے اور جو آپؑ سے بغض رکھے گا وہ میرے ساتھ بغض رکھنے والا ہے اور جو میرے ساتھ بغض رکھے گا وہ اللہ سے بغض رکھنے والا ہے۔

سلمانؓ، فارسیؓ نہیں بلکہ محمدی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنی ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله قال: حدثنی ابی عن محمد بن یحیٰی و احمد بن ادریس ، جمیعًا عن علی بن محمد بن علی الأشعری قال: حدثنا محمد بن مسلم بن ابی سلمه عن الحسن بن علی الوشا عن محمد بن یوسف عن منصور بن زبرج قال: قلت لأبی عبدالله الصادق علیه السلام : ما اکثر ما اسمع منك یا سیدی ذکر سلمان الفاسی؟ فقال: لا تقل الفارسی ولکن قل سلمان المحمدی، اتدری ما کثرة ذکری له؟قلت: لا۔ قال: لثلاث خلال: احدها ایثاره هوی امیرالمؤمنین علیه السلام علی هوی نفسه، والثانیة حبه للفقراء واختیاره ایاهم علی اهل الثروة والعدد، والثالثة حبه للعلم والعلماء، ان سلمان کان عبداً صالحاً حنفیا مسلما وما کان من المشرکین۔

منصور بن زبرج نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپؑ سے سلمان فارسیؓ کا تذکرہ زیادہ سنتا ہوں؟ آپؑ نے فرمایا: سلمانِ فارسیؓ نہ کہو بلکہ سلمانِ محمدی کہو، کیا تم جانتے ہو کہ میں سلمان کو زیادہ کیوں یاد کرتا ہوں؟

میں نے عرض کیا: نہیں!

آپؐ نے فرمایا: ان کے تین اوصاف کی وجہ سے میں ان کو زیادہ یاد کرتا ہوں۔

اوّل: وہ اپنی خواہش نفس پر علی علیہ السلام کی خواہش کو مقدم رکھتے تھے (یعنی اپنی خواہش کو آپؑ کی خواہش پر قربان کر دیا کرتے تھے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ میری خواہش کیا ہے بلکہ وہ یہ دیکھتے تھے کہ علیؑ کی خواہش کیا ہے)۔ یہی منزلت اطاعت واتباع ہے۔

دوم: وہ فقرا اور غربا سے محبت کرتے تھے اور ان کو صاحبان دولت پر ترجیح دیتے تھے۔

سوم: وہ علم اور علما سے محبت کرتے تھے۔

تحقیق حضرت سلمانؓ اللہ کے نیک بندے تھے جو دین حنیف ابراہیمی پر قائم ودائم تھے اور وہ کبھی مشرک نہیں رہے۔

جس نے علیؑ کو اذیت دی، اس نے رسولؐ کو اذیت دی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: أخبرنا الحسن بن علی الزعفرانی قال: حدثنا ابراهیم بن محمد الثقفی قال: حدثنا عثمان بن سعید قال: حدثنا منصور ابن مهاجر عن علی بن عبدالأعلی عن رز بن حبیش قال: کان عصابة من قریش فی مسجد النبیؐ، فذکروا علی بن ابی طالب وانتهکوا منه ورسولؐ الله قائل فی بیت بعض نسائه، فأتی بقولهم فثار من نومه فی أزار لیس علیه غیره، فقصد نحوهم ورأوا الغضب فی وجهه، فقالوا: نعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله۔ فقال رسولؐ الله: ما بالکم ولعلی علیہ السلام، اما تدعون علیاً، ألا ان علیا منی وانا منهٗ، من آذی علیا فقد آذانی ، من آذی علیاً فقد آذانی۔

(بحذف اسناد) علی بن عبدالاعلیٰ نے رز بن حبیش سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں: قریش کے کچھ لوگ مسجدِ نبوی میں بیٹھ کر حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کا ذکر ان الفاظ

میں کر رہے تھے کہ آپؐ کی توہین اور ہتک حرمت لازم آتی تھی۔ رسولؐ خدا اس وقت اپنی بیویوں میں سے ایک بیوی کے گھر میں استراحت فرما رہے تھے۔ پس جب آپؐ کو اُن کی باتوں کے بارے میں اطلاع ملی تو آپؐ جلدی سے اپنے بستر سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور حالت یہ تھی کہ آپؐ کے جسم اطہر پر صرف ایک ہی چادر تھی۔ جب آپؐ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو انھوں نے آپؐ کے چہرۂ اقدس پر غضب ناک آثار دیکھ کر کہا: ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: تم لوگوں کو علیؑ سے کیا دشمنی ہے کہ تم علیؑ کو یوں یاد کرتے ہو؟ آگاہ ہو جاؤ! تحقیق علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی۔

حق و باطل کو لوگوں کے ذریعے پہچانو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنى الحسن بن على الزعفرانى قال: أخبرنا ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنى ابوالوليد الضبى قال: حدثنا ابوبكر الهذلى قال: دخل الحارث بن حوط الليثى على أميرالمؤمنين على بن ابى طالب عليه السلام فقال: يا اميرالمؤمنين ما ارى طلحة والزبير وعائشة احتجوا الاعلى حق؟ فقال: يا حارث انك ان نظرت تحتك ولم تنظر فوقك جزت عن الحق، ان الحق والباطل لا يعرفان بالناس، ولكن اعرف الحق باتباع من اتبعه والباطل باجتناب من اجتنبه۔ قال: فهلا اكون كعبد الله بن عمر وسعد بن مالك؟ فقال اميرالمؤمنين عليه السلام: ان عبدالله بن عمر وسعدا خذلا الحق ولم ينصرا الباطل، متى كان امامين فى الخير فيتبعان؟

(بحذف اسناد) ابوبکر ھذلی نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: حارث بن حوط لیثی امیر

المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: طلحہ و زبیر اور عائشہ نے آپ کے خلاف جو احتجاج کیا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

آپؑ نے اس کے جواب میں فرمایا: اے حارث! تو نے نیچے دیکھا ہے اوپر نہیں دیکھا۔ اسی وجہ سے حق سے پیچھے رہ گیا ہے اور تو حق سے تجاوز کر گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ حق و باطل لوگوں کے ذریعے نہیں پہچانا جاتا، بلکہ حق کی اتباع کرنے والے کی اتباع کرنے سے حق کو پہچانو اور باطل کو باطل سے اجتناب کرنے والوں سے پہچانو۔

اس نے کہا: پھر میں عبداللہ بن عمر اور سعد بن مالک کی طرح نہ ہو جاؤں؟ امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: عبداللہ بن عمر اور سعد بن مالک، دونوں نے حق کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے اور باطل کی نصرت اور مدد بھی نہیں کی، اور وہ دونوں کب خیر کی ہدایت کرنے والے ہیں کہ ان کی اتباع کی جا سکے؟

معاویہ اور عمرو بن عاص کی نوک جھوک

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثني محمد بن اسحق الأشعري النحوي قال: حدثني الوليد بن محمد بن اسحاق الحضرمي عن ابيه قال: استأذن عمرو بن العاص على معاوية بن ابي سفيان، فلما دخل عليه استضحك معاوية فقال له عمرو: ما اضحكك يا امير المؤمنين ادام الله سرورك؟ قال: ذكرت ابن ابي طالب وقد غشيك بسيفه فاتقيته ووليت، فقال: اتشمت بي معاوية واعجب من هذا يوم دعاك الى البراز فالتمع لونك واطت اضلاعك وانتفخ منخرك، والله لو بارزته لأوجع قذالك وايتم عيالك وبزك سلطانك، وانشأ عمرويقول:

معاوي لاتشمت بفارس بهمته
لقى فارسا لا تعتليه الفوارس

معاوی لو ابصرت فی الحرب مقبلا
ابا حسن یهوی علیك الوساوس

وایقنت ان الموت حق وانه
لنفسك ان لم تمعن الركض خالس

دعاك فصمت دون الاذن اذرعا
ونفسك قد ضاقت علیها الامالس

اتشمت بی اذ نالنی حدو مخه
وعضضنی ناب من الحرب ناهس

فأی امرء لاقاه لم یلق شلوه
بمعترك تسفی علیه الروامس

ابی اللّٰه انه لیث غابة
ابواشبل تهدی الیه الفرائس

فان كنت فی شك فأرهج عجاجه
والا فتلك الترهات البسابس

فقال معاوية: مهلا یا أبا عبداللّٰه ولا كل هذا۔ قال: أنت استدعیته۔

(بحذفِ اسناد) ولید بن محمد بن اسحاق حضرمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے: عمرو بن عاص نے معاویہ بن ابوسفیان سے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اذن دخول ملنے پر جب عمرو، معاویہ بن ابوسفیان کے پاس پہنچا تو اس نے دیکھا کہ معاویہ قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا۔ اس نے کہا: خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ اس قدر ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟

معاویہ نے کہا: علیؑ ابن ابیطالب کی یاد آ گئی اور تیرا اس کی تلوار سے ڈرنا اور پھر پیٹھ پھیر کر بھاگنا یاد آ گیا ہے۔

عمرو نے کہا: اے معاویہ! کیا تو مجھے گالیاں دے رہا ہے؟ اس سے زیادہ تعجب خیز وہ دن ہے کہ جس دن علیؑ نے تجھے مقابلے کے لیے پکارا تھا اور تیرا رنگ اُڑ گیا تھا اور تیری ہڈیاں بھی کانپ رہی تھیں اور تیری سانس حلق میں ٹھہر چکی تھی۔ خدا کی قسم، اگر تو اس دن علیؑ کے مقابلے میں نکل پڑتا تو یقیناً تیری گردن توڑ دی جاتی اور تیرے بچے یتیم ہو جاتے اور تیری حکومت کا خاتمہ ہو جاتا۔ اس کے بعد عمرو بن عاص نے یہ اشعار پڑھے:

معاوی لاتشمت بفارس بهمته
لقی فارسا لا تعتليه الفوارس

''اے معاویہ! اس شہسوار کی وجہ سے میری ملامت نہ کر کہ جس کا مقابلہ بڑے بڑے سورما بھی نہیں کر سکتے''۔

معاوی لو ابصرت فی الحرب مقبلا
ابا حسن يهوی عليك الوساوس

''اے معاویہ! اگر میدانِ جنگ میں تیرا سامنا ابوالحسنؑ (علی علیہ السلام) سے ہو جاتا تو اس کے رُعب کی وجہ سے تو پاگل ہو جاتا''۔

وايقنت ان الموت حق وانه
لنفسك ان لم تمعن الركض خالس

''اور تجھے یقین ہو جاتا کہ موت برحق ہے، اور تیرے اندر اتنی بھی طاقت نہ رہتی کہ گھوڑے کو دوڑانے کے لیے ایڑی مار سکتا''۔

دعاك فصمت دون الاذن اذرعا
ونفسك قد ضاقت عليها الامالس

''اس نے تجھے جنگ کے لیے پکارا تھا اور تو خاموش رہا اور ایک ہاتھ بھی آگے نہ گیا اور تیری حالت یہ تھی کہ زمین تیرے لیے تنگ ہو رہی تھی''۔

اتشمت بی اذ نالنی حلو مخه
وعضضنی ناب من الحرب ناهس

''کیا تو میری ملامت کر رہا ہے اس وقت جب تیز دھار تلوار تیری ہڈیوں کی مخ تک کاٹنے والی تھی اور جنگ کی ڈریں تجھے پیس کر رکھ

دینے والی تھیں"۔

فأی امرء لاقاہ لم یلق شلوہ
بمعترك تسفی علیه الروامس

"کسی مرد میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اس کے مقابل میں آئے۔ اس کے مقابل میں میدان میں شیر بھی آئے گا وہ بھی اپنے ہواس کھو بیٹھے گا"۔

ابی اللّٰہ انه لیث غابة
ابواشبل تهدی الیه الفرائس

"خدا کی قسم، وہ ایسا شیر ہے کہ جس کے لیے عام شیر خود ہدیہ روانہ کرتے ہیں"۔

فان کنت فی شك فأرهج عجاجه
والا فتلك الترهات البسابس

"اگر تجھے میری ان باتوں میں شک ہے تو اس کے مقابل میں جا کر فقط ایک دفعہ خاک ہی اُڑا دے۔ پس یہ ہی تیرے لیے مصیبت کا غبار ہو گا"۔

معاویہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! بس کرو اس طرح نہ کہو۔ اس نے کہا: اے معاویہ! تو نے خود ہی تو مجھے اس پر اُبھارا ہے۔

ہمارے ماننے والوں کو ہماری طرف سے سلام دینا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ عن ابیه عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن احمد بن اسحق عن بکر بن محمد عن ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد علیهما السلام قال: سمعته یقول لخیثمة: یاخیثمة اقرأ موالینا السلام، واوصهم بتقوی اللّٰه العظیم، وان یشهد أحیاهم جنائز موتاهم، وان یتلاقوا فی بیوتهم، فان لقیاهم حیاة امرنا۔ قال: ثم رفع یدہ علیہ السلام فقال: رحم اللّٰه من احیا امرنا۔

(بحذفِ اسناد) جناب بکر بن محمد نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے خیثمہ سے فرمایا: اے خیثمہ! میری طرف سے ہمارے دوستوں اور ماننے والوں کو سلام کہہ دینا اور خداوند عظیم سے ڈرنے کی وصیت کرنا۔ اور ان سے کہنا کہ وہ اپنے جنازوں کی تشییع کریں اور ایک دوسرے کے گھروں میں جا کر ملاقات کریں، کیونکہ ان کی آمیں ملاقات کرنا ہمارے امر کو زندہ رکھنا ہے کہ اس کے بعد آپؑ نے دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: خدا ان پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھتے ہیں۔

دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال ابوعبداللہ علیہ السلام: ان الدعاء ليرد القضاء، وان المؤمن ليذهب فيحرم بذنبه الرزق۔

(بحذفِ اسناد) گزشتہ سلسلۂ سند کے ساتھ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے۔ تحقیق جب مومن رزق کی تلاش میں جاتا ہے تو اس کا گناہ اُسے رزق سے محروم کر دیتا ہے۔

رسولؐ خدا کی علیؑ کو یمن کے سفر کے وقت وصیّت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا ابوصالح محمد بن فیض العجلی قال: حدثنا ابی قال: حدثنا عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی رضی اللہ عنہ قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن علی بن موسٰی علیہم السلام قال: حدثنی ابی الرضا علی بن موسٰی قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر بن محمد قال: حدثنی ابی جعفر قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن الحسین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی عن ابیه امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام قال: بعثنی رسولؐ اللہ علی الیمن فقال وهو

یوصینی : یاعلی ما حار من استخار ولا ندم من استشار، یاعلی علیك بالدلجة فان الارض تطوی باللیل مالا تطوی بالنهار، یاعلی اغد علی اسم اللّٰه فان اللّٰه تعالٰی بارك لامتی فی بکورھا۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ نے بیان کیا، آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد موسیٰ بن جعفر بن محمد الکاظمؑ نے بیان کیا، آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کیا: آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد محمد بن علی امام باقر علیہ السلام نے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد علیؑ بن حسینؑ امام زین العابدینؑ نے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد حسین بن علیؑ نے بیان کیا، آپؑ نے اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا، آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے مجھے یمن کی طرف اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تو اس وقت مجھے ایک نصیحت فرمائی کہ جو کسی سے مہربانی سے پیش آتا ہے وہ گھاٹے میں نہیں رہتا اور جو مشورہ کرے وہ ندامت سے دوچار نہیں ہوتا۔

اے علیؑ ! میں آپ کو رات کے آخری حصّہ کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ زمین رات کے وقت سب کچھ پوشیدہ کر دیتی ہے جو وہ دن کے وقت پوشیدہ نہیں رکھتی۔

اے علیؑ ! اپنی صبح کا آغاز اللہ کے ذکر سے کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے صبح کے وقت کو باعث برکت قرار دیا ہے۔

رسولؐ خدا کا اہلِ بیتؑ کے حق میں دعا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوعبداللّٰه محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا أبوبکر محمد بن محمد بن عیسٰی المکی قال: حدثنا عبداللّٰه بن احمد بن حنبل قال: حدثنی أبی قال: حدثنا ھودة بن خلیفة قال: حدثنا عوز عن عطیة العفاری عن أبیه عن ام سلمة رضی اللّٰه عنها قالت: بینا رسولؐ فی بیتی اذ قالت

الخادم: يارسولَ الله ان علياً وفاطمة عليهما السلام فى السدة۔ فقال: قومى فتنحى عن أهل بيتى۔ قالت: فقمت فتنحيت فى البيت قريباً، فدخل على وفاطمة والحسنؑ والحسينؑ وهما صبيان صغيران، فوضعهما النبىؐ فى حجره وقبلهما واعتنق علياً باحدى يديه وفاطمة باليد الاخرى، وقبل فاطمة عليها السلام وقال: اللهم اليك أنا وأهل بيتى لا الى النار۔ فقلت: يارسولَ الله وأنا معكم؟ فقال: وأنت۔

(بحذفِ اسناد) جناب عطیہ عفاری نے اپنے والد سے اور انھوں نے اُم المومنین اُم سلمہؓ سے نقل کیا ہے کہ بی بی نے فرمایا: رسولؐ خدا میرے گھر میں موجود تھے کہ آپؐ کی ایک خادمہ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! علیؑ اور فاطمہؑ دونوں برآمدے میں سامنے کھڑے ہیں۔

آپؐ نے ہمیں فرمایا: تم اُٹھ جاؤ اور میرے اہلِ بیتؑ سے الگ ہو جاؤ۔

بی بی فرماتی ہیں: مَیں کھڑی ہو گئی اور گھر ہی میں ایک قریبی جگہ پر چلی گئی۔ آپؐ کی خدمتِ اقدس میں علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ حاضر ہوئے۔ آپؐ نے دونوں بچوں کو اپنی گود مبارک میں بٹھا لیا اور بوسے لینا شروع کر دیے۔ علیؑ نے آپؐ کے دستِ مبارک کو مضبوطی سے پکڑا اور اس کا بوسہ لینا شروع کر دیا اور حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے دوسرے ہاتھ کو تھام لیا اور اس کا بوسہ لینا شروع کر دیا تو رسولِ خدا نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں اور میرے اہلِ بیتؑ تیری طرف ہیں ہمیں جہنّم کی طرف قرار نہ دینا۔

بی بی فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میں آپؐ کے ساتھ نہیں ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: تو میرے اہل بیتؑ سے نہیں ہے۔

علیؑ کو رسولِؐ خدا سے دس نسبتیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشريف أبو محمد الحسن بن محمد بن يحيىٰ قال: حدثنى جدى قال: حدثنا ابراهيم بن على والحسن بن

يحيىٰ جميعًا قالا: حدثنا نصر بن مزاحم عن أبي خالد الواسطي عن زيد بن علي بن الحسين علیہ السلام عن أبيه عن جده عن أمير المؤمنين علیہ السلام قال: كان لي من رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشر لم يعطهن أحد قبلي ولا يعطاهن أحد بعدي. قال لي: أنت ياعلي أخي في الدنيا وأخي في الآخرة، وأنت أقربّ الناس مني موقفاً يوم القيامة، ومنزلي ومنزلك في الجنة متواجهان كمنزل الاخوين، وأنت الوصي وأنت الولي وأنت الوزير ، عدوك عدوي وعدوي عدو الله، ووليك وليي ووليي ولي الله.

(بحذف اسناد) جناب زید بن علیؑ بن حسینؑ نے اپنے والد امام علیؑ بن حسینؑ سے اور انھوں نے امام حسینؑ سے انھوں نے اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ سے نقل فرمایا کہ آپؑ نے فرمایا: مجھے رسولؐ خدا کے ساتھ دس نسبتیں ایسی حاصل ہیں جو میرے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں ہیں اور نہ حاصل ہوں گی۔

رسولؐ خدا نے میرے حق میں فرمایا: یاعلیؑ! تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔ میرا اور تیرا مکان جنت میں آمنے سامنے ہوگا جیسے دو بھائی آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ تو میرا وصی ہے، میرا وزیر ہے، تیرا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ تیرا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔

علیؑ کا جنگِ جمل سے پہلے زبیر کو نصیحت کرنا

(وبالاسنادِ) قال: أخبرنا ابوالحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي الزعفراني قال: حدثني أبواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا ابراهيم بن عمر قال: حدثني أبي عن أخيه عن بكر بن عيسىٰ قال: لما اصطف الناس للحرب بالبصرة خرج طلحة والزبير في صف أصحابهما، فنادى أميرالمؤمنين علي بن ابي

طالب علیہ السلام الزبیر بن العوام فقال لہ: یا أبا عبداللّٰہ ادن منی لافضی الیک بسر عندی، فدنا منہ حتٰی اختلف أعناق فرسیھما، فقال لہ أمیر المؤمنین علیہ السلام: انشدتک اللّٰہ ان ذکرتک شیئًا فذکرتہ أما تعترف بہ؟ فقال: نعم۔ فقال: اما تذکر یوماً کنت مقبلا علی بالمدینۃ تحدثنی اذ خرج رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرآک معی وأنت تبسم الی فقال لک: یازبیر أتحب علیاً؟ فقلت: وکیف لا أحبہ بینی وبینہ من النسب والمودۃ فی اللّٰہ ما لیس لغیرہ۔ فقال: انک ستقاتلہ وأنت لہ ظالم۔ فقلت: أعوذ باللّٰہ من ذٰلک؟ فنکس الزبیر رأسہ ثم قال: انی انسیت ھذا المقام۔ فقال لہ أمیرالمؤمنین علیہ السلام : دع ھذا فلست بایعتنی طائعاً؟ قال: بلٰی۔ قال: فوجدت منی حدثا یوجب مفارقتی؟ فسکت ثم قال: لا جرم واللّٰہ لا قاتلتک ورجع متوجھاً نحو البصرۃ، فقال لہ طلحۃ: مالک یازبیر تنصرف عنا سحرک ابن أبی طالب؟ فقال: لا ولٰکن ذکرنی ما کان انسانیہ الدھر واحتج علی ببیعتی لہ۔ فقال طلحۃ: لا ولکن جنبت وانتفخ سحرک۔ فقال الزبیر: لم أجبن لکن اذکرت فذکرت۔ فقال لہ عبداللّٰہ: یا أبہ جئت بھذین العسکرین العظیمین حتٰی اذا اصطفا للحرب قلت: اترکھما وانصرف، فما تقول قریش غدا بالمدینۃ؟ اللّٰہ اللّٰہ یا أبہ لا تشمت الاعداء ولا تشمر نفسک بالھزیمۃ قبل القتال۔ قال: یابنی ما اصنع وقد حلفت لہ باللّٰہ ألا اقاتلہ؟ قال لہ: فکفّر عن یمینک ولا تفسد أمرنا۔ فقال الزبیر: عبدی مکحول حر لوجہ اللّٰہ کفارۃ بمینی۔ ثم عاد معھم للقتال۔

فقال ھسام الثقفی فی فعل الزبیر وما فعل وعتقہ عبدہ فی

قال علیؑ:

أیعتق مکحولاً ویعصی نبیه
لقد تاه عن قصد الهدیٰ ثم عوق

اینوی بهذا الصدق والبر والتقی
سیعلم یوماً من یبر ویصدق

اشتان ما بین الضلالة والهدی
وشتان من یعصی النبی ویعتق

ومن هو فی ذات الاله مشمر
یکبر بوّار به ویصدق

أفی الحق أن یعصی النبی سفاهة
ویعتق عن عصیانه ویطلق

کدافق ماء للسراب یؤمه
ألا فی ضلال ما یصب ویدفق

(بحذف اسناد) بکر بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں: جب بصرہ کے میدان میں دونوں لشکروں نے اپنی صف بندی کر لی تو طلحہ اور زبیر اپنے ساتھیوں کی صف سے باہر آئے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے زبیر بن عوام کو فرمایا:

اے ابو عبداللہ! میرے قریب آؤ، میرے پاس تمھارا ایک راز ہے۔ وہ آپؑ کے اس قدر قریب آیا دونوں کے گھوڑوں کی گردنیں آپس میں قریب تر ہو گئیں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: اگر میں تجھے کوئی بات یاد کراؤں اور وہ تجھے یاد آ جائے تو کیا تو اس کا اعتراف کرے گا؟

اس نے کہا: جی ہاں!

آپؑ نے فرمایا: پھر اُس دن کو یاد کرو جب تو میرے ساتھ محو گفتگو تھا اور دوران گفتگو رسولؐ خدا تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے تجھے میرے ساتھ مسکراتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: اے زبیر! کیا تو علیؑ سے محبت رکھتا ہے؟

اس وقت تو نے کہا تھا کہ میں کیسے علیؑ سے محبت نہ کروں حالانکہ میرے اور ان کے درمیان

رشتہ داری ہے اور خدا کی خاطر بھی مجھے ان سے محبت ہے جو ان کے غیر کے لیے نہیں ہے۔
آپؑ نے فرمایا: عنقریب تو اس کے مقابلے میں جنگ کرے گا اور اس کے حق میں ظلم کرے گا۔
اور تو نے جواب میں کہا: نہیں! اس بارے میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس بات کے یاد آنے کے بعد زبیر نے اپنا سر نیچے جھکا لیا اور کہا: میں یہ سب کچھ بھول چکا ہوں۔
امیر المومنینؑ نے فرمایا: چلو اس کو بھی چھوڑو! تو نے میری بیعت رضامندی سے نہیں کی تھی؟
اس نے کہا: جی ہاں۔
پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے میرے اندر کوئی ایسی چیز دیکھی ہے، جس کی وجہ سے تو مجھ سے جدا ہو گیا ہے؟ وہ خاموش ہو گیا اور کچھ دیر کے بعد بولا: نہیں! آپ نے کوئی جرم نہیں کیا۔ خدا کی قسم میں اب آپؑ کے مقابلے میں جنگ نہیں کروں گا۔ پھر وہاں سے واپس لوٹا اور میدان چھوڑ کر بصرہ کی طرف جانے لگا کہ طلحہ نے اس سے کہا: اے زبیر! تجھے کیا ہو گیا ہے کیا ابو طالب کے بیٹے کا جادو تجھ پر اثر تو نہیں کر گیا؟
اس نے کہا: نہیں! اس نے مجھے وہ کچھ یاد کروا دیا ہے جو زمانے نے مجھے فراموش کروا دیا تھا اور دوسرا اس نے میرے لیے اپنی بیعت لینے پر میرے خلاف احتجاج کیا ہے۔ طلحہ نے کہا: ایسا نہیں، بلکہ تو بزدل ہو گیا ہے اور تیرے اوپر جادو اثر کر چکا ہے۔ زبیر نے کہا: نہیں! میں بزدل نہیں ہوں بلکہ اس نے مجھے یاد کروایا ہے اور وہ اب مجھے یاد آ گیا ہے۔ عبداللہ (یعنی طلحہ) نے کہا: اب جبکہ دونوں لشکر جمع ہو چکے ہیں اور لڑائی کے لیے صف بندی ہو چکی ہے اب تو چھوڑ کر جا رہا ہے۔ کل قریش کو کیا جواب دے گا کہ میں بزدل ہو گیا تھا۔ اب دشمنوں کو طعنہ زنی کا موقع فراہم نہ کر اور جنگ سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو ذلت و رسوائی سے دوچار مت کر۔
زبیر نے کہا: اب بتائیں کیا کروں؟ جبکہ میں قسم اٹھا چکا ہوں کہ علیؑ سے جنگ نہیں کروں گا۔ طلحہ نے اس سے کہا: قسم کا کفارہ ادا کر دو لیکن ہمارا سارا کام خراب نہ کر۔
زبیر نے کہا: ہاں، میرے پاس ایک غلام ہے، جس کا نام مکحول ہے میں قسم کے کفارے کے طور پر اس کو آزاد کرتا ہوں۔ پھر وہ دوبارہ ان کے ساتھ جنگ میں شریک ہو گیا۔
جو کچھ زبیر نے کہا تھا اور پھر دوبارہ علیؑ کے مقابلے میں جنگ میں شریک ہوا۔ اس کے

بارے میں ہمام ثقفی نے اشعار پڑھے:

أيعتق مکحولا ويعصى نبيه
لقد تاه عن قصد الهدیٰ ثم عوق

''کیا تو نے مکحول کو اپنے نبیؐ کی نافرمانی کرنے کی خاطر آزاد کیا ہے
تحقیق تو ہدایت حاصل کرنے کے بعد دوبارہ نافرمان ہو چکا ہے''۔

اینوی بهذا الصدق والبر والتقی
سيعلم يوماً من يبر ويصدق

''کیا اس نے اس آزادی سے سچائی، نیکی اور تقویٰ کا ارادہ کیا ہے،
عنقریب قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا کہ کون نیک اور کون سچا ہے''۔

اشتان ما بين الضلالة والهدی
وشتان من يعصى النبی ويعتق

''گمراہی اور ہدایت کے درمیان بہت فرق ہے نبی کی نافرمانی اور
غلام کو آزاد کرنے میں بھی واضح فرق ہے''۔

ومن هو فی ذات الاله مشمر
يكبر بوّار به ويصدق

''کون ہے وہ جس نے ذاتِ خدا کے بارے میں جفاکشی کی، پھر تکبر
کیا اور اس کو بابرکت قرار دے رہا ہے اور صدقہ دے رہا ہے''۔

أفی الحق أن يعصى النبی سفاهة
ويعتق عن عصيانه ويطلق

''کیا یہی حق ہے کہ بیوقوفی میں نبیؐ کی نافرمانی کی جائے اور پھر اس
نافرمانی سے بچنے کے لیے غلام کو آزاد کیا جائے''۔

كذافق ماء للسراب يؤمه
ألا فی ضلال ما يصب ويدفق

''یہ ایسے ہی ہے جیسے سراب، جو انسان کو پانی نظر آتا ہے لیکن وہ دھوکا

ہوتا ہے اور جب انسان اس کے قریب پہنچتا ہے تو وہ جلدی سے آگے چلا جاتا ہے"۔

قیامت کے دن ہر شخص اپنے امام کے ساتھ ہوگا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أحمد بن سعيد الهمدانی قال: حدثنا العباس ابن بكر قال: حدثنا محمد بن زكريا قال: حدثنا كثير بن طارق قال: سألت زيد بن علی بن الحسين عليهما السلام عن قوله تعالٰی: ﴿لا تدعوا اليوم ثبوراً واحداً وادعوا ثبرا كثيرا﴾ فقال زيد: ياكثير انك رجل صالح ولست بمتهم وانی خائف عليك أن تهلك، انه اذا كان يوم القيامة أمر اللّٰه باتباع كل امام جائر الی النار، فيدعون بالويل والثبور ويقولون لامامهم يامن أهلكنا هلم الآن فخلصنا مما نحن فيه، فعندها يقال لهم ﴿لا تدعوا اليوم ثبوراً واحداً وادعوا ثبوراً كثيراً﴾۔

ثم قال زيد بن علی: حدثنی أبی عن أبيه الحسين بن علی عليهما السلام قال: قال رسول اللّٰه ﷺ لعلی بن أبی طالب عليه السلام: أنت ياعلی واصحابك فی الجنة، أنت ياعلی وأتباعك فی الجنة۔

(بحذف اسناد) کثیر بن طارق بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت زیدؒ بن علیؑ بن حسینؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا جس میں خدا فرماتا ہے:

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا

"آج تم ایک موت و ہلاکت مت پکارو بلکہ آج تم بہت زیادہ موتوں اور ہلاکتوں کو آواز دو"۔ (سورۂ فرقان، آیت ۱۴)

جناب زیدؒ نے فرمایا: اے کثیر! تو ایک نیک اور صالح شخص ہے اور تو برائی کے ساتھ

متھم بھی نہیں ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہلاک نہ ہو جائے، کیونکہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر جابر و ظالم امام کی اتباع کرنے والوں کو جہنّم کی طرف جانے کا حکم فرمائے گا تو وہ اس وقت ہلاکت اور موت کو آواز دیں گے اور اپنے اماموں سے کہہ رہے ہوں گے: اے ظالمو! جنہوں نے ہمیں ہلاکت میں ڈالا ہے، آج ہمیں چھوڑ رہے ہو اور ہمیں عذاب میں ڈالا ہے، آج ہمیں چھوڑ رہے ہو اور ہمیں عذاب سے نجات نہیں دلا رہے؟ اس وقت ان سے کہا جائے گا: آج ایک موت کو آواز نہ دو بلکہ زیادہ موتوں کو پکارو!

پھر جناب زید بن علیؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد حسینؑ بن علیؑ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے حضرت علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ ! آپؑ اور آپؑ کے ساتھی جنت میں جائیں گے۔ آپؑ اور آپؑ کی اتباع کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

ایمان کیا ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر ابن محمد بن قولويه عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن سعدان بن مسلم عن أبى بصير قال: سألت أبا عبدالله علیہ السلام ما الايمان؟ فجمع لى الجواب فى كلمتين فقال: الايمان بالله أن لا تعصى الله۔ قلت: فما الاسلام؟ فجمعه في كلمتين فقال: من شهد شهادتنا ونسك نسكنا وذبح ذبيحتنا.

(بحذف اسناد) ابوبصیرؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپؑ نے دو لفظوں میں جامع جواب عطا فرمایا: اللہ پر ایمان یہ ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ پھر میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ نے اس کا جواب بھی دو جملوں میں جواب عطا فرمایا: جو ہماری شہادت کی شہادت دے اور ہمارے طریقہ پر عبادت کرے اور ہمارے طریقہ پر اپنا ذبیحہ کرے۔

مساجد آخرت کے بازار ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الطيب التحسين بن محمد التمار قال: حدثنا أحمد بن محمد قال: حدثنا العنزی قال: حدثنا علی بن الصباح قال: أخبرنا أبو المنذر عن أبی صالح عن أبی هريرة قال: قال رسول اللهﷺ: المساجد سوق من أسواق الآخرة قراها المغفرة وتحفتها الجنة۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہؓ نے رسولِؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مساجد آخرت کے بازاروں میں سے ہیں۔ ان میں رکنا مغفرت ہے اور ان کا تحفہ جنت ہے۔

مومنِ کامل کون ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضی أبوبكر محمد بن عمر بن مسلم الجعابی قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمدانی قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن قال: حدثنا عبدالله بن محمد ابن علی بن عبدالله بن جعفر بن أبی طالب قال: حدثنی أبی انه سمع جعفر ابن محمد يحدث عن أبيه عن جده قال: قال رسول اللهﷺ أكمل المؤمنين ايماناً أحسنهم خلقا۔

(بحذفِ اسناد) جناب عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالبؑ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے جعفر بن محمدؑ سے سنا ہے کہ انھوں نے رسولِؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل الایمان وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔

وہ عمل جس سے انسان محبوبِ خدا بن جاتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضی أبوبكر محمد بن عمر بن مسلم بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد ابن محمد بن سعيد قال: حدثنی سليمان بن محمد الهمدانی قال: حدثنی محمد بن عمران قال: حدثنا محمد بن عيسٰی الكندی عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: جاء اعرابی الی رسولؐ اللّٰه فقال: يامحمد أخبرنی بعمل يحبنی اللّٰه عليه۔ قال: يااعرابی ازهد فی الدنيا يحبك اللّٰه عزوجل، وازهد فی ما فی أيدی الناس يحبك الناس۔

قال: قال جعفر بن محمد عليهما السلام: من أخرجه اللّٰه تعالٰی من ذل المعصية الی عز التقوی اغناه اللّٰه بلامال، وأعزه بلاعشيرة، وآنسه بلا بشر، ومن خاف اللّٰه عزوجل اخاف اللّٰه منه كل شئ، ومن لم يخف اللّٰه عزوجل أخافه اللّٰه من كل شئ۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد علیہما السلام نے فرمایا: ایک اعرابی حضرت رسولِ خداؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں محبوبِ خدا بن جاؤں۔

آپؐ نے فرمایا: اے اعرابی! دنیا میں زہد اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، اس سے بے نیازی ظاہر کرو، لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

پھر حضرت امام جعفر بن محمد علیہما السلام نے فرمایا: جس شخص کو خداوند معصیت کی ذلت سے نکال کر تقویٰ کی عزت میں داخل کر دے تو بغیر مال کے وہ غنی کر دیتا ہے اور بغیر خاندان کے اس کو عزیز قرار دیتا ہے اور بغیر کسی بشر کے اس کو انس عطا کر دیتا ہے۔ جو خدا سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز میں اس کا خوف پیدا کر دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ ہر چیز کا

خوف اس کے دل میں پیدا کر دیتا ہے۔

ولایتِ اہلِ بیتؑ کے کوئی عمل بھی قبول نہیں ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا الحسن بن علی بن الحسن الکوفی قال: حدثنا اسماعیل بن محمد المزنی قال: حدثنا سلام بن أبی عمرة الخراسانی عن سعد بن سعید عن یونس بن الحباب عن علی بن الحسین زین العابدین قال: قال رسول اللهؐ : ما بال أقوام اذا ذکر عندهم آل ابراهیم فرحوا وستبشروا، واذا ذکر عندهم آل محمد علیهم السلام اشمأزت قلوبهم؟ والذی نفس محمد بیده لو ان عبداً جاء یوم القیامة بعمل سبعین نبیاً ما قبل الله ذٰلك منه حتٰی یلقاه بولایتی وولایة أهل بیتی۔

حضرت امام علیؑ بن حسین زین العابدین علیہ السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب اُن کے سامنے حضرت ابراہیمؑ کی آل کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ خوش ہو جاتے ہیں اور جب اُن کے سامنے آلِ محمدؐ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے چہرے خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور اُن کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے؟ مجھے قسم ہے اُس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میں محمدؐ کی جان ہے، اگر کوئی شخص قیامت کے روز ستر (۷۰) انبیاءؑ کے برابر عمل لے کر بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا اور اس کے دل میں میری اور میرے اہلِ بیتؑ کی ولایت نہ ہوگی تو اُس کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

جنگِ موتہ کے حالات

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا علی بن سلیمان قال: حدثنا محمد ابن حمید قال: حدثنا محمد بن

اسحاق المسيبى قال: حدثنا محمد بن فليح عن موسٰى بن عقبة عن محمد بن شهاب الزهرى قال: لما قدم جعفر بن أبى طالبؓ من بلاد الحبشة بعثه رسول اللّٰهﷺ الى مؤتة واستعمل على الجيش معه زيد بن حارثة وعبداللّٰه بن رواحة، فمضى الناس معهم حتٰى كانوا بتخوم البلقاء فلقيهم جموع هرقل من الروم والعرب فانحاز المسلمون الى قرية يقال لها مؤتة، فالتقى الناس عندها واقتتلوا قتالاً شديداً، وكان اللواء يومئذ مع زيد بن حارثه فقاتل به حتٰى شاط فى رماح القوم، ثم أخذه جعفر فقاتل به قتالا شديداً، ثم اقتحم عن فرس له شقراء فعقرها وقاتل حتٰى قتل۔

قال: وكان جعفر أول رجل من المسلمين عقر فرسه فى الاسلام، ثم أخذ اللواء عبداللّٰه بن رواحة فقاتل حتٰى قتل، فأعطى المسلمون اللواء بعدهم خالد بن الوليد، فناوش القوم ورا وغهم حتى انجاز بالمسلمين منهزماً ونجا بهم من الروم، وأنفذ رجلا من المسلمين يقال له عبدالرحمٰن بن سمرة الى النبیؐ بالخبر، فقال عبدالرحمٰن: فصرت الى النبى صلى اللّٰه عليه وآله فلما وصلت الى المسجد قال لى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله: على رسلك يا عبدالرحمٰن۔ ثم قال صلى اللّٰه عليه وآله: اخذ اللواء زيد فقاتل به فقتل رحم اللّٰه زيداً، ثم أخذ اللواء جعفر وقاتل وقتل رحم اللّٰه جعفراً، ثم أخذ اللواء عبداللّٰه بن رواحة وقاتل وقتل فرحم اللّٰه عبداللّٰه۔

قال: فبكى اصحاب رسول اللّٰه وهم حوله، فقال لهم النبى صلى اللّٰه عليه وآله وما يبكيكم؟ فقالوا: وما لنا لا نبكى وقد ذهب خيارنا وأشرافنا وأهل الفضل منا۔ فقال لهمؑ:

لا تبکوا فانما مثل اُمتی مثل حدیقة قام علیها صاحبها فأصلح رواکبها وبنی مساکنها وحلق سعفها فأطعمت عاماً فوجاً ثم عاما فوجا فلعل اخرمها طعما أن یکون أجودها قنوانا واطولها شمراخا، والذی بعثنی بالحق نبیا لیجدن عیسٰی بن مرّیم فی اُمتی خلقاً من حواریه۔

قال: وقال کعب بن مالک یرثی جعفر بن أبی طالبؓ وعن المستشهدین معه :

هدت العیون ودمع عینك تهمل
سحاً کما وکف الضباب المخضل

وکأن ما بین الجوانح والحشا
مما تأوبنی شهاب مدخل

وجداً علی النفر الذین تتابعوا
یوماً لمؤتة اسندوا لم یغفلوا

فتغیر القمر المنیر لفقدهم
والشمس قد کسفت وکادت تأفل

قوم علی بنیانهم من هاشم
فرع اشم و سؤدد ما ینقلوا

قوم بهم نصر الاله عباده
وعلیهم نزل الکتاب المنزل

وبهدیهم رضی الاله لخلقه
وبجهدهم نصر النبی المرسل

بیض الوجوه تری بطون أکفهم
تندی اذا اغبر الزمان الممحل

(بحذف اسناد) محمد بن شہاب زہری سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: جب جعفر بن ابو طالبؑ ہجرتِ حبشہ سے واپس آئے تو رسولِؐ خدا نے آپ کو موتہ کی طرف روانہ کیا اور آپ کے ساتھ ایک لشکر بھی تھا، جس میں زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ بھی شامل تھے۔ یہ لوگ آپ کی قیادت میں جا رہے تھے کہ بلقاء کی سرحد تک پہنچ گئے۔ وہاں پر ان کا روم اور عرب کے ایک لشکر سے آمنا سامنا ہو گیا۔ مسلمانوں کا گروہ موتہ کے قریہ کے قریب اُن کے گھیرے میں آ گیا اور وہاں دونوں لشکروں کے درمیان شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ اس وقت لشکرِ اسلام کا پرچم زید بن حارثہ کے ہاتھوں میں تھا۔ وہ لڑ رہے تھے، یہاں تک کہ وہ دشمن کے نیزوں کا نشانہ بن گئے اور شہید ہو گئے۔ پھر پرچم حضرت جعفر بن ابی طالبؑ نے تھام لیا۔ آپ نے بھی اس پرچم کے سائے میں شدید لڑائی کی۔ آپؑ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

راوی بیان کرتا ہے: مسلمانوں میں سب سے پہلے مسلمان حضرت جعفرؑ تھے، جو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے گھوڑے سے گرے تھے۔ پھر پرچمِ اسلام کو عبداللہ بن رواحہ نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ اس کے بعد مسلمانوں نے پرچم اسلام خالد بن ولید کے سپرد کر دیا۔ اُس نے دشمن پر حملہ کیا اور ان کو دھوکا دیتے ہوئے مسلمانوں کے لشکر سمیت شکست کے ساتھ پسپائی اختیار کی اور اس طرح ان کو بچا کر روم سے واپس لے آیا۔

مسلمانوں میں سے ایک شخص جس کا نام عبدالرحمان بن سمرہ تھا وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اُن سے آگے نکل آیا۔ وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب وہ نبی اکرمؐ کے پاس آیا تو اُس وقت آپؐ مسجد میں تھے وہ بیان کرتا ہے کہ رسولِؐ خدا نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمان! کیا پیغام لے کر آئے ہو۔

پھر آپ نے فرمایا: سب سے پہلے پرچمِ اسلام زید نے اپنے ہاتھوں میں لیا اور اُس نے جنگ کی اور وہ شہید ہو گیا، خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ پھر پرچم اسلام جعفرؑ نے اُٹھایا اور اُس نے جنگ کی اور وہ بھی شہید ہو گیا، خدا اس پر بھی رحم فرمائے۔ پھر پرچم اسلام عبداللہ بن رواحہ نے اُٹھایا اور اُس نے جنگ کی اور وہ بھی شہید ہو گیا، خدا اس پر رحم فرمائے۔

راوی بیان کرتا ہے: یہ خبر سننے کے بعد نبی اکرمؐ کے اصحاب جو آپ کے اردگرد بیٹھے تھے، نے رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نے اُن سے دریافت کیا: کیا بات ہے تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟

اُنہوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم کیوں نہ روئیں؟ جو ہم سب سے خیر و خبیر تھے اشرف اور افضل تھے، وہ اس دنیا سے چلے گئے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: تم لوگ گریہ نہ کرو، کیونکہ میری امت کی مثال ایک باغ کی سی ہے، جس کا باغبان اس پر کھڑا ہے جو اُس کی بلند شاخوں کو کاٹا رہتا ہے اور اس سے مساکن تیار کرتا رہتا ہے اور وہ اُس کی فضول شاخوں کو کاٹتا ہے۔ یہ باغ ایک سال ایک گروہ کو پھل دیتا ہے اور دوسرے سال دوسرے گروہ کو۔ ہر ایک یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا موٹا پھل زیادہ مزیدار ہوگا اور یہ کھجور کی چوٹی سے زیادہ لمبا ہوگا، اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ اپنی اُمت میں اپنے مددگاروں کی ایک جماعت رکھتے تھے، جن کو اُن کا حواری کہا جاتا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے: کعب بن مالک نے حضرت جعفر بن ابی طالبؑ اور دوسرے شہدا کے لیے یوں مرثیہ پڑھا:

هدت العيون ودمع عينك تهمل
سحاً كما وكف الضباب المخضل

"آنکھیں پھوٹ پڑیں اور اُنہوں نے بادلوں کی طرح آنسو بہانا شروع کر دیئے اور انھوں نے رونے میں بخل کیا"۔

وكأن ما بين الجوانح والحشا
مما تأوبني شهاب مدخل

"گویا کہ ہماری پسلیوں میں کسی نے نیزہ گھونپ دیا ہے"۔

وجداً على النفر الذين تتابعوا
يوماً لمؤتة اسندوا لم يغفلوا

"اور کوشش کرنا واجب ان لوگوں کے لیے ہے جو موتہ کے دن ان کی اتباع کرتے تھے وہ اس کو فراموش نہ کریں"۔

فتغير القمر المنير لفقدهم
والشمس قدر كسفت وكادت تأفل

''چمکتا ہوا چاند اُن کے جانے کی وجہ سے تبدیل ہو گیا اور سورج کو گرہن لگ گیا اور قریب تھا کہ وہ ڈوب جاتا''۔

قوم على بنيانهم من هاشم
فرع اشم و سؤدد ما ينقلوا

''وہ ایسی قوم تھی جن کی بنیاد ہاشم تھے اور وہ ایسی شاخیں ہیں کہ جو سربلند اور ہمیشہ بزرگ و برتر رہنے والے ہیں''۔

قوم بهم نصر الاله عباده
وعليهم نزل الكتاب المنزل

''اور اُن کے سبب اللہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے اور ان پر کتاب کو نازل کرتا ہے''۔

ويهديهم رضى الاله لخلقه
ويجهدهم نصر النبى المرسل

''اور اُن کی ہدایت کی وجہ سے اللہ اپنی خلق پر راضی ہے اور نبی مُرسلؐ کی مدد میں کوشش کرنے کے ساتھ''۔

بيض الوجوه ترى بطون أكفهم
تندى اذا اغبر الزمان الممحل

''جب زمانے کے لوگ بُخل کی گرد سے آلود ہوتے ہیں تو اُس وقت ان کے ہاتھوں کی سخاوت چہروں کو روشن کر دیتی ہے''۔

جنگِ اُحد کے دن نبی اکرمؐ کا دعا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن محمد بن المظفر البزاز قال: حدثنا احمد بن عبيد العطاردي قال: حدثنا أبو بشر بن بكير قال: حدثنا زياد بن

المنذر قال: حدثنی أبو عبدالله مولی بنی هاشم قال: حدثنا أبو سعید الخدری قال: لما کان یوم احد شج النبی صلی اللّٰه علیه وآله فی وجهه وکسرت رباعیته فقامؑ رافعاً یدیه یقول: ان اللّٰه اشتد غضبه علی الیهود أن قالوا ﴿عزیر بن اللّٰه﴾ واشتد غضبه علی النصاری أن قالوا ﴿المسیح بن اللّٰه﴾ وان اللّٰه اشتد غضبه علی من أراق دمی وآذانی فی عترتی۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں: جب اُحد کے دن نبی اکرم کا چہرۂ مبارک زخمی ہوا اور آپؐ کے سامنے والے دانت شہید ہو گئے تھے۔ آپؐ نے اپنے دستِ مبارک کو اُٹھائے ہوئے یوں دعا کی: اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا یہودیوں پر جب اُنہوں نے حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا کہا اور اُس کا سخت غضب ہو۔ نصاریٰ پر، جب اُنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہا اور اللہ کا سخت عذاب ہو اُس شخص پر، جس نے میرا خون بہایا اور مجھے زخمی کیا اور میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دی (واضح رہے کہ حضورؐ اپنی عترت کو پہنچنے والی ایذا سے پیشگی باخبر تھے)۔

لَا فَتیٰ اِلَّا عَلِیٌّ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن علی بن مالك النحوی قال: حدثنا أحمد بن عبدالجبار قال: حدثنا بشر بن بکر عن محمد بن اسحاق عن مشیخة قال: لما رجع علی بن ابی طالبؑ ، من احد ناول فاطمة سیفه وقال:

أفاطم هاك السیف غیر ذمیم
فلست برعدید ولا بلئیم

لعمری لقد أعذرت فی نصر أحمد
ومرضات رب للعباد رحیم

قال: وسمع يوم احد وقد هاجت ريح عاصف كلام هاتف يهتف وهو يقول:

لا سيف الا ذوالفقار
ولا فتى الا على

فاذا ندبتم هالكاً
فابكوا الوفى أخا الوفى

(بحذف اسناد) محمد بن اسحاق نے اپنے ایک بزرگ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں:
جب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اُحد کے میدان سے واپس تشریف لائے تو آپؑ نے جناب سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام کو اپنی تلوار سپرد کرتے ہوئے فرمایا:

أفاطم هاك السيف غير ذميم
فلست برعديد ولا بلئيم

''اے فاطمہؑ! اس تلوار کو سنبھالو یہ اچھی ہے، اس کی اچھائیاں شمار نہیں ہوتیں ۔ پس مَیں بھی بزدل نہیں ہوں اور نہ ہی مَیں وہ کہ جس کی ملامت کی جائے''۔

لعمری لقد أعذرت فی نصر أحمد
ومرضات رب للعباد رحيم

''مجھے اپنی پوری زندگی کی قسم ہے کہ محمدؐ کی نصرت کروں گا اور اپنے ربِ رحیم کی خوشنودی حاصل کروں گا''۔

راوی بیان کرتا ہے: اُحد کے دن یہ سنا گیا کہ ایک تیز ہوا چلی، اس میں ایک ھاتف (یعنی ندا دینے والا جو نظر نہ آیا) کی آواز سنائی دی، جو یہ کہہ رہا تھا:

لا سيف الا ذوالفقار
ولا فتٰى الا على

''کوئی تلوار نہیں سوائے ذوالفقار کے اور کوئی جوان نہیں سوائے علیؑ کے''۔

فاذا ندبتم هالكاً
فابكوا الوفى أخا الوفى

''جب تم کسی مرنے والے پر گریہ کرنا چاہتے ہو پس گریہ کرو۔ پورا پورا عطا کرتا ہے اور پورا دینے والے کا بھائی ہے''۔

حضرت عمارؓ کا جناب عائشہ سے مکالمہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن محمد الکاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی بن عبدالکریم الزعفرانی قال: حدثنی أبواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی قال: حدثنا محمد بن عثمان عن أبی عبدالله الأسلمی عن موسٰی بن عبدالله الاسدی قال: لما انهزم أهل البصرة أمر علی بن أبی طالبؑ ان تنزل عائشة قصر أبی خلف، فلما نزلت جاء ها عمار بن یاسر رضی الله عنه فقال لها: یا أمة کیف رأیت ضرب بینك دون دینهم بالسیف؟ فقالت: استبصرت یاعمار من أجلی انك غلبت۔ قال أنا اشد استبصارا من ذٰلك، أم والله لو ضربتمونا حتٰی تبلغونا سعفات هجر لعلمنا انا علی الحق وانکم علی الباطل۔ فقالت له عائشة، هکذا یخیّل الیك اتق الله یاعمار، فان سنك قد کبرت ودق عظمك وفنی أجلك واذهبت دینك لابن أبی طالب، فقال عمارؒ : انی والله اخترت لنفسی فی أصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله فرأیت علیاً أقرأهم لکتاب الله عزوجل وأعلمهم بتأویله وأشدهم تعظیماً لحرمته وأعرفهم بالسنة، مع قرابته من رسول الله صلی الله علیه وآله وعظم عنائه وبلائه فی الاسلام۔ فسکتت۔

(بحذف اسناد) جناب موسیٰ بن عبداللہ الاسدی نے بیان کیا ہے: جب اہلِ بصرہ کے لشکر کو جنگِ جمل میں شکست ہوئی تو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حکم دیا کہ بی بی

عائشہ کو ابو خلف کے مکان پر ٹھہرایا جائے۔ جب اُم المومنین کو ابو خلف کے مکان میں ٹھہرایا گیا تو حضرت عمارؓ یاسر اُن کے پاس تشریف لائے اور بی بی سے کہا! آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کے ان بیٹوں نے جو آپ کے گروہ میں نہیں تھے، آپ کے مقابلے میں کیسے جنگ کی ہے؟

بی بی نے کہا: اے عمارؓ! میں نے غور کیا ہے کہ میری ہی بدولت تم نے لوگوں پر غلبہ حاصل کیا۔

عمارؓ نے کہا: اے ماں! مجھے تو اس سے بھی زیادہ بصیرت حاصل ہوئی ہے۔ خدا کی قسم اگر تم لوگوں سے جنگ کرتے کرتے ہمیں بلند چوٹیوں پر جانا پڑتا تو ہم ضرور جاتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور تم سب باطل پر ہو۔

بی بی عائشہؓ نے آپ سے یوں کہا: اے عمارؓ! اللہ سے ڈرو، کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم بوڑھے ہو چکے ہو اور تمھاری ہڈیاں ٹیڑھی ہو چکی ہیں اور تمھاری موت قریب ہے، تم ابو طالبؑ کے بیٹے کی خاطر اپنا دین ضائع کر دو گے۔

جناب عمارؓ نے بی بی سے کہا: خدا کی قسم، میں نے تمام احبابِ رسولؐ خدا کا خود امتحان لیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ علی علیہ السلام اُن سب سے زیادہ کتابِ خدا کو پڑھنے والے اور اس کی تاویل و تفسیر جاننے والے اور اپنی حرمت کے اعتبار سے سب سے زیادہ عزت والے اور نبی اکرمؐ کی سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے اور رسولِ اکرمؐ کے ساتھ (سب سے زیادہ) قربت رکھنے والے ہیں اور اسلام میں ان کی سب سے زیادہ خدمات ہیں اور (سب سے زیادہ) مصیبت برداشت کرنے والے ہیں۔ جب بی بی نے یہ سنا تو خاموش ہو گئی۔

اہل کوفہ کے بارے میں ابو عبداللہؑ نے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن أحمد ابن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسیٰ عن الحسن بن علی ابن أبی حمزة عن عبدالله بن الوليد قال: دخلنا علی أبی عبدالله علیه السلام فی زمن بنی مروان فقال: ممن أنتم؟ قلنا: من

أهل الكوفة. قال: ما من البلدان أكثر محباً لنا من أهل الكوفة لا سيما هذه العصابة، ان الله هداكم لأمر جهله الناس، فاجبتمونا وابغضنا الناس، وبايعتمونا وخالفنا الناس، وصدقتمونا وكذبنا الناس، فأحياكم الله محيانا وأماتكم مماتنا، فاشهد على أبى كان يقول: ما بين أحدكم وبين ان يرى ما تقربه عينه أو يغتبط الا ان تبلغ نفسه هكذا ـ وأهوى بيده الى حلقه ـ وقد قال الله عزوجل فى كتابه: ﴿ولقد أرسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم أزواجاً وذرية﴾ فنحن ذرية رسول الله صلى الله عليه وآله.

(بحذفِ اسناد) عبداللہ ابن ولیدؒ بیان کرتے ہیں: بنی مروان کے زمانہ میں ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپؑ نے ہم سے پوچھا: تم کون ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہم کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اتنے ہمارے محبّ کسی دوسرے شہر میں نہیں ہیں، جتنے کوفہ میں ہیں خصوصاً اس زمانے کے لوگوں میں ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو ہمارے حق کی معرفت و ہدایت عطا کی ہے جبکہ دوسرے لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ پس تمہیں ہمارا محبّ قرار دیا ہے جبکہ دوسرے لوگ ہمارے دشمن ہیں۔ تم لوگوں نے ہماری بیعت کی ہے جبکہ دوسرے لوگ ہمارے مخالف ہیں۔ تم لوگ ہماری تصدیق کرنے والے ہو، جبکہ دوسرے ہماری تکذیب کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمارے طرزِ زندگی پر زندہ رکھے اور ہماری طرح تمہیں موت عطا فرمائے۔

میں نے آپؑ کو یوں فرماتے ہوئے پایا: تم میں سے ہر ایک جو دیکھتا اور سنتا ہے وہ گواہ رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً

''اور ہم نے تم سے پہلے اور (بھی) بہتیرے پیغمبر بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں بھی دیں اور اولاد (بھی عطا کی)''۔ (سورۂ رعد، آیت ۳۸)

چوتھے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح

(وبالاسناد) قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر ابن محمد بن قولويه عن أبه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمدؑ يقول: ان في السماء الرابعة ملائكة يقولون في تسبيحهم ﴿سبحان من ذل هذا الخلق القليل من هذا الخلق الكثير على هذا الدين العزيز﴾۔

(بحذف اسناد) مفضل بن عمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: آسمان چہارم میں جو ملائکہ ہیں وہ تسبیح یوں پڑھتے ہیں:

سبحان من ذل هذا الخلق القليل من هذا الخلق الكثير على هذا الدين العزيز

''پاک ومنزہ ہے وہ ذات جس نے اپنی ساری مخلوق میں سے ان چند لوگوں کو اپنے عزیز دین کا مطیع قرار دیا ہے''۔

نبی اکرمؐ پر درود

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا عبيد بن حمدون قال: حدثنا محمد بن حسان بن سهيل قال: حدثنا عامر بن الفضل عن بشر بن سالم البجلي ومحمد بن عمران الذهلي عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من نسی الصلاة علی اخطأ طريق الجنة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے گا، وہ جنت کی طرف جانے والا راستہ بھی

بھول جائے گا۔

مساجد زمین پر سب سے مبارک جگہ ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: حدثنا سعد بن ابن عبدالله قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن سيف بن عميرة عن جابر الجعفى عن ابى جعفر محمد بن على الباقر عليه السلام عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله لجبرئيل عليه السلام: أى البقاع أحب الى الله تبارك وتعالٰى؟ قال: المساجد وأحب أهلها الى الله اولهم دخولًا اليها وآخرهم خروجاً منها۔ قال: فأى البقاع ابغض الى الله تعالٰى؟ قال: الاسواق وابغض أهلها اليه اولهم دخولًا اليها وآخرهم خروجاً منها۔

(بحذف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے جبرئیلؑ سے سوال کیا: اے جبرائیل! زمین پر سب سے زیادہ مبارک جگہ کون سی ہے جس کو خدا پسند کرتا ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ جگہ مسجد ہے اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ وہ بندہ محبوب ہے جو سب سے پہلے مسجد میں آئے اور سب سے آخر میں مسجد سے جائے۔

پھر آپؐ نے سوال کیا: زمین کا وہ کون سا ٹکڑا ہے جو خدا کے غضب کا باعث بنتا ہے؟ جبرئیلؑ نے عرض کیا: وہ بازار ہیں اور وہ لوگ جو بازار میں سب سے پہلے جاتے ہیں اور سب سے آخر میں کاروبار بند کر کے آتے ہیں خدا کے غضب کے مستحق ہیں۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى

محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی قال: حدثنا عبید بن أحمد بن مستورد قال: حدثنا عبداللّٰه بن یحییٰ قال: حدثنا محمد بن عثمان بن زید بن بکار بن الولید الجهنی قال: سمعت أبا عبداللّٰه جعفر بن محمدعلیہ السلام یقول: من دخل سوقاً فقال: ﴿أشهد أن لا اله الا اللّٰه وان محمداً عبدهٗ ورسوله اللهم انی أعوذبك من الظلم والمأثم والمغرم﴾۔ کتب اللّٰه له من الحسنات عدد من فیها من فصیح وأعجم۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن عثمان بن زید بن بکار بن ولید الجہنی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص بازار میں جاتے وقت یہ دعا پڑھے:

اشهد ان لا اله الا اللّٰه وان محمدا عبدهٗ ورسوله اللهم انی اعوذبك من الظلم والمائم والمغرم

''میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے میرے اللہ! میں ظلم، گناہ، دھوکا دہی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں''۔

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے، اس بازار میں جتنے عربی و عجمی لوگ موجود ہوں گے، کی تعداد کے برابر نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

نبی اکرمؐ کی ولادت کے دن اہلِ کتاب کا مکہ والوں سے سوال کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعید قال: حدثنی أحمد بن یوسف الجعفی قال: حدثنا محمد بن حسان قال: حدثنا حفص بن راشد الهلالی قال: حدثنا محمد بن عباد بن سریع البارقی قال:

سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لما ولد النبى صلى الله عليه وآله ولد ليلًا فأتى رجل من أهلٰ الكتاب الى الملأ من قريش وهم مجتمعون هشام بن المغيرة ووليد بن المغيرة وعتبة وشيبة فقال: أولد فيكم الليلة مولود؟ قالوا: لا وما ذاك؟ قال: لقد ولد فيكم الليلة أو بفلسطين مولود اسمه أحمد به شامة يكون هلاك أهل الكتاب على يديه فسألوا فأخبروا، فطلبوه فقالوا: لقد ولد فينا غلام. فقال قبل ان آتيكم أو بعد؟ قالوا: قبل. قال: فانطلقوا معى أنظر اليه، فأتوا أمه وهو معهم فأخبرتهم كيف سقط وما رأت من النور قال اليهودى: فأخرجيه، فنظر اليه ونظر الى الشامة فخر مغشياً عليه، فأدخلته امه فلما أفاق قالوا له: ويلك مالك؟ قال ذهبت نبوة بنى اسرائيل الى يوم القيامة هذا والله مبيرهم، ففرحت قريش لذلك، فلما رأى فرحهم قال: والله ليسطون بكم سطوة يتحدث بها أهل المشرق وأهل المغرب۔

محمد بن عباد بن سریع بارقی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: نبی اکرمؐ جس رات پیدا ہوئے اس کے دوسرے دن اہلِ کتاب میں سے ایک شخص قریش کے سرداروں کے پاس آیا، جو ایک مقام پر جمع تھے اور جن میں ہشام بن مغیرہ، ولید بن مغیرہ عتبہ اور شیبہ بھی تھے۔ اس شخص نے ان کے پاس آ کر کہا: کیا تمھارے یہاں آج رات کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ ان سب نے اس کے جواب میں کہا: نہیں! (مگر) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

اس نے کہا: آج رات تمھارے ہاں یا فلسطین میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے جس کا نام احمد ہے، اس کے جسم پر ایک نشان ہے اور تمام اہلِ کتاب اس کے ہاتھوں ہلاک و ذلیل ہونے والے ہیں۔ تم سب پتہ کرو اور اس کے بارے میں مجھے بتاؤ۔ انھوں نے پتہ کیا تو انھیں معلوم ہوا (کہ ایسا ہوا ہے)۔ انھوں نے اس شخص کو بتایا: ہاں! ہمارے ہاں! آج رات ایک بچہ پیدا

ہوا ہے۔ اس نے سوال کیا: کیا میرے، تمھارے پاس آنے سے پہلے پیدا ہوا ہے یا بعد میں؟

انھوں نے جواب دیا: تمھارے آنے سے پہلے ہوا ہے۔

پھر اس نے کہا: تم میرے ساتھ چلو میں اس بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ وہ سارے آپؐ کی والدہ ماجدہ کے پاس آئے اور وہ اہل کتاب بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپؐ کی والدہ ماجدہ نے ان کو بتایا کہ آپؐ کیسے پیدا ہوئے اور آپؐ کی پیدائش کے وقت جو نور دیکھا تھا اس کے بارے میں بیان فرمایا۔ اس یہودی نے کہا: آپؐ لوگ اس بچے کو لے کر آئیں میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔

آپؐ کی والدہ ماجدہ آپؐ کو لے کر باہر آئیں جیسے ہی اُس نے بچے کو دیکھا اور نشان (یعنی مہرِ نبوت) کو موجود پایا تو یہودی غش کھا کر گر گیا۔ آپؐ کی والدہ ماجدہ آپؐ کو لے کر اندر چلی گئیں۔

جب اس شخص کو غش سے افاقہ ہوا تو ان سب سرداروں نے اس سے دریافت کیا، تجھے کیا ہو گیا تھا؟ اس نے کہا: (آج) بنی اسرائیل کی نبوت قیامت تک کے لیے ختم ہو گئی ہے اور یہ اسے ختم کرنے والا ہے۔ جب قریش نے اس کی اس بات کو سنا تو بہت خوش ہوئے۔ جب اس نے ان کی خوشی کو دیکھا تو کہا: خدا کی قسم، تم لوگ اس کے ساتھ مل کر ایسا حملہ کرو گے جس سے تمام اہلِ مشرق و مغرب میں اس کا نام اور خبر پھیل جائے گی (یعنی اس کی نبوت تمام اہلِ مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی)۔

مولائے کائناتؑ کی وصیت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن القاسم الانباری قال: حدثنا أحمد بن عبيد قال: حدثنا عبدالرحيم بن قيس الهلالی قال: حدثنا العمری عن أبی حمزة السعدی عن أبيه قال: أوصی اميرالمؤمنين علی بن ابی طالب علیہ السلام الی الحسن بن علی علیہ السلام فقال فيما أوصی به اليه: يابنی لافقر أشد من الجهل، ولا عدم أعدم من العقل،

ولا وحدة اوحش من العجب، ولا حسب كحسن الخلق، ولا ورع كالكف عن محارم اللّٰه، ولا عبادة كالتفكر فی صنعة اللّٰه عزوجل۔

یابنی العقل خلیل المرء، والحلم وزیره، والرفق والده، والصبر من خیر جنوده۔

یابنی انه لابد للعاقل من أن ینظر فی شأنه فلیحفظ لسانه ولیعرف أهل زمانه۔

یابنی ان من البلاء الفاقة، وأشد من ذٰلك مرض البدن، وأشد من ذٰلك مرض القلب، وان من النعم سعة المال، وأفضل من ذٰلك صحة البدن، وأفضل من ذٰلك تقوی القلوب۔

یابنی للمؤمن ثلاث ساعات: ساعة یناجی فیها ربه، وساعة یحاسب فیها نفسه، وساعة یخلو فیها بین نفسه ولذتها فیما یحل ویجمل، ولیس للمؤمن بد من ان یکون شاخصاً فی ثلاث: مرمة لمعاش، أو خطوة لمعاد، أو لذة فی غیر محرم۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ سعدی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:
امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اپنے فرزند حضرت امام حسنؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میرے بیٹے! جہالت سے بڑا کوئی فقر اور غربت نہیں ہے۔ سب سے بڑی محرومی عقل سے محرومی ہے تعجب اور حیرانی سے زیادہ کوئی وحشت ناک چیز نہیں ہے۔ اچھے اخلاق سے زیادہ اچھا کوئی حسب نہیں ہے۔ خدا کی حرام کردہ چیزوں سے اپنے آپ کو روکنے سے زیادہ کوئی پرہیزگاری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صنعت میں غور وفکر کرنے سے زیادہ کوئی عبادت نہیں ہے۔

اے میرے فرزند! عقل انسان کی دوست ہے۔ حلم و بردباری اس کا وزیر ہے۔ نرمی اس کا باپ ہے اور صبر اس کا بہترین لشکر ہے۔

اے میرے فرزند! عقل مند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی شان اور عزت کی طرف نظر رکھے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اپنے زمانے والوں کو پہچانے۔

اے میرے فرزند! تنگ دستی اور فقر و فاقہ سب سے بڑی مصیبت ہے اور اس سے سخت جسم کا مریض ہونا ہے اور اس سے زیادہ سخت دل کا بیمار ہونا ہے۔ نعمات میں سے (ایک) مال کی وسعت ہے۔ اور اس سے بڑی نعمت جسمانی صحت ہے اور اس سے بڑھ کر اور افضل دل کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

اے میرے فرزند! مومن کے لیے تین وقت ہیں:

۱۔ وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔
۲۔ وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔
۳۔ وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے نفس کو آزاد چھوڑ دیتا ہے تاکہ وہ حلال اور پاکیزہ چیزوں سے لذت حاصل کرے۔

مومن کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تین چیزوں میں توجہ رہے:

۱۔ اپنی معاش کی اصلاح پر توجہ دے
۲۔ اس کے قدم آخرت کی طرف ہوں
۳۔ وہ حرام کردہ چیزوں کے علاوہ چیزوں سے لذت حاصل کرے۔

حضرت سلمان فارسیؓ نے جواب میں فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثني محمد بن يعقوب الكليني رحمه الله عن علي بن ابراهيم بن هاشم عن محمد بن عيسٰى بن عبيد عن حنان ابن سدير الصيرفي عن أبيه عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام قال: جلس جماعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله ينتسبون ويفتخرون وفيهم سلمان رحمه الله ، فقال له عمر: ما نسبتك أنت يا سلمان وما اصلك؟ فقال: انا سلمان بن عبدالله، كنت ضالًا فهداني الله بمحمد صلى الله عليه وآله، وكنت عائلًا فأغناني الله بمحمد صلى الله عليه وآله، وكنت مملوكاً فأعتقني الله بمحمد صلى الله عليه

وآله، فهذا حسبي ونسبي ياعمر۔

ثم خرج رسول الله صلى الله عليه وآله فذكر له سلمان ما قال عمر وما أجابه فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: يامعشر قريش ان حسب المرء دينه، ومروته خلقه، وأصله عقله۔ قال الله تعالى: ﴿يأيها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان أكرمكم عندالله أتقاكم﴾ ثم أقبل على سلمان رضي الله عنه فقال له: ياسلمان انه ليس لأحد من هؤلاء عليك فضل الا بتقوى الله، فمن كنت أتقى منه فأنت أفضل منه۔

(بحذف اسناد) ابن سدید صیرفی نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن رسولؐ خدا کے اصحاب کی ایک جماعت اپنے اپنے نسب بیان کر کے فخر کر رہی تھی۔ ان میں حضرت سلمان رحمتہ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔ سلمانؓ سے عمر بن خطاب نے کہا: اے سلمان! تیرا نسب کیا ہے؟

آپؓ نے فرمایا: میں سلمان بن عبداللہ ہوں۔ میں گمراہ تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمد مصطفیؐ کے ذریعے ہدایت فرمائی ہے۔ میں غریب و تنگ دست تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمدؐ کے ذریعے (غربت اور تنگ دستی) سے بے نیاز کر دیا ہے۔ میں غلام تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمدؐ کے ذریعے آزادی عطا فرمائی ہے۔ اے عمر! یہ میرا نسب ہے اور یہی میرا حسب ہے۔

پھر رسولؐ خدا باہر تشریف لائے اور سارا واقعہ رسولؐ خدا کی خدمت میں بیان کر دیا گیا۔ تو رسولؐ خدا نے فرمایا: اے قریش کے گروہ! انسان کا حسب اس کا دین ہے اور اخلاق اس کی مروت ہے اور عقل اس کی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (سورۂ حجرات، آیت ۱۳)

"اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مذکر اور ایک مونث (یعنی آدمؑ و حواؑ) سے خلق کیا ہے اور پھر تم کو گروہوں اور قبیلوں میں قرار دیا ہے، تا کہ

تمھاری شناخت ہو سکے۔ تحقیق تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت و اکرام والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے"۔

اس کے بعد رسولِ خدا حضرت سلمان رحمتہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے سلمان! ان میں سے کوئی ایک بھی تمھارے مقابلے میں فضیلت نہیں رکھتا مگر وہ جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ پس جس جس سے تم تقویٰ میں فضیلت رکھتے ہو اس اس سے تم افضل ہو۔

علیؑ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أبوعوانة موسٰى بن يوسف بن راشد الكوفي قال: حدثنا محمد بن يحيٰى الاودي قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا فضيل بن الزبير قال: حدثنا أبوعبدالله مولى بني هاشم عن أبي سخيلة قال: حججت أنا وسلمان الفارسي رحمه الله، فمررنا بالربذة وجلسنا الى أبي ذر الغفاري رحمه الله، فقال لنا: انه ستكون بعدي فتنة ولابد منها فعليكم بكتاب الله والشيخ علي ابن أبي طالب فالزموهما، فأشهد على رسول الله صلى الله عليه وآله اني سمعته وهو يقول: علي أول من آمن بي وأول من صدقني وأول من يصافحني يوم القيامة، وهو الصديق الأكبر، وهو فاروق هذه الامة يفرق بين الحق والباطل، وهو يعسوب المؤمنين والمال يعسوب المنافقين-

(بحذفِ اسناد) بنوہاشم کے غلام ابوعبداللہ نے ابوسخیلہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں اور سلمان فارسیؓ حج کے لیے جا رہے تھے کہ ہمارا گزر مقام ربذہ سے ہوا اور ہم ابوذر غفاری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ نے ہم سے فرمایا: میرے بعد ایک فتنہ اُٹھنے ہونے والا ہے۔ اُس کے دوران تمھارے لیے ضروری ہے کہ کتابِ خدا اور بزرگوار علیؑ ابن ابی طالبؑ دونوں

کے دامن سے تمسک رکھنا، کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ علیؑ وہ ہے جو سب سے پہلے میری نبوت پر ایمان لایا اور سب سے پہلے میری تصدیق کی اور قیامت کے دن سب سے پہلے میرے ساتھ مصافحہ کرنے والا ہے۔ یہ صدیق اکبر ہے اور یہ میری امت کا فاروقِ اعظم ہے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اور یہ مومنین کا یعسوب (یعنی بادشاہ) ہے جبکہ منافقین کا یعسوب مال و دولت ہے۔

میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی جماعت ہوں

(وبالإسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی أبی عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد ابن عیسیٰ عن صفوان بن یحییٰ عن یعقوب بن شعیب عن صالح بن میثم التمار رحمہ اللہ قال: وجدت فی کتاب میثم رضی اللّٰه عنه یقول: تمسینا لیلة عند أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب علیہ السلام فقال لنا: لیس من عبد امتحن اللّٰه قلبه بالایمان الا أصبح یجد مودتنا علی قلبه، ولا أصبح عبد ممن سخط اللّٰه علیه الا یجد بغضنا علی قلبه، فأصبحنا نفرح بحب المؤمن لنا ونعرف بغض المبغض لنا، وأصبح محبنا مغتبطا بحبنا برحمة من اللّٰه ینتظرها کل یوم، وأصبح مبغضنا یؤسس بنیانه علی شفا جرف هار، فکأن ذٰلك الشفا قد انهار به فی نار جهنم، وکأن أبواب الرحمة قد فتحت لأصحاب الرحمة، فهنیئًا لأصحاب الرحمة رحمتهم، وتعساً لاهل النار مثواهم، ان عبداً لن یقصر فی حبنا لخیر جعله اللّٰه فی قلبه ولن یحبنا من یحب مبغضنا، ان ذٰلك لا یجتمع فی قلب واحد ﴿وما جعل اللّٰه لرجل من قلبین فی جوفه﴾۔ یحب بهذا قوماً ویحب بالآخر عدوهم، والذی یحبنا فهو

يخلص حبنا كما يخلص الذهب لاغش فيه، ونحن النجباء وافراطنا افراط الانبياء، وأنا وصى الأوصياء، وأنا حزب الله ورسوله علیہ السلام ، والفئة الباغية حزب الشيطان فمن أحب أن يعلم حاله فى حبنا فليمتحن قلبه، فان وجد فيه حب من ألّب علينا فليعلم ان الله عدوه وجبرئيل وميكائيل والله عدو للكافرين۔

(بحذف اسناد) جناب صالح بن میثم التمار رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت میثم رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب میں یہ روایت پڑھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ بسر کی۔ آپؑ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے ایمان کی خاطر امتحان لیا ہو مگر یہ کہ اس حالت میں صبح کرے کہ اپنے دل میں ہماری محبت کو پائے اور جس شخص پر اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو گا وہ صبح نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہمارا بغض پائے۔ جب ہم صبح کرتے ہیں تو مومن کی جو ہمارے ساتھ محبت ہوتی ہے، اس کی وجہ سے ہم خوش ہوتے ہیں اور ہم اپنے ساتھ بغض رکھنے والے کے بغض کو بھی جانتے ہیں اور ہمارے ساتھ محبت کرنے والا جب صبح کرتا ہے تو وہ اِس حالت میں ہوتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ محبت رکھنے کی وجہ سے خوش وخرم ہوتا ہے اور ہر روز اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کا انتظار کرتی ہے۔اور ہمارے ساتھ بغض رکھنے والا اپنے گھر کی بنیاد دریا کے اس کنارے پر رکھ رہا ہوتا ہے جس میں کٹاؤ ہو اور یہ وہ دریا ہو گا جس میں جہنم کی آگ جاری ہے۔

رحمت والوں کے لیے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں نیز رحمت والوں کو ان کے حصے کی رحمت مبارک ہو اور جہنم والوں کو اپنے بُرے ٹھکانے پر افسوس ہو گا۔ تحقیق جو بندہ ہماری محبت میں کوتاہی نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایک خیر (نیکی) قرار دیتا ہے اور جو شخص ہمارے دشمنوں سے محبت کرتا ہے، وہ ہمارے ساتھ محبت ہرگز نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اور اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لیے دو دل قرار نہیں دیے کہ وہ ایک دل کے ذریعے ایک قوم سے محبت کرے اور دوسرے دل کے ذریعے اس کے دشمنوں سے محبت کر سکے۔ پس جو کوئی ہمارے ساتھ محبت کرنے والا ہے اس کی ہمارے ساتھ محبت ایسے خالص

ہو گی جیسے سونا ہے کہ جس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی، ہم شرفا ہیں، ہمارا راستہ انبیًا کا ہے۔

میں تمام اوصیا کا وصی ہوں، میں اللہ اور اُس کے رسولؐ کی جماعت ہوں اور وہ باغی گروہ شیطان کی جماعت ہے۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ہماری محبت میں اپنی حالت کو معلوم کرے اسے چاہیے کہ وہ اپنے دل کا امتحان لے۔ اگر وہ اپنے دل میں ان لوگوں کی محبت کو پاتا ہے جنہوں نے ہمارے اُوپر ظلم کیے ہیں تو اس کو جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ، جبرائیلؑ اور میکائیلؑ یہ سب اس کے دشمن ہیں اور اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

ہماری اور ہمارے شیعوں کی خلقت علّیین سے ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی أبی عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد ابن عیسیٰ عن محمد بن خالد عن فضالة عن علی بن أبی طالب، وعن أبی بصیر عن أبی جعفر محمد بن علی علیهما السلام قال: انا وشیعتنا خلقنا من طینة من علیین، وخلق عدونا من طینة خبال من حمأ مسنون۔

(بحذف اسناد) ابوبصیر رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہمیں اور ہمارے شیعوں کو علّیین کی مٹی سے خلق کیا گیا ہے اور ہمارے دشمنوں کو خبال کی مٹی سے خلق کیا گیا ہے جو جہنم کا گڑھا ہے۔

ہم تو علّین سے پیدا ہوئے
اپنے دشمن مگر خبالی ہیں

رات کا وہ حصہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعید قال: حدثنا محمد بن یوسف بن ابراهیم قال: حدثنا محمد بن زیاد عن أبی أیوب الخزاز

عن محمد بن عبدة النيسابوری قال: قلت لأبی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: ان الناس يروون عن النبی صلی الله عليه وآله ان فی الليل ساعة لا يدعو فيها عبد مؤمن بدعوة الا استجيب له؟ قال: نعم۔ قلت: متی هی جعلت فداك؟ قال: ما بين نصف الليل الی الثلث الباقی منه۔ قلت له: أهی ليلة من الليالی معلومة أو كل ليلة؟ قال: بل كل ليلة۔

(بحذف اسناد) محمد بن عبدہ نیشاپوری روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: لوگ نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: رات میں ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ جس میں اگر دعا کی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے، کیا ایسا ہی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں!

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! وہ کون سا وقت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ رات کے نصف سے لے کر ایک ثلث باقی رہنے تک کا وقت ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ وقت کسی خاص معینہ رات میں ہے یا ہر رات میں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وقت ہر رات میں ہے۔

رمضان، مبارک مہینہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا محمد بن يحيٰی بن أبی وسليمان بن زياد المروزی قال: حدثنا عبيد الله بن محمد العيشی قال: حدثنا حماد بن سلمة عن أيوب عن أبی قلابة عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وآله قال: هذا شهر رمضان وهو شهر مبارك افترض الله تعالٰی صيامه، تفتح فيه أبواب الجنان وتصفد فيه

الشياطين، وفيه ليلة خير من ألف شهر، فمن حرمها فقد حرم يردد ذٰلك ثلاث مرات۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: یہ رمضان کا مہینہ ہے، یہ وہ مبارک مہینہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے واجب قرار دیے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور تمام شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اس میں (ایک) قدر کی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے جو اس کی حرمت کا خیال کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام قرار دے گا اور اس جملے کو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

فضیلتِ ماہِ رمضان

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابى قال: حدثنا محمد بن يحيٰى بن أبى سليمان قال: حدثنا عبيدالله بن محمد العيشى قال: حدثنا حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو عن أبى سلمة عن أبى هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من صام شهر رمضان ايماناً واحتساباً غفر الله له ما تقدم من ذنبه، ومن صلى ليلة القدر ايماناً واحتساباً غفرالله له ما تقدم من ذنبه۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص ماہِ رمضان کے روزے حالتِ ایمان میں رکھے گا اور اپنے آپ کو برائیوں سے روکے رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص قدر کی رات میں ایمان اور احتساب کے ساتھ نماز ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دے گا۔

چار بندوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن

محمد قال: حدثنا علی بن الحسن ابن فضال عن الحسن بن علی بن یوسف عن زکریا بن محمد عن أبی عبداللّٰہ المؤمن عن ابن مسکان عن سلیمان بن خالد عن أبی عبداللّٰہ علیہ السلام قال: أربعة لا تردلهم دعوة: الامام العادل لرعيته، والأخ لأخيه بظهر الغيب يوكل اللّٰہ به ملكاً يقول له: ولك مثل ما دعوت لأخيك، والوالد لولده، والمظلوم يقول الرب عزوجل: وعزتی وجلالی لأنتقمن لك ولو بعد حين۔

(بحذف اسناد) سلیمان بن خالد نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: چار اشخاص ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی بلکہ ضرور قبول ہوتی ہے:

① امام عادل جب اپنی رعایا کے لیے دعا کرے۔
② بھائی اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ معین کرتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ جو تم نے اپنے بھائی کے لیے دعا کی ہے، اس کی مثل تمھارے لیے قرار دی گئی ہے۔
③ والد جب اپنی اولاد کے لیے دعا کرے۔
④ مظلوم جب دعا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلالت کی، میں تیرا بدلہ ضرور لوں گا، خواہ ایک زمانے کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔

امالیِ الشیخ الطوسیؒ

شیخ الطائفہ ابی جعفر بن محمد بن الحسن الطوسیؒ

امالی الشیخ الطوسی

جلد دوم

تالیف

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سیّد منیر حسین رضوی

نظر ثانی

حجۃ الاسلام علاّمہ ریاض حسین جعفری فاضلِ قم

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

فون : 35425372

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کتاب :

تالیف : محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید منیر حسین رضوی

نظر ثانی : حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

پروف ریڈنگ : شیر محمد عابد مولائی

فنی تعاون : معصومہ بتول جعفری ایم اے، محمد عمران حیدر جعفری

تزئین : زہرا بتول جعفری، محدثہ بتول جعفری

اشاعت : جنوری 2013ء

تعداد : ایک ہزار

ہدیہ : 350 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین ۔ لاہور

الحمد مارکیٹ فسٹ فلور دکان نمبر 20۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور

فون: 042-37225252 ، 0301-4575120

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترتیب

چھٹا باب

ساتواں باب

آٹھواں باب

نواں باب

دسواں باب

گیارھواں باب

✿ ✿ ✿

چھٹا باب

اطاعتِ رسولؐ واجب ہے!

(أخبرنا) الشيخ السعيد المفيد أبو على الحسن بن محمد بن الحسن على الطوسیؒ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسیؒ عنه فی ذی القعدة من سنة خمس وخمسين وأربع مائة قال: أخبرنا الشيخ السعيد أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان رحمه الله قال: حدثنا أبوحفص عمر بن محمد قال: حدثنا أبو عبدالله الحسين بن اسماعيل قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثنى محمد ابن محمد بن عبدالعزيز قال: وجدت فی كتاب أبى عن الزهرى عن عبيدالله ابن عبدالله عن ابن عباس قال: وجدت حفصة رسولؐ الله وآله مع أم ابراهيم فی يوم عائشة فقالت: لأخبرنها۔ فقال رسول الله عليه وآله: اكتمى ذٰلك وهى على حرام، فأخبرت حفصة عائشة بذٰلك فأعلم الله نبيهؐ، فعرّف حفصة انها افشت سرة فقالت له: من أنبأك هذا؟ قال: نبأنى العليم الخبير، فآلى رسولؐ الله من نسائه شهراً، فأنزل الله عز اسمه ﴿إِنْ تَتُوبَآ إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾۔ قال ابن عباس: فسألت عمر بن الخطاب من اللتان تظاهرتا على رسولؐ الله؟ فقال: حفصة وعائشة۔

محمد بن محمد بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں یہ روایت دیکھی ہے جو اُنھوں نے الزہری سے اور اُنھوں نے عبیداللہ ابن عبداللہ ابن عباسؓ سے نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں:

اُم المومنین حفصہ نے رسولِ خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمِ ابراہیم ماریہ کے پاس دیکھا جبکہ وہ اُم المومنین حضرت عائشہ کی باری کا دن تھا۔ حفصہ نے آپؐ سے کہا: میں عائشہ کو اس کے بارے میں بتاؤں گی تو اس وقت رسولِ خدا نے فرمایا: تو اس کو پوشیدہ رکھ میں آج کے دن اس کے قریب نہیں آؤں گا۔ پس حفصہ نے پھر بھی اس کے بارے میں عائشہ کو اطلاع کر دی۔ خدا نے رسولِ خدا کو اطلاع دے دی کہ حفصہ نے آپؐ کا راز فاش کر دیا ہے۔ آپؐ نے حفصہ کو کہا کہ تو نے میرے راز کو فاش کر دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: آپؐ کو کس نے بتایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے میرے خدا نے اطلاع دی ہے جو علیم و خبیر ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنی تمام بیویوں سے ایک ماہ تک کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس وقت خدا نے حضرتؐ پر یہ آیت نازل فرمائی:

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا (سورۂ تحریم، آیت ۴)

"تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں لہٰذا تم دونوں توبہ کرو"۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے عمر بن خطاب سے سوال کیا کہ وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کے بارے میں قرآن نے بیان کیا ہے کہ ان کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں؟ اُنھوں نے جواب دیا: وہ حفصہ اور عائشہ ہیں۔

عروہ بن زبیر کا قصہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رضي الله عنه قال: حدثنا محمد ابن محمد قال: حدثنا أبونصر محمد بن الحسين الهصير قال: حدثنا العباس ابن السري المقرئ قال: حدثنا شداد بن عبدالله المخزومي عن عامر بن حفص قال: قدم عروة بن الزبير على الوليد بن عبدالملك ومعه محمد بن عروة، فدخل محمد دارالدواب فضربته دابة فخر ميتاً ووقعت في رجل عروة الاكلة ولم يدع وركه تلك الليلة، فقال له الوليد: اقطعها. فقال: لا، فترقت الى ساقه فقال له: اقطعها والا أفسدت عليك جسدك، فقطعها بالمنشار وهو شيخ كبير لم يمسكه أحد

وقال: لقد لقينا من سفرنا هذا نصباً۔

وقدم على الوليد فى تلك السنة قوم من بنى عبس فيهم رجل ضرير، فسأله الوليد عن عينه وسبب ذهابها فقال: يا أميرالمؤمنين بت ليلة فى بطن واد ولا أعلم عبسياً تزيد حاله على حالى، فطرقنا سيل فذهب ما كان لى من أهل وولد ومال غير بعير وصبى مولود، وكان البعير صغيراً صعباً فندّ، فوضعت الصبى واتبعت البعير فلم اجاوز الا قليلًا حتٰى سمعت صيحة ابنى فرجعت اليه ورأس الذئب فى بطنه يأكله، ولحقت البعير لاحتبسه فنفحنى برجله فى وجهى فحطمه وذهب بعينى، فأصبحت لامال لى ولا أهل ولا ولد ولا بصر۔ فقال الوليد: انطلقوا به الى عروة ليعلم ان فى الناس من هو أعظم منه بلاءً۔

وشخص عروة الى المدينة فأتته قريش والأنصار، فقال له عيسٰى بن طلحة بن عبيدالله: ابشر يا أبا عبدالله فقد صنع الله بك خيراً، والله ما بك حاجة الى المشى۔ فقال: ما أحسن ما صنع الله بى وهب لى سبعة بنين فمتعنى بهم ماشاء، ثم أخذ واحداً وترك ستة، ووهب لى ستة جوارح متعنى بهن ماشاء ثم أخذ واحدة وترك خمساً: يدين، ورجلًا وسمعاً وبصراً۔ ثم قال: الهى لئن كنت أخذت لقد أبقيت، وان كنت ابتليت لقد عافيت۔

(بحذف اسناد) عامر بن حفص بیان کرتا ہے: عروہ بن زبیر، اس وقت کے حاکم ولید بن عبدالملک کے پاس گیا اور اس کے ساتھ محمد بن عروہ بھی تھا۔ پس محمد بن عروہ گھوڑوں کے اصطبل میں چلا گیا۔ وہاں پر ایک گھوڑے نے اس کو مارا اور وہ وہاں گرا اور مر گیا اور خود عروہ کے پاؤں میں گھوڑے کا کلالہ لگ گیا اور وہ وہاں ہی ساری رات پڑا رہا۔ ولید نے مشورہ دیا کہ اس کے پاؤں کاٹ دینے چاہئیں لیکن اس نے کہا: نہیں، ایسا نہیں کرنا۔ جب اس زخم کا اثر عروہ کی پنڈلی تک پہنچ گیا تو ولید نے عروہ سے کہا: اس کو کٹوا ڈالو۔ ورنہ سارا جسم فاسد ہو جائے گا اور اس کا اثر

سارے جسم میں سرایت کر جائے گا۔ پس اس کے پاؤں کو آری کے ذریعے کاٹ دیا گیا۔ عروہ بزرگ آدمی تھا چنانچہ کسی نے اس کی مدد نہ کی۔ اس نے کہا: یہ اس سفر میں میری قسمت اور نصیب میں تھا۔

اس سال ولید بنی عبس کی ایک قوم میں گیا۔ وہاں اس نے ایک شخص کو دیکھا جس کی ایک آنکھ ضائع ہو چکی ہے۔ ولید نے اس کی آنکھ کے بارے میں اور اس کے ضائع ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو اس شخص نے بتایا: اے امیر! میں نے ایک رات وادی میں بسر کی جس کے خشک رہ ہونے کے بارے میں مجھے معلوم نہیں تھا اور اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتا تھا، سیلاب آیا اور سوائے ایک اونٹ اور ایک نومولود بچے کے میرے اہل و اولاد اور مال وغیرہ سب کچھ بہا کر لے گیا۔

اونٹ بچہ تھا، وہ ڈر کر بھاگ گیا۔ میں نے بچے کو وہاں رکھا اور اس اونٹ کے پیچھے چلا گیا۔ ابھی میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ میں نے بچے کے رونے کی آواز سنی۔ میں واپس آیا۔ جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کے پیٹ کو پھاڑ کر کھا رہا ہے۔ اس کے بعد میں دوبارہ اونٹ کے پیچھے چلا گیا، تا کہ اس کو پکڑ سکوں۔ جب میں اس کے قریب گیا تو اس نے اپنا پاؤں میرے چہرے پر مارا اور میرا منہ توڑ دیا اور میری آنکھ ضائع ہو گئی۔ اس طرح میری رات گزر گئی۔ جب میں نے صبح کی تو میری حالت یہ تھی کہ میرا کوئی مال تھا اور نہ اولاد اور نہ میری بیوی رہی اور نہ آنکھ۔ ولید نے کہا: ان کو عروہ کے پاس لے جاؤ تا کہ اُس کو معلوم ہو سکے کہ اس دنیا میں اس سے زیادہ بھی مصیبت زدہ لوگ موجود ہیں۔

عروہ اس دوران مدینہ کی طرف گیا ہوا تھا۔ قریش اور انصار اس کو لے کر آئے تو عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ نے عروہ سے کہا: اے ابو عبداللہ! خدا نے تم پر جو احسان کیا ہے اس کے بارے میں ہمیں بتاؤ، خدا کی قسم، اس کے علاوہ ہمارے یہاں آنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

عروہ نے کہا: خدا نے میرے ساتھ کیا احسان کیا ہے کہ اس نے مجھے سات بیٹے عطا کیے اور پھر ان میں سے ایک لے لیا اور باقی چھ میرے لیے چھوڑ دیے اور مجھے چھے اعضا عطا فرمائے اور پھر ان میں سے ایک واپس لے لیا اور پانچ میرے لیے چھوڑ دیے دونوں ہاتھ، پاؤں ایک آنکھ اور کان، پھر اس نے کہا: اے میرے خدا! اگر تو نے لیے ہیں تو باقی بھی تو نے رکھے ہیں اور اگر تو نے مرض میں مبتلا کیا ہے تو عافیت دینے والا بھی تو ہی ہے۔

کچھ دیر کا صبر لمبی خوشی کا موجب بنتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابى قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أحمد بن يوسف الجعفى قال: حدثنا الحسين بن محمد قال: حدثنا أبى عن آدم بن عيينة الهلالى قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: كم من صبر ساعة قد أورثت فرحاً طويلاً، وكم من لذة ساعة قد أورثت حزناً طويلاً۔

(بحذف اسناد) آدم بن عیینہ ہلالی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بعض دفعہ ایک گھڑی کا صبر ایک لمبی خوشی اور راحت کا موجب بن جاتی ہے اور بعض اوقات ایک گھڑی کی لذت ایک طویل حزن وغم کا موجب بن جاتی ہے۔

عاقل سے ہدایت حاصل کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد الطوسى رضى الله عنه قال: حدثنى الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبوالطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنا على بن ماهان قال: حدثنا الحارث بن محمد بن داهر قال: حدثنا داود بن المجرؒ قال: حدثنا عباد بن كثير عن سهيل بن عبدالله عن أبيه عن أبيه عن أبى هريرة قال: سمعت أبا القاسم صلوات الله عليه يقول: استرشدوا العاقل ولا تعصوه فتندموا۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: عاقل سے

ہدایت حاصل کرو اور اس کو اذیت نہ دو، تا کہ تم کو ندامت نہ اُٹھانی پڑے۔

دس چیزوں سے عقل کامل ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد عمر الجعابى قال: حدثنا أبوالعباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا الحسن بن جعفر قال: حدثنى عمى طاهر بن مدرار قال: حدثنى زرٌ بن أنس قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لا يكون المؤمن مؤمناً حتٰى يكون كامل العقل، ولا يكون كامل العقل حتٰى يكون فيه عشر خصال الخير منه مأمول، والشر منه مأمون، يستقل كثير الخير من نفسه ويستكثر قليل الخير من غيره، ويستكثر قليل الشر من نفسه ويستقل كثير الشر من غيره، ولا يتبرم بطلب الحوائج قبله، ولا يسأم من طلب العلم عمره، الذل أحب اليه من العز، والفقر أحب اليه من الغنا، حسبه من الدنيا قوت، والعاشرة وما العاشرة: لا يلقى أحداً الا قال هو خير من وأتقى۔ انما الناس رجلان: رجل خير منه وأتقى، وآخر شر منه وأدنى، فاذا لقى الذى هو خير منه تواضع له ليلحق به، واذا لقى الذى هو شر منه وأدنى قال: لعل شر هذا ظاهر وخيره باطن، فاذا فعل ذٰلك علا وساد أهل زمانه۔

(بحذف اسناد) زرّ ابن انس رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا، جب تک اس کی عقل کامل نہ ہو اور عقل کامل نہیں ہوتی، جب تک مومن میں دس چیزیں نہ پائی جائیں اور وہ دس چیزیں یہ ہیں:

① اس سے خیر کی اُمید ہو

② اس کے شر سے محفوظ ہو

③ اپنے نفس کے خیر کثیر کو بھی کم قرار دے

④ اور دوسروں کے خیر قلیل کو بھی زیادہ شمار کرے، اپنے نفس کے شر قلیل کو بھی زیادہ شمار کرے اور دوسروں کے شر کثیر کو قلیل شمار کرے۔

⑤ حوائج کو طلب کرنے سے اس کا دل زچ نہ ہو۔

⑥ علم کے طلب کرنے سے وہ ساری زندگی نہ اکتائے۔

⑦ ذلت نفس اس کے نزدیک عزت نفس سے زیادہ عزیز ہو۔

⑧ دولت مندی کی نسبت فقر اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو۔

⑨ دنیا سے صرف اپنی زندگی بچانے والی روزی پر اکتفا کرے۔

⑩ اور کیا آپ جانتے ہیں کہ دسویں کیا ہے؟

وہ یہ ہے کہ جس کسی سے ملے تو اس کو اپنی ذات سے بہتر اور زیادہ متقی قرار دے، سوائے ان لوگوں کے جن کی دو قسمیں ہیں:

- وہ لوگ جو اس سے بہتر اور زیادہ متقی ہیں
- وہ لوگ جو اس سے بدتر اور گھٹیا ہیں

جب وہ ایسے لوگوں سے ملاقات کرے جو اس سے بہتر ہیں تو اُن کے لیے تواضع اور انکساری کا اظہار کرے، تاکہ ان کے ساتھ ملحق ہو سکے اور جب ایسوں سے ملے جو اس سے کم تر ہوں اور شریر تر اور گھٹیا تر ہوں تو ان کے بارے میں یہ گمان رکھے کہ شاید ان کی ظاہری حالت ایسی ہے۔ ان کا ظاہر شریر ہے اور باطن خیر پر ہے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو بلند شمار ہوگا اور اپنے زمانے کا سردار سمجھا جائے گا۔

علی علیہ السلام پر کسی کو فضیلت نہ دو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد ابن الحسن الطوسى قال: حدثنا محمد بن

محمد قال: حدثنا الشريف الصالح أبومحمد الحسن بن حمزة العلوى الطبرى الحسينى قال: حدثنا محمد بن الفضل بن حاتم المعروف بأبى بكر النجار الطبرى الفقيه قال: حدثنا محمد بن عبدالحميد قال: حدثنا داهر بن محمد بن يحيٰى الأحمرى قال: حدثنا المنذر ابن الزبير عن أبى ذر الغفارى رحمه الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تضادوا بعلى أحداً وتكفروا، ولا تفضلوا عليه أحداً فترتدوا۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: کسی کو علیؑ کے مقابلے میں نہ لے کر آنا، ورنہ کافر ہو جاؤ گے اور کسی کو علیؑ پر فضیلت نہ دینا، ورنہ مرتد ہو جاؤ گے۔

ہماری مثال اس اُمت میں بنی اسرائیل والی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن زيد بن محمد بن جعفر السلمى اجازة قال: حدثنا اسماعيل بن صبيح اليشكرى قال: حدثنا خالد بن العلاء عن المنهال بن عمر قال: كنت جالساً مع محمد بن على الباقر عليهما السلام اذ جاء ه رجل فسلم عليه فردعليه السلام قال الرجل: كيف أنتم؟ فقال له محمد: أوما آن لكم أن تعلموا كيف نحن، انما مثلنا فى هذه الامة مثل بنى اسرائيل، كان يذبح أبناؤهم ويستحى نساؤهم ألا وان هؤلاء يذبحون ابناء نا ويستحيون نساء نا، زعمت العرب ان لهم فضلًا على العجم، فقال العجم: وبماذا؟ قالوا: كان محمد عربياً۔

قالوا لهم: صدقتم، وزعمت قريش ان لها فضلًا على غيرها من العرب، فقالت لهم العرب من غيرهم: وبما

ذاك؟ قالوا: كان محمد قرشياً۔ قالوا لهم صدقتم، فان كان القوم صدقوا فلنا فضل على الناس لأنا ذرية محمد وأهل بيته خاصة وعترته لا يشركه في ذٰلك غيرنا، فقال له الرجل: والله انى لأحبكم أهل البيت۔ قال: فاتخذ للبلاء جلباباً، فوالله انه لاسرع الينا والى شيعتنا من السيل فى الوادى، وبنا يبدأ البلاء ثم بكم، وبنا يبدأ الرخاء ثم بكم۔

(بحذف اسناد) منہال بن عمر بیان کرتے ہیں: میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے حضور میں موجود تھا کہ ایک شخص آپؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اور اس نے آپؑ کو سلام کیا۔ آپؑ نے بھی اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مولاؑ! آپؑ کیسے ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: میں ابھی تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ ہم کیسے ہیں؟ ہماری مثال اس اُمت میں ایسے ہی ہے جیسے قبطیوں میں بنی اسرائیل کی تھی، وہ ان کے بیٹوں کو قتل کرتے اور بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے۔

آگاہ ہو جاؤ! یہ بھی ہمارے مردوں کو قتل کرتے ہیں اور ہماری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے ہیں۔ عرب والے گمان کرتے ہیں کہ ان کو عجم والوں پر فضیلت حاصل ہے عجم والے اس فضیلت کے سبب کا سوال کرتے ہیں تو ان کو جواب دیا جاتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ عربی تھے اور عجم والے ان سے کہتے ہیں: ہاں اتم (واقعی) اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ قریش والے گمان کرتے ہیں کہ ان کو دوسرے عربوں پر فضیلت حاصل ہے۔ دوسرے اہل عرب ان سے سوال کرتے ہیں کہ اس فضیلت کی وجہ اور سبب کیا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ محمدؐ قریشی تھے اور عرب والے جواباً کہتے ہیں: ہاں! تم سچے ہو۔ اگر یہ ہی معیارِ فضیلت ہے تو پھر ہمیں سب پر فضیلت حاصل ہے، کیونکہ ہم حضرت محمدؐ کی ذرّیت اور آپؐ کی آل و عترت ہیں۔ جس میں ہمارا کوئی غیر اس شرف میں ہمارے ساتھ شریک نہیں ہے۔

اس شخص نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: خدا کی قسم، میں آپؑ اہلِ بیتؑ کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: اپنے آپ کو مصیبتوں کے لیے آمادہ کرو۔ خدا کی قسم، یہ ہمارے لیے اور ہمارے ماننے والوں کے لیے سیلاب سے بھی زیادہ تیز تر ہیں۔ مصیبت پہلے ہمارے پاس آتی ہے اور بعد میں تمھارے پاس اور آسانی اور خوش حالی پہلے ہمارے پاس آتی ہے اور پھر تمھارے پاس۔

ہم اہلِ بیتؑ کو سات چیزیں عطا ہوئی ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن محمد بن الحسن رضى الله عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوأحمد اسماعيل بن يحيىٰ العبسيى قال: حدثنا أبوجعفر محمد بن جرير الطبرى قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الصوارى قال: حدثنى عبدالسلام بن صالح الهروى قال: حدثنا الحسين بن الحسن الأشقر قال: حدثنا قيس بن الربيع عن الاعمش عن عباية بن ربعى الأسدى عن أبى أيوب الانصارى قال: مرض رسول الله صلى الله عليه وآله مرضة فأتته فاطمة عليها السلام تعوده، فلما رأت ما برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من المرض والجهد استعبرت وبكت حتىٰ سالت دموعها على خديها، فقال لها النبى صلى الله عليه وآله: يافاطمة انى لكرامة الله اياك زوجتك أقدمهم سلماً وأكثرهم علماً وأعظمهم حلماً، ان الله تعالىٰ اطلع الى أهل الارض اطلاعة فاختارنى منها فبعثنى نبياً، واطلع اليها ثانية فاختار بعلك فجعله وصياً۔

فسرت فاطمة عليها السلام فاستبشرت، فأراد رسول الله صلى الله عليه وآله أن يزيدها مزيد الخير فقال: يافاطمة انا أهل بيت اعطينا سبعاً لم يعطها أحد قبلنا ولا يعطيها أحد بعدنا: نبينا أفضل الأنبياء وهو أبوك، ووصينا أفضل الأوصياء وهو بعلك، وشهيدنا أفضل الشهداء وهو عمك، ومنا من جعل الله له جناحين يطيربهما مع الملائكة وهو ابن عمك، ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك۔ والذى نفسى بيده لابد لهذه الامة من مهدى، وهو والله من ولدك۔

(بحذفِ اسناد) ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے، آپ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ

حضرت رسولؐ خدا بیمار ہوئے اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزھراء علیہا السلام آپؐ کی عیادت کے لیے تشریف لائیں۔ جب بی بی نے رسولؐ خدا کی بیماری کی حالت اور آپؐ کی تکلیف کو دیکھا تو پریشان ہوئیں اور آپؑ نے گریہ کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ آپؑ کے رخساروں پر آنسو جاری ہو گئے۔ جب آپؐ نے اپنی بیٹی کو روتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے بی بی سے فرمایا: اے فاطمہؑ! میں نے اللہ کی بارگاہ میں تجھے کرامت وعزت والا پایا۔ میں نے تیری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو اسلام کے اعتبار سے سب سے مقدم ہے اور علم وحلم میں سب سے زیادہ اور عظیم ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے زمین پر آباد ہونے والی تمام مخلوق کی طرف ایک نظر کی اور بس اُس سے مجھے چُن لیا، مجھے نبی اور رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور دوبارہ نظر کی تو آپؑ کے شوہر کو چن لیا اور اس کو میرا وصی قرار دیا۔

جب بی بی فاطمہ زہراء علیہا السلام نے یہ سنا تو آپؑ خوش ہو گئیں اور آپؑ مسکرائیں۔ پھر رسولؐ خدا نے چاہا کہ آپؑ کی خوشی میں اور اضافہ فرمائیں تو آپؐ نے فرمایا: اے فاطمہؑ! ہم اہل بیتؑ کو سات ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو ہم سے پہلے اور ہمارے بعد بھی کسی کو عطا نہیں ہوئیں اور نہ ہوں گی۔

ہمارے نبیؐ تمام انبیا سے افضل ہیں اور وہ آپؑ کے باپ ہیں اور ہمارا وصی تمام اوصیا سے افضل ہے اور وہ آپؑ کے شوہر ہیں۔ ہمارا شہید تمام شہدا سے افضل ہے اور وہ آپؑ کے چچا ہیں۔ اور ہم میں وہ بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دو پَر عطا فرمائے ہیں، جن کے ذریعے سے وہ ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔ وہ آپؑ کے چچا کا بیٹا ہے (مراد رسول پاکؐ کے چچازاد جعفر طیار) ۔ اور ہم میں سے اس اُمت کے دو سبط ہیں اور وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس اُمت کے لیے ایک مہدیؑ کا ہونا ضروری ہے جو تیری اولاد میں سے ہوگا۔

ہم نے رسولؐ خدا کی بیعت تین چیزوں کی وجہ سے کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن قال: أخبرنا محمد بن محمد

قال: أخبرنا محمد بن أحمد بن عبيد الله المنصوری اجازة قال: حدثنا أبوالفضل محمود بن محمد قال: حدثنا أحمد بن محمد بن يزيد قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا الاعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن سلمان رضی الله عنه قال: بايعنا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم علی النصح للمسلمين والأتمام بعلی بن أبی طالب علیه السلام، والموالاة له۔

(بحذف اسناد) حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں: ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت تین چیزوں کی وجہ سے کی ہے:

① تمام مسلمانوں کو نصیحت کرنا

② علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اقتدا کرنا

③ ان کے ساتھ محبت کرنا

جناب سیدہ فاطمہؑ کی عیادت کے لیے جناب عباسؓ کا آنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی رضی الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد محمد بن الحسن الطوسی رضی الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی محمد بن أحمد ابن عبيدالله المنصوری قال: حدثنا سليمان بن سهل قال: حدثنا عيسٰی بن اسحاق القرشی قال: حدثنا حمدان بن علی الخفاف قال: حدثنا عاصم بن حميد عن أبی حمزة الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی عليهما السلام عن أبيه علی بن الحسين علیه السلام عن محمد بن عمار بن ياسر عن أبيه عمار رضی الله عنه قال: لما مرضت فاطمة عليها السلام مرضتها التی توفيت فيها وثقلت جاء ها العباس بن عبدالمطلب رضی الله عنه عائداً، فقيل له انها ثقيلة وليس يدخل عليها أحد، فانصرف الی داره، فأرسل الی علی علیه السلام فقال لرسوله: قل له يابن أخ عمك يقرئك السلام ويقول لك: قد

فجائنی من الغم بشکاة حبیبة رسول اللہﷺ وقرة عینه وعینی فاطمة ما هدنی، وانی لأظنها أولنا لحوقاً برسول اللہﷺ، واللہ یختار لها ویحبوها ویزلفها لدیه، فان کان من أمرها ما لابد منه فاجمع انا لك الفداء المهاجرین والانصار حتٰی یصیبوا الأجر فی حضورها والصلاة علیها، وفی ذٰلك جمال للدین۔ فقال علی علیہ السلام لرسوله وأنا حاضر عنده: ابلغ عمی السلام وقل لا عدمت اشفاقك وتحننك وقد عرفت مشورتك ولرأیك فضله، ان فاطمة بنت رسول اللہﷺ لم تزل مظلومة من حقها ممنوعة، وعن میراثها مدفوعة، لم تحفظ فیها وصیة رسول اللہﷺ ولا رعی فیها حقه ولا حق اللہ عزوجل، وکفٰی باللہ حاکماً ومن الظالمین منتقماً، وانی اسألك یاعم ان تسمح لی بترك ما أشرت به، فانها وصتنی بستر أمرها۔

قال: فلما أتی العباس رسوله بما قاله علی علیہ السلام قال: یغفر اللہ لابن أخی فانه لمغفور له ان رأی ابن أخی لایطعن فیه، انه لم یولد لعبدالمطلب مولود أعظم برکة من علی الا النبیؐ، ان علیاً لم یزل أسبقهم الی کل مکرمة وأعلمهم بکل قضیة وأشجعهم فی الکریهة وأشدهم جهاداً للاعداء فی نصرة الحنیفیة، وأول من آمن باللہ ورسوله (ص)۔

(بحذف اسناد) حضرت عمارؓ بن یاسر سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں: جب سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام بیمار ہوئیں کہ جس بیماری میں آپؑ نے اس دنیائے فانی سے رحلت فرمائی اور آپؑ کی بیماری بہت سخت تھی کہ اس دوران میں حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ آپؑ کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ کو بتایا گیا کہ آپؑ کی حالت بہت زیادہ سنگین ہے اور کسی کو آپ سے ملاقات کی اجازت نہیں ہے۔ جناب عباسؓ بغیر عیادت کے واپس گھر تشریف لے گئے اور گھر سے علی علیہ السلام کی خدمت میں اپنا ایک نمائندہ بھیجا اور اپنے نمائندہ سے فرمایا کہ علیؑ سے میری طرف سے یہ عرض کرو: اے میرے بھائی کے فرزند! آپؑ کا چچا آپؑ کو سلام کہہ

رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ رسولؐ خدا کی محبوب بیٹی اور میری اور رسولؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی بیماری کا غم لے کر آیا تھا لیکن مجھے ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں کہ ہم سب سے پہلے رسولؐ خدا سے ملاقات کرنے والی یہی حبیبہ رسولؐ خدا ہیں اور خدا نے ان کو پہلے ملاقات رسولؐ کے شرف کے لیے چن لیا ہے اور وہ اُن سے محبت کرتا ہے اور اسے اُس کی بارگاہ میں قرب حاصل ہے۔ اگر ان کا امر واقع ہو جائے (یعنی ان کی وفات ہو جائے) تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم مہاجرین و انصار میں سے آپؑ کے جو خاص دوست ہیں، اُن سب کو جمع کریں تا کہ وہ آپؑ کے تشیع جنازہ اور آپ پر نماز ادا کر کے اجر و ثواب حاصل کر سکیں اور اس میں دین کی عزت اور وقار ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے جناب عباسؓ کے نمائندہ سے فرمایا: میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔ میرا بھی سلام میرے چچا تک پہنچا دیں اور اُن سے عرض کریں: میں آپ کی شفقت اور مہربانی کو فراموش نہیں کر سکتا اور آپ کے مشورہ کی عظمت اور آپ کی عظیم رائے سے واقف ہوں اور جانتا ہوں کہ تحقیق فاطمہؑ بنت رسولؐ خدا ہمیشہ مظلومہ رہی ہیں جن کو اُن کے اپنے حق سے محروم کیا گیا ہے اور اُن کے باپ کی میراث سے روکا گیا ہے اور اُن کے حق میں خود رسولؐ خدا کی وصیت کی بھی حفاظت نہیں کی گئی اور اس بی بی کے بارے میں رسولؐ کے حق کی بھی رعایت نہیں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے حق کا بھی پاس نہیں کیا گیا اور اللہ تعالیٰ ہی اس کے لیے بطور حاکم کافی ہے اور ظالموں سے وہی انتقام لے گا۔

اے میرے چچا! آپ کے مشورہ کو میرے لیے ترک کرنا اور اُس کو نظر انداز کرنا آسان نہیں ہے لیکن فاطمہ زہراؑ نے خود وصیت فرمائی ہے کہ میری وفات کے تمام اُمور کو پوشیدہ رکھا جائے۔

جب جناب عباسؓ بن عبدالمطلب کے پاس آپ کا نمائندہ واپس آیا اور اُس نے حضرت علی علیہ السلام کی بیان کی ہوئی ساری گفتگو آپ کو سنائی۔ اس وقت آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بھائی کے فرزند کی مغفرت فرمائے، کیونکہ وہ یقیناً بخشا ہوا ہے۔ تحقیق میرے بھائی کے بیٹے کی رائے میں طعن نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اولادِ عبدالمطلب میں علیؑ سے بڑھ کر کوئی بابرکت بچہ پیدا ہی نہیں ہوا، سوائے نبی کریمؐ کے۔ تحقیق علیؑ عزت و کرامت میں سب سے مقدم ہیں اور ہر معاملہ کے بارے میں زیادہ جاننے والے ہیں اور ہر مصیبت اور بلا میں سب سے زیادہ بہادر

ہیں اور دین حنیف کی نصرت میں دشمن کے مقابلے میں سب سے سخت جہاد کرنے والے ہیں اور اللہ اور رسولؐ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

جو شخص خدا کی خاطر ہم سے محبت کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رضى الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانى قال: حدثنا محمد بن القاسم الحارثى قال: حدثنا أحمد بن صبيح قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الهمدانى عن الحسين بن مصعب قال: سمعت جعفر بن محمد عليه السلام يقول: من أحبنا لله وأحب محبنا لا لغرض دنيا يصيبها منه وعادى عدونا لا لإحنة كانت بينه وبينه ثم جاء يوم القيامة وعليه من الذنوب مثل رمل عالج وزبد البحر غفرها الله تعالى له۔

(بحذف اسناد) حسین بن مصعبؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خدا کی خوشنودی کی خاطر ہم سے محبت کرے اور ہمارے ساتھ محبت رکھنے والے سے محبت کرے اور اُس کی محبت کسی دنیاوی غرض کی خاطر نہ ہو کہ جو اس کو ہمارے محب سے حاصل ہوئی ہے اور وہ ہمارے دشمن سے بغض رکھے اور اس کی یہ عداوت اور بغض ہمارے دشمن کے ساتھ کسی ذاتی دشمنی کی وجہ سے نہ ہو تو جب قیامت کا دن آئے گا، اگر اس محبت کرنے والے پر کے ذرہ ریت کے ذرّات کے برابر اور سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان سب کو معاف کر دے گا۔

ہم اللہ اور تمہارے درمیان سبب ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد

أبوجعفر محمد بن الحسن ؒ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا جعفر بن محمد بن عبيد قال: حدثنا الحسن بن محمد قال: حدثنا أبي عن محمد بن المثنى الأزدي انه سمع أبا عبدالله جعفر بن محمد علیہ السلام يقول: نحن السبب بينكم وبين الله عزوجل۔

(بحذف اسناد) محمد بن مثنیٰ ازدی نے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہم تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان سبب ہیں۔

صبح کے وقت صدقہ دو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن ؒ قال: أخبرنا محمد بن محمد عن أبي بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أحمد بن يحيىٰ قال: حدثنا اسيد بن زيد عن محمد بن مروان عن جعفر بن محمد علیہ السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بكّروا بالصدقة فان البلاء لا يتخطاها۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: صبح کے وقت صدقہ دیا کرو، کیونکہ صبح کے وقت صدقہ دینے سے ہر بلا دور ہوتی ہے۔

کون سی محفل سب سے بہتر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن الطوسي ؒ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن محمد بن المظفر

البزاز قال: حدثنا الحسن بن رجا قال: حدثنا عبيدالله بن سليمان عن محمد بن على العطار عن هارون بن أبى بردة عن عبيدالله بن موسٰى عن المبارك بن حسان عن عطية عن ابن عباس قال: قيل يارسولؐ الله أى الجلساء خير؟ قال: من ذكركم بالله رؤيته، وزادكم فى علمكم منطقه، وذكركم بالآخرة عمله۔

(بحذف اسناد) حضرت ابن عباسؓ نے روایت بیان کی ہے، آپؓ فرماتے ہیں: رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! سب سے بہتر اور اچھی محفل کس کی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس کی طرف دیکھنے سے خدا یاد آ جائے، جس کی گفتگو تمہارے علم کو زیادہ کر دے اور جس کا عمل تمھیں آخرت یاد کروا دے (یہاں مجاز مرسل کے تحت محفل سے مراد اہلِ محفل مراد ہیں)۔

تین چیزوں کا خوف

(وبالاسناد) قال: حدثنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر بن الحسن رضى الله عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنى أبوحفص عمر بن محمد الصيرفى قال: حدثنى على بن مهرويه القزوينى قال: حدثنى داؤد بن سليمان الغازى قال: حدثنا الرضا على بن موسٰى علیہ السلام عن أبيه موسٰى بن جعفر عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه محمد بن على بن أبيه على بن الحسين عن أبيه الحسين بن على عن أميرالمؤمنين عليهم السلام قال: قال رسولؐ الله: ثلاثة أخافهن على أُمتى: الضلالة بعد المعرفة، ومضلات الفتن، وشهوة البطن والفرج۔

(بحذف اسناد) امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے روایت کی ہے: آپؐ نے فرمایا: مجھے اپنی اُمت کے بارے میں تین چیزوں کا سب سے زیادہ

خوف ہے:

- ◇ معرفت کے بعد گمراہی
- ◇ فتنے کے وقت راہِ حق سے پھسل جانا
- ◇ شکم اور شرمگاہ کی شہوت

تمھارا یہ صاحب تمھیں جنت میں لے جائے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرني الشيخ أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن ابن علی الطوسی رضی اللّٰہ عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰہ عنه قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا محمد بن محمد ابن سعيد الهمدانی قال: حدثنا الحسين بن عتبة قال: حدثنا احمد بن نصر قال: حدثنا محمد بن صامت الجعفی قال: كنا عند أبی عبد اللّٰہ عليه السلام وعنده قوم من البصريين، فحدثهم بحديث أبيه عن جابر بن عبداللّٰہ فی الحج املاه عليهم، فلما قاموا قال أبو عبداللّٰہ عليه السلام: ان الناس أخذوا يميناً وشمالاً وانكم لزمتم صاحبكم، فالی أين ترون يرد بكم الی الجنة واللّٰہ الی الجنة واللّٰہ الی الجنة واللّٰہ.

(بحذف اسناد) محمد بن صامت جعفیؒ نے بیان کیا ہے: ہم حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے اور بصرہ کے چند لوگ بھی آپؑ کے پاس موجود تھے۔ اُنھوں نے آپؑ کے سامنے آپؑ کے والدِ گرامی کی ایک حدیث بیان کی جو انھیں جابر بن عبداللہ نے حج کے موقع پر سنائی تھی۔ جب وہ لوگ کھڑے ہو گئے تو آپؑ نے فرمایا: لوگ دائیں اور بائیں سے اخذ کر لیتے ہیں حالانکہ تم لوگوں پر لازم ہے کہ تم اپنے صاحب زمان کے دامن کو تھام لو۔ پس تم لوگ کدھر دیکھ رہے ہو تمھارا صاحب تم کو جنت کی طرف لے جا رہا ہے۔ خدا کی قسم، جنت کی طرف خدا کی قسم، جنت کی طرف لے جا رہا ہے۔

نبی اکرمؐ کی دعائیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو حفص عمر بن محمد الصیرفی قال: حدثنا أبو عبداللّٰه الحسین بن اسماعیل الضبی قال: حدثنا عبداللّٰه بن شبیب قال: حدثنی اسماعیل بن أبی اویس قال: حدثنی اسحاق ابن یحییٰ عن أبی بردة الاسلمی عن أبیه قال: کان رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم اذا صلی الصبح رفع صوته حتٰی یسمع أصحابه یقول: ﴿اللهم اصلح لی دینی الذی جعلته لی عصمة﴾ ثلاث مرات، ﴿اللهم اصلح لی دنیای الذی جعلت فیها معاشی﴾ ثلاث مرات، ﴿ اللهم اصلح لی آخرتی التی جعلت الیها مرجعی﴾ ثلاث مرات، ﴿اللهم انی أعوذ برضاك من سخطك وأعوذ بعفوك من نقمتك﴾ ثلاث مرات ﴿اللهم انی أعوذ بك منك لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجدّ منك الجد﴾۔

(بحذف اسناد) ابو بردہ اسلمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: جب رسولؐ خدا نماز فجر بلند آواز سے ادا فرماتے تھے یہاں تک کہ آپؐ کے اصحاب بھی آواز کو سنتے تھے۔ آپؐ یوں دعا فرماتے تھے:

اللهم اصلح لی دینی الذی جعلته لی عصمة

''اے میرے اللہ! تو میرے دین کی میرے لیے اصلاح فرما، جس کو تو نے میرے لیے محفوظ قرار دیا ہے''۔

اور یہ کلمات تین دفعہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر فرماتے:

اللهم اصلح لی دنیای الذی جعلت فیها معاشی

''اے میرے اللہ! میرے لیے میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں تو نے میری معاش اور روزی قرار دی ہے''۔

اس کو بھی تین مرتبہ ارشاد فرماتے۔

پھر ارشاد فرماتے:

اللھم اصلح لی آخرتی التی جعلت الیھا مرجعی

''اے میرے اللہ! تو میری آخرت کی اصلاح فرما جس کی طرف تو نے میرا لوٹنا قرار دیا ہے''۔

اس کو بھی تین مرتبہ ارشاد فرماتے۔

پھر ارشاد فرماتے:

اللھم انی اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بعفوك من نقمتك

''اے میرے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا کی پناہ کا سوال کرتا ہوں اور تیرے انتقام سے تیرے عفو ودرگذر کی پناہ کا سوال کرتا ہوں''۔

اور ان کلمات کو بھی تین مرتبہ ارشاد فرماتے۔

اس کے بعد فرماتے:

اللھم انی اعوذبك منك لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجدّ منك الجد

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو تو عطا کرے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی عطا کرنے والا نہیں ہو سکتا اور کوشش کرنے والے کی کوشش حقیر نہیں ہو سکتی''۔

اللہ تعالیٰ نے مومن کے لیے ضمانت لی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرني أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی رضی اللہ عنه قال: أخبرنی الشیخ السعید الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن ابن علی رحمه الله قال: أخبرنی

محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوجعفر محمد بن علی بن الحسين بن بابويه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن موسٰی المتوکل قال: حدثنا محمد بن جعفر الأسدیَ قال: حدثنا موسٰی بن عمران النخعی عن عمه الحسين بن يزيد النوفلی عن محمد بن سنان عن المفضل ابن عمر الجعفی قال: قال أبوعبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: ان الله تعالٰی ضمن للمؤمن ضماناً۔ قال: قلت وما هو؟ قال: ضمن له ان أقرّ لله بالربوبية ولمحمد صلی الله عليه وآله بالنبوة ولعلی عليه السلام بالامامة وأدی ما افترض عليه أن يسكنه فی جواره۔ قال: فقلت هذه والله هی الكرامة التی لا يشبهها كرامة الآدميين، ثم قال أبو عبدالله عليه السلام: اعلموا قليلًا تنعموا كثيراً۔

(بحذف اسناد) جناب مفضل بن عمر جعفی نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالٰی نے مومن کے لیے ضمانت لی ہوتی ہے۔

مفضل نے عرض کیا: مولا! وہ ضمانت کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے ضمانت لی ہے کہ مومن اللہ کی ربوبیت اور حضرت محمدؐ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی امامت کا اقرار کرے اور جو اس پر واجب کیا گیا ہے کہ اس کو ادا کرے تو وہ ضرور اس مومن کو جنت میں اپنی رحمت کے قرب و جوار میں سکونت عطا فرمائے گا۔

فضل کہتا ہے: میں نے عرض کیا: خدا کی قسم، یہ مومن کے لیے وہ عزت و کرامت ہے کہ اولادِ آدمؑ میں سے کوئی اس کی مثل نہیں ہوسکتا۔ پھر حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم عمل تھوڑا کرو اور نعمت کثیر حاصل کرو۔

حضرت امام حسنؑ کی شہادت کا واقعہ

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی الله عنه قال: حدثنی الشيخ

السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوالحسن علی بن بلال المهلبی قال: حدثنا مزاحم بن عبدالوارث بن عباد البصری بمصر قال: حدثنا محمد بن زکریا الغلابی قال: حدثنا العباس ابن بکار قال: حدثنا أبوبکر الهلالی عن عکرمة عن ابن عباس۔ قال الغلابی وحدثنا أحمد بن محمد الواسطی قال: حدثنا عمر بن یونس الیمامی عن الکلبی عن أبی صالح عن ابن عباس۔ قال: حدثنا أبوعیسیٰ عبیدالله بن الفضل الطائی قال: حدثنا الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن عمر بن علی بن أبی طالب علیه السلام قال: حدثنی محمد بن سلام الکوفی قال: حدثنا أحمد ابن محمد الواسطی قال: حدثنا محمد بن صالح، ومحمد بن الصلت قال: حدثنا عمر بن یونس الیمامی عن الکلبی عن أبی صالح عن ابن عباس قال: دخل الحسین بن علی علیهما السلام علی أخیه الحسن بن علی علیهما السلام فی مرضه الذی توفی فیه، فقال له: کیف تجدك یاأخی؟ قال: أجدنی فی أول یوم من أیام الآخرة وآخر یوم من أیام الدنیا، واعلم انی لا اسبق أجلی، وانی وارد علی أبی وجدی علیهما السلام علی کره منی لفراقك وفراق اخوتك وفراق الأحبة، واستغفر الله من مقالتی هذه وأتوب الیه، بل علی محبة منی للقاء رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وأمیر المؤمنین علی بن أبی طالب علیه السلام ولقاء فاطمة وحمزة وجعفر علیهم السلام، وفی الله عزوجل خلف من کل هالك وعزاء من کل مصیبة ودرك من کل مافات۔

رأیت یاأخی کبدی آنفاً فی الطشت، ولقد عرفت من دهانی ومن أین أتیت، فما أنت صانع به یا أخی؟ فقال الحسین علیه السلام: أقتله والله۔ قال: فلا أخبرك به أبداً حتی تلقی

رسول اللہ ﷺ، ولکن اکتب: ﴿هذا ما أوصى به الحسن بن علی الی أخيه الحسين بن علی اوصى انه يشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لاشريك له، وانه يعبده حق عبادته لاشريك له فی الملك ولا ولی له من الذل، وانه خلق كل شئ فقدره تقديراً، وانه أولى من عبد وأحق من حمد من اطاعه رشد ومن عصاه غوى ومن تاب اليه اهتدى۔

فانی اوصيك ياحسين بمن خلفت من أهلی وولدی وأهل بيتك أن تصفح عن مسيئهم وتقبل من محسنهم وتكو ن لهم خلفاً ووالداً، وان تدفننی مع جدی رسول اللّٰه ﷺ فانی أحق به وببيته ممن أدخل بيته بغير اذنه ولا كتاب جاء هم من بعده، قال اللّٰه تعالى فيما أنزله على نبيه ﷺ فی كتابه: ﴿يا ايها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النبی الا ان يؤذن لكم﴾ فواللّٰه ما أذن لهم فی الدخول عليه فی حياته بغير اذنه ولا جاء هم الاذن فی ذلك من بعد وفاته، ونحن مأذون لنا فی التصرف فيما ورثناه من بعده، فان أبت عليك الامرأة فأنشدك بالقرابة التی قرب اللّٰه عزوجل منك والرحم الماسة من رسول اللّٰه ﷺ ان لا تهريق فی محجمة من دم حتى تلقى رسول اللّٰه ﷺ فتختصم اليه وتخبره بما كان من الناس الينا بعده۔

ثم قبض علیہ السلام۔ قال ابن عباس: فدعانی الحسين علیہ السلام وعبداللّٰه بن جعفر وعلی بن عبداللّٰه بن العباس فقال: اغسلوا ابن عمكم، فغسلناه وحنطناه وألبسناه أكفانه، ثم خرجنا به حتى صلينا عليه فی المسجد وان الحسين علیہ السلام أمر أن يفتح البيت فحال دون ذلك مروان بن الحكم وآل أبی سفيان ومن حضر هناك من ولد عثمان بن عفان، وقالوا أيدفن امير المؤمنين عثمان الشهيد القتيل ظلماً بالبقيع بشر مكان ويدفن الحسن مع رسول اللّٰه ، واللّٰه لا يكون ذلك

أبداً حتٰی تکسر السیوف بیننا و تنقصف الرماح و تنفذ النبل۔

فقال الحسین علیہ السلام : أم واللّٰہ الذی حرم المکۃ للحسن بن علی بن فاطمۃ أحق برسول اللّٰہ وبیتہ ممن ادخل بیتہ بغیر اذنہ، وھو واللّٰہ أحق بہ من حمال الخطایا مسیر أبی ذر رحمہ اللّٰہ الفاعل بعمار ما فعل ویعبد اللّٰہ ما صنع الحامی الحمی المؤوی لطرید رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم، لکنکم صرتم بعدہ الأمراء ویایعکم علی ذٰلک الأعداء وأبناء الأعداء۔

قال فحملناہ فأتینا بہ قبر امہ فاطمۃ علیھا السلام فدفناہ الی جنبھا رضی اللّٰہ عنہ وأرضاہ۔

قال ابن عباس: وکنت أول من انصرف فسمعت اللغط وخفت أن یعجل الحسین علی من قد أقبل، ورأیت شخصاً علمت الشر فیہ، فأقبلت مبادراً فاذا أنا بعائشۃ فی أربعین راکباً علی بغل مرحّل تقدمھم وتأمرھم بالقتال، فلما رأتنی قالت: الی الی یابن عباس، لقد اجترأتم علی فی الدنیا تؤذوننی مرۃ بعد اخری تریدون أن تدخلوا بیتی من لا أھوی ولا أحب۔ فقلت: واسوأتاہ یوم علی بغل ویوم علی جمل تریدین ان تطفئ فیہ نور اللّٰہ وتقاتلی اولیاء اللّٰہ وتحولی بین رسول اللّٰہ وبین حبیبہ ان یدفن معہ، ارجعی فقد کفی اللّٰہ تعالٰی المؤنۃ ودفن الحسن الی جنب امہ، فلم یزدد من اللّٰہ تعالٰی الا قرباً وما ازددتم منہ واللّٰہ الا بعداً۔ یاسوأتاہ انصرفی فقد رأیت ما سرک۔

قال: فقطبت فی وجھی ونادت بأعلی صوتھا أما نسیتم الجمل یابن عباس انکم للووا أحقاد۔ فقلت: أم واللّٰہ ما نسیہ أھل السماء فکیف ینساہ أھل الأرض، فانصرفت وھی تقول:

فألقت عصاھا فاستقرت بھا النوی
کما قر عینًا بالایاب المسافر

(بحذف اسناد) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا گیا اور آپؑ اس کے اثر سے بیمار ہو گئے تو حضرت امام حسین علیہ السلام آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے میرے بھائی! آپؑ اپنے آپ کو کیسے پا رہے ہیں؟

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: میں اپنے آپ کو آخرت کے ایام میں سے پہلے یوم میں اور دنیا کے ایام میں سے آخری یوم میں پا رہا ہوں (یعنی میری زندگی کا آخری دن ہے) اور میں اپنی موت کا استقبال کر رہا ہوں اور میں اپنے باپ اور اپنے نانا علیہما السلام کے پاس حاضر ہو رہا ہوں لیکن آپؑ کی جدائی اور بہنوں کی جدائی اور دوسرے عزیزوں کی جدائی مجھ پر گراں گزر رہی ہے۔

پھر فرمایا: میں اس (دنیا) سے اللہ کی پناہ و مغفرت طلب کرتا ہوں بلکہ وہاں رسولؐ خدا اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ملاقات کے شوق و محبت اور مادر گرامی فاطمہ زہراؑ کی ملاقات، حمزہؓ اور جعفر طیارؓ کی ملاقات کے شوق اور محبت کے ساتھ جا رہا ہوں اور ہر مرنے والے کے پس ماندگان کے لیے اللہ ہے اور ہر مصیبت میں صبر دینے والا اور ہر کھو جانے والی چیز کو پورا کرنے والا اللہ ہی ہے۔

اے میرے بھائی! ابھی آپؑ میرے جگر کے ٹکڑوں کو طشت میں دیکھیں گے اور پھر آپؑ کو معلوم ہو جائے گا کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے؟

امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے بھائی! آپؑ کے ساتھ یہ (ظلم) کس نے کیا ہے؟ خدا کی قسم، مَیں اُسے قتل کر دوں گا۔ پس امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: یہ میں آپؑ کو نہیں بتاؤں گا، یہاں تک کہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کروں گا لیکن میری وصیت تحریر کر لیں: یہ حسن ابن علیؑ کی اپنے بھائی حسینؑ بن علیؑ کو وصیت ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں یہ گواہی دیتے ہوئے کہ خداوند تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اس کی عبادت اس انداز میں کرو کہ عبادت کا حق ادا ہو جائے۔ اس کی حکومت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کا کوئی ثانی نہیں ہے اور وہ ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز کو اس نے ایک تقدیر پر مقدر فرمایا ہے۔ وہ سب سے زیادہ سزاوار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کی حمد کی جائے، جو اس کی اطاعت کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے گا، وہ گمراہ ہے اور جو اس کے حضور توبہ کرتا ہے (یعنی رجوع کرتا ہے) وہ ہدایت حاصل کرتا ہے۔

اے میرے بھائی (حسینؑ!) میں آپؑ کو اپنے اہل و اولاد اور خود آپؑ کے گھر والوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کی نافرمانیوں اور برائیوں سے درگذر کریں اور ان کی نیکیوں کی پذیرائی کریں اور انھیں قبول کریں اور آپؑ ان کے سرپرست اور والد ہیں۔ میں آپؑ کو وصیت کرتا ہوں کہ مجھے میرے نانا رسولؐ خدا کے پہلو میں دفن کرنا کیونکہ میں اس جگہ دفن ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ میں (از روئے قرآن) ان میں سے ہوں جو بغیر اذن کے بھی آپؐ کے گھر داخل ہو سکتے ہیں اور دوبارہ کوئی قرآن نازل نہیں ہوا جس میں روکا گیا ہو۔ جو قرآن اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرمؐ پر نازل کیا ہے اس میں ارشاد فرمایا:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ...... (سورۂ احزاب، آیت ۵۳)

اے ایمان دارو! تم لوگ پیغمبرؐ کے گھروں میں (بغیر اجازت) نہ جایا کرو مگر جب تم کو کھانے کے واسطے (اندر آنے کی) اجازت دی جائے"۔

خدا کی قسم، ان لوگوں کو حیاتِ نبیؐ میں بھی دخول کی اجازت نہ تھی بغیر اذنِ دخول کے اب آپؐ کی وفات کے بعد ان کو اذنِ دخول کیسے حاصل ہو سکتا ہے جبکہ ہم وہ ہیں جن کو تصرف کا اذن حاصل ہے کیونکہ ہم آپؐ کے وارث ہیں لیکن اگر کوئی عورت دفن نہ کرنے دے تو میں آپؑ کو قسم دیتا ہوں اس قرب کی جو آپؑ کو خدا اور رسولؐ خدا سے حاصل ہے، آپؑ نے خون ریزی نہیں کرنی یہاں تک کہ رسولؐ خدا سے آپؑ کی ملاقات ہو جائے۔ وہاں رسولؐ خدا کے سامنے معاملہ پیش کریں گے اور وہاں آپؐ کے سامنے بیان کریں گے کہ آپؐ کے بعد ہمارے ساتھ کیسا سلوک کیا گیا"۔

پھر امام حسن علیہ السلام کی روح پرواز کر گئی۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: جناب امام حسین علیہ السلام نے مجھے اور عبداللہ بن جعفر اور علی بن عبداللہ بن عباس کو بلایا۔ آپؑ نے فرمایا: اپنے چچا زاد کو غسل دیں۔ پس ہم نے (آپؑ کے ساتھ مل کر) غسل دیا، حنوط کیا اور کفن دیا۔ پھر ہم امام حسن علیہ السلام کا جنازہ لے کر گھر سے باہر آئے اور مسجد میں آپؑ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور امام حسین علیہ السلام نے حکم دیا کہ دروازہ کھولا جائے۔ وہاں پر موجود مروان بن حکم، آلِ ابوسفیان اور اولادِ عثمان بن عفان درمیان میں حائل ہو گئی اور انھوں نے کہا: کیا تم نے عثمان شہید، مقتول اور

مظلوم کو بقیع کے مقام پر دفن کیا تھا اور حسنؑ کو رسولؐ اللہ کے ساتھ دفن کرنا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ تلواریں ٹوٹیں نیزے ٹیڑے ہوں اور تیر ختم ہو جائیں۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: قسم اُس خدا کی، جس نے حرمِ مکہ سے حسنؑ بن علیؑ بن فاطمہؑ کو محروم کیا۔ یہ رسولؐ خدا کے ساتھ دفن ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہے کیونکہ یہ ان میں سے ہے جو بغیر اذن کے بیتِ رسولؐ میں داخل ہو سکتے ہیں اور یہ ان سب سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ ابوذرؓ پر خدا رحم کرے (اُن کی ساتھ) عمارؓ کے ساتھ تم نے کیا کیا؟ اور عبداللہ کے ساتھ رسولؐ خدا کے دھتکارے ہوئے ہونے کے باوجود کیا نہیں کیا لیکن تم حضورؐ کے بعد حکمران بن گئے اور تمھاری بیعت ہی رسولؐ خدا کی دشمنی اور ان کی اولاد کے ساتھ دشمنی کی وجہ سے کی گئی ہے۔

ابنِ عباس بیان کرتے ہیں: پھر ہم امام حسن علیہ السلام کو اُن کی ماں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی قبر کے نزدیک لے کر آئے اور آپؑ کو ماں کے پہلو میں دفن کر دیا۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: میں پہلے تو لڑنے والا تھا لیکن جب میں نے شور سنا تو ڈر گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ امام حسینؑ جلد بازی نہ کر جائیں۔ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے شر سے میں واقف تھا، میں ان کے آگے کھڑا ہو گیا۔ اچانک میں نے عائشہ کو دیکھا کہ وہ خچر پر سوار تھی اور لوگوں کے آگے آگے تھی اور لوگوں کو جنگ کا حکم دے رہی تھی۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا: ابنِ عباسؓ! ادھر آؤ۔ تم بنی ہاشم نے میرے خلاف جراُت کی ہے اور یکے بعد دیگرے مجھے اذیت دے رہے ہو۔ اب تم میرے گھر میں داخل ہونا چاہتے ہو۔ میں یہ چاہتی ہوں اور نہ پسند کرتی ہوں۔ میں نے اس سے کہا: افسوس ہے تجھ پر! ایک دن تو ہمارے مقابلے میں اونٹ پر سوار ہو کر آئی اور آج خچر پر سوار ہو کر آ گئی ہے اور تو چاہتی ہے کہ نورِ خدا خاموش ہو جائے تو اللہ کے دوستوں کے ساتھ جنگ کرنے والی ہے اور رسولؐ خدا اور ان کے محبوب کے درمیان حائل ہو گئی اور ان کو دفن نہیں ہونے دیا۔ جاؤ چلی جاؤ۔ حسنؑ بن علیؑ اپنی ماں کے پہلو میں دفن ہو گئے ہیں اور ان کو اللہ سے قرب ہی حاصل رہے گا اور تم کو سوائے خدا سے دوری کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ہائے افسوس! میں دیکھ رہا ہوں (حسنؑ کے جنازے کی توہین کر کے) تو بہت خوش ہو رہی ہے۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: اس نے تیوری چڑھائی اور بلند آواز سے کہا: اے

ابن عباس! میں جمل کا داغ ابھی بھولی نہیں اور تمہارے ساتھ میرا کینہ (ابھی) باقی ہے۔

میں نے کہا: خدا کی قسم، جمل کی جنگ تو آسمان والے نہیں بھولے، زمین والے اس کو کیسے بھول سکتے ہیں؟ پھر وہ واپس چلی گئی اور (جاتے ہوئے) یوں کہہ رہی تھی:

فألقت عصاها فاستقرت بها النوى

كما قر عينًا بالاياب المسافر

"پس اس نے اپنا عصا ڈال دیا۔ اس عصا کے ذریعے اس کی دشمنی کی آگ کو استقرار ملا، جس طرح مسافر کے واپس آنے سے آنکھوں کو سکون ملتا ہے۔"

میرے خیال میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ اہل بیتؑ امام حسن علیہ السلام کو روضۂ رسولؐ میں دفن کرنے سے دستبردار ہو گئے ہیں۔

غم حسینؑ میں رونے کے علاوہ ہر قسم کا رونا مکروہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرني أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن على رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثنى أبى قال: حدثنى سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب الزراد عن أبى محمد الأنصارى عن معاوية بن وهب قال: كنت جالساً عند جعفر بن محمد عليهما السلام اذجاء شيخ قد انحنى من الكبر فقال: السلام عليك ورحمة الله وبركاته۔ فقال له أبو عبدالله: وعليك السلام ورحمة الله وبركاتهٗ، ياشيخ ادن منى، فدنا منه فقبل يده فبكى، فقال له أبوعبدالله عليه السلام: وما يبكيك ياشيخ؟ قال له: يابن رسول الله أنا مقيم على رجاء منكم منذ نحو من مائة سنة أقول هذه السنة وهذا الشهر وهذا اليوم ولا أراه فيكم، فتلومنى ان أبكى۔ قال: فبكى أبوعبدالله عليه السلام ثم قال: ياشيخ

ان اخرت منیتك کنت معنا، وان عجلت کنت یوم القیامة مع ثقل رسول اللہ ﷺ۔ فقال الشیخ: ما ابالی ما فاتنی بعد هذا یابن رسول اللہ۔ فقال له أبو عبداللہ علیہ السلام: یاشیخ ان رسول اللہ ﷺ قال: انی تارك فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بهما لن تضلوا: کتاب اللہ المنزل، وعترتی أهل بیتی تجئ وأنت معنا یوم القیامة۔

قال: یاشیخ ما أحسبك من أهل الکوفة۔ قال: لا۔ قال: فمن أین أنت؟ وقال: من سوادها جعلت فداك۔ قال: أین أنت من قبر جدی المظلوم الحسین علیہ السلام؟ قال: انی لقریب منه۔ قال: کیف اتیانك له؟ قال: انی لآتیه وأکثر۔ قال: یاشیخ ذاك دم یطلب اللہ تعالٰی به ما اصیب ولد فاطمة ولا یصابون بمثل الحسین علیہ السلام، ولقد قتل علیه السلام فی سبعة عشر من أهل بیته نصحوا للہ وصبروا فی جنب اللہ، فجزاهم أحسن جزاء الصابرین، انه اذا کان یوم القیامة أقبل رسول اللہ ﷺ ومعه الحسین علیہ السلام ویده علی رأسه یقطر دماً فیقول: یارب سل اُمتی فیم قتلوا ابنی۔ وقال علیہ السلام: کل الجزع والبکاء مکروه سوی الجزع والبکاء علی الحسین علیہ السلام۔

(بحذفِ اسناد) معاویہ بن وھب سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا کہ ایک بزرگ شخص آپؑ کے پاس آیا، جس کی کمر بڑھاپے کی وجہ سے جھکی ہوئی تھی۔ اس نے آ کر سلام کیا۔ آپؑ نے سلام کا جواب دے کر بزرگ کو اپنے قریب بلایا۔ پس وہ بزرگ آپؑ کے قریب ہوا، اور اس نے آپؑ کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے شیخ بزرگ! آپ نے رونا کیوں شروع کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: اے مولاؑ! اے فرزندِ رسولؐ! میں ایک سو سال سے اس اُمید پر زندہ ہوں کہ آپؑ کی طرف سے وہ قائمؑ آئے، شاید اس سال، اس ماہ، اس دن لیکن میں کوئی بھی

آپ کی طرف سے (آتا) نہیں دیکھ رہا۔ آپؑ اب بھی مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ میں روتا کیوں ہوں؟

راوی بیان کرتا ہے: اس کی یہ بات سننے کے بعد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی رونا شروع کر دیا اور فرمایا: اے شیخ! وہ وقت ابھی نہیں آیا اور اس کے بعد فرمایا: اے شیخ! اگر تم اس وقت تک زندہ رہے تو ہماری جماعت میں شامل ہو گے اور اگر تمہاری موت جلدی واقع ہو گئی تو تم قیامت کے دن رسولؐ خدا کی ثقل کے ساتھ ہو گے یعنی اہل بیتِ رسولؐ خدا کے ساتھ، جن کے بارے میں رسولؐ خدا نے فرمایا ہے: ''میں ثقلین چھوڑ کر جا رہا ہوں جن میں ایک ثقل میرے اہل بیتؑ ہیں۔''

اس بزرگ نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! یہ سننے کے بعد مجھے کوئی پروا نہیں ہے، خواہ موت ابھی آ جائے۔

ابوعبداللہؑ نے اس سے فرمایا: اے شیخ! خود رسولؐ خدا نے فرمایا: ''میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے ان دونوں سے تمسک رکھا تو پھر تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے جو اس کی طرف سے نازل شدہ ہے اور دوسری میری عترت و اہل بیتؑ''۔

اے شیخ! جب قیامت کا دن آئے گا تو تم اس حالت میں ہمارے ساتھ ہو گے۔

آپؑ نے فرمایا: اے شیخ! کیا تم کوفہ کے رہنے والے نہیں ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں!

آپؑ نے فرمایا: پھر تم کہاں کے رہنے والے ہو؟

اس نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں، میں اطراف کوفہ کا رہنے والا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: تم میرے جدِ بزرگوار، مظلومِ کربلا امام حسین علیہ السلام کی قبر سے کتنے فاصلے پر رہتے ہو۔

اس نے عرض کیا: مولاؑ! میں اُن کے قریب ہوں۔

آپ نے فرمایا: میرے مظلوم باپ کی قبر پر زیارت کے لیے تمہارا آنا جانا کیسا ہے؟

اس نے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! میں اکثر قبر حسینؑ پر آتا جاتا رہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے شیخ! یہ وہ خون ہے جس کے ذریعے اللہ اولادِ فاطمہؑ پر جو ظلم وارد

ہوا ہے، اس کے بارے میں ظالموں سے ضرور مطالبہ کرے گا اور حسینؑ کی مثل کسی پر ظلم نہیں ہوا کہ جنھیں سترہ افراد اہلِ بیتؑ کے ہمراہ ناحق قتل کر دیا گیا، جن کی دوستی اللہ کے لیے خالص تھی اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے صبر کیا۔ ان کی جزا تمام صبر کرنے والوں سے بہترین ہو گی کیونکہ جب قیامت کا دن ہو گا تو رسولؐ خدا اس حالت میں بارگاہِ خدا میں حاضر ہوں گے کہ ان کے ساتھ امام حسین علیہ السلام ہوں گے اور حضورؐ کا ایک ہاتھ اپنے فرزند کے سر پر ہو گا کہ جس سے خون بہہ رہا ہو گا۔ آپؐ التجا کریں گے کہ اے میرے رب! میری اس اُمت سے پوچھ کہ انھوں نے میرے بیٹے کو کیوں قتل کیا؟ (اس کا جرم کیا تھا؟) نیز امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: حسینؑ بن علیؑ کے غم اور ان پر رونے کے علاوہ باقی ہر قسم کا غم اور رونا مکروہ ہے۔

امام حسینؑ کے ایک قاتل کا انجام

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن علی الطوسی رحمه الله قال: أخبرنی الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد ابن الحسن بن علی رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال حدثنا علی بن الحسین بن سفیان الکوفی الهمدانی قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن سلیمان الحضرمی قال: حدثنا عباد بن یعقوب قال: حدثنا الولید بن أبی ثور قال: حدثنا محمد بن سلیمان قال: حدثنی عمی قال: لما خفنا أیام الحج خرج نفر منا من الکوفة مستترین وخرجت فصرنا الی کربلا ولیس بهما موضع نسکنه، فبنینا کوخاً علی شاطئ الفرات وقلنا نأوی الیه، فبینا نحن فیه اذ جاء نا رجل غریب فقال: أصیر معکم فی هذا الکوخ اللیلة فانی عابر سبیل، فأجبناه وقلنا غریب منقطع به، فلما غربت الشمس واظلم اللیل اشعلنا فکنا نشعل بالنفط، ثم جلسنا نتذاکر أمر الحسین بن علی علیهما السلام ومصیبته وقتله ومن تولاه، فقلنا ما بقی أحد من قتلة الحسین الا رماه الله ببلیة فی بدنه۔ فقال ذلک

الرجل: فأنا قد كنت فيمن قتله واللّٰه ما أصابني سوء وانكم يا قوم تكذبون، فأمسكنا منه وقلّ ضوء النفط، فقال ذٰلك الرجل ليصلح الفتيلة باصبعه فأخذت النار كفه فخرج ونادى حتّٰى القى نفسه فى الفرات يتغوص به، فواللّٰه لقد رأيناه يدخل رأسه فى الماء والنار على وجه الماء فاذا أخرج رأسه سرت النار اليه فتغوصه الى الماء ثم يخرجه فتعود اليه، فلم يزل ذٰلك دأبه حتّٰى هلك۔

(بحذف اسناد) محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا نے مجھ سے بیان کیا ہے: جب ایامِ حج ختم ہو گئے تو ہم میں سے ایک گروہ کوفہ سے چھپ کر کربلا کی طرف نکل آیا۔ کربلا میں ہمیں رہائش کے لیے کوئی جگہ نہ مل سکی۔ ہم نے دریائے فرات کے کنارے ایک جھونپڑی بنائی اور اپنے آپ سے کہا کہ ہم اسی میں گزر بسر کریں گے۔ ہم نے ایک مسافر کو دیکھا جو ہمارے پاس آیا اور آ کر کہا کہ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی رات آپ کے ساتھ گزاروں؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔

جب سورج غروب ہو گیا اور رات کی تاریکی ہر طرف چھا گئی تو ہم نے تیل سے چراغ روشن کیا۔ پھر ہم سب مل کر بیٹھ گئے اور امام حسین علیہ السلام کا تذکرہ شروع کر دیا اور آپؑ کی مصیبت نیز آپؑ کی اور آپؑ کے رفقا کی شہادت کا ذکر شروع ہو گیا۔ ہم میں سے ایک شخص نے کہا: جو جو بھی امام حسین علیہ السلام کے قتل میں شریک تھا، ان میں سے کوئی ایسا نہیں بچا مگر یہ کہ کوئی نہ کوئی بیماری اُس کے بدن کو لاحق ہوئی (یعنی ایمان تو ضائع ہو ہی گیا تھا، بدن بھی سالم نہیں رہا)۔

جب ہم نے یہ بات کہی تو وہ مسافر بول اُٹھا کہ تم لوگوں نے غلط کہا ہے، جھوٹ بولا ہے کیونکہ میں بھی قاتلانِ حسینؑ میں شامل تھا۔ خدا کی قسم، مجھے کوئی ایسی چیز لاحق نہیں ہوئی۔ پس اس کی اس بات کے کچھ ہی دیر بعد چراغ کی روشنی کم ہونا شروع ہو گئی، اور وہ مسافر اُٹھا کہ چراغ کے فیتہ کو ہاتھ سے درست کرے۔ اس نے جونہی اپنی انگلی سے فیتہ درست کرنے کی کوشش کی تو اس کے ہاتھ کو آگ نے پکڑ لیا۔ وہ چلاتا ہوا وہاں سے نکلا یہاں تک کہ آگ سے نجات حاصل کرنے کے لیے دریائے فرات میں کود گیا۔ خدا کی قسم، ہم اس کو دیکھ رہے تھے کہ جب وہ اپنا سر پانی میں لے جاتا تو آگ پانی کے اُوپر اُوپر رہتی اور جب وہ اپنا سر باہر نکالتا تو

دوبارہ آگ اس کو لگ جاتی اور پھر وہ غوطہ زن ہو جاتا۔ اس کی یہ صورتِ حال برقرار رہی یہاں تک کہ وہ واصلِ جہنم ہو گیا۔

نجم سے مراد رسولؐ خدا ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنى الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد ابن الحسن بن على رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنى أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثنى أبى قال: حدثنى سعد بن عبدالله قال: حدثنى أحمد بن محمد بن عيسىٰ عن الحسن بن محبوب عن منصور بن بزرج عن أبى بصير عن أبى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام فى قول الله عزوجل ﴿وعلامات بالنجم هم يهتدون﴾ قال: النجم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، والعلامات الأئمة من بعده عليهم السلام۔

• (بحذفِ اسناد) ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا:

وَ عَلٰمٰتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (سورۂ نحل، آیت ۱۶)

تو آپؑ نے فرمایا: ”نجم سے مراد جنابِ رسولؐ خدا اور علامات سے مراد ان کے بعد ائمہ علیہم السلام ہیں“۔

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن أحمد بن محمد ابن خالد البرقى عن صالح بن حمزة عن الحسين بن عبدالله عن

سعد بن ظريف عن الأصبغ بن نباتة ان امير المؤمنين قال لأصحابه: اعلموا يقيناً ان اللّٰه تعالٰى لم يجعل للعبد ـ وان عظمت حيلته واشتد طلبه وقويت مكائده ـ أكثر مساسمى له فى الذكر الحكيم ، فالمعارف بهذا العاقل له أعظم الناس راحة فى منفعته، والتارك له أعظم الناس شغلًا فى مضرته، والحمدللّٰه رب العالمين۔ ورب منعم عليه مستدرج، ورب مبتلى عند الناس مصنوع له، فابق أيها المستمع من سعيك، وقصر من عجلتك، واذكر قبرك ومعادك، فان الى اللّٰه مصيرك، وكما تدين تدان۔

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے لیے جو کچھ قرآنِ مجید میں ذکر کیا ہے، اس سے زیادہ قرار نہیں دیا اگرچہ اس کا حیلہ عظیم ہے، اس کی طلب سخت ہے اور اس کا قرب تقویت والا ہے اور جو شخص اس کے بارے میں معرفت رکھتا ہے اور اس کا تعقل رکھتا ہے وہ سب سے زیادہ فائدہ میں ہے اور جو اس کا تعقل نہیں رکھتا اور اس کو چھوڑنے والا ہے وہ سب لوگوں سے زیادہ نقصان دہ کام کرنے والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جن پر نعمت نازل ہوتی ہے اور وہ گھاٹے میں ہوتے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو لوگوں کے نزدیک مصیبت زدہ ہوتے ہیں لیکن وہ مصیبت بناوٹی ہوتی ہے۔

اے سننے والو! پوری کوشش کرو اور عجلت سے کام نہ لو اور اپنی قبر اور آخرت کو یاد رکھو، کیونکہ تم نے خدا کی بارگاہ میں جانا ہے اور جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے۔

اہلِ بیتؑ پر ظلم کرنے والے پر جنت حرام ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسين بن على الطوسى رضى اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه اللّٰه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوحفص عمر بن محمد قال: حدثنا على بن مهرويه القزوينى قال: حدثنا داود بن

سليمان الغازی قال: حدثنا الرضا علی بن موسٰی قال: حدثنی أبی موسٰی بن جعفر قال: حدثنی أبی جعفر بن محمد قال: حدثنی أبی محمد بن علی قال: حدثنی أبی علی بن الحسین قال: حدثنی أبی الحسین بن علی قال: حدثنی أبی أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب علیہم السلام قال: قال رسولؐ اللّٰہ: حرمت الجنة علی من ظلم أهل بیتی وقاتلهم وعلی المتعرض علیهم والساب لهم، اولئك لاخلاق لهم فی الآخرة ولا یکلمهم اللّٰہ یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم۔

(بحذف اسناد) حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام علی زین العابدین علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اور انھوں نے رسولؐ خدا سے بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''جو میرے اہلِ بیتؑ پر ظلم کرے گا یا ان کو قتل کرے گا یا اُن کے مقابلے میں آئے گا یا ان میں سے کسی کو گالیاں دے گا، اس پر جنت حرام ہے اور ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (یعنی بغیر حساب جہنم میں جائیں گے) اور قیامت کے دن اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کوئی بات نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا''۔

علیؑ کا محب مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ دیکھ کر مرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد ابن الحسن بن علی رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن

محمد قال: حدثنا أبوعلى محمد بن همام قال: حدثنا على بن محمد بن مسعدة قال: حدثنى جدى مسعدة بن صدقة قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: والله لا يهلك هالك على حب علىؑ الارآه فى أحب المواطن اليه، والله لا يهلك هالك على بُغض على الارآه فى أبُغض المواطن اليه۔

(بحذفِ اسناد) مسعدہ بن صدقہ نے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم، علیؑ کی محبت پر کوئی نہیں مرے گا مگر یہ کہ وہ مرنے سے پہلے اپنا پسندیدہ اور محبوب ٹھکانہ (یعنی جنت میں اپنا مقام) دیکھ نہ لے اور خدا کی قسم، علیؑ کے بغض میں کوئی نہیں مرے گا مگر یہ کہ مرنے سے پہلے اپنا برا اور ناپسندیدہ ٹھکانہ (یعنی جہنم کا مقام) دیکھ کر مرے گا۔

ہم اہلِ بیتؑ کی محبت گناہوں کا کفارہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبوالحسن على بن الحسين البصرى البزاز قال: حدثنا أبوعلى أحمد بن على ابن مهدى عن أبيه عن الرضا على بن موسٰى عن أبيه عن جده عن آبائه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : حبنا أهل البيت يكفر الذنوب ويضاعف الحسنات، وان الله تعالٰى ليتحمل عن محبينا أهل البيت ما عليهم من مظالم العباد الا ما كان منهم فيها على اصرار وظلم للمؤمنين، فيقول للسيئات كونى حسنات۔

(بحذفِ اسناد) جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا: ہم اہلِ بیتؑ کی محبت گناہوں کا کفارہ ہے اور نیکیوں کو زیادہ کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ ہماری محبت سے تمام لوگوں پر کیے جانے والے

مظالم کو ختم کر دے گا مگر وہ کہ جن پر انھوں نے اصرار کیا ہو یا انھوں نے دوسرے مومنین پر ظلم کیا ہوا ہو۔ (یعنی وہ ان سے نہیں اُٹھایا جائے گا، اس کا انھیں حساب دینا پڑے گا) پس ان کی برائیوں سے کہا جائے گا کہ تم سب نیکیوں میں تبدیل ہو جاؤ۔

حضرت موسیٰؑ پر وحی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن المظفر بن محمد الخراساني قال: حدثنا محمدبن جعفر العلوي الحسيني قال: حدثنا الحسن بن محمد بن جمهور القمي قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن أبي عمير عن جميل بن دراج عن أبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: اوحى الله الى موسٰى بن عمران عليه السلام: أتدري ياموسٰى لم انتجبتك من خلقي واصطفيتك لكلامي؟ فقال: لايارب۔ فأوحى الله اليه: انى اطلعت الى الارض فلم أجد عليها أشد تواضعاً لي منك، فخر موسٰى ساجداً وعفّر خديه في التراب تذللا منه لربه عزوجل، فأوحى الله اليه: ارفع رأسك ياموسٰى وامرّ يدك موضع سجودك وامسح بها وجهك وما نالته من بدنك، فانه امان من كل سقم وداء وآفة وعاهة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر وحی فرمائی: اے موسیٰ! کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق میں سے تمھیں کیوں منتخب کیا ہے اور اپنی کلام کے لیے تمھیں کیوں چنا ہے؟

آپؑ نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ نے دوبارہ وحی فرمائی: مَیں نے پوری زمین پر تم سے زیادہ میرے لیے تواضع

اور انکسار کرنے والا کوئی نہ دیکھا اس لیے تمھیں چن لیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بارگاہ خدا میں سجدہ ریز ہو گئے۔

آوازِ قدرت آئی: اے موسیٰ! اپنا سر اُٹھاؤ اور اپنے ہاتھ سے مقامِ سجدہ پر مسح کرو اور پھر اپنے چہرے اور بدن کے دوسرے حصوں پر مسح کرو کیونکہ ایسا کرنا تمام بیماروں کے لیے دوا ہے اور ہر آفت اور مصیبت کے لیے امان ہے۔

علیؑ والے کی ایک داستان

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني القاضي أبوبكر محمد بن عمر المعروف بابن الجعابی قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد ابن سعيد قال: أخبرنا محمد بن يوسف بن ابراهيم الوردانی قال: حدثنا أبی قال: حدثنا وهيب بن حفص عن أبی حسان العجلی قال: لقيت أمة الله بنت راشد الهجری فقلت لها: أخبرنی بما سمعت من أبيك. قالت: سمعته يقول: قال لی حبيبی أمير المؤمنين عليه السلام: ياراشد كيف صبرك اذا أرسل اليك دعی بنی امية فقطع يديك ورجليك ولسانك؟ فقلت: يا أمير المؤمنين أيكون آخر ذلك الى الجنة؟ قال: نعم ياراشد، وأنت معی فی الدنيا والآخرة. قالت: فوالله ما ذهبت الايام حتى ارسل اليه الدعی عبيد الله بن زياد، فدعاه الى البراءة من أمير المؤمنين عليه السلام، فأبى ان يتبرأ منه، فقال له ابن زياد: فبأی ميتة قال لك صاحبك تموت؟ قال: أخبرنی خليلی صلوات الله عليه انك تدعونی الى البراءة منه فلا أتبرأ فتقدمنی فتقطع يدی ورجلی ولسانی. فقال: والله لاكذبن صاحبك، قدموه فاقطعوا يده ورجله واتركوا لسانه، فقطعوه ثم

حملوه الی منزلنا فقلت له: یا أبه جعلت فداك هل تجد لما أصابك ألماً؟ قال: والله لا یابنیة الا کالزخام بین الناس۔

ثم دخل علیه جیرانه ومعارفه یتوجعون له فقال: أئتونی بصحیفة ودواة أذکر لکم ما یکون مما أعلمنیه مولای امیر المؤمنین علیہ السلام، فأتوه بصحیفة ودواة فجعل یذکر ویملی علیهم اخبار الملاحم والکائنات ویسندها الی امیر المؤمنین علیہ السلام، فبلغ ذٰلك ابن زیاد فأرسل الیه الحجام حتیٰ قطع لسانه، فمات من لیلته تلك رحمہ اللہ وکان أمیر المؤمنین علیہ السلام یسمیه راشد المبتلی، وکان قد ألقی علیہ السلام الیه علم البلایا والمنایا، فکان یلقی الرجل فیقول له: یافلان بن فلان تموت میتة کذا، وأنت یافلان تقتل قتلة کذا، فیکون الأمر کما قاله راشد رحمہ اللہ۔

(بحذف اسناد) ابوحسان عجلی سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے امۃ اللہ بنت راشد ہجری سے ملاقات کی اور اس سے کہا: جو کچھ آپ نے اپنے والد سے سنا ہے وہ میرے سامنے بیان کریں؟ اس نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے: میرے آقا و مولا اور میرے دوست امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے راشد! تیری اس وقت کیا حالت ہوگی اور تو اس وقت کیسے صبر کرے گا جب بنی امیہ کا بلانے والا تجھے بلائے گا اور تیرے ہاتھ پاؤں اور تیری زبان کاٹ دے گا؟

میں نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! کیا میرا انجام اور اس چیز کا انجام جنت ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: اے راشد! ہاں، تو دنیا اور آخرت دونوں میں ہمارے ساتھ ہوگا"۔

کنیزِ خدا نے بیان کیا: خدا کی قسم، زمانہ گزرتا رہا اور وہ وقت آ گیا جب عبداللہ ابن زیاد ملعون کی طرف سے ایک بلانے والا آ گیا اور وہ اس کے پاس گئے تو ابنِ زیاد نے امیر المومنین علیؑ سے برأت کے لیے کہا۔ میرے بابا نے برأت سے انکار کیا۔ ابنِ زیاد ملعون نے کہا: اچھا یہ بتاؤ! تمھارے امامؑ نے کون سی موت کو تمھارے لیے بیان کیا ہے اور تم کس وقت مرو گے؟

میرے بابا نے فرمایا: میرے امامؑ نے میرے لیے بیان فرمایا ہے کہ تو مجھے برأت کی

دعوت دے گا اور میں اس برأت سے انکار کروں گا اور تو میرے ہاتھ، پاؤں اور زبان کاٹ ڈالے گا۔ اس ملعون نے کہا: میں تیرے امامؑ کو جھوٹا (نعوذ باللہ من ذلك) ثابت کرتا ہوں اس نے حکم دیا: اس کے ہاتھ اور پاؤں کو کاٹ دو اور اس کی زبان کو چھوڑ دو۔ انھوں نے ایسے ہی کیا اور مجھے پھانسی پر لٹکا دیا۔

میں نے اپنے والد سے عرض کیا: بابا جان! یہ جو کچھ آپ کے ساتھ کیا گیا ہے آپ اس کی اذیت کو محسوس کر رہے ہیں؟

میرے بابا نے مجھے جواب دیا: خدا کی قسم، نہیں، میں تو اپنے آپ کو ایسے پا رہا ہوں جیسے لوگوں کے درمیان آرام وسکون کے ساتھ ہوں۔

پھر ہمارے ہمسائے اور جان پہچان والے آنا شروع ہو گئے اور وہ سارے میرے بابا کی طرف متوجہ ہوئے۔ میرے بابا نے ان سب سے فرمایا: جاؤ قلم کاغذ اور دوات لے کر آؤ تا کہ میں تمھارے "لیے وہ کچھ بیان کروں جس کا علم مجھے میرے مولا و آقا امیر المومنینؑ نے عطا فرمایا ہے"۔ وہ سارے قلم دوات اور کاغذ لے کر آ گئے۔ میرے بابا نے کائنات کی خبروں اور حالات کو امیر المومنینؑ کے حوالے سے بیان کرنا شروع کر دیا اور اس کی سند امیر المومنینؑ کو قرار دیتے رہے۔ اس کی خبر ابن زیاد کو ہوئی تو اس نے حجام کو روانہ کیا کہ وہ ان کی زبان کو بھی کاٹ دے۔ اس نے آپ کی زبان کو کاٹ ڈالا اور اسی رات میرے بابا وفات پا گئے۔ خدا ان پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور امیر المومنینؑ میرے بابا کو یوں پکارا کرتے تھے۔

''راشد مبتلیٰ'' (یعنی جو مورد امتحان واقع ہوا ہو اور امیر المومنینؑ نے ان کو لوگوں کے حالات اور ان کی اموات کے بارے میں علم عطا فرمایا تھا) میرے بابا جب بھی کسی سے ملاقات کرتے تو اس کو بتاتے کہ اے فلاں بن فلاں! تو اس طرح مرے گا اور اے فلاں! تجھے اس انداز میں قتل کیا جائے گا اور جیسے راشد کہا کرتے تھے ویسے ہی اس شخص کے ساتھ ہوتا تھا۔

(اگر امامؑ کا ایک غلام ایسی خبر دے سکتا ہے اور یہ علم رکھتا ہے تو خود امامؑ کے بارے میں کیسی بحث؟ مترجم)۔

اکثر روزہ دار ایسے ہیں جنھیں سوائے بھوک کے کچھ حاصل نہیں ہوگا

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعلى الحسن بن محمد بن

الحسن بن علی رضی اللّٰہ عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو الطیب الحسین بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن یحییٰ بن سلیمان قال: حدثنا یحییٰ بن داود قال: حدثنا جعفر بن اسماعیل قال: أخبرنا عمرو بن أبی عمرو عن المقبری عن أبی هریرة قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: رب صائم حظه من صیامه الجوع والعطش، ورب قائم حظه من قیامه السهر۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اکثر روزہ دار ایسے ہیں جن کو سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا (یعنی ان کی نیت خدا کے لیے نہیں ہوتی اور وہ چیزیں جن سے روزہ کی حالت میں اجتناب ضروری ہے وہ ان سے اجتناب و پرہیز نہیں کرتے، اس وجہ سے انہیں سوائے بھوک اور پیاس کے، ثواب اور روزِ آخرت کا اجر حاصل نہیں ہوگا) اور بعض راتوں کو قیام کرنے والوں کو سوائے رات کے بیدار رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا (یعنی ان کو اجر و ثواب حاصل نہیں ہوتا اس لیے کہ ان کی نیت میں خرابی پائی جاتی ہے)۔

جس کو خدا ہدایت عطا فرمائے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو علی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی رضی اللّٰہ عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو حفص عمر بن محمد قال: حدثنا علی بن مهرویه القزوینی قال: حدثنا داود بن سلیمان قال: حدثنا الرضا علی بن موسیٰ قال: حدثنی أبی موسیٰ بن جعفر قال: حدثنی أبی جعفر قال: حدثنی أبی محمد بن علی قال: حدثنی أبی علی بن الحسین زین العابدین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی قال: حدثنی أبی علی بن أبی طالب امیرالمؤمنین علیہ السلام قال: قال رسول

الله ﷺ قال الله عزوجل: یابن آدم کلکم ضال الا من هديت، وكلكم عائل الا من اغنيت، وكلكم هالك الا من انجيت، فاسألوني اكفكم واهدكم سنبيل رشدكم، فان من عبادي المؤمنين من لا يصلحه الا الفاقة ولو اغنيته لافسده ذٰلك، وان من عبادي من لا يصلحه الا الصحة ولو أمرضته لافسده ذٰلك، وان من عبادی من لا يصلحه الا المرض ولو أصححت جسمه لافسده ذٰلك، وان من عبادی لمن يجتهد فی عبادتي وقيام الليل لی فألقی عليه النعاس نظراً منی له فيرقد حتٰی يصبح ويقوم حين يقوم وهو ماقت لنفسه زارٍ عليها، ولو خليت بينه وبين ما يريد لدخله العجب بعمله ثم كان هلاكه فی عجبه ورضاه من نفسه، فيظن انه قد فاق العابدين وجاز باجتهاده حدَّ المقصرين فيتباعد بذٰلك منی وهو يظن انه يتقرب الی، فلا يتكل العاملون علی أعمالهم وان حسنت، ولا ييأس المذنبون من مغفرتی لذنوبهم وان كثرت، لكن برحمتی ألا فليثقوا ولفضلی فليرجوا والی حسن نظری فليطمئنوا، وذٰلك انی ادبر عبادی بما يصلحهم وأنا بهم لطيف خبير۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امام سجاد علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امیر المومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے رسولؐ خدا سے اور آپؐ نے خداوند تعالیٰ سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے فرزندِ آدمؑ! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس کے کہ جسے میں ہدایت دوں۔ تم سب غریب و نادار ہو، سوائے اس کے کہ جسے میں غنی کر دوں اور تم سب ہلاک ہونے والے ہو، سوائے اس کے کہ جسے میں نجات عطا کروں۔

پس تم مجھ سے سوال کرو۔ میں تمھارے لیے کافی ہوں اور تمھیں رشد و ہدایت کے راستہ

کی ہدایت کرنے والا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جن کے لیے فقر و فاقہ ہی بہتر ہے۔ اگر میں ان کو غنی اور بے نیاز کر دیتا ہوں تو وہ اس کی وجہ سے بگڑ جاتے اور فساد برپا کرتے۔ میرے بندوں میں سے کچھ وہ ہیں جو تندرستی کے عالم میں بہتر اور ٹھیک رہتے ہیں اگر میں ان کو بیمار کر دوں تو وہ فاسد ہو جائیں گے۔ میرے کچھ بندے ایسے ہیں جو بیماری کی حالت میں بہتر اور ٹھیک رہتے ہیں اگر ان کو تندرستی اور صحت عطا کر دوں تو وہ فاسد ہو جائیں۔ میرے بندوں میں سے کچھ بندے وہ ہیں جو میری عبادت میں کوشش کرتے ہیں اور میری خاطر راتوں کو قیام کرتے ہیں۔ میری طرف سے ان پر نیند مسلط ہو جاتی ہے اور وہ سو جاتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور جب وہ قیام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اپنے نفس پر سختی کرتے ہیں۔ پس اگر ان لوگوں کو ان کی خواہشوں کے سپرد کر دیا جائے تو وہ اپنے عمل کی وجہ سے غرور و تکبر کرنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو جاتے ہیں اور خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ تمام عابدوں سے بلند و بالا ہیں اور وہ اپنی کوشش سے مقصرین کی حد کو بھی عبور کر جاتے ہیں۔

وہ مجھ سے دور ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ یہ گمان کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کو قرب خدا حاصل ہو رہا ہے۔ عمل کرنے والوں کو اپنے اعمال پر بھروسا اور توکل نہیں کرنا چاہیے اگرچہ ان کے اعمال نیک ہی کیوں نہ ہوں اور گناہگاروں کو اپنے گناہوں کی وجہ سے میری رحمت و مغفرت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے اگرچہ ان کے گناہ زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ میری رحمت بہترین توکل کے قابل ہے اور میرے فضل کی زیادہ اُمید رکھنی چاہئے اور میری نظرِ کرم پر مطمئن رہنا چاہیے اور یہ اس لیے کہ میں اپنے بندوں کے کاموں کی اصلاح کرنے والا ہوں اور میں ان پر بہت ہی زیادہ لطف کرنے والا اور ان کے حالات کی خبر رکھنے والا ہوں۔

زمین کے کسی کونے میں بھی مجھ پر سلام کیا جائے تو وہ مجھ تک پہنچ جاتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشيخ الوالد أبوجعفر محمد ابن محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوجعفر محمد بن

الحسين البزوفري رحمه الله عن أبيه الحسين بن علي ابن سفيان قال: حدثنا عبدالله بن مزيدان البجلي قال: حدثنا الحسن بن أبي عاصم قال: حدثنا عيسى بن عبدالله عن أبيه عن جده عن امير المؤمنين علي ابن أبي طالب عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : من سلّم علي في شيء من الأرض ابلغته، ومن سلّم علي عند القبر سمعته۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی زمین کے کسی کونے سے بھی مجھ پر سلام کرتا ہے، وہ مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور جو میری قبر کے نزدیک آ کر مجھ پر سلام کرتا ہے، وہ میں سنتا ہوں۔

جو خدا کی خاطر علم حاصل کرے گا وہ عظیم کہلائے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن القاسم بن محمد عن سليمان بن داود المنقري عن حفص بن غياث قال: قال أبوعبدالله جعفر بن محمد عليه السلام: من تعلم لله وعمل لله وعلم لله دعي في ملكوت السموات عظيماً، فقيل تعلّم لله وعمل لله وعلم لله۔

(بحذف اسناد) حفص بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی خاطر علم حاصل کرے اور اس پر عمل کرے اور اس کی دوسروں کو تعلیم دے، اُسے آسمانوں میں عظیم کے نام سے پکارا جائے گا۔ کہا گیا ہے کہ علم حاصل کرو اللہ کی خاطر (یعنی اس کی خوشنودی کی خاطر نہ کہ دولت حاصل کرنے کی خاطر اور نہ ہی بحث و مباحثہ کی خاطر) اور اللہ کی خاطر اس پر عمل کرو (یعنی ریا کاری نہ ہو) اور اللہ کی خاطر دوسروں کو اس کی تعلیم دو (یعنی دولت حاصل کرنے کی خاطر نہ ہو)۔

نمازی کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰہ عنه قال: أخبرنا الشیخ الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنی أبوحفص عمر بن محمد بن علی الزیات قال: أخبرنی أبوعبداللّٰہ الحسین بن یحیٰی بن العباس التمار قال: حدثنا الحسن بن عبیداللّٰہ قال: حدثنا یزید بن هارون قال: حدثنا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن أبی عثمان قال: کنا مع سلمان الفارسی رحمه الله تحت شجرة فأخذ غصناً منها فنفضه فتساقط ورقه، فقال: ألا تسألونی عما صنعت؟ فقلنا: خبرنا۔ فقال: کنا مع رسول اللّٰہ صلی الله علیه وآله وسلم فی ظل شجرة فأخذ غصناً منها فنفضه فتساقط ورقه فقال: ألا تسألونی عما صنعت؟ فقلنا: أخبرنا یارسولؐ اللّٰہ۔ قال: ان العبد المسلم اذا قام الی الصلاة تحاطت عنه خطایاه کما تحاطت ورق هذه الشجرة۔

(بحذفِ اسناد) ابوعثمان نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت سلمان فارسیؓ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے موجود تھے۔ جناب سلمان فارسیؓ نے اس درخت سے ایک شاخ کو پکڑا اور اس کو جھاڑنا شروع کر دیا اور اس سے پتے گرنے شروع ہو گئے۔

آپ نے کہا: تم لوگ مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے کہ میں کیا کر رہا ہوں؟

ہم نے عرض کیا: آپ خود ہی فرما دیں؟

آپؓ نے فرمایا: ہم رسولؐ خدا کے ساتھ ایک درخت کے سائے میں موجود تھے۔ آپؐ نے اس درخت کی ایک شاخ کو پکڑا اور اس کو ہلانا شروع کیا، اس سے پتے گرنے شروع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے کہ میں کیا کر رہا ہوں؟

ہم نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ خود ہی ہمیں بتائیں کہ آپؐ کیا کر رہے ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

اللہ کی کلام حادث ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰہ عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر ابن محمد قال: حدثنا محمد بن يعقوب الكليني عن علی بن ابراهيم بن هاشم عن محمد بن خالد الطيالسی عن صفوان بن يحيیٰ عن ابن مسكان عن أبی بصير قال: سمعت أبا عبداللّٰه جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لم يزل اللّٰه جل اسمه عالماً بذاته ولا معلوم، ولم يزل قادراً بذاته ولا مقدور۔ قلت له: جعلت فداك فلم يزل متكلماً؟ فقال: الكلام محدث كان اللّٰه عزوجل وليس بمتكلم ثم احدث الكلام۔

(بحذف اسناد) ابوبصیرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیشہ عالم ہے اور اس کا علم ذاتی ہے نہ کہ معلوماتی۔ وہ ہمیشہ قادر ہے اور اس کی قدرت ذاتی ہے یعنی عینِ ذات ہے نہ کہ وہ مقدورات کی وجہ سے قادر ہے۔

ابوبصیر کہتا ہے: میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کیا وہ ہمیشہ متکلم نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں! کلام حادث ہے (یعنی جو بعد میں ایجاد ہوئی)۔ اللہ عزوجل متکلم نہیں ہے بلکہ وہ کلام کو ایجاد کرتا ہے (یعنی متکلم ہونا مثل علم وقدرت کے) اس کی ذاتی صفت نہیں ہے۔

کوفہ کی مساجد کی تفصیل

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰہ عنه قال: أخبرنا الشیخ الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن علی بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسن بن علی بن عبدالكريم الزعفرانی قال:

حدثنا ابراهيم بن محمد بن سعيد الثقفى قال: حدثنا اسماعيل ابن صبيح عن يحيٰى بن مساور عن على بن حزوبّر عن الهيثم بن عوف عن خالد بن عرعرة قال: سمعت علياًعليه السلام يقول: ان بالكوفة مساجد مباركة ومساجد ملعونة، فأما المباركة فمنها مسجد غنى وهو مسجد مبارك، والله ان قبلته لقاسطة ولقد اسسه رجل مؤمن وانه لفى سرة الأرض وان بقعته لطيبة، ولا تذهب الليالى والايام حتٰى تنفجر فيه عيون، ويكون على جنبه جنتان وان أهله ملعونون وهو مسلوب منهم، ومسجد جعفى مسجد مبارك وربما اجتمع فيه أناس من العرب من أوليائنا فيصلون فيه، ومسجد بنى ظفر مسجد مبارك والله ان فيه لصخرة خضرا، وما بعث الله من نبى الا فيها تمثال وجهه وهو مسجد السهلة، ومسجد الحمراء وهو مسجد يونس بن متٰى عليه السلام وليتفجرن فيه عين يظهر علىَ السبخة وما حولها، واما المساجد الملعونة فمسجد الاشعث بن قيس، ومسجد جرير بن عبدالله البجلى، ومسجد ثقيف، ومسجد سماك، ومسجد بالحمراء بنى على قبر فرعون من الفراعنة۔

(بحذفِ اسناد) خالد بن عرعرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: کوفہ میں کچھ مساجد ایسی ہیں جو بابرکت (مبارکہ) ہیں اور کچھ مساجد ملعونہ ہیں۔ وہ مساجد جو مبارک ہیں، ان میں سے ایک مسجد غنی ہے۔ یہ مسجد بابرکت ومبارک ہے۔ خدا کی قسم، اس کا قبلہ سیدھا ہے اور اس کی بنیاد ایک مردِ مومن نے رکھی ہے اور اس کی زمین کا ٹکڑا پاک وطیب ہے اور وہ زمین کا گلدستہ ہے اور اس سے دن رات برکات کے چشمے پھوٹتے ہیں اور اس کے پہلو میں دو جنتیں ہیں لیکن اس کے اہل ملعون ہیں اور ان سے برکات سلب ہو چکی ہیں۔ اور دوسری مسجد جعفی ہے اور یہ بھی مبارک ہے، ایک وقت آئے گا کہ پورے عرب سے ہمارے دوست اس میں جمع ہوں گے اور اس میں نماز ادا کریں گے۔

تیسری مسجد بنوظفر کی جو کہ مبارک ہے۔ خدا کی قسم، اس میں ایک سبز رنگ کا پتھر ہے اور

اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ہیں ان سب کی پیشانی کے نشانات اس (پتھر) میں موجود ہیں اور یہ مسجد سہلہ ہے۔ایک مسجد الحمراء ہے جو جناب یونس بن متی علیہ السلام کی مسجد ہے اور اس میں سے ایک روز ایک چشمہ پھوٹے گا جو تمام سبخہ اور اس کے اردگرد پر ظاہر ہو جائے گا۔ (سبخہ نمکین اور دلدلی زمین کو کہتے ہیں) اور وہ مساجد جو معلونہ ہیں ،ان میں سے اشعث بن قیس کی مسجد ہے، جریر بن عبداللہ بجلی کی مسجد ہے،قبیلہ ثقیف کی مسجد ہے،سماک کی مسجد ہے اور وہ مسجد جو حمراء میں ہے وہ فرعونوں میں سے ایک فرعون کی قبر پر تعمیر کی گئی ہے۔

زبیر کے بارے میں مولاؑ کی بددعا

(وباالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن الطوسي رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالحسن علي بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسن بن علي بن عبدالكريم الزعفراني قال: حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا عبيدالله بن اسحاق الضبي عن حمزة بن نصر عن اسماعيل بن الرجا الزبيدي قال: لما رجعت رسل اميرالمؤمنين عليه السلام من عند طلحة والزبير وعائشة يؤذنونه بالحرب قام فحمد الله وأثنى عليه وصلى على محمد وآله ثم قال: يا أيها الناس اني قد راقبت هؤلاء القوم كيما يرعوا أو يرجعوا، وقد وبختهم بنكثهم وعرّفتهم بغيهم فليسوا يستجيبون، ألا وقد بعثوا الي ان ابرز للطعان واصبر للجلاد، فانما منتك نفسك من ابنا الا باطيل هبلتهم الهبول، قد كنت وما اهدد بالحرب ولا ارهب بالضرب، وأنا على ما وعدني ربي من النصر والتأييد والظفر، واني لعلى يقين من ربي وفي غير شبهة من أمري.

أيها الناس ان الموت لا يفوته المقيم ولا يعجزه الهارب ليس عن الموت محيص، من لم يمت يقتل، ان أفضل

الموت القتل، والذی نفس ابن أبی طالب بیده لألف ضربة بالسیف أهون علی من موت علی فراش۔

یاعجباً لطلحة ألب علی ابن عفان حتی اذا قتل اعطانی صفقة یمینه طائعاً ثم نکث بیعتی وطفق ینعی ابن عفان ظالماً، وجاء یطلبنی یزعم بدمه، والله ما صنع فی أمر عثمان واحدة من ثلاث: لأن کان ابن عفان ظالماً کما کان یزعم حین حصره وألب علیه انه لینبغی أن یؤازر قاتلیه وان ینابذ ناصریه، وان کان فی تلك الحال مظلوماً انه لینبغی أن یکون معه ، وان کان فی شك من الخصلتین لقد کان ینبغی أن یعتزله ویلزم بیته ویدع الناس جانباً، فما فعل من هذه الخصال واحدة، وها هو ذا قد أعطانی صفقة یمینه غیره مرة ثم نکث بیعته اللهم فخله ولا تمهله۔

ألا وان الزبیر قطع رحمی وقرابتی، ونکث بیعتی ونصب لی الحروب، وهو یعلم انه ظالم لی۔ اللهم فاکفنیه بم شئت۔

(بحذف اسناد) اسماعیل بن الرجا الزبیدی نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے نمائندے طلحہ وزبیر اور اُم المومنین عائشہ کے پاس روانہ کیے تاکہ وہ جنگ سے باز آ جائیں۔ جب وہ نمائندے واپس آئے اور انھوں نے آ کر عرض کیا کہ وہ ہرصورت میں جنگ پر آمادہ ہیں اور جنگ سے باز نہیں آنے والے تو آپؑ کھڑے ہوئے اور خداوند کریم کی حمد وثنا کو بجا لائے اور حضرت محمدؐ پر درود وسلام پڑھنے کے بعد لوگوں سے یوں فرمایا: اے لوگو! میں اس قوم پر حیران ہوں یہ اپنی اس حالت سے باز کیوں نہیں آتے اور دوبارہ میری بیعت میں واپس کیوں نہیں آتے۔ میں ان کے بیعت توڑنے پر ان کی ملامت و مذمت کرتا ہوں اور میں ان کی بغاوت سے بھی آگاہ ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ میری دعوت کو قبول کرنے والے نہیں ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں نیزوں کا سامنا کروں اور ان کے کوڑوں کے لیے تیار رہوں اور میں اپنے آپ کو ان باطل پرستوں کے سپرد کر دوں حالانکہ میں نہ جنگ سے ڈرتا ہوں اور نہ ہی موت کا خوف مجھے کمزور کر سکتا ہے، کیونکہ میں اپنے رب کی طرف سے مدد، تائید اور کامیابی کے وعدہ پر قائم ہوں اور مجھے اپنے

رب پر پورا یقین ہے اور اپنے رب کے وعدہ پر کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

اے لوگو! تحقیق جو جنگ کے لیے کھڑا ہو جائے وہ موت کو ٹال نہیں سکتا اور جو جنگ سے فرار کر جائے وہ موت کو عاجز نہیں کر سکتا۔ موت سے فرار ہرگز نہیں ہے جو بستر پر نہیں مرے گا وہ قتل ہو جائے گا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں ابو طالب کے بیٹے کی جان ہے میرے لیے بستر کی موت کی نسبت تلوار کے ذریعے قتل ہونا زیادہ آسان ہے۔

مجھے تعجب ہے طلحہ پر اس نے ابنِ عفان کا گھیراؤ کیا، یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا گیا اور جب اس کو قتل کر دیا گیا تو اس نے میری بیعت کر لی، پھر اس نے میری بیعت کو توڑ کر ابنِ عفان کی مظلومیت کا رونا شروع کر دیا اور اپنے فاسد گمان میں مجھ سے اس کے خون کا مطالبہ شروع کر دیا۔ خدا کی قسم، ابنِ عفان کے بارے میں ان کا معاملہ تین حال سے خالی نہ تھا۔ کیونکہ ابنِ عفان یا تو ظالم تھا جیسا کہ محاصرہ کے وقت خود ان لوگوں کا خیال تھا تو اس وقت ضروری تھا کہ وہ اس کے قاتلوں کی مدد کرتا، اگرچہ وہ قاتل ان کے مخالف ہی ہوتے اور یا اس وقت ابنِ عفان مظلوم تھا تو پھر اس (طلحہ) کو چاہیے تھا کہ وہ ابنِ عفان کے ساتھ ہوتا۔ اور تیسری صورت یہ تھی کہ ابنِ عفان کی صورت ان کے لیے مشکوک ہوتی تو اس کو چاہیے تھا کہ وہ غیر جانبدار ہو کر اور اس معاملہ سے الگ رہتے ہوئے اپنے گھر میں بیٹھ جاتا اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا لیکن اس نے ان میں سے کوئی کام بھی نہ کیا اور جب اِس کے قتل کے بعد اس نے میری بیعت کی ہے تو ایک دفعہ نہیں کی بلکہ بار بار کی ہے اور پھر اس نے میری بیعت کو توڑ دیا ہے۔ اے میرے اللہ اس طلحہ کو تو سنبھال اور اسے اصلاً مہلت نہ دے۔

آگاہ ہو جاؤ! تحقیق زبیر نے تو میرے ساتھ اپنی رشتہ داری اور قرابت داری کا بھی لحاظ نہیں رکھا ہے اور میری بیعت کو توڑ دیا ہے اور میرے مقابلے میں جنگ کا بازار گرم کر دیا ہے حالانکہ وہ خود بھی جانتا ہے کہ وہ میرے حق میں ظلم کر رہا ہے۔ اے میرے اللہ! جیسے تو چاہتا ہے مجھے اس کے شر سے محفوظ فرما۔

مجھے موت آ جائے!

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ

السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالحسن علی بن مالك النحوی قال: حدثنا الحسين بن عطاء الصواف قال: حدثنا محمد بن سعيد البصری قال: كنت غازياً زمن معاوية بخراسان، وكان علينا رجل من التابعين فصلى بنا يوماً الظهر ثم صعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه وقال: أيها الناس انه قد حدث في الاسلام حدث عظيم لم يكن منذ قبض الله نبيه صلى الله عليه وآله وسلم مثله، بلغني، ان معاوية قتل حجراً وأصحابه، فان يك عند المسلمين غير فسبيل ذلك وان لم يكن عندهم غير فأسأل الله أن يقبضني اليه وان يعجل ذلك۔ قال الحسن بن أبی الحسن: فلا والله ما صلى بنا صلاة غيرها حتى سمعنا عليه الصياح۔

(بحذف اسناد) محمد بن سعید بصری نے بیان کیا ہے: میں معاویہ کے زمانہ میں خراسان کے علاقہ کی طرف ایک غزوہ میں شرکت کے لیے آیا ہوا تھا کہ تابعین میں سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے نماز ظہر ہمارے ساتھ ادا کی اور اس کے بعد منبر پر تشریف لے گیا پھر اس نے خدا کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا:

اے لوگو! اسلام میں ایک ایسا حادثہ رونما ہوا ہے جو کہ وفات رسولؐ کے بعد اس کی مثل کوئی حادثہ نہیں ہوا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ معاویہ نے حجر بن عدی اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا ہے۔ کیا مسلمانوں کے پاس معاویہ کے علاوہ کوئی حاکم نہیں تھا؟ کیا کوئی اور راستہ نہیں تھا؟ اگر مسلمانوں کے پاس معاویہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا تو اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے جلد از جلد موت عطا فرمادے۔

حسن بن ابوحسن بیان کرتا ہے: خدا کی قسم، اس شخص نے ظہر کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ ہم نے اس کی موت کی چیخ کو سن لیا۔

علیؑ پورے قرآن کے عالم ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن

الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی القاضی أبوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبوالعباس احمد بن محمد بن سعید قال: حدثنا محمد بن الحسن بن علی بن ابراهیم بن یعلی التیمی قال: حدثنی علی بن یوسف بن عمیرة عن أبیه عن ابن أبی حمزة الثمالی عن أبی جعفر محمد ابن علی بن الحسین قال: قال امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام: ما نزلت آیة الا وأنا عالم متی نزلت وفیمن انزلت، ولو سألتمونی عما بین اللوحین لحدثتکم۔

(بحذف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب نازل ہوئی: کہاں نازل ہوئی؟ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ اگر یہ ان دونوں جلدوں کے درمیان (آغاز قرآن یا اختتام قرآن) کے بارے میں سوال کریں گے تو میں ان کو ضرور بتاؤں گا۔

سعد بن ابی وقاص کا معاویہ کے سامنے گریہ کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد ابن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن مالك النحوی قال: أخبرنی أبوالحسن احمد بن علی المعدل بحلب قال: حدثنا عثمان بن سعید قال: حدثنا محمد بن سلیمان الأصفهانی قال: حدثنا عمر بن قیس المکی عن عکرمة صاحب ابن عباس قال: لما حج معاویة نزل المدینة فاستؤذن لسعد بن ابی وقاص علیه، فقال لجلسائه: اذا أذنت لسعد وجلس فخذوا من علی بن ابی

طالب، فأذن له وجلس معه علی السریر۔

قال: وشتم القوم امیرالمؤمنین صلوات اللّٰہ علیہ، فانسکبت عینا سعد بالبکاء، فقال لہ معاویۃ: ما یبکیک یاسعد؟ أتبکی ان یشتم قاتل أخیک عثمان بن عفان؟ قال: واللّٰہ ما املک البکاء، خرجنا من مکۃ مھاجرین حتٰی نزلنا ھذا المسجد ۔ یعنی مسجد الرسولؐ ۔ وکان فیہ مبیتنا ومقیلنا، اذ اخرجنا منہ وترک علی بن ابی طالب فیہ، فاشتد ذٰلک علینا وھبنا نبی اللّٰہ ان نذکر ذٰلک لہ، فأتینا عائشۃ فقلنا: یا اُم المؤمنین ان لنا صحبۃ مثل صحبۃ علی وھجرۃ مثل ھجرتہ، وانا قد أخرجنا من المسجد وترک فیہ فلا ندری من سخط من اللّٰہ أو من غضب من رسول اللّٰہ، فاذکری لہ ذٰلک فانا نھابہ، فذکرت ذٰلک لرسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ فقال لھا: یاعائشۃ لا واللّٰہ ما أنا أخرجتھم ولا أنا اسکنتہ بل اللّٰہ أخرجھم وأسکنہ۔ وغزونا خیبر فانھزم عنھا من انھزم فقال نبی اللّٰہ: لأعطین الرایۃ الیوم رجلًا یحب اللّٰہ ورسولہ ویحبہ اللّٰہ ورسولہ، فدعاہ وھو أرمد فتفل فی عینہ وأعطاہ الرایۃ ففتح اللّٰہ لہ۔ وغزونا تبوک مع رسول اللّٰہ ﷺ فودع علیؑ النبی صلی اللّٰہ علیھما وآلھما علی ثنیۃ الوداع وبکی، فقال لہ النبیﷺ : ما یبکیک؟ فقال: کیف لا أبکی ولم اتخلف عنک فی غزاۃ منذ بعثک اللّٰہ تعالٰی، فما بالک تخلفنی فی ھذہ الغزاۃ؟ فقال لہ النبیﷺ أما ترضی یاعلی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انہ لانبی بعدی؟ فقال علیؑ : بل رضیت۔

(بحذف اسناد) عکرمہ جو ابنِ عباسؓ کا ساتھی تھا نے بیان کیا ہے: جب امیرِ شام (معاویہ) حج پر گیا تو اُس نے مدینہ میں قیام کیا، اور اپنے قیام کے دوران میں اس نے سعد بن ابی وقاص کو اپنے پاس بلایا اور اپنے سارے حواریوں کو حکم دیا کہ جب میں سعد کو اپنے پاس حاضر ہونے کی اجازت دے دوں اور وہ میرے پاس بیٹھ جائے تو تم سب علی ابن ابی

طالب علیہ السلام کی توہین کرنا شروع کر دینا۔

جب، سعد معاویہ کے پاس آیا اور اُس نے اُس کو اپنے ساتھ تخت پر جگہ دی اور جب وہ تخت پر اس کے ساتھ بیٹھ گیا تو پوری جماعت نے جو وہاں پر موجود تھی، علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ جب سعد نے اس صورتِ حال کو دیکھا تو سعد نے رونا شروع کر دیا۔

معاویہ نے سعد سے کہا: اے سعد! کیوں رو رہے ہو؟ کیا اس وجہ سے رو رہے ہو کہ تمھارے بھائی عثمان بن عفان کے قاتل کو گالیاں دی جا رہی ہیں؟

سعد نے جواب میں کہا: میرا رونا میرے بس میں نہیں ہے، میں اس پر قادر نہیں ہوں۔ خدا کی قسم، جب ہم مکہ سے ہجرت کے لیے نکلے اور اُس مسجد (یعنی مسجد نبویؐ) میں داخل ہوئے تو ہمارے شب و روز اُسی مسجد میں گزر رہے تھے۔ اچانک نبی اکرمؐ نے ہم سب کو مسجد سے نکال دیا اور علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو مسجد ہی میں رہنے دیا۔

یہ چیز ہمارے اُوپر گراں گزری۔ ہم نے چاہا کہ ہم اس کے بارے میں نبی اکرمؐ سے بات کریں۔ ہم سب بی بی عائشہ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے ام المومنین! ہم بھی اسی طرح نبیؐ کے صحابی ہیں جیسے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہے، جس طرح علیؑ نے ہجرت کی ہے، ایسے ہی ہم نے ہجرت کی ہے۔ جبکہ نبی اکرمؐ نے ہم سب کو مسجد سے نکال دیا ہے اور علیؑ کو مسجد ہی میں رہنے دیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ خدا کے غضب ناک ہونے کی وجہ سے کیا ہے یا رسولؐ خدا کی اپنی ناراضگی کی وجہ سے ہوا ہے اس کے بارے میں آپ رسولؐ خدا سے معلوم کر کے ہمیں بتا دیں۔ ہم اس کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔

بی بی عائشہ نے اس کے بارے میں رسولؐ خدا سے بات کی تو رسولؐ خدا نے فرمایا:

اے عائشہ! خدا کی قسم، میں نے ان کو نہیں نکالا اور نہ ہی میں نے علیؑ کو وہاں رہنے دیا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو نکالا ہے اور علیؑ کو مسجد میں سکونت دی ہے اور جب ہم جنگ خیبر میں تھے تو ہر کوئی شکست کھا کر واپس آ رہا تھا۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: میں کل اس شخص کو علم دوں گا، جو مرد ہو گا، اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہوں گے اور وہ بھی اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہو گا۔

دوسرے دن آپؐ نے علیؑ کو بلایا جبکہ علیؑ کی آنکھیں خراب تھیں۔ آپؐ نے علیؑ کی

آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن لگایا اور اُن کو علم عطا فرمایا اور خدا نے ان کے ہاتھوں سے خیبر کو فتح کروا دیا۔

جنگِ تبوک میں ہم رسولؐ خدا کے ساتھ تھے رسولؐ خدا نے علیؑ کو مدینہ ہی میں چھوڑ دیا۔
یعنی جب آپ نے رسولؐ خدا کو الوداع کیا تو آپؑ نے رونا شروع کر دیا۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

علیؑ نے جواب میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں کیوں نہ روؤں کہ جب سے آپؐ مبعوث ہوئے ہیں کسی جنگ میں بھی آپؐ نے مجھے مدینہ میں نہیں چھوڑا، کیا وجہ ہے کہ اس جنگ میں آپؐ مجھے مدینہ میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ! کیا آپؑ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

علیؑ نے عرض کیا: کیوں نہیں! بلکہ میں اس نسبت پر راضی ہوں۔

میں اپنے دشمنوں کو حوضِ کوثر سے دُور کروں گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰہ عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد ابن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد ابن عمر قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعید قال: أخبرنا الحسن ابن القاسم قال: حدثنا علی بن ابراهیم بن یعلی التیمی قال: حدثنا علی ابن سیف بن عمیرة عن أبیه عن ابان بن عثمان عن عبدالرحمٰن بن سیابة عن حمران بن اعین عن أبی حرب بن أبی الأسود الدئلی عن أبیه قال: سمعت أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام یقول: واللّٰه لأذودن بیدی هاتین القصیرتین عن حوض رسول صلی الله علیه وآله وسلم أعداء نا ولأوردنه أحباء نا.

(بحذفِ اسناد) ابو اسود الدئلی نے بیان کیا ہے کہ میں نے خود امیر المومنین علی ابن ابی

طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم، میں ضرور ان دونوں ہاتھوں سے رسولؐ خدا کے حوضِ کوثر سے اپنے بہت سارے دشمنوں کو دور کر دوں گا اور اپنے دوستوں کو حوض سے سیراب کروں گا۔

جو ہمارے ذریعے دعا کرے گا، وہ کامیاب ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضي أبوبكر محمد بن عمر عن أبي العباس أحمد بن محمد عن يحيى بن زكريا بن شيبان عن الحسين بن سفيان قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن المشمعل قال: حدثنا ابوحمزة الثمالي عن أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين قال: من دعا الله بنا أفلح، ومن دعاه بغيرنا هلك واستهلك.

(بحذفِ اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ہمارے ذریعے دعا کرے گا، وہ کامیاب ہوگا اور جو شخص ہمارے علاوہ کسی دوسرے کے ذریعے سے دعا کرے گا، وہ ہلاک ہوگا اور اپنے لیے ہلاکت ہی کو طلب کر رہا ہوگا۔

دعا سے پہلے نبی اکرمؐ پر درود پڑھو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن ابان بن عثمان الأحمر عن أبي عبدالله جعفر ابن محمد عليه السلام قال: اذا دعا أحدكم فليبدأ

بالصلاة علي النبيؐ ، فان الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقبولة،
ولم يكن الله ليقبل بعض الدعاء ويرد بعضا۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی بارگاہِ خدا میں دعا کرے تو اس کو چاہیے کہ پہلے حضور نبی اکرمؐ پر درود پڑھے، اس کے بعد اپنی دعا کی ابتدا کرے، کیونکہ نبی اکرمؐ پر جو درود پڑھا جائے گا، وہ ضرور قبول ہوگا اور خدا سے ایسا بعید ہے کہ ایک شخص کی دعا کا کچھ حصّہ قبول کرے اور کچھ کو چھوڑ دے۔

تین شخص رحمتِ خدا میں ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه محمد بن الحسن عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن ابن محبوب عن ابان بن عثمان عن بحر السقاء قال: سمعت أبا عبدالله جعفر ابن محمد عليهما السلام يقول: ان من رَوح الله تعالٰى ثلاثة: التهجد بالليل، وافطار الصائم، ولقاء الأخوان۔

بحر السقا نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تین شخص رحمتِ خدا میں ہوتے ہیں:

① وہ جو نمازِ شب ادا کرے

② وہ جو روزہ دار کو افطار کروائے

③ وہ جو مومن بھائی سے ملاقات کرے

رسولؐ خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال:

أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضي أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد ابن محمد بن سعيد قال: حدثنا أحمد بن عبدالحميد قال: حدثنا محمد بن عمرو بن عتبة قال: حدثنا الحسن بن المبارك قال: حدثنا العباس بن عامر عن مالك الأحمسي عن سعيد بن ظريف عن الأصبغ بن نباتة قال: كنت اركع عند باب أميرالمؤمنين عليه السلام وأنا ادعو الله، اذ خرج أمير المؤمنين عليه السلام وقال: يا أصبغ۔ فقلت: لبيك۔ قال أي شئ كنت تصنع؟ قلت أركعت وأنا ادعو۔ قال: أفلا اعلمك دعاء سمعته من رسول الله قلت: بلى۔ قال: قل ﴿الحمدلله على ما كان والحمد لله على كل حال﴾ ثم ضرب بيده اليمنى على منكبي الأيسر وقال: يا اصبغ لأن ثبتت قدمك وتمت ولايتك وانبسطت يدك لله أرحم بك من نفسك۔

اصبغ بن نباتہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں مسجد نبوی میں بابِ امیر المومنینؑ کے قریب رکوع میں تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا جبکہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنے گھر سے نکلے اور آپ نے فرمایا: اے اصبغ! میں نے جواب میں عرض کیا: لبیک یا امیر المومنینؑ!

آپؑ نے فرمایا: کیا کر رہے تھے؟

میں نے عرض کیا: میں رکوع میں تھا اور دعا کر رہا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: کیا میں تمھیں وہ دعا تعلیم نہ کر دوں جو میں نے رسولؐ خدا سے سنی ہے؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں!

آپؑ نے فرمایا: یوں دعا کیا کرو:

الحمد لله على ماكان والحمد لله على كل حال

''تمام حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جس حال میں میں ہوں اور تمام حمد ہے اُس کے لیے ہر حال میں''۔

پھر آپؑ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے بائیں کندھے پر مارا اور فرمایا: اے اصبغ! اگر تم

میری ولایت پر ثابت قدم رہے اور ہماری دوستی مضبوطی رہی تو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ کو کھلا رکھے گا اور اپنی طرف سے تمہارے اُوپر رحمت نازل فرمائے گا۔

میں مثلِ محمدؐ ہوں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا أبوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنا الحسن بن على ابن عبدالكريم قال: حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنا محمد بن اسماعيل عن زيد بن المعدل عن يحيٰى بن صالح الطيالسى عن اسماعيل بن زياد بن ربيعة بن ناجذ قال: لما وجه معاويةبن أبى سفيان ابن عوف الغامدى الى الأنبار للغارة بعثه فى ستة آلاف فارس، فأغار على هيت والانبار وقتل المسلمين وسبى الحريم وأعرض الناس على البراء ة من أمير المؤمنين عليه السلام استنفر اميرالمؤمنين عليه السلام الناس وقد كانوا تقاعدوا عنه واجتمعوا على خذلانه، وأمر مناديه فى الناس، فاجتمعوا فقام خطيباً، فحمدالله وأثنى عليه وصلى على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم قال: امابعد أيها الناس، فوالله لأهل مصركم فى الامصار أكثر فى العرب من الانصار، وما كانوا يوم عاهدوا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان يمنعوه ومن معه من المهاجرين حتٰى يبلغ رسالات الله الا قبيلتين صغير مولدهما بأقدم العرب ميلاداً ولا بأكثره عدداً، فلما آووا رسولؐ الله وأصحابه ونصروا الله ودينه ومنهم العرب عن قوس واحدة وتحالفت عليهم اليهود وغزتهم القبائل قبيلة بعد قبيلة، فتجردوا للدين وقطعوا ما بينهم وبين العرب من

الحبائل وما بينهم وبين اليهود من العهود، ونصبوا لأهل نجد وتهامة وأهل مكة واليمامة وأهل الحزن وأهل السهل قناة الدين والصبر تحت حماس الجلاد، حتّى دانت لرسول الله ﷺ العرب فرأى فيهم قرة العين قبل ان يقبضه اللّٰه اليه، فأنتم فى الناس أكثر من اولئك فى أهل ذٰلك الزمان من العرب۔

فقام اليه رجل ادم طوال فقال: ما أنت كمحمد ولا نحن كأولئك الذين ذكرت، فلا تكلفنا مالا طاقة لنا به۔ فقال امير المؤمنين عليه السلام : احسن مسمعاً تحسن اجابة، ثكلتكم الثواكل ما تزيدوننى الا غماً، هل أخبرتكم انى مثل محمد وانكم مثل أنصاره، وانما ضربت لكم مثلا وأنا ارجو أن تأسوا بهم۔

ثم قال رجل آخر فقال: ما أحوج اميرالمؤمنين عليه السلام ومن معه انى أصحاب النهروان۔ ثم تكلم الناس من كل ناحية ولغطوا فقال رجل فقال بأعلى صوته: استبان فقد الأشتر على أهل العراق لو كان حياً لقل اللغط ولعلم كل امرئ ما يقول: فقال لهم اميرالمؤمنين صلوات اللّٰه عليه: هبلتكم الهوابل لأنا اوجب عليكم حقاً من الاشتر، وهل للاشتر عليكم من الحق الا حق المسلم على المسلم؟ وغضب فنزل۔

فقام حجر بن عدى وسعد بن قيس فقالا: لا يسؤك اللّٰه يا امير المؤمنين مرنا بأمرك نتبعه، فواللّٰه العظيم ما يعظم جزعنا على أموالنا ان تفرق ولا على عشائرنا أن تقتل فى طاعتك۔ فقال لهم: تجهزوا للسير الى عدونا۔

ثم دخل منزله عليه السلام ودخل عليه وجوه أصحابه، فقال لهم: أشيروا على برجل صليب ناصح يحشر الناس من السواد۔ فقال سعد بن قيس: عليك يا امير المؤمنين بالناصح الأريب الشجاع الصليب معقل بن قيس التميمى۔ قال: نعم، ثم

دعاه فوجهه وسار ولم يعد حتى اصيب امير المؤمنين علیہ السلام

(بحذف اسناد) ربیعہ بن ناجذ نے روایت کو بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: جب معاویہ بن ابی سفیان بن عوف الغامدی انبار کی غارت گری کے لیے متوجہ ہوا تو اس نے چھے ہزار سواروں کو اس کام کے لیے روانہ کیا۔ اُنھوں نے لوگوں کی فصلوں اور غلہ کے ڈھیروں کو برباد کرنا شروع کر دیا اور مسلمان مردوں کو قتل کرنا اور اُن کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنانا شروع کر دیا اور لوگوں کو امیر المومنین علی علیہ السلام کی دشمنی پر آمادہ کرنا شروع کیا اور ان کو آپؑ سے برأت پر تیار کرتے تھے اور لوگوں کو امیر المومنینؑ سے متنفر کرتے اور ان کو آمادہ کرتے کہ علیؑ کے کوئی حقوق ادا نہ کیے جائیں۔ نیز سب کو آپؑ کی توہین کرنے پر جمع کرتے تھے۔ جب آپؑ کو اس کے بارے میں خبر ملی تو آپؑ نے منادی کروائی اور لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ جب لوگ جمع ہو گئے، تو آپؑ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کو بجالانے کے بعد اور جنابِ رسولؐ خدا پر درود وسلام پڑھنے کے بعد آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میرے مددگار تمام عرب کے شہروں میں سب سے زیادہ تمھارے اس شہر میں موجود ہیں اور وہ ایسے نہیں ہیں کہ جب رسولؐ خدا نے اعلان فرمایا تو تمام لوگوں نے آپؑ کے خلاف عہد کر لیا کہ آپؐ کو اور آپؐ کے اصحاب کو ہم تبلیغ دین سے روکیں گے، یہاں تک کہ آپؐ کی رسالت بلکہ اللہ کی رسالت دو قبیلوں کے پاس پہنچ گئی، جو بہت بڑے قبیلے نہیں تھے اور وہ دونوں عرب کے قدیم قبیلوں میں سے بھی نہیں تھے اور اُن کی تعداد بھی کوئی زیادہ نہیں تھی۔ جب اُنھوں نے رسولؐ خدا اور آپؐ کے ہجرت کرنے والے اَصحاب کو اپنے گھروں میں پناہ دی اور اللہ اور اُس کے دین کی مدد کرنے کا تہیہ کر لیا، جب کہ تمام عرب ایک روش پر تھے اور اُنھوں نے یہودیوں کے ساتھ مل کر رسولؐ خدا کی مخالفت پر معاہدے کر رکھے تھے اور تمام قبائل آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے آپؐ کے ساتھ ہونا شروع ہو گئے اور اُنھوں نے اس کو خالص کر دیا اور جو کچھ ان کے اور دوسرے عربوں کے چنگل میں تھا، سب کو آزاد کر دیا اور یہودیوں کے ساتھ جو معاہدے تھے وہ سب ختم کر دیے اور اُنھوں نے تمام اہلِ نجف اور اہلِ مکہ و یمامہ نیز تمام مصیبت زدہ لوگوں اور اہل سہل کے لیے دین کی نشانیاں نصب کر دیں اور جلادوں کی تلواروں کے نیچے بھی صبر کو ہاتھوں سے نہ جانے دیا، یہاں تک کہ وہ رسولؐ خدا کے اتنے قریب ہو گئے کہ جب

رسولؐ خدا اس دنیا سے جا رہے تھے تو اُنہوں نے آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کو محسوس کیا اور تم ان لوگوں سے (تعداد میں) بہت زیادہ ہو اور اس وقت کے عرب کے لوگوں سے (بھی) زیادہ ہو۔

آپؑ اس مقام تک پہنچے ہی تھے کہ ایک لمبے قد کا شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے یوں کہا، یعنی یوں بکواس کی: نہ آپ محمدؐ کی مثل ہیں اور نہ ہم اُن لوگوں کی مثل ہیں کہ جن کا آپؑ نے تذکرہ کیا ہے اور نہ ہی آپؑ ہمیں ہماری طاقت سے زیادہ کی تکلیف دیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: کیا تم نے سنا ہے اور اس کا جواب کیا اچھا دیا ہے، رونے والیاں تمہارے اُوپر روئیں (یہ بددعا کے کلمات ہیں) تم لوگوں نے میرے لیے سوائے پریشانی اور غم کے کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا۔ کیا میں تمھیں بتاؤں کہ میں مثلِ محمدؐ ہوں اور تم مثل انصار کے ہو اور میں تمہارے لیے مثال بیان کروں گا اور اُمید ہے کہ اس سے تمہاری تسلی ہو جائے گی۔

پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ کو اور جو آپؑ کے ساتھ ہیں ان کو نہروان والوں کی طرف جانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کے بعد ہر طرف سے لوگوں نے بولنا شروع کر دیا اور ایک شور شروع ہو گیا۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے بلند آواز سے پکار کر کہا: اے اہلِ عراق! اب یقین ہو گیا ہے کہ مالک اشتر اس دنیا میں نہیں رہا، کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتا تو اتنا شور نہ ہوتا پھر پتہ چلتا کہ کون کیا کہتا ہے اور کیسے کہتا ہے۔

امیر المومنینؑ نے ان سے فرمایا: کیا میں تم پر مالک اشترؓ سے زیادہ حق نہیں رکھتا؟ کیا مالک اشترؓ کا تم پر حق اور میرا تم پر کوئی حق نہیں ہے؟ آگاہ ہو جاؤ! ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ پس آپ غضب ناک ہوئے اور منبر سے نیچے تشریف لائے۔

اس کے بعد حجر بن عدی اور سعد بن قیس، دونوں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! خدا آپؑ کو ہم سے ناراض نہ کرے۔ آپؑ ہمیں جو حکم فرمائیں گے ہم اس کی اتباع کریں گے۔ قسم ہے اس خدا کی، جو عظیم ہے ہمیں کوئی دکھ نہیں ہے کہ ہمارا مال ضائع ہو جائے یا ہمارے مرد آپؑ کی اطاعت میں قتل ہو جائیں۔ آپؑ نے اُن سے فرمایا: پھر ہمارے دشمن کی طرف جانے کے لیے آمادہ ہو جاؤ۔

اس کے بعد امیر المومنین علیؑ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور چند اصحاب بھی آپؑ کے ساتھ داخل ہوئے۔ آپؑ نے ان سے فرمایا: تم لوگ مجھے ایک نصیحت کرنے والے بہادر، ماہر،

شجاع اور طاقت ور کے بارے میں مشورہ دیتے ہو کہ جو لوگوں کو باہر نکال کر لے آئے۔

سعد بن قیس نے کہا: اے امیرالمومنینؑ! اس ناصح، بہادر ماہر، شجاع اور طاقت ور سے آپؑ کی مراد معقل بن قیس ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں! پھر آپؑ نے اس کو بلایا، اس کی طرف توجہ فرمائی اور اس کو روانہ کیا اور وہ واپس نہ آیا، یہاں تک کہ امیرالمومنین علیؑ کی شہادت ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فاطمہؑ کے لیے سلام کا آنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد ابن عيسىٰ عن العباس بن عامر القصباني عن ابان بن عثمان الاحمر عن بريد العجلي قال سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لما توفيت خديجة رضي الله عنها جعلت فاطمة صلوات الله علها تلوذ برسول الله وتدور حوله وتقول: يا أبه أين امي؟ قال: فنزل جبرئيل عليه السلام فقال له: ربك يأمرك أن تقرئ فاطمة السلام تقول لها ان امك في بيت من قصب كعابه من ذهب وعمده ياقوت أحمر بين آسية ومريم بنت عمران۔ فقالت فاطمة عليها السلام: ان الله هو السلام ومنه السلام واليه السلام۔

(بحذف اسناد) برید عجلی نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب ام المومنین حضرت خدیجہ علیہا السلام نے انتقال فرمایا: تو حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام انتہائی غم زدہ تھیں اور وہ رسولؐ خدا کے اردگرد چکر کاٹ رہی تھیں اور انہوں نے (حضورؐ سے) کہا: اے بابا جان! میری مادر گرامی کہاں چلی گئی ہیں؟ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے رب نے آپؐ کو حکم دیا ہے کہ

اپنی بیٹی فاطمہؑ کو میری طرف سے سلام کہہ دیں اور اس کو کہہ دیں کہ آپؑ کی ماں جنت کے ایک گھر میں ہیں، جو سونے کا بنا ہوا ہے اور اُس کے ستون سرخ یاقوت کے ہیں اور جناب آسیہؑ اور مریم بنت عمرانؑ کے گھروں کے درمیان واقع ہے۔ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے عرض کیا: اللہ عزّوجلّ سلام ہے اور اس کی طرف سے سلام ہے اور اس کی طرف سلام ہے۔

حکم بن ابوالعاص کو رسولؐ خدا نے مدینہ سے نکال دیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا الفضل بن الحباب الجمحي قال: حدثنا الحسين بن عبدالله الابلي قال: حدثنا أبوخالد الاسدي عن أبي بكر ابن عياش عن صدقة بن سعيد الحنفي عن جميع بن عمير قال أسمعت عبدالله بن عمر بن الخطاب يقول: انتهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى العقبة فقال: لا يجاوزها أحد، فعوج الحكم بن أبي العاص فمه مستهزئاً به وقال رسولُ الله: من اشتري شاة مصراة فهو بالخيار، فعوج الحكم فمه، فبصر به النبيؐ فدعا عليه فصرع شهرين ثم أفاق، فأخرجه النبيؐ عن المدينة طريداً ونفاه عنها.

جمیع بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر بن خطاب سے سنا ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب رسولؐ خدا عقبہ (یعنی بلند چوٹی) کی طرف گئے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس سے کوئی بھی تجاوز نہ کرے۔ حکم بن ابوالعاص آپ کا مذاق اُڑاتے ہوئے اس سے تجاوز کر گیا۔ او رپھر رسولؐ خدا نے ایک حکم دیا کہ جو کوئی دودھ دینے والی بکری خریدتا ہے تو اس کو خیار حاصل ہے۔ (یعنی اس کو سودا فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہے) اس پر بھی حکم بن ابوالعاص نے آپؐ کے ساتھ بداخلاقی کی۔ رسولؐ خدا نے اس کی طرف دیکھا اور اس کے حق میں بددعا کی تو وہ دو ماہ تک کے لیے غشی میں رہا اور جب اس کو غشی سے افاقہ ہوا تو نبی اکرمؐ نے اس کو مدینہ سے

باہر نکال دیا اور اس کو شہر بدر کر دیا (اور واپس آنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ جو بھی حاکم میرے بعد آئے وہ اس کو اور آگے روانہ کر دے ایسا ہی ہوتا رہا، لیکن جب عثمان تخت پر بیٹھا تو اُس نے اس کو واپس بلایا اور نہ صرف یہ کہ واپس بلایا بلکہ اس کو وزیر خزانہ مقرر کر دیا)۔

نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ

(وبالاسناد) قال: أخبرنی الشیخ المفید أبو علی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی الله عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا العباس بن الولید قال: حدثنا القتاد عن الحسین بن سعید عن أبیه عن هارون بن سعید قال: صلی بنا الولید بن عقبة بالکوفة صلاة الغداة ـ وکان سکراناً ـ فتغنی فی الثانیة منها وزادنا رکعة اخری ونام فی آخرها، فأخذ رجل من بکر بن وائل خاتمه من یده، فقال فیه علباء السدوسی:

تکلم فی الصلاة وزاد فیها
مجاهرة وعالن بالنفاق
وفاح الخمر من سنن المصلی
ونادی والجمیع الی افتراق
أزید بکم علی ان تحمدونی
فما لکم وما لی من خلاق

(بحذف اسناد) حسین بن سعید نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے ہارون بن سعید سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ولید بن عقبہ نے کوفہ میں نماز صبح ادا کی اور وہ شراب کے نشے میں تھا۔ وہ دوسری رکعت میں بے ہوش ہوگیا اور پھر اس نے ایک اور رکعت کا اضافہ کر دیا اور پھر وہ نماز کے آخر میں سو گیا۔ پس ایک شخص نے جو بکر بن وائل کے خاندان سے تھا، اس نے اس کے ہاتھ کی انگوٹھی سے پکڑا۔

علماء السدوسی نے اس کے بارے میں یہ اشعار کہے:

① اس نے نماز میں گفتگو کی اور اس میں علانیہ اضافہ بھی کیا اور اس کا نفاق آشکار ہو چکا ہے۔

② اس کے منہ سے شراب جائے نماز پر گر رہی تھی اور وہ آواز دے رہا تھا، جب کہ لوگ اس سے دُور ہو چکے تھے۔

③ اگر تم مجھے اجازت دو تو میں نماز میں اور اضافہ کر دوں۔ مجھے دنیا والوں سے کیا غرض میں تو اپنی مرضی کرتا ہوں۔

عمار بن یاسرؓ کی جنگ صفین میں دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبونصر محمد بن الحسن المقرئ البصير قال: حدثنا الحسن بن على بن عبدالله البغدادى بواسطة قال: حدثنا عيسىٰ بن مهران قال: حدثنا أبو الفضل نعيم بن دكين قال: حدثنا موسىٰ بن قيس قال: حدثنا الحسين ابن اسباط العبدى قال: سمعت عمار بن ياسر رحمه الله يقول عند توجهه الى صفين: اللهم لو اعلم انه ارضى لك أن ارمى بنفسى من فوق هذا الجبل لرميت بها، ولو اعلم انه ارضى لك أن اوقد لنفسى ناراً فأقع فيها لفعلت، وانى لا اقاتل أهل الشام الا وأنا اريد بذٰلك وجهك، وأنا ارجو ان لا تخيبنى وأنا اريد وجهك الكريم.

(بحذف اسناد) حسین بن اسباط عبدی نے روایت کی ہے وہ کہتا ہے: میں نے خود عمار یاسرؓ سے سنا ہے کہ جب وہ صفین کی طرف روانہ ہوئے تو یوں فرما رہے تھے: اے اللہ! اگر میں یہ جان لوں کہ تو اس بات پر راضی ہے کہ میں اپنے آپ کو پہاڑ کی چوٹی سے گرا دوں تو میں گرا دوں گا اور اگر میں یہ جان لوں کہ تو اس بات پر راضی ہے کہ میں اپنے گھر کو آگ میں جلا

دوں تو میں یہ بھی کر گزروں گا۔ اے میرے اللہ! میں اہلِ شام سے لڑائی صرف اور صرف تیری قربت حاصل کرنے کے لیے کروں گا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ تو مجھے رُسوا نہیں کرے گا اور میں تیری رضا و قربت چاہتا ہوں۔

ابلیس چار مقام پر انسانی شکل میں آیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن بن محمد بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبدالله بن أبي رافع الكاتب قال: حدثني جعفر بن محمد ابن جعفر الحسيني قال: حدثنا عيسٰى بن مهران قال: حدثنا يحيٰى بن الحسن ابن فرات قال: حدثنا أبو المقدم ثعلبة بن زيد الانصارى قال: سمعت جابر ابن عبدالله بن حزام الانصارى رحمه الله يقول: تمثل ابليس لعنه الله فى أربع صور: تمثل يوم بدر فى صورة سراقة بن جعشم المديحى فقال لقريش: ﴿لا غالب لكم اليوم من الناس وانى جار لكم فلما تراء ت الفئتان نكص على عقبيه وقال انى برئ منكم﴾ وتصور يوم العقبة فى صورة منبه بن الحجاج فنادى ان محمداً والصباة معه عند العقبة فأدركوهم، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم للانصار: لا تخافوا فان صوته لن يعدوهم ، وتصور يوم اجتماع قريش فى دار الندوة فى صورة شيخ من أهل نجد واشار عليهم فى النبى صلى الله عليه وآله وسلم بما أشار، فأنزل الله تعالٰى ﴿واذ يمكر بك الذين كفروا ليثبتوك او يقتلوك او يخرجوك ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين﴾ وتصور يوم قبض النبىؐ فى صورة المغيرة بن شعبة فقال: أيها الناس لا تجعلوها كسروانية ولا قيصرانية وسعوها تتسع فلا تردوها فى بنى هاشم فتنتظر بها الحبالى۔

(بحذف اسناد) ابو مقدم ثعلبہ بن زید انصاری نے روایت کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ بن حزام انصاریؓ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ابلیس (خدا اس پر لعنت کرے) چار مقام پر چار اشخاص کی شکل میں ظاہر ہو کر آیا۔ جنگ بدر کے دن سراقہ بن جعشم مدلجی کی شکل میں ظاہر ہوا اور مشرکین مکہ اور قریش کو یوں کہا: ڈٹ جاؤ! آج لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا اور میں تمھارے ساتھ ہوں پس جب دونوں لشکر آپس میں ٹکرائے اور قریش کو شکست ہوئی تو یہ الٹے پاؤں واپس چلا گیا اور یہ کہہ رہا تھا: میں تم لوگوں سے بری ہوں۔

دوسری مرتبہ جنگِ اُحد کے دن منبہ بن حجاج کی صورت میں ظاہر ہوا اس نے آواز دی: اے قریش! محمدؐ اور اس کے ساتھی اس گھاٹی میں ہیں۔ رسولؐ خدا نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ڈرو مت! یہ آواز شیطان کی ہے، یہ دوبارہ نہیں سنائی دے گی۔

تیسری مرتبہ ابلیس اُس وقت ظاہر ہوا جب قریش والے دارالندوہ میں جمع ہوئے تو اس وقت شیخ نجد کی شکل میں اور اس نے قریش کو نبی اکرمؐ کے بارے میں مشورہ دیا کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَاِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۝

"اے میرے نبیؐ! یاد کرو اس وقت کو جب کافر لوگ آپؐ کے بارے میں تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کر لیں یا آپؐ کو قتل کر ڈالیں یا آپؐ کو مکہ سے نکال باہر کریں، تو وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب سے زیادہ مستحکم تدبیر کرنے والا ہے"۔

(سورۃ انفال: آیت: ۳۰)

آخری مرتبہ ابلیس اس وقت ظاہر ہوا جب رسولؐ خدا کی وفات کا دن تھا، اس دن مغیرہ بن شعبہ کی شکل میں آیا اور اس نے کہا: اے لوگو! اسلام کی یہ حکومت قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کی طرح قرار نہ دو۔ یعنی یہ ایک ہی خاندان میں رہ جائے، بلکہ اس کو وسعت دو اور پھیلا دو کہ کہیں اس کی باگ ڈور واپس بنو ہاشم کے ہاتھوں میں نہ آنے پائے۔

ساتواں باب

وہ دین جس میں عمل قبول ہوتے ہیں

(أخبرنا) الشيخ المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن ابن على الطوسى رضى الله عنه فى المحرم من سنة ست وخمسين وأربعمائة قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: أخبرنا أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن ابان بن عثمان عن اسماعيل الجعفى قال: دخل رجل على أبى جعفر محمد بن على عليهما السلام ومعه صحيفة مسائل شبه الخصومه۔ فقال له أبو جعفر عليه السلام هذا صحيفة تخاصم على الدين الذى يقبل الله فيه العمل؟ فقال: رحمك الله هذا الذى اريد۔ فقال أبوجعفر عليه السلام: اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له وان محمداً عبده ورسوله، وتقر بما جاء من عند الله والولاية لنا أهل البيت والبراءة من عدونا والتسلم لنا والتواضع والطمأنينة وانتظار أمرنا، فان لنا دولة ان شاء الله تعالٰى جاء بها۔

(بحذف اسناد) اسماعیل جعفی نے روایت بیان کی ہے: ایک شخص حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور اس کے پاس ایک رسالہ تھا، جس میں اختلافی مسائل ذکر کیے گئے تھے۔ امام ابوجعفر علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: یہ وہ رسالہ ہے، جس میں اس دین سے اختلاف کیا گیا ہے کہ جس میں اعمال قبول ہوتے ہیں؟

اس شخص نے عرض کیا: خدا آپؑ پر اپنی رحمت نازل فرمائے، دین کیا ہے؟

حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: گواہی دو کہ خدا وحدہٗ لاشریک کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ لے کر آئے ہیں اس کا اقرار کرو اور ہم اہل بیتؑ کی ولایت اور دوستی کا اقرار کرو اور ہمارے دشمنوں سے برأت کرو اور ہمارے سامنے سرِ تسلیم خم کرو اور تواضع وانکسار کے ساتھ اس پر اطمینان رکھو اور ہمارے امر کا انتظار کرو (یعنی ہمارے قائمؑ کا انتظار کرو) تحقیق ہماری حکومت قائم ہوگی اور اگر اللہ نے چاہا تو وہ ضرور قائم ہوگی۔

جن کو اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرے گا، وہ کہاں جائیں گے؟

(وبالأسناد) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد ابن سعيد قال: حدثنا جعفر بن محمد بن هشام عن محمد بن اسماعيل البزاز عن الياس بن عامر عن ابان بن عثمان عن أبي بصير قال: سمعت أبا جعفر محمد بن علي عليهما السلام يقول: اذا دخل أهل الجنة الجنة بأعمالهم فأين عتقاء الله من النار ان الله عتقاء من النار۔

(بحذفِ اسناد) حضرت ابوبصیرؒ نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں نے اپنے اعمال ہی کی وجہ سے جنت میں داخل ہونا ہے تو پھر وہ لوگ جن کو خود اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرے گا، وہ کہاں جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک کثیر تعداد کو جہنم سے آزاد کرے گا جن کے اعمال اس قابل نہیں ہوں گے کہ وہ جنت میں جائیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کر دے گا۔

جو مجھ سے محبت کرے گا، وہ قیامت کے دن مجھے دیکھے گا

(وبالأسناد) قال: أخبرن محمد بن محمد قال: أخبرني أبوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أبوعوانة موسٰى بن يوسف بن

راشد قال: حدثنا علی بن الحكم الأزدی قال: أخبرنا حكم بن ثابت عن فضيل بن غزوان عن الشعبی عن الحارث عن علی بن أبی طالب علیہ السلام قال: من أحبنی رآنی يوم القيامة حيث يحب، ومن أبغضنی رآنی يوم القيامة حيث يكره۔

(بحذف اسناد) جناب حارث نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص مجھ سے محبت کرے گا، وہ قیامت کے دن مجھے اسی طرح دیکھے گا، جس طرح وہ مجھ سے محبت کرتا ہوگا (یعنی وہ مجھ سے بقدر محبت ملاقات کرے گا) اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے گا وہ قیامت کے دن مجھے اسی طرح دیکھے گا، جیسے وہ مجھ سے کراہت کرتا ہوگا (یعنی وہ میرے سامنے آنے سے کراہت کرے گا)۔

حضرت علیؑ کا ایک خطبہ

(وبالأسناد) قال: أخبرنا جماعة عن أبی عبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال حدثنا محمد بن موسٰی قال: حدثنا محمد بن سهل قال: أخبرنا هشام قال: حدثنی أبومخنف قال: حدثنی الحارث بن خضيرة عن أبی صادق عن جندب بن عبدالله الأزدی قال: قام علی بن أبی طالب فی الناس ليستنفرهم الی أهل الشام، وذلك بعد انقضاء المدة التی كانت بينه وبينهم ، وقد شن معاوية علی بلاد المسلمين الغارات، فاستنفرهم بالرغبة فی الجهاد والرهبة فلم ينفروا، فأضجره ذلك فقال: أيها الناس المجتمعة أبدانهم المختلفة أهواؤهم ما عزت دعوة من دعاكم ولا استراح قلب من قاساكم، كلامكم يوهن الصم الصلاب وتثاقلكم عن طاعتی يطمع فيكم عدوكم، اذا أمرتكم قلتم كيف وكيت وعسا اعاليل أباطيل، وتسألونی التأخير دفاع ذی الدين المطول، هيهات هيهات لا يدفع الضيم الذليل ولا يدرك الحق الا بالجد والصبر أی دار بعد داركم تمتعون ومع أی امام بعدی تقاتلون، المغرور والله من

غررتموه ومن فاز بكم فاز بالسهم الأخيب، أصبحت لا اطمع في نصرتكم ولا اصدق قولكم، فرّق الله بيني وبينكم واعقبني بكم من هو خير لي منكم. أما انكم ستلقون بعدي ذلًا شاملًا وسيفاً قاطعاً واثرة يتخذها الظالمون فيكم سنة تفرق جماعتكم وتبكي عيونكم، تمنون عما قليل انكم رأيتموني فنصرتموني، وستعرفون ما أقول لكم عما قليل، ولا يبعد الله الا من ظلم.

قال: فكان جندب لا يذكر هذا الحديث الا بكى وقال: صدق والله أمير المؤمنين قد شملنا الذل ورأينا الاثرة، ولا يبعد الله الا من ظلم.

(بحذف اسناد) جندب بن عبداللہ ازدی نے روایت بیان کی ہے کہ وہ کہتا ہے: امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوئے تا کہ کوفہ والوں کو شام والوں کی طرف جہاد کے لیے جانے پر آمادہ کریں اور یہ اس وقت کہا کہ جب شام والوں اور آپ کے درمیان جو معاہدہ کی مدت تھی وہ ختم ہو گئی تو معاویہ نے مسلمانوں کے شہروں کی طرف اپنا لشکر روانہ کر دیا، تا کہ وہ ان میں قتل و غارت کریں اور لوٹ مار کریں۔

امیر المومنین علی علیہ السلام نے کوفہ والوں کو جہاد پر آمادہ کیا اور انھیں شام والوں کے مقابلے کے لیے غیرت دلوائی۔ وہ پھر بھی آمادہ نہ ہوئے تو آپؑ نے ان پر غصہ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! جن کے جسم یکجا ہیں اور خواہش جدا جدا ہیں جو تم کو مدد کے لیے پکارے اس کی صدا، بے وقعت ہے اور جس کا تم سے واسطہ پڑے گا اس کا دل ہمیشہ بے چین رہے گا۔ تمھاری گفتگو سخت پتھروں کو بھی نرم کر دیتی ہے اور میری اطاعت کرنے میں تم اس قدر سستی کرتے ہو کہ تمھارا دشمن تمھارے بارے میں کرنے لگتا ہے (یعنی تمھیں اپنے ساتھ ملتا محسوس کرتا ہے) اور جب میں تمھیں کوئی حکم دیتا ہوں تو تم کہتے ہو کہ ہم کیسے کریں اور کس طرح کریں؟ جس طرح ایک قرض دینے والا ٹال مٹول کرتا ہے، اور حیلے بہانے سے جنگ کو ٹالنے کی کوشش کرتے ہو۔

اس طریقہ سے ذلت آمیز زیادتیوں کو دور نہیں کیا جا سکتا اور حق کو کوشش اور صبر کے بغیر

حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس گھر کے بعد تم کس گھر کا دفاع کرو گے اور میرے بعد کس امامؑ کی تم اطاعت کرو گے؟ خدا کی قسم، جس کو تم دھوکا دو گے اس کا فریب خوردہ ہونا یقینی ہے، اور جس کو تم جیسے لوگ مل جائیں گے تو اس کے حصے میں وہ آتے ہیں جو خالی ہوتے ہیں۔

میری یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ میں تمھاری مدد میں کوئی طمع نہیں رکھتا اور میں تمھارے قول کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے اور تمھارے درمیان جدائی ڈال دے اور تمھارے بدلے وہ قوم عطا کرے جو میرے لیے تم سے بہتر ہو۔

بہر حال تم میرے بعد ایسی ذلت اور رسوائی سے دوچار ہو جاؤ گے اور ایسی تلواریں تم پر مسلط ہوں گی جو کاٹنے والی ہوں گی اور ظالم لوگ تمھارا تعاقب کریں گے جو تمھاری جماعت کو پراگندہ کر دیں گے اور تمھاری آنکھوں کو رونے پر آمادہ کر دیں گے اور تم ان سے بہت تھوڑی تمنا کرو گے، کیونکہ تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں تم سے مدد طلب کر رہا ہوں اور جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں تم میں سے کچھ لوگ اس کو سمجھ بھی رہے ہیں اور ظالم خدا سے ہمیشہ دور رہے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: میں (جندب) جب بھی اس حدیث اور گفتگو کو یاد کرتا تھا تو گریہ کرتا تھا اور کہتا تھا: خدا کی قسم، امیر المومنینؑ نے سچ فرمایا تھا۔ تحقیق وہ ذلت ہمارے شامل حال ہو چکی ہے اور ہم اس کا اثر دیکھ رہے ہیں اور ظالم خدا سے دور ہی رہے گا۔

یا علیؑ! طوبیٰ اُس کے لیے ہے جو آپؑ سے محبت کرے گا

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا أبوبکر محمد بن صالح قال: حدثنا عبدالأعلی بن واصل الأسدی عن مخول بن ابراهیم عن علی بن حزور عن الاصبغ بن نباتة قال: سمعت عمار بن یاسر رضی الله عنه یقول: قال رسول اللهﷺ لعلی علیہ السلام: یاعلی ان الله قد زینك بزینة لم یزین العباد بزینة أحب الی الله منها، زینك بالزهد فی الدنیا وجعلك لا تلرز منها شیئاً ولا تزرأ منكم شیئاً، ووهب لك حب المساكین فجعلك ترضی بهم اتباعاً ویرضون بك اماماً، فطوبی لمن أحبك وصدق فیك، وویل

لمن ابُغضك وكذب عليك، فأما من أحبك وصدق فيك
فأولئك جيرانك فى دارك وشركاؤك فى جنتك، وأما من
ابُغضك وكذب عليك فحق على ان يوقفه موقف الكذابين۔

(بحذف اسناد) جناب اصبغ بن نباتہؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ اس زینت سے زیادہ پسندیدہ زینت کسی اور شخص کو نہیں دی۔ دنیا میں اللہ نے آپؑ کو زہد سے مزین کیا ہے اور آپؑ کے لیے قرار دیا گیا ہے کہ کوئی چیز اس سے آپؑ کے لیے کم نہ ہو اور کوئی چیز آپؑ اس کے لیے بوجھ نہ بنیں اور آپؑ کو مساکین کی محبت عطا کی گئی ہے۔ آپؑ کو ان لوگوں کی اتباع سے راضی قرار دیا ہے اور مساکین کو آپؑ کی امامت پر راضی قرار دیا ہے۔

اس شخص کے لیے طوبیٰ ہے جو آپؑ سے محبت کرے اور آپؑ کی تصدیق کرے اور ویل ہے اس شخص کے لیے جو آپؑ سے بغض رکھے اور آپؑ کی تکذیب کرے۔ بہرحال وہ شخص جو آپؑ سے محبت کرے گا اور آپؑ کی تصدیق کرے گا وہ جنت میں آپؑ کا ہمسایہ ہوگا اور جنت میں آپؑ کا ساتھی ہوگا اور جو شخص آپؑ سے بغض رکھے گا اور آپؑ کی تکذیب کرے گا اس کے بارے میں خدا کا حق ہے کہ اس کو ان لوگوں کی صف میں کھڑا کرے جو جھوٹے ہیں (اور ان کا مقام جہنم ہے)۔

ابوموسیٰ اشعری پر رسولؐ خدا نے لعنت فرمائی

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن على بن مالك النحوى قال: حدثنا أبوعبدالله جعفر بن محمد الحسينى قال: حدثنى عيسىٰ بن مهران المستعطف قال: حدثنا يحيىٰ بن عبدالحميد قال: حدثنا شريك عن عمران بن طفيل عن أبى تحية قال: سمعت عمار بن ياسر رحمه الله يعاتب أبا موسىٰ الاشعرى ويوبخه على تأخره عن على بن أبى طالب عليه السلام وقعوده عن الدخول فى بيعته، ويقول له: ياموسىٰ ما الذى أخرك عن امير المؤمنين؟ فو الله لئن شككت فيه لتخرجن عن الاسلام۔

وأبو موسٰی یقول له: لا تفعل ودع عتابك لی، فانما أنا أخوك۔ فقال له عمار: ما أنا لك بأخ، سمعت رسولؐ اللّٰه یلعنك لیلة العقبة وقد هممت مع القوم بما هممت۔ فقال له أبو موسٰی: أفلیس قد استغفر لی؟ قال عمار: قد سمعت اللعن ولم أسمع الاستغفار۔

(بحذف اسناد) ابوتحیہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے سنا کہ آپ ابوموسیٰ اشعری پر غضب ناک ہو رہے تھے اور اس کی سرزنش کر رہے تھے کہ تو نے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو فیصلہ میں مؤخر کیوں کیا اور ان کو حکومت سے الگ کیوں کیا تھا اور ان کی بیعت سے نافرمانی کیوں کی تھی؟

آپ نے اس سے فرمایا: تو نے امیر المومنینؑ کو الگ کر دیا ہے خدا کی قسم! ان کے بارے میں اگر تو شک کرے گا تو یقینی طور پر اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

ابوموسیٰ نے جناب عمار سے عرض کیا: اے عمار! میری سرزنش اور عتاب بس کرو اتنی زیادہ نہ کرو، کیونکہ میں بھی آپ کا بھائی ہوں۔ جناب عمارؓ نے فرمایا: نہیں، میں تمھارا بھائی نہیں ہوں کیونکہ میں نے گھاٹی والی رات خود رسول خداؐ سے سنا ہے کہ انھوں نے تیرے اُوپر لعنت کی، اس وجہ سے جو تو نے دوسروں کے ساتھ مل کر انتہائی بُرا کام کرنے کا ارادہ کیا۔

ابوموسیٰ نے کہا: کیا آپ میرے حق میں مغفرت کی دعائیں کریں گے؟ جناب عمارؓ نے فرمایا: میں نے رسولؐ خدا کی زبانِ مبارک سے تیرے حق میں لعنت سنی ہے تیرے حق میں استغفار نہیں سنی۔ (گھاٹی والی سے مراد یہ ہے کہ رسولؐ خدا ایک رات سفر فرما رہے تھے کہ راستہ میں ایک گھاٹی تھی جو انتہائی خطرناک تھی۔ جب آپؐ کی سواری اس کے قریب پہنچی تو چند منافقین جن کی تعداد دس تک بیان کی گئی ہے، نے مشورہ کیا کہ کیوں نہ ہو ہم اس گھاٹی پر پہلے ہی چلے جائیں اور وہاں چھپ کر بیٹھ جائیں اور جب رسول کی سواری وہاں آئے گی تو ہم اُسے ڈرائیں گے اور جب وہ ڈر کر بھاگے گی تو رسول گر پڑیں گے اور خود بخود مر جائیں گے اور مشہور یہ ہوگا کہ اونٹنی ڈر گئی اور رسول گر کر مر گئے۔ یوں ہمارے اُوپر الزام بھی نہیں آئے گا مگر اللہ تعالیٰ نے اس سارے منصوبے کی رسولؐ خدا کو قبل از وقت ہی اطلاع دے دی اور ان پر آپؐ نے لعنت فرمائی اور عمار اور ابوذر وغیرہ کو آگے روانہ کیا، تا کہ معلوم ہو جائے کہ کون کون

سے منافق وہاں پر موجود ہیں ان میں ایک ابوموسیٰ اشعری بھی تھا (مترجم)۔

جہل سے زیادہ بڑا کوئی فقر نہیں ہے

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوالقاسم اسماعیل بن محمد الکاتب قال: أخبرنی عبدالصمد بن علی قال: أخبرنا محمد بن هارون بن عیسٰی قال: أخبرنی أبوطلحة الخزاعی قال: حدثنا عمر بن عباد قال: حدثنا أبو تراب قال: قرأت فی کتاب لوهب بن منبه فاذا مکتوب فی صدر الکتاب: هذا ما وضعته الحکماء فی کتبها الاجتهاد فی عبادة اللّٰه اربح تجارة، ولا مال أعود من العقل، ولا فقر أشد من الجهل، وأدب تستفیده خیر من میراث، وحسن الخلق خیر رفیق، والتوفیق خیر قائد، ولا ظهر أوثق من المشاورة، ولا وحشة أوحش من العجب، ولا یطمعن صاحب الکبر فی حسن الثناء علیه۔

(بحذف اسناد) ابوتراب نے روایت بیان کی ہے: میں نے وہب بن منبہ کی کتاب کے شروع میں لکھا ہوا پڑھا۔ اس میں تحریر تھا کہ وہ چیز جس کو حکما نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوشش کرنا سب سے زیادہ فائدہ مند تجارت ہے۔

عقل سے زیادہ بہتر کوئی دولت نہیں ہے اور جہالت سے زیادہ بڑا کوئی فقر نہیں ہے اور وہ ادب جس سے استفادہ کیا جائے اس سے زیادہ اچھی کوئی میراث نہیں ہے اور اچھا اخلاق سب سے اچھا ساتھی ہے اور اللہ کی طرف سے توفیق بہتر رہنما ہے اور مشاورت سے زیادہ قابلِ بھروسا کوئی ظاہر نہیں ہے اور تعجب سے زیادہ کوئی وحشت ناک چیز نہیں ہے اور کبر وغرور کو پسند کرنے والا کبھی اپنی تعریف پر مطمئن نہیں ہو سکتا (یعنی اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ اس کو کم لگتی ہے)۔

خدا کی قربت کا حق دار کون ہوگا

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی

أبونصر محمد ابن الحسين الخلال قال: حدثنا الحسن بن الحسين الأنصاری قال: حدثنا زافن بن سليمان عن اشرس الخراسانی عن أيوب السجستانی عن أبی قلابة قال: قال رسول اللهﷺ: من اسر ما يرضي الله عزوجل اظهر الله له ما يسره، ومن اسر ما يسخط الله تعالیٰ اظهر الله له ما يحزنه، ومن كسب مالًا من غير حله أفقره الله عزوجل، ومن تواضع لله رفع الله، ومن سعى فی رضوان الله أرضاه الله، ومن أذل مؤمناً أذله الله، ومن عاد مريضا فانه يخوض فی الرحمة ـ وأومأ رسول اللهﷺ الی حقويه ـ واذا جلس عند المريض غمرته الرحمة، ومن خرج من بيته يطلب علماً شيعه سبعون ألف ملك يستغفرون له، ومن كظم غيظاً ملأ الله جوفه ايماناً، ومن أعرض عن محرم أبدل الله بعبادة تسره، ومن عفا عن مظلمة أبدله الله بها عزاً فی الدنيا والآخرة، ومن بنی مسجداً ولو مفحص قطاة بنی الله له بيتاً فی الجنة، ومن أعتق رقبة فهی فداء من النار كل عضو منها فداء عضو منه، ومن أعطی درهماً فی سبيل الله كتب الله له سبع مائة حسنة، ومن احاط عن طريق المسلمين ما يؤذيهم كتب الله له أجر قراء ة اربع مائة آية كل حرف منها بعشر حسنات، ومن لقی عشرة من المسلمين فسلّم عليهم كتب الله له عتق رقبة، ومن أطعم مؤمناً لقمة أطعمه الله من ثمار الجنة، ومن سقاه شربة من ماء سقاه الله من الرحيق المختوم، ومن كساه ثوباً كساه الله من الاستبرق والحرير وصلی عليه الملائكة ما بقی فی ذٰلك الثوب سلك.

(بحذف اسناد) ابوقلابہؓ نے جناب رسول خداؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پوشیدہ طور پر ایسا کام انجام دے، جو خدا کی رضایت کا موجب ہو تو خدا اس کے لیے ایسا کام ظاہر کرے گا جو اس کو خوش کر دے گا، اور جو شخص پوشیدہ طور پر ایسا کام کرے گا جو خدا کی

ناراضگی کا موجب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا کام ظاہر کرے گا جو اس شخص کے لیے غم اور حزن کا موجب ہو گا (مثلاً کوئی بیماری یا حادثہ وغیرہ رونما ہو جائے گا)۔ جو شخص مال کا حرام طریقہ سے کسب اور حصول کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو فقیر بنا دے گا (یعنی محتاج تر بنا دے گا)۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع وانکساری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دے گا۔ جو شخص اللہ کی خوشنودی ورضایت حاصل کرنے میں کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو راضی کر دے گا جو شخص کسی مومن کو ذلیل اور رسوا کرنے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل ورسوا کر دے گا۔

اور جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جائے گا گویا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہے (پس رسولؐ خدا نے اپنے ازار بند باندھنے کی جگہ تک اشارہ کیا)۔ اور جو شخص کسی مریض کے پاس بیٹھے گا، وہ گویا پورے کا پورا رحمتِ خدا میں ڈوبا ہوا ہے۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے اپنے گھر سے نکلے گا، ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہوں گے اور وہ اس کے لیے استغفار کریں گے اور جو شخص اپنے غصے کو پی جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے شکم کو ایمان سے پُر کر دے گا۔ جو شخص کسی حرام سے منہ پھیرے گا اور دُوری اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت سے بدل دے گا جو اس کو خوش کر دے گی۔ اور جو شخص کسی گمراہی اور ظلمت سے درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں عزت عطا کرے گا۔ جو شخص کوئی مسجد بنوائے خواہ وہ پرندے کے گھونسلے کے برابر ہو (یعنی چھوٹی سی ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ جو شخص کوئی غلام آزاد کرے گا، وہ غلام اس کی نجات کے لیے اس کا فدیہ بن جائے گا اور غلام کا ہر عضو اس آزاد کرنے والے کے ہر عضو کا فدیہ ہو جائے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک درہم دے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سات سو نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

اور جو شخص مسلمانوں کے راستہ سے کوئی ایسی چیز اُٹھائے گا جو مسلمانوں کو اذیت دیتی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے چار سو آیاتِ قرآن کی تلاوت کے برابر ثواب عطا کرے گا کہ ایک آیت کے ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی اور جو شخص دس مسلمانوں سے ملے اور ان کو سلام کرے، اللہ تعالیٰ اس کو ایک غلام کے آزاد کرنے کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔

جو شخص کسی مومن کو ایک لقمہ کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ جو شخص کسی مومن کو ایک گھونٹ پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے رحیق مختوم (یعنی انتہائی ٹھنڈا

اور میٹھا پانی جو مہر شدہ ہوگا) سے سیراب کرے گا۔ جو کسی مومن کو لباس فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن جنت کا ریشمی اور چمک دار لباس (جس کی مثل دنیا میں ممکن نہیں) عطا فرمائے گا اور جب تک وہ مومن اس لباس میں نماز ادا کرتا رہے گا، اس کے لیے بھی ثواب جاری وساری رہے گا۔

رسولؐ وعلیؑ خلقتِ آدمؑ سے پہلے

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن الحسن البصري قال: حدثنا أبو بشر محمد بن ابراهيم القمي قال: حدثنا أبو الطيب محمد بن علي الأحمر الناقد قال: حدثني نصر بن علي قال: حدثنا عبدالوهاب بن عبدالحميد قال: حدثنا حميد عن انس بن مالك قال: سمعت رسول اللهﷺ يقول: كنت أنا وعلي على يمين العرش نسبح الله قبل أن يخلق آدم بألفي عام، فلما خلق آدم جعلنا في صلبه، ثم نقلنا من صلب الى صلب في اصلاب الطاهرين وأرحام المطهرات حتى انتهينا الى صلب عبدالمطلب، فقسمنا قسمين فجعل في عبدالله نصفاً وفي أبي طالب نصفاً، وجعل النبوة والرسالة في وجعل الوصية والقضية في علي، ثم اختار لنا اسمين اشتقهما من أسمائه، فالله المحمود وأنا محمد، والله العلي وهذا علي، فأنا للنبوة والرسالة وعلي للوصية والقضية۔

(بحذفِ اسناد) انس بن مالکؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں اور علیؑ، آدمؑ کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے عرشِ الٰہی کی دائیں جانب خدا کی تسبیح کرتے رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلق فرمایا تو ہمیں اُس کی صُلب میں رکھ دیا۔ پھر ہمیں پاک وطاہر صلبوں میں ایک سے دوسری صلب میں منتقل فرمایا اور وہاں سے پاک وطاہر رحموں میں سے ایک سے دوسرے رحم میں منتقل فرمایا، یہاں تک کہ ہم صلبِ عبدالمطلبؑ تک پہنچ گئے تو خدا نے ہمارے نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ عبداللہ کی صلب میں رکھ دیا اور

دوسرا نصف حصّہ صلبِ ابوطالبؑ میں قرار دیا اور نبوت و رسالت کو میرے اندر رکھا اور وصایت وقضاوت کو علیؑ کے اندر قرار دیا۔ پھر ہمارے لیے اس نے دو ناموں کو پسند کیا اور ان دونوں کو اپنے ناموں سے مشتق کیا۔ اللہ تعالیٰ محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں اور اللہ تعالیٰ اعلیٰ ہے اور یہ علیؑ ہے۔ پس نبوت و رسالت میرے لیے ہے اور وصایت وقضاوت علیؑ کے لیے ہے۔

امیرالمومنینؑ کا معاویہ کے نام خط

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوعبدالله محمد ابن عمران المرزبانی قال: حدثنا محمد بن موسٰی قال: حدثنا هشام قال: حدثنا أبومخنف لوط بن یحیٰی قال: حدثنا عبدالله بن عاصم قال: حدثنا جیر بن نوف قال: لما أراد أمیر المؤمنین صلوات الله علیه المسیر الی الشام اجتمع الیه وجوه أصحابه فقالوا: لو کتبت یا أمیرالمومنین الی معاویة وأصحابه قبل مسیرنا الیهم کتاباً تدعوهم الی الحق وتأمرهم بما لهم فیه الحظ کانت الحجة تزداد علیهم قوة۔ فقال أمیرالمؤمنینؑ لعبد الله ابن أبی رافع کاتبه: اکتب۔

﴿بسم الله الرحمٰن الرحیم، من عبدالله علی امیر المؤمنین الی معاویة ابن أبی سفیان ومن قبله من الناس۔ سلام علیکم، فانی أحمد الیکم الله الذی لا اله الا هو۔

اما بعد فان لله عباداً آمنوا بالتنزیل وعرفوا التأویل وفقهوا فی الدین وبیّن الله فضلهم فی القرآن الحکیم، وأنت یامعاویة وأبوك وأهلك فی ذٰلك الزمان أعداء الرسول مکذبون بالکتاب مجمعون علی حرب المسلمون، من لقیتم منهم حبستموه وعذبتموه وقتلتموه، حتٰی اذا أراد الله تعالٰی اعزاز دینه واظهار رسوله دخلت العرب فی دینه افواجاً واسلمت هذه الأمة طوعاً وکرهاً، وکنتم ممن دخل فی هذا الدین اِما رغبة واما رهبة، فلیس ینبغی لکم أن

تنازعوا أهل السبق ومن فاز بالفضل، فانه من نازعه منكم فبحبوب وظلم، فلا ينبغي لمن كان له قلب أن يجهل قدره ولا يعدو طوره ولا تشقى نفسه بالتماس ما ليس له۔

ان أولى الناس بهذا الأمر قديماً وحديثاً أقربهم برسول الله صلى الله عليه وآله، وأعلمهم بالكتاب، وأقدمهم في الدين، وأفضلهم جهاداً، وأولهم ايماناً، وأشدهم اضطلاعاً بما تجهله الرعية من امرها، فاتقوا الله الذي اليه ترجعون ولا تلبسوا الحق بالباطل لتدحضوا به الحق۔

فاعلموا أن خيار عباد الله الذين يعملون بما يعلمون، وان شرهم الجهلاء الذين ينازعون بالجهل أهل العلم، ألا واني ادعوكم الى كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وآله وحقن دماء هذه الامة فان قبلتم اصبتم رشدكم وهديتم تخفكم، وان أبيتم الا الفرقة وشق عصا هذه الامة لم تزدادوا من الله الا بعداً ولم يزدد عليكم الا سخطاً والسلام۔

قال: فكتب اليه معاوية: ﴿ امابعد انه ليس بيني وبين قيس عتاب غير طعن الكلى وجز الرقاب ﴾ فلما وقف اميرالمؤمنين علیہ السلام على جوابه بذلك قال: انك لا تهدي من احببت ولكن الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم۔

(بحذف اسناد) جبیر بن نوف نے بیان کیا ہے؛ جب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے شام کی طرف سفر کا ارادہ فرمایا تو آپؑ کی خدمت میں مقیم چند اصحاب حاضر ہوئے۔ انھوں نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! شام کی طرف سفر کرنے سے پہلے آپؑ معاویہ اور اس کے ساتھیوں کی طرف خط تحریر فرمائیں، جس میں ان لوگوں کو حق کی دعوت دیں اور جو کچھ ان کے حق میں مناسب ہے، اس کا ان کو حکم دیں تاکہ آپؑ کا یہ خط ان لوگوں کے لیے اتمامِ حجت ہو سکے اور آپ کے موقف کو تقویت ملے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے عبد اللہ ابن ابو رافع جو کہ آپؑ کا کاتب تھا اسے فرمایا: لکھو!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین علیؑ کی طرف سے معاویہ ابن ابی

سفیان کی طرف اور اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کی طرف، جو اس کے ساتھی ہیں۔

سلام علیکم! میں تمھاری طرف اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

اما بعد! تحقیق اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو اللہ کے نازل کردہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی تاویل کو بھی جانتے ہیں اور اللہ کے دین کو پوری طرح سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کی فضیلت کو بیان فرمایا ہے۔

اے معاویہ! تو، تیرا باپ اور تیرے دوسرے خاندان والے اس زمانے میں رسولؐ خدا کے دشمن تھے اور کتاب خدا کی تکذیب کرنے والے تھے اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں جمع ہونے اور دوسروں کو جمع کرنے والے تھے۔ مسلمانوں میں سے جو بھی تم لوگوں کو ملتا تھا، تم اس کو قید کر لیتے اور تکلیف سے دوچار کرتے اور اس کو قتل کر دیتے تھے، یہاں تک کہ خدا نے اپنے دین کی عزت کو بلند ظاہر کیا اور رسول کو دشمنوں پر غالب کیا۔ عرب والے گروہ در گروہ آپؐ کے دین میں داخل ہونا شروع ہو گئے اور اس اُمت نے پسندیدہ و ناپسندیدہ طور پر اسلام کو قبول کیا اور تم ان لوگوں میں سے ہو جو دین میں ڈر کی وجہ سے داخل ہوئے۔ اب تمھارے لیے سزاوار نہیں ہے کہ تم لوگ ان سے جھگڑا کرو جو اہلِ بیتؑ ہیں اور جو فضیلت میں تم سے برتری رکھتے ہیں، کیونکہ جو بھی تم میں سے ان کے ساتھ جھگڑا یا تنازعہ کرے وہ ظالم ہے۔ پس جس بندے کے پاس دل و دماغ ہے اس کے لیے مناسب نہیں ہے کہ ان کی قدر و منزلت سے انکار کرے اور کسی طور پر بھی ان کے ساتھ دشمنی کرے اور جو اس کے لیے مناسب نہیں اور جو اس کا حق نہیں، اس کا مطالبہ کر کے اپنے نفس کو شقی نہ قرار دے۔

جان لو! تحقیق اس امرِ خلافت کے لیے وہی سزاوار ہے، جو اسلام میں قدیمی ہے اور حدیث میں بھی قدیمی ہے، رسولؐ خدا سے زیادہ قریب ہے اور سب سے زیادہ کتابِ خدا کو جاننے والا ہے اور حدیث میں سب سے پہلے داخل ہونے والا ہے اور راہِ خدا میں جہاد کرنے میں سب سے افضل ہے اور سب سے پہلے ایمان کا اظہار کرنے والا ہے اور رعایا جس امر سے جاہل ہے، وہ بہتر انداز سے جانتا ہے۔

(اے معاویہ!) اس اللہ سے ڈر جس کی طرف ہم سب نے لوٹ کر جانا ہے اور اس کو

باطل کے ساتھ نہ ملا، تاکہ اس کے ذریعے حق پامال نہ ہو جائے۔

جان لو! اللہ کے بندوں میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں اور سب سے بُرے وہ جاہل ہیں، جو اپنے جہل کی وجہ سے اہل علم کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ! میں تم کو اللہ کی کتاب اور نبی اکرمؐ کی سنت کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اس اُمت کے خون کو محفوظ رکھنے کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم میری اس دعوت کو قبول کرلو گے تو ہدایت کو پانے والے ہو گے اور اگر اسے قبول نہ کرو گے تو اس کو رد نہیں کرے گا مگر وہ جو اس اُمت کے درمیان جدائی ڈالنے والا ہو گا اور وہ اس اُمت کے عصا کو توڑنے والا ہے اور ایسے لوگوں کے لیے خدا سے دوری کے علاوہ کوئی چیز حاصل نہیں ہوگی اور ان پر خدا کے غضب کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا، والسلام۔

راوی بیان کرتا ہے: معاویہ نے آپؑ کے جواب میں لکھا:

اما بعد! میرے اور قیس کے درمیان کوئی عتاب نہیں ہے، سوائے طعن کلی کے اور یا گردنوں کے حصوں کے (اس کا مفہوم ہے سوائے جنگ کے اور کوئی چارہ نہیں)۔ جب امیرالمومنینؑ اس کے اس جواب کے بارے میں مطلع ہوئے تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ (سورۂ قصص آیت ۵۶)

''جس کو آپ چاہتے ہیں اس کو ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے راہِ مستقیم کی ہدایت کر دیتا ہے''۔

امیرالمومنینؑ کی مہمان نوازی

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبونصر محمد ابن الحسن المقرئ قال: حدثنا محمد بن حسن بن سهل العطار قال: حدثنا احمد بن عمر الدهقان قال: حدثنا محمد بن كثير مولى عمر بن عبدالعزيز قال: حدثنا عاصم بن كليب عن أبيه عن أبي هريرة قال: جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فشكى اليه الجوع، فبعث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى بيوت أزواجه فقلن: ما عندنا الا الماء۔

فقال رسولؐ اللّٰہ: من لھذا الرجل اللیلۃ؟ فقال علی بن أبی طالب علیہ السلام: أنا لہ یارسولؐ اللّٰہ۔ وأتی فاطمۃ علیھا السلام فقال: ما عندك یا ابنۃ رسولؐ اللّٰہ؟ فقالت: ما عندنا الا قوت الصبیۃ لکنا نؤثر ضیفنا۔ فقال علی علیہ السلام: یا ابنۃ محمد نوّمی الصبیۃ واطفئ المصباح، فلما أصبح علی علیہ السلام غدا علی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فأخبرہ الخبر، فلم یبرح حتّٰی أنزل اللّٰہ عزوجل: ﴿ویؤثرون علی أنفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فأولئك ھم المفلحون﴾۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: حضرت رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں ایک مرد حاضر ہوا اور اس نے آپؐ کے سامنے اپنی بھوک کی شکایت کی۔ حضرت رسولؐ خدا نے اس کو اپنی ازواج کے گھروں کی طرف روانہ فرمایا۔ ان کی طرف سے جواب ملا کہ ہمارے گھروں میں سوائے پانی کے اس وقت کچھ نہیں ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: کون ہے جو آج رات اس شخص کو اپنے گھر مہمان قرار دے؟

علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آج رات اس کو میں اپنے ہاں مہمان قرار دوں گا۔ آپؑ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے رسولؐ خدا کی بیٹی! کیا آپؑ کے پاس میرے مہمان کے لیے کوئی چیز ہے؟

بی بی نے فرمایا: ہمارے پاس ان بچوں کے کھانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے لیکن ہم اپنے مہمان کی مہمان نوازی کریں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے رسولؐ کی بیٹی! بچوں کو سلا دو اور چراغ کو بجھا دو (اور مہمان کے لیے غذا فراہم کرو) جب حضرت علی علیہ السلام نے صبح فرمائی اور رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ساری داستان سنا دی۔ ابھی داستان سنانے سے فارغ ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (سورۂ حشر، آیت ۹)

"اور وہ دوسروں کو اپنے اُوپر ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت

ضرورت کیوں نہ ہو اور جو بھی اپنے نفس کو بخل سے بچائیں وہی کامیاب اور فلاح پانے والے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ صرف تمہارے حج کو قبول کرے گا

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن محمد بن يعقوب الكليني عن عدة من أصحابه عن سهل بن زياد عن محمد بن سنان عن حماد بن أبي طلحة عن معاذ بن كثير قال: نظرت الى الموقف والناس فيه كثير، فدنوت الى أبي عبدالله عليه السلام فقلت: ان أهل الموقف لكثير۔ قال: فصوب ببصره فأداره فيهم، ثم قال: ادن مني يا أبا عبدالله، فدنوت منه فقال: غثاء يأتي به الموج من كل مكان،لا والله ما الحج الا لكم، ولا والله ما يتقبل الله الا منكم۔

(بحذف اسناد) معاذ بن کثیر سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے دورانِ حج (یعنی وقوف عرفات) کی طرف دیکھا کہ اس میں بہت زیادہ لوگ تھے۔ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے قریب گیا اور عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! (اس دفعہ) وقوف میں بہت زیادہ لوگ ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اپنی آنکھوں کو درست کرو اور اس کو جاننے کی کوشش کرو۔

پھر فرمایا: میرے قریب آؤ! میں آپؑ کے قریب گیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ سیلاب جو ہر طرف سے موج در موج آیا ہے خدا کی قسم، تمہارے علاوہ کسی کا بھی حج قبول نہیں ہے اور خدا کی قسم، خدا تمہارے علاوہ کسی دوسرے کا حج قبول نہیں کرے گا۔

اسلام کے عروہ کو توڑا جائے گا

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبومحمد الحسن بن محمد العطشي قال: حدثنا أبوعلي محمد بن همام الاسكافي قال: حدثنا حمزة بن أبي جمة الجرجراني الكاتب قال: حدثنا ابوالحارث شريح قال: حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالعزيز بن سليمان عن سليمان بن

حبیب عن أبی امامة الباھلی قال: قال رسولؐ اللّٰه: لتنقضن عری الاسلام عروة عروة، کلما نقضت عروة تشبث الناس بالتی تلیھا، فأولھن نقض الحکم وآخرھن الصلاة۔

(بحذف اسناد) ابوامامہ باھلی نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے: آپؐ نے ارشاد فرمایا: ضرور اسلام کے گوشہ ونہار کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا اور جب بھی کوئی اسلام کا گوشہ توڑتا ہے لوگ اس سے مشابہ ہو جاتے ہیں جو اس کے بعد میں ہیں پس سب سے پہلے ہمارے حکم کو توڑا جائے گا اور آخر میں نماز کو توڑا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرو

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم اسماعیل بن محمد الکاتب قال: حدثنا أحمد بن جعفر المالکی قال: حدثنا عبداللّٰه بن أحمد بن حنبل قال: حدثنی أبی قال: حدثنا یحیٰی بن سعید عن سفیان قال: حدثنی حبیب عن میمون بن أبی شبیب عن أبی ذر الغفاری رحمہ اللہ قال: قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اتق اللّٰه حیث ما کنت، وخالق الناس بحسن خلق، واذا عملت سیئة فاعمل حسنة تمحوھا۔

(بحذف اسناد) ابوذر الغفاریؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرو اور لوگوں سے حُسنِ اخلاق سے پیش آؤ اور جب کوئی بُرا کام کر لو تو اس کے فوراً بعد کوئی نیک کام (یعنی توبہ) کرو، تاکہ وہ نیک کام اُس بُرے کام کو ختم کر دے۔

رسولؐ خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنی محمد بن مدرك الشیبانی قال: حدثنا زکریا بن الحکم قال: حدثنا خلف بن تمیم قال: حدثنا بکر بن خنیس عن ابی شیبة عن عبدالملك بن عمر عن أبی قرة عن سلمان الفارسی رحمہ اللہ

قال: قال لی النبی ﷺ: یا سلمان اذا أصبحت فقل
﴿اللهم أنت ربی لا أشرك لك أصبحنا وأصبح الملك لله﴾
قلها ثلاثاً، واذا أمسیت فقل مثل ذلك، فأنهن یکفرن ما
بینهن من خطیئة۔

(بحذف اسناد) سلمانِ فارسیؓ کہتے ہیں: جناب رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا: اے سلمان! جب تم صبح کرو (یعنی صبح کا وقت ہو) تو یوں دُعا کرو:

اللهم انت ربی لا أشرك لك أصبحنا وأصبح الملك لله
''اے میرے اللہ! تو میرا پالنے والا ہے، میں تیرا کوئی شریک قرار نہیں دیتا۔ میں نے صبح کی ہے اور تمام بادشاہت اللہ کے لیے ہے''۔

اس دعا کو تین دفعہ پڑھو اور شام کے وقت بھی اس دعا کے مثل تین دفعہ دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے صبح وشام کے درمیان کے تمام گناہ معاف کردے گا۔

ہماری محبت کو اپنے اُوپر واجب قرار دو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعید قال: حدثنا أبوعوانة موسٰی بن یوسف بن راشد الکوفی قال: حدثنا محمد بن سلیمان بن بزیغ الخزاز قال: حدثنا الحسین الأشقر عن قیس عن لیث عن أبی لیلی عن الحسین بن علی علیهما السلام قال: قال رسول اللهﷺ: الزموا مودتنا أهل البیت، فانه من لقی الله یوم القیامة وهو یودنا دخل الجنة بشفاعتنا، والذی نفسی بیده لا ینفع عبداً عمله الا بمعرفة حقّنا۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت رسولِ خداﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہم اہل بیتؑ کی مودت ومحبت کو اپنے اُوپر واجب قرار دو، کیونکہ جو شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری محبت کے ساتھ حاضر ہوگا، وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں

میری جان ہے، ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی بندے کا عمل اس کو فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

صفین کے مقام پر معاہدے کی تحریر میں اختلاف

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو عبداللّٰہ محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا محمد بن موسٰی قال: حدثنی محمد ابن أبی السیری قال: حدثنا هشام عن ابی مخنف عن عبدالرحمٰن بن جندب عن أبیه قال: لما وقع الاتفاق علی کتب القضیة بین امیرالمؤمنینؑ وبین معاویة بن أبی سفیان حضر عمرو بن العاص فی رجال من أهل الشام وعبداللّٰہ بن عباس فی رجال من أهل العراق، فقال أمیرالمؤمنین علیہ السلام للکاتب: اکتب هذا ما تقاضی علیه أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب ومعاویة ابن أبی سفیان۔فقال عمرو بن العاص: اکتب اسمه واسم أبیه ولا تسمه بامرة المؤمنین، فانما هو أمیر هؤلاء ولیس بأمیرنا، فقال الاحنف بن قیس لاتمح هذا الاسم فانی اتخوف ان محوته لا یرجع الیك أبداً۔

فامتنع امیرالمؤمنین علیہ السلام من محوه، فتراجع الخطاب فیه ملیاً من النهار، فقال الأشعث بن قیس: امح هذا الاسم ترحه اللّٰہ، فقال امیرالمؤمنین: اللّٰہ أکبر سنة بسنة ومثل بمثل، واللّٰہ انی لکاتب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم الحدیبیة وقد أملی علی: هذا ما قاضی علیه محمد رسول اللّٰہ سهیل بن عمر، فقال له سهیل : امح رسولؐ اللّٰہ فانا لا نقرك بذٰلك ولا نشهد لك به اکتب اسمك واسم ابیك، فامتنعت من محوه فقال النبیؐ امخ یاعلی وستدعی الی مثلها فتجیب وأنت علی مضض۔

فقال عمرو بن العاص: سبحان اللّٰہ ومثل هذا یشبه بذٰلك ونحن مؤمنون وأولئك کانوا کفاراً۔ فقال امیرالمؤمنین علیہ السلام:

یابن النابغة ومتی لم تکن للفاسقین ولیاً وللمسلمین عدواً، وهل تشبه الا امك التی دفعت بك۔ فقال عمرو: لا جرم لا یجمع بینی وبینك مجلس أبداً۔ فقال امیرالمؤمنین علیہ السلام: واللّٰہ انی لأرجو ان یطهر اللّٰہ مجلسی منك ومن أشباهك۔
ثم کتب الکتاب وانصرف الناس۔

(بحذفِ اسناد) عبدالرحمٰن بن جندب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب مقامِ صفین پر امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان معاہدہ نامہ تحریر ہونے پر اتفاق ہو گیا تو اہلِ شام کی طرف سے عمرو بن عاص اور اہلِ عراق کی طرف سے عبداللہ ابن عباسؓ معاہدے کی تحریر کے لیے حاضر ہوئے۔ امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے اپنے کاتب عبداللہ بن عباس سے فرمایا: لکھو! یہ معاہدہ امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام اور معاویہ بن ابوسفیان کے درمیان ہے۔

اس پر عمرو بن عاص بول اُٹھا اور کہا: (صرف) ان کا نام اور ان کے باپ کا نام تحریر کیا جائے۔ امیر المومنین کا لقب تحریر نہ کیا جائے، کیونکہ یہ آپ لوگوں کے امیر ہیں، ہم ان کو امیر تسلیم نہیں کرتے، یہ ہمارے امیر نہیں ہیں۔ اس کی بات کے جواب میں احنف بن قیس بول پڑے:

اے عبداللہ! لفظ امیر المومنین کو ہرگز ختم نہ کرنا، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ آج آپ نے اس لفظ کو مٹا دیا ہے تو دوبارہ یہ لوگ حضرتؑ کے نام کے ساتھ امیر المومنین کا لفظ نہیں لگنے دیں گے۔

امیر المومنینؑ نے بھی اس لفظ کو مٹانے سے منع کر دیا۔ پھر دوبارہ کافی دیر تک اس بات پر نزاع اور بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ پھر اشعث بن قیس نے عرض کیا: اس لفظ کو مٹا دیں خدا آپ کو راحت عطا فرمائے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: خدا کی قسم، مِن وعَن مثل بہ مثل واقعہ پیچ ثابت ہوا ہے۔

خدا کی قسم، میں صلح حدیبیہ کے وقت رسولؐ خدا کی طرف سے کاتب تھا۔ میں نے معاہدہ تحریر کرتے وقت لکھا: یہ معاہدہ محمد رسولؐ اللہ اور سہیل بن عمر کے درمیان ہے۔ سہیل نے کہا: آپ رسولؐ اللہ کا لفظ کاٹ دیں، کیونکہ ہم تو اس کا اقرار نہیں کرتے اور نہ ہی ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔ آپؐ ان کا نام تحریر کریں اور ان کے والد کا نام تحریر کریں۔ میں نے رسول اللہ کا لفظ مٹانے سے انکار کیا۔

رسولِؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ! اس لفظ کو مٹا دیں اور عنقریب یہی صورتِ حال آپ کو بھی پیش آئے گی پس تو بھی یہی جواب دے گا اور تم پر یہ گراں گزرے گا۔

اس پر عمرو بن عاص بول اُٹھا: سبحان اللہ! یہ واقعہ اس واقعہ کے مشابہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ہم مومنین ہیں اور رسولِؐ خدا کے مقابل کفار تھے۔

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: اے نالائق عورت کے بیٹے! تو مومن کیسے ہے؟ کیا تو فاسقین کا دوست نہیں ہے؟ کیا تو مسلمانوں کا دشمن نہیں ہے؟ تیری ان لوگوں کے ساتھ فقط اتنی شباہت ہے کہ تیری ماں ہے جس نے تجھے پیدا کیا ہے (یعنی تو حرام زادہ ہے اور تیری ان لوگوں کے ساتھ مزید کوئی شباہت نہیں۔ ان کا باپ معلوم ہے جبکہ تیرا باپ بھی معلوم نہیں ہے)۔ عمرو بولا: آج کے بعد میں کبھی آپ کی مجلس میں نہیں آؤں گا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم، میں اللہ سے خود اُمید کرتا ہوں کہ میری مجلس کو تیرے اور تیرے جیسے دوسرے لوگوں سے پاک رکھے۔ پھر تحریر مکمل ہوئی تو لوگ متفرق ہو گئے۔

رسولِؐ خدا کا آخری وقت گریہ کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوجعفر محمد ابن علی بن موسٰی بن بابویه قال: حدثنی أبی قال: حدثنا احمد بن ادریس قال: حدثنا محمد بن عبدالجبار قال: حدثنا ابن أبی عمیر عن أبان ابن عثمان عن ابان بن تغلب عن عکرمة عن عبدالله بن العباس قال: لما حضرت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الوفاة بکی حتی بلت دموعه لحیته، فقیل له: یارسولؐ الله ما یبکیك؟ فقال: ابکی للذریتی وما تصنع بهم شرار اُمتی من بعدی، کأنی بفاطمة ابنتی وقد ظلمت بعدی وهی تنادی ﴿یاأبتاه یاأبتاه﴾ فلا یعینها أحد من اُمتی، فسمعت ذٰلك فاطمة علیها السلام فبکت فقال لها رسولُ الله صلى الله عليه وآله وسلم: لا تبکین یابنیة۔ فقالت: لست ابکی لما یصنع بی من لا بعدك ولكن أبکی لفراقك یارسولؐ الله۔ فقال لها: ابشری یابنت محمد

بسرعة اللحاق بی، فانك أول من يلحق بی من أهل بيتی۔

(بحذف اسناد) جناب عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے: جب رسولؐ خدا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؐ نے گریہ کیا۔ اتنا گریہ کیا کہ آپؐ کے رخساروں پر آنسو جاری ہو گئے۔

آپؐ سے عرض کیا گیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ گریہ کیوں کر رہے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں گریہ کر رہا ہوں اور جو کچھ ان کے ساتھ میرے بعد سلوک ہوگا، اس وجہ سے میں گریہ کر رہا ہوں۔ گویا میری بیٹی فاطمہؑ کہ جس پر میرے بعد ظلم ہوگا اور یہ مجھے پکار رہی ہوگی۔ یَا اَبَتَاهُ! یَا اَبَتَاهُ! ہائے میرے بابا! ہائے میرے بابا! جب کہ میری اُمت میں سے کوئی بھی اس کی مدد نہیں کرے گا۔ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام نے یہ سنا تو آپ نے گریہ کرنا شروع کر دیا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے میری بیٹی! آپ گریہ نہ کریں۔ بی بی نے عرض کیا: اے میرے بابا! آپؐ کے بعد جو کچھ میرے ساتھ ہوگا میں اس پر گریہ نہیں کر رہی بلکہ اے رسولؐ خدا! آپ کی جدائی پر گریہ کر رہی ہوں۔ رسولؐ خدا نے بیٹی سے فرمایا: ''اے محمدؐ کی جان! بہت جلدی میرے ساتھ ملحق ہونے پر خوش ہو جاؤ، کیونکہ میرے تمام اہل بیتؑ میں سے سب سے پہلے آپ میرے پاس آؤ گی۔

مجھے اور علیؑ کو پانچ پانچ چیزیں عطا ہوئی ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن قال: حدثنی أبی عن سعد بن عبدالله قال: حدثنا عبدالله بن هارون قال: حدثنا محمد بن عبدالرحمٰن العزرمی قال: حدثنا المعلی بن هلال عن الكلبی عن أبی صالح عن ابن عباس قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: أعطانی الله خمساً وأعطى علياً عليه السلام خمساً: أعطانی جوامع الكلم وأعطى علياً جومع الكلم۔ وجعلنی نبياً وجعل علياً وصيا، أعطانی الكوثر وأعطى علياً السلسبيل، واعطانی الوحی واعطى علياً الالهام، وأسرى بی اليه وفتحت له أبواب السماء حتٰى رأى ما رأيت ونظر الى ما نظرت اليه۔ ثم قال: يابن عباس

من خالف علياً فلا تكونن ظهيراً له ولا ولياً، فوالذى بعثنى بالحق ما يخالفه أحد الا غير الله ما به من نعمة وشوه خلقه قبل ادخاله النار۔ يابن عباس لاتشك فى على، فان الشك فيه يخرج عن الايمان ويوجب الخلود فى النار۔

(بحذفِ اسناد) ابنِ عباسؓ سے منقول ہے کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزیں دی ہیں اور حضرت علیؑ کو بھی پانچ چیزیں عطا کی ہیں۔

① اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام کلمات کا مجموعہ عطا فرمایا اور علیؑ کو اللہ تعالیٰ نے تمام علوم کا مجموعہ عطا فرمایا ہے۔

② اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا ہے اور علیؑ کو وصی قرار دیا ہے۔

③ اللہ تعالیٰ نے مجھے کوثر عطا فرمایا ہے اور علیؑ کو سلسبیل عطا کی ہے۔

④ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی عطا فرمائی ہے اور علیؑ کو الہام عطا فرمایا ہے۔

⑤ اللہ تعالیٰ نے مجھے معراج کی رات آسمانوں کی سیر کروائی ہے اور علیؑ کے لیے آسمانوں کے تمام دروازے کھول دیے ہیں حتیٰ کہ جو کچھ میں نے دیکھا، وہ سب کچھ علیؑ نے بھی دیکھا اور جس کی میری طرف نظر اُٹھی اُس کی طرف علیؑ کی بھی نظر تھی۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابنِ عباسؓ! جو علیؑ کی مخالفت کرے تم اُس کے پشت پناہ مت بننا، اس کو اپنا دوست مت قرار دینا۔ مجھے قسم ہے اس خدا کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، جو شخص بھی علیؑ کی مخالفت کرے گا اللہ اس کی تمام نعمتوں کو تبدیل کر دے گا اور اس کی خلقت کو تبدیل کر دے گا اور اس کو جہنم میں داخل کر دے گا۔

اے ابنِ عباسؓ! علیؑ کے بارے میں شک مت کرو، کیونکہ علیؑ کے بارے میں شک کرنے سے انسان دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور جہنم میں داخل ہوتا اور ہمیشہ جہنم میں رہنے کا موجب بنتا ہے۔

ایمان کی زینت فقہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوغالب أحمد ابن محمد الزراری قال: حدثنا محمد بن

عبداللّٰہ بن جعفر الحمیری عن أبیه قال: حدثنا أحمد بن أبی عبداللّٰہ البرقی قال: حدثنی عبدالرحمٰن العزرمی عن أبیه عن أبی عبداللّٰہ الصادق جعفر بن محمد علیهما السلام قال: من زی الایمان الفقه، ومن زی الفقه الحلم، ومن زی الحلم الرفق، ومن زی الرفق اللین، ومن زی اللین السهولة۔

(بحذف اسناد) عبدالرحمٰن العزرمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی زینت فقہ ہے (یعنی دین میں سمجھ بوجھ) اور فقہ کی زینت حلم و بُردباری ہے اور حلم کی زینت نرمی ہے اور نرمی و رفق کی زینت آسانی ہے، اور آسانی کی زینت لوگوں کو سہولت فراہم کرنا ہے۔

جس میں چار چیزیں ہوں گی، اس کا ایمان کمل ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الولید قال: حدثنی أبی عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن ابی أیوب الخزاز عن ابی حمزة الثمالی رحمہ اللہ عن أبی جعفر الباقر محمد بن علیؑ قال: سمعته یقول: أربع من کن فیه کمل اسلامه وأعین علی ایمانه ومحصت ذنوبه ولقی ربه وهو عنه راض، ولو کان فیما بین قرنه الی قدمه ذنوب حطها اللّٰہ تعالٰی عنه، وهی: الوفاء بما یجعل اللّٰہ علی نفسه، وصدق اللسان مع الناس، والحیاء مما یقبح عنداللّٰہ وعند الناس، وحسن الخلق مع الاهل والناس۔ واربع من کن فیه من المؤمنین اسکنه اللّٰہ فی أعلی علیین فی غرف فی محل الشرف کل الشرف: من آوی الیتیم ونظر له فکان له أبا، ومن رحم الضعیف وأعانه وکفاه، ومن انفق علی والدیه ورفق بهما وبرهما ولم یخزفهما ولم یخزف لملوکه

واعانه علی ما یکلفه ولم یستسمه فیما لم یطیق به۔

(بحذف اسناد) ابو حمزہ ثمالیؒ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس شخص میں چار چیزیں پائی جائیں گی، اس شخص کا اسلام کامل ہے۔ اور وہ چیزیں اس کے ایمان میں مدد کریں گی اور اس کے گناہ گرا دیں گی اور وہ خدا سے ملاقات کرے گا۔ خدا اس سے راضی ہوگا۔ اگرچہ اس کے سر سے قدموں تک گناہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہ جھاڑ دے گا اور وہ چار چیزیں یہ ہیں:

① جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے قرار دیا ہے اس سے وفا کرنا۔

② لوگوں سے سچ بولنا۔

③ جو چیز اللہ اور لوگوں کے نزدیک بُری ہے اس سے حیا (گریز) کرنا۔

④ اپنے اہل اور لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آنا۔

جس شخص میں چار چیزیں پائی جائیں گی، وہ مومنین میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو تمام شرافتوں سے زیادہ شریف محل اعلیٰ علیین میں سکونت عطا فرمائے گا۔

1. جو شخص یتیم کی پرورش کرے اور اس کی طرف یوں دیکھے کہ گویا وہ اس کا باپ ہے۔
2. جو کسی بوڑھے پر رحم کرے اور اس کی مدد کرے اور اپنے آپ کو اس کو اذیت دینے سے روکے۔
3. جو اپنے والدین پر خرچ کرے اور ان کے ساتھ نرمی کرے اور ان کے ساتھ نیکی کرے اور ان کو خوف زدہ نہ کرے۔
4. جو اپنے غلام کو خوف زدہ نہ کرے اور جو کام اس کے سپرد کرے، اس میں اس کی مدد کرے اور جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو، اس کی اس کو زحمت نہ دے۔

ہر چیز کو گالی اس کی شان کے مطابق ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوعبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثنا محمد بن أحمد الحكيمي قال: حدثنا محمد بن اسحاق قال: أخبرنا يحيیٰ بن معين قال: حدثنا عبدالرزاق قال: أخبرنا معمر بن ثابت عن أنس بن مالك قال: قال رسولؐ الله ما كان

الفحش فی شئ الا شانه، ولا کان الحیاء فی شئ قط الا زانه۔

(بحذف اسناد) انس بن مالکؓ نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے: آپؐ نے فرمایا: کسی چیز میں فحش اور گالی نہیں ہے مگر اس کی شان کے مطابق اور ہر چیز کی حیا اس کی زینت کے حساب سے ہوگی۔

آپؐ کا وصی کون ہوگا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبونصر محمد بن الحسین المقرئ قال: حدثنا أبوعبداللّٰه الحسین بن علی المرزبانی قال:حدثنا جعفر بن محمد الحنفی قال: حدثنا یحیٰی بن هاشم السمسار قال: حدثنا عمرو بن شمر قال: حدثنا حماد عن أبی الزبیر عن جابر بن عبداللّٰه حزام قال: أتیت رسول اللّٰهﷺ فقلت: یارسول اللّٰه من وصیك؟ قال: فأمسك عنی عشراً لا یجیبنی، ثم قال: یاجابر ألا أخبرك عما سألتنی؟ فقلت: بأبی أنت وامی ام واللّٰه لقد سکت عنی حتٰی ظننت انك وجدت علی۔ فقال: ما وجدت علیك، یاجابر ولکن کنت انتظر ما یأتینی من السماء فأتانی جبرئیلؑ فقال: یامحمد ربك یقول ان علی بن ابی طالب وصیك وخلیفتك علی أهلك وامتك والذائد عن حوضك، وهو صاحب لوائك یقدمك الی الجنة۔ فقلت: یانبی اللّٰه أرأیت من لا یؤمن بهذا أقتله؟ قال: نعم یاجابر ما وضع هذا الوضع الا لیتابع علیه، فمن تابع کان معی غداً ومن خالفه لم یرد علی الحوض أبداً۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ حزام نے روایت کی ہے: راوی بیان کرتا ہے: میں رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپ کا وصی کون ہوگا؟ جابر بیان کرتا ہے: رسولؐ خدا دس منٹ تک خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے جابر! جس چیز کا تو نے مجھ سے سوال کیا ہے میں اس کے بارے میں تجھے خبر دوں؟

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں، خدا کی قسم! میں نے سوال کیا اور آپؐ خاموش رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ آپؐ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: اے جابر! میں تجھ سے ناراض نہیں ہوا لیکن میں انتظار کر رہا تھا کہ اس کے بارے میں آسمان سے کیا نازل ہوتا ہے؟ ابھی میرے پاس جبرائیلؑ نازل ہوئے ہیں اور اس نے کہا: یارسول اللہ! آپؐ کا رب ارشاد فرما رہا ہے: تحقیق علی ابن ابی طالب علیہ السلام آپؐ کے وصی، آپؐ کے خاندان اور آپؐ کی اُمت پر آپؐ کے بعد آپؐ کے خلیفہ ہیں اور آپؐ کے حوض سے لوگوں کو سیراب کرنے والے ہیں اور وہ آپؐ کے پرچم کو اُٹھانے والا اور آپؐ سے آگے آگے جنت میں داخل ہو جانے والا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے نبیؐ خدا! جو شخص علیؑ کے بارے میں یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو تو کیا اس سے جنگ کرنا آپؐ کی نظر میں جائز ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! اے جابر جب یہ واضح ہو جائے تو اس وقت اس کی اتباع کرنا۔ جو شخص علیؑ کی اتباع کرے گا، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا اور جو علیؑ کی مخالفت کرے گا، وہ میرے پاس میرے حوض پر وارد نہیں ہو گا۔

ملائکہ ہمارے شیعوں کے گناہوں کو ختم کر دیں گے

(وبالاسناد) أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال: أخبرني عمر بن أسلم قال: حدثنا سعيد بن يوسف البصري عن خالد بن عبدالرحمٰن المدائني عن عبدالرحمٰن بن ابي ليلى عن أبي ذر الغفاري رحمه الله قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقد ضرب كتف علي بن أبي طالب بيده وقال: ياعلي من أحبنا فهو العربي ومن أبغضنا فهو العلج، شيعتنا أهل البيوتات والمعادن والشرف، ومن كان مولده صحيحاً وما على ملّة ابراهيم الا نحن وشيعتنا وسائر الناس منها براء، ان الله ملائكة يهدمون سيئات شيعتنا كما يهدم القوم البنيان۔

(بحذف اسناد) ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت رسولؐ خدا کو دیکھا کہ آپؐ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے کاندھے کو تھپتھپایا اور فرمایا: جو شخص ہم سے محبت کرے گا، وہی خالص اور فصیح بولنے والا ہوگا اور جو شخص ہم سے بغض رکھے گا، وہ جنگلی گدھا ہے (یعنی وہ قیامت کے دن گدھے کی طرح آواز نکالے گا)۔ ہمارے شیعہ ہی گھروں والے ہیں۔ اہلِ معاون اور اہلِ شرف ہیں۔ وہ لوگ جو حلال زادے اور ملت ابراہیم پر ہیں وہ فقط ہم اور ہمارے شیعہ ہیں اور دوسرے سارے لوگ ملتِ ابراہیم کے خلاف ہیں۔ تحقیق! اللہ تعالیٰ کے کچھ ملائکہ ہیں جو ہمارے شیعوں کے گناہوں کو اس طرح گراتے ہیں، جس طرح لوگ دیواروں کو گراتے ہیں۔

علیؑ نے ہمارے حق میں دعا فرمائی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علی بن محمد الكاتب قال: أخبرنا الحسن بن علی الزعفرانی عن ابراهيم ابن محمد الثقفی قال: حدثنا محمد بن علی قال: حدثنا الحسين بن سفيان عن أبيه قال: حدثنا لوط بن يحيیٰ قال: حدثنی عبدالرحمٰن بن جندب عن أبيه قال: لما بويع عثمان سمعت المقداد بن الأسود الكندی يقول لعبد الرحمٰن ابن عوف: والله يا عبدالرحمٰن ما رأيت مثل ما أتی الی أهل هذا البيت بعد نبيهم۔ فقال له عبدالرحمٰن: وما أنت وذاك يامقداد؟ قال: انی والله أحبهم لحب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، ويعترينی والله وجد لا أبثه بثة لتشرف قريش علی الناس بشرفهم واجتماعهم علی نزع سلطان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من أيديهم۔ فقال له عبدالرحمٰن: ويحك والله لقد اجتهدت نفسی لكم۔ قال له المقداد: والله لقد تركت رجلًا من الذين يأمرون بالحق وبه يعدلون، أما والله لو ان لی علی قريش أعواناً لقاتلتهم قتالی اياهم يوم بدر واحد۔ فقال له عبدالرحمٰن: ثكلتك امك يامقداد لا يسمعن هذا الكلام منك الناس، أم والله

انی لخائف ان تکون صاحب فرقة وفتنة۔ قال جندب: فأتیته بعد ما انصرف من مقامه فقلت له: یامقداد أنا من أعوانك۔ فقال: رحمك الله ان الذی نرید لا یغنی فیه الرجلان والثلاثة، فخرجت من عنده وأتیت علی بن أبی طالب فذکرت له ما قال وقلت، قال: فدعا لنا بخیر۔

(بحذف اسناد) عبدالرحمٰن بن عوف جندب نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب عثمان ابنِ عفان کی بیعت کی گئی تو میں نے مقداد بن اسود کندیؓ سے سنا کہ انھوں نے عبدالرحمٰن ابن عوف سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! خدا کی قسم، نبی اکرمؐ کے بعد جو اس نبی کے اہل بیتؑ کے ساتھ سلوک کیا گیا ہے، وہ کسی کے بارے میں نے نہیں دیکھا۔

عبدالرحمٰن نے کہا: اے مقدادؓ! تیرا اس سے کیا واسطہ ہے؟

مقداد نے کہا: خدا کی قسم، میں ان سے اس طرح محبت کرتا ہوں جیسے رسولؐ سے محبت کرتا ہوں اور رسولؐ کی محبت کی وجہ سے میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ خدا کی قسم، مجھے اس بات پر دکھ ہوتا ہے کہ تمام قریش ان کے شرف کی وجہ سے اپنے شرف کو دوسروں پر ظاہر کرتے ہیں اور (خود تمام کے تمام جمع ہو چکے ہیں کہ رسولؐ خدا کی حکومت و سلطنت کو ان کے ہاتھوں سے چھین لیا جائے۔ عبدالرحمٰن نے مقدادؓ سے کہا: وائے ہو تم پر خدا کی قسم، میں اپنی جان کے ساتھ تمھارے لیے جہاد اور کوشش کروں گا۔

مقدادؓ نے کہا: خدا کی قسم، ان اہل قریش نے اس شخص کو چھوڑ دیا ہے جو ان میں سے ہے جو حق کا حکم دینے والے اور حق کے ساتھ عدل و انصاف کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم، اگر مجھے مددگار مل جائے تو میں ان اہل قریش کے خلاف ایسے ہی جنگ کروں جس طرح میں نے بدر اور اُحد میں جنگ کی تھی۔ پھر عبدالرحمٰن نے مقداد سے کہا: اے مقداد! تیری ماں تیرا ماتم کرے لوگ تیرے منہ سے یہ گفتگو نہ سن لیں۔ خدا کی قسم، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تو فتنہ و فساد برپا نہ کردے۔

جندب بیان کرتا ہے: جب آپ اپنے مقام سے چلے گئے تو میں نے آپ سے کہا: اے مقداد! میں آپ کے مددگاروں میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: خدا تجھ پر رحمت نازل فرمائے جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں اس کے لیے ایک دو تین مددگاروں سے کام نہیں چلے گا۔ میں مقداد کے یہاں سے نکل کر علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس آیا تو میں نے جو کچھ کہا: وہ اور جو کچھ میں

نے کیا تھا، وہ سب مولا سے عرض کر دیا۔ آپؑ نے ہمارے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

غیبت کا کفارہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوعبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثنا محمد بن أحمد الحكيمي قال: حدثنا محمد بن اسحاق قال: أخبرنا داود بن المحبّر قال: حدثنا عنبسة بن عبدالرحمٰن القرشي قال حدثنا خالد بن يزيد اليماني عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: كفارة الاغتياب ان تستغفر لمن اغتبته.

(بحذف اسناد) انس بن مالک نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی جائے اس کے لیے استغفار کیا جائے۔

رزق حلال ذریعے سے طلب کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد ابن عمر بن سلم بن البراء المعروف بابن الجعابي قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني المعروف بابن عقدة قال: حدثنا يحيىٰ بن زكريا بن شيبان قال: حدثنا محمد بن مروان الذهلي عن عمرو بن سيف الازدي قال: قال لي أبوعبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: لا تدع طلب الرزق من حله، فانه أعون لك على دينك وأعقل راحلتك وتوكل.

(بحذف اسناد) عمرو بن سیف ازدی نے نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: رزق حلال اور جائز ذریعے سے طلب کرنے کو کبھی ترک نہ کرو، کیونکہ رزق حلال تمھارے دین میں تمھارے لیے مددگار ثابت ہوگا اور یہ تمھارے لیے زادِ راہ کے طور پر زیادہ بہتر ہے اور اس پر توکل کرنے میں بہتری ہے۔

تین بندوں کی نماز قبول نہیں ہوگی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعید قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن غالب قال: حدثنا الحسين بن علی بن رياح عن سيف بن عميرة قال: حدثنی عبدالله بن أبی يعفور عن أبی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: ثلاثة لا يقبل الله لهم صلاة: عبد آبق من مواليه حتٰى يرجع اليهم فيضع يده فی أيديهم، ورجل أم قوماً وهم له كارهون، وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن ابی یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تین بندے ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا:

① وہ غلام جو اپنے مولا وآقا سے فرار ہو جائے، جب تک وہ واپس نہ آ جائے اور اپنا ہاتھ اپنے مولا کے ہاتھ میں نہ دے۔

② وہ شخص جو کسی قوم کو نماز باجماعت کی امامت کروائے اور وہ قوم اس کو پسند نہ کرتی ہو۔

③ تیسری وہ عورت ہے جو سو جائے اور اس کا شوہر اس پر غضب ناک ہو۔

علیؑ تمام مسلمانوں کے سردار ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنی أبی عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰی عن بكر بن صالح عن الحسن بن علی عن عبدالله بن ابراهيم قال: حدثنی الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لما اسری بی الی السماء وانتهيت الی سدرة المنتهٰی نوديت يامحمد استوص بعلی خيراً فانه سيد المسلمين وامام المتقين وقائد الغر المحجلين يوم القيامة

(بحذف اسناد) حضرت رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا: جب معراج کی رات مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی اور میں سدرۃ المنتہی تک پہنچ گیا تو مجھے آواز دی گئی: اے محمدؐ! آپ علیؑ کو خیر کی وصیت فرمائیں، کیونکہ وہ تمام مسلمانوں کے سردار اور پرہیزگاروں کے امام اور قیامت کے دن سفید اور چمکتے ہوئے چہرے والوں کے قائد ورا ہبر ہیں۔

مجھے رسولؐ خدا سے دس نسبتیں ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنى الحسن بن على الزعفرانى قال: أخبرنا ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنى عثمان بن أبى شيبة عن عمرو بن ميمون عن جعفر بن محمد عليهما السلام عن أبيه عن جده عليهما السلام قال: قال أمير المومنن على بن أبى طالبؑ على منبر الكوفة: أيها الناس انه كان لى من رسول اللهؐ عشر خصال لهن حب الى مما طلعت عله الشمس، قال لى رسول اللهؐ: ياعلى أنت أخى فى الدنيا والآخرة، وأنت أقرب الخلائق الى يوم القيامة فى الموقف بين يدى الجبار، ومنزلك فى الجنة منزلى كما يتواجه منازل الاخوان فى الله عزوجل، وأنت الوارث منى، وأنت الوصى من بعدى فى عداتى واسرتى، وأنت الحافظ لى فى أهلى عند غيبتى، وأنت الامام لأمتى والقائم بالقسطِ فى رعيتى، وأنت وليى ووليى ولى الله وعدوك عدوى وعدوى عدو الله۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے نقل فرمایا کہ آپؑ نے کوفہ کے منبر پر ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے رسولؐ خدا سے دس نسبتیں حاصل ہیں، جو مجھے تمام ان چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع کرتا ہے (یعنی پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں)۔

رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا:

① اے علیؑ! تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔
② قیامت کے دن خدائے جبار کے سامنے میرے سب سے زیادہ قریب تم ہو گے۔
③ تمہارا گھر جنت میں میرے گھر کے سامنے ہوگا جیسا کہ ان دو بھائیوں کے گھر آمنے سامنے ہوں گے جنہوں نے خدا کی خاطر اخوت اختیار کی ہو۔
④ تم میرے وارث ہو۔
⑤ تم میرے بعد میرے وعدوں اور رازوں میں میرے وصی ہو۔
⑥ میری غیبت اور عدم موجودگی میں میرے خاندان پر میری طرف سے محافظ ہو۔
⑦ تم میری امامت کے امام ہو۔
⑧ اور میری اُمت اور اُمت میں عدل قائم کرنے والے ہو۔
⑨ تم میرے ولی و دوست ہو اور میرا ولی اور دوست اللہ کا ولی اور دوست ہے۔
⑩ تمہارا دشمن، میرا دشمن ہے اور میرا دشمن، اللہ کا دشمن ہے۔

ہمارے غم میں آنسو بہانے والے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال: حدثنا أحمد بن عبدالحميد بن خلف قال: حدثنا محمد بن عمر بن عتبة عن حسين الاشقر عن محمد بن أبي عمارة الكوفي قال: سمعت جعفر ابن محمد عليهما السلام يقول: من دمعت عينه دمعة لدم سفك لنا أو حق لنا انقصناه أو عرض انهتك لنا أو لاحد من شيعتنا بوأه الله تعالى بها في الجنة حقبا۔

(بحذف اسناد) جناب محمد بن ابی عمارہ کوفی نے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارا خون جاری کیا گیا ہے، اس کی وجہ سے جو شخص آنکھوں سے ایک آنسو (بھی) جاری کرے یا اس حق کی وجہ سے، جو غصب کیا گیا ہے یا اس عزت کی وجہ سے جو ہماری یا ہمارے شیعوں میں سے کسی ایک کی برباد ہوئی، گریہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس گریہ کی وجہ سے اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

کیا میں جور کے ذریعے مدد حاصل کروں؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال حدثنا أبو الحسن علی ابن بلال المهلبی قال: أخبرنا علی بن عبداللّٰه بن الاسد الاصفهانی قال: حدثنا ابراهیم بن محمد الثقفی قال: حدثنی محمد بن عبداللّٰه بن عثمان قال: حدثنی علی بن أبی سیف عن علي بن خباب عن ربیعة وعمارة وغیرهما ان طائفة من أصحاب امیر المؤمنین علی بن أبی طالب علیہ السلام مشوا الیه عند تفرق الناس عنه وفرار کثیرهم الی معاویة طلبا لما فی یدیه من الدنیا، فقالوا: یا أمیر المؤمنین اعط هذه الأموال وفضّل هؤلاء الأشراف من العرب وقریش علی الموالی والعجم ومن یخاف علیه من الناس وفراره الی معاویة۔ فقال لهم أمیر المؤمنین علیہ السلام: أتأمرونی أن أطلب النصر بالجور، لا واللّٰه لا أفعلن ما طلعت شمس ولاح فی السماء نجم، واللّٰه لو کان ما لی لواسیت بینهم، وکیف وانما هو أموالهم۔

قال: ثم ازم امیر المؤمنین علیہ السلام طویلًا ساکناً ثم قال: من کان له مال فایاه والفساد، فان اعطاء المال فی غیر حقه تبذیر واسراف، وهو وان کان ذکراً لصاحبه فی الدنیا والآخرة فهو یضیعه عند اللّٰه عزوجل، ولم یضع رجل ماله فی غیره حقه وعند غیر أهله الا حرم اللّٰه شکرهم وکان لغیرة ودهم، فان بقی معه من یوده یظهر له الشکر، فانما هو ملق وکذب یرید التقرب به الیه لینال منه مثل الذی کان یأتی الیه من قبل، فان زلت بصاحبه النعل فاحتاج الی معونته أو مکافأته فشر خلیل والأم خدین، ومن ضیع المعروف فیما أتاه فلیصل به القرابة ولیحسن فیه الضیافة ولیفك به العانی ولیعن به الغارم وابن السبیل والفقراء والمجاهدین فی سبیل اللّٰه ولیصبر نفسه علی النوائب والحقوق، فان الفوز

بھذہ الخصال شرف مکارم الدنیا ودرك فضائل الآخرۃ۔

(بحذف اسناد) ربیعہ اور عمارہ نے روایت کی ہے: جب امیر المومنین علی علیہ السلام سے لوگ متفرق ہو کر معاویہ کے پاس جانا شروع ہو گئے، تا کہ اس سے اس کے پاس موجود دنیاوی دولت کو حاصل کر سکیں تو امیر المومنین علی علیہ السلام کے چند اصحاب آپؑ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: ان لوگوں کو مال عطا کریں اور جو عرب کے شرفا ہیں ان کو فضیلت دیں اور قریش والوں کو دوسرے عرب وعجم پر مقدم کریں اور جس خون کی وجہ سے لوگ آپ سے فرار کر رہے ہیں اور معاویہ کی طرف جا رہے ہیں اس کو دور کر دیں۔

امیر المومنینؑ نے ان لوگوں سے فرمایا: کیا تم لوگ مشورہ دیتے ہو کہ میں ظلم و جور سے مدد حاصل کروں؟ نہیں! خدا کی قسم، جب تک سورج طلوع ہوتا رہے گا اور آسمان پر ستارے موجود ہیں اس وقت تک میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم، اگر میرے پاس میرا اپنا مال ہوتا تو بھی میں ان کو عطا نہ کرتا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو مال میرا نہیں ہے وہ انھیں دے دوں، جبکہ یہ مال مسلمانوں کا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر امیر المومنینؑ نے ایک طویل خاموشی کے بعد ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس مالِ دنیا ہو، اس کو اس کے فساد سے بچنا چاہیے۔ اگر وہ غیر مستحق کو مال عطا کرے گا تو یہ فضول خرچی اور اِسراف ہے اور اگر وہ اس مال کے صاحب کو دنیا و آخرت میں یاد رکھے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ضائع ہو جائے گا اور جو شخص اپنے مال کو غیر مستحق اور غیر اہل پر خرچ کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو شکر سے محروم رکھے گا اور ان کے درمیان محبت بھی نہیں رہے گی۔ اگر ان کے ساتھ ان کی محبت ہوئی تو پھر وہ ان کا شکریہ ادا کرے گا۔ چاپلوس اور جھوٹا ہے وہ شخص، جو اس مال کے لیے تقرب کا ارادہ رکھتا ہے، تا کہ اس سے مال کو پا سکے۔ یہ اس کی مثل ہے جو اس سے پہلے اس کے پاس آیا ہے۔ پس اگر اس کا مالک اس کو ضائع کر دے گا تو پھر وہ اپنے گھر کے خرچے کے لیے بھی محتاج ہو جائے گا۔ بُرے دوست اور خود گھر والے بھی دھوکا دیں گے۔ جو کچھ اس کو ملا ہوا ہے وہ اس سے اپنے لیے جائیداد بنا چکا ہے لہٰذا اس کو چاہیے کہ وہ اس مال کے ذریعے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحم کرے اور اس سے اچھی مہمان نوازی کرے۔ ضرورت مندوں پر خرچ کرے مقروض اور مسافر کی مدد کرے اور فقرا اور مجاہدین

فی سبیل اللہ پر اس کو خرچ کرے اور اپنے نفس کو حقوق کے ادا کرنے کے لیے صبر پر آمادہ کرے۔ اگر وہ ان فضائل اور خصال کو پانے میں کامیاب ہو گیا ہے تو یہ دنیا میں اس کے لیے بہت بڑا اشرف ہے اور اس نے آخرت کے فضائل کو درک کر لیا ہے۔

جو میرے ولی دوست کو ذلیل کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محيمد ابن عمر الجمايي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا على بن الحسين قال: حدثنا العباس بن عامر عن أحمد بن رزق عن اسحاق بن عمار قال: قال لى أبو عبدالله علیه السلام: يااسحق كيف تصنع بزكاة مالك اذا حضرت؟ قال: يأتونى الى المنزل فأعطيهم۔ فقال لى: ما أراك يااسحاق الا قد أذللت المؤمنين، فاياك اياك ان الله تعالىٰ يقول: من أذل لى وليًا فقد أرصد لى بالمحاربة۔

(بحذف اسناد) اسحاق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے اسحاق! تو اپنے مالِ زکوۃ کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے، جب وہ تیرے پاس جمع ہو جاتا ہے؟

اس نے عرض کیا: جب مالِ زکوۃ میرے پاس آ جاتا ہے تو جو بھی میرے پاس مستحق آتے ہیں، میں ان میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے اسحاق! کیا وجہ ہے کہ میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ جو مومنین کو اذیت دیتا ہے اور ان کو ذلیل و رسوا کرتا ہے تو اس سے نہیں بچتا، اس سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: جو میرے ولی و دوست کو ذلیل و رسوا کرے گا، وہ میرے ساتھ جنگ کرنے کے لیے گھات میں ہے (اور جو میرے مقابلے میں آئے گا وہ کبھی کامیاب نہیں ہو گا)۔

ایک مومن کا خدا کے نزدیک مقام

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو

القاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثنى أبى عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن حنان بن سدير عن أبيه قال: كنت عند أبى عبدالله علیہ السلام فذكر عنده المؤمن وما يجب من حقه، فالتفت الى أبو عبدالله علیہ السلام فقال لى: يا أبا الفضل ألا احدثك بحال المؤمن عندالله؟ فقلت: بلٰى فحدثنى جعلت فداك. فقال: اذا قبض الله روح المؤمن صعد ملكاه الى السماء فقالا: يارب عبدك ونعم العبد، كان سريعاً الى طاعتك بطيئًا عن معصيتك وقد قبضته اليك فما تأمرنا من بعده؟ فيقول الجليل الجبار: اهبطا الى الدنيا وكونا عند قبر عبدى وسبحانى ومجدانى وهللانى وكبرانى واكتبا ذٰلك لعبدى حتٰى ابعثه من قبره.

ثم قال لى: ألا أزيدك؟ قلت: بلٰى. فقال: اذا بعث الله المؤمن من قبره خرج معه مثال يقدمه امامه، فكلما رأى المؤمن هولًا من أهوال يوم القيامة قاله له المثال: لا تجزع ولا تحزن وابشر بالسرور والكرامة من الله عزوجل. قال: فما يزال يبشره بالسرور والكرامة من الله سبحانه حتٰى يقف بين يدى الله عزوجل ويحاسبه حساباً يسيراً ويأمر به الى الجنة والمثال امامه، فيقول له المؤمن: يرحمك الله نعم الخارج معى من قبرى ما زلت تبشرنى بالسرور والكرامة من الله عزوجل حتٰى كان ذٰلك، فمن أنت؟ فيقول له المثال: أنا السرور ألذى أدخلته على أخيك فى الدنيا خلقنى الله منه لا بشرك.

(بحذف اسناد) جناب سدیر نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا۔ آپؑ کے حضور مومن اور اس کے حقوق کی بات شروع ہوگئی۔

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے ابوالفضل! کیا میں

تجھے ایک مومن کا حال، جو اس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے، کے بارے میں خبر نہ دوں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپؑ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی مومن کی روح قبض کرتا ہے اور اس روح کو دو فرشتے لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں تو وہ دونوں فرشتے آواز دیتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یہ تیرا بہترین بندہ ہے۔ جو تیری اطاعت میں جلدی کرتا تھا اور تیری نافرمانی میں سستی کرتا تھا۔ تحقیق! ہم اس کو تیری بارگاہ میں لے کر حاضر ہو گئے ہیں، اس کے بعد تیرا اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ پس اس کے بعد خدائے جلیل و جبار فرمائے گا: تم دونوں زمین پر اُتر جاؤ اور میرے اس بندے کی قبر کے پاس رہو اور میری تسبیح اور تمجید بیان کرو۔ میری تہلیل (یعنی لا الہ الا اللہ پڑھنا) اور میری کبریائی کو قیامت تک بیان کرتے رہو اور اس کا ثواب میرے اس بندے کے نامۂ اعمال میں تحریر کرتے رہو، یہاں تک کہ میں اپنے اس مومن بندے کو قبر سے اُٹھاؤں۔

پھر آپؑ نے مجھے فرمایا: کیا اس سے زیادہ بیان کروں؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: جب مومن کو اللہ تعالیٰ اس کی قبر سے محشور فرمائے گا تو اس کے ساتھ ایک نور کو خارج کرے گا، جو انسان کی شکل ہوگا اور وہ اس مومن کے آگے آگے رہے گا۔ جب بھی مومن قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھے گا تو وہ نورانی شکل اس سے کہے گی: اے مومن! گھبراؤ نہیں اور حزن و غم نہ کرو بلکہ تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سُرور و کرامت کی بشارت ہو۔

آپؑ نے فرمایا: وہ مثال اس کو ہر موڑ پر خداوندِ متعال کی طرف سے سرور و کرامت کی بشارت دیتی رہے گی، حتیٰ کہ وہ مومن اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو جائے گا اور وہاں پر بھی اس کا تھوڑا سا حساب و کتاب ہوگا اور بعد میں اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں جانے کا حکم ملے گا۔ وہ جنت میں جائے گا تو وہ مثال اس کے آگے آگے ہوگی۔

جنت میں جانے کے بعد مومن اس مثال سے کہے گا: میری قبر سے میرے ساتھ خارج ہونے والے تو بہت اچھا ساتھی ہے کہ تو نے ہر مقام اور منزل پر مجھے خدا کی طرف سے سرور و کرامت کی بشارت دی ہے، یہاں تک کہ یہاں آ گیا ہوں، بتا تو سہی تو کون ہے؟ وہ مثال عرض کرے گی: میں وہ سرور اور خوشی ہوں جس کو تو نے اپنے ایک مومن بھائی کو دنیا میں فراہم کیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس خوشی کو تیری مشکل کے لیے خلق فرمایا ہے کہ میں ہر مقام پر تجھے

خوشی اور سرور کی بشارت دوں۔

آنکھوں کی بیماری کے لیے دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبداللّٰه عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن محمد الجعفي عن أبيه قال: كنت كثيراً ما أشتكي عيني، فشكوت ذٰلك الى أبي عبداللّٰه عليه السلام فقال: ألا اعلمك دعاءً لدنياك وآخرتك وتكفى به وجع عينيك؟ فقلت: بلٰى۔ فقال: تقول في دبر الفجر ودبر المغرب ﴿اللهم اني أسألك بحق محمد وآل محمد عليك أن تصلي على محمد و آل محمد وان تجعلّ النور في بصري والبصيرة في ديني واليقين في قلبي والاخلاص في عملي والسلامة في نفسي والسعة في رزقي والشكر لك أبداً ما أبقيتني﴾۔

(بحذف اسناد) محمد جعفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میری آنکھیں اکثر اوقات خراب رہتی تھیں۔ میں نے اس کے بارے میں حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے شکوہ کیا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میں تجھے ایک دعا تعلیم کرتا ہوں جو تیری دنیا اور آخرت کے لیے بھی ہے اور تیری آنکھوں کی بیماری کے لیے بھی کافی ہے۔

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں مولاؑ!

آپؑ نے فرمایا: ہر نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد یہ دعا پڑھا کرو:

اللهم اني أسألك بحق محمد وآل محمد عليك أن تصلي على محمد و آل محمد وان تجعل النور في بصري والبصيرة في ديني واليقين في قلبي والاخلاص في عملي والسلامة في نفسي والسعة في رزقي والشكر لك أبداً ما أبقيتني

"اے میرے اللہ! میں محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کے ساتھ جو ان کا حق

تیرے اُوپر ہے، تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود نازل فرما اور میری آنکھ میں نور قرار دے اور میرے دین میں بصیرت عطا فرما اور میرے دل کو یقین کی بدولت سے مالا مال فرما، اور میرے عمل کو اخلاص سے مزین فرما اور میرے نفس کو سلامتی عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما"۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اصل چیز

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثني محمد بن يعقوب عن علي ابن ابراهيم بن هاشم عن محمد بن عيسىٰ عن يونس بن عبدالرحمٰن عن اسحاق ابن عمار قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: رأس طاعة الله الرضا بما صنع الله فيما أحب العبد وفيما كره، ولم يصنع الله تعالى بعبد شيئا الا وهو خير له.

(بحذف اسناد) اسحاق ابن عمارؓ نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اصل چیز اور اطاعت یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ انجام دے اس پر بندہ راضی رہے خواہ وہ بندے کو پسند ہو یا اسے ناگوار گزرے (یعنی ہر حال میں اس پر راضی رہے) کیونکہ اللہ اپنے بندے کے لیے کچھ نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ اس بندے کے لیے اچھا ہوتا ہے۔

اللہ کا امر واقع ہو کر رہے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني الشريف أبوعبدالله محمد بن محمد بن طاهر قال: حدثنا أبوالعباس أحمد بن محمد ابن سعيد قال: حدثني أحمد

بن الحسين بن سعيد قال: حدثنا أبى قال: حدثنى ظريف بن ناصح عن محمد بن عبداللّٰه الاصم الاعلى عن ابى عبداللّٰه جعفر بن محمد عليهما السلام قال: سمعت أبى يقول لجماعة من أصحابه: واللّٰه لو أن على أفواهكم أوكية لأخبرت كل رجل منكم مالا يستوحش معه الى شئ ولكن قد سبقت فيكم الاذاعة واللّٰه بالغ أمره۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنے والد (یعنی امام باقر علیہ السلام) سے سنا ہے کہ آپؑ اپنے اصحاب کی ایک جماعت سے فرما رہے تھے: خدا کی قسم، اگر تمھارے منہ بند رہ سکتے تو میں تم لوگوں کو ضرور تم میں سے ایک کو اس چیز کے بارے میں خبر دیتا کہ جس کے ساتھ کسی کو وحشت نہ ہوتی، لیکن اللہ کی تقدیر سبقت رکھتی ہے اور اس کا امر واقع ہو کر ہی رہے گا۔

امیر المومنین علیؑ کی خدمت میں ایک بندے کا سوال کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوالحسن على بن بلال المهلبى قال: حدثنا محمد بن الحسين بن حميد بن الربيع افخمى قال: حدثنا سليمان بن الربيع النهدى قال: حدثنا نصر بن مزاحم المنقرى، قال أبوالحسن على بن بلال وحدثنى على بن عبداللّٰه بن اسد بن منصور الاصفهانى قال: حدثنا ابراهيم بن محمد بن هلال الثقفى قال: حدثنى محمد ابن على قال: حدثنا نصر بن مزاحم عن يحيىٰ بن يعلى الأسلمى عن على بن الحزور عن الاصبغ بن نباتة قال: جاء رجل الى على علیہ السلام فقال: يا أمير المؤمنين هؤلاء القوم الذين تقاتلهم الدعوة واحدة والرسول واحد والصلاة واحدة والحج واحد فبم نسميهم؟ قال: سمهم بما سماهم اللّٰه تعالىٰ فى كتابه۔ فقال: ما كل ما فى كتاب اللّٰه اعلمه۔ قال: اما سمعت اللّٰه تعالىٰ يقول فى كتابه۔ فقال: ما كل ما فى كتاب اللّٰه اعلمه۔

قال: اما سمعت الله تعالٰی یقول فی کتابه ﴿تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض منهم من کلم الله ورفع بعضهم درجات وآتینا عیسٰی بن مریم البینات وأیدناه بروح القدس ولو شاء الله ما اقتتل الذین من بعدهم من بعد ما جاء تهم البینات ولکن اختلفوا فمنهم من آمن ومنهم من کفر﴾۔ فلما وقع الاختلاف کنا نحن أولٰی بالله عزوجل وبالنبی ﷺ وبلکتاب وبالحق، فنحن الذین آمنوا وهم الذین کفروا، وشاء الله قتالهم بمشیئته وارادته۔

(بحذف اسناد) اصبغ بن نباتہ نے روایت کی ہے: ایک شخص امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! وہ قوم کہ جس سے آپؑ جنگ کرتے ہیں، اور آپؑ کی دعوت ایک، رسول ایک، نماز ایک، حج ایک، پھر ان کو کس نام سے ہم موسوم کریں گے (یعنی ان کو کون سا نام دیں گے)؟

آپؑ نے فرمایا: ان کو اس نام سے یاد کرو جس نام سے اللہ تعالٰی نے ان کو اپنی کتاب میں موسوم کیا ہے۔

اس نے عرض کیا: میں کتابِ خدا کی ہر چیز کو نہیں جانتا۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالٰی اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ (سورۂ بقرہ، آیت: ۲۵۳)

"یہ رسول ہیں کہ جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، اس میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالٰی نے براہِ راست گفتگو فرمائی ہے اور بعض کے درجے بلند فرمائے ہیں اور ہم نے عیسٰی بن مریم کو معجزات عطا فرمائے اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ اگر

اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے بعد والے اپنے پاس دلیلیں آ جانے کے بعد ہرگز ہرگز آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرتے، لیکن ان لوگوں نے اختلاف کیا، ان میں سے بعض تو مومن بن گئے اور بعض نے کفر اختیار کیا"۔

پس ان لوگوں نے اختلاف کیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ، نبی اکرمؐ، کتابِ خدا، اور حق کے ساتھ اولویت رکھتے ہیں۔ ہم وہ ہیں جو ایمان والے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے (یعنی وہ کافر ہیں) اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہم اس کی مشیت اور ارادہ کے تحت ان سے جنگ کریں۔

وہ بندہ رحمتِ خدا سے مایوس ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني الشريف أبوعبدالله محمد بن طاهر قال: حدثني أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثني عبدالله بن أحمد بن المستورد قال: حدثني عبدالله بن يحيیٰ الكاهلي قال حدثنا محمد بن عبيد بن مدرك الحارثي قال: دخلت مع عمي عامر بن مدرك على أبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام فسمعته يقول: من أعان على مؤمن بشطر كلمة لقي الله وبين عينيه مكتوب آيس من رحمة الله۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن عبید بن مدرک حارثی نے روایت کی ہے کہ میں اپنے چچا عامر بن مدرک کے ساتھ مل کر حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؑ سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا:

جو شخص ایک کلمہ کے ذریعے کسی مومن کے خلاف مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا جائے گا: "یہ وہ بندہ ہے جو رحمتِ خدا سے ناامید اور مایوس ہے"۔

آلِ محمدؐ کی شان میں چند اشعار

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو

عبداللّٰہ محمد بن عمران المرزبانی قال: أخبرنا محمد بن یحییٰ قال: حدثنا جبلة ابن محمد بن جبلة الکوفی قال: حدثنی أبی قال: اجتمع عندنا السید بن محمد الحمیری وجعفر بن عفان الطائی، فقال له السید: ویحک أتقول فی آل محمد علیهم السلام شراً:

ما بال بیتکم یخرب سقفه
وثیابکم من أرذل الاثواب

فقال جعفر: فما أنکرت من ذٰلك؟ فقال له السید: اذا لم تحسن المدح فاسکت، أیوصف آل محمد بمثل هذا؟ ولکنی اعذرك هذا طبعك وعلمك ومنتهاك، وقد قلت امحو عنهم عار مدحك:

أقسم باللّٰه وآلائه
والمرء عما قال مسؤول

ان علی بن أبی طالب
علی التقی والبر مجبول

وانه کان الامام الذی
له علی الأمة تفضیل

یقول بالحق ویعنی به
ولا تلهّیه الأباطیل

کان اذا الحرب مرتها القنا
واحجمت عنها البهالیل

یمشی الی القرن وفی کفه
أبیض ماضی الحد مصقول

مشی العفرنی بین أشباله
أبرزه للقنص الغیل

ذاك الذى سلم فى ليلة
عليه ميكال و جبريل

ميكال فى ألف و جبريل فى
ألف ويتلوهم سرافيل

ليلة بدر مدداً أنزلوا
كأنهم طير أبابيل

فسلموا لما أتوا خذوه
وذاك اعظام وتبجيل

كذا يقال فيه ياجعفر، وشعرك يقال مثله لأهل الخصاصة والضعف فقبل جعفر رأسه وقال: أنت والله الرأس ياأبا هاشم ونحن الأذناب۔

(بحذف اسناد) محمد بن جبلہ کوفی نے بیان کیا ہے: ہمارے پاس سید بن محمد حمیری اور جعفر بن عفان الطائی دونوں جمع ہو گئے۔ سید نے جعفر سے کہا: افسوس ہے تیرے لیے تو نے آل محمدؐ کی شان میں کتنا برا شعر کہا ہے۔

ما بال بيتكم يخرب سقفه
وثيابكم من أرذل الاثواب

''کیا ہو گیا ہے کہ تمھارے گھروں کی چھت گر گئی ہے اور تمھارے کپڑے سب سے پرانے ہیں''۔

پس جعفر نے کہا: کیا تو اس کا انکار کرتا ہے؟

سید نے فرمایا: جب انسان اچھی تعریف و مدحت بیان نہ کر سکے تو اس کو خاموش رہنا چاہیے۔ کیا آل محمدؐ کی اس جیسے کلمات کے ساتھ تعریف کی جائے گی؟ لیکن میں تجھے معذور قرار دیتا ہوں، کیونکہ تیرا علم، تیری طینت اور تیری آخری منزل ہی یہ ہے۔ تحقیق میں اس مقام پر چند اشعار ذکر کرتا ہوں، تا کہ جو تو نے تعریف کی ہے، اس کے عار و عیب کو میرے اشعار ختم کر دیں ۔

أقسم بالله وآلائه
والمرء عما قال مسؤول

''میں قسم اُٹھاتا ہوں اللہ اور اس کی تمام نعمتوں کی، جو شخص بولے گا اس کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا''۔

ان علی بن أبی طالب
علی التقی والبر مجبول

''تحقیق علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو تقویٰ اور نیکی پر ہی پیدا کیا گیا ہے''۔

وانه کان الامام الذی
له علی الأمة تفضیل

''اور تحقیق یہ وہ امام ہیں کہ جن کو پوری اُمت پر فضیلت حاصل ہے''۔

یقول بالحق ویعنی به
ولا تلهِیه الأباطیل

''وہ ہمیشہ حق بولتے ہیں اور حق ہی کا ارادہ کرتے ہیں اور کبھی باطل نے ان کو اپنے اندر جذب نہیں کیا''۔

کان اذا الحرب مرتها الغنا
واحجمت عنها البهالیل

''جب جنگ میں آپؑ داخل ہوتے ہیں تو بڑے بڑے سورما بھی ان سے دُور بھاگ جاتے ہیں''۔

یمشی الی القرن وفی کفه
أبیض ماضی الحد مصقول

''علی مقابل کی طرف بڑھتے کہ ان کے ہاتھ میں صیقل ہوئی، ہوئی تیز تلوار ہے''۔

مشی العفرنی بین أشباله
أبرزه للقنص الغیل

''جیسے شیر اپنے بچوں میں چلتا ہے تا کہ شکار سے انہیں بچا لے''۔

ذاك الذی سلم فی لیلة
علیه میكال و جبریل

''یہ وہ ہے کہ جس کو ہر رات میکائیل اور جبرائیلؑ سلام کرتے ہیں''۔

میكال فی ألف و جبریل فی
ألف ویتلوهم سرافیل

''ایک ہزار فرشتے کے ساتھ میکائیل اور ایک ہزار کے ساتھ جبرائیل اور ان کے پیچھے اسرافیل بھی تھا''۔

لیلة بدر مدداً أنزلوا
كأنهم طیر أبابیل

''یہ بدر کی رات میں کہ جس میں فرشتے ابابیل پرندوں کی طرح نازل ہوئے''۔

فسلموا لما أتوا خلوه
وذاك اعظام وتبجیل

''پس وہ فرشتے اس کو سلام کرتے ہیں اس وجہ سے جو ان کو عظمت و عزت عطا فرمائی ہے''۔

اے جعفر! آلِ محمدؐ کے بارے میں اس طرح اشعار پڑھو۔ تیرے اشعار ان لوگوں کی مثل ہیں جو آلِ محمدؐ سے خصومت رکھتے ہیں۔ پس جعفر نے سید کے سر کا بوسہ لیا اور کہا: اے ابو الہاشم! خدا کی قسم تم رأس ہو اور ہم گناہ گار ہیں۔

میں سید الانبیاء کا وصی ہوں

(وبالاسناد) قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: حدثنا أبو الحسن علی بن بلال المهلبی قال: حدثنی اسماعیل بن علی بن عبدالرحمٰن البربری الخزاعی قال: حدثنی أبی قال: حدثنی عیسٰی بن حمید الطائی قال: حدثنا أبی حمید بن قیس قال: سمعت أبا الحسن علی بن الحسین بن علی

بن الحسين يقول: سمعت أبي يقول: سمعت أبا جعفر محمد بن علی بن الحسين يقول ان اميرالمؤمنين عليه السلام لما رجع من وقعة الخوارج اجتاز بالزوراء فقال للناس: انها الزوراء فسيروا وجنبوا عنها، فان الخسف أسرع اليها من الوتد فی النخالة: فلما أتی موضعاً من أرضها قال: ما هذه الأرض؟ قيل: أرض بحرا۔ فقال: أرض سباخ جنبوا ويمنوا، فلما أتی يمنة السواد واذا هو براهب فی صومعة له فقال له: ياراهب انزل هاهنا؟ فقال له الراهب: لا تنزل هذه الأرض بجيشك۔ قال: ولم؟ قال لأنه لا ينزلها الا نبی أو وصی نبی بجيشه يقاتل فی سبيل الله عزوجل، هكذا نجد فی كتبنا۔ فقال له اميرالمؤمنين: فأنا وصيی سيدالأنبياء وسيد الأوصياء۔ فقال له الراهب: فأنت اذن أصلع قريش ووصی محمد صلی الله عليه وآله وسلم۔ قال له اميرالمؤمنين: أنا ذٰلك، فنزل الراهب اليه فقال: خذ علی شرائع الاسلام انی وجدت فی الانجيل نعتك وانك تنزل أرض براثا بيت مريم وأرض عيسٰی عليه السلام۔ فقال أميرالمؤمنين عليه السلام: قف ولا تخبرنا بشیء، ثم أتی موضعاً فقال: الكزوا هذه، فالكزه برجله عليه السلام فانبجست عين خرارة، فقال: هذه عين مريم التی انبعقت لها۔ ثم قال: اكشفوا هاهنا علی سبعة عشر ذراعاً، فكشف فاذا بصخرة بيضاء فقال علی عليه السلام: علی هذه وضعت مريم عيسٰی من عاتقها وصلت هاهنا، فنصب أميرالمؤمنين عليه السلام الصخرة وصلی اليها وأقام هناك أربعة أيام يتم الصلاة، وجعل الحرم فی خيمة من الموضع علی دعوة ثم قال: أرض براثا هذا بيت مريم عليها السلام، هذا الموضع المقدس صلی فيه الأنبياء، قال أبوجعفر محمد بن علی عليه السلام: ولقد وجدنا انه صلی فيه ابراهيم قبل عيسٰی عليه السلام۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے: جب امیرالمومنین

علی ابن ابی طالب علیہ السلام خوارج سے جنگ لڑنے کے بعد واپس تشریف لا رہے تھے تو آپؑ کا مقام زوراء سے گزر ہوا۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: یہ زورا کا مقام ہے، اس سے جلدی چلو اور اس سے دُور ہو جاؤ اس کے پتھر زیادہ تیز ہیں ان کانٹوں سے جو درختوں میں لگتے ہیں۔ جب آپؑ ایک اور مقام پر آئے تو آپؑ نے سوال کیا: یہ کون سی جگہ ہے؟ آپؑ کو بتایا گیا: یہ بحرا کا مقام ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ ویران زمین ہے، اس سے ایک جانب ہو جاؤ اور جب آپؑ سواد کی طرف سے آئے تو وہاں پر ایک راہب اپنے خیمے میں موجود تھا۔ آپؑ نے راہب سے فرمایا: اے راہب! کیا ہم اس مقام پر پڑاؤ ڈال سکتے ہیں؟ راہب نے عرض کیا: اے امیر! اپنے لشکر کے ساتھ اس سرزمین پر پڑاؤ مت کرنا، کیونکہ اس مقام پر جو بھی نبیؑ یا امامؑ یا وصیؑ اُترا ہے وہ ضرور راہِ خدا میں قتل ہو گیا ہے اور ہم نے اپنی کتابوں میں ایسے ہی پائے ہیں۔

امیر المومنینؑ نے اس سے ارشاد فرمایا: اے راہب! میں تمام انبیاء کے سردار نبیؐ کا وصیؑ ہوں اور تمام اوصیاء کا سردار ہوں۔

راہب نے عرض کیا: آپؑ قریش کی اصلاح کرنے والے حضرت محمدؐ کے وصی ہیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: ہاں! میں ہی وہ ہوں۔ راہب آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: اے امیر المومنین! اسلام کی شریعت کو میرے سامنے بیان فرمائیں، کیونکہ ہم نے آپؑ کی تعریف کو اپنی انجیل میں پایا ہے کہ آپؑ حضرت مریم علیہا السلام کے گھر کی ہموار زمین اور حضرت عیسیٰؑ کی زمین پر نازل ہوں گے۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے راہب! تم مجھے اس کے بارے میں اطلاع نہ دو بلکہ میں خود تمہیں اس کے بارے میں بیان کروں گا۔ پھر حضرت امیر علیہ السلام ایک مقام پر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: اس مقام کو رگڑو۔ آپؑ نے خود اپنے پاؤں سے اس مقام کو رگڑا تو وہاں سے جوش مارتا ہوا ایک چشمہ ظاہر ہوا۔

آپؑ نے فرمایا: یہ وہ چشمہ ہے جو حضرت مریم علیہا السلام کے لیے جاری ہوا تھا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اس مقام سے سترہ ہاتھ کے فاصلہ پر پھر زمین کو کھودا جائے۔ جب وہاں سے زمین کو کھودا گیا تو وہاں سے ایک چمکتا ہوا پتھر برآمد ہوا جو سفید رنگ کا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: یہی وہ پتھر ہے، جس پر حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رکھا تھا۔ امیر المومنینؑ نے وہاں پر

ایک پتھر نصب کر دیا اور نماز ادا کی اور پھر وہاں پر چار دن تک قیام فرمایا اور اپنی نمازیں کاملاً ادا فرمائیں اور وہاں پر ایک خیمہ نصب کیا اور اس کو حرم کا مقام قرار دیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: یہ حضرت مریم علیہا السلام کے گھر کی جگہ ہے۔ یہی وہ مقدس مقام ہے، جہاں پر تمام انبیاء علیہم السلام نے نماز ادا فرمائی ہے۔ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس مقام پر نماز ادا کرنا بھی ہم نے پایا ہے۔

علیؑ کا منکر رسولؐ خدا کا منکر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی أبی قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن أبی الجوزاء المنبه بن عبدالله عن الحسين بن علوان عن عمرو بن خالد عن زيد بن علی عن أبيه عن الحسين بن علی عن امير المؤمنين علیہ السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ياعلی ان الله تعالٰی أمرنی أن اتخذك أخاً ووصياً، فأنت أخی ووصيی وخليفتی علی أهلی فی حياتی وبعد موتی، من تبعك فقد تبعنی ومن تخلف عنك فقد تخلف عنی، ومن كفر بك فقد كفر بی، ومن ظلمك فقد ظلمنی۔ ياعلی أنت منی وأنا منك، ياعلی لولا أنت لما قوتل أهل النهر، فقال: فقلت يارسولؐ الله ومن أهل النهر؟ قال: قوم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية۔

(بحذف اسناد) حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

یا علیؑ! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے اپنا بھائی اور وصی قرار دوں۔ آپؑ میرے بھائی، میرے وصی، اور میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد دونوں صورتوں میں میرے خاندان میں میرے خلیفہ اور جانشین ہیں۔ جس نے آپؑ کی اتباع کی اس نے میری اتباع کی۔ جس نے آپؑ سے اختلاف کیا یعنی منہ موڑا تو اس نے مجھ سے منہ موڑا۔ جس نے آپؑ کا انکار کیا، اس نے میرا انکار کیا ہے۔ جس نے آپؑ پر ظلم کیا، اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

اے علیؑ! آپؑ مجھ سے ہیں اور میں آپؑ سے ہوں۔

اے علیؑ! اگر آپؑ نہ ہوتے تو اہلِ نہروان سے کوئی جنگ کرنے والا نہ ہوتا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: میں نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اہل نہروان کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے، جس طرح کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔

امام حسینؑ کی زیارت کا اجر و ثواب

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوجعفر محمد ابن علی بن الحسین بن بابويه قال: حدثنا أبی قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن محمد بن الحسين بن أبی الخطاب عن محمد بن اسماعيل بن بزيع عن صالح بن عقبة عن بشير الدهان قال: قلت لأبی عبداللهؑ ربما فاتنی الحج فاعرف عند قبر الحسينؑ؟ قال: أحسنت يابشير انه من أتی قبرالحسين بن علی عليهما السلام فی غير يوم عيد كتب له عشرون حجة وعشرون عمرة مبرورات متقبلات، وعشرون غزوة مع نبی مرسل أو امام عادل، ومن أتاه يوم عيد عارفاً بحقه كتب له مائة حجة ومائة عمرة مبرورات متقبلات ومأة غزوة مع نبی مرسل او امام عادل، ومن أتاه يوم عرفة عارفاً بحقه كتب له ألف حجة وألف عمرة مبرورات متقبلات وألف غزوة مع نبی مرسل أو امام عادل۔ قال بشير: فقلت له كيف لی بمثل الموقفين؟ فنظر الی كالمغضب ثم قال: يابشير من أتی الحسين بن علی عليهما السلام عارفاً بحقه فاغتسل فی الفرات وتوجه اليه كتبت له بكل خطوة حجة بمناسكها قال: ولا أعلم الا قال وغزوة۔

(بحذف اسناد) بشیر دھان سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے مولا! بعض اوقات مجھ سے حج چھوٹ جاتا

ہے تو کیا پھر میں یوم عرفات کے دن حضرت امام حسینؑ کی قبر اقدس پر حاضر ہو سکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: اے بشیر! بہت اچھا ہے، کیونکہ جو شخص روزِ عید کے علاوہ دنوں میں امام حسین علیہ السلام کی قبر پر آتا ہے بیس حج اور بیس عمرے جو مستحب اور خدا کی بارگاہ میں قبول شدہ ہوں، کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور بیس غزوات جو نبیؐ، رسولؐ یا امامِ برحقؑ کے ساتھ مل کر اس نے لڑے ہوں، کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور جو شخص عید کے دن امام حسین علیہ السلام کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے حاضر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں سو حج، سو عمرہ جو مستحب و مقبول ہوں اور نبی اور رسول و امامِ برحق کے ساتھ غزوات لڑنے کا ثواب درج فرمائے گا۔

جو شخص عرفات کے دن امام حسین علیہ السلام کی قبر پر زیارت کے لیے آئے گا بشرطیکہ وہ آپؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہو، اس شخص کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار حج ایک ہزار عمرہ جو مستحب اور مقبول ہوں اور ایک ایک ہزار غزوہ جو نبی رسول یا امام برحق کے ساتھ مل کر اس نے لڑا ہوا ہو کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔

بشیر نے عرض کیا: مولا! کیا یہ میرے لیے وقوف عرفات اور منیٰ کا اجر بھی مل جائے گا؟ آپؑ نے اس کی طرف غصہ کی حالت میں دیکھا اور فرمایا: اے بشیر! جو شخص حسینؑ ابن علیؑ کی قبر پر زیارت کے لیے حاضر ہو اور آپؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہو اور نہرِ فرات سے غسل کرے اور بعد میں امام کی قبر کی طرف روانہ ہو جائے تو ہر قدم کے بدلے میں ایک حج جو اپنے پورے مناسک کے ساتھ ادا کیا ہو اس کے لیے لکھا جائے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: مجھے یاد نہیں رہا کہ آپؑ نے ساتھ غزوہ کا بھی ذکر فرمایا تھا کہ نہیں۔

جب اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جاتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيىٰ عن ابراهيم بن زياد عن الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام قال: ان الله تعالىٰ

اذا غضب على امة ثم لم ينزل بها العذاب: أغلا أسعارها، وقصر أعمارها، ولم يربح تجارها، ولم تغزر أنهارها، ولم تزك ثمارها، وسلط عليها شرارها، وحبس عليها امطارها۔

(بحذف اسناد) ابراہیم بن زیاد نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کو نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

تحقیق جب اللہ تعالیٰ کسی پر غضب ناک ہو جاتا ہے تو پھر ان پر کوئی عذاب نازل نہیں کرتا، بلکہ ان کے روزمرہ اشیاء کی قیمتیں زیادہ کر دیتا ہے اور ان کی عمریں کم کر دیتا ہے، ان کی تجارت کو بغیر نفع کے قرار دیتا ہے اور ان کی نہروں کو خشک کر دیتا ہے اور ان کے پھلوں میں برکت کو ختم کر دیتا ہے، اور ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے اور اپنی بارشوں کو ان سے روک لیتا ہے۔

زہد کو اختیار کرو اللہ تجھ سے محبت کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرني الشريف أبوعبدالله محمد بن محمد بن طاهر قال: أخبرنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثني سليمان بن محمد الهمداني قال: حدثنا محمد بن عمران وهو ابن أبي ليلى قال: حدثنا محمد بن عيسٰى الكندي عن جعفر بن محمد عن أبيه عليهما السلام قال: جاء اعرابي الى النبيّ فقال: يامحمد أخبرني بعمل يحبني الله عليه. قال: يااعرابي ازهد في الدنيا يحبك الله، وازهد فيما في أيدي الناس تحبك الناس۔

قال: وقال جعفر بن محمد عليهما السلام: من أخرجه الله من ذل المعصية الى عن التقوى أغناه بلا مال، وأعزه بلا عشيرة، وآنسه بلابشر، ومن خاف الله أخاف منه كل شئ ومن لم يخف الله أخافه الله من كل شئ۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے

روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ایک دن ایک اعرابی رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے انجام دینے سے اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے اعرابی! دنیا سے پرہیز کر اور زہد اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، اس سے زہد و پرہیز اختیار کر، تو لوگ بھی تیرے ساتھ محبت کریں گے۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ معصیت و نافرمانی کی ذلت و رسوائی سے خارج کرے تقویٰ کی عزت میں داخل کر دے، پھر اس کو بغیر مال کے بھی غنی قرار دیتا ہے۔ بغیر خاندان کے بھی اس کو عزت دار قرار دیتا ہے اور بغیر کسی بشر کے بھی اس کو انس عطا فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے ڈرا دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا تو ہر چیز سے اللہ تعالیٰ اس کو ڈراتا ہے۔

حسن بن علیؑ کا ایک خط

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشريف أبوعبدالله محمد بن محمد بن طاهر قال: أخبرنا أبوالعباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا احمد بن يوسف بن يعقوب الجعفي قال: حدثنا الحسين ابن محمد قال: حدثنا أبي عن عاصم بن عمر الجعفي عن محمد بن مسلم العبدي قال: سمعت أبا عبدالله علیہ السلام يقول: كتب الى الحسن بن علی علیہ السلام قوم من أصحابه يعزونه عن ابنة له۔ فتكب اليهم: اما بعد فقد بلغنى كتابكم تعزونى بفلانة، فعندالله احتسبها تسليماً لقضائه وصبراً على بلائه، فان اوجعته المصائب وفجعتنا النوائب بالأحبة المألوفة التى كانت بنا حنية، والاخوان المحبون الذين كان يسر بهم الناظرون وتقربهم العيون اضحوا قد اخترمتهم الأيام ونزل

بهم الحمام، فخلفوا الخلوف وأودت بهم الحتوف، فهم صرعى فى عساكر الموتى متجاورون فى غير محلة التجاور، ولا صلاة بينهم ولا تزاور ولا يتلاقون عن قرب جوارهم، أجسامهم نائية من أهلها جالية من أربابها قد اخشعها اخوانها، فلم ارمثل دارها داراً ولا مثل قرارها قراراً، فى بيوت موحشة وحلول مخضعة قد صارت فى تلك الديار الموحشة وخرجت عن الدار المؤنسة ففارقتها من غير قلى فاستودعتها البلاء، وكانت أمة مملوكة سلكت سبيلًا مسلوكة صار اليها الأولون وسيصير اليها الآخرون، والسلام.

(بحذف اسناد) محمد بن مسلم عبدی نے روایت بیان کی ہے، راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

امام حسن بن علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے آپؑ کی بیٹی کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے ایک خط تحریر کیا۔ آپؑ نے ان کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا: جو آپ لوگوں نے فلاں کی تعزیت میں مجھے خط لکھا ہے، وہ مجھے مل گیا ہے۔ میں اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا ہوں اس کی قضا کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کی مصیبت پر صبر کرتے ہوئے، اگر ہم اس کی طرف سے آنے والے مصائب پر دکھ کریں (اور صبر نہ کریں)۔ وہ ہمیں اپنے محبوب لوگوں کے دکھ اور درد میں مبتلا کر دے گا، وہ لوگ کہ جن سے ہم زندگی میں الفت و محبت کرتے ہیں۔ اور وہ بھائی جن سے ہم محبت کرتے ہیں وہ کہ جن کی طرف دیکھنے والے خوش ہوتے ہیں، وہ اس طرح گئے ہیں کہ زمانے نے ان کو پراگندہ کر دیا ہے اور ان پر موت واقع ہو چکی ہے، اور وہ اپنے خلق چھوڑ چکے ہیں اور موت نے انھیں پسند کر لیا ہے۔

موت کے لشکر نے ان کو گھیر لیا ہے، اور وہ ایسے محل میں ہمسائے بن گئے ہیں کہ جس میں کوئی ہمسائیگی نہیں ہے۔ ان کا آپس میں کوئی میل ملاپ نہیں ہے اور ایک دوسرے کے قریب ہونے کے باوجود بھی وہ ایک دوسرے سے ملاقات نہیں کر سکتے۔ ان کے جسم اپنے اہل سے دور ہیں۔ ان کے بھائی ان سے ڈرتے ہیں۔ میں نے ان کے گھر کی مثل کوئی گھر نہیں دیکھا اور ان کی اقامت کی مانند کوئی اقامت نہیں دیکھی۔ ان کے گھر میں وحشت ہے ڈر ہے، اور ان کے رہنے

والے عاجز اور ناتواں ہیں۔ ان کے گھر وحشت ناک ہیں اور ان کے گھر سے انس و محبت خارج ہو چکی ہے اور وہ محبت اور پیار والے گھر سے نکل کر وہ ایسے گھر میں جا چکے ہیں، جن میں راضی نہیں تھے۔ وہاں مصیبتیں ان کا مقدر بن چکی ہیں اور یہ ایسی اُمت ہے کہ جو اس راہ پر چل رہی ہے کہ جس پر ان سے پہلے والے لوگ بھی چل چکے ہیں اور بعد والے بھی ان کے ساتھ ملحق ہو کر رہیں گے۔

اپنی قبر کو کیوں یاد نہیں رکھتے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا الشريف الصالح أبومحمد الحسن بن حمزة العلوى قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن جعفر عن هارون بن مسلم عن سعد بن زياد العبدى قال: حدثنى جعفر بن محمد عن أبيه عليهما السلام قال: فى حكمة آل داؤد يابن آدم كيف تتكلم بالهدىٰ وأنت لاتفيق عن الردى۔ يابن آدم اصبح قلبك قاسياً وأنت لعظمة الله ناسياً، فلو كنت بالله عالماً وبعظمته عارفاً لم تزل منه خائفاً ولو عده راجياء ويحك كيف لا تذكر لحدك وانفرادك فيه وحدك۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کو نقل کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: آلِ داود علیہ السلام کی حکمت میں ذکر کیا گیا:

اے فرزند آدمؑ! تو ہدایت کے بارے میں کیسے گفتگو کرتا ہے جبکہ تو برائی سے منہ موڑنے کو تیار نہیں ہے۔

اے فرزند آدمؑ! تیرا دل سخت ہو چکا ہے اور تو اللہ تعالیٰ کی عظمت کو فراموش کر چکا ہے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوتا اور اس کی عظمت کی معرفت رکھتا ہوتا تو ہمیشہ اس سے خائف رہتا اور ڈر کر رہتا اور اس سے خیر کی اُمید رکھتا۔ افسوس ہے تیرے لیے کہ تو اپنی قبر کو یاد نہیں رکھتا جبکہ تو اس میں اکیلا ہوگا۔

موت کی یاد آوری گناہوں سے روکتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا

أبوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن محمد بن عيسٰى عن صداقة الأحدب عن داود الابزاری قال: سمعت موسٰى بن جعفرؑ يقول: كفى بالتجارب تاديباً وبمر الأيام عظة وبأخلاق من عاشرت معرفة وبذكر الموت حاجزاً من الذنوب والمعاصی، والعجب كل العجب للمحتمين من الطعام والشراب مخافة الداء، ان ينزل بهم كيف لا يحتمون من الذنوب مخافة النار اذا اشتعلت فی أبدانهم۔

(بحذف اسناد) داؤد ابزاری نے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ بن جعفرؑ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ادب سے بڑھ کر کوئی تجربہ نہیں اور زمانے کا گزرنے سے بڑا کوئی واعظ نہیں ہے جو معرفت کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے، اس کے لیے اخلاق ہی کافی ہے اور گناہوں اور خدا کی نافرمانیوں سے بچنے کے لیے موت کو یاد رکھنا ہی کافی ہے اور تعجب ہے اور انتہائی درجہ کا تعجب ہے ان لوگوں پر جو کھانے اور پینے سے بیماری کے خوف سے پرہیز کرتے ہیں کہ ان کو وہ لاحق نہ ہو جائے، یہ کیسے لوگ ہیں یہ جہنم کی آگ کے خوف سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتے جو آگ ان کے بدنوں کو لاحق ہونے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے قدم پُل صراط پر ثابت رکھے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا عبدالله ابن محمد قال: حدثنی زيد بن علی عن الحسين بن زيد بن علی بن الحسين ابوالحسين العلوی قال: حدثنی علی بن جعفر بن محمد عن أخيه موسٰى ابن جعفر عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه محمد بن علی عن جده علی بن أبی طالبؑ قال: قال رسول اللهﷺ: ابلغونی حاجة من لا يستطيع ابلاغی حاجته، فانه من أبلغ سلطاناً حاجة من لا يستطيع ابلاغها ثبت الله قدميه على الصراط يوم القيامة۔

حضرت امیر المومنینؑ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:
جو شخص مجھ سے اپنی حاجت کو نہیں پہنچا سکتا تم اس کی حاجت کو مجھ تک پہنچاؤ، کیونکہ جو شخص کسی بادشاہ کے پاس ایسے شخص کی حاجت پہنچائے گا کہ جو خود وہاں تک رسائی نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے قدم کو پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔

توبہ کے بعد کوئی گناہ نہیں رہتا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا الشريف الصالح أبومحمد الحسن بن حمزة المعلوى رحمه الله قال: حدثنا احمد بن عبدالله عن جده احمد بن أبى عبدالله البرقى عن الحسن بن فضال عن الحسن بن الجهم عن أبى اليقظان عن عبدالله بن الوليد الوصافى قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: ثلاث لا يضر معهن شئ: الدعاء عندالكربات، والاستغفار عند الذنب، والشكر عند النعمة.

(بحذف اسناد) عبداللہ بن ولید وصافی نے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:
تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ساتھ کوئی ضرر نہیں ہوگا:
① مصیبت کے وقت دعا کرنا۔
② گناہ کے وقت استغفار کرنا۔
③ نعمت کے وقت شکر ادا کرنا۔

پرندے بھی آل محمدؐ پر روتے ہیں

هذا حديث وجدته بخط بعض المشائخ رحمهم الله ذكر انه وجده فى كتاب لأبى غانم المعلم الاعرج، وكان مسكنه بباب الشعير، وجد بخطه على ظهر كتاب له حين مات، وهو ان عائشة بنت طلحة دخلت على فاطمةؑ فرأتها

باكية فقالت لها: بأبي أنت وامي ما الذي يبكيك؟ فقالت لها صلوات اللّٰه عليها: اسائلن عن هنة حلق بها الطائر وحفى بها السائر، ورفع الى السماء أمراً ورزئت فى الارض خبراً، ان تخيف تيم واحيوك عدى جازياً أبا الحسن فى السباق حتّٰى اذا تقربا بالخناق اسرًا له الشنآن وطوياه الاعلان، فلما خبأ نور الدين وقبض النبى الأمين نطقا بفورهما ونفثا بسورهما وادلا بفدك فيالها لمن ملك، تلك انها عطية الرب الاعلى للنجى الأوفى، ولقد نحلنيها للصبية السواغب من نجله ونسلى، وانها ليعلم اللّٰه وشهادة أمينة، فان انتزعا منى البلغة ومنعانى اللمظة واحتسبتها يوم الحشر زلفة، وليجدنها آكلوها ساعرة حميم فى لظى جحيم۔

(بحذف اسناد) علامہ شیخ طوسی نقل کرتے ہیں کہ اس حدیث کو میں نے بعض بزرگوں کے مخطوط میں تحریر پایا ہے۔ انھوں نے ذکر کیا ہے کہ ہم نے اس کو ابو غانم جو معظم اعرج ہے اس کی کتاب میں پایا ہے، یہ باب شعیر کے پاس اقامت پذیر تھا۔

جب یہ مرا تو اس کی کتاب کی پشت پر اس روایت کو پایا گیا۔ اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ عائشہ بنت طلحہ حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ بی بی عائشہ نے بی بی پاکؑ کو روتے ہوئے دیکھا تو اس نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں! آپؑ کیوں رو رہی ہیں؟

بی بی پاک سیدہ طاہرہؑ نے جواب میں فرمایا: کیا تو مجھ سے اس مصیبت کے بارے میں سوال کر رہی ہے کہ جس کی وجہ سے فضا کے پرندے بھی وقفہ بنا کر ہمارے حق میں گریہ کرتے ہیں اور زمین پر سے گزرنے والے جانور بھی رُک رُک کر اس مصیبت پر گریہ کرتے ہیں اور ہمارا معاملہ آسمانوں تک بلند ہو چکا ہے اور پوری زمین پر ہمارے حق کے غضب ہونے کی خبر پھیل گئی ہے۔ بنو تمیم والے ڈرتے ہیں اور قبیلہ عدی والے مجھ پر ظلم و تجاوز کر رہے ہیں۔ جبکہ ابوالحسن علیؑ ان کی بندش اور قبر میں ہیں اور ان دونوں نے آپؑ کا گلا گھونٹ دیا اور دشمنوں نے آپؑ کو اسیر بنالیا اور جو ان کے اندر پوشیدہ تھا، اس کو اُنھوں نے ظاہر کر دیا جبکہ وہ دین کے نور

کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ نبی ابھی تازہ تازہ اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اور ان دونوں نے ان کے خلاف بولنا شروع کر دیا ہے اور ان کے قائم کردہ حصار کو توڑنا شروع کر دیا ہے اور وہ فدک جو نبیؐ نے میری ملکیت قرار دیا تھا اس پر قبضہ کر لیا ہے، حالانکہ وہ ربّ اعلیٰ کی طرف سے میرے لیے عطیہ تھا اور اس کے درخت میرے بچوں اور میری نسل کے لیے تھے۔

تحقیق! خدا گواہ ہے اور ہر امین کی شہادت اور گواہی ہے کہ انھوں نے مجھ پر ظلم کرتے ہوئے یہ مجھ سے چھینا ہے اور ظلم کرتے ہوئے مجھ سے اس سے روکا ہے اور میں اس کو خدا کا قرب حاصل کرنے کے لیے اس کے سپرد کرتی ہوں اور ضرور وہ اس کو کھائیں گے، ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جو ان کو جلائے گی۔

آٹھواں باب

میری ولایت سے دین کو مکمل کیا گیا

(أخبرنا) الشيخ المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه بمشهد مولانا أمير المؤمنين على بن أبى طالب صلوات الله وسلامه عليه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى قدس الله روحه في صفر سنة ست وخمسين وأربعمائة قال: أخبرنا أبوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: أخبرنا أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا أبى قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن أبى عبدالله البرقى عن أبيه عن محمد بن أبى عمير عن المفضل بن عمر عن الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال امير المؤمنين عليه السلام: اعطيت تسعاً لم يعط أحد قبلى سوى النبىؐ: لقد فتحت لى السبل، وعلمت المنايا، والبلايا، والانساب، وفصل الخطاب، ولقد نظرت فى الملكوت باذن ربى فما غاب عنى ما كان قبلى ولا ما يأتى بعدى، وان بولايتى أكمل الله لهذه الامة دينهم، وأتم عليهم النعم، ورضى لهم اسلامهم۔ اذ يقول يوم الولاية لمحمدؐ: يامحمد اخبرهم، انى أكملت لهم اليوم دينهم وأتممت عليهم النعم ورضيت اسلامهم، كل ذلك منّ الله به على فله الحمد۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

مجھے نو چیزیں عطا کی گئی ہیں جو سوائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی اور کو عطا نہیں کی گئیں:

① میرے لیے تمام زمین و آسمان کے راستے کھول دیے گئے ہیں۔
② مجھے اموات کا علم عطا کیا گیا ہے۔
③ مجھے تمام دنیا پر نازل ہونے والی بلاؤں اور مصیبتوں کا علم عطا کیا گیا ہے (غالباً علم البدایہ والنہایہ جس کا قلیل حصّہ آپ نے اپنے چند اصحاب کو بھی عطا کر رکھا تھا)۔
④ مجھے تمام لوگوں کے نسبوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے۔ (علیؑ ایسے عظیم ماہر علم الانساب ہیں کہ ہر شخص کے حلال زادہ یا حرام زادہ ہونے کے بارے میں بھی علم رکھتے ہیں)۔
⑤ میں تمام کائنات میں اپنے رب کے اذن سے دیکھتا ہوں (گویا علیؑ مولا ناظر کائنات ہیں اور عالم علم لدنی ہیں)۔
⑥ جو مجھ سے پہلے واقع ہو چکا اور جو میرے بعد واقع ہوگا، ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے غائب اور پوشیدہ نہیں ہے (یعنی مولا علیؑ حاضر و غائب سے باخبر ہیں)۔
⑦ میری ولایت کے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے دین کو مکمل کیا۔
⑧ اور ان پر میری ولایت کے ذریعے اپنی نعمتوں کو تمام فرمایا ہے۔
⑨ اور ان کے لیے اِسلام کو پسند فرمایا ہے۔

کیونکہ اتمامِ ولایت کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ سے فرمایا تھا: اے محمدؐ! اپنی اُمت کو خبر دے دو کہ "میں نے آج کے دن ان کے لیے ان کے دین کو مکمل کر دیا ہے اور ان پر میں نے اپنی نعمتیں تمام کر دی ہیں اور ان کے اسلام کو میں نے پسند کر لیا ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے اُوپر احسان ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں"۔ (مولائے کائناتؑ نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ یہ علوم عطائی ہیں ذاتی یا اکتسابی ہرگز نہیں)۔

میں صادقِ اکبر ہوں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا الشريف الصالح أبومحمد الحسن بن حمزة قال: حدثنا أبو القاسم نصر بن الحسن الورامينى قال: حدثنا أبوسعيد سهل بن زياد الآدمى قال: هدثنا محمد بن الوليد

المعروف بشباب الصيرفي مولى بنى هاشم قال: حدثنا سعيد الاعرج قال: دخلت أنا وسليمان بن خالد على أبى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام فابتدأنى فقال: ياسليمان ماجاء عن أميرالمؤمنين على بن ابى طالبؑ يؤخذ به وما نهى عنه ينتهى عنه، جرى له من الفضل ما جرى لرسول الله ﷺ، ولرسوله الفضل على جميع من خلق الله، العائب على أميرالمؤمنين فى شئ كالعائب على الله وعلى رسوله، والراد عليه فى صغير أو كبير على حد الشرك بالله، كان أميرالمؤمنينؑ باب الله لا يؤتى الامنه وسبيله الذى من تمسك بغير هلك، كذلك جرى حكم الائمة عليهم السلام بعده واحد بعد واحد، جعلهم الله أركان الارض وهم الحجة البالغة على من فوق الارض ومن تحت الثرىٰ، أما علم ان أمير المؤمنينؑ كان يقول: أنا قسيم الله بين الجنة والنار، وأنا الصادق الأكبر، وأنا صاحب عصا والميسم، ولقد اقر لى جميع الملائكة والروح بمثل ما اقروا لمحمد ﷺ، ولقد حملت مثل حمولة محمد وهى حمولة الرب، وان محمدًا يدعى فيكسى ويستنطق فينطق وادعى فأكسى واستنطق فأنطق، ولقد اعطيت خصالًا لم يعطها أحد قبلى: علمت البلايا، والقضايا، وفصل الخطاب۔

(بحذف اسناد) جناب سعید الاعرج نے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں اور سلیمان بن خالد حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؑ نے ہم سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

اے سلیمان! جو کچھ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی طرف سے آیا ہے، اس کو اخذ کیا جائے اور جس سے وہ روک دیں، اس سے رُکا جائے اور ان کی فضیلت کا اعتقاد اسی طرح رکھا جائے جس طرح رسولؐ خدا کی فضیلت کا عقیدہ رکھا گیا ہے۔ رسولِ خدا کو تمام کائنات پر فضیلت حاصل

ہے۔ اور امیر المومنین علیہ السلام پر کسی چیز میں عیب لگانا گویا خدا اور رسولؐ خدا پر عیب لگانا ہے اور کسی چھوٹی یا بڑی چیز میں کسی کو امیر المومنینؑ کے خلاف اُکسانا اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے کے برابر ہے۔

امیر المومنینؑ اللہ کا دروازہ (دروازۂ اُلوہیت) ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس دروازے کے بغیر حاضر ہونا ممکن نہیں ہے اور آپؑ اللہ تعالیٰ کا وہ راستہ ہیں کہ جو بھی اس راستہ کے علاوہ کسی اور راستے پر چلے گا، وہ ہلاک ہو جائے گا اور آپؑ کے بعد آنے والے ہر ایک امام کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنی زمین کے ارکان قرار دیا ہے اور زمین پر تحت الثریٰ تک ان کو اپنی محبتِ بالغہ قرار دیا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے خود فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والا میں ہوں؟ میں اس دنیا میں صادقِ اکبرؑ ہوں۔ میں صاحبِ عصا ہوں۔ میری ولایت کا اقرار تمام ملائکہ اور تمام اَرواح نے ایسے ہی کیا ہے، جس طرح ان تمام نے نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا ہے، اور میرے ذمے وہ ساری ذمہ داریاں ہیں جو رسولؐ خدا کی ذمہ داریاں تھیں اور یہ سب ربِ کریم کی طرف سے ہیں۔

تحقیق! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا گیا اور آپؐ کو لباس پہنایا گیا۔ آپؐ کو بلوایا گیا تو آپؐ بولے۔ ایسے ہی مجھے بھی پکارا گیا، مجھے بھی لباس پہنایا گیا اور مجھے بھی بلوایا گیا تو بھی بولا اور مجھے ایسے فضائل عطا کیے گئے ہیں جو میرے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کیے گئے۔ مجھے نازل ہونے والے تمام مصائب کا علم عطا کیا گیا اور رونما ہونے والے تمام واقعات کا علم عطا کیا گیا اور مجھے فصلِ خطاب عطا کی گئی۔

منافق مجھ سے محبت نہیں کرے گا

(وبالاسناد) أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا على بن العباس بن الوليد قال: حدثنا ابراهيم ابن بشر بن خالد قال: حدثنا منصور بن يعقوب قال: هدثنا عمرو بن شمر عن ابراهيم بن عبدالأعلى عن سويد بن غفلة قال: سمعت علياًعليه السلام يقول: والله لو صببت الدنيا على المنافق صباً ما أحبنى،

ولو ضربت بسيفي هذا خيشوم المؤمن لأحبني، وذلك انی سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: ياعلی لا يحبك الا مؤمن ولا يُبغضك الا منافق۔

(بحذف اسناد) سوید بن غفلہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:
اگر میں پوری دُنیا منافق کے سامنے رکھ دوں کہ وہ میرے ساتھ محبت کرے تو وہ ہرگز محبت نہیں کرے گا اور اگر میں تلوار سے مومن کی رگیں کاٹ دوں کہ وہ میرے ساتھ دشمنی کرے تو بھی وہ مجھ سے بغض اور دشمنی نہیں کرے گا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ میں نے رسولِ خداؐ سے سنا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ! آپؑ سے محبت نہیں کرے گا مگر وہ جو مومن ہوگا اور آپؑ سے بغض اور دشمنی نہیں رکھے گا مگر وہ جو منافق ہوگا۔

یارسولؐ اللہ! آپؐ کو غسل وکفن کون دے گا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر قال: حدثني يوسف بن الحكم الخياط قال: حدثنا داود بن رشيد قال: حدثنا سلمة بن صالح الأحمر عن عبدالملك بن عبدالرحمٰن عن الاسعد ابن طليق قال: سمعت الحسين بن العزني يحدث عن مرة عن عبدالله بن مسعود قال: نعى الينا حبيبنا ونبينا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفسه۔ فبأى وأمى ونفسى له الفداء ۔ قبل موته بشهر، فلما دنى الفراق جمعنا في بيت فنظر الينا فدمعت عيناه ثم قال: مرحبا بكم حياكم الله حفظكم الله نصركم الله نفعكم الله هداكم الله وفقكم الله سلمكم الله قبلكم الله رزقكم الله رفعكم الله، أوصيكم بتقوى الله، وأوصى الله بكم انى لكم نذير مبين ألاتعلوا على الله فى عباده وبلاده، فان الله تعالٰى قال لى ولكم: ﴿تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علواً فى الارض ولا فساداً والعاقبة للمتقين﴾ وقال سبحانه: ﴿ أليس فى جهنم مثوى للمتكبرين﴾۔ قلنا: متى

يانبي الله أجلك؟ قال: دنا الأجل والمنقلب الى الله والى سدرة المنتهى وجنة المأوى والعرش الأعلى والكأس الأوفى والعيش المهنى۔ قلنا: فمن يغسلك؟ قال: أخي وأهل بيتي الأدنى فالأدنى۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، انھوں نے نقل کیا کہ حضرت رسولؐ اللہ نے ایک ماہ پہلے ہی ہمیں اپنی وفات کے بارے میں خبر دی تھی۔ جب آپؐ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ہم سب آپؐ کے گھر میں جمع تھے۔ آپؐ نے ہماری طرف دیکھا، جب کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپؐ نے فرمایا:

تم پر مرحبا! خدا تمھیں زندہ و سلامت رکھے اور تمھاری مدد فرمائے اور خیر و برکت عطا کرے اور راہِ حق کی ہدایت فرمائے اور تم لوگوں کو توفیق عطا فرمائے اور اپنی راہِ حق پر چلائے اور تمھارے اعمال کو قبول فرمائے اور رزقِ خیر عطا فرمائے اور تمھیں بلند مقام عطا فرمائے۔ میں تم کو اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ میں تمھارے لیے واضح اور کھلم کھلا نذیر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اور اس کے شہروں سے تکبر اور لڑائی اور رفعت طلبی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ نے میرے اور تمھارے لیے ارشاد فرمایا:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ٥ (سورۂ قصص، آیت ۸۳)

''آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لیے قرار دیا ہے جو زمین پر علو اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام بالخیر متقین کے لیے ہے''۔

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے:

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ٥ (سورۂ زمر، آیت ۶۰)

''جہنم تکبر کرنے والوں کے لیے بہت بُرا ٹھکانہ ہے''۔

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبیؐ! آپؐ کی وفات کا وقت کون سا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: میری وفات کا وقت بہت قریب ہے۔ میں اللہ کی طرف واپس جانے والا ہوں اور سدرۃ المنتہیٰ کی طرف، جنت اور عرش کی طرف لوٹ رہا ہوں۔

ہم نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کو غسل اور کفن کون دے گا؟

آپؐ نے فرمایا: میرا بھائی اور میرے اہلِ بیتؑ میں سے جو میرے سب سے زیادہ قریب ہے، وہ مجھے غسل وکفن دے گا (یعنی علیؑ)۔

سات گھنٹوں کی مہلت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني الشريف أبو عبدالله محمد بن محمد بن طاهر قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد ابن سعيد قال: حدثنا محمدبن اسماعيل قال: حدثنا الحسن بن زياد قال: حدثنا محمد بن اسحاق عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده قال: قال رسولؐ الله: صاحب اليمين أمير على صاحب الشمال، فاذا عمل العبد السيئة قال صاحب اليمين لصاحب الشمال: لا تعجل وانظره سبع ساعات، فان مضى سبع ساعات ولم يستغفر قال: اكتب فما أقل حياء هذا العبد.

(بحذفِ اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

انسان کے دونوں کاندھوں پر دو فرشتے مقرر ہیں دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے پر حاکم اور امیر ہے۔ جب انسان کوئی بُرا عمل انجام دیتا ہے تو داہنی جانب والا بائیں جانب والے سے کہتا ہے: لکھنے میں جلدی مت کر اس کو سات گھنٹوں کی مہلت دے۔ جب سات گھنٹوں کی مہلت ختم ہو جائے اور وہ شخص توبہ نہ کرے تو پھر وہ دائیں جانب والا کہتا ہے: لکھو یہ شخص کتنا بے حیا اور بے شرم ہے۔

عمل کے بغیر آخرت میں رزق نہیں ملے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن على بن محمد القاساني عن القاسم بن محمد عن سليمان بن داود المنقرى عن حفص ابن

غياث قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: قال عيسٰى بن مريم لأصحابه: تعملون للدنيا وأنتم ترزقون فيها بغير عمل، ولا تعملون للآخرة وأنتم لا ترزقون فيها بغير عمل الا بالعمل، ويلكم علماء السوء الأجرة تأخذون والعمل لا تصنعون، يوشك رب العمل أن يطلب عمله ويوشك أن يخرجوا من الدنيا الى ظلمة القبر، كيف يكون من أهل العلم من مصيره الى آخرته وهو مقبل على دنياه، وما يضره اشهى اليه مما ينفعه۔

حفص بن غیاث نے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا: حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم دنیا کے لیے کام کرتے ہو حالانکہ دنیا میں تمھیں بغیر کسی عمل کے بھی رزق مل رہا ہے اور آخرت کے لیے عمل نہیں کرتے، حالانکہ تمھیں آخرت میں بغیر عمل کے کوئی رزق نہیں ملے گا۔ بدبختی ہے علمائے سو کے لیے جو لوگوں سے اُجرت حاصل کرتے ہیں اور عمل انجام نہیں دیتے۔ بعض عمل کرنے والے عنقریب اپنے عمل کی اُجرت طلب کریں گے اور عنقریب وہ دنیا سے نکل کر قبر کی تاریکی کی طرف جا رہے ہوں گے کیا حالت ہوگی ان علما کی، جن کا مقام وراہ آخرت ہے؟ لیکن وہ دنیا کے ہو کر رہ گئے ہیں اور جس کی وہ خواہش کرتے ہیں، وہ ان کے لیے کتنی ضرر رساں ہے اور وہ ان میں سے ہے، جو ان کے لیے نفع ہے ضرر نہیں ہے۔

مومن ہمیشہ خوفِ خدا میں رہتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر بن مسلم الجعابي قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثني محمد بن اسماعيل بن ابراهيم أبوعلي قال: حدثني عم ابي الحسين بن موسٰى عن أبيه موسٰى عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه محمد بن علي عن أبيه علي ابن الحسين قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: ان المؤمن لا يصبح الا خائفاً وان كان محسناً، ولا يمسي الا خائفاً وان كان محسناً، لأنه بين أمرين: بين وقت قد مضى

لا يدرى ما الله صانع به، وبين أجل قد اقترب لا يدرى ما يصيبه من الهلكات. ألا وقولوا خيراً تعرفوا به، واعملوا به تكونوا من أهله، صلوا أرحامكم وان قطعوكم، وعودوا بالفضل على من حرمكم، وأدوا الامانة الى من ائتنكم، وأوفوا بعهد من عاهدتم، واذا حكمتم فاعدلوا.

(بحذف اسناد) حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام نے نقل فرمایا ہے کہ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

مومن صبح نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ خائف ہوتا ہے، اگرچہ وہ نیکوکار ہی کیوں نہ ہو اور وہ شام نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ خائف ہوتا ہے، اگرچہ وہ نیکوکار ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ دو وقتوں کے درمیان ہے۔ ایک وہ وقت ہے جو گزر چکا ہے، اس کے بارے میں وہ نہیں جانتا کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کون سا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور دوسرا وہ وقت ہے جو آنے والا ہے اور اس کے بارے میں وہ نہیں جانتا کہ کب اس کو موت گھیر لے۔

آگاہ ہو جاؤ! اے لوگو! خیر بولو (یعنی سچ بولو) تاکہ تم اہل خیر کے طور پر پہچانے جاؤ اور خیر پر عمل کرو تاکہ تم اہلِ خیر ہو جاؤ۔ اپنے رشتہ داروں سے صلۂ رحمی کرو خواہ وہ تم سے قطع تعلق ہی کیوں نہ کریں اور جو تم پر حرام قرار دیا گیا ہے، اس سے اللہ کے فضل سے باز رہو۔ اور اگر تم کو امین بنا دیا گیا ہے تو امانت کو ادا کرو اور جو وعدہ کرتے ہو، اس کو پورا کرو اور جب کوئی حکم صادر کرو تو اس میں عدل کو ملحوظ خاطر رکھو۔

امام علی بن حسینؑ کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابى قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: أخبرنا محمد بن أحمد بن خاقان النهدى قرأة قال: قال حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبى عمير عن محمد بن اعين عن أبى عبدالله جعفر بن محمدؑ قال: كان على بن الحسين عليه السلام يقول: ما ابالى اذا قلت هؤلاء الكلمات لو اجتمع على الانس والجن ﴿بسم

اللّٰہ وباللّٰہ ومن اللّٰہ والی اللّٰہ وفی سبیل اللّٰہ اللھم الیك أسلمت نفسی والیك وجھت وجھی الیك فوضت أمری فاحفظنی بحفظ الایمان من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی ومن تحتی وادفع عنی بحولك وقوتك فانہ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام سے نقل فرمایا کہ آپؑ ارشاد فرماتے تھے:

جب میں یہ دعائیہ کلمات پڑھتا ہوں تو خواہ پورے جن اور انسان میرے خلاف جمع ہو جائیں تو پھر بھی مجھے کوئی پرواہ اور خوف نہیں ہوتا اور وہ کلمات یہ ہیں:

بسم اللّٰہ و باللّٰہ ومن اللّٰہ والی اللّٰہ وفی سبیل اللّٰہ اللھم الیك اسلمت نفسی والیك وجھت وجھی والیك فوضت امری فاحفظنی بحفظ الایمان من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی ومن تحتی وادفع عنی بحولك وقوتك فانہ لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

''اللہ کے نام سے، اللہ کی مدد سے، اللہ کی جانب سے، اللہ کی طرف اور اللہ کے راستے میں۔

اے میرے اللہ! میں اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور میرا رُخ تیری طرف ہے اور میں اپنے امور کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری داہنی جانب سے، میری بائیں جانب سے، میرے اُوپر سے، میرے نیچے سے، میرے ایمان کی حفاظت فرما اور اپنی قوت وطاقت سے ہر قسم کے شر کو مجھ سے دور فرما، کیونکہ کوئی قوت وطاقت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی قوت وطاقت کے جو بہت بلند وبالا ہے''۔

علیؑ کے بارے میں مجھے نو چیزیں عطا کی ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوعلی أحمد ابن محمد بن جعفر الصولی قال: حدثنا محمد بن الحسین الطائی قال: حدثنا محمد بن الحسن بن

جعفر بن سليمان الضبعى قال: حدثنا ابى عن أبيه قال: حدثنى يعقوب بن الفضل قال: حدثنى شريك بن عبدالله بن أبى نمر عن عبدالله بن عبدالرحمٰن الانصارى عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: اعطيت فى على تسعاً ثلاثاً فى الدنيا وثلاثاً فى الآخرة واثنن ارجوهما له وواحدة أخافها عليه، فأما الثلاثة التى فى الدنيا: فساتر عورتى، والقائم بأمر أهلى، ووصيى فيهم۔ واما الثلاثة التى فى الآخرة: فانى اعطى يوم القيامة لواء الحمد فأرفعه الى على بن ابى طالب يحمله عنى، واعتمد عليه فى مقام الشفاعة، ويعيننى على حمل مفاتيح الجنة۔ واما اللتان ارجوهما له: فانه لا يرجع من بعدى ضالًا، ولا كافراً۔ واما التى أخافها عليه فغدر قريش به من بعدى۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

علیؑ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے نو چیزیں عطا کی ہیں۔ ان میں سے تین کا تعلق دنیا کے ساتھ ہے۔ تین کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے۔ دو کی میں علیؑ کے لیے اُمید رکھتا ہوں اور ایک کا مجھے علیؑ کے بارے میں خوف ہے۔ وہ تین جو دنیا میں ہوں گی یہ ہیں:

① وہ میرے جسم کو ڈھانپنے والا ہے۔

② میرے بعد میرے خاندان میں امر کو قائم کرنے والا ہے۔

③ میرے خاندان میں میرا وصی ہے۔

وہ تین جن کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے:

① قیامت کے دن مجھے لوائے حمد عطا کیا جائے گا تو میں اس کو علیؑ کے سپرد کروں گا۔ وہ اسے میری طرف سے اُٹھائے گا۔

② مقام شفاعت میں اس پر اعتماد کروں گا (یعنی اُمت کی شفاعت میں علیؑ معاون ہوں گے)۔

③ جنت کی چابیاں اُٹھانے میں میری مدد کرے گا۔

وہ دو چیزیں جن کی اُمید رکھتا ہوں، وہ یہ ہیں کہ وہ میرے بعد گمراہ ہوگا اور نہ کفر اختیار

کرے گا۔ اور وہ ایک چیز جس کے بارے میں مجھے خوف ہے، وہ یہ ہے کہ میرے بعد قریش اس کو دھوکا دیں گے۔

جلدی فتح ہونا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوحفص عمر بن محمد الصيرفي قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن القاسم بن محمد ابن عبيدالله قال: حدثنا جعفر بن عبيدالله بن جعفر المحمدي قال: حدثنا يحيىٰ بن الحسن بن فرات التميمي قال: حدثنا المسعودي عن الحارث بن حصيرة عن أبي محمد العنزي قال: حدثني ابن عمي أبو عبدالله العنزي قال: انا لجلوس مع علي بن أبي طالب علیہ السلام يوم الجمل اذ جاءه الناس يهتفون به ياأميرالمؤمنين لقد نالنا النبل والنشاب، فسكت ثم جاء آخرون فذكروا مثل ذلك فقالوا قد جرحنا، فقال علی علیہ السلام: ياقوم من يعذرني من قوم يأمروني بالقتال ولم تنزل بعد الملائكة۔ فقال: انا لجلوس ما نرى ريحاً ولا نحسها اذهبت ريح طيبة من خلفنا، والله لوجدت بردها بين كتفي من تحت الدرع والثياب۔ قال: فلما هبت صب اميرالمؤمنين درعه ثم قال الى القوم فما رأيت فتحاً كان أسرع منه۔

(بحذف اسناد) ابوعبداللہ عنزی نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جنگ جمل کے دن ہم علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ لوگ آپ کے پاس آئے اور آواز دے کر کہا: اے امیر المومنینؑ! ہمیں تیر، تلواریں اور نیزے لگ رہے ہیں۔ آپؑ خاموش ہو گئے۔ دوسرے لوگ آئے اور انھوں نے بھی ویسے ہی عرض کیا کہ ہم زخمی ہو چکے ہیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے میری قوم! اس قوم کے بارے میں جو مجھے جنگ پر آمادہ کر رہی ہے کون ہے جو مجھے معذور قرار دے گا، حالانکہ ابھی ملائکہ نازل نہیں ہوئے۔ جب ہمارے پیچھے سے پاک ہوا چلے گی تو خدا کی قسم، میں اس ہوا کی ٹھنڈک کو اپنے کپڑوں اور زرہ کے نیچے سے بھی محسوس کروں گا۔

راوی بیان کرتا ہے: جب ہوا چلی تو امیر المومنینؑ نے اپنی زرہ کو رکھ دیا اور آپ قوم کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے۔ پھر اتنی جلد ہونے والی فتح کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

علیؑ صدیق اکبر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوعلی احمد ابن محمد بن جعفر الصولی قال: حدثنا زکریا بن یحیٰی الساجی قال: حدثنا اسماعیل بن موسیٰ السندی قال: حدثنا محمد بن سعید عن فضیل ابن مرزوق عن ابی سخیلة عن ابی ذر وسلمان رضی الله عنهما قالا: أخذ رسول اللهﷺ بید علی بن ابی طالبؑ فقال: هذا أول من آمن بی، وهو أول من یصافحنی یوم القیامة، وهو الصدیق الاکبر، وفاروق هذه الأمة، ویعسوب المؤمنین۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں: رسولؐ خدا نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

یہ وہ ہے، جس نے سب سے پہلے میری تصدیق کی اور میری نبوت پر سب سے پہلے ایمان لایا اور قیامت کے دن سب سے پہلے میرے ساتھ مصافحہ کرے گا۔ یہی صدیق اکبر ہے اور میری اس اُمت کا فاروق ہے اور یہی مومنین کا بادشاہ وسردار ہے۔

میں فطرت پر ہوں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبوالعباس احمد بن محمد قال: حدثنا یحیٰی ابن زکریا بن شیبان قال: حدثنا بکیر بن سلم قال: حدثنی محمد بن میمون قال: حدثنی جعفر بن محمد عن أبیه عن جده علیهم السلام قال: قال أمیر المؤمنینؑ: ستدعون الی سبی فسبونی، وتدعونی الی البراءة منی فمدوا الرقاب فانی علی الفطرة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے

حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب تم لوگوں کو مجھے گالیاں دینے کی طرف دعوت دی جائے گی، پس تم مجھے گالیاں دو گے۔ تمہیں مجھ سے برأت کے انحصار کی طرف دعوت دی جائے گی۔ پس تم اپنے آپ کو بچانا، کیونکہ میں عین فطرت پر ہوں (یعنی مولا اس میں تقیہ کی طرف رغبت دے رہے ہیں کہ اپنی جان بچا لینا، لیکن دل سے انکار ممکن نہیں ہے، کیونکہ اس اسلام کی طرح فطرت پر ہوں اور فطرت سے انکار نہیں کیا جا سکتا)۔

جب سود عام ہو جائے گا تو......

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن محمد ابن عيسٰى عن ابن أبى عمير عن مالك بن عطية عن ابى حمزة الثمالى قال: سمعت أبا جعفر محمد بن على بن الحسين عليهم السلام يقول: وجدت فى كتاب على بن أبى طالبؑ اذا ظهر الربا من بعدى ظهر موت الفجاءة واذا طففت المكائيل أخذهم الله بالسنين والنقص، واذا منعوا الزكٰوة منعت الارض بركاتها من الزرع والثمار والمعادن كلها، واذا جاروا فى الحكم تعاونوا على الاثم والعدوان، واذا نقضوا العهد سلط الله عليهم شرارهم ثم يدعو خيارهم فلا يستجاب لهم۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: میں نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی کتاب میں دیکھا ہے کہ جب اس دنیا میں سود عام ہو جائے گا تو ناگہانی اموات زیادہ ہو جائیں گی۔ جب ماپ تول میں کمی ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ عمر میں کمی کر دے گا اور جب لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے تو زمین اپنی برکات یعنی زراعت، پھل اور معدنیات روک لے گی اور جب ظلم و جور کے ساتھ حکم کیا جائے گا تو دنیا میں گناہ اور بغاوت پر ایک دوسرے سے تعاون شروع ہو جائے گا اور جب اپنے کیے ہوئے وعدہ کو توڑنا عام ہو جائے گا تو خدا ان پر قوم کے شریر ترین لوگوں کو

مسلط کردے گا، پھر وہ نیک لوگوں کو پکاریں گے، اور ان کو جواب بھی نہیں دیا جائے گا۔

امیرالمومنینؑ کے اشعار

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنی أبوحفص محمد بن عثمان الصیرفی قال: أخبرنی أبوبکر محمد بن عبداللّٰه العلاف المعروف بالمستغنی قراءة علیه قال: حدثنا محمد بن أبی یعقوب الدینوری قال: حدثنا عبداللّٰه بن محمد البلوی قال: حدثنا عمارة بن زید قال: حدثنی بکر بن حارثة الزهری عن عبدالرحمٰن بن کعب بن مالك عن جابر بن عبداللّٰه قال: سمعت علیاً علیہ السلام ینشد ورسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسمع:

انا أخو المصطفٰی لاشك فی نسبی
معه ربیت وسبطاه هما ولدی
جدی وجد رسول اللّٰه منفرد
و فاطم زوجتی لا قول ذی فند
فالحمد للّٰه شکراً لا شریك له
البر بالعبد والباقی بلا أمد

قال: فابتسم رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال: صدقت یاعلی۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ انصاری نے نقل کیا ہے کہ میں نے امام علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ یہ اشعار پڑھ رہے تھے اور رسولؐ خدا بھی سن رہے تھے: ان کا ترجمہ یوں ہے:

انا أخو المصطفٰی لاشك فی نسبی
معه ربیت وسبطاه هما ولدی

''میں مصطفیٰ کا بھائی ہوں، میرے نسب میں کوئی شک نہیں ہے۔ میں نے آپؐ کے ساتھ ہی پرورش پائی ہے اور آپؐ کے دونوں شہزادے میرے فرزند ہیں''۔

جدی وجد رسول اللّٰه منفرد
و فاطم زوجتی لا قول ذی فند

میرا اور رسولؐ خدا کا دادا ایک ہے اور رسولؐ کی بیٹی فاطمہؑ میری زوجہ ہے اور میں یہ غلط نہیں کہہ رہا“۔

فالحمد لله شكراً لا شريك له
البر بالعبد والباقي بلا أمد

تمام حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور اس کا اپنے بندے پر احسان اور نیکی ہے اور اس کی باقی نعمتوں کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے“۔

راوی کا بیان ہے کہ رسولؐ خدا نے ان اشعار کو سنا تو مسکرائے اور فرمایا: اے علیؑ! آپؑ نے سچ کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کیا مراد ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن محمد بن يعقوب الكليني عن احمد بن ادريس عن محمد بن عبدالجبار عن صفوان بن يحيٰى قال: قلت لأبى الحسنؑ أخبرني عن الارادة من الله عزوجل ومن الخلق؟ فقال: الارادة من الله تعالىٰ احداثه الفعل لاغير ذٰلك، لأنه جل اسمه لايهم ولا يتفكر۔

صفوان بن یحییٰ نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: آپؑ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور اس کی خلقت کے بارے میں بیان فرمائیں تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے مراد اس کا فعل ایجاد کرنا ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے، کیونکہ وہ اس سے بلند و بالا ہے کہ وہ کسی امر کے بارے میں غور و فکر کرے یا اس کا اہتمام کرے۔

ہر شخص پر اللہ کی حجت ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن

محمد بن الحسن الصفار عن علی بن محمد القاسانی عن القاسم بن محمد الاصفهانی عن سلیمان بن داود المنقری عن سفیان بن عیینة قال: سمعت أبا عبداللهؑ یقول: ما من عبد وعلیه حجة الله اما فی ذنب اقترفه واما فی نعمة قصر عن شکرها۔

(بحذف اسناد) سفیان بن عیینہ سے روایت ہے، اُس نے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا:
ہر شخص پر اللہ تعالیٰ کی کوئی نہ کوئی حجت ضرور ہوگی۔ گناہ میں یہ ہے کہ وہ بندہ اس کا ارتکاب کرتا ہے، اور نعمت میں یہ ہے کہ وہ اس نعمت کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حقِ عبادت اُدا کرنا مشکل ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن محمد بن یحیٰی عن أحمد بن محمد ابن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن سعد بن أبی خلف عن أبی الحسنؑ انه قال: علیك بالجد، ولا یخرجن نفسك من حد التقصیر فی عبادة الله وطاعته، فان الله تعالٰی لایعبد حق عبادته۔

(بحذف اسناد) سعد بن ابی خلف نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تم پر واجب ہے کہ اس کی عبادت میں کوشش کرو۔ یہ نہ ہو کہ تمہارا نفس خدا کی عبادت اور اطاعت میں تقصیر کرنے لگے۔ بے شک اللہ وہ ذات ہے کہ جس کی عبادت کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

عمل کرنے والے اپنے عمل پر بھروسا مت کریں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن عدة من أصحابنا عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن داؤد بن کثیر عن أبی عبیدة الحذاء عن أبی

جعفرؑ قال: قال رسول اللهﷺ: قال الله عزوجل: لا يتكل العاملون على أعمالهم التى يعملون بها لثوابى، فانهم لو اجتهدوا وأتعبوا أنفسهم اعمارهم فى عبادتى كانوا مقصرين غير بالعين فى عبادتهم كنه عبادتى فيما يطلبون من كرامتى والنعيم فى جناتى ورفيع الدرجات فى جوارى، ولكنى برحمتى فليثقوا وفضلى فليرجوا والى حسن الظن بى فليطمئنوا، فان رحمتى عند ذٰلك تدركهم، ويمنى ابلغهم رضوانى وألبسهم عفوى، فانى أنا الله الرحمٰن الرحيم بذٰلك تسميت۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وہ اپنے اعمال پر بھروسا نہ کریں، کیونکہ وہ لوگ جو صرف ثواب کی خاطر عمل کرنے والے ہیں انھیں چاہیے کہ جتنی بھی کوشش کریں اور میری عبادت کرنے میں اور اپنے نفس کو زحمت میں ڈالیں تو پھر بھی وہ میری عبادت کا حق ادا کرنے سے قاصر ہیں اور میری عبادت کے ذریعے وہ میری کرامت، میری نعمتوں، جو میری جنت میں ہیں اور میرے قرب میں بلندیٔ درجات طلب نہیں کر سکتے، جب تک میری ذات پر بھروسا نہ کریں اور میرے فضل کی طرف رجوع کریں اور میرے بارے میں جوان کا حُسنِ ظن ہے اس پر مطمئن رہیں، کیونکہ میری رحمت اس کے ذریعے ان کو پالے گی اور میرے بارے میں اس خواہش سے ان کو میری رضا حاصل ہوجائے گی اور میرا عفو و درگذر ان کو ڈھانپ لے گا، کیونکہ میں اللہ، رحمٰن و رحیم ہوں اور اسی وجہ سے میرا نام رحمٰن و رحیم ہے۔

میری نعمتوں اور اپنے عمل میں موازنہ کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن على بن محمد القاسانى عن القاسم بن محمد الاصفهانى عن سليمان بن داؤد المنقرى

عن سفيان بن عيينة عن حميد بن زياد عن عطار بن يسار عن أمير المؤمنين علیہ السلام قال: يوقف العبد بين يدى الله فيقول: قيسوا بين نعمى عليه وبين عمله فستغرق النعم العمل۔ فيقولون: قد استغرقت النعم العمل۔ فيقول: هبوا له نعمى وقيسوا بين الخير والشر منه فان استوى العملان اذهب الله الشر بالخير وأدخله الجنة، فان كان له فضل أعطاه الله بفضله، وان كان عليه فضل وهو من أهل التقوىٰ لم يشرك بالله تعالٰى واتقى الشرك به فهو من أهل المغفرة يغفر الله له برحمته ان شاء ويتفضل عليه بعفوه۔

(بحذف اسناد) عطار بن یسار نے حضرت امیر المومنینؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! جو میری تم پر نعمتیں ہیں ان کے اور اپنے عمل کے درمیان موازنہ کر۔ تم میری نعمتوں کو اپنے عمل کی نسبت بہت زیادہ پاؤ گے۔

وہ بندہ عرض کرے گا: اے ہمارے پروردگار! میں نے تیری نعمتوں کو اپنے عمل کے مقابلے میں بہت زیادہ پایا ہے۔ پھر خداوند کریم فرمائے گا: تم میری نعمتوں کو رہنے دو۔ اب تم اپنے خیر وشر کے درمیان موازنہ کرو۔ اگر دونوں عملِ خیر و عملِ شر (یعنی نیکیاں اور بدیاں) برابر ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ خیر کی وجہ سے شر کو ختم کر دے گا اور اس بندے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ پس اگر اس کی نیکیاں زیادہ ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا فضل عطا فرمائے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اس پر زیادہ ہو گیا اور اہلِ تقویٰ میں سے ہوا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے شرک نہ کیا ہو اور اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک قرار دینے سے بچا رہا تو وہ شخص مغفرت کا اہل ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کو اپنی رحمت کے صدقے میں بخش دے گا اور اپنے عفو و درگذر کے ذریعے اس پر فضل واحسان فرمائے گا۔

عمرو ابنِ عثمان اور اسامہ بن زید کے درمیان نزاع

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن مالك النحوي قال: حدثنا محمد بن

القاسم الانباری قال: حدثنی أبی قال: حدثنا عبدالصمد بن محمد الهاشمی قال: حدثنا الفضل بن سلیمان النهدی قال: حدثنا ابن الکلبی عن شرقی القطامی عن أبیه قال: خاصم عمرو بن عثمان بن عفان اسامة بن زید الی معاویة بن أبی سفیان مقدمه المدینة فی حائط من حیطان المدینة فارتفع الکلام بینهما حتّٰی تلاحیا فقال عمرو: تلاحینی وأنت مولای؟ فقال اسامة: واللّٰه ما أنا بمولاك ولا یسرنی انی فی نسبك، مولای رسول اللّٰه ﷺ۔ فقال: ألا تسمعون بما یستقبلنی به هذا العبد۔

ثم التفت الیه عمرو فقال له: یابن السوداء ما أطغاك؟ فقال: أنت أطغی منی وألام تعیرنی بأمی وامی واللّٰه خیر من امك، وهی ام ایمن مولاة رسول اللّٰه ﷺ، یبشرها رسولُ اللّٰه فی غیر موطن بالجنة، وأبی خیر من أبیك زید بن حارثة صاحب رسول اللّٰه ﷺ، وحبه ومولاه قتل شهیداً بمؤتة علی طاعة اللّٰه وطاعة رسوله، وقبض رسول اللّٰه ﷺ وأنا أمیر علی أبیك وعلی من هو خیر من أبیك علی أبی بکر وعمر وأبی عبیدة وسروات المهاجرین والانصار فانی تفاخرنی یابن عثمان۔ فقال عمرو: یاقوم أما تسمعون بما یجبهنی به هذا العبد۔

فقام مروان بن الحکم فجلس الی جنب عمرو بن عثمان فقام الحسن ابن علی علیہ السلام فجلس الی جنب اسامة، فقام عتبة بن أبی سفیان فجلس الی جنب عمرو، فقام عبداللّٰه بن عباس فجلس الی جنب اسامة، فقام سعید بن العاص فجلس الی جنب عمرو، فقام عبداللّٰه بن جعفر فجلس الی جنب اسامة۔

فلما رآهم معاویة قد صاروا فریقین من بنی هاشم وبنی امیة خشی أن یعظم البلاء فقال: ان عندی من هذا الحائط لعلما۔ قالوا: فقل بعلمك فقد رضینا۔ فقال معاویة: أشهد

أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعله لأسامة بن زيد، قم ياأسامة فاقبض حائطك هنيئاً مريئاً، فقام اسامة والهاشميين وجزوا معاوية خيراً، فأقبل عمرو بن عثمان على معاوية فقال: لا جزاك الله عن الرحم خيراً ما زدت على ان كذبت قولنا وفسخت حجتنا وشمت بنا عدونا۔ فقال معاوية: ويحك ياعمرو انى لما رأيت هؤلاء الفتية من بنى هاشم قد اعتزلوا ذكرت أعينهم تدور الى من تحت المغافر بصفين فكاد يختلط على عقلى، وما يؤمنني يابن عثمان منهم وقد احلوا بأبيك ما احلوا، ونازعونى مهجة نفسى حتىٰ نجوت منهم بعد بناه عظيم وخطب جسيم، فانصرف فنحن مخلفون لك خيراً من حائطك ان شاء الله تعالىٰ۔

شرقی القطامی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ عمرو بن عثمان بن عفان اور اُسامہ بن زید کے درمیان مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ وہ دونوں اپنا مقدمہ معاویہ بن سفیان کے پاس لے کر گئے جو اِن دنوں میں مدینہ میں آیا ہوا تھا۔ اس دوران میں ان دونوں کے درمیان اتنی تلخ کلامی ہوئی کہ انھوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔

عمرو بن عثمان نے کہا: تو مجھے گالیاں دے رہا ہے جبکہ تو میرا غلام ہے؟

اسامہ نے کہا: خدا کی قسم، میں تیرا غلام ہوں اور نہ میں اپنے آپ کو تیری طرف منسوب کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ میرے مولا و آقا رسولؐ خدا ہیں۔

عمرو بولا: لوگو! تم سن رہے ہو کہ یہ غلام میرے مقابلے میں آ رہا ہے۔ پھر عمرو اسامہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے کہا: اے کالی عورت کے بیٹے! تمھیں کس چیز نے میرے خلاف بھڑکایا اور اُکسایا ہے؟

اسامہ نے کہا: تو نے مجھے بھڑکایا ہے تو نے مجھے میری ماں کا طعنہ دیا ہے، حالانکہ خدا کی قسم، میری ماں تیری ماں سے بہتر اور افضل ہے۔ میری ماں اُم ایمن رسولؐ خدا کی کنیز ہے جس کو رسولؐ خدا نے بارہا جنت کی بشارت دی ہے۔ میرا باپ تیرے باپ سے بہتر اور افضل ہے۔ میرا باپ زید بن حارثہ ہے جو رسولؐ خدا کا ساتھی اور ان کا لے پالک تھا۔ نیز رسولؐ خدا سے محبت کرتا

تھا اور آپ کا غلام تھا۔ وہ جنگِ موتہ میں خدا اور خدا کے رسول کی اطاعت میں شہید ہوا تھا اور جب رسولِ خدا کی وفات ہوئی تھی تو اس وقت (بحکمِ رسولؐ) میں تیرے باپ پر حاکم و امیر تھا اور میں ان پر بھی امیر مقرر ہوا تھا جو تیرے باپ سے بھی افضل تھے۔ جن میں ابوبکر، عمر، عبیدہ اور مہاجرین و انصار کے سردار تھے۔

اے ابنِ عثمان! تو مجھ پر فخر اور برتری ظاہر کر رہا ہے۔ عمرو نے قوم کو مخاطب کر کے کہا: اے میری قوم! کیا تم سن رہے ہو کہ یہ غلام کس طرح سختی سے میری توہین کر رہا ہے۔

مروان بن حکم کھڑا ہوا اور وہ عمرو کے پہلو میں اس کی حمایت میں بیٹھ گیا۔ اِدھر سے امام حسنؑ کھڑے ہوئے اور وہ اسامہ کے پہلو میں جا کر بیٹھ گئے۔ پھر عتبہ بن ابوسفیان کھڑا ہوا اور عمرو کے پہلو میں بیٹھ گیا اور اِدھر سے عبداللہ بن عباسؓ کھڑے ہوئے اور وہ اُسامہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اُدھر سے سعید بن عاص کھڑا ہوا اور وہ عمرو کی حمایت میں اس کے پہلو میں جا کر بیٹھ گیا۔ اِدھر سے عبداللہ بن جعفر کھڑے ہوئے اور وہ اُسامہ کے پہلو میں جا کر بیٹھ گئے۔

جب معاویہ نے اس صورتِ حال کا مشاہدہ کیا کہ یہ فریق بن گئے ہیں۔ ایک بنوہاشم کا فریق ہے اور دوسرا بنواُمیہ کا فریق تو وہ ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی بہت بڑا فساد برپا ہو جائے۔ چنانچہ اُس نے کہا: اس باغ کے بارے میں میرے پاس ایک علم ہے میں اس کے مطابق اس کا فیصلہ کرتا ہوں۔ سب بول پڑے کہ ہاں! آپ اپنے علم کے مطابق فیصلہ کریں ہمیں منظور ہوگا۔

معاویہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اس باغ کو رسولِ خدا نے اسامہ کے لیے قرار دیا تھا۔ اے اسامہ! اُٹھو اور راضی وخوشی اس باغ پر قبضہ کرو اور یہ آپ کو مبارک ہو۔ اسامہ اور ہاشمی سب کھڑے ہو گئے اور خوشی خوشی یہ کہہ رہے تھے: جزاک اللہ! خیراً اے معاویہ!

عمرو بن عثمان معاویہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: اے معاویہ! خدا تجھے اصلاً جزائے خیر نہ دے تو نے میری رشتہ داری کا بھی لحاظ نہ رکھا اور تو نے میرے دعویٰ کو جھوٹا قرار دیا ہے اور میری دلیل کو جھٹلایا ہے اور میرے مقابلے میں میرے دشمن کو خوش کیا ہے۔

معاویہ نے کہا: اے عمرو! خدا تجھے برباد کرے۔ میں نے جب ان ہاشمی نوجوانوں کو یوں اکٹھے ہوتے ہوئے دیکھا تو مجھے جنگِ صفین کی ہولناکیاں یاد آگئیں اور وہ وحشت ناک مناظر میری آنکھوں کے سامنے آ گئے۔ قریب تھا کہ اس دہشت کی وجہ سے میری عقل زائل

ہوجاتی، میں نے اپنے آپ کو ان سے امن میں نہیں جانا۔

اے ابنِ عثمان! میں نے بھی وہی جائز قرار دیا جو میرے باپ نے اُن کے لیے جائز قرار دیا تھا اور یہ میرے حلق میں میری جان نکال لینے والے تھے۔ میں نے اپنے آپ کو ان سے بچایا ہے اور خود کو ایک بہت بڑے فساد سے نکالا ہے۔ اب وہ سب چلے گئے ہیں تو ہم آپ کے لیے اس باغ سے بھی بہتر باغ قرار دیں گے۔

رسولؐ خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبوالعباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أبو الحسن علي بن الحسن بن الفضال عن أبيه قال: حدثنا الحسن بن الجهم عن عبدالله بن سنان عن حمزة بن حمران عن أبي عبدالله علیہ السلام قال: بينا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يمشي ذات يوم مع أصحابه اذ قال لهم: على رسلكم حتّى أثني على ربي۔ ثم قال: ﴿اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولاهادي لمن اضللت ولا مضل لمن هديت، اللهم أنت الحليم فلا تجهل وأنت الجواد فلا تبخل وأنت العزيز فلا تستذل وأنت المنيع فلا ترام﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا اپنے اصحاب کے درمیان چل رہے تھے کہ آپؐ نے ان سے فرمایا: آہستہ چلو، تا کہ میں تمھارے سامنے اپنے رب کی ثنا بیان کرسکوں۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اے میرے اللہ! جس کو تو عطا کرے، اُسے کوئی محروم نہیں کرسکتا اور جس کو تو محروم رکھے، اس کو کوئی عطا کرنے والا نہیں ہے۔ جس کو تو آزاد چھوڑ دے، اس پر کوئی قابض نہیں ہے اور جس پر تو قابض ہے اس کو کوئی چھڑا نہیں سکتا۔ جس کو تو گمراہ کردے، اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور جس کو تو ہدایت یافتہ بنادے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔

اے میرے اللہ! تو ایسا حلیم و بُردبار ہے، جس میں جہل نہیں۔ تو وہ سخی ہے، جس میں بخل نہیں اور تو وہ غالب ہے، جسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور تو ایسا مضبوط و قوی ہے، جس کو کوئی رام نہیں کر سکتا۔

امام حسینؑ کی زیارت کا ثواب

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن محمد بن مسلم عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ما خلق الله خلقاً أكثر من الملائكة، وانه لينزل كل يوم سبعون ألف ملك فيأتون البيت المعمور فيطوفون به، فاذا هم طافوا به نزلوا فطافوا بالكعبة، فاذا طافوا بها أتوا قبر النبيؐ فسلموا عليه، ثم أتوا قبر أميرالمؤمنين عليه السلام فسلموا عليه، ثم أتوا قبر الحسين عليه السلام فسلموا عليه، ثم عرجوا وينزل مثلهم أبداً الى يوم القيامة۔

وقال عليه السلام : من زار اميرالمؤمنين عليه السلام عارفاً بحقه غير متجبر ولا متكبر كتب الله له أجر مائة الف شهيد، وغفر الله ما تقدم من ذنبه وما تأخر، وبعث من الآمنين وهون عليه الحساب واستقبلته الملائكة، فاذا انصرف شيعته الى منزله، فان مرض عادوه وان مات تبعوه بالاستغفار الى قبره۔

قال: ومن زار الحسين عليه السلام عارفاً بحقه كتب الله له ثواب ألف حجة مقبولة وألف عمرة مقبولة، وغفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلم نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی تعداد سے زیادہ کوئی مخلوق خلق نہیں فرمائی۔ ملائکہ سب سے زیادہ ہیں۔ ہر روز ستر ہزار ملائکہ بیت معمور پر نازل ہوتے ہیں اور پھر اس کا

طواف کرتے ہیں۔ جب وہ اس کا طواف کر لیتے ہیں تو پھر وہ کعبہ پر نازل ہوتے ہیں۔

جب وہ کعبے کا طواف کر لیتے ہیں تو قبر نبیؐ اکرم کے پاس آتے ہیں اور آپؐ کو سلام کرتے ہیں پھر وہ قبر امیرالمومنینؑ پر آتے ہیں اور آپؑ کو سلام کرتے ہیں۔ پھر وہ قبر امام حسینؑ پر آتے ہیں اور آپؑ کو سلام کرتے ہیں اور سلام کرنے کے بعد دوبارہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور قیامت تک ان جیسے فرشتے ہر روز نازل ہوتے رہیں گے۔

آپؑ نے فرمایا: جو شخص امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کرے گا، وہ اس حالت میں ہو گا کہ وہ آپ کے حق کی معرفت رکھتا ہو اور اگر وہ صبر کا قائل نہ ہو اور متکبر بھی نہ ہو تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ ایک لاکھ شہید کے برابر ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے گزشتہ اور آیندہ کے تمام گناہ معاف کر دے گا۔ قیامت کے دن اس کو ان لوگوں میں محشور کرے گا جو عذاب خدا سے امن میں ہوں گے اور اس پر حساب و کتاب کو آسان کر دے گا اور ملائکہ اس کا استقبال کریں گے۔ جب وہ زائر شیعہ واپس جانے لگے گا تو فرشتے اُسے اُس کے گھر تک چھوڑنے آئیں گے۔ اگر وہ مریض ہو جائے گا تو اس کی عیادت کریں گے اور اگر وہ مر جائے گا تو قبر تک اس کے ساتھ جائیں گے اور اس کے لیے استغفار کریں گے۔

آپؑ نے فرمایا: جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے گا وہ اس حالت میں ہو گا کہ وہ آپؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ ایک ہزار حج جو قبول شدہ ہوں اور ایک ہزار عمرے جو قبول شدہ ہوں کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں تحریر فرمائے گا اور اس کے گذشتہ اور آیندہ کے تمام گناہ معاف کر دے گا (ان کے حق کی معرفت سے مراد یہ ہے کہ وہ عقیدہ و ایمان رکھتا ہو کہ یہ خدا کی طرف سے مقرر کردہ امامِ معصومؑ ہیں اور خدا کی طرف سے ان کی اطاعت واجب قرار دی گئی ہے اور ان کی مخالفت حرام ہے، مترجم)۔

سب سے پہلے مصافحہ کس نے کیا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن محمد بن أحمد ابن يحيىٰ عن محمد بن الحسين عن محمد بن سليمان عن أبي حمزة الثمالي عن أبي جعفر

محمد بن علی علیهما السلام قال: أول اثنین تصافحا علی وجه الأرض ذوالقرنین وابراهیم الخلیل علیہ السلام استقبله ابراهیم فصافحه وأول شجرة علی وجه الأرض النخلة۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوجعفر امام محمد بن علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

پہلے دو شخص جنہوں نے روئے زمین پر آپس میں مصافحہ کیا۔ وہ حضرت ذوالقرنین اور حضرت ابراہیم علیہما السلام ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے ذوالقرنینؑ کا استقبال کیا اوران سے مصافحہ فرمایا اور روئے زمین پر سب سے پہلا درخت کھجور کا ہے۔

جب ملاقات کروتو سلام کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسین عن سیف بن عمیرة عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبی جعفر علیہ السلام قال:قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اذا تلاقیتم فتلاقوا بالتسلیم والتصافح، واذا تفرقتم فتفرقوا بالاستغفار۔

(بحذف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ایک دوسرے سے ملاقات کروتو سلام کرواور ایک دوسرے سے مصافحہ کرواور جب تم ایک دوسرے سے جدا ہونے لگوتو ایک دوسرے کے لیے مغفرت کی دعا کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ کا علم دوطرح کا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ عن ابن أبی عمیر عن ربعی عن الفضیل عن أبی عبدالله علیہ السلام قال: ان لله علماً لم یعلمه الا هو، وعلماً اعلمه ملائکته وأنبیاءه

ورسله، وما اعلمه ملائكته وأنبياءه ورسله فنحن نعلمه۔

(بحذف اسناد) جناب فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ کا علم دو طرح کا ہے۔ ایک وہ علم ہے، جس کو وہ سوائے اس ذات کے کوئی نہیں جانتا اور یہ علم وہ کسی کو عطا نہیں کرتا (یعنی محو و اثبات کا علم ہے) اور دوسرا وہ علم ہے جس کی اس نے اپنے تمام ملائکہ اور تمام انبیاء و رسلؑ کو تعلیم دی ہے۔ اور وہ علم جو اس نے تمام ملائکہ، انبیا اور (رُسل کو عطا فرمایا ہے) ہم اہلبیتؑ اس علم کو جانتے ہیں (یعنی اللہ نے وہ تمام علم ہمیں عطا فرمایا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؑ کا علم تمام مخلوقات کے علم سے زیادہ ہے، مترجم)۔

درود تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوبكر محمد ابن عمر الجعابي عن أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد بن أحمد بن يحيٰى عن اسيد بن زيد القرشي عن محمد بن مروان عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: صلاتكم على اجابة لدعائكم وزكٰوة لاعمالكم۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسولِ خداؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر تمہارا درود پڑھنا تمہارے اعمال کو قبول کرواتا ہے اور یہ درود تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔

علیؑ کے شیعوں کی علامات

(وروی) ان امير المؤمنين عليه السلام خرج ذات ليلة من المسجد وكانت ليلة قمراء فأتى الجبانة ولحقه جماعة يقفون اثره، فوقف عليهم ثم قال: من أنتم؟ قالوا: شيعتك يا امير المؤمنين، فتفرس في وجوههم ثم قال: فما لي لا أرى عليكم سيما الشيعة۔ قالوا: وما سيماء الشيعة يا امير

المؤمنين؟ فقال: صفر الوجوه من السهر، عمش العيون من البكاء، حدب الظهور من القيام، خمص البطون من الصيام، ذبل الشفاة من الدعاء، عليهم غبرة الخاشعين۔

وقال علیہ السلام : الموت طالب ومطلوب لا يعجزه المقيم ولا يفوته الهارب، فقدموا ولا تنكلوا، فانه ليس عن الموت محيص انكم ان لم تقتلوا تموتوا، والذى نفس على بيده لألف ضربة بالسيف على الرأس أهون من الموت على فراش۔

ومن كلام علیہ السلام أيها الناس أصبحتم أغراضاً تنتضل فيكم المنايا، وأموالكم نهب المصائب، وما طعمتم فى الدنيا من طعام فلكم فيه غصص، وما شربتموه من شراب فلكم فيه شرق، واشهد بالله ما تنالون من الدنيا نعمة تفرحون بها الا بفراق اخرى تكرهونها۔ أيها الناس انا خلقنا وإياكم للبقاء لا للفناء، ولكنكم من دار الى دار تنقلون، فتزودوا لما أنتم صائرون اليه وخالدون فيه، والسلام۔

(بحذف اسناد) روایت کی گئی ہے: ایک رات امیر المومنینؑ مسجد سے باہر نکلے۔ چاندنی رات تھی۔ آپؑ چلتے چلتے ایک صحرا میں تشریف لے گئے۔ وہاں پر آپؑ نے ایک جماعت کو دیکھا۔ آپؑ ان کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: تم کون لوگ ہو؟

اُنھوں نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! ہم آپؑ کے ماننے والے اور آپؑ کے شیعہ ہیں۔ آپؑ نے ان کے چہروں کی طرف غور سے دیکھا اور فرمایا:

کیا وجہ ہے کہ میں تمھارے اندر شیعوں کی علامات کو نہیں دیکھتا؟

انھوں نے کہا: اے امیر المومنینؑ! شیعوں کی علامات کیا ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ان کے چہرے راتوں کو جاگنے کی وجہ سے زرد اور پیلے ہو چکے ہوتے ہیں۔ زیادہ گریہ کرنے کی وجہ سے ان کی آنکھیں چندھیا چکی ہوتی ہیں اور عبادت خدا میں کھڑے ہونے کی وجہ سے ان کی کمر جھک جاتی ہے۔ روزے رکھ رکھ کر ان کے پیٹ اندر کی طرف دھنس جاتے ہیں۔ زیادہ دعا کرنے کی وجہ سے ان کے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں اور ڈرنے والوں جیسا

ہر وقت ان پر خوف طاری رہتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: موت طالب بھی ہے اور مطلوب بھی۔ کوئی اس کے مقابلے میں کھڑے ہونے والا اسے عاجز نہیں کر سکتا اور اس کے مقابلے سے بھاگ جانے والا، اس سے بچ نہیں سکتا۔ آگے بڑھو، سستی نہ کرو، کیونکہ موت سے مفر نہیں ہے۔ اگر تم تلوار سے قتل نہیں کیے جاؤ گے تو بھی مر جاؤ گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ تلوار کے ہزاروں وار وں کا میرے سر پر لگنا، میرے لیے بستر کی موت سے آسان تر ہے۔ خود آپؑ کے کلام میں بھی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اے لوگو! تم سب موت کے نشانہ پر ہو اور تمھارے مال تمھارے لیے مصائب فراہم کر رہے ہیں۔ دنیا میں سے جو بھی لقمہ تم کھاؤ گے اس میں تمھارے لیے غم واندوہ ہوگا اور اس سے پانی کا جو گھونٹ پیو گے، وہ تمھارے لیے گھٹن ہوگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں تم جو بھی نعمت پاؤ گے اور اس کے ملنے سے تم خوش ہو جاؤ گے تو یقیناً دوسری نعمت کے جانے سے تمھارا دل تنگ ہوگا۔

اے لوگو! میں اور تم سب ہمیشہ رہنے کے لیے خلق ہوئے ہیں، فنا ہونے کے لیے خلق نہیں کیے گئے ہیں، لیکن تمھیں ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف ضرور منتقل ہونا ہے اور تم اس دوسرے گھر کی طرف جانے والے ہو، اپنے لیے زادِ راہ آمادہ کرو، کیونکہ تم نے وہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ والسلام۔

زکوٰۃ ادا کرنا اللہ کے فرائض میں سے ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد ابن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن على بن ابى حمزة البطائنى عن أبى جعفر محمد بن على بن الحسين عليهم السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام : أفضل ما توسل به المتوسلون: الايمان بالله ورسوله، والجهاد فى سبيل الله، وكلمة الاخلاص فانها الفطرة، واقامة الصلاة فانها الملة، وايتاء

الزكوة فانها من فرائض الله وصوم شهر رمضان فانه جنة من عذاب الله، وحج البيت فانه ميقات للدين ومدحضة للذنب، وصلة الرحم فانه مثراة للمال ومنساة للأجل، وصدقة السر فانها تذهب الخطيئة وتطفئ غضب الرب، وصنائع المعروف فانها تدفع ميتة السوء وتنقى مصارع الهوان، ألا فاصدقوا فان الله مع من صدق، وجانبوا الكذب فان الكذب مجانب الايمان، ألا وان الصادق على شفا منجاة وكرامة ، ألا وان الكاذب على شفا مخزاة وهلكة، ألا وقولوا خيراً تعرفوا به، واعملوا به تكونوا من أهله، وأدوا الأمانة الى من ائتمنكم، وصلوا من قطعكم، وعودوا بالفضل عليهم۔

(بحذفِ اسناد) حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ڈھونڈنے والوں کے لیے بہترین وسیلہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ کلمۃ الاخلاص فطرت (کی آواز) ہے اور نماز کی پابندی عین دین ہے اور زکوۃ کا ادا کرنا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے واجب کردہ فرائض میں سے ہے اور ماہِ رمضان کے روزے عذاب کے مقابلے میں ڈھال ہیں۔ بیت اللہ کا حج یہ دین کے لیے میقات اور گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحم اور حسنِ سلوک کرنا، مال کی فراوانی اور درازئ عمر کا موجب بنتا ہے۔ پوشیدہ طور پر صدقہ ادا کرنا، گناہوں کو ختم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور لوگوں پر احسان کرنا ذلت و رسوائی کے مواقع سے بچاتا ہے۔

اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! سچ بولو، کیونکہ اللہ سچ بولنے والوں کے ساتھ ہے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ ایمان کے مخالف سمت میں ہے۔ سچ بولنے والا نجات و کرامت کے کنارے پر کھڑا ہے اور جھوٹا بربادی و ہلاکت کے کنارے پر ہے۔ لوگوں سے اچھی گفتگو کرو تا کہ تم اچھائی سے پہچانے جاؤ اور خیر پر عمل کرو تا کہ تم خیر کے اہل ہو جاؤ اور جو تمھارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کرو اور جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے صلہ رحم کرو اور اس پر فضل اور مہربانی کرنے کے عادی بن جاؤ۔

امیرالمومنینؑ کے خطوط

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: حدثنا الأجلح عن حبیب بن أبی ثابت عن ثعلبة ابن یزید الحمانی قال: کتب امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ الی معاویة بن أبی سفیان: ﴿أما بعد فان اللّٰه تعالیٰ أنزل الین کتابه ولم یدعنا فی شبهة، ولا عذر لمن رکب ذنباً بجهالة والتوبة مبسوطة، ولا تزر وازرة وزر اخری، وانت ممن شرع الخلاف متمادیاً فی غمرة الأمل، مختلف السر والعلانیة رغبة فی العاجل وتکذیباً بعد فی الآجل، وکأنك قد تذکرت ما مضی منك فلم تجد الی الرجوع سبیلًا﴾۔

وکتب صلوات اللّٰه علیه وآله الی عمرو بن العاص: ﴿من عبداللّٰه أمیر المومنین الی عمرو بن العاص، أما بعد فان الذی اعجبك مما تلویت من الدنیا ووثقت به منها منقلب عنك، فلا تطمأن الی الدنیا فانها غرارة، ولو اعتبرت بما مضی حذرت ما بقی وانتفعت منها بما وعظت به، ولکنك تبعت هواك واثرته، لولا ذٰلك لم تؤثر علی ما دعوناك الیه غیره لأنا أعظم رجاء وأولی بالحجة، والسلام﴾۔

وکتب علیه السلام الی امراء الاجناد: ﴿من عبداللّٰه امیر المؤمنین الی أصحاب المسالح۔ اما بعد فان حقًا علی المولی ألا یغیره عن رعیته فضل ناله ولا مرتبة اختص بها، وان یزیده ما قسم اللّٰه لا دنواً من عباده وعطفاً علیهم، ألا وان لکم عندی الا احتجبن دونکم سراً الا فی حرب ولا اطوی دونکم أمراً الا فی حکم ولا اؤخر لکم حقاً عن محله وان تکونوا فی الحق عندی سواء فاذا فعلت ذٰلك وجبت لی علیکم البیعة ولزمتکم الطاعة، والا تنکصوا عن دعوة ولا تفرطوا فی صلاح وان تخوضوا الغمرات الی

الحق، فان أنتم لم تسمعوا لی علی ذلك لم یكن أحد أهون علی ممن خالفنی فیه ثم أحل بكم فیه عقوبته، ولا تجلوا عندی فیها رخصة، فخذوا هذا من امرائكم واعطوا من أنفسكم هذا یصلح امركم والسلام﴾۔

ثعلبہ ابن یزید الحمانی نے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے معاویہ ابن ابی سفیان کی طرف خط تحریر فرمایا جو یوں تھا:

اما بعد! تحقیق اللہ تعالی نے ہمارے اُوپر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے اور ہمیں کسی شبہ میں نہیں چھوڑا، اور جو جہالت و نادانی کی وجہ سے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اس پر کوئی عذر اور حرج نہیں ہے، کیونکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ (اے معاویہ!) تو ان لوگوں میں سے ہے، جنھوں نے ہمیشہ اپنی لمبی لمبی خواہشات کی وجہ سے حق کی مخالفت کی ہے اور تو علانیہ اور پوشیدہ دونوں طور پر اختلاف کرنے والا ہے اور حق کی مخالفت میں جلد بازی کرنے والا ہے اور تو آخرت کا انکار کرنے والا ہے۔ گویا تو ان (اعمال) کو یاد کر رہا ہے جو تو انجام دے چکا ہے کہ جن سے اب تیری واپسی کا کوئی راستہ نہیں رہا۔

آپؑ نے عمرو بن عاص کی طرف خط یوں تحریر فرمایا: یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف سے عمرو بن العاص کی طرف ہے۔

اما بعد! جو چیز تو دنیا میں سے چھوڑ رہا ہے اس پر تعجب کر رہا ہے اور جو تجھ سے منہ موڑ رہی ہے، اس پر اعتماد کر رہا ہے۔ دنیا پر اطمینان نہ کر کیونکہ دنیا دھوکا اور فریب ہے اور جو کچھ گزر چکا ہے اس کو تو مدنظر رکھ رہا ہے جو باقی ہے، اس سے ڈر کر رہو اور جو تیرے لیے وعظ و نصیحت کرے، اس سے فائدہ حاصل کر، لیکن تو اپنی خواہشاتِ نفس کی اتباع کر رہا ہے اگر تیری خواہشاتِ نفس نہ ہوتیں تو جس کی طرف ہم تجھے بلا رہے ہیں (یعنی آخرت) اس پر کوئی چیز مؤثر نہ ہو سکتی، کیونکہ ہم سب سے زیادہ اُمید کرتے ہیں اور ہماری حجت و دلیل سب سے اولیٰ اور بہتر ہے۔ والسلام۔

آپؑ نے لشکر کے سرداروں کی طرف خط تحریر فرمایا: اللہ کے بندے امیر المومنین علیؑ کی طرف سے چھاؤنیوں کے سالاروں کے نام:

اما بعد! حاکم پر فرض ہے کہ جب برتری کو اس نے حاصل کیا ہے اور جس فارغ البالی کی

منزل پر پہنچا ہے وہ اس کے رویہ میں جو اس کا رعایا کے ساتھ ہے میں تبدیلی پیدا نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اس کو عطا فرمائی ہے، وہ اس سے بندگانِ خدا سے نزدیکی اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی میں اضافہ کا باعث ہو۔ مجھ پر تمھارا ایک حق یہ ہے کہ جنگ کی حالت کے علاوہ تم سے کوئی راز پوشیدہ نہ رکھوں اور حکمِ شرعی کے علاوہ دوسرے امور میں تمھارے مشوروں کو ملحوظِ خاطر رکھوں اور تمھارے کسی حق کو پورا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھوں اور اسے انجام تک پہنچائے بغیر دم نہ لوں اور یہ کہ حق میں تم سب میرے نزدیک برابر ہو۔ جب میرا تمھارے ساتھ برتاؤ یہ ہو تو تم پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا اور میری اطاعت کرنا واجب ہے اور میری کسی آواز پر تمھارا قدم پیچھے نہ ہٹے۔ نیک کاموں میں کوتاہی نہ کرو اور حق تک رسائی کے لیے ہر قسم کی سختی کا مقابلہ کرو۔ اگر تم اس رویہ پر برقرار نہ رہو، تو پھر تم میں سے بے راہ ہو جانے والوں سے زیادہ کوئی میری نظر میں ذلیل نہ ہوگا۔ پھر اسے سخت سزا دوں گا اور وہ اس کے بارے میں مجھ سے کوئی رعایت نہیں پائے گا۔ تم اپنے ماتحت سرداروں سے بھی یہی عہد و پیمان لو۔ ان کے سامنے بھی ہماری طرف ایسے حقوق کی پیشکش کرو کہ جس سے اللہ تمھارے معاملات کو سلجھا دے۔ والسلام!

پادری کا دربار میں حاضر ہونا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن علي بن خالد قال: حدثنا العباس بن الوليد قال: حدثنا محمد بن عمرو الكندي قال: حدثنا عبدالكريم بن اسحاق الرازي قال: حدثنا محمد بن داود عن سعيد بن خالد عن اسماعيل بن أبي اويس عن عبدالرحمٰن بن قيس البصري قال: حدثنا زاذان عن سلمان الفارسي رحمه الله قال: لما قبض النبي صلى الله عليه وآله وسلم وتقلد أبوبكر الأمر قدم المدينة جماعة من النصارىٰ يتقدمهم جاثليق له سمت ومعرفة بالكلام ووجوهه وحفظ التوراة والانجيل وما فيهما، فقصدوا أبوبكر فقال له الجاثليق: انا وجدنا في الانجيل رسولا يخرج بعد عيسىٰ وقد بلغنا خروج محمد بن عبدالله يذكر انه ذٰلك الرسول، ففزعنا الى ملكنا فجمع

وجوه قومنا وانفذنا فی التماس الحق فیما اتصل بنا وقد فاتنا نبیکم محمد، وفیما قرأناه من کتبنا ان الانبیاء لا یخرجون من الدنیا الا بعد اقامة اوصیاء لهم یخلفونهم فی اممهم یقتبس منهم الضیاء فیما أشکل، فأنت أیها الامیر وصیه لنسألك عما نحتاج الیه؟

فقال عمر: هذا خلیفة رسول اللّٰه ﷺ۔ فجثی الجاثلیق لرکبتیه وقال له: خبرنا أیها الخلیفة عن فضلکم علینا فی الدین فانا جئنا نسأل عن ذلك؟ فقال أبوبکر: نحن مؤمنون وأنتم کفار والمؤمن خیر من الکافر والایمان خیر من الکفر۔ فقال الجاثلیق: هذه دعویٰ تحتاج الی حجة فخبرنی أنت مؤمن عنداللّٰه أم عند نفسك؟ فقال أبوبکر: انا مؤمن عند نفسی ولا علم لی بما عنداللّٰه۔ قال: فهل أنا کافر عندك عل مثل ما أنت مؤمن أم أنا کافر عنداللّٰه؟ فقال: أنت عندی کافر ولا علم لی بحالك عند اللّٰه۔ فقال الجاثلیق: فما أراك الا شاکاً فی نفسك وفی ولست علی یقین من دینك، فخبرنی ألك عنداللّٰه منزلة فی الجنة بما أنت علیه فی الدین تعرفها؟ فقال: لی منزلة فی الجنة أعرفها بالوعد ولا أعلم هل أصل الیها أم لا۔ فقال: له فترجوا أن تکون لی منزلة فی الجنة؟ قال: أجل ارجو ذلك۔ فقال الجاثلیق: فما أراك الا راجیاً لی وخائفاً علی نفسك، فما فضلك علی فی العلم۔

ثم قال له: أخبرنی هل احتویت علی جمیع علی النبی المبعوث الیك؟ قال: لا ولکن أعلم منه ما قضی لی علمه۔ قال: فکیف صرت خلیفة للنبی وأنت لا تحیط علماً بما تحتاج الیه امته من علمه، وکیف قدمك قومك علی ذلك؟ فقال له عمر: کف أیها النصرانی عن هذا العنت والا أبحنا دمك۔ فقال الجاثلیق: ما هذا عدل علی من جاء مسترشداً طالباً۔

فقال سلمان رضی اللہ عنہ : فکأنما ألبسنا جلباب المذلة، فنهضت

حتیٰ أتیت علیاً علیہ السلام فأخبرته الخبر، فأقبل بأبی وامی حتیٰ جلس والنصرانی یقول: دلونی علی من أسأله عما أحتاج الیه فقال له امیر المؤمنینؑ: سل یانصرانی فوالذی فلق الحبة وبرئ النسمة لا تسألنی عما مضی ولا ما یکون الا أخبرتك به عن النبی الهدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فقال النصرانی: أسألك عما سألت عنه هذا الشیخ، خبرنی امؤمن أنت عندالله أم عند نفسك؟ فقال أمیر المؤمنین: أنا مؤمن عندالله کما أنا مؤمن فی عقیدتی۔ فقال الجاثلیق: الله اکبر هذا کلام وثیق بدینه متحقق فیه بصحة یقینه، فخبرنی الآن عن منزلتك فی الجنة ما هی؟ فقال: منزلتی مع النبی الامی فی الفردوس الأعلی لا ارتاب بذلك ولا أشك فی الوعد به من ربی۔ فقال النصرانی: فبماذا عرفت الوعد لك بالمنزلة التی ذکرتها؟ فقال امیرالمؤمنین: بالکتاب المنزل وصدق النبی المرسل۔ قال: فبما علمت صدق نبیك؟ قال: بالآیات الباهرات والمعجزات البینات۔

قال الجاثلیق: هذا طریق الحجة لمن أراد الاحتجاج، فخبرنی، عن الله تعالی أین هو الیوم؟ فقال: یانصرانی ان الله تعالی یجل عن الاین ویتعالی عن المکان کان فیما لم یزل ولا مکان وهو الیوم علی ذلك لم یتغیر من حال الی حال۔ فقال: أجل أحسنت أیها العالم واجزت فی الجواب، فخبرنی عنه تعالی أمدرك بالحواس عندك فیسلك المسترشد فی طلبه استعمال الحواس، أم کف طریق المعرفة به ان لم یکن الامر کذلك۔ فقال امیرالمؤمنینؑ: تعالی الملك الجبار أن یوصف بمقدار أو تدرکه الحواس أو یقاس بالناس، والطریق الی معرفته صنایعه الباهرة للعقول الدالة ذوی الاعتبار بما هو عنده مشهود ومعقول۔

قال الجاثلیق: صدقت هذا والله الحق الذی قد ضل عنه

التائهون فی الجهالات، فخبرنی الآن عما قاله نبیکم فی المسیح وانه مخلوق من أین اثبت له الخلق ونفی عنه الالهیة وأوجب فیه النقص وقد عرفت ما یعتقد فیه کثیر من المتدینین فقال امیر المؤمنین علیہ السلام: اثبت له الخلق بالتقدیر الذی لزمه والتصویر والتغیر من حال الی حال، والزیادة التی لم ینفك منها والنقصان ولم أنف عنه النبوة ولا اخرجته من العصمة والکمال والتأیید، وقد جاء نا عن اللّٰه تعالٰی بأنه مثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون۔

فقال له الجاثلیق: هذا ما یطعن فیه الآن غیر ان الحجاج مما یشترك فیه الحجة علی الخلق والمحجوج منهم، فبم نبت أیها العالم من الرعیة الناقصة عنك؟ قال: بما اخبرتك به من علمی بما کان وما یکون۔

قال الجاثلیق: فهلم شیئًا من ذکر ذٰلك اتحقق به دعواك۔ فقال امیر المؤمنین علیہ السلام: خرجت أیها النصرانی من مستقرك مستقراً لمن قصدت بسؤالك له مضمراً خلاف ما أظهرت من الطلب والاسترشاد، فأریت فی منامك مقامی وحدثت فیه بکلامی وحذرت فیه من خلافی وامرت فیه باتباعی۔ قال: صدقت واللّٰه الذی بعث المسیح وما اطلع علی ما اخبرتنی به الا اللّٰه تعالٰی وأنا أشهد ان لا اله الا اللّٰه وان محمداً رسول اللّٰه وانك وصی رسول اللّٰه وأحق الناس بمقامه، وأسلم الذین کانوا معه کاسلامه وقالوا: نرجع الی صاحبنا فنخبره بما وجدنا علیه هذا الامر وندعوه الی الحق۔

فقال له عمر: الحمدللّٰه الذی هداك أیها الرجل الی الحق وهدی من معك الیه، غیر انه یجب أن تعلم ان علم النبوة فی أهل بیت صاحبها والأمر من بعده لمن خاطبت أولا برضا الامة واصطلاحها علیه، وتخبر صاحبك بذٰلك وتدعوه الی طاعة الخلیفة۔ فقال: قد عرفت أیها الرجل وأنا

علی یقین من أمری فیما اسبررت واعلنت، وانصرف الناس وتقدم عمر ألا یذکر ذٰلك المقام من بعد وتوعد علی من ذکره بالعقاب وقال: أم واللّٰه لولا اننی اخاف ان یقول الناس قتل مسلماً لقتلت هذا الشیخ ومن معنه، فانی اظن انهم شیاطین أرادوا الافساد علی هذه الامة وایقاع الفرقة بینها۔ فقال امیر المؤمنین علیہ السلام لی: یاسلمان أما تری کیف یظهر اللّٰه الحجة لأولیائه وما یزید بذٰلك قومنا عنا الا نفوٰرا۔

(بحذف اسناد) حضرت سلمان فارسیؓ نے روایت بیان کی ہے کہ جب رسولؐ خدا کا اس دنیا سے انتقال ہو گیا اور حکومت کی باگ ڈور حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھ میں لے لی تو مدینہ میں عیسائیوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی جن کی قیادت ایک ایسا پادری کر رہا تھا، جسے علم کلام میں ایک (بلند) مقام حاصل تھا اور وہ تورات اور انجیل دونوں کا حافظ تھا۔ جب وہ لوگ حضرت ابوبکر کے دربار میں حاضر ہوئے تو پادری نے حضرت ابوبکر سے کہا: ہم نے اپنی کتاب انجیل میں دیکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک رسول مبعوث ہوگا اور ہمارے پاس یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ محمد بن عبداللہ ہیں، جنہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں وہی رسول ہوں۔ ان کی بعثت کی خبر ہمارے ملک میں پھیل گئی ہے۔ ہم نے اپنی قوم کے بڑے بڑے سرداروں، عالموں کو جمع کیا ہے اور حق کی تلاش کی خاطر یہاں حاضر ہوئے ہیں۔

افسوس یہ ہے کہ ہم آپ کے نبی کو نہیں پا سکے، لیکن جو ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی نبی اس وقت تک اس دنیا سے نہیں گیا مگر یہ کہ اس نے اپنا جانشین وصی مقرر کیا ہے، جو اس کی اُمت میں اس کا خلیفہ ہوتا ہے اور اُمت اس سے ہر مشکل میں رہنمائی حاصل کرتی ہے۔

اے امیر! بتایئے کیا آپ اپنے رسول کے وصی اور جانشین ہیں تا کہ ہم جو چاہتے ہیں اور جو ہماری غرض وغایت ہے، اس کے بارے میں آپ سے سوال کر سکیں؟

حضرت عمر نے کہا: ہاں! یہی رسولؐ خدا کا خلیفہ و جانشین ہے تو وہ پادری حضرت ابوبکر کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور عرض کیا: اے خلیفہ! جو آپ لوگوں کو ہم پر دینی فضیلت حاصل ہے اس کے بارے میں بیان کریں، کیونکہ ہم اس کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آئے ہیں۔

حضرت ابوبکر نے کہا: ہم مومن ہیں اور تم کافر ہو اور مومن کافروں سے بہتر و افضل

ہیں، کیونکہ ایمان کفر سے بہتر و افضل ہے۔

پادری نے کہا: حضرت یہ آپ کا دعویٰ ہے جو دلیل کا محتاج ہے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ اللہ کے نزدیک مومن ہیں یا اپنے آپ کے نزدیک مومن ہیں؟

حضرت ابوبکر نے کہا: میں اپنے عقیدہ میں مومن ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک میری کیا حالت ہے اس کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

پادری نے کہا: کیا میں آپ کے عقیدہ میں کافر ہوں جیسا کہ آپ اپنے عقیدہ میں مومن ہیں یا میں اللہ کے نزدیک کافر ہوں؟

ابوبکر نے کہا: تو میرے عقیدہ میں کافر ہے لیکن تیری اللہ کے نزدیک کیا حالت ہے اس کا مجھے علم نہیں۔

پادری نے کہا: حضرت میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنے اور میرے بارے میں شک کرنے والے ہیں اور اپنے دین میں بھی آپ یقین پر نہیں ہیں۔

پادری نے کہا: آپ مجھے یہ بتائیں آپ کے لیے جنت میں اللہ کے نزدیک جو مقام ہے آپ دین میں سے کس چیز کی وجہ سے خود کو اس مقام و منزلت کا اہل جانتے ہیں؟

حضرت ابوبکر نے کہا: میرے لیے جنت میں ایک مقام ہے اس کو خدا کے بیان کردہ وعدہ کے مطابق میں جانتا ہوں، البتہ میں اس کو پاسکوں گا یا نہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

پادری نے کہا: کیا آپ اُمید رکھتے ہیں کہ جنت میں خدا مجھے بھی مقام عطا کردے؟

حضرت ابوبکر نے کہا: ہاں! میں اِس کی اُمید کرتا ہوں۔

پادری نے عرض کیا: حضرت کیا بات ہے کہ آپ میرے بارے میں جنت کے مقام کی اُمید رکھتے ہیں، لیکن اپنے بارے میں آپ خوف زدہ ہیں یوں آپ کو میرے اُوپر کیا فضیلت حاصل ہے؟

پھر پادری نے کہا: اے حضرت! جو نبی آپ لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہے اس کے سارے علم کو آپ جانتے ہیں؟

حضرت ابوبکر نے کہا: نہیں! میں صرف اتنا جانتا ہوں جو آپ نے میرے لیے بیان فرمایا ہے۔

پادری نے کہا: عجیب ہے آپ نبی کے کیسے خلیفہ ہیں کہ جو نبی کے اس علم کے بارے میں بھی نہیں جانتے جس کی اس اُمت کو ضرورت ہے۔ میں حیران ہوں کہ آپ کی قوم نے آپ کو یہ منصب کیوں عطا کیا ہے اور کیوں سب سے مقدم کیا۔

حضرت عمر ابن خطاب بول پڑے: اے پادری! اپنی زبان بند کر، ان کی توہین نہ کر، ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔

پادری نے عرض کیا: حضرت جو بندہ آپ لوگوں کے پاس ہدایت طلب کرنے کے لیے آیا ہو اس کے ساتھ تم لوگ یہ سلوک کرو گے؟ کیا تمھارا عدل یہی ہے؟

جناب سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں: جب میں نے دیکھا کہ پوری اُمت اسلامیہ ذلیل و رسوا ہو رہی ہے تو میں جلدی سے اُٹھا اور رسولؐ کے حقیقی وصی حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ آپؑ مسجد میں تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور پادری سے فرمایا: کیا آپ مجھے اپنے قریب آنے کی اجازت دیتے ہیں؟

پادری نے ہاں میں جواب دیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے نصرانی! جو تمھارا دل چاہتا ہے وہ سوال کر۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جو دانے کو پھاڑ کر نازک سا پودا نکالنے والی ہے تم پر جو کچھ گزر چکا ہے اور جو کچھ میرے بعد ہونے والا ہے، ان سب کے بارے میں سوال کرو۔ میں اس کا جواب دوں گا اور اس کے بارے میں تجھے خبر دوں گا اور یہ سب کچھ مجھے میرے نبی حضرت محمدؐ نے تعلیم فرمایا ہے۔

اس نصرانی پادری نے عرض کیا: میں آپ سے وہی سوالات کرتا ہوں جو میں نے اس بزرگ سے کیے تھے۔ آپؑ یہ بتائیں کیا آپؑ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن ہیں یا اپنے عقیدہ میں مومن ہیں؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں اللہ کے نزدیک بھی اسی طرح صاحب ایمان ہوں، جیسے میں اپنے عقیدہ میں مومن ہوں۔

پادری نے کہا: اللہ اکبر، یہ کلام اپنے دین پر یقین اور وثوق کی دلیل ہے۔ اب آپؑ مجھے یہ بیان فرمائیں کہ جنت میں آپؑ کا کون سا مقام و منزلت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میرا مقام و منزلت نبی اُمی کے ساتھ جنت الفردوس میں ہے اور اس

میں مجھے کوئی شک نہیں ہے اور نہ ہی خدا کے وعدہ میں کوئی شک ہے۔

نصرانی نے کہا: یہ جو آپؑ نے جنت میں اپنے لیے مقام کا ذکر فرمایا ہے، اس کے بارے میں آپؑ کو اتنا یقین کیسے ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی نازل کردہ کتاب اور نبی ورسولؐ کے سچے وعدہ کی وجہ سے۔

پادری نے کہا: آپؑ کے پاس اپنے نبی کی سچائی اور صداقت پر کون سی دلیل ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اُن کے واضح وروشن معجزات اور روشن نشانیوں کے ذریعے مجھے ان کی سچائی کا یقین حاصل ہوا ہے۔

پادری نے کہا: یہی اُس شخص کے لیے جو احتجاج کرنا چاہتا ہے حجت کا طریقہ ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آج خدا کہاں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اے نصرانی! اللہ تعالیٰ اس کہاں اور مکاں سے بے نیاز ہے اور مبرا ہے اور وہ بلند ہے، اس سے کہ وہ کسی مکان میں ہو بلکہ وہ ہمیشہ ہے اور ہر جگہ ہے، وہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں نہیں جاتا، اور وہ ایک حال سے دوسرے حال میں بھی منتقل نہیں ہوتا۔

نصرانی نے کہا: اے عالم! بہت خوب! آپ نے مجھے جواب دینے سے عاجز کر دیا ہے۔ آپؑ اس کے بارے میں خبر دیں کہ آیا اس ذات کا ظاہری حواس سے ادراک کیا جا سکتا ہے اور اس کو تلاش کرنے والا حواس سے اس کو پا سکتا ہے؟ اور اگر اس کو حواس سے نہیں پایا جا سکتا تو پھر اس کی معرفت کیسے حاصل کر سکتا ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: وہ ایسا بادشاہ ہے جو جبار وقہار ہے، وہ اس سے بلند و بالا ہے کہ اس کو کسی تعداد سے متصف کیا جا سکے۔ یا اس کو ظاہری حواس سے درک کیا جا سکے، یا اس کو لوگوں پر قیاس کیا جائے، بلکہ اس کی معرفت کا طریقہ یہ مصنوعات ہیں جو عقلوں کے لیے واضح اور روشن دلیلیں بیان کرتی ہیں کہ وہ شہود و معقول ہے۔ یعنی وہ عقل و دل سے ان ادلہ کو درک کیا جا سکتا ہے۔

پادری نے کہا: یہ آپؑ نے سچ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی وہ حق ہے کہ جہالت اور گمراہی میں سرگرداں لوگ اس سے منحرف اور گمراہ ہو چکے ہیں۔ آپؑ مجھے بتائیں کہ آپؑ کے نبی اکرمؐ نے ہمارے مسیح عیسیٰؑ کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ اگر مخلوق ہے تو پھر اس کا مخلوق ہونا کیسے

ثابت ہے اور خدائی کی اس میں کیسے نفی کرتے ہیں اور اس میں کون سے نقائص ثابت کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ اکثر لوگ اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں ان کے لیے مخلوق ہونا خدا کی قدرت سے ثابت کرتا ہوں وہ قدرت جو اس کو لازم ہے اور اس کی تصویر سے اور اس کے ایک حال سے دوسری حالت میں تبدیل ہونے سے جو اس کی مخلوق ہونے پر دلیل ہے اور زیادتی کہ جو اس سے جدا نہیں ہوسکتی اور وہ نقصان بھی اس سے جدا نہیں ہوسکتا اور اس کے باوجود نبوت کی نفی نہیں کرتا یعنی اس کے باوجود وہ نبی ہیں اور میں ان کی عصمت اور کمال اور خدائی تائید سے بھی ان کو خارج نہیں کرتا۔ یعنی یہ سب ان کے لیے ثابت ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے یہاں ان کے بارے میں آیا ہے کہ تحقیق عیسیٰؑ آدمؑ کی مثل ہے جس کو مٹی سے خلق کیا گیا ہے پھر اس کے لیے کہا: کُنْ ''ہو جا''، فَیَکُوْنُ ''پس وہ ہو گیا''۔

پادری نے کہا: یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے آپؑ نے طعنہ زنی کی ہے، لیکن آپؑ کی دلیل، جو آپؑ نے اس کے مخلوق ہونے پر بیان کی ہے وہ نامکمل ہے اور دلیل تام دینے میں آپ ناکام رہے ہیں۔

اے عالم! یہ آپؑ بتائیں کہ آپؑ سے اس طرح کی ناقص رائے کیوں ظاہر ہوئی ہے؟

آپ نے فرمایا: میں نے جو کچھ بیان کیا ہے یہ میرے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کے علم میں سے ہے (یعنی جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہوگا مجھے اس کا علم ہے)۔

پادری نے کہا: ابھی آپؑ نے ایک ایسی چیز کا ذکر کیا ہے جو آپؑ کے اس دعویٰ کو ثابت کر رہی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے پادری! تم اپنے مقام اور جگہ سے ہٹ رہے ہو اور تم اپنے سوال کے ذریعے اس کا قصد کر رہے ہو جو پوشیدہ ہے اور جو تم ہدایت اور ہدایت طلبی کا اظہار کر رہے ہو، وہ اس کے خلاف ہے کیا تم نے خواب میں میرے مقام و منزلت کو نہیں دیکھا اور میرے ساتھ گفتگو نہیں کی؟ کیا خواب میں تمھیں میری مخالفت سے نہیں ڈرایا گیا اور میری اتباع کا حکم نہیں دیا گیا؟

پادری نے کہا: مجھے قسم ہے اس اللہ کی، جس نے مسیح کو برحق نبی بنا کر مبعوث کیا ہے آپؑ

نے سچ فرمایا ہے۔ جس خواب کے بارے میں آپؑ نے مجھے خبر دی ہے اس کے بارے میں سوائے میرے اور میرے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور آپؑ اللہ کے رسولؐ کے برحق وصی ہیں اور اس مقام کے لیے سب لوگوں سے زیادہ آپؑ لائق اور سزاوار ہیں اور اس کے بعد جو لوگ اس کے ساتھ تھے، وہ بھی ایمان لائے اور ان سب نے کہا: اب ہم اپنی قوم کے پاس جا رہے ہیں اور اُن کے سامنے سب کچھ بیان کریں گے جو ہم نے دیکھا اور سنا ہے اور ان کو بھی حق کی دعوت دیں گے۔

اس کے بعد حضرت عمر نے پادری سے کہا: تمام حمد ہے اس خدا کی، جس نے تمھاری حق کی طرف ہدایت فرمائی اور جو لوگ تیرے ساتھ تھے، ان کی بھی حق کی طرف ہدایت فرمائی۔ لیکن تمھیں یہ بات جان لینی چاہیے کہ علمِ نبوت نبی کے اہل بیتؑ کے پاس ہے اور حکومت نبی کے بعد اس کے لیے ہے جس سے تم نے پہلے سوال کیا تھا، کیونکہ اُمت اس پر راضی ہے اور اُمت نے اس کو چن لیا ہے۔ اب اس کے بارے میں اپنے ساتھیوں کو بھی بتاؤ اور ان کو اس خلیفہ کی اطاعت کی دعوت دو۔

پادری نے کہا: اے شخص! تو جان چکا ہے کہ میں اپنے ظاہر و باطن دونوں پر یقین رکھتا ہوں وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ پھر حضرت عمر آگے بڑھے اور ان کے سامنے اس کے مقام کا ذکر کیا اور اس کی مخالفت پر عتاب و سزا سے ڈرایا اور یوں کہا: خدا کی قسم، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ یہ کہیں گے کہ مسلمان کو قتل کر دیا گیا ہے تو میں اس بوڑھے (پادری) اور اس کی جماعت کو قتل کر دیتا، کیونکہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ شیطان کا گروہ ہے جو اس اُمت میں فساد اور تفرقہ ڈالنا چاہتا ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے جناب سلمان فارسیؓ سے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے اپنے اولیاء کے لیے کیسی حجت اور دلیل کو ثابت کیا ہے اور اس سے ہماری قوم کو ہم سے سوائے دوری اور نفرت کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا (یعنی یہ بدقسمت حق کو واضح طور پر شاہد کرنے کے باوجود بھی حق سے دُور ہیں)۔

یہ حذیفہ بن الیمان صحابیٔ رسولؐ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو

الحسن علی بن خالد قال: حدثنا أبو الحسین بن العباس بن المغیرة الجوهری قال: حدثنا احمد بن منصور الرمادی قال: حدثنا عبدالرزاق قال: أخبرنامعمر عن قتاده عن نصربن عاصم اللیثی عن خالد بن خالد الیشکری قال: خرجت سنة فتح تستر حتی قدمت الکوفة فدخلت المسجد فاذا أنا بحلقة فیها رجل جهم من الرجال فقلت: من هذا؟ فقال القوم: اما تعرفه۔ قلت: لا۔ قالوا: هذا حذیفة بن الیمان صاحب رسولؐ اللّٰه۔

قال: فقعدت الیه فحدث القوم فقال: ان الناس کانوا یسألون رسول اللّٰه ﷺ عن الخیر وکنت اسأله عن الشر، فأنکر ذٰلك القوم علیه فقال: سأحدثکم بما أنکرتم انه جاء أمر الاسلام فجاء أمر لیس کأمر الجاهلیة وکنت اعطیت من القرآن فقها وکانوا یجیئون فیسألون النبیؐ فقلت أنا: یارسولؐ اللّٰه أیکون بعدهذا الخیر شر؟ قال: نعم۔ قلت: فما العصمة منه۔ قال: السیف۔ قال: قلت وما بعد السیف بقیة؟ قال نعم تکون امارة علی اقذاء وهدنة علی دخن۔ قال: قلت ثم ماذا؟ قال: ثم تفشو دعاة الضلالة فان رأیت یومئذ خلیفة عدل فالزمه والا فمت عاضاً علی جذل شجرة۔

(بحذف اسناد) خالد بن خالد الیشکری نے بیان کیا ہے: جس سال بصرہ فتح ہوا، مَیں اس سال وہاں سے نکلا اور چلتے چلتے کوفہ پہنچ گیا۔ جب میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ مسجد میں ایک شخص بیٹھا ہے، جس کے گرد لوگوں نے حلقہ بنا رکھا ہے اور وہ لوگوں پر غیض وغضب کا اظہار کررہا ہے۔ مَیں نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون ہے؟ ان لوگوں نے کہا: کیا آپ اس شخص کونہیں جانتے؟ میں نے جواب دیا: میں اسے نہیں جانتا۔ انھوں نے کہا: یہ حذیفہ بن یمانؓ، رسول خداؐ کے صحابی ہیں۔

خالد بیان کرتا ہے: میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ ان لوگوں نے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ جناب حذیفہ نے کہا: لوگ رسولؐ خدا سے خیر کے بارے میں سوالات کرتے تھے اور میں

آپؐ سے شر کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا۔ حذیفہ کی یہ بات لوگوں کو بُری لگی۔

آپؐ نے فرمایا: میں عنقریب بتاتا ہوں کہ تم نے میری بات کو برا کیوں مانا، کیونکہ جب امر اسلام آیا تو اسلام کا معاملہ جاہلیت کے معاملہ کی طرح تھا۔ میں قرآن پاک سے علم فقہ کو حاصل کرتا تھا جبکہ لوگ اس کے بارے میں رسولؐ خدا سے سوال کرتے تھے۔ پھر میں رسولؐ خدا کی خدمت میں عرض کرتا تھا: یا رسولؐ اللہ! اس خیر کے بعد کوئی شر بھی واقع ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: اس شر سے کیسے محفوظ رہا جا سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تلوار کے ذریعے سے۔

حذیفہ کہتے ہیں: میں نے آپؐ سے عرض کیا: کیا تلوار سے جہاد کے بعد بھی کوئی چیز باقی رہ جائے گی؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! کمزوروں پر حکومت اور کینہ وفسادات پر مصالحت۔

حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کیا ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد گمراہی کی دعوت عام ہوگی اگر ایسے ماحول میں تم خلیفۂ عادل کو پالو تو اس کی اطاعت کو خود پر لازم قرار دینا، ورنہ اس حال میں تمھارا مر جانا بہتر ہوگا۔

تم پر پرہیزگاری واجب ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبدالله الحسين بن احمد بن أبي المغيرة قال: حدثنا أبو احمد حيدر بن محمد قال: حدثنا أبو عمرو محمد بن عمر الكشي قال: حدثنا جعفر بن احمد عن أيوب ابن نوح بن دراج عن ابراهيم المخارقي قال: وصفت لابي عبدالله جعفر ابن محمد عليهما السلام ديني فقلت: أشهد ان لا اله الا الله وحدهٗ لاشريك له وان محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول الله وان علياً امام عدل بعده ثم الحسن والحسين ثم على بن الحسين ثم محمد بن على ثم أنت۔ فقال: رحمك الله۔ ثم قال: اتقوا الله اتقوا الله اتقوا الله، عليكم بالورع وصدق الحديث واداء الامانة وعفة البطن والفرج تكونوا معنا

بالرفیق الاعلی۔

(بحذف اسناد) ابراہیم مخارقی نے ذکر کیا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اپنا عقیدہ بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمدؐ اللہ کے رسول برحق ہیں اور آپؐ کے بعد امام برحق اور عادل امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ ان کے بعد حسنؑ اور ان کے بعد حسینؑ، پھر علیؑ بن حسین اور پھر محمدؑ بن علیؑ اور پھر آپؑ کی ذات گرامی برحق ہے۔

آپؑ نے فرمایا: خدا تم پر رحم کرے، پھر فرمایا: اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرتے رہو۔ پرہیزگاری تم پر واجب ہے۔ زبان کی سچائی، امانت ادا کرنا، شکم اور شرم گاہ کو حرام سے محفوظ رکھنا تم پر واجب ہے اس کے ذریعے تم قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہو گے۔

سچائی سے بہتر خود سچا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: أخبرنا يعقوب بن زياد وقراء ة عليه قال: حدثنا اسماعيل بن محمد ابن اسحاق بن جعفر بن محمد قال: حدثني أبي عن جدي اسحاق بن جعفر عن أخيه موسٰى بن جعفر قال: سمعت أبي جعفر بن محمد يقول: احسن من الصدق قائله، وخير من الخير فاعله۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سچائی سے بہتر بولنے والا ہے اور خیر اور نیکی سے بہتر نیک کام کرنے والا ہے۔

یہ علیؑ میرا بھائی اور میرا وزیر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو الحسن علي بن سعيد المنقري قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن محمد بن أبي هاشم قال: حدثني يحيٰى بن الحسين عن سعد بن

ظریف عن الاصبغ بن نباتة عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: یامعشر المهاجرین والانصار ألا أدلکم علی ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی أبداً؟ قالوا: بلٰی یارسولؐ اللّٰه۔ قال: هذا علی أخی۔ ووزیری ووارثی وخلیفتی امامکم فأحبوه لحبی واکرموه لکرامتی، فان جبرئیل أمرنی أن أقول لکم ما قلت۔

(بحذف اسناد) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ مَیں نے جناب رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین اور انصار! تمھیں ایک ایسی چیز کے بارے میں خبر دوں کہ اگر تم میرے بعد اس سے متمسک رہو گے تو تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں یارسولؐ اللہ! بتائیے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: یہ علیؑ میرا بھائی ہے میرا وزیر ہے' میرا وارث ہے اور میرے بعد خلیفہ ہے اور تمھارا امام ہے۔ پس میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کرو' میری عزت وکرامت کی طرح اس کا احترام واکرام کرو۔ تحقیق یہ جو میں نے تم لوگوں کے سامنے کہا ہے، اس کے بارے میں مجھے جبرئیلؑ نے کہا ہے (یعنی وحی نازل ہوئی ہے)۔

اس پر اور اس کے دونوں بچوں پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبونصر محمد ابن الحسین المنقری قال: حدثنا علی بن العباس قال: حدثنا الحسین بن بشر الاسدی قال: حدثنا محمد بن علی بن سلیمان قال: حدثنا حنان بن سدیر الصیرفی قال: حدثنا أبی قال: حدثنی محمد بن علی بن الحسینؑ قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالساً فی مسجده فجاء علی فسلم وجلس ثم جاء الحسن بن علی فأخذه النبیؐ وأجلسه فی حجره وضمه الیه وقبله ثم قال له اذهب فاجلس مع أبیك، ثم جاء الحسین ففعل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل ذٰلك وقال له اجلس مع أبیك، اذ دخل رجل المسجد فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاصة واعرض عن علی والحسن

والحسين، فقال له النبي صلى الله عليه وآله وسلم: ما منعك أن تسلم على علي وولديه فوالذي بعثني بالهدى ودين الحق لقد رأيت الرحمة تنزل عليه وعلى ولديه۔

(بحذف اسناد) حنان بن سدیر صیرفی نے اپنے والد اور انھوں نے حضرت امام محمد بن علی بن حسین الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن رسولؐ خدا مسجد میں تشریف فرما تھے تو حضرت علی علیہ السلام آئے اور سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حضرت حسن علیہ السلام تشریف لائے اور سلام کیا تو نبی اکرمؐ نے ان کو اٹھایا اور اپنی آغوش میں لے لیا اور اپنے سینے سے لگایا اور بوسہ لیا۔ پھر فرمایا: جاؤ اب اپنے بابا کے پاس بیٹھ جاؤ۔ اتنے میں حضرت حسین علیہ السلام بھی آگئے تو نبی اکرمؐ نے ان کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک محبت کیا اور پھر ان سے بھی فرمایا: جاؤ! اور اپنے بابا کے پاس بیٹھ جاؤ۔

اچانک ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور حضرت علی، حسن اور حسین علیہم السلام کو سلام نہ کیا۔ نبی اکرمؐ نے اس سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تو نے علیؑ اور اس کے بچوں کو سلام نہیں کیا؟ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ تحقیق! میں نے دیکھا ہے کہ اللہ کی رحمت اس پر اور اس کے دونوں بچوں پر نازل ہوتی ہے۔

اللہ مومن کی نیکیوں کو زیادہ کرتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد ابن عيسٰى عن يونس بن عبدالرحمٰن عن الحسن بن محبوب عن أبي محمد الوابشي عن أبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: اذا أحسن العبد المؤمن ضاعف الله عمله بكل حسنة سبعمائة ضعف، وذٰلك قوله عزوجل: ﴿والله يضاعف لمن يشاء﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
جب مومن بندہ کوئی نیکی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی ہر نیکی کو سات سو گنا زیادہ

کرتا ہے۔ اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:

وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ (سورۂ بقرہ، آیت ۲۶۱)

"خدا جس کے لیے چاہتا ہے اس کے لیے زیادہ کر دیتا ہے"۔

پیر کے دن کے شر سے بچنے کا طریقہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبداللّٰه عن على بن عمر العطار قال: دخلت على أبى الحسن العسكرى عليه السلام يوم الثلاثاء فقال: لم أرك أمس۔ قال: كرهت الحركة فى يوم الاثنين۔ قال: ياعلى من أحب ان يقيه اللّٰه شر يوم الاثنين فليقرأ فى أول ركعة من صلاة الغداة ﴿هل أتى على الانسان﴾ ثم قرأ أبو الحسن عليه السلام ﴿فوقاهم اللّٰه شر ذٰلك اليوم ولقاهم نضرة وسروراً﴾۔

(بحذف اسناد) علی بن عمر عطار نے ذکر کیا ہے: میں حضرت امام ابوالحسن عسکری علیہ السلام کی خدمت اقدس میں منگل کے دن حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے کل تمھیں نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کیا: میں نے پیر کے دن سفر کرنے کو پسند نہیں کیا تھا۔ اس لیے حاضر نہ ہو سکا۔ آپؑ نے فرمایا: اے علیؑ! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ پیر کے دن کے شر سے محفوظ رہے تو اس کو چاہیے کہ وہ نماز فجر کی پہلی رکعت میں هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ (سورۂ دھر، آیت ۱) کو پڑھے اور اس کے بعد آپؑ نے تلاوت فرمائی اور اس کے بعد یہ پڑھا:

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا

"خدا ان کو اس دن کے شر سے بچالے گا اور ان کو تازگی اور خوش دلی عطا فرمائے گا"۔ (سورۂ دھر، آیت ۱۱)

اے داؤدؒ! میرے موالیوں کو میرا سلام کہنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبوالقاسم جعفر ابن محمد قال: حدثنى القاسم بن محمد

عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن جده عن عبدالله بن حماد الانصاری عن جمیل بن دراج عن معتب مولی أبی عبدالله علیه السلام قال: سمعته یقول لداود بن سرحان یاداود ابلغ موالی عنی السلام وانی أقول: رحم الله عبداً اجتمع مع آخر فتذاکرا أمرنا، فان ثالثهما ملك یستغفر لهما، وما اجتمع اثنان علی ذکرنا الا باهی الله تعالٰی بهما الملائکة، فاذا اجتمعتم فاشتغلوا بالذکر فان فی اجتماعکم ومذاکرتکم احیاء نا وخیر الناس من بعدنا من ذاکر بأمرنا ودعا الی ذکرنا۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے غلام معتب نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: مَیں نے آپؑ سے سنا' آپؑ نے داود بن سرحان سے فرمایا: اے داودؓ! میرے موالیوں کو میرا اسلام کہنا۔ میں کہتا ہوں: خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو دوسرے شخص کے ساتھ ملتا ہے۔ پس وہ دونوں ہمارا تذکرہ اور ہماری ولایت ومحبت کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جب دو شخص مل کر ہماری محبت وولایت کا تذکرہ کرتے ہیں تو تیسرا فرشتہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو ان دونوں کے لیے استغفار کرتا ہے ۔اور کوئی دو شخص ہمارا ذکر نہیں کرتے مگر یہ کہ اللہ تعالٰی فرشتوں کے سامنے ان دونوں کی وجہ سے فخر ومباحات کرتا ہے۔ جب تم اکٹھے ہوا کرو تو ہمارا تذکرہ کیا کرو' کیونکہ تمہارے اجتماع میں ہمارا تذکرہ ہمارے اَمرِ ولایت ومحبت کو زندہ کرتا ہے۔ ہمارے بعد سب لوگوں میں سے اچھا اور بہتر وہ ہے جو ہمارے اَمرِ ولایت کا ذکر کرے اور لوگوں کو ہمارے ذکر کی طرف دعوت دے۔

اپنے علم پر عمل کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا الشریف الصالح أبومحمد الحسن بن حمزة الحسینیؒ قال: أخبرنا أبوالحسن علی بن ابراهیم فی کتابه الینا علی ید أبی نوح الکاتب قال: حدثنا أبی عن محمد بن اسماعیل بن بزیع عن عبیدالله بن عبدالله عن ابی عبدالله جعفر ابن محمد الصادق علیه السلام انه قال لأصحابه: اسمعوا منی کلاماً هو خیر لکم من الدهم الموقفة، لا یتکلم أحدکم بما لا یعنیه ولیدع کثیراً من الکلام فیما یعنیه حتی

یجد له موضعاً، فرب متکلم فی غیر موضعه جنی علی نفسه بکلامه، ولا یمارین أحدکم سیفها ولا حلیماً فانه من ماری حلیماً أقصاه ومن ماری سیفها أرداه، واذکروا أخاکم اذا خاب عنکم بأحسن ما تحبون ان تذکروا به اذا غبتم عنه، واعملوا عمل من یعلم انه مجازا بالاحسان مأخوذ بالاجرام۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: میری گفتگو کو غور سے سنو، یہ تمھارے لیے بہت زیادہ عبادت سے افضل ہے۔ تم میں سے کوئی بھی بے فائدہ گفتگو نہ کرے اور تم کو چاہیے کہ فائدہ مند گفتگو کو بھی ترک کرو، یہاں تک کہ اس گفتگو کا کوئی محل ہو (یعنی بے موقع گفتگو نہ کرو اور جب موقع ومحل ہو تو اس وقت گفتگو کرو)۔ بعض اوقات بے موقع گفتگو کرنے والے کے لیے خود اس کی گفتگو وبال جان بن جاتی ہے اور نہ ہی تم میں سے کوئی حلیم شمار ہونا شروع ہو جائے اور نہ ہی بے وقوف، کیونکہ جو حلیم شمار ہونا شروع ہو جائے گا اس کو دور ہٹا دیا جائے گا اور جو بے وقوف شمار ہو اس کو گرا دیا جائے گا۔ اپنے بھائی کی غیبت کے وقت اس کو اس طرح یاد کرو کہ جس طرح اپنی غیبت کے وقت تم پسند کرتے ہو کہ کوئی اچھے انداز میں یاد کرے اور جو جانتے ہو، اس کے مطابق عمل کرو، کیونکہ جو نیکی کرو گے، اس کی جزا تمھیں دی جائے گی اور جو جرم کرو گے اس پر تمھارا مؤاخذہ کیا جائے گا۔

متقی سردار ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشریف الصالح أبوعبداللہ محمد بن محمد بن طاهر الموسوی رحمہ اللہ قال: أخبرنی أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعید الهمدانی قال: حدثنا أبو الحسن یحییٰ بن الحسن بن جعفر بن عبیداللہ بن الحسن بن علی بن الحسین بن علی ابن أبی طالب علیہ السلام قال: حدثنی اسحاق بن موسیٰ عن أبیه عن جده عن محمد بن علی عن علی بن الحسین عن الحسین بن علی عن امیر المؤمنین علیہ السلام قال: قال رسول اللہ

صلی اللّٰہ علیہ وآلہ: المتقون سادة، والفقهاء قادة، والجلوس اليهم عبادة۔

(بحذف اسناد) امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: متقی لوگ سردار ہیں اور فقہا قائدین ہیں اور ان کے پاس بیٹھنا عبادت ہے۔

دنیا وہ چیز ہے جس کو قرار نہیں ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني الشريف أبو عبداللّٰه محمد بن محمد بن طاهر قال: أخبرني أبوالعباس احمد بن محمد ابن سعيد قال: حدثنا أبو علي محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن موسیٰ ابن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليهم السلام قال: حدثني الحسن بن موسیٰ عن أبيه عن جده عن أبيه علي بن الحسين عن الحسين بن علي عن امير المؤمنين علي بن أبي طالب علیہ السلام قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه واله: الدنيا دول فما كان لك منها أتاك على ضعفك وما كان عليك لم تدفعه بقوتك، ومن انقطع رجاه مما فات استراح بدنه، ومن رضی بما رزقه اللّٰه قرت عينه۔

(بحذف اسناد) امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: دنیا ایک ایسی چیز ہے جس کو قرار نہیں ہے، وہ بدل بدل کر سامنے آتی ہے۔ اس میں سے جو تیرے مقدر میں ہے، وہ تجھے ضرور ملے گا، خواہ تو کمزور ہی کیوں نہ ہو اور جو تیرے خلاف ہے اس کو تو اپنے سے دُور نہیں کر سکتا، خواہ تو قوی اور طاقت ور ہی کیوں نہ ہو۔ جو شخص ضائع شدہ چیز سے ناامید ہو جائے، وہ راحت میں رہتا ہے اور جو خدا کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرتا ہے، اس کی آنکھوں کو راحت اور ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔

رسولؐ خدا نے علیؑ کے حق میں فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا

الشریف الفقیه أبو ابراهیم محمد بن أحمد بن محمد بن الحسین بن اسحاق بن جعفر الصادق قال: حدثنا أبو اسامة عبیداللّٰه بن أبی قتادة الحرانی قال: حدثنا أبو عروبة قال: حدثنا محمد بن المثنی عن المعتمر بن سلیمان عن أبیه عن أبی مجاز عن عبداللّٰه بن مسعود قال: رأیت رسول اللّٰهﷺ وکفه فی کف علی بن أبی طالب وهو یقلبه۔ فقلت: یارسولؐ اللّٰه ما منزلة علی منك؟ فقال صلوات اللّٰه علیه: کمنزلتی من اللّٰه۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ بن مسعودؓ نے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسولؐ خدا کا ہاتھ علیؑ کے ہاتھ میں تھا اور آپؐ رسولؐ خدا کے ہاتھ کا بوسہ لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! علیؑ کو آپؐ کے حضور کیا منزلت اور مقام حاصل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جو منزلت ومقام مجھے اللہ کے حضور حاصل ہے، وہی علیؑ کو میرے ساتھ حاصل ہے۔

امر خلافت بنوتمیم اور عدی میں کیسے چلا گیا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن قولویه رحمہ اللہ قال: حدثنا أبوالحسن عل بن حاتم عن الحسن ابن عبداللّٰه عن الحسن بن موسٰی عن عبدالرحمٰن بن أبی نجران ومحمد بن عمر بن یزید جمیعاً عن حماد بن عیسٰی عن ربعی عن الفضیل بن یسار قال: قلت لأبی عبداللّٰهعلیہ السلام لمن کان الأمر حین قبض رسول اللّٰه؟ قال : لنا أهل البیت۔ فقلت: فکیف صار فی تمیم او عدی؟ قال: انك سألت فافهم الجواب، ان اللّٰه تعالٰی لما کتب ان یفسد فی الأرض وتنکح الفروج الحرام ویحکم بغیر ما انزل اللّٰه خلا بین أعدائنا وبین مرادهم من الدنیا حتٰی دفعونا عن حقنا وجری الظلم علی أیدیهم دوننا۔

(بحذفِ اسناد) فضیل بن یسارؓ سے روایت نقل ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! جب

رسولؐ خدا اس دنیا سے گئے تو اس وقت امرِ خلافت کن لوگوں کا حق تھا؟ آپؑ نے فرمایا: یہ حق ہم اہلِ بیتؑ کا تھا۔

مَیں نے عرض کیا: اگر یہ آپؑ اہلِ بیتؑ کا حق تھا تو پھر تیم اور عدی کے قبیلہ میں کیسے چلا گیا؟

آپؑ نے فرمایا: تم نے سوال کیا ہے تو اب اس کے جواب کو بھی سمجھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ زمین پر فساد ہوگا اور لوگوں میں زنا عام ہو جائے گا اور اللہ کی طرف سے نازل شدہ (دین) کے خلاف حکم کیا جائے گا تو اللہ نے ہمارے دشمنوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے اور دُنیاوی مرادیں پاتے ہیں حتیٰ کہ اُنھوں نے ہمارے حق کو غضب کیا اور ہمارے اُوپر ظلم کیا (یعنی اس ظلم سے اُنھوں نے ہمارے حق کو غضب کیا ہے)۔

جو کسی کو گمراہ کرے گویا اس نے اُسے قتل کر دیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن عثمان بن عيسٰى عن سماعة قال: قلت لأبى عبدالله عليه السلام: أنزل الله عزجل ﴿من قتل نفساً بغير نفس أو فساد فى الارض فكأنما قتل الناس جميعًا ومن أحياها فكأنما احيا الناس جميعاً﴾ قال: من أخرجها من ضلال الى الهدى فقد أحياها، ومن أخرجها من هدى الى ضلال فقد والله قتلها۔

(بحذف اسناد) سماعہ نے روایت نقل کی ہے کہ مَیں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خداوندِ متعال کے اس فرمان کی تفسیر پوچھی:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا

"جو بغیر قصاص کے کسی دشمن کو قتل کرے یا زمین میں فساد کی خاطر قتل کرے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جس نے ایک شخص

کو زندہ رکھا یعنی بچایا گویا اس نے تمام انسانیت کو بچایا اور زندہ رکھا"۔ (سورۂ مائدہ، آیت ۳۲)

آپؑ نے فرمایا: جس نے ایک انسان کو گمراہی سے نکال کر ہدایت میں داخل کیا گویا اس نے اس کو زندہ کیا اور جس نے کسی کو ہدایت سے نکال کر گمراہی میں داخل کیا تو خدا کی قسم اس نے اس کو قتل کیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو چن لیا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني أبي ومحمد بن الحسن عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن كليب بن معاوية الصيداوي قال: قال: أبو عبدالله جعفر بن محمد قال: حدثني أبي ومحمد بن الحسن عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن كليب بن معاوية الصيداوي قال: قال أبو عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: ما يمنعكم اذا كلمكم الناس أن تقولوا لهم ذهبنا من حيث ذهب الله واخترنا من حيث اختار الله، ان الله سبحانه اختار محمداً واخترنا آل محمد، فنحن متمسكون بالخيرة من الله عزوجل۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے فرمایا: جب تم لوگوں سے باتیں کرتے ہو تو کس چیز نے تمہیں منع کیا ہے کہ تم لوگوں سے کہو ہم اس راستہ پر چلتے ہیں، جس پر ہمیں اللہ چلاتا ہے اور ہم اس کو اختیار کرتے ہیں، جس کو اللہ نے اختیار کیا ہے۔ تحقیق! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چنا ہے اور ہم آل محمدؐ کو چنا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف جو خیر ہے اس سے تمسک کرنے والے ہیں۔

جس کا مَیں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنى أبو الحسن على بن أحمد القلانسى المراغى قال: حدثنا عبدالله بن محمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن الصالح قال: حدثنا موسٰى بن عثمان الخضرمى عن أبى اسحاق السبيعى عن زيد بن أرقم قال: سمعت رسول اللهﷺ بغدير خم يقول: ان الصدقة لا تحل لى ولا لأهل بيتى، لعن الله من ادعى الى غير أبيه، لعن الله من تولى الى غير مواليه، الولد لصاحب الفراش وللعاهر الحجر، وليس لوارث وصيته، ألا وقد سمعتم منى ورأيتمونى، ألا من كذب على متعمداً فليتبوأ مقعده من النار، الا وانى فرط لكم على الحوض ومكاثر بكم الامم يوم القيامة فلا تسوّدوا وجهى، ألا لاستنقذن رجالًا من النار وليستنقذن من يدى أقوام، ان الله مولاى وأنا مولى كل مؤمن ومؤمنة، ألا فمن كنت مولاه فهذا على مولاه۔

(بحذف اسناد) زید بن ارقمؓ نے روایت کی ہے: مَیں نے رسولؐ خدا سے غدیرِ خم کے مقام پر سُنا آپ نے فرمایا: تحقیق صدقہ میرے لیے اور میرے اہل بیتؑ کے لیے حرام ہے۔ خدا لعنت کرے اس شخص پر، جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے اور خدا لعنت کرے اس شخص پر، جو اپنے والد کے دشمنوں کے ساتھ محبت اور دوستی رکھے۔ (ممکن ہے اس سے مراد یہ ہو جو علیؑ اور نبیؐ کے دشمن کے ساتھ محبت اور دوستی رکھے، کیونکہ نبی اکرمﷺ کا فرمان ہے کہ مَیں اور علیؑ اس اُمت کے باپ ہیں تو اگر کوئی شخص ان کے دشمنوں کے ساتھ محبت کرے گا تو اس لعنت کا مستحق قرار پائے گا)۔ بچہ اس کا ہوگا جس کا فرش ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ (یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص شوہر دار عورت سے زنا کرے اور وہ حاملہ ہو جائے تو وہ بچہ اسی شخص کا ہوگا جس کی وہ بیوی ہے نہ کہ اس زانی کا اور اس کو سوائے جہنم کے پتھروں کے عذاب کے کچھ حاصل نہ ہوگا)۔ وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہوتی (یعنی وصیت ہمیشہ غیر وارث کے لیے ہوتی ہے، کیونکہ وارث کو تو خود بخود سب کچھ

مل جاتا ہے لہٰذا اس کے لیے وصیت کی ضرورت نہیں ہے)۔ آگاہ ہو جاؤ! جو کچھ مجھ سے سن رہے ہو (وہی بیان کرنا) اور جو کچھ مجھ سے دیکھ رہے ہو وہی نقل کرنا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو شخص جان بوجھ کر اور عمداً میری طرف جھوٹ کی نسبت دے گا (یعنی جو میں نے بیان نہیں کیا اس کو میرے حوالے سے نقل کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کا ٹھکانہ جہنم قرار دے گا (یعنی اس کو دوزخ میں داخل کرے گا)۔ آگاہ ہو جاؤ! میں قیامت کے دن حوضِ کوثر پر تمھارا خوشی کے ساتھ انتظار کروں گا اور میں تمھاری وجہ سے گزشتہ اُمتوں پر فخر و مباہات کروں گا لیکن تم مجھے شرمسار نہ کرنا۔ میں ضرور تم لوگوں کو جہنم کی آگ سے نجات دلاؤں گا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن اور مومنہ کا مولا ہوں اور جس جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا ہے۔

موسیٰؑ اور ہارونؑ جیسی منزلت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشريف الفاضل أبو محمد الحسن بن محمد بن يحيىٰ قال: حدثنا جدی أبو الحسن يحيىٰ بن الحسن قال: حدثنا يحيىٰ بن احمد بن أبی بكر الزهری أبومصعب قال: حدثنا يوسف بن الماجشون عن محمد بن المنكدر قال: سمعت سعيد بن المسيب يقول: سألت سعد بن أبی وقاص اسمعت من رسولؐ الله يقول لعلی أنت منی بمنزلة هارون من موسىٰ ألا انه ليس معی نبی؟ قال: نعم۔ فقلت: أنت سمعته؟ قال: فأدخل اصبعيه فی اذنيه وقال: نعم والا فاستكتا۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن منکدر نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے سعد بن ابی وقاص سے سوال کیا: کیا تو نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے علیؑ کے لیے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کو میرے ساتھ وہی منزلت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی اور نبی نہیں ہو سکتا۔ آپ میرے بعد نبی نہیں ہیں (یعنی آپ میرے ساتھ منصبِ نبوت و رسالت میں شریک نہیں اس کے علاوہ تمام فضائل و کمالات میں میرے ساتھ شریک ہیں)۔

سعد نے کہا: ہاں! میں نے یہ سنا ہے۔

پھر میں نے کہا: کیا واقعی تو نے نبی اکرمؐ سے سنا ہے؟
سعد نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھیں اور کہا: ہاں! لیکن پھر وہ دونوں اس کے بعد خاموش ہو گئے۔

رسولؐ خدا سے حوض کے بارے میں سوال

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي الزعفراني عن ابراهيم ابن محمد الثقفي قال: حدثنا أبوجعفر السعدي قال: حدثنا يحيٰى بن عبدالحميد الجماني قال: حدثنا قيس بن الربيع قال: حدثنا سعد بن ظريف عن الأصبغ بن نباتة عن أبي أيوب الانصاري ان رسول الله ﷺ سئل عن الحوض فقال: اما اذا سألتموني عنه .فأخبركم، ان الحوض اكرمني الله به وفضلني على من كان قبلي من الأنبياء، وهو ما بين أيلة وصنعاء فيه من الآنية عدد نجوم السماء، يسيل فيه خليجان من الماء ماؤه أشد بياضاً من اللبن وأحلى من العسل،حصاه الزمرد والياقوت بطحاؤه مسك اذفر شرط مشروط من ربي لا يرده أحد من اُمتي الا النقية قلوبهم الصحيحة نياتهم المسلمون للوصي من بعدي الذين يعطون ما عليهم في يسر ولا يأخذون ما عليهم في عسر، يذود عنه يوم القيامة من ليس من شيعته كما يذود الرجل البعير الأجرب من ابله من شرب منه لم يظمأ أبداً۔

(بحذف اسناد) ابوایوب انصاری سے روایت ہے: آپ نے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا سے حوضِ کوثر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: اب اگر تم لوگوں نے حوض کے بارے میں سوال کر ہی لیا ہے تو پھر اس کا جواب بھی سنو۔ میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ یہ حوض کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: حوض وہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت و کرامت

عطا فرمائی ہے اور مجھے گزشتہ تمام انبیاء و رُسل پر فضیلت عطا فرمائی۔ اس کی نہر کی چوڑائی اس قدر ہے جس قدر اَیلہ اور صنعا دونوں مقامات کے درمیان فاصلہ ہے اور اس حوض پر آسمان کے ستاروں کے برابر پیالے ہوں گے اور اس میں پانی جاری ہوگا اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا اور اس کی تہ میں کنکریاں، زمرد اور یاقوت ہوں گی اور اس کی تہہ کی ریت کستوری ہوگی اور اس سے زیادہ خوشبو والی ہوگی اور کے لیے میرے پروردگار کی طرف سے شرط کے ساتھ مشروط ہوگی اور میری اُمت میں سے کوئی شخص اس حوض پر وارد نہیں ہوگا مگر وہ کہ جن کا دل پاک اور نیت صاف ہوگی اور میرے بعد میرے وصی (برحق) پر ایمان رکھنے والے ہوں گے اور جن کے لیے آسان ہوگا، اس کو عطا کرنے والے ہوں گے اور جوان کے لیے مشکل ہوگا، اس کو اخذ نہیں کرتے ہوں گے۔ جو لوگ شیعہ نہیں ہوں گے، ان کو قیامت کے دن حوض سے اس طرح دُور کیا جائے گا جس طرح ایک انسان اجنبی اونٹ کو اپنے اونٹوں سے اس وقت دُور کرتا ہے جب وہ ان کو پانی پلانا چاہتا ہے اور وہ کبھی حوض سے سیراب نہیں ہوں گے۔

پانچ واجب نمازوں کے بارے میں سوال ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبى عمير عن عائذ الاحمسى قال: دخلت على سيدى أبى عبدالله عليه السلام فقلت: السلام عليك يابن رسول الله۔ فقال: وعليك السلام، والله انا لولده وما نحن بذوى قرابته۔ ثم قال لى: ياعائذ اذا لقيت الله عزوجل بالصلوات الخمس المفروضات لم يسألك الله عما سوى ذٰلك۔قال: فقال له اصحابنا أى شئ كانت مسألتان حتٰى اجابك بهذا؟قال: ما بدأت بسؤال ولكنى رجل لا يمكننى قيام الليل وكنت خائفاً ان اوخذ بذٰلك فأهلك، فابتدأنى عليه السلام بجواب ما كنت أريد أن أساله عنه۔

(بحذفِ اسناد) عائذ احمسی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے مولا و آقا

اپنے سردار ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! آپؑ پر سلام ہو۔ آپؑ نے جواب میں فرمایا: علیک السلام اور آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! ہم اللہ کی اولاد ہیں اور نہ ہی ہماری اللہ سے کوئی رشتہ داری ہے۔ پھر آپؑ نے مجھے فرمایا: اے عائذ! جب تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو تجھ سے پانچ واجب نمازوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا ان کے علاوہ کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز قبول ہو گئی تو سب کچھ قبول ہو جائے گا اور اس کے بارے میں ہی نبی اکرمؐ نے حدیث میں فرمایا۔ اگر نماز قبول ہو گئی تو سب اعمال قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز رد کر دی گئی تو سب کچھ رد کر دیا جائے گا)۔

راوی کہتا ہے: ہمارے ساتھیوں نے عائذ سے کہا: وہ کون سے دو سوال تھے جو تو نے کیے جن کے جواب میں آپؑ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اس نے کہا: میں نے کوئی سوال نہیں کیا تھا لیکن میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جو نماز شب پر قدرت نہیں رکھتا تھا اور اس کے بارے میں اکثر خوف زدہ رہتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ نماز شب کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤں۔ پس امامؑ نے خود ہی ابتدا فرمائی اور جو میں سوال کرنا چاہتا تھا، اس کا جواب ارشاد فرما دیا۔

امام رضاؑ نے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم عبدالله بن علي الموصلي قال: أخبرني أبو الحسن علي بن حاتم القزويني قال: حدثنا أحمد بن محمد الموصلي العاصمي قال: أخبرنا علي بن الحسين عن العباس بن علي الشامي قال: سمعت الرضا علي بن موسى عليه السلام يقول: كلما أحدث العباد من الذنوب ما لم يكونوا يعلمون أحدث لهم من البلاء مالم يكونوا يعرفون.

(بحذف اسناد) عباس بن علی شامی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات بندے ایسے گناہ سے دوچار ہو جاتے ہیں جن کو انھوں نے انجام نہیں دیا ہوتا اور بعض ایسی بلاؤں اور

مصیبتوں سے ان کا سامنا ہوتا ہے جن کو وہ جانتے تک نہیں ہوتے۔

قیامت کے دن تم میں سے زیادہ میرے قریب کون ہوگا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثني أبي عن سعد بن عبدالله عن أحمد ابن محمد بن عيسیٰ عن بكر بن صالح عن الحسن بن على عن عبدالله بن ابراهيم عن الحسن بن زيد عن جعفر بن محمد عليه السلام عن أبيه عن جده قال: قال رسول اللهﷺ: أقربكم غداً منى فى الموقف أصدقكم للحديث، وأداكم للأمانة، وأوفاكم بالعهد، وأحسنكم خلقاً، وأقربكم من الناس۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم سب میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جو تم میں بات کا زیادہ سچا، امانت کا ادا کرنے والا، وعدہ زیادہ پورا کرنے والا اور اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہوگا اور لوگوں کے زیادہ قریب رہنے والا ہوگا۔

چار کے پہلو میں چار چیزیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثنا محمد بن يعقوب عن على بن ابراهيم ابن هاشم عن محمد بن عيسیٰ عن يونس بن عبدالرحمٰن عن محمد بن زياد عن رفاعة بن موسیٰ قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمدؑ يقول: أربع فى التوراة والى جنبهن أربع: من أصبح على الدنيا حزيناً فقد أصبح على ربه ساخطاً، ومن أصبح يشكو مصيبة نزلت به فانما يشكو ربه، ومن أتى غنياً فتضعضع له ليصيب من دنياه ذهب ثلثا دينه، ومن دخل النار ممن قرأ القرآن فانما هو ممن كان يتخذ آيات

الله هزواً۔ والاربع التی الی جنبهن: کما تدین تدان، ومن ملك استأثر، ومن لم يستشر قدم، والفقر هو الموت الاكبر۔

(بحذف اسناد) رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رات میں چار ایسی چیزیں ہیں جن کے پہلو میں بھی چار چیزیں ہیں:

1. جو شخص اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا کے بارے میں غم زدہ ہے تو وہ اپنے رب پر ناراض ہے۔
2. جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ وہ مصیبت کا شکوہ کرتا ہے جو اس پر نازل ہوئی ہے تو گویا وہ اپنے رب کا شکوہ کر رہا ہے۔
3. جو شخص کسی غنی اور امیر کے پاس آتا ہے تاکہ اس سے دنیا کی کوئی چیز حاصل کرے تو اس کا دو تہائی ایمان چلا گیا۔
4. وہ بندہ جہنم میں داخل ہوگا جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے، جب کہ وہ قرآن کا مذاق اُڑانے والا ہے (یعنی تلاوت کرتا ہے عمل نہیں کرتا)۔

جو قاری قرآن میں داخل ہوگا تو گویا وہ ان میں سے پہلے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہوں گے۔

اور وہ چار چیز جو ان کے پہلو میں ہیں وہ یہ ہیں:

① جیسا کرو گے، ویسا ہی بھرو گے ② جو مالک ہوگا، وہ متاثر ہوگا ③ جو شخص شر پسند نہیں، وہ مقدم ہے اور ④ فقر و ناداری سب سے بڑی موت ہے۔

حمیری کے دو شعر

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوعبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: وجدت بخط محمد بن القاسم بن مهرويه قال: حدثني الحمدوني الشاعر قال: سمعت الرياشي ينشد للسيد بن محمد الحميري:

ان امرءاً خصمه أبوحسن
لعازب الرأى داحض الحجج

لا يقبل الله منه معذرة
ولا يلقيه حجة الفلج

(بحذف اسناد) حمدونی شاعر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ریاشی سے سنا، اس نے سید بن محمد حمیری کے لیے دو شعر پڑھے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے

ان امرءاً خصمه أبوحسن
لعازب الرأى داحض الحجج

''تحقیق! جس شخص کا مد مقابل ابوحسن ہو گا، ضرور اس کی رائے حق سے دور اور اس کی تمام دلیلیں بالکل باطل ہوں گی''۔

لا يقبل الله منه معذرة
ولا يلقيه حجة الفَلج

''ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ کوئی عذر قبول نہیں کرے گا اور اس کی کامیابی کی کوئی دلیل اس کو القا نہیں کرے گی''۔

علیؑ نے تلوار کیوں نہ اُٹھائی؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى مظفر بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد بن أبى الثلج قال: حدثنا احمد بن موسٰى الهاشمى قال: حدثنا حماد الشياشى قال: حدثنا الحسن بن الراشد البصرى قال: حدثنا على بن الحسن الميثمى عن ربعى عن زرارة قال: قلت لأبى عبدالله عليه السلام: ما منع أمير المؤمنين عليه السلام أن يدعو الناس الى نفسه ويجرد فى عدوه سيفه؟ فقال: تخوف أن يرتدوا ولا يشهدوا أن محمداً رسولُ الله۔

(بحذف اسناد) جناب زرارہؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: وہ کیا وجہ تھی جس کی بنا پر امیر المومنینؑ نے لوگوں کو اپنی طرف دعوت نہیں دی اور اپنے دشمن کے مقابلے میں تلوار نہیں اُٹھائی؟ آپؑ نے فرمایا: اس خوف سے کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور محمد رسولؐ اللہ کی گواہی دینے

سے (بھی) انکار کردیں۔

اس نے خدا اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ بولا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوحفص عمر بن محمد الزيات قال: حدثنا أبوالحسن على بن العباس قال: حدثنا احمد بن منصور الرمادی قال: حدثنا عبدالرزاق قال: حدثنا ابن عيينه قال: حدثنا عمار الدهنى قال: سمعت أبا الطفيل يقول: جاء المسيب بن نجية الى امير المؤمنين علیہ السلام متلبباً بعبد الله بن سبأ فقال له امير المؤمنين علیہ السلام: ما شأنك؟ فقال: يكذب على الله وعلى رسوله۔ فقال: ما يقول؟ قال: فلم اسمع مقالة المسيب وسمعت أمير المؤمنينؑ يقول: هيهات هيهات الغضب ولكن يأتيكم راكب ألد عليه يشد حقوها بوضينها لم يقض تفثًا من حج ولا عمرة فيقتلونه يريد بذلك الحسين بن على عليهما السلام۔

(بحذف اسناد) عمار دہنی نے روایت کی ہے: میں نے ابوالطفیل سے سنا ہے، وہ بیان کرتا ہے: مسیب بن نجیہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور وہ اس حالت میں تھا کہ اس نے عبداللہ بن سبا کے گریبان کو پکڑا ہوا تھا۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا: اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اس نے کیا کہا ہے؟ وہ بیان کرتا ہے: میں نے مسیب کی گفتگو کو نہیں سنا، البتہ امیر المومنینؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: دُور ہو جاؤ، دُور ہو جاؤ اور اس سے غصہ ترک کر دو لیکن تمھارے پاس ایک ایسا سوار آئے گا جس کے کھوے سخت ہو چکے ہوں گے اور حج اور عمرہ کی گرد اس کے جسم سے ختم نہیں ہوئی ہو گی۔

تم اس کو بھی قتل کر دو گے۔ اس گفتگو سے مراد حسین ابن علیؑ تھے (یعنی کہ حسین ابن علیؑ کو بھی قتل کر دو گے)۔

ایمان کا کمال چار چیزوں سے ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني أبي عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد ابن عيسٰى عن علي بن الحكم عن أبي سعيد القماط عن المفضل بن عمر قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لا يكمل ايمان العبد حتٰى يكون فيه خصال أربع: يحسن خلقه، وتسخو نفسه، ويمسك الفضل من قوله، ويخرج الفضل من ماله۔

(بحذف اسناد) مفضل بن عمر نے روایت بیان کی ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ اس میں چار خصوصیتیں پائی جائیں:

① اس کا اخلاق اچھا ہو

② وہ اپنے نفس کو حقیر قرار دے

③ زبان سے فضل کو ترک کرے یعنی وہ زبان کا سچا ہو اور اپنے مال سے بھی فضل نکالتا ہو یعنی اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہو۔

نواں باب

لمبی آرزوئیں آخرت کو فراموش کرادیتی ہیں

(أخبرنا) الشيخ الأجل المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن ابن على الطوسى رحمه الله بمشهد مولانا أمير المؤمنين على بن أبى طالب صلوات الله عليه فى جمادى الأولى سنة تسع وخمس مائة قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه فى صفر سنة ست وخمسين وأربع مائة قال: أخبرنا الشيخ السعيد أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: أخبرنا أبو حفص عمر بن محمد الصيرفى قال: حدثنا محمد بن مخلد بن حفص قال: حدثنا محمد بن الوليد قال: حدثنا غندر بن محمد قال: حدثنا سعيد عن سلمة بن كهيل عن أبى الطفيل قال: قال أمير المؤمنين على بن ابى طالب عليه السلام فى خطبة له: ان اخوف ما أخاف عليكم طول الأمل واتباع الهوى، فأما طول الأمل فينسى الآخرة، واما اتباع الهوى فيضل عن الحق ألا وان الدنيا قد تولت مدبرة وان الآخرة قد أقبلت مقبلة، ولكل واحدة منهما بنون فكونوا من أبناء الآخرة ولا تكونوا من أبناء الدنيا، فان اليوم عمل ولا حساب وغداً حساب ولا عمل۔

(بحذف اسناد) ابوالطفیل سے روایت ہے: انھوں نے امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

تمھاری لمبی لمبی آرزوئیں اور خواہشات آخرت کو فراموش کر دیتی ہیں اور خواہشاتِ نفس کی اتباع حق سے گمراہ کر دیتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! دنیا تمھارے پیچھے رہ جانے والی ہے اور

آخرت تمہارے سامنے ہے اور ان دونوں کے چاہنے والے ہیں۔ پس تم دنیا کے چاہنے والے نہ بنو بلکہ آخرت کے چاہنے والے بنو۔ تحقیق! آج عمل کا دن ہے، آج حساب نہیں ہوگا، اور کل (یعنی قیامت کے دن) حساب کا دن ہے، عمل کا دن نہیں ہے۔

جو قرآن کے موافق ہو، اس کو اخذ کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثنا محمد بن يعقوب قال: حدثنا علي ابن ابراهيم بن هاشم عن أبيه عن محمد بن عيسٰى عن يونس بن عبدالرحمٰن عن عمرو بن شمر عن جابر قال: دخلنا على أبي جعفر محمد بن علي عليهما السلام ونحن جماعة بعد ما قضينا نسكنا فودعناه وقلنا له: اوصنا يابن رسول الله۔ فقال: ليعن قويكم ضعيفكم، وليعطف غنيكم على فقيركم، ولينصح الرجل أخاه كنصحه لنفسه، واكتموا أسرارنا ولا تحملوا الناس على اعناقنا، وانظروا أمرنا وما جاء كم عنا، فان وجدتموه للقرآن موافقاً فخذوا به وان لم تجدوه موافقاً فردوه، وان اشتبه الامر عليكم فيه فقفوا عنده وردوه الينا حتّٰى نشرح لكم من ذٰلك ما شرح لنا، واذا كنتم كما أوصيناكم لم تعدوا الى غيره فمات منكم ميت قبل أن يخرج قائمنا كان شهيداً، ومن أدرك منكم قائمنا فقتل معه كان له أجر شهيدين، ومن قتل بين يديه عدواً لنا كان له أجر عشرين شهيداً۔

(بحذف اسناد) جناب جابرؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: ہم حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم ایک جماعت تھے۔ جتنی دیر ہم نے چاہا آپؑ کی خدمت میں رہے اور جب ہم نے اجازت لینا چاہی تو اس وقت ہم نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! آپؑ ہمیں نصیحت فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ضروری ہے کہ تمہارا طاقتور کمزور کی مدد کرے۔ تمہارا امیر اور دولت

مند فقیر و نادار پر مہربانی کرے اور ضروری ہے کہ تم میں سے ہر ایک بندہ اپنے دوسرے بھائی کو اس طرح اچھی نصیحت کرے، جس طرح وہ اپنے نفس کو نصیحت کرتا ہے۔ اپنے اسرار و رموز کو دوسروں سے پوشیدہ رکھو اور لوگوں کو اپنی گردنوں پر سوار مت ہونے دو۔ ہمارے امر کی طرف دیکھو اور جو کچھ ہماری طرف سے نقل ہو کر تمھارے پاس آئے اس کو دیکھو۔ اگر تم اس کو قرآن کے موافق پاؤ تو اس کو قبول کرو اور اگر اس کو قرآن کے مخالف پاؤ تو اس کو رد کر دو، کیونکہ وہ ہماری طرف سے نہیں ہے اور اگر کوئی امر تمھارے لیے مشتبہ ہو جائے تو اس پر رُک جاؤ اور اس کو ہماری طرف واپس پلٹا دو، یہاں تک کہ ہم اس کی تمھارے لیے شرح وضاحت اسی طرح کر دیں، جیسے وہ ہمارے لیے بیان کی گئی ہے اور جب تم کر سکو تو جو کچھ ہم تمہیں وصیت کرتے ہیں اس کو ہمارے غیروں سے بیان نہ کرو۔ تم میں سے جو ہمارے قائمؑ (یعنی آخری امامؑ) کے ظہور سے پہلے مر جائے گا، وہ شہید ہے اور جو ہمارے قائمؑ کے زمانہ کو پائے اور اُن کے ساتھ مل کر جنگ کرے گا، اُسے دو شہیدوں کے برابر اجر ملے گا اور جو ان کے سامنے ہمارے کسی دشمن کو قتل کرے گا، اسے بیس شہیدوں کے برابر اجر عطا کیا جائے گا۔

علیؑ کا دشمن، خدا کا دشمن ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مسعود عن أبيه عن أبي النضر محمد بن مسعود العياشي قال: حدثنا القاسم بن محمد قال: حدثنا محمد بن اسماعيل قال: أخبرنا على بن صالح قال: حدثنا سفيان بياع الحرير قال: حدثنا عبدالمؤمن الانصارى عن أبيه عن انس بن مالك قال: سألته من كان اثر الناس عند رسولؐ الله فيما رأيت؟ قال: ما رأيت أحداً بمنزلة على بن أبى طالب، كان يبعثنى فى جوف الليل اليه فيستخلى به حتٰى يصبح، هذا كان له عنده حتٰى فارق الدنيا۔ قال: ولقد سمعت رسول الله ﷺ وهو يقول: يا أنس تحب علياً؟ قلت: يارسولؐ الله والله انى لأحبه لحبك اياه۔ فقال: اما انك ان

أحبيته احبك الله وان أبغضته أبغضك الله وان ابغضك الله اولجك فى النار۔

(بحذف اسناد) عبدالمومن انصاری نے اپنے والد سے اور انھوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انس بن مالک سے سوال کیا کہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے وہ بیان کریں کہ تمام لوگوں میں سے رسولؐ خدا کے نزدیک زیادہ محترم ومکرم کون تھا؟ انس نے کہا: میں نے لوگوں میں سے کسی کو بھی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی منزلت ومقام پر فائز نہیں دیکھا۔ رسولؐ خدا نے آدھی رات کے وقت مجھے علیؑ کی طرف روانہ فرمایا، تاکہ میں آپؑ کو بلا کر لے آؤں۔ جب علیؑ تشریف لائے تو آپؐ ساری رات ان کے ساتھ تنہائی میں راز ونیاز کرتے رہے، یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور یہ مقامِ علیؑ آپؐ کے ساتھ ہمیشہ رہا، یہاں تک کہ رسولؐ خدا کی رحلت ہوگئی۔ انس کہتے ہیں: میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے انس! تم علیؑ سے محبت رکھتے ہو۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! خدا کی قسم، میں علیؑ سے اس لیے محبت کرتا ہوں، کیونکہ آپؐ علیؑ سے محبت کرتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: اگر تو علیؑ سے محبت کرے گا تو اللہ تیرے ساتھ محبت کرے گا اور اگر تو علیؑ سے بغض رکھے گا تو اللہ تیرے ساتھ بغض رکھے گا اور اگر اللہ تیرے ساتھ بغض وعداوت رکھے گا تو ضرور تجھے جہنم میں داخل کرے گا۔

وہی اصحاب الیمین ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني المظفر بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن أحمد بن أبي الثلج قال: حدثنا أحمد ابن محمد بن موسىٰ الهاشمي قال: حدثنا محمد بن عبدالله الذارى عن أبيه عن الحسن بن محبوب عن أبي زكريا الموصلي عن جابر عن أبي جعفر عن أبيه عن جده عليهم السلام ان رسول اللهﷺ قال لعلي: أنت الذى احتج الله بك فى ابتدائه الخلق حيث اقامهم أشباحاً فقال لهم: ألست بربكم؟ قالوا: بلىٰ۔ قال:

ومحمد رسولی؟ قالوا: بلی۔ قال: وعلی بن أبی طالب وصیی؟ فأبی الخلق جمیعًا الا استکباراً وعتواً من ولایتك الا نفر قلیل وهم أقل القلیل وهم أصحاب الیمین۔

(بحذف اسناد) حضرت جابرؓ نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے جد (امام حسینؑ) سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ وہ ہیں جس کے ذریعے اللہ نے ابتدائے خلقت کے وقت جب اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کے اشباح کو کھڑا کیا اور ان سے فرمایا: کیا میں تمھارا پروردگار نہیں ہوں؟

سب نے عرض کیا: کیوں نہیں! پھر فرمایا: کیا محمدؐ میرا رسول نہیں ہے؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: کیا علی ابنِ ابی طالبؑ میری طرف سے جانشین اور وصی نہیں ہے؟ پس تمام مخلوق نے انکار کر دیا اور ان کا انکار نہیں تھا مگر تکبر اور نافرمانی کی وجہ سے، سوائے چند لوگوں کے کہ جنھوں نے انکار نہ کیا۔ تمھارے وہی لوگ اصحابِ یمین ہیں (کہ جو کامیاب ہونے والے ہیں)۔

زیاد بن مرجانہ ملعون کا کوفہ میں اقدام

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوعبداللّٰه محمد بن عمران قال: حدثنا ابن درید قال: حدثنا الرقاشی قال: حدثنا عمر بن بکیر عن ابن الکلبی عن ابی مخنف عن کثیر بن الصلت قال: جمع زیاد بن مرجانة الناس برحبة الکوفة لیعرضهم علی البراءة من امیر المؤمنین علی بن أبی طالب علیہ السلام والناس من ذٰلك فی کرب عظیم، فاغفیت فاذا أنا بشخص قد سدما بین السماء والارض فقلت له: من أنت؟ فقال أنا النقاد ذو الرقبة ارسلت الی صاحب القصر، فانتبهت مذعوراً واذا غلام لزیاد قد خرج الی الناس فقال: انصرفوا فان الأمیر عنکم مشغول۔ وسمعنا الصیاح من داخل القصر فقلت فی ذٰلك:

ما كان منتهياً عما أراد بنا
حتى تناوله النقاد ذو الرقبة
فأسقط الشق منه ضربة ثبتت
كما تناول ظلما صاحب الرحبة

(بحذف اسناد) کثیر بن صلت سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: زیاد بن مرجانہ نے کوفہ کے ایک بڑے میدان میں لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اپنی بیزاری کا اعلان کریں۔ لوگ اس مطالبہ کی وجہ سے بہت زیادہ کرب اور پریشانی میں مبتلا تھے۔ مَیں وہاں پر سو گیا اچانک میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے سامنے ہے جو زمین و آسمان کے درمیان حائل ہے۔ میں نے اس سے کہا: تو کون ہے؟ اس شخص نے کہا: میں نقاد ذو رقبہ ہوں جو اس محل کے مالک کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ مَیں خوف زدہ ہو کر بیدار ہوا کہ اتنے میں زیاد کا ایک غلام لوگوں کی طرف آیا اور اس نے کہا: اے لوگو! تم سب جاؤ کیونکہ امیر کو تم سے کوئی سروکار نہیں رہا اور اس نے محل کے اندر سے ایک چیخ سنی۔ میں نے اس کے بارے میں کہا:

ما كان منتهياً عما أراد بنا
حتى تناوله النقاد ذو الرقبة

''زیاد نے جو ہمارے بارے میں ارادہ کیا تھا وہ اس سے باز آنے والا نہیں تھا مگر اس کو نقاد ذوالرقبہ نے پالیا ہے''۔

فأسقط الشق منه ضربة ثبتت
كما تناول ظلما صاحب الرحبة

''اس سے شق ساقط ہو گئی اور ایک ضرب اس کے لیے ثابت ہو گئی جیسا کہ رحبہ والے نے ظلم کو اخذ کیا ہے''۔

جو شخص مومن کی عزت کی حفاظت کرے، اس کے لیے جنت ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ قال: أخبرنا أبوعلی محمد بن همام قال: حدثنا حميد بن زياد قال: حدثنا ابراهيم بن

عبیداللہ قال: حدثنا الربیع بن سلیمان عن اسماعیل بن مسلم السکونی عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من رد عن عرض أخیہ المسلم المؤمن کتب من أھل الجنۃ البتۃ، ومن أتی الیہ معروف فلیکاف، فان عجز فلیثن بہ، فان لم یفعل فقد کفر النعمۃ۔

(بحذف اسناد) اسماعیل بن مسلم سکونی نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان مومن بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا۔ یعنی حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ضرور اہل جنت میں سے قرار دے گا اور جو کسی مومن بھائی کے لیے نیکی کو انجام دیتا ہے اس کے لیے کافی ہے۔ اگر وہ اس سے بھی عاجز ہو تو اسے کم از کم مومن کی تعریف کرنی چاہیے اور اگر وہ اتنا بھی نہیں کر سکتا تو اس نے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا ہے۔

عثمان بن عفان کی بیعت کی گئی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی المظفر بن محمد البلخی قال: حدثنا محمد بن احمد بن أبی الثلج قال: أخبرنی عیسیٰ ابن مھران قال: أخبرنی الحسن بن الحسین قال: حدثنا الحسین بن عبدالکریم عن جعفر بن زیاد الاحمر عن عبدالرحمٰن بن جندب عن أبیہ جندب ابن عبداللہ قال: دخلت علی أمیرالمؤمنین وقد بویع لعثمان بن عفان فوجدتہ مطرقاً کئیباً، فقلت لہ: ما أصابک جعلت فداک من قومک؟ فقال: صبر جمیل۔ فقلت: سبحان اللہ انک لصبور قال: فما صنع ماذا قلت تقوم فی الناس وتدعوھم الی نفسک وتخبرھم انک أولی بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبالفضل والسابقۃ وتسألھم النصر علی ھؤلاء المتظاھرین علیک، فان أجابک عشرۃ من مائۃ شددت بالعشر علی المائۃ، فان دانوا لک کان ذٰلک ما أحببت وان أبوا قاتلھم، فان ظھرت علیھم فھو سلطان اللہ

الذی أتاہ نبیہﷺ وکنت أولی بہ منھم، وان قتلت فی طلبہ قتلت ان شاء اللّٰہ شھیداً وکنت أولی بالعذر عنداللّٰہ لأنک احق بمیراث رسولؐ اللّٰہ۔

فقال أمیر المؤمنینؑ : أتراہ یاجندب کان یبایعنی عشرۃ من مائۃ؟ فقلت: أرجو ذٰلک۔ فقال: لکنی لا أرجو ولا من کل مائۃ اثنان وسأخبرک من این ذٰلک، انما ینظر الناس الی قریش وان قریشاً یقول ان آل محمد یرون لھم فضلًا علی سائر قریش وانھم أولیاء ھذا الامر دون غیرھم من قریش، وانھم ان ولوہ لم یخرج منھم ھذا السلطان الی أحد أبداً ومتی کان فی غیرھم تداولوہ بینھم، ولا واللّٰہ لا یدفع الینا ھذا السلطان قریش أبداً طائعین۔

قال: فقلت أفلا ارجع وأخبر الناس مقالتک ھذہ وأدعوھم الی نصرک؟ فقال: یاجندب لیس ذا زمان ذٰلک۔ فقال جندب: فرجعت بعد ذٰلک الی العراق، فکنت کلما ذکرت من فضل امیر المؤمنین علی بن أبی طالبؑ شیئا زبرونی ونھرونی حتٰی رفع ذٰلک من قولی الی الولید بن عقبۃ، فبعث الی فحبسنی حتٰی کلم فیَّ فخلی سبیلی۔

(بحذفِ اسناد) جندب بن عبداللہ نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب عثمان بن عفان تیسرے حکمران کی بیعت کی گئی تو مَیں امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مَیں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! آپؑ کے ساتھ اس قوم نے کیا سلوک کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اے جندب! جو کیا گیا ہے اس پر صبر ہی اچھا ہے۔

میں نے عرض کیا: سبحان اللہ! آپؑ صبر ہی کرتے رہیں گے؟ آپؑ نے فرمایا: اے جندب! میں کیا کروں؟ میں نے کہا: آپ اُٹھیں اور لوگوں میں کھڑے ہو جائیں اور ان کو اپنی طرف بلائیں اور اپنے حق کی دعوت دیں اور ان کو بتائیں کہ نبی اکرمؐ کے ساتھ میں زیادہ قرب اور اولویت رکھتا ہوں اور میں ان سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں اور میں ان سب سے اسلام میں سبقت رکھتا ہوں اور لوگوں سے ان کے خلاف اپنے حق میں مدد طلب کریں۔ اگر ان لوگوں

میں سے دس لوگوں نے بھی آپؑ کی دعوت کو قبول کر لیا اور آپؑ کی آواز پر لبیک کہہ دیا تو آپؑ ان کے ذریعے سو پر بھی غلبہ حاصل کر لیں گے۔ اگر وہ آپؑ کے قریب آ جاتے ہیں تو جو آپؑ چاہتے ہیں وہ آپؑ کو حاصل ہو جائے گا اور اگر وہ انکار کرتے ہیں تو ان کے خلاف جہاد کریں۔ اگر آپؑ نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا تو وہ حاکمیت جن کو نبی اکرمؐ لے کر آئے تھے آپؑ وہ حاصل کر لیں گے اور ان لوگوں کی نسبت آپؑ اس حاکمیت کے زیادہ مستحق اور سزاوار ہیں اور اگر آپؑ اس کو حاصل کرنے میں قتل ہو جاتے ہیں تو ان شاء اللہ آپؑ شہید ہیں اور اللہ کے سامنے آپؑ کا عذر قبول ہوگا کیونکہ آپؑ میراثِ رسولؐ کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے جندب! کیا تو گمان کرتا ہے کہ سو میں سے دس آدمی میری بیعت کر لیں گے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! میں گمان کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: لیکن میں گمان نہیں کرتا۔ میں امید نہیں کرتا کہ سو میں سے دو بھی میری بیعت کریں گے اور اس کے بارے میں مَیں تجھے بتاتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ لوگوں کی نظریں قریش کی طرف لگی ہوئی ہیں اور قریش گمان کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا کی آل ہم ہیں اور ہم لوگوں کی نسب فضیلت رکھتے ہیں اور ہم (یعنی قریش) باقی لوگوں کی نسبت اس امرِ خلافت کے زیادہ مستحق ہیں اور تحقیق! قریش کسی غیر کی طرف اس امرِ خلافت اور سلطنت کو اصلاً نہیں جانے دیں گے اور جب یہ ان کے غیر میں چلی گئی تو وہ ایک دوسرے کو مٹاتے رہیں گے۔ نہیں، خدا کی قسم، نہیں! یہ قریش کبھی راضی خوشی اور اطاعت کرتے ہوئے اس سلطنت کو ہمارے سپرد نہیں کریں گے۔

جندب کہتا ہے: میں نے عرض کیا: کیا میں لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو آپؑ کی اس گفتگو کے بارے میں اطلاع دوں اور ان کو آپ کی مدد کرنے کی دعوت دوں؟ آپؑ نے فرمایا: اے جندب! نہیں! ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔

جندب کا بیان ہے: اس کے بعد میں وہاں سے عراق کی طرف چلا گیا اور مَیں جب بھی امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل کو بیان کرتا تو عراق والے مجھے سختی سے روکتے اور میری سرزنش کرتے، یہاں تک کہ میری گفتگو ولید بن عقبہ (حاکمِ عراق) کے پاس پہنچ گئی۔ اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مجھے گرفتار کر لیا پھر میرے بارے میں اس سے بات کی گئی تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔

سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی قدر کی معرفت رکھتا ہو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن على بن خالد المراغى قال: حدثنا أحمد بن الصلت قال: حدثنا حاجب بن الوليد قال: حدثنا الوصاف بن صالح قال: حدثنا أبواسحاق عن خالد ابن طلق قال: سمعت اميرالمؤمنينؑ يقول: ذمتى بما أقول رهينة وأنا به زعيم انه لا يهيج على التقوى زرع قوم، ولا يظمأ على التقوى سنخ أصل ، ألا ان الخير كل الخير فيمن عرف قدره، وكفى بالمرء جهلًا ان لا يعرف قدره، ان ابغض خلق اللّٰه الى اللّٰه رجل قمش علماً من اغمار غشوة وأوباش فتنة، فهو فى عمى عن الهدىٰ الذى أتى من عند ربه وضال عن سنة نبيهﷺ ، يظن ان الحق فى صحفه، كلا والذى نفس ابن أبى طالب بيده قد ضل وضل من افترى، سماه رعاع الناس عالماً ولم يكن فى العلم يوماً سالماً، بكر فاستكثر مما قل منه خير ما كثر حتٰى اذا ارتوى من غير حاصل واستكثر من غير طائل جلس للناس مقيتاً ضامناً لتخليص ما اشتبه عليهم، فان نزلت به احدى المبهمات هيأ لها حشواً من رأيه، ثم قطع على الشبهات خباط جهالات ركابُ عشوات، فالناس من علمه فى مثل غزل العنكبوت، لا يعتذر مما لا يعلم فيسلم ولا يعض على العلم بضرس قاطع فيغنم، تصرخ منه المواريث وتبكى من قضائه الدماء ويستحل به الفروج الحرام، غير ملئ واللّٰه باصدار ما ورد عليه ولا نادم على ما فرط منه، واولئك الذين حلت عليهم النياحة وهم أحياء۔

فقام رجل فقال: يا أمير المؤمنين فمن نسأل بعدك وعلى ما نعتمد؟ فقال استفتحوا بكتاب اللّٰه، فانه امام مشفق، وهاد مرشد، وواعظ ناصح، ودليل يؤدى الى جنة اللّٰه عزوجل۔

(بحذف اسناد) خالد بن طلق نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے امیر المومنین حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں بیان کر رہا ہوں میں اس کا ذمہ دار ہوں اور اس کا ضامن ہوں۔ تحقیق تقویٰ پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے کسی قوم کی زراعت خشک نہیں رہے گی اور تقویٰ پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے کسی قوم کے اونٹ بھی پیاسے نہیں رہیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ! تمام کی تمام خیر و نیکی اس میں ہے کہ انسان اپنی قدر و قیمت کی معرفت حاصل کرے اور انسان کی جہالت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی قدر و قیمت کی معرفت نہ رکھتا ہو۔

خدا کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ خدا کے غضب کا مستحق وہ شخص ہے جو جاہل اور ناتجربہ کار لوگوں سے علم حاصل کرتا ہے اور فتنہ و فساد میں رہتا ہے۔ وہ شخص اس ہدایت سے جو اس کے رب کی طرف سے ہے اس سے اندھا ہے اور نبی اکرمؐ کی سنت سے گمراہ ہو چکا ہے۔ حالانکہ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ وہ حق کو ادا کر رہا ہے اور اپنے نامۂ اعمال میں نیکیاں تحریر کروا رہا ہے، ہرگز نہیں! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں مجھ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی جان ہے، یہ شخص گمراہ ہے اور اپنے جھوٹ اور فریب کے ذریعے دوسروں کو گمراہ کر رہا ہے۔

لوگ اس کو عالم کہتے ہیں حالانکہ اس کا علم میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ وہ اپنی چھوٹی نیکی کو زیادہ شمار کرتا ہے۔ جس کا اس کو فائدہ حاصل نہیں ہوگا اور وہ بغیر قدرت و فضل کے کثرت کو طلب کرتا ہے۔ وہ لوگوں کے پاس بیٹھتا ہے تو ان کے لیے ضامن بنتا ہے تاکہ ان کے لیے مشتبہ چیزوں کو بیان کرے۔ اگر اس کے پاس کوئی مشتبہ چیز آتی ہے تو اس میں اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ پھر وہ ان شبہات کو جہالت کے غبار سے ڈھانپتا اور اندھے اور نا سمجھ اور جاہل گھوڑوں کے ذریعے پامال کرنا چاہتا ہے۔

لوگوں کے لیے اس کا علم مکڑی کے جالے کی مانند ہے، جس کو وہ نہیں جانتا۔ اس کے بارے میں عذر خواہی نہیں کرتا، تاکہ وہ سالم رہ سکے اور وہ اپنے علم میں تحقیق نہیں کرتا کہ اس کے لیے فائدہ مند ہو۔ اس کی وجہ سے لوگوں کی میراث ضائع اور اس کی قضاوت کی وجہ سے خون بہتے ہیں۔ لوگوں کی عزتیں پامال ہوتی ہیں۔ ان کو کوئی پروا نہیں ہوتی کہ کیا ان سے صادر ہو رہا ہے اور جو وہ انجام دے رہے ہیں اس پر نادم و پشیمان بھی نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ

ان کو رونا چاہیے اگر چہ وہ زندہ ہوتے ہیں۔

پس ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! آپؑ کے بعد ہم کس سے سوال کریں اور کس پر اعتماد کریں؟ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کو کھولو اور اس سے طلب کرو، کیونکہ وہ بہترین شفیق امام ہے۔ ہدایت دینے والا ہادی ہے اور نصیحت کرنے والا واعظ ہے اور ایسا راستہ ہے جو جنت کی طرف جاتا ہے۔

حسین ابن علیؑ پر سب سے پہلا (باقاعدہ) مرثیہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبدالله محمد بن عمران قال: أخبرني محمد بن ابراهيم قال: حدثني عبدالله بن أبي سعيد الوراق قال: حدثني مسعود بن عمرو الجحدري قال: حدثني ابراهيم بن داحة قال: أول شعر رثي به الحسين بن علي صلوات الله عليهما قول عقبة بن عمرو السهمي من بني سهم بن عوف بن غالب:

اذا العين قرت في الحياة وأنتم
تخافون في الدنيا فأظلم نورها
مررت على قبر الحسين بكربلا
ففاض عليه من دموعي غزيرها
فما زلت ارثيه وأبكي لشجوه
ويسعد عيني دمعها وزفيرها
وبكيت من بعد الحسين عصابة
اطافت به من جانبيه قبورها
سلام على أهل القبور بكربلا
وقل لها مني سلام يزورها
سلام بآصال العشي وبالضحى
تؤديه نكباء الرياح ومورها
ولا برح الوفاد زوار قبره
يفوح عليهم مسكها وعبيرها

(بحذفِ اسناد) ابراہیم بن داحہ نے بیان کیا ہے: وہ مرثیہ کے اشعار جو سب سے پہلے حضرت امام حسین ابن علی علیہما السلام پر پڑھے گئے، وہ اشعار ہیں جو عقبہ بن عمرو سہمی کا کلام ہے۔ یہ سہم بن عوف بن غالب کی اولاد میں سے تھا (اُس کے) ان اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

[۱] اگر زندگانی دنیا میں آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہو تو اے آلِ محمدؐ! اگر تم ستائے جاؤ تو وہ ٹھنڈک تاریکی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

[۲] میں قبر حسینؑ کی طرف سے گزرا تو میری آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب بہہ نکلا۔

[۳] مَیں ہمیشہ آپؑ پر مرثیہ پڑھتا رہوں گا اور روتا رہوں گا اور میری آنکھیں آنسو بہانے میں میری مدد کریں گی۔

[۴] امام حسینؑ کے بعد میں اس گروہ پر گریہ کروں جن کی قبریں آپؑ کی قبر کے اردگرد ہیں (یعنی آپؑ کے اعزا اور اصحاب پر)۔

[۵] میرا سلام ہو کربلا کے اہلِ قبور پر اور ان پر جو ان کی زیارت کریں۔

[۶] میرا سلام ہو ان پر شام و سحر اور ظہر کے وقت پر (وارد کربلا) ہوں اور بادِ مخالف سے جو گرد اُٹھتی ہے اس پر بھی میرا سلام ہو۔

[۷] اور زیارت کرنے والوں کا ہمیشہ ان پر جھرمٹ رہے اور وہ ان پر مشک و عنبر کا چھڑکاؤ کرتے رہیں۔

اہلِ مصر کا تیسرے حکمران سے مذاکرات کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن خالد المراغي قال: حدثنا محمد بن أحمد البزاز الفلسطيني قال: حدثنا أحمد بن الصلت الجماني قال: حدثنا صالح بن أبي النجم قال: حدثنا الهيثم بن عدي عن عبدالله بن اليسع عن الشعبي عن صعصعة بن صوحان العبدي رحمه الله قال: دخلت على عثمان بن عفان في نفر من المصريين فقال عثمان: قدموا رجلا منكم يكلمني، فقدموني فقال عثمان: هذا، وكأنه استحدثني۔ فقلت له: ان

العلم لو كان بالسن لم يكن لی ولا لك فيه سهم ولكنه بالتعلم۔ فقال عثمان: هات۔

فقالت: ﴿بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم۔ الذين ان مكناهم فی الارض أقاموا الصلاة وآتوا الزكوٰة وأمروا بالمعروف ونهوا عن المنكر وللّٰه عاقبة الامور﴾۔ فقال عثمان: فينا نزلت هذه الآية؟ فقلت له: فمر بالمعروف وانه عن المنكر فقال عثمان: دع هذا وهات ما معك۔ فقلت له: ﴿بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم۔ الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان يقولوا۔ ربنا اللّٰه﴾ الی آخر الآية۔ فقال عثمان: وهذه أيضاً نزلت فينا۔ فقلت له: فأعطنا بما أخذت من اللّٰه۔ فقال عثمان: يا أيها الناس عليكم بالسمع والطاعة، فان يداللّٰه على الجماعة وان الشيطان مع الفذ، فلا تستمعوا الی قول هذا وان هذا لا يدری مَن اللّٰه ولا أين اللّٰه۔ فقلت له: أما قولك عليكم بالسمع والطاعة فانك تريد منا أن نقول غداً ربنا انا أطعنا سادتنا وكبراء نا فأضلونا السبيلا، واما قولك انا لا أدری من اللّٰه فان اللّٰه ربنا ورب آبائنا الاولين، واما قولك انی لا أدری أين اللّٰه فان اللّٰه تعالٰی بالمرصاد۔ قال: فغضب وأمر بصرفنا وغلق الابواب دوننا۔

(بحذف اسناد) حضرت صعصعہ بن صوحان عبدی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے، آپؒ نے فرمایا: مصر کے لوگوں کی ایک جماعت تیسرے حکمران عثمان بن عفان کے پاس حاضر ہوئی تا کہ ان سے بات چیت کی جائے۔ تیسرے حکمران نے کہا: تم اپنے میں سے ایک آدمی کو میرے پاس گفتگو کرنے کے لیے مقرر کرو اور اس کو میرے پاس بھیجو، تا کہ وہ میرے ساتھ گفتگو کرے۔ انھوں نے مجھے گفتگو کرنے کے لیے پیش کر دیا۔ خلیفہ صاحب نے کہا: یہ میرے ساتھ گفتگو کرے گا؟ (جو ابھی بچہ ہے) اس سے معلوم ہوتا ہے اس وقت جناب صعصعہ کی عمر زیادہ نہیں تھی)۔ میں نے عرض کیا: علم کا تعلق سن و سال سے نہیں ہوتا، اگر علم کا تعلق سن و سال سے ہوتا تو پھر اس میں میرا کوئی حصّہ ہوتا اور نہ ہی آپ کا۔ علم کا تعلق تو علم کے حصول

کے ساتھ ہوتا ہے۔ تیسرے حکمران نے کہا: اچھا بیان کرو کیا کہنا چاہتے ہو۔

میں نے عرض کیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ

''وہ لوگ جنھیں زمین پر حکومت مل جائے انھیں چاہیے کہ وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، نیکیوں کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں اور تمام امور کا انجام اللہ کے سپرد ہے''۔ (سورۂ حج، آیت ۴۱)

خلیفہ صاحب نے کہا: آیت ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا: حضور والا! اگر یہ آیت آپ کے حق میں نازل ہوئی ہے تو پھر آپ بھی نیکیوں کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں (آپ ایسا کیوں نہیں کرتے)۔

حضرت بولے: اچھا اسے چھوڑ اگر تمھارے پاس کچھ اور ہے تو وہ بیان کر۔ میں نے پھر عرض کیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

''وہ لوگ جن کو ان کے گھروں سے ناجائز نکال دیا گیا ہے اس وجہ سے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے'' (سورۂ حج، آیت ۴۰)۔

اس آیت کو آخر تک میں نے پڑھا۔

(اس آیت میں انفاق کا بھی تذکرہ ہے)۔ حضرتؑ نے کہا: یہ آیت بھی ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا: اگر یہ بھی آپ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے تو پھر آپ کو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس میں ہمیں بھی عطا کریں۔

حضرت نے کہا: اے لوگو! آپ پر ہمارے فرامین کو سنانا اور ان کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ اللہ کی طاقت اور حمایت اہلِ جماعت کے ساتھ ہے اور پھوٹ ڈالنے والوں کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ تم اس شخص کی باتوں پر غور کرو اور ان کو مت سنو۔ اس کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ کیا ہے اور کہاں ہے؟

میں نے عرض کیا: بہرحال یہ جو آپ نے کہا ہے کہ آپ لوگوں پر واجب ہے کہ ہمارے فرامین کو سنو اور ان کی اطاعت کرو تو یہ چاہتا ہے کہ ہم قیامت کے دن بارگاہ خدا میں یہ عرض کریں:

رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا (سورۂ احزاب، آیت ۶۷)

"اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بزرگوں کی اطاعت کی تھی جنہوں نے ہمیں تیرے راستہ سے گمراہ کردیا"۔

اور جو آپ نے یہ کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ کیا ہے تو سنو اللہ میرا اور میرے آباؤ اجداد کا رب اور پالنے والا ہے۔ اور یہ جو آپ نے میرے بارے میں فرمایا ہے کہ تو نہیں جانتا کہ اللہ کیا ہے تو جان لو! اللہ تعالیٰ تمھاری گھات میں ہے۔

صعصعہ بن صوحان فرماتے ہیں: میری اس گفتگو کو سن کر خلیفہ صاحب غضب ناک ہو گئے اور ہمیں باہر نکل جانے کا حکم صادر فرمایا اور ہمارے لیے سارے دروازے بند کردیے۔

مہمان آتا ہے تو رزق لے کر آتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ عن محمد بن يعقوب عن على بن ابراهيم عن محمد ابن عيسىٰ عن يونس بن عبدالرحمٰن عن محمد بن زياد عن أبى محمد الوابشى قال: ذكر أبو عبدالله علیہ السلام أصحابنا فقال: كيف صنيعك بهم؟ فقلت والله ما اتغدا ولا أتعشى الا ومعى منهم اثنان او ثلاثة أو أقل أو أكثر۔ فقال: فضلهم عليك يا أبا محمد أكثر من فضلك عليهم۔ فقلت: جعلت فداك وكيف ذٰلك وأنا اطعمهم طعامى فأنفق عليهم مالى واخدمهم خادمى؟ فقال: اذا دخلوا دخلوا بالرزق الكثير، واذا خرجوا خرجوا بالمغفرة لك۔

(بحذف اسناد) ابومحمد وابشی نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے

وہ کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے دوستوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنے دوستوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم، میں صبح وشام کا کھانا نہیں کھاتا، مگر یہ کہ ان میں سے دو یا تین کم وبیش میرے ساتھ کھانے میں شریک ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اے ابومحمد! تیرا جو ان پر فضل اور احسان ہے، اس سے زیادہ ان کا تیرے اُوپر فضل اور احسان ہے۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! وہ کیسے؟ حالانکہ میں ان کو اپنے کھانے سے کھلاتا ہوں اور ان پر اپنا مال خرچ کرتا ہوں اور میرے خادم ان کی خدمت کرتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا: جب وہ گھر میں داخل ہوتے ہیں تو رزقِ کثیر کے ساتھ داخل ہوتے ہیں (یعنی تیرے رزق میں برکت کا موجب بنتے ہیں) اور جب وہ تیرے گھر سے باہر جاتے ہیں تو تیرے گناہوں کی مغفرت کروا کے جاتے ہیں۔

جو نیک فرزند چھوڑ کر جائے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسىٰ عن يونس بن عبدالرحمٰن عن السري بن عيسىٰ عن عبدالخالق بن عبد ربه قال: قال أبو عبدالله علیہ السلام: خير ما يخلف الرجل بعده ثلاثة: ولد بار يستغفر له، وسنة خير يقتدى به فيها، وصدقة تجرى من بعده۔

عبدالخالق بن عبدربہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سب سے اچھا وہ شخص ہے جو مرتے وقت تین چیزیں چھوڑ کر جائے:

① نیک فرزند چھوڑ کر جائے جو اس کے لیے استغفار کرتا رہے

② کوئی اچھی سنت اور روش چھوڑ کر جائے جس پر اس کے بعد (اس عملِ خیر میں) اس کی اقتدا کی جائے۔

③ ایسا صدقہ جاری کرے جو اس کے بعد بھی جاری رہے (مثلاً کوئی مسجد بنا کر جائے)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی ہوئی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا

أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد ابن عيسٰى عن الحسن بن سعيد عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن داؤد بن فرقد عن أبي عبدالله علیه السلام قال: فيما اوحى الله عزوجل الٰى موسٰى بن عمران: ياموسٰى ما خلقت خلقاً أحب الى من عبدى المؤمن، وانى انما ابتليته لما هو خير له واعافيه لما هو خير له، وأنا أعلم بما يصلح عبدى عليه فليصبر على بلائى ويشكر نعمائى وليرض بقضائى، اكتبه فى الصديقين عندى اذا عمل برضائى وأطاع أمرى۔

(بحذف اسناد) جناب داود بن فرقد نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمرانؑ کو وحی فرمائی: اے موسیٰؑ! میں نے اپنے مومن بندے سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق خلق نہیں فرمائی اور جو چیز اس کے لیے (باعث) خیر اور بہتر ہوتی ہے، میں اسے اس میں مبتلا کرتا ہوں (بطور امتحان) اور جو اس کے لیے (باعث) خیر اور بہتر ہوتی ہے میں اس کو اس کے لیے عافیت قرار دیتا ہوں اور میں بہتر جانتا ہوں کہ کون سی چیز اس کے لیے اچھی ہے۔ پس اسے میری طرف سے آنے والی مصیبت پر صبر کرنا چاہیے اور اسے میری نعمت پر شکر کرنا چاہیے۔ جب وہ میری رضا کے مطابق عمل کرے گا اور میرے حکم و امر کی اطاعت کرے گا تو میں اس کو صدیقین میں سے شمار کروں گا۔

ایمانِ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کا وزن

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبو الحسن على بن خالد المراغى قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن الحسين بن الصالح العدل السبيعى بحلب قال: حدثنا محمد بن على بن زيد بن اسماعيل الهمدانى قال: حدثنا محمد بن تسنيم الوراق قال: حدثنا جعفر بن محمد الخثعمى عن ابراهيم بن عبدالحميد عن رقية بن مصقلة بن عبدالله بن خونعة العبدى عن أبيه عن جده قال: أتى عمر بن الخطاب رجلان يسألان عن طلاق الامة، فالتفت

الی خلفه فنظر الی علی بن أبی طالب علیہ السلام فقال: یااصلع ما تری فی طلاق الأمة؟ فقال له باصبعه هکذا، وأشار بالسبابة والتی تلیها، فالتفت الیهما عمرو قال: ثنتان۔ فقال: سبحان اللّٰہ جئناك وأنت امیر المؤمنین فسألناك فجئت الی رجل سألته واللّٰہ ما کلمك۔ فقال عمر: تدریان من هذا؟ قالا: لا۔ قال: هذا علی بن أبی طالب سمعت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: لو ان السماوات السبع والارضین السبع وضعتا فی کفة ووضع ایمان علی فی کفة لرجح ایمان علی۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن خونعہ العبدی نے اپنے والد سے اور اس نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: دوسرے حکیم وقت کے پاس دو شخص آئے اور انھوں نے لونڈی کی طلاق کے بارے میں سوال کیا۔ (یعنی کہ آزاد عورت کو تین طلاقیں دی جاتی ہیں) تو لونڈی کو کتنی طلاقیں دی جائیں گی؟ حضرت صاحب نے اپنے پیچھے نگاہ دوڑائی تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھا اور عرض کیا: اے اصلع! لونڈی کی طلاق کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

آپؑ نے اپنی انگلیوں کے ذریعے بتایا اور شہادت والی انگلی اور ساتھ والی انگلی کے ذریعے دو کا اشارہ کر دیا (یعنی منہ سے نہیں بولے)۔ حضرت عمرؓ دونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لونڈی کی دو طلاقیں ہیں۔ ان میں سے ایک بولا: سبحان اللہ! امیر المومنین آپ ہیں اور ہم آپ سے سوال کرنے آئے ہیں۔ جبکہ آپ نے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو آپ کے ساتھ بولنا بھی پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے کہا: کیا تم دونوں جانتے ہو کہ یہ شخص کون ہے؟ انھوں نے جواب میں کہا: نہیں، ہم نہیں جانتے کہ یہ کون ہے؟ حضرت بولے: یہ علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ میں نے خود رسولؐ خدا سے ان کے بارے میں سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو علیؑ کا ایمان زیادہ وزنی ہوگا۔

جنابِ مختارؓ کا حرملہ کو قتل کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی

المظفر بن محمد البلخی قال: حدثنا أبو علی محمد بن همام الاسکافی قال: حدثنا عبداللّٰه بن جعفر الحمیری قال: حدثنی داود بن عمر النهدی عن الحسن بن محبوب عن عبداللّٰه بن یونس عن المنهال بن عمرو قال: دخلت علی علی بن الحسین علیهما السلام منصرفی من مکة فقال لی: یا منهال ما صنع حُرملة ابن کاهلة الاسدی؟ فقلت: ترکته حیاً بالکوفة۔

قال: فرفع یدیه جمیعاً فقال: ﴿اللهم اذقه حر الحدید، اللهم اذقه حر الحدید ، اللهم أذقه حر النار﴾ قال المنهال: فقدمت الکوفة وقد ظهر المختار ابن أبی عبیدة وکان لی صدیقاً۔ فقال: فکنت فی منزلی أیاماً حتٰی انقطع الناس عنی ورکبت الیه فلقیته خار جاً من داره، فقال: یا منهال لم تأتنا فی ولایتنا هذه ولم تهننا بها ولم تشرکنا فیها؟ فأعلمته انی کنت بمکة وانی قد جئتك الآن، وسایرته ونحن نتحدث حتٰی أتی الکناس فوقف وقوفاً کأنه ینتظر شیئًا، وقد کان أخبر بمکان حرملة بن کاهلة، فوجه فی طلبه فلم نلبث ان جاء قوم یرکضون وقوم یشتلون حتٰی قالوا: أیها الامیر البشارة قد اخذ حرملة بن کاهلة، فما لبثنا ان جئ به، فلما نظر الیه المختار قال لحرملة: الحمدللّٰه الذی مکننی منك۔ ثم قال: الجزار الجزار، فأتی بجزار فقال له: اقطع یدیه، فقطعتا ثم قال له: اقطع رجلیه، فقطعتا۔ ثم قال: النار النار، فأتی بنار وقصب فألقی علیه واشتعل فیه النار۔ فقلت: سبحان اللّٰه۔ فقال لی: یامنهال ان التسبیح لحسن ففیم سبحت؟ فقلت: أیها الامیر دخلت فی سفرتی هذه منصرفی من مکة علی علی بن الحسینؑ فقال لی: یامنهال ما فعل حُرملة بن کاهلة الاسدی؟ فقلت: ترکته حیاً بالکوفة فرفع یدیه جمیعًا فقال: اللهم أذقه حر الحدید،

اللهم أذقه حر الحديد ، اللهم أذقه حر النار۔ فقال لی المختار: اسمعت علی بن الحسين عليهما السلام يقول هذا؟ فقلت: والله لقد سمعته قال، فنزل عن دابته وصلی ركعتين فأطال السجود ثم قام فركب وقد أحرق حُرملة وركبت معه وسرنا فجازيت داری فقلت: أيها الامير ان رأيت أن تشرفنی وتكرمنی وتنزل عندی وتحرم بطعامی۔ فقال: يا منهال تعلمنی ان علی بن الحسين دعا بأربع دعوات فأجابه الله علی يدی ثم تأمرنی ان آكل، هذا يوم صوم شكراً لله عزوجل علی ما فعلته بتوفيقه حرملة هو الذی حمل رأس الحسينؑ۔

(بحذف اسناد) منہالؓ بن عمرو سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں مکہ سے حج کرتے ہوئے واپسی مدینہ میں حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے مجھ سے سوال کیا: اے منہال! حرملہ بن کاہلہ اسدی کا کیا بنا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں اس کو زندہ چھوڑ کر آیا ہوں۔ منہال کہتا ہے: آپؑ نے اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور یوں دعا فرمائی:

اللهم اذقه حرالحديد اللهم اذقه حرالحديد اللهم اذقه حرالنار
"اے اللہ! اسے لوہے کی گرمی کا مزا چکھا، اے اللہ! اسے لوہے کی گرمی کا مزا چکھا، اے میرے اللہ! اس کو آگ کی گرمی کا مزا چکھا۔"

منہال بیان کرتا ہے: میں کوفہ پہنچا تو اس وقت مختار بن ابی عبیدہ کوفہ کا حاکم بن چکا تھا اور میری اس کے ساتھ پہلے ہی سے دوستی تھی۔ میں اپنے گھر میں چند دن سے تھا اور لوگ میرے پاس آ رہے تھے۔ جب لوگوں کا میرے پاس آنا کم ہوا تو میں اس کو ملنے کے لیے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بھی اپنے گھر سے باہر آ رہا تھا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگا: اے منہال! اس کار خیر میں تو ہمارا ساتھ کیوں نہیں دیتا؟ میں نے جواب دیا: میں حج پر گیا ہوا تھا اور ابھی واپس آیا ہوں اور اب میں تم سے ملنے کی غرض سے آیا ہوں۔ میں اس کے ہمراہ روانہ ہوا اور باتیں کرتے کرتے کناس کوفہ میں پہنچ کر رُک گئے۔ مختار کسی کے انتظار میں تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے حرملہ بن کاہلہ اسدی کے ٹھکانے کی خبر

دی۔ مختار اس کو گرفتار کرنے کے لیے اس مقام کی طرف روانہ ہوا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ لشکر کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور انھوں نے حرملہ بن کاہلہ اسدی کی گرفتاری کی خوشخبری دی اور مبارک باد دی۔ کچھ دیر کے بعد وہ ملعون پیش کیا گیا تو مختار نے حرملہ کو دیکھ کر کہا:

الحمد للّٰه الذی مکننی منك

''تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے مجھے تجھ پر قدرت وطاقت دی اور تجھے گرفتار کروایا''۔

پھر مختار نے آواز دی: قصاب کو بلاؤ، قصاب کو بلاؤ! پس قصاب آیا تو مختار نے حکم دیا اس کے ہاتھ کاٹ دو۔ قصاب نے اس کے دونوں ہاتھوں کو کاٹ دیا۔ پھر مختار نے حکم دیا کہ اس ملعون کے دونوں پاؤں کو بھی کاٹ دو۔ قصاب نے اس کے دونوں پاؤں بھی کاٹ دیے۔

اس کے بعد مختارؒ نے کہا: اب آگ جلائی جائے۔ پس آگ جلائی گئی اور اس ملعون کو آگ میں ڈال دیا گیا اور وہ آگ میں زندہ جل کر خاکستر ہو گیا۔

منہال کہتا ہے: میں نے سبحان اللہ کہا تو مختار نے مجھ سے فرمایا: اے منہال! ویسے تو اللہ کی تسبیح بہت اچھی عبادت ہے لیکن اس وقت اس موقعہ پر تسبیح کی کیا وجہ ہے؟

میں نے عرض کیا: اے امیر! میں اس سفر میں حج پر گیا ہوا تھا۔ مکہ سے واپسی پر میں علی بن حسین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھ سے سوال کیا:

اے منہال! حرملہ بن کاہلہ اسدی کے ساتھ کیا ہوا؟

میں نے عرض کیا: میں اس کو زندہ چھوڑ کر آیا ہوں تو آپؑ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور اس کے لیے بددعا کی۔ اے اللہ! اسے لوہے کی گرمی کا مزا چکھا، اے میرے اللہ! اس کو لوہے کی گرمی کا مزا چکھا''۔

دو مرتبہ فرمایا اور پھر فرمایا: اے اللہ! اس کو آگ کی گرمی کا مزا چکھا۔ پس مختار نے مجھ سے کہا: کیا واقعی تم نے خود علی بن حسین علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے یوں فرمایا تھا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم، میں نے خود آپؑ سے یہ سنا ہے۔ منہال کہتا ہے: مختار اپنے گھوڑے سے اُترا اور اس نے دو رکعت نماز ادا فرمائی کہ جس میں سجود کو طول دیا۔ پھر کھڑا ہوا اور گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اتنے میں حرملہ خاک بن چکا تھا۔ میں بھی اس کے ساتھ سوار ہوا اور ہم واپس پلٹے جب

میرے گھر کے قریب پہنچے تو میں نے کہا:

اے امیر! اگر مناسب سمجھیں تو میرے گھر تشریف لائیں اور کھانا میرے ہاں تناول فرمائیں۔ اس میں میری عزت افزائی ہوگی۔ مختار نے کہا: اے منہال! تم نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے مولا علی بن حسین علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی اور اس دعا کو اللہ نے میرے ہاتھوں پورا فرمایا ہے لہٰذا اب میں کھانا کیسے کھا سکتا ہوں۔ میں نے خدا کا شکر ادا کرنے کی خاطر روزہ رکھ لیا ہے۔ اور یہ وہ ملعون حرملہ ہے جس نے امام حسین علیہ السلام کے سرِ اقدس کو نیزہ پر اُٹھایا ہوا تھا۔

جناب مختارؒ بن ابی عبیدہ ثقفیؒ کا خروج

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثني محمد بن ابراهيم قال: حدثنا الحرث ابن أبي اسامة قال: حدثنا المدائني عن رجاله ان المختار بن أبي عبيدة الثقفي رحمه الله ظهر بالكوفة ليلة الاربعاء لاربعة عشر ليلة بقيت من شهر ربيع الأخر سنة ست وستين، فبايعه الناس على كتاب الله وسنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والطلب بدم الحسين بن علي عليهما السلام ودماء أهل بيته رحمه الله عليهم والدفع عن الضعفاء، فقال الشاعر في ذلك:

ولما دعى المختار جئنا لنصره
على الخيل بردى من كميت واشقرا
دعا يالثارات الحسين فأقبلت
تعادى بفرسان الصباح لتثارًا

ونهض المختار الى عبدالله بن مطيع، وكان على الكوفة من قبل ابن الزبير فأخرجه وأصحابه منها منهزمين، وأقام بالكوفة الى المحرم سنة سبع وستين ثم عمد على انفاذ الجيوش الى ابن زياد وكان بأرض الجزيرة، فصير على شرطة أبا عبدالله الجدلي وأبا عمارة كيسان مولى عرينة، وأمر ابراهيم ابن الاشتر رحمه الله بالتأهب للمسير الى ابن زياد

لعنه الله، وأمره على الاجناد، فخرج ابراهيم يوم السبت لسبع خلون من المحرم سنة سبع وستين فی الفين من مذحج واسد وألفين من تميم وهمدان وألف وخمسمائة من قبل المدينة وألف وخمسمائة من كندة وربيعة وألفين من الحمراء۔

وقال بعضهم: كان ابن الاشتر فی أربعة الآف من القباط وثمانية آلاف من الحمراء، وشيع المختار ابراهيم بن الاشتر رحمهما الله ما شيئاً فقال له ابراهيم: اركب رحمك الله۔ فقال: انی لاحتسب الاجر فی خطای معك واحب ان تغبر قدمای فی نصر آل محمد عليهم السلام، ثم ودعه وانصرف۔

فسار ابن الاشتر حتٰی أتی المدائن، ثم سار يريد ابن زياد، فشخص المختار عن الكوفة لما أتاه ان ابن الاشتر قد ارتحل من المدائن، وأقبل حتٰی نزل المدائن، فلما نزل ابن الاشتر نهر الخازر بالموصل أقبل ابن زياد فی الجموع ونزل علی أربع فراسخ من عسكر ابن الاشتر، ثم التقوا فحض ابن الاشتر أصحابه وقال: يا أهل الحق وأنصار الدين هذا ابن زياد قاتل الحسين بن علی وأهل بيته قد أتاكم الله به وبجزبه حزب الشيطان، فقاتلوهم بنية وصبر لعل الله يقتله بأيديكم ويشفی صدوركم۔

وتزاحفوا ونادی أهل العراق يالثارات الحسين، فجال أصحاب ابن الاشتر جولة، فناداهم: ياشرطة الله الصبر الصبر، فتراجعوا فقال لهم عبدالله بن يسار بن أبی عقب الدئلی: حدثنی خليلی انا نلقی أهل الشام علی نهر يقال له الخازز فيكفونا فيكشفونا حتٰی نقول هی هی، ثم نكر عليهم فنقتل أميرهم فابشروا واصبروا فانكم له قاهرون۔

ثم حمل ابن الاشتر رحمه الله يميناً فخالط القلب وكثرهم أهل

العراق فركبوهم يقتلونهم، فانجلت الغمة وقد قتل عبيدالله بن زياد والحصين بن النمير وشرحبيل وابن ذى الكلاع وابن حوشب وغالب الباهلى وعبد الله بن اياس السلمى وأبو الاشرس الذى كان على خراسان واعيان أصحابه۔

فقال ابن الاشتر: انى رأيت بعدما انكشفت الناس طائفة منهم قد صبرت تقاتل، فأقدمت عليهم وأقبل رجل آخر فى كبكبة كأنه بغل اقمر يفرى الناس لا يدنو منه أحد الا صرعه، فدنى منى فضربت يده فأبنتها وسقط على شاطئ النهر فشرقت يداه وغربت رجلاه، فقتلته ووجدت منه ريح المسك وأظنه ابن زياد فاطلبوه، فجاء رجل فنزع خفيه وتأمله فاذا هوابن زياد لعنه الله على ما وصف ابن الاشتر، فاجتز رأسه واستوقدوا عامة الليل بجسده، فنظر اليه مهران مولى زياد وكان يحبه حباً شديداً فحلف ألا يأكل شحماً أبداً، وأصبح الناس فحووا ما فى العسكر وهرب غلام لعبيد الله الى الشام۔

فقال له عبدالملك بن مروان: متى عهدك بابن زياد؟ فقال: جال الناس وتقدم فقاتل وقال ائتنى بجرة فيها ماء فأتيته فاحتملها فشرب منها وصب الماء بين درعه وجسده وصب على ناصية فرسه فصهل ثم اقتحمه فهٰذا آخر عهدى به۔

قال: وبعث ابن الاشتر برأس ابن زياد الى المختار وأعيان من كان معه، فقدم بالرؤوس والمختار يتغدا فألقيت بين يديه، فقال: الحمد لله رب العالمين وضع رأس الحسين بن على عليه السلام بين يدى ابن زياد لعنه الله وهو يتغدى واتيت برأس ابن زياد وأنا أتغدى۔ قال: رأينا حية بيضاء تخلل الرؤوس حتى دخلت فى أنف ابن زياد وخرجت من اذنه ودخلت فى اذنه وخرجت من أنفه، فلما فرغ المختار من

الغداء أقام فوطئ وجه ابن زیاد بنعله ثم رمی بها الی مولی له وقال: اغسلها فانی وضعتها علی وجه نجس کافر۔
وخرج المختار الی الکوفة وبعث برأس ابن زیاد ورأس الحصین بن نمیر وابن شرحبیل وابن ذی الکلاع مع عبدالرحمٰن بن أبی عمیر الثقفی و عبدالله ابن شداد الجشیمی والسائب بن الملك الاشعری الی محمد بن الحنفیة بمکة وعلی بن الحسین علیہ السلام یومئذ بمکة وکتب الیه معهم: ﴿أما بعد فانی بعثت أنصارك وشیعتك الی عدوك یطلبونه بدم أخیك المظلوم الشهید، فخرجوا محتبسین محنقین آسفین، فلقوهم دون نصیبین فقتلهم رب العباد، والحمد لله رب العالمین الذی طلب لکم الثأر وأدرك لکم رؤوساً اعداء کم، فقتلهم فی کل فج وغرقهم فی کل بحر، فشفی بذٰلك صدور قوم مؤمنین وأذهب غیظ قلوبهم﴾
وقدموا بالکتاب والرؤوس علیه فبعث برأس ابن زیاد الی علی بن الحسین علیهما السلام فأدخل علیه وهو یتغدی، فقال علی ابن الحسین علیهما السلام: ادخلت علی ابن زیاد وهو یتغدی ورأس أبی بین یدیه فقلت: اللهم لا تمتنی حتٰی ترینی رأس ابن زیاد وأنا أتغدی، فالحمد لله الذی أجاب دعوتی۔
ثم امر فرمی به ، فحمل الی ابن الزبیر فوضعه ابن الزبیر علی قصبة فحرکتها الریح فسقط فخرجت حیة من تحت الستار فأخذت بأنفه، فأعادوا القصبة فحرکتها الریح فسقط فخرجت الحیة فأزمت بأنفه، فعل ذٰلك ثلاث مرات، فامر ابن الزبیر فالقی فی بعض شعاب مکة۔
قال: وکان المختار رحمہ اللہ قد سأل فی أمان عمر بن سعد بن أبی وقاص، فأمنه علی أن لا یخرج من الکوفة فان خرج منها فدمه هدر۔ قال: فأتی عمر بن سعد رجل فقال: انی

سمعت المختار يحلف ليقتلن رجلا والله ما أحسبه غيرك۔ قال: فخرج عمر حتٰى أتى الحمام فقيل له: أترى هذا يخفى على المختار؟ فرجع ليلًا فدخل داره، فلما كان الغد غدوت فدخلت على المختار وجاء الهيثم بن الاسود فقعد فجاء حفص بن عمر بن سعد فقال للمختار: يقول لك أبوحفص انزلنا بالذى كان بيننا وبينك۔ قال: اجلس فدعا المختار أبا عمرة فجاء رجل قصير يتخشخش فى لخده دف فسار، ودعا برجلين فقال: اذهبا معه، فذهب فوالله ما احسبه بلغ دار عمر بن سعد حتٰى جاء برأسه فقال المختار لحفص: أتعرف هذا؟ فقال: انا لله وانا اليه راجعون نعم۔ قال: يا أبا عمرة ألحقه به فقتله۔فقال المختار ؒ عمر بالحسين وحفص بعلى بن الحسين ولا سواء۔

قال واشتد أمر المختار بعد قتل ابن زياد واخاف الوجوه وقال: لا يسوغ لى طعام ولا شراب حتٰى أقتل قاتلة الحسين بن علىؑ وأهل بيته وما ومن دينى أترك أحداً منهم حيا۔ وقال: اعلمونى من شرك فى دم الحسين وأهل بيته، فلم يكن يؤتونه برجل فيقولون هذا من قتلة الحسين أو ممن أعان عليه الا قتله، وبلغه ان شمر بن ذى الجوشن لعنه الله أصاب مع الحسين ابلًا فأقعدها فلما قدم الكوفة نحرها وقسم لحومها۔ فقال المختار احصوا لى كل دار دخل فيها شئ من ذٰلك اللحم، فأحصوها فأرسل الى من كان أخذ منها شيئا فقتلهم فهدم دوراً بالكوفة۔

وأتى المختار بعبد الله بن اسيد الجهنى ومالك بن الهيثم البداى من كندة وحمل بن مالك المحاربى فقال: يا أعداء الله أين الحسين بن على؟ قالوا أكرهنا على الخروج اليه قال: أفلا مننتم عليه وسقيتموه من الماء، وقال للبداى: أنت صاحب برنسه لعنك الله۔قال: لا۔ قال: بلٰى۔ ثم قال

اقطعوا يديه ورجليه ودعوه يضطرب حتٰى يموت، فقطعوه وأمر بالآخرين فضربت أعناقهما، وأتى بقراد بن مالك وعمر بن خالد وعبدالرحمٰن البجلي وعبدالله بن قيس الخولاني فقال لهم: ياقتلة الصالحين ألا ترون برئنا منكم لقد جاء كم الورس بيوم نحس، فأخرجهم الى السوق فقتلهم۔ وبعث المختار معاذ بن هانى الكندى وأبا عمرة كيسان الى دار خولى ابن يزيد الاصبحى ـ وهو الذى حمل رأس الحسين علیہ السلام الى ابن زياد ـ فأتوا داره فاستخفى فى المخرج، فدخلوا عليه فوجدوه قد أكب على نفسه قوصرة، فأخذوه وخرجوا يريدون المختار فتلقاهم فى ركب فردوه الى داره وقتله عندها وأحرقه۔

وطلب المختار شمر بن ذى الجوشن فهرب الى البادية فسعى به الى أبى حمزة فخرج اليه مع نفر من أصحابه فقاتلهم قتالًا شديداً فأثخنته دهناً فى قدر وقذفه فيها فتفسخ، ووطئ مولى لآل حارث بن مضرب وجهه ورأسه، ولم يزل المختار يتتبع الحسين علیہ السلام وأهله حتٰى قتل منهم خلقاً كثيراً وهرب الباقون فهدم دورهم، وقتلت العبيد مواليهم الذين قاتلوا الحسين علیہ السلام ، فأتوا المختار فأعتقهم۔

حرث بن ابی اسامہ نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: عوام میں سے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے بروز بدھ پندرہ ربیع الثانی سال ۶۶ ہجری قمری کو حکومتِ وقت کے خلاف قیام کر کے کوفہ کے دارالندوہ پر قبضہ کرلیا اور لوگوں نے اطاعتِ خدا اور رسولؐ پر اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے وفادار جانثاروں کے ناحق خون کا بدلہ لینے کی بنا پر آپ کی بیعت کی۔

پس شاعر نے اس پر اشعار پڑھے جن کا ترجمہ پیش ہے:

(۱) سرخ وسیاہ اور اصلی نسل کے گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے۔

(۲) اس نے پکارا اے ثارات الحسینؑ! تو ہم نے قبول کیا اور صبح گھوڑوں پر سوار ہوئے تا کہ

خون کا بدلہ لے سکیں۔

حضرت مختارؓ نے عبداللہ بن مطیع کو شکست دی اور یہ شخص ابن زبیر کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا۔ مختارؓ نے اس کو اور اس کے لشکر کو شکست دے کر کوفہ سے باہر نکال دیا اور اس کے بعد سال ۶۷ ہجری کے محرم تک کوفہ میں آپ نے قیام فرمایا۔ پھر آپ نے ابنِ زیاد کی طرف ایک لشکر روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ ابنِ زیاد ان دنوں جزیروں کی سرزمین پر تھا۔ وہ لشکر ابو عبداللہ جدلی اور ابو عمارہ کیسان جو کہ عرینہ کا غلام تھا، پر مشتمل تھا۔ (یعنی کہ لوگ مقدمہ لشکر بن کر گئے) اور اس کے بعد جناب ابراہیم بن مالک اشتر رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ آپ ابنِ زیاد ملعون کے مقابلے کے لیے لشکر تیار کریں۔ ابراہیم بن اشتر سات محرم بروز ہفتہ سن ۶۷ ہجری کو لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ جس میں دو ہزار سپاہی قبیلہ مذحج اور اسد کے تھے اور دو ہزار قبیلہ تمیم اور ہمدان کے تھے اور پندرہ سو لوگ مدینہ کے قبائل میں سے تھے اور پندرہ سو افراد قبیلہ کندہ اور ربیعہ کے تھے اور دو ہزار افراد حمرا قبیلہ کے تھے۔

بعض لوگوں نے بیان کیا ہے: ابراہیم ابنِ اشتر کے لشکر میں چار ہزار لوگ مختلف قبائل اور آٹھ ہزار لوگ بنی حمرا میں سے تھے۔ جنابِ مختارؓ ابراہیم بن اشترؒ کے ساتھ ساتھ پیدل سفر کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ جنابِ ابراہیم نے عرض کیا: اے مختارؓ! آپ بھی گھوڑے پر سوار ہو جائیں خدا آپ پر رحم فرمائے۔ جنابِ مختارؓ نے جواب میں فرمایا: میں اپنے ہر قدم پر جو آپ کے ساتھ اُٹھا رہا ہوں خدا سے اجر کا طالب ہوں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے قدم بھی آلِ محمدؐ کی نصرت وحمایت میں گرد آلود ہوں۔ پھر آپ نے ابراہیم کو الوداع فرمایا اور واپس لوٹ آئے۔

ابراہیم ابنِ اشتر نے سفر شروع کیا۔ سفر کرتے کرتے وہ مدائن پہنچ گئے اور وہاں سے ابنِ زیاد کا ارادہ کیا۔ اس دوران میں جنابِ مختارؓ کوفہ سے بلند مقام پر رہے تا کہ ان کو ابنِ اشتر کے بارے میں خبر ملتی رہے۔ اِدھر ابراہیمؒ نے مدائن سے سفر شروع کیا۔ جب ابنِ اشتر نے خازر نامی نہر کے کنارے پر پڑاؤ کیا، جو موصل کے قریب تھی اور وہاں پر ابنِ زیاد کا سامنا ہوا جو ابنِ اشتر کے لشکر سے چار فرسخ کے فاصلے پر ٹھہرا ہوا تھا پھر دونوں لشکروں کا آپس میں ٹکراؤ ہوا۔ ابنِ اشتر نے اپنے لشکر کو پکارا اور آواز دی:

اے اہلِ حق اور اے دینِ حق کے مددگار! یہ ابنِ زیاد جو امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل

بیتؑ کا قاتل ہے۔ یہ خود اور اس کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو ان کے مقابلے میں لایا ہے۔ تم ان کے مقابلے میں جنگ کرو اور صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے ہاتھوں ان کو قتل کروائے گا اور تمھارے دلوں کو ان کے قتل سے شفا عطا فرمائے گا۔

پس دونوں لشکر ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور اہلِ عراق نے آواز دی: اے ثارات الحسین! ابنِ اشتر کے لشکر نے دوبارہ ہٹ کر حملہ کیا تو ابنِ اشتر نے ان کو آواز دی: اے اللہ کے لشکریو! صبر کرو، صبر کرو۔ وہ دوبارہ پلٹے اور حملہ کیا۔ عبداللہ بن یسار بن ابی عقب نے بیان کیا ہے کہ میرے ایک دوست نے بیان کیا ہے:

لشکرِ شام سے ہمارا ٹکراؤ ایک نہر کے کنارے ہوا۔ پھر خازر کہتے ہیں: وہ ہمارے لیے کافی تھے اور وہ ہمیں شکست دے رہے تھے اور ہمیں گالیاں دے رہے تھے۔ پھر ہم نے ان پر زوردار حملہ کیا اور ان کے امیر کو قتل کر دیا۔ ہمیں خوشی کی خبر دی گئی اور صبر کا حکم دیا گیا کہ تم لوگ ان پر غالب ہو چکے ہو۔

پھر ابنِ اشترؒ نے خود یمین لشکر پر حملہ کیا اور قلب لشکر تک کو پچھاڑ کر رکھ دیا۔ اہلِ عراق نے ابنِ زیاد کے لشکر کو بھگا دیا اور خود ان کا پیچھا کیا اور ان کو قتل کیا۔ جب میدان کا گرد و غبار چھٹا تو (لوگوں نے) دیکھا کہ عبیداللہ بن زیاد، حصین بن نمیر، شرحبیل اور ابنِ ذی الکلاع، ابنِ حوشب، غالب باہلی، عبداللہ بن ایاس سلمی اور ابوالاشرس قتل ہو چکے ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو اس ملعون کے سردار اور سوار تھے۔

ابنِ اشتر نے فرمایا: جب لوگ متفرق ہو گئے تو میں نے دیکھا کہ لوگوں کی جماعت ثابت قدم ہے اور وہ جنگ کر رہی ہے۔ میں ان کی طرف بڑھا اور ان پر حملہ کیا۔ میرے سامنے ایک ایسا شخص آیا جو گڑھے میں گرا ہوا تھا جو بھی اس کے قریب جاتا وہ چیخ مارتا۔ میں اس کے قریب پہنچا تو میں نے اس کے ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ وہ نہر کے کنارے گرا۔ پھر میں نے اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی جدا کر دیا۔ اس کے دونوں پاؤں کو کاٹا اس کے بعد مَیں نے اس کو قتل کر دیا۔ اس دوران میں نے محسوس کیا کہ پاس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے، اس سے مجھے یہ گمان ہوا کہ وہ ابنِ زیاد ہے۔ جب اس کی تحقیق کی گئی تو ایک شخص آیا اور اس نے علامات سے اس کی شناخت کی تو وہ واقعی ابنِ زیاد نکلا۔ اس کے بعد اس کا سر تن سے جدا کیا گیا اور ساری

رات اس کے جسم کو آگ میں جلایا گیا۔ جب اس کے غلام مہران نے اسے دیکھا جو اس کے ساتھ بہت زیادہ محبت کرتا تھا تو اس نے قسم اُٹھائی کہ اس کے بعد بھی گوشت نہیں کھاؤں گا اور جب صبح ہوئی تو لوگوں نے لشکر کے مال و اسباب کو جمع کرنا شروع کیا۔ اس دوران میں عبیداللہ ابنِ زیاد کا یہ غلام شام کی طرف فرار کر گیا۔

اس غلام سے عبدالملک بن مروان نے کہا: تیرا ابنِ زیاد کے ساتھ عہد و پیان کیا تھا؟ اس نے کہا: لوگوں نے تقدّم کیا اور جنگ ہوئی اور وہ قتل ہو گیا، تم میرے لیے پانی منگواؤ، پانی لایا گیا تو اس نے پیا۔ اپنی زرہ پر بھی ڈالا اور گھوڑے کے منہ پر بھی ڈالا۔ گھوڑے نے ہنہنانا شروع کیا تو اس نے بغیر سوچے سمجھے کہا: یہ میرا اس کے ساتھ آخری وعدہ تھا (یعنی اس کی ساری رپورٹ آپ کو دینا ہی میرا وعدہ تھا)۔

راوی بیان کرتا ہے: اس کے بعد ابنِ اشتر نے ابنِ زیاد اور اس کے ساتھ قتل ہونے والے لوگوں کے سر مختار کی طرف روانہ کر دیے۔ جب مختار کے پاس ان سروں کو پیش کیا گیا۔ اس وقت مختار کھانا کھا رہا تھا۔ اس وقت مختار نے کہا: الحمد اللہ! جب حسینؑ ابن علیؑ کا سر ابنِ زیاد کے پاس لایا گیا تھا تو اس وقت یہ ملعون کھانا ہی کھا رہا تھا اور اب جبکہ اس ملعون کا سر میرے سامنے پیش کیا گیا ہے تو میں کھانا کھا رہا ہوں۔

راوی بیان کرتا ہے: میں نے دیکھا ان سروں میں ایک سانپ ہے جو ابنِ زیاد کی ناک میں داخل ہوتا ہے اور کان سے نکل جاتا ہے اور کان میں داخل ہوتا ہے تو ناک سے باہر آتا ہے۔ جب مختار کھانے سے فارغ ہوا تو اپنے مقام پر کھڑا ہوا اور اپنے پاؤں کی جوتی سے اُس کی ناک کو مسل دیا پھر اپنی جوتی کو اپنے غلام کے حوالے کیا اور فرمایا: جاؤ اس کو پاک کر کے لاؤ، کیونکہ میں نے اسے ایک نجس کافر کے چہرے پر رکھا ہے۔

اس کے بعد مختار نے ابنِ زیاد، حصین بن نمیر، ابن شرجیل، ابنِ ذی الکلاع کے سروں کو عبدالرحمٰن بن ابی عمیر ثقفی اور ابن شداد جشمی اور سائب بن عبدالملک اشعری کے ہمراہ کوفہ سے مکہ کی طرف جناب محمد بن حنفیہؒ کی طرف روانہ کیا اور ان دنوں حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام بھی مکہ ہی میں موجود تھے اور ان کو ایک خط بھی تحریر کر کے دیا، جس میں یوں تحریر کیا ہوا تھا:

"اما بعد! میں نے آپ کے شیعوں اور آپ کے مددگاروں کو آپ کے دشمن کی طرف

روانہ کیا تھا اور اُنھوں نے اِن سے آپ کے بھائی امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لیا ہے اور اِن کو پانے کے بعد انھیں قتل کر دیا اور ان لوگوں کو ذلیل کیا اور تمام حمد ہے اس خدا کی جس نے آپ کے شیعوں کے ہاتھوں آپ کے دشمنوں کو قتل کروایا اور آپ کے لیے آپ کے دشمنوں کے سروں کو روانہ کروایا۔ اس سے مومنین کے دلوں کو بھی سکون ملا ہے اور ان کے دلوں کا غصہ کم ہوا ہے''۔

ان لوگوں نے یہ خط محمد حنفیہ کے سامنے پیش کیا اور آپؑ نے ابنِ زیاد کا سر علی بن حسینؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس وقت امام علی بن حسین علیہ السلام بھی کھانا کھا رہے تھے۔ چنانچہ امام علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا:

''جب مجھے ابنِ زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس وقت یہ ملعون کھانا کھا رہا تھا اور میرے بابا کا سر اس کے سامنے تھا۔ میں نے اس وقت یہ دعا کی تھی: اے میرے اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا، جب تک میں بھی دیکھ نہ لوں کہ میں کھانا کھا رہا ہوں اور ابنِ زیاد کا سر میرے سامنے ہے۔ تمام حمد ہے اس ذات کی، جس نے میری دعا کو قبول فرمایا''۔

پھر آپؑ نے حکم دیا اس کو پتھر مارے جائیں اور اس کے بعد اسے ابنِ زبیر کی طرف روانہ کیا گیا۔ ابنِ زبیر نے اس سر کو ایک بلند جگہ پر رکھا تو ہوا نے اسے نیچے گرا دیا۔ جب وہ سر نیچے گرا تو اس سے ایک سانپ نکلا اس نے اس کی ناک کو کاٹا پھر اس کو دوبارہ رکھا گیا تو ہوا نے اس کو دوبارہ نیچے گرا دیا اور پھر اس میں سے ایک سانپ نکلا اور اس نے پھر اس ملعون کی ناک کو کاٹا۔ پس یہ کارروائی تین دفعہ ہوئی۔ اس کے بعد ابنِ زبیر نے حکم دیا کہ ان کو مکہ کے کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے۔

راوی بیان کرتا ہے: جناب مختار رضی اللہ عنہ سے عمر بن سعد بن ابی وقاص کے بارے میں امان نامہ طلب کیا تو جناب مختار نے اس کو امان دے دی لیکن شرط یہ عائد کی کہ یہ کوفہ سے باہر نہیں جائے گا اور اگر یہ باہر چلا گیا تو اس کا خون ضائع ہوگا۔

راوی کہتا ہے: ایک دن عمر بن سعد کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: میں نے خود

سنا ہے کہ مختارؓ نے ایک شخص کے قتل کرنے کے لیے قسم اُٹھائی ہوئی ہے اور خدا کی قسم، میرے خیال میں وہ تیرے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہیں ہو سکتا۔ عمر بن سعد اپنے گھر سے نکلا اور حمام میں آیا۔ اس سے کہا گیا: کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ تو مختار سے پوشیدہ و مخفی رہ جائے گا (ہرگز نہیں) وہ راتوں رات واپس آیا اور اپنے گھر میں داخل ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ منہ اندھیرے مختار کے پاس آیا اور اس کے بعد ھیثم بن اسود بھی مختار کے پاس پہنچا اور بیٹھ گیا۔ اس کے بعد حفص بن عمر بن سعد آیا۔ اُس نے مختارؓ سے عرض کیا کہ ابو حفص نے عرض کیا ہے: جو ہمارے اور آپ کے درمیان معاہدہ تھا، میں وہ پورا نہیں کر سکا۔ لہٰذا آپ دوبارہ امان نامہ تحریر کر دیں۔ جناب امیر مختار نے اس سے کہا: اچھا بیٹھو۔ اس دوران آپ نے اپنے پولیس افسر ابو عمرہ کو بلایا۔ وہ ایک چھوٹے قد کا آدمی تھا جو اپنے ہتھیاروں سے لیس تھا۔ مختار نے اس کے کان میں کچھ کہا اور اس کو روانہ کیا۔ پھر دو اور آدمیوں کو بلایا اور ان کو بھی اس کے ساتھ روانہ کیا جب وہ چلے گئے تو سیدھے عمر بن سعد کے گھر پہنچے اور وہاں سے جب واپس آئے تو عمر بن سعد کا سر ان کے پاس تھا جو انھوں نے مختار کو پیش کر دیا۔ جناب مختارؓ نے حفص سے فرمایا: اسے جانتے ہو؟ حفص نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہاں! میں اسے جانتا ہوں۔ جناب مختارؓ نے فرمایا: اے ابو عمرہ! حفص کو بھی اس کے باپ کے ساتھ ملحق کر دو۔ پس اس کو بھی قتل کر دیا گیا تو جناب مختارؓ نے فرمایا: عمر حسینؑ کے بدلے اور یہ علیؑ بن حسینؑ کے بدلے میں۔ خدا کی قسم، اگرچہ یہ سادات نہیں ہے اور یہ برابر نہیں ہیں۔

راوی بیان کرتا ہے: ابنِ زیاد کے قتل کے بعد مختار کے لیے معاملہ پیچیدہ ہو گیا تھا اور اس کو چند وجوہ کی بنا پر خوف طاری ہو گیا تھا۔ لہٰذا فرمایا: اب میرے لیے کھانا اور پینا جائز نہیں ہے۔ یہاں تک کہ میں امام حسینؑ اور ان کے اہل بیتؑ کے قاتلوں کو قتل نہ کر ڈالوں اور میرا دین کامل نہیں ہے اگر میں ان میں سے کسی کو چھوڑ دوں۔ فرمایا: تم لوگ مجھے ان لوگوں کے بارے میں بتاؤ جو امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل بیتؑ کے خون اور قتل میں شریک تھے۔ پس جس کے بارے میں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص قتلِ امام مظلومؑ میں شریک تھا یا اس نے ان کے قتل میں مدد کی ہے تو اُسے ضرور قتل کیا جاتا۔ جناب مختار کو خبر دی گئی کہ جب شمر بن ذی الجوشن امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ سے فارغ ہو کر کوفہ آیا تھا تو اس نے اونٹ نحر کیے اور ان کا

گوشت لوگوں میں تقسیم کیا تھا۔ جناب مختارؒ نے فرمایا: ان گھروں کو شمار کرو جن گھروں میں وہ گوشت دیا گیا تھا۔ ان کو شمار کیا گیا تو جناب مختارؒ نے فرمایا: جن لوگوں نے اس گوشت کو لیا تھا، ان سب کو قتل کر دو اور ان کے گھروں کو مسمار کر دو۔

جناب مختارؒ کے پاس عبداللہ بن اسد جہنی اور مالک بن ہیثم البدای جو کندہ قبیلہ سے تھے اور حمل بن مالک محاربی کو پیش کیا گیا تو جناب مختارؒ نے فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم نے حسینؑ ابن علیؑ کے ساتھ کیا کیا؟ انھوں نے کہا: ہم حسینؑ پر خروج نہیں کرنا چاہتے تھے۔ مختارؒ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے امام حسین علیہ السلام اور آپؑ کے اہلِ بیتؑ پر پانی بند نہیں کیا تھا اور پانی کے پہرے پر تم نہیں تھے؟ مختار نے البدای سے فرمایا: خدا تجھ پر لعنت کرے کہ تو ہی وہ تھا، جو ٹوپی والا تھا اور پانی روکنے والا تھا۔ اس نے کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: کیوں نہیں! تو ہی وہ ہے۔ پھر فرمایا: ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دو اور انکو چھوڑ دو تا کہ یہ تڑپ تڑپ کر مر جائیں اور باقی لوگوں کو قتل کر دو۔ اور اس کے بعد قرار بن مالک، عمر بن خالد اور عبدالرحمٰن بن بجلی اور عبداللہ بن قیس خولانی کو پیش کیا گیا۔ آپ نے ان سے فرمایا: اے نیک لوگوں کے قاتلو! کیا تم یہ گمان کرتے تھے کہ تم کو چھوڑ دیا جائے گا اور تم اس دن سے بچ جاؤ گے۔ فرمایا: ان کو بازار میں لے جاؤ اور سب کو قتل کر دو۔

اس کے بعد جناب مختارؒ نے معاذ بن حانی کندی اور ابوعمرہ کیسان کو خولی کے گھر کی طرف روانہ کیا۔ یہ وہ ملعون ہے جو امامؑ کے سر کو نیزے پر اٹھا کر ابنِ زیاد کے پاس لے گیا تھا۔ یہ حضرات اس ملعون کے گھر آئے اور اس کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ وہ بیت الخلا میں چھپ گیا۔ یہ حضرات اس کے گھر میں داخل ہو گئے اور اس کو وہاں سے گرفتار کیا اور لے کر مختار کی طرف روانہ ہوئے۔ مختارؒ انھیں راستے میں ہی مل گئے اور فرمایا: اس کو واپس اس کے گھر کی طرف لے چلو۔ پس اسے اس کے گھر کے قریب قتل کیا اور پھر وہاں پر ہی جلا دیا گیا۔ اس کے بعد مختار نے شمر بن ذی الجوشن کو طلب کیا۔ وہ جنگل کی طرف فرار کر گیا تھا۔ اس کا تعاقب کیا گیا تو وہ ابوحمزہ کے پاس چلا گیا۔ وہاں سے اس کے چند ساتھی نکلے تو ان کے ساتھ شدید جنگ ہوئی اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ پھر تیل گرم کیا گیا اور اس میں اس ملعون کو ڈال دیا گیا اور حارث بن مضرب کی آل کے غلام نے اس کے چہرے کو پامال کیا۔ جناب مختارؒ نے ہمیشہ امام حسین علیہ السلام اور ان

کے خاندان کے قاتلوں کا تعاقب کیا، یہاں تک کہ ایک کثیر تعداد کو قتل کردیا اور جو باقی بچ گئے وہ فرار ہوگئے۔ آپ نے ان کے گھروں کو مسمار کردیا اور جن غلاموں نے قتلِ امامؑ میں شریک اپنے آقاؤں کو قتل کیا، مختارؓ نے ان سب کو آزاد کردیا۔

جو اپنے خاندان کے ساتھ نیکی کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد رضی الله عنه عن محمد بن يعقوب عن علی بن ابراهيم عن محمد بن عيسٰی عن يونس بن عبدالرحمٰن عن أبی الوليد عن الحسن بن زياد الصيقل قال: قال أبوعبدالله عليه السلام: من صدق لسانه زكی عمله، ومن حسنت نيته زيد فی رزقه، ومن حسن بره بأهل بيته زيد فی عمره۔

(بحذفِ اسناد) حسن بن زیاد صیقل نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص زبان کا سچا ہے، اس کا عمل پاکیزہ ہے۔ جس کی نیت نیک ہوگی، اس کے رزق میں اضافہ ہوگا اور جو اپنے خاندان کے ساتھ نیکی کرے گا، اس کی زندگی میں اضافہ ہوگا۔

آئمہؑ علما ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علی بن محمد البزاز قال: حدثنی أبوالقاسم زكريا بن يحيٰی الكنتجی ببغداد فی شهر ربيع الاول سنة ثمان وعشرين وثلاثمائة، وكان يذكر ان سنه فی ذٰلك الوقت أربع وثمانون سنة قال: حدثنی أبوهاشم داود بن قسم بن الاسحاق الجعفری قال: سمعت الرضا عليه السلام يقول الائمة علماء حلماء صادقون مفهمون محدثون، وعنه سمعت الرضا عليه يقول: لنا أعين لاتشبه أعين الناس وفيها نور ليس للشيطان فيها نصيب۔

(بحذف اسناد) ابوہاشم داودؒ بن قسم بن اسحٰق جعفری نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ائمہ علما ہیں، حلما (حلیم کی جمع) یعنی بردبار) اور صادق اور دینِ خدا کے سمجھانے والے اور دینِ خدا کو بیان کرنے والے ہیں۔

راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: ہماری آنکھیں لوگوں کی آنکھوں کی مثل نہیں ہیں۔ ہماری آنکھوں میں ایسا نور رہتا ہے جس میں شیطان کا کوئی حصّہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے محمدؐ سے عہد لیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني المظفر بن محمد البلخي قال: حدثنا محمد بن جرير قال: حدثنا عيسٰی قال: حدثنا مخول بن ابراهيم قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن الاسود عن محمد بن عبيدالله عن عمر بن علي عن أبي جعفر علیہ السلام عن آبائه قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ان الله عهد الی عهداً فقلت: يارب بينه لي؟ قال: اسمع۔ قلت: سمعت۔ قال: يامحمد ان علياً راية الهدیٰ بعدك، وامام اوليائي، ونور من أطاعني، وهو الكلمة التي الزمها الله المتقين، فمن أحبه فقد أحبني ومن ابغضه فقد أبغضني، فبشره بذٰلك۔

(بحذف الاسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت رسولِؐ خدا سے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے میرے خدا! وہ عہد میرے لیے بیان فرما۔ آواز قدرت آئی: سنو! میں نے عرض کیا: میں سن رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمدؐ! تحقیق! آپؐ کے بعد علیؑ ہدایت کا پرچم ہے ۔ اور میرے دوستوں کا امام ہے اور جو میری اطاعت کریں گے ان کے لیے نور ہے۔ یہ میرا وہ کلمہ ہے جو متقین کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے۔ جو شخص اس سے محبت کرے گا، اس نے مجھ (یعنی اللہ تعالیٰ) سے محبت کی اور جو اس سے بغض رکھے گا، اس نے مجھ سے بغض رکھا ہے۔ اے محمدؐ! اس کے بارے میں علیؑ کو خوش خبری دے دو۔

امیر المومنینؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا المظفر بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد بن أحمد بن أبی الثلج قال: حدثنی أبی قال: حدثنا داود بن رشید قال: حدثنا عطاء بن مسلم الخفاف قال: سمعت الوليد بن يسار يذكر عن عمران بن ميثم عن أبيه ميثم رحمه الله قال: قال سمعت علياً أمير المؤمنين وهو يجود بنفسه يقول: ياحسن۔ فقال الحسن: لبيك ياأبتاه۔ فقال: ان الله أخذ ميثاق أبيك على بُغض كل منافق وفاسق، وأخذ ميثاق كل منافق وفاسق على بُغض أبيك۔

(بحذف اسناد) عمران بن میثم نے اپنے والد جناب میثم رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ وہ خود اپنے بارے میں فرمارہے تھے' آپؑ نے فرمایا: اے حسنؑ! امام حسنؑ نے عرض کیا: جی باباجان! آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر منافق وفاسق سے تمھارے باپ سے بغض رکھنے کا عہد لیا ہے اور ہر منافق اور فاسق تمھارے باپ سے بغض رکھتا ہے۔

بنوہاشم میں سے مجھے چنا گیا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوحفص عمر بن محمد بن الزيات قال: حدثنی علی بن العباس قال: حدثنی أحمد بن منصور الرمادی قال: حدثنا محمد بن مصعب القرقسانی قال: حدثنا الأوزاعی عن شداد أبی عمار عن واصلة بن الأصقع قال: (قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: ان الله اصطفٰى اسماعيل من ولد ابراهيم، واصطفٰى كنانة من بنی اسماعيل، واصطفى قريشاً من بنی كنانة، واصطفٰى هاشماً من قريش، واصطفانی من هاشم۔

(بحذف الاسناد) جناب واصلہ بن الاصقع نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے

ارشاد فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے اولادِ ابراہیم علیہ السلام میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چنا ہے۔ اور اولادِ اسماعیلؑ میں سے جناب کنانہ کو چنا ہے پھر اولادِ کنانہ میں سے قریش کو چنا ہے اور قریش میں سے حضرت ہاشمؑ کو چنا ہے اور پھر اولادِ ہاشم میں سے مجھے چنا ہے۔

نعمتِ خدا کے ساتھ اچھا سلوک کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن زيد الشحام عن أبى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام انه قال: احسنوا جوار النعم، واحذروا ان تنتقل عنكم الى غيركم، أما أنها تنتقل عن أحد قط فكادت أن يرجع اليه۔ قال: وكان أمير المؤمنين علیہ السلام يقول: قل ما أدبر شئ فأقبل۔

(بحذفِ اسناد) زید الشحام نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: نعمت خدا کے ساتھ اچھا سلوک کرو (یعنی اس کا شکر ادا کرو) اس بات سے ڈرو کہ وہ نعمت تمہارے غیر کی طرف منتقل ہو جائے۔ آگاہ ہو جاؤ! کوئی نعمت بھی کسی سے منتقل نہیں ہوتی، قریب ہے کہ وہ دوبارہ پلٹ کر اس کے پاس آئے گی۔ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ جو کسی چیز کو پشت کرتا ہے، وہ اس کا سامنا کرے گا۔

سب سے پہلے اسلام کا اعلان کرنے والا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر عبدالواحد بن محمد بن عبدالله ابن محمد بن مهدى قال: أخبرنا أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا أحمد بن الحسين بن عبدالملك الأودى قال: حدثنا اسماعيل ابن عامر قال: حدثنى كامل بن العلاء عن عامر بن السبط عن سلمة بن كهيل عن أبى صادق عن عليم عن سلمان قال: ان أول هذه الامة وروداً على رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولها اسلاما على بن

ابی طالب علیہ السلام۔

(بحذف اسناد) حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس اُمت کے سب سے پہلے رسولؐ خدا کے پاس حوض پر وارد ہونے والے اور سب سے پہلے اعلانِ اسلام کرنے والے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

علیؑ کو گالیاں دینے والا عبداللہ بن علقمہ تھا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أبوالعباس قال: حدثنا أحمد بن يحيیٰ بن زكريا قال: حدثنا على بن قادم قال: حدثنا اسرائيل عن عبدالله بن شريك عن سهم بن الحصين الاسدى قال: قدمت الى مكة أنا وعبدالله بن علقمة وكان عبدالله بن علقمة سبابة لعلى دهراً۔

قال: فقلت له هل لك فى هذا ۔ يعنى أبا سعيد الخدرى ۔ نحدث به عهداً؟ قال: نعم، فأتيناه فقال: هل سمعت لعلى منقبة؟قال: نعم اذا حدثتك فسئل عنها المهاجرين وقريشاً ان رسول اللهﷺ قام يوم غدير خم فأبلغ ثم قال: يا أيها الناس الست أولى بالمومنين من أنفسهم؟ فقالوا: بلى۔ قالها ثلاث مرات، ثم قال: ادن ياعلى، فرفع رسول اللهﷺ يديه حتىٰ نظرت الى بياض اباطهما قال: من كنت مولاه فعلى مولاه ثلاث مرات۔

قال: فقال عبدالله بن علقمة أنت سمعت هذا من رسول اللهﷺ ؟ قال أبوسعيد: نعم، وأشار الى اذنيه وصدره قال: سمعت اذناى ووعاه قلبى۔

قال عبدالله بن شريك : فقدم علينا عبدالله بن علقمة وسهم بن حصين، فلما صلينا الهجير قام عبدالله بن علقمة فقال: انى أتوب الى الله واستغفره من سب على ثلاث مرات۔

(بحذفِ اسناد) سہم بن حصین اسدی نے روایت بیان کی ہے' وہ کہتا ہے: میں اور

عبداللہ بن علقمہ مکہ گئے (یہ عبداللہ بن علقمہ وہ شخص تھا جو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ایک زمانہ تک گالیاں دیتا تھا)۔ راوی بیان کرتا ہے: میں نے عبداللہ سے کہا: کیا میں تجھے ابوسعید خدری کے پاس لے چلوں کہ وہ ہمارے لیے کوئی حدیث بیان کریں تاکہ ہمارا تجدید عہد ہو جائے؟ اس نے کہا: ہاں! لے چلیں۔

ہم دونوں ابوسعید خدری کے پاس پہنچے۔ میں نے کہا: اے سعید! کیا آپ نے علی علیہ السلام کی کوئی منقبت سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں! جب میں آپ لوگوں کے لیے حضرت علی علیہ السلام کی شان میں حدیث بیان کروں گا تو پھر تم اس کے بارے میں مہاجرین، اور قریش سے سوال کر سکتے ہو۔ تحقیق! رسولؐ خدا غدیر خم کے دن کھڑے ہوئے اور تبلیغ فرمائی اور پھر فرمایا:

اے لوگو! کیا میں مومنین کے نفسوں پر اولویت اور حق تصرف نہیں رکھتا؟ یعنی میں تمھارا مولا و آقا نہیں ہوں) تمام لوگوں نے جواب میں کہا: کیوں نہیں! آپؐ نے تین دفعہ تکرار فرمایا۔ پھر فرمایا: اے علیؑ! میرے قریب آؤ۔ رسولؐ خدا نے علی علیہ السلام کے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا' اتنا بلند کیا کہ ہم نے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

من كنت مولاه فهذا علی مولاهٗ

''جس کا میں مولا و آقا ہوں اس کا علیؑ مولا و آقا ہے''۔

ان کلمات کی آپؐ نے تین دفعہ تکرار فرمائی۔

راوی بیان کرتا ہے کہ عبداللہ بن علقمہ نے ابوسعید سے سوال کیا: کیا آپ نے خود رسولؐ خدا سے ان کلمات کو سنا تھا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! انھوں نے اپنے کانوں اور سینے کی طرف اشارہ کیا اور کہا: میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے اور میرے اس دل نے ان کلمات کو محفوظ کیا ہوا ہے۔ عبداللہ بن شریک نے بیان کیا کہ عبداللہ بن علقمہ حکم بن حصین ہمارے پاس آئے۔ جب ہم نے دوپہر کی نماز یعنی نماز ظہر ادا کی تو عبداللہ بن علقمہ کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور اس کے بارے میں خدا سے مغفرت طلب کرتا ہوں تاکہ میرا اللہ میرے گناہ کبیرہ کو معاف کر دے اور ان کلمات کی اس نے تین دفعہ تکرار کی۔

میرے بعد علیؑ تم سب کا ولی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أبو العباس

قال: حدثنا يحيٰى بن زكريا بن شيبان الكندى قال: حدثنا ابراهيم بن الحكم بن ظهير قال: حدثنى ابى عن منصور بن مسلم بن سابور عن عبداللّٰه بن عطا عن عبداللّٰه بن يزيد عن أبيه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله: على بن أبى طالب مولى كل مؤمن ومؤمنة، وهو وليكم من بعدى۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن یزید نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام تمام مومنین اور مومنات کے مولا ہیں اور یہ میرے بعد تم سب کے ولی ہیں"۔

اہلِ بیتِ محمدؐ کا دشمن جہنم میں جائے گا

أبو العباس قال: حدثنا عبداللّٰه بن احمد بن مستورد قال: حدثنا نصر بن مزاحم قال: حدثنا عمرو بن شمر عن جابر عن تميم وعن أبى الطفيل عن بشر بن غالب وعن سالم بن عبداللّٰه كلهم ذكروا عن ابن عباس ان رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: يابنى عبدالمطلب انى سألت اللّٰه عزوجل ثلاثاً أن يثبت قائلكم، وان يهدى ضالكم، وان يعلم جاهلكم، وسألت اللّٰه تعالٰى أن يجعلكم جوداء نجباء رحماء، فلو ان امرء اصف بين الركن والمقام فصلى وصام ثم لقى اللّٰه عزوجل وهو لاهل بيت محمد مبغض دخل النار۔

(بحذف اسناد) ابنِ عباسؓ نے جناب رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اے اولادِ عبدالمطلب! میں نے تمھارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں طلب کی ہیں:

① تمھارے کہنے والے کو ثابت قدم رکھے۔

② تمھارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے۔

③ تمھارے جاہلوں کو علم عطا فرمائے۔

اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ وہ تم لوگوں کو سخی، شریف اور ایک دوسرے پر رحم کرنے

والا قرار فرمائے۔ اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان صف بنا کر نماز ادا کرے اور دن کو روزہ رکھے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حالت میں جائے کہ وہ اہلِ بیت محمدؐ سے بغض و دشمنی رکھتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار

أبو العباس قال: حدثنا أبوالفضل بن يوسف الجعفی قال: حدثنا محمد بن عكاشة قال: حدثنا أبو المعزی حميد بن المثنی عن يحيیٰ بن طلحة النهدی عن أيوب بن الحر عن أبی اسحاق السبيعی عن الحارث عن علی صلوات اللّٰه عليه وآله قال: ان فاطمة شكت الی رسول اللّٰه ﷺ فقال: ألا ترضين انی زوجتك أقدم امتی سلما وأحلمهم حلماً وأكثرهم علماً أما ترضی أن تكونی سيدة نساء أهل الجنة، الا ما جعل اللّٰه لمريم بنت عمران وان ابنيك سيدا شباب أهل الجنة۔

(بحذف الاسناد) حضرت علی علیہ السلام نے نقل فرمایا ہے کہ تحقیق! فاطمۃ الزہراء صلوات اللہ علیہا نے رسولؐ خدا سے شکایت کی تو جناب رسولؐ خدا نے فرمایا: اے فاطمہؑ! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ میں نے آپؑ کی شادی اس سے کی ہے جو اُمت میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا، سب سے زیادہ بُردبار اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ کیا آپؑ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپؑ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! یہ مرتبہ اور درجہ اللہ تعالیٰ نے مریم بنت عمران علیہا السلام کے لیے بھی نہیں قرار دیا۔ اور تحقیق! آپؑ کے دونوں فرزند جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہیں۔

رسولؐ خدا کی سب کو وصیت

أبو العباس قال: حدثنا الحسن بن عتبة الكندی قال: حدثنا بكار بن بشر قال: حدثنا علی بن القاسم أبوالحسن الكندی عن محمد بن عبيد اللّٰه عن أبی عبيدة عن محمد بن عمار بن ياسر عن أبيه عمار بن ياسر قال: سمعت

رسول اللہ ﷺ یقول: أوصی من امن بی وصدقنی بالولایة لعلی، فانه من تولاه تولانی ومن تولانی تولی اللّٰه، ومن أحبه أحبنی ومن أحبنی أحب اللّٰه، ومن أبغضه ابغضنی ومن أبغضنی فقد ابغض اللّٰه عزوجل۔

(بحذف اسناد) عمار بن یاسرؓ نے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہر اس شخص کو جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور علی علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں میری تصدیق کرتا ہے، وصیت کرتا ہوں کہ تحقیق جو شخص علی علیہ السلام سے ولایت اور دوستی رکھتا ہے، وہ میرے ساتھ دوستی رکھتا ہے اور جو میرے ساتھ دوستی رکھے گا اس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھی۔ جو شخص اس سے محبت کرے گا، اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جو میرے ساتھ محبت کرے گا، اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی ہے۔ اور جو شخص اس سے (یعنی علی علیہ السلام سے) بغض رکھے گا، اس نے میرے ساتھ بغض رکھا ہے اور جو شخص میرے ساتھ بغض رکھے گا، اس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا ہے۔

آیت تطہیر کن کی شان میں نازل ہوئی؟

أبو العباس قال: حدثنی یعقوب بن یوسف بن زیاد قال: حدثنا محمد بن اسحاق بن عمار قال: حدثنا هلال بن أیوب الصیرفی قال: سمعت عطیة العوفی یذکر انه سأل أبا سعید الخدری عن قول اللّٰه تعالیٰ: ﴿انما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس أهل البیت ویطهرکم تطهیرا﴾ فأخبره انها نزلت فی رسول اللّٰه ﷺ وعلی فاطمة والحسن والحسین۔

(بحذف الاسناد) ہلال بن ایوب صیرفی نے بیان کیا ہے: میں نے سنا ہے کہ عطیہ عوفی نے ابوسعید خدری سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ○ (سورۂ احزاب، آیت ۳۳)

"اے (پیغمبرؐ کے) اہلِ بیتؑ! خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو (ہر طرح کی) برائی سے دُور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا

پاک و پاکیزہ رکھے"۔

ابو سعید خدری نے بتایا: یہ آیت خود حضرت رسولؐ خدا اور علی، فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

صدقہ اور جنابِ عباسؓ

أبو العباس قال: حدثنا محمد بن سليمان بن بزيغ قال: حدثنا نصر قال: حدثنا شريك عن اسماعيل المكى عن سليمان الاحول عن أبى رافع قال: بعث النبى ﷺ عمر ساعياً على الصدقة، فأتى العباس يطلب صدقة، ماله، فأتى النبى ﷺ وذكر ذلك له، فقال له النبى ﷺ: ياعمر أما علمت ان عم الرجل صنو أبيه، ان العباس أسلفنا صدقة للعام عام أول.

(بحذف الاسناد) ابورافع نے روایت بیان کی ہے کہ رسولؐ خدا نے عمر کو صدقہ اکٹھا کرنے کے لیے مامور فرمایا۔ وہ حضرت عباسؓ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کا صدقہ طلب کیا تو جناب عباس رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں آپؐ کو بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے عمر سے فرمایا: اے عمر! کیا تو جانتا ہے کہ انسان کا چچا اس کے والد کا حقیقی بھائی ہوتا ہے۔ تحقیق عباس! ہم نے اول سال ہی سے صدقہ عوام کے لیے قرار دیا ہے۔

محبوبِ رسولؐ خدا کے بارے میں جناب عائشہ کا بیان

أبو العباس قال: حدثنا محمد بن احمد بن الحسن القطوانى قال: حدثنا عباد بن ثابت قال: حدثنا على بن صالح عن أبى اسحاق الشيبانى، قال: وحدثنى يحيٰى بن عبدالملك بن أبى غنية وعباد بن الربيع وعبدالله بن أبى غنية عن أبى اسحاق الشيبانى عن جميع بن عمير قال: دخلت مع أخى على عائشة فذكرت لها علياً عليه السلام ، فقالت: ما رأيت رجلًا كان أحب الى رسول الله ﷺ منه، وما رأيت امرأة كانت أحب الى رسول الله ﷺ من امرأته۔

(بحذف اسناد) جناب جمیع بن عمیر نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرا بھائی ہم دونوں اُم المومنین جناب عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے ان کے سامنے علی علیہ السلام کا تذکرہ کیا۔ تو بی بی نے فرمایا: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو علی علیہ السلام سے زیادہ رسولؐ خدا کے نزدیک محبوب ہو اور عورتوں میں سے میں نے کسی عورت کو نہیں دیکھا جو علیؑ کی زوجہ (یعنی فاطمۃ الزہراؑ) سے زیادہ رسولؐ خدا کو محبوب ہو۔

جو علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے

أبو العباس قال: حدثنا الحسن بن علی بن بزیغ قال: حدثنا عمرو بن ابراهیم قال: حدثنا سوار بن مصعب الهمدانی عن الحکم بن عیینة عن یحییٰ بن الجزار عن عبداللّٰه بن مسعود قال: سمعت رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: من زعم انه آمن بی وبما جئت به وهو یبغض علیاً فهو کاذب لیس بمؤمن۔

(بحذف الاسناد) عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے، وہ ذکر کرتے ہیں: میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ پر اور جو کچھ میرے اُوپر نازل ہوا ہے اس پر (یعنی قرآن پر) ایمان رکھتا ہے' جبکہ وہ علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور مومن نہیں ہے۔

رسولؐ خدا کی دعا

أبو العباس قال: حدثنا محمد بن اسماعیل الراشدی قال: حدثنا علی بن ثابت العطار قال: حدثنا عبداللّٰه بن مسیرة أبو مریم الانصاری عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب قال: رأیت رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حامل الحسن وهو یقول: اللهم انی أحبه فأحبه۔

(بحذف اسناد) براء بن عازب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے اپنے فرزند حسین بن علی علیہ السلام کو اٹھایا ہوا تھا اور یوں فرما رہے تھے:

''اے میرے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما''۔

رسولؐ خدا غضب ناک ہوں گے

أبو العباس قال: حدثنا الحسن بن على بن عفان قال: حدثنا الحسن يعنى بن عطية قال: حدثنا سعاد عن عبدالله بن عطا عن عبدالله بن بريدة عن أبيه قال: بعث رسول اللهﷺ على بن أبى طالب وخالد بن وليد كل واحد مهنما وحده، وجمعهما فقال: اذا اجتمعتما فعليكم على. فقال فأخذنا يميناً أو يساراً. قال وأخذ على فأبعد فأصاب سبياً فأخذ جارية من الخمس.

قال بريدة: وكنت أشد الناس بغضا لعلىؑ وقد علم ذٰلك خالد بن الوليد، فأتى رجلا خالداً فأخبره انه أخذ جارية من الخمس، فقال: ما هذا. ثم جاء آخر ثم أتى آخر ثم تتابعت الاخبار على ذٰلك، فدعانى خالد فقال: يابريدة قد عرفت الذى صنع فانطلق بكتابى هذا الى رسول اللهﷺ فأخبره، وكتب اليه فانطلقت بكتابه حتٰى دخلت على رسول اللهﷺ وأخذ الكتاب فأمسكه بشماله، وكان كما قال الله عزوجل لا يكتب ولا يقرأ، وكنت رجلا اذا تكلمت طأطأت رأسى حتٰى أفرغ من حاجتى، فطأطأت أو فتكلمت فوقعت فى على حتٰى فرغت، ثم رفعت رأسى فرأيت رسول اللهﷺ قد غضب غضباً شديداً لم أره غضب مثله قط الا يوم قريظة والنضير، فنظر الى فقال: يابريدة ان علياً وليكم بعدى فأحب علياً فانما يفعل ما يؤمر. قال: فقمت وما أحد من الناس أحب الى منه.

وقال عبدالله بن عطا: حدثت بذٰلك أبا حارث بن سويد بن غفلة، فقال: كتمك عبدالله بن بريدة بعض الحديث ان رسول اللهﷺ قال له: أنافقت بعدى يابريدة.

(بحذف الاسناد) عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: رسولؐ خدا نے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور خالد بن ولید کو الگ الگ مامور فرمایا اور دونوں کو جمع کیا اور فرمایا: جب تم دونوں جمع ہو جاؤ اور اکٹھے ہو جاؤ تو اس وقت علیؑ حاکم ہوگا۔ راوی بیان کرتا ہے: دونوں دائیں یا بائیں طرف چلے گئے اور دوسری سمت حضرت علی علیہ السلام نے لے لی۔ راستے میں آپؑ کو دشمن ملا تو آپؑ نے خمس میں اس سے ایک لونڈی لے لی۔

بریدہ بیان کرتا ہے: میں اس دور میں علی علیہ السلام کا سخت دشمن تھا اور میری اس حالت کو خالد بن ولید جانتا تھا۔ پس ایک شخص خالد کے پاس آیا اور اس نے اس کے بارے میں اس کو اطلاع دی کہ علیؑ نے ایک لونڈی خمس میں سے لے لی ہے تو خالد نے کہا: نہیں! یہ نہیں ہوسکتا۔ پھر دوسرا آیا تو اس نے بھی یہی خبر دی۔ پھر ایک اور آیا اور اس نے بھی اس کے بارے میں خبر دی۔ یہاں تک کہ پے در پے اس کی خبریں آنا شروع ہو گئیں۔

خالد نے مجھے بلایا اور کہا: اے بریدہ! تو جان چکا ہے کہ جو علیؑ نے کیا ہے۔ تم میرا یہ خط رسولؐ خدا کی خدمت میں لے جاؤ اور آپؐ کو بھی اس کے بارے میں خبر دے دو۔ خالد نے خط لکھا تو میں اسے لے کر روانہ ہوا اور رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے خط پیش کیا تو آپؐ نے خط لے کر ایک طرف رکھ دیا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دے دیا ہو کہ اس خط کو نہ کھولو اور نہ پڑھو۔ میں وہ آدمی ہوں کہ جب میں گفتگو کرتا ہوں تو اپنا سر جھکا کر بات کرتا ہوں، جب تک میری بات مکمل نہ ہو جائے میں اپنے سر کو نہیں اٹھاتا۔ پس میں نے اپنا سر نیچے کیا اور ساری داستان سنانا شروع کر دی اور جب بات مکمل ہوئی تو میں نے سر کو اٹھایا۔ پھر جب میں نے رسولؐ خدا کی طرف دیکھا تو آپؐ بہت سخت غصے میں تھے اور آپؐ کو میں نے یوم قریظہ اور نضیر کے علاوہ کبھی اس قدر سخت غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور آپؐ نے فرمایا: اے بریدہ! تحقیق علیؑ میرے بعد تمھارا ولی اور حاکم ہے، پس اس سے محبت کرو۔ اور وہ وہی کرتا ہے جو اس کو حکم دیا جاتا ہے۔ بریدہ کہتا ہے: میں وہاں کھڑا ہو گیا اور اس دن کے بعد علی علیہ السلام سے زیادہ میرے لیے کوئی بھی محبوب نہیں ہے۔

عبداللہ بن عطا کا بیان ہے: میں نے یہ ساری گفتگو ابوحارث بن سوید بن غفلہ کے سامنے بیان کی تو اس نے کہا: عبداللہ بن بریدہ نے حدیث کا بعض حصہ تجھ سے پوشیدہ رکھا ہے۔ تحقیق!

رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا تھا: اے بریدہ! کیا تو میرے بعد منافقت کرے گا۔

علی علیہ السلام صدیق اکبر ہیں

أبو العباس قال: حدثنا محمد بن احمد بن الحسن القطوانی قال: حدثنا مخلد بن شداد قال: حدثنا محمد بن عبیداللّٰہ عن أبی مخیلة قال: حججت أنا وسلمان فنزلنا بأبی ذر، فکنا عنده ماشاء اللّٰہ، فلما حاز منا خفوق قلت: یاأبا ذر انی أری اموراً قد حدثت وأنا خائف ان یکون فی الناس اختلاف، فان کان ذٰلك فما تأمرنی؟ فقال: الزم کتاب اللّٰہ وعلی بن أبی طالب، واشهد انی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: علی أول من آمن بی وأول من یصافحنی یوم القیامة، وهو الصدیق الاکبر وهو الفاروق یفرق بین الحق والباطل۔

(بحذف الاسناد) ابو مخیلہ نے بیان کیا ہے: میں اور سلمان نے حج کیا اور واپس ہم ابوذرؓ کے پاس قیام پذیر ہوئے۔ جب تک خدا نے چاہا ہم وہاں پر ٹھہرے رہے۔ جب ہمیں اضطراب لاحق ہوا تو میں نے عرض کیا: اے ابوذرؓ! میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ اور واقعات رونما ہو رہے ہیں اور مجھے ڈر محسوس ہو رہا ہے کہ لوگ ان میں اختلاف سے دوچار ہوں گے۔ ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: ان حالات میں کتاب خدا اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اطاعت کو لازم قرار دینا، کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: علیؑ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا (یعنی اظہار ایمان کیا) اور سب سے پہلے قیامت کے دن میرے ساتھ مصافحہ کرنے والا ہے۔ یہ صدیق اکبر ہے اور یہ فاروق ہے جو حق اور باطل کے درمیان فرق ڈالنے والا ہے۔

حضرت عمر کا قول

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أبوالعباس قال: حدثنا فضل بن یوسف قال: حدثنا محمد بن عکاشة قال: حدثنا أبو المعزی حمید بن المثنی عن منصور بن

حازم عن حبیب بن أبی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال: قال عمر علی أقضانا۔

(بحذف اسناد) ابنِ عباسؓ نے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت عمر نے کہا: ہم سب میں سے علیؑ زیادہ قضاوت کرنے والے ہیں۔

ابو ہریرہ سے روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أحمد بن محمد قال: حدثنا یحییٰ بن زکریا ابن شیبان قال: حدثنا ارطاۃ بن حبیب قال: حدثنا أیوب بن واقد عن یونس ابن خباب عن أبی حازم عن أبی هریرة قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: من أحب الحسن والحسین فقد أحبنی، ومن ابغضهما فقد أبغضنی۔

(بحذف اسناد) ابو ہریرہ نے بیان کیا ہے: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے: جو شخص حسنؑ اور حسینؑ سے محبت کرے گا، اس نے میرے ساتھ محبت کی ہے اور جو ان دونوں سے بغض رکھے گا، اس نے میرے ساتھ بغض رکھا۔

السلام علیکم اہل البیتؑ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد بن محمد بن محمد قال: حدثنا الحسین بن عبدالرحمٰن بن محمد الأزدی قال: حدثنا أبی قال: حدثنا عبدالنور بن عبدالله بن شیبان قال: حدثنا سلیمان بن قرم قال: حدثنی أبوالحجاف وسالم بن أبی حفصة عن نقیع بن أبی داود عن أبی الحمرا قال: شهدت النبی ﷺ أربعین صباحاً یجیئ الی باب علی وفاطمة فیأخذ بعضادتی الباب ثم یقول: السلام علیکم أهل البیت ورحمة الله وبرکاته، الصلاة یرحمکم الله ﴿انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس أهل البیت ویطهرکم تطهیراً﴾۔

(بحذف اسناد) ابو الحمرا نے روایت نقل کی ہے وہ کہتا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ

کو چالیس دن صبح کے وقت دیکھا کہ آپؐ علی و بتول علیہما السلام کے دروازے پر تشریف لاتے اور دروازے کی زنجیر کو ہاتھ ڈالتے اور فرماتے: السلام علیکم اہل بیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا تم لوگوں پر رحم فرمائے، وقتِ نماز ہے اور اس کے بعد آیہ تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○ (سورۂ احزاب، آیت ۳۳)

علیؑ اور اس کے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن القطوانی قال: حدثنا ابراهيم بن أنس الانصاری قال: حدثنا ابراهيم بن جعفر بن عبدالله بن محمد بن سلمة عن أبی الزبير عن جابر بن عبدالله قال: كنا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فأقبل علی بن أبی طالب علیہ السلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قد أتاكم أخی، ثم التفت الی الكعبة فضربها بيده ثم قال: والذی نفسی بيده ان هذا وشيعته لهم الفائزون يوم القيامة ثم قال: انه أولكم ايماناً معی، وأوفاكم بعهد الله، وأقومكم بأمر الله، وأعدلكم فی الرعية، وأقسمكم بالسوية، وأعظمكم عند الله مزية۔ قال فنزلت: ﴿ان الذين آمنوا وعملوا الصلحت اولئك هم خيرالبرية﴾ قال: وكان أصحاب محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا أقبل علی علیہ السلام قالوا قد جاء خير البرية۔

(بحذفِ اسناد) جابر بن عبداللہ انصاری نے فرمایا: ہم نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: تمھارے پاس میرا بھائی آ رہا ہے۔ پھر آپؐ کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کعبہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یہ (یعنی علیؑ) اور اس کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب و کامران ہوں گے۔

پھر فرمایا: یہ تم میں سب سے پہلے میرے اُوپر ایمان لانے والا ہے (یعنی جب سے خلق

ہوا تھا اس وقت سے میرے اُوپر ایمان رکھنے والا ہے)۔ اور تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ حکمِ خدا کے ساتھ قیام کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ اپنی رعیت میں عدل کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ برابر تقسیم کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں بلند مرتبہ رکھنے والا ہے۔

جابر فرماتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی:

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البريه
''تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیتے ہیں یہی وہ ہیں جو سب سے اچھے ہیں''۔

حضرت محمد ﷺ کے اصحاب جب علیؑ کو دیکھتے کہ وہ آ رہے ہیں تو سب فرمایا کرتے: خیر البریہ آ رہا ہے۔

ابنِ زیاد ملعون کا سرِ اقدس امامؑ کی توہین کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا احمد بن الحسين بن عبدالملك قال: حدثنا اسماعيل بن عامر قال: حدثنا الحكم بن محمد بن القاسم الثقفي قال: حدثني أبي عن أبيه انه حضر عبيدالله ابن زياد حين أتى برأس الحسين صلوات الله عليه، فجعل ينكت بقضيب ثناياه ويقول: انه كان الحسن الثغر۔ فقال له زيد بن أرقم: ارفع قضيبك فطالما رأيت رسول الله ﷺ يلثم موضعه۔ قال: انك شيخ قد خرفت۔ فقام زيد يجر ثيابه ثم عرضوا عليه، ثم أمر بضرب عنق علي ابن الحسين عليهما السلام، فقال له علي: ان كان بينك وبين هؤلاء النساء رحم فأرسل معهن من يؤديهن، فقال تؤديهن أنت وكأنه استحى وصرف الله عزوجل عن علي بن الحسين عليه السلام القتل۔ قال القاسم بن محمد: ما رأيت منظراً قط أفزع من القاء رأس الحسين بين يديه وهو ينكته۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن قاسم ثقفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں اس وقت ابنِ زیاد کے پاس موجود تھا۔ جب امام حسین ابن علی علیہ السلام کا سر اقدس ابنِ زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس ملعون نے اپنے عصا کے ساتھ امام مظلومؑ کے سامنے والے دانتوں کو مارنا اور کریدنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ وہ یہ کہہ رہا تھا: اے حسینؑ! تیرے دانت خوبصورت ہیں۔ پس اس دوران میں زید بن ارقم نے اس سے کہا: اے ملعون! اپنے عصا کو اس جگہ سے ہٹا لے کیونکہ میں نے خود رسولِ خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ اس جگہ کا بوسہ لیا کرتے تھے۔ وہ ملعون بولا: یہ بوڑھا کیا خرافات بک رہا ہے؟ زید وہاں سے کھڑا ہوا۔ اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے جانے لگے تو لوگوں نے اُن کی چادر کو اُٹھایا اور ان کے کاندھے پر رکھا۔

اس کے بعد اس ملعون نے حضرت علی بن حسین امام زین العابدین علیہ السلام کے قتل کا حکم سنایا تو علی بن حسینؑ نے فرمایا: اے ملعون! اگر تیرے اور ان مستورات کے درمیان کوئی اسلامی رشتہ ہے تو پھر میرے قتل سے پہلے ان کے لیے کوئی ایسا امین مقرر کر جو ان کو لے کر مدینہ جا سکے، پھر مجھے قتل کر دینا۔ اس ملعون نے کہا: نہیں، تم خود ہی انھیں لے کر جاؤ وہ شرمسار ہوا اور قتل کے ارادہ سے باز آ گیا۔

قاسم بن محمد نے بیان کیا: میں نے اس سے زیادہ دردناک منظر کبھی نہیں دیکھا کہ جب سرِ اقدس امام حسین علیہ السلام اس ملعون کے سامنے رکھا ہوا تھا اور وہ اپنے عصا کے ساتھ امامؑ کے سرِ اقدس کے ساتھ ظلم کر رہا تھا۔

زید بن ارقم کا قول

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد بن عقدة قال: حدثنا احمد بن الحسين قال: حدثنا اسماعيل بن عامر قال: حدثنا الحكم ابن محمد بن القاسم قال: حدثنا أبواسحاق السبيعي ان زيد بن أرقم خرج من عنده يومئذ وهو يقول: أما والله لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: اللهم انى استودعكه وصالح المؤمنين، فكيف حفظكم لوديعة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

(بحذف اسناد) ابواسحاق السبیعی نے بیان کیا ہے کہ جب زید بن ارقم ابنِ زیاد کے دربار سے باہر جارہے تھے تو اس وقت وہ اُن سے کہہ رہا تھا: آگاہ ہوجاؤ! خدا کی قسم، میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے: اے میرے اللہ! میں اپنی اس امانت (یعنی اہلِ بیتؑ) کو تیرے اور نیک لوگوں کے سپرد کرتا ہوں، اور تم لوگوں نے رسولؐ خدا کی امانت کی کس انداز میں حفاظت کی ہے؟

علیؑ بستر رسولؐ پر سوئے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسين بن عبدالرحمٰن بن محمد الازدی قال: حدثنا أبی قال: حدثنا عبدالنور ابن عبدالله بن المغيرة القرشی عن ابراهيم بن عبدالله بن معبد عن ابن عباس قال: بات علی علیہ السلام ليلة خرج رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی المشركين علی فراشه ليعمی علی قريش، وفيه نزلت هذه: ﴿ومن الناس من يشری نفسه ابتغاء مرضات الله﴾۔

(بحذف اسناد) جناب ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جس رات رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکین میں سے ہجرت کرتے ہوئے مکہ سے تشریف لے گئے، تو اس رات آپؐ کے بستر پر علی علیہ السلام سوئے، تاکہ آپؐ کی جان محفوظ رہ جائے۔ اس رات آپؑ کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی:

"لوگوں میں سے وہ بھی جو اپنی جان کو فروخت کردیتے ہیں، تاکہ خدا کی رضائیں خرید لیں"۔

حدیثِ منزلت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا احمد بن يحيٰی بن زكريا قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا أبو مريم عن أبی اسحاق عن حبشی بن جنادة السلولی قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول لعلی: أنت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی۔

(بحذف اسناد) حبشی بن جنادہ السلولی نے روایت کی ہے، وہ ذکر کرتا ہے: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کو میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (ورنہ یہ فرق بھی باقی نہ رہتا۔ مترجم)

حدیث منزلت ایک دوسرے راوی کے ذریعے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا احمد بن يحيٰى قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا ابو عبدالله المحكمي عن سماك عن جابر بن سمرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول لعلي: أنت مني بمنزلة هارون من موسٰى الا انه لانبي بعدي۔

(بحذف اسناد) جابر بن سمرہ نے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ علیؑ سے فرمایا کرتے تھے: اے علیؑ! آپؑ کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

نبیؐ اور علیؑ نے اکٹھا کھانا کھایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد ابن أحمد بن الحسن قال: حدثنا يوسف بن عدي قال: حدثنا حماد بن مختار الكوفي قال: حدثنا عبدالملك عمير عن أنس بن مالك قال: اهدى لرسول الله ﷺ طائر فوضع بين يديه فقال: اللهم أتني بأحب خلقك اليك يأكل معي، فجاء علي بن أبي طالب فدق الباب فقلت من ذا؟ فقال: أنا علي۔ فقلت: ان النبيؐ على حاجة حتٰى فعل ذٰلك ثلاثاً فجاء الرابعة فضرب الباب برجله فدخل، فقال النبي ﷺ: ما حبسك؟ قال: قد جئت ثلاث مرات۔ فقال النبي ﷺ : ما حملك على ذٰلك؟ قال: كنت أحب أن يكون رجلا من قومي۔

(بحذفِ اسناد) انس بن مالک نے روایت بیان کی ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں ایک بھنا ہوا پرندہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ آپؐ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے اللہ! میری مخلوق میں جو سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے اس کو میرے پاس بھیج، تاکہ وہ میرے ساتھ مل کر پرندہ کھائے۔ پس فوراً علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے اور انھوں نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے عرض کیا: کون؟ آپؑ نے فرمایا: میں علیؑ ہوں۔ میں نے عرض کیا: نبی اکرمؐ کسی کام میں مصروف ہیں، آپؐ فارغ نہیں ہیں۔ تین مرتبہ آپؑ آئے اور میں نے ٹال دیا۔ چوتھی مرتبہ آپؑ تشریف لائے تو آپؑ نے اپنے پاؤں سے دروازے کو مارا اور دروازہ کھل گیا اور آپؑ اندر تشریف لائے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! کیا وجہ ہے کہ آپؑ نے دیر کردی؟ آپؑ نے فرمایا: میں تین دفعہ آچکا ہوں، لیکن مجھے اندر آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ نبی اکرمؐ نے مجھے فرمایا: اے انس! تو نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں یہ چاہتا تھا کہ کوئی میرے خاندان اور قوم کا فرد آجاتا۔

دنیا نیک و بد دونوں کو مل جاتی ہے

(أخبرنا) أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن عتبة الكندى قال: حدثنا بكار بن بشر قال: حدثنا حمزة الزيات عن عبدالله بن شريك عن بشر بن غالب عن الحسين بن على عليه السلام قال: من أحبنا الله وردنا نحن وهو على نبينا صلى الله عليه وآله وسلم هكذا ـ وضم اصبعيه ـ ومن أحبنا للدنيا فان الدنيا تسع البر والفاجر۔

(بحذفِ اسناد) بشر بن غالب نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی خاطر ہم سے محبت کرے گا، وہ ہمارے پاس وارد ہوگا اور ہم اور وہ نبی اکرمؐ کے سامنے یوں مل کر پہنچیں گے۔ آپؑ نے اپنی آنکھوں سے اشارہ فرمایا اور جو شخص دنیا کی خاطر ہم سے محبت کرے گا تو یہ کوئی کمال نہیں، کیونکہ دنیا تو ہر نیک و بد کو حاصل ہو جاتی ہے۔

رسولؐ خدا نے غدیرِ خُم میں فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال:

حدثنا الحسن بن جعفر بن مدرار قال: حدثنی عمی طاهر بن مدرارقال: حدثنا معاوية بن ميسرة بن شريح قال: حدثنی الحکم بن عيينة وسلمة بن کهيل قال: حدثنا حبيب ۔ وکان اسکافا فی بنی بدی وأثنی عليه خيراً ۔ أنه سمع زيد بن أرقم يقول: خطبنا رسول اللهﷺ يوم غدير خم فقال: من کنت مولاه فهٰذا علی مولاه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔

(بحذفِ اسناد) حبیب نے زید بن ارقم سے سنا ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے غدیرِ خم کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

من کنت مولاه فهذا علی مولاه

''جس کا مَیںؐ مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ! اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت کرے اور اُس سے دشمنی رکھ جو علیؑ سے دشمنی کرے''۔

اللہ تعالیٰ فضل رسولؐ خدا ہیں

(وبالاسناد) قالؒ:۔ أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا نصر بن مزاحم قال: حدثنا محمد ابن مروان عن الکلبی عن أبی صالح عن ابن عباس قال: بفضل الله ورحمته وبفضل الله النبی وبرحمته علیؑ

(بحذفِ اسناد) ابوصالح نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: فضل اللہ ورحمتہ سے مراد اللہ کا فضل رسولؐ خدا ہیں اور رحمتِ خدا علیؑ ہیں۔

تاویلِ قرآن پر جو جنگ کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا احمد بن حماد الهمدانی قال: حدثنا نضر بن خليفة وبرجد بن معاوية

العجلی عن اسماعیل بن رجاء عن أبیه عن أبی سعید الخدری قال: خرج الینا رسول اللّٰه ﷺ وقد انقطع سسع نعله فدفعها الی علی علیہ السلام یصلحها، ثم جلس وجلسنا حوله کأنما علی رؤوسنا الطیر۔ فقال: ان منکم من یقاتل علی تأویل القرآن کما قاتلت الناس علی تنزیله۔ فقال أبوبکر: انا هو یا رسولؐ اللّٰه؟ قال: لا فقال عمر: أنا هو یارسولؐ اللّٰه؟ فقال: ولا ولکنه خاصف النعل۔

قال: فأتینا علیاً نبشره بذٰلك، فکأنه لم یرفع به رأساً وکأنه قد سمعه قبل۔

قال اسماعیل بن رجا: فحدثنی أبی عن جدی أبی امی حرام بن زهیر انه کان عند علی علیہ السلام فی الرحبة، فقام الیه رجل فقال له: یا أمیر المؤمنن هل کان فی النعل حدیث؟ فقال: اللهم انك تعلم انه مما کان یسره الی رسول اللّٰه ﷺ۔ وأشار بیدیه ورفعهما۔

(بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ نے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسولؐ خدا ہمارے پاس تشریف لائے تو آپؐ کا جوتا ٹوٹا ہوا تھا آپؐ نے وہ جوتا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سپرد کیا کہ وہ اس کی مرمت کر دیں۔ پھر آپؐ تشریف فرما ہوئے اور ہم سب بھی آپؐ کے اردگرد اس طرح بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے وہ شخص کون ہے جو تاویلِ قرآن پر اسی طرح جنگ کرے گا، جس طرح میں تنزیلِ قرآن پر لوگوں کے ساتھ جنگ کر رہا ہوں۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا وہ میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں! اس کے بعد حضرت عمر نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا وہ شخص میں ہوں! آپؐ نے فرمایا: نہیں! بلکہ وہ ہے جو اس وقت میرے جوتے کی مرمت کر رہا ہے۔ ابوسعید کہتا ہے: ہم علیؑ کے پاس آئے تاکہ آپؑ کو اس کے بارے میں بشارت دیں تو آپؑ نے ہمارے لیے اپنا سر ہی نہ اُٹھایا جیسے آپؑ پہلے ہی اس کے بارے میں جانتے ہوں۔

اسمٰعیل بن رجا نے بیان کیا ہے مجھے میرے والد نے اور انھیں میرے دادا حرام بن زہیر نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں رحبہ میں علیؑ کے پاس موجود تھا۔ پس میں نے عرض کیا: اے

امیر المومنینؑ! کیا کوئی حدیث نقل (یعنی جوتی) کے بارے میں بھی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے میرے اللہ! تو جانتا ہے کہ یہ حدیث ان احادیث میں سے ایک ہے جس نے رسولؐ خدا کو مجھ سے خوش کیا۔ (پس آپؑ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور ان کو بلند کیا)۔

حدیث غدیر سے مولیٰ علیؑ کا رحبہ میں احتجاج کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسن ابن علی بن عفان قال: حدثنا عبدالله عن فطر عن ابی اسحاق عن عمرو ذی مر وسعید بن وهب وعن زید بن نقیع قالوا: سمعنا علیاًعليه السلام یقول فی الرحبة: انشد الله من سمع النبیصلى الله عليه وآله وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال الا قام، فقام ثلاثة عشر فشهدوا أن رسول اللهصلى الله عليه وآله وسلم قال: ألست أولی بالمؤمنین من أنفسهم قالوا بلٰی یا رسول الله، فأخذ بید علی فقال: من کنت مولاه فهٰذا علی مولاه، اللهم وآل من والاه وعاد من عاداه وأحب من أحبه وابغض من أبغضه وانصر من نصره واخذل من خذله۔ قال أبواسحاق حین فرغ من الحدیث: یاأبابکر فی أشیاء اخر۔

(بحذف اسناد) زید بن نقیع نے بیان کیا ہے کہ ہم نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے مقام رحبہ میں فرمایا: میں تم سب میں سے ہر اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے غدیر کے مقام پر جو فرمایا جس نے وہ سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ پس تیرہ شخص کھڑے ہو گئے اور انھوں نے گواہی دی کہ رسولؐ خدا نے فرمایا تھا: کیا میں مومنین کے نفسوں پر اولویت اور حق تعرف نہیں رکھتا۔ سب نے مل کر جواب دیا: کیوں نہیں یارسولؐ اللہ! اس کے بعد آپؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

من کنت مولاه فهٰذا علی مولاه

''جس جس کا میں مولا اُس اُس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ! دوستی کر اس سے جو علیؑ سے دوستی کرے، اور دشمنی رکھ اس سے جو علیؑ سے دشمنی رکھے، اور محبت کر اس سے جو علیؑ سے محبت کرے، اور بغض رکھ اس

سے جو علیؑ سے بغض رکھے، مدد کر اس کی جو علیؑ کی مدد کرے، ذلیل کر اس کو جو علیؑ کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے"۔

ابواسحاق جب اس حدیث سے فارغ ہوا تو کہا: اے ابوبکر! تو دوسری اشیا میں تھا۔

حدیثِ ثقلین

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا عبدالله بن احمد بن المستورد قال: حدثنا اسماعيل بن صبيح قال: حدثنا سفيان وهو ابن ابراهيم عن عبدالمؤمن وهو أبو القاسم عن الحسن بن عطية العوفي عن أبيه عن أبي سعيد الخدري انه سمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: اني تارك فيكم الثقلين، ألا ان احدهما أكبر من الآخر: كتاب الله ممدود من السماء الى الارض، وعترتي أهل بيتي، وانهما لن يفترقا حتى يردا على الحوض، وقال: ألا ان أهل بيتي عيبتي التي آوي اليها، وان الانصار كرشي فاعفوا عن مسيئهم واعينوا محسنهم۔

(بحذفِ اسناد) ابوسعید خدریؓ نے جنابِ رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا سے سنا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں تمھارے درمیان دوگراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، آگاہ ہو جاؤ! ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے، ایک کتابِ خدا ہے جو آسمان سے زمین تک کھینچی ہوئی ہے اور دوسری میری عترت و اہلِ بیتؑ ہے۔ تحقیق! یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں گی۔ پھر فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میرے اہلِ بیتؑ میرے راز دار ہیں کہ جن پر میں اعتماد کرتا ہوں اور تحقیق! ان کے انصار میرے اہل ہیں۔ تم ان کی کوتاہیوں سے درگذر کرو اور ان سے نیکوکاروں کی مدد کرو۔

کونوا مع الصادقین کی تفسیر

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا حسن بن حماد عن أبيه عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام في قوله:

﴿یا ایها الذین آمنوا اتقوا اللّٰه وکونوا مع الصادقین﴾ قال:
مع علی بن أبی طالب علیہ السلام۔

(بحذف اسناد) جناب جابرؓ نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: یا ایها الذین امنوا اتقوا اللّٰه وکونوا مع الصادقین کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔

علیؑ کے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسين بن عبدالرحمٰن بن محمد الأزدی قال: حدثنا ابی وعثمان بن سعید الأحول قال: حدثنا عمرو بن ثابت عن صباح المزنی عن الحارث بن حصیرة عن أبی صادق عن ربیعة بن ناجذ عن علی علیہ السلام قال: دعانی رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال: یاعلی ان فیك شبهاً من عیسٰی بن مریم، أحبته النصارىٰ حتٰی انزلوه بمنزلة لیس بها، وأبغضه الیهود حتٰی بهتوا أمه۔

قال: قال علی علیہ السلام: یهلك فی رجلان محب مفرط بما لیس فی، ومبغض یحمله شنآنی علی ان یبهتنی۔

(بحذف اسناد) حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کو ابن مریمؑ کے ساتھ ایک شباہت حاصل ہے۔ نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور ان کو اس مقام پر رکھا جس کے وہ اہل نہیں تھے (یعنی ابن اللہ یا اللہ کا بیٹا کہہ دیا) اور یہودیوں نے ان سے بغض رکھا حتیٰ کہ اُن کی مادر گرامی پر تہمت لگا دی۔ پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں بھی دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے: ① وہ محب جو افراط کرے اور وہ چیز بیان کرے، جو میرے اندر نہیں پائی جاتی (یعنی مجھے خدا کہہ دے) ② وہ بغض رکھنے والا جس کو میری دشمنی آمادہ کرے کہ وہ مجھ پر بہتان لگا دے۔

دسواں باب

حضرت علیؑ اور جناب فاطمہ زہراءؑ کی شادی مبارک

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن قال: حدثنا موسٰی بن ابراهيم المروزی قال: حدثنا موسٰی بن جعفر عن أبيه عن جده عليهم السّلام عن جابر بن عبدالله قال: لما زوج رسول الله ﷺ فاطمة من علی أتاه ناس من قريش فقال: انك زوجت علياً بمهر خسيس؟ فقال: ما أنا زوجت علياً ولكن الله عزوجل زوجه، ليلة اسری بی عند سدرة المنتهٰی أوحی الله الی السدرة ان انثری ما عليك ونثرت الدر والجواهر والمرجان، فابتدر الحور العين فالتقطن، فهن يتهادينه ويتفاخرن به ويقلن هذا من نثار فاطمة بنت محمد عليهما السلام، فلما كانت ليلة الزفاف أتی النبی ببغلته الشهباء وثنی عليها قطيفة وقال لفاطمة: اركبی وأمر سلمان أن يقودها والنبی عليه السلام يسوقها فبينما هو فی بعض الطريق اذ سمع النبی ﷺ وجبة، فاذا بجبرئيل فی سبعين ألفاً وميكائيل فی سبعين ألفاً، فقال النبی ﷺ: ما أهبطكم الی الارض؟ قالوا: جئنا نزف فاطمة الی علی بن أبی طالب عليه السلام، فكبر جبرئيل وكبر ميكائيل وكبرت الملائكة وكبر محمد ﷺ، فوقع التكبير علی العرائس من تلك الليلة۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے، آپؓ نے ذکر کیا ہے: جب رسول خدا نے حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کی شادی حضرت علی علیہ السلام سے کی۔ قریش کے چند لوگ

حضور اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے فاطمہؑ کی شادی علیؑ کے ساتھ کم مہر کے عوض کردی ہے؟

آپؐ نے فرمایا: میں نے علیؑ کی شادی فاطمۃؑ الزہراؑ کے ساتھ نہیں کی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ جب معراج کی رات مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک سیر کروائی گئی تو اللہ تعالیٰ نے سدرہ کی طرف وحی فرمائی کہ جو کچھ اس پر ہے اس کو نثار کردے۔ اُس نے دُر، جواہر اور مرجان کے موتی نثار کیے۔ اس نثار شدہ کو حوروں نے آگے بڑھ کر چُننا شروع کیا اور ان کو اپنے لیے جمع کرنا شروع کردیا اور ایک دوسرے کو ہدایہ کیا اور اس نثار پر وہ فخر کرتی ہیں اور ایک دوسرے سے کہتی ہیں کہ یہ فاطمہ بنت محمد علیہا السلام کا نثار فدیہ ہے۔ جب رخصتی کی رات آئی تو (یعنی رخصت کی رات ۱۹ ذی الحجہ تھی) رسولؐ خدا اپنے ناقہ شہبا لے کر آئے اور اس پر محمل رکھا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا: اے فاطمہؑ! سوار ہو جایئے۔ حضرت سلمانؓ کو حکم دیا کہ وہ اس ناقہ کی نکیل پکڑیں اور خود نبی اکرمؐ نے اس کو پیچھے سے ہانکنا شروع کردیا۔ نبی اکرمؐ نے سفر کے دوران کسی زور دار گزرنے والے کی آواز کو سنا۔ آپؐ نے دیکھا کہ حضرت جبرائیلؑ ستر ہزار اور حضرت میکائیلؑ بھی ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ ہیں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: تم لوگ زمین پر کیوں نازل ہوئے ہو؟

فرشتوں نے عرض کیا: ہم سیدہ فاطمہ الزہراؑ کو علیؑ کے گھر تک پہنچانے کے لیے نازل ہوئے ہیں۔ جناب جبرائیلؑ اور میکائیلؑ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور اُن کے ساتھ تمام ملائکہ نے بھی نعرۂ تکبیر لگایا اور ان کے ساتھ رسولؐ خدا نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اس رات سے دلہن کی رخصتی کے وقت نعرۂ تکبیر لگانا رائج ہوا ہے۔

رسولؐ خدا کا علیؑ سے عہد

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا احمد بن محمد بن يحيیٰ الجعفی الخاذمی قال: حدثنا أبی قال: حدثنا زياد بن خيثمة وزهير بن معاوية عن الاعمش عن عدی بن ثابت عن زر بن خبيش عن علی عليه السلام قال: ان فيما عهد الی رسول الله ﷺ لا يحبك الا مؤمن

ولا يبغضك الا كافر۔

(بحذف اسناد) زر بن حبیش نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ چیز جس کا رسولؐ خدا نے مجھ سے عہد لیا ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ سے محبت فقط مومن کرے گا اور کافر بغض رکھے گا۔

قیامت کے دن فقط چار سوار ہوں گے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد بن احمد بن الحسن قال: حدثنا خزيمة بن ماهان المروزی قال: حدثنا عيسٰی بن يونس عن الاعمش عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال: قال رسول اللهﷺ: يأتی على الناس يوم القيامة وقت ما فيه راكب الا نحن أربعة۔ فقال له العباس بن عبدالمطلب عمه: فداك أبی وامی من هؤلاء الاربعة؟ قال: أنا على البراق، وأخی صالح على ناقة الله التی عقرها قومه، وعمی حمزة أسد الله وأسد رسوله على ناقتی العضباء، وأخی علی بن أبی طالب على ناقة من نوق الجنة مدبجة الجنبين عليه حلتان خضر اوتان من كسوة الرحمن، على رأسه تاج من نور لذلك التاج سبعون ركناً على كل ركن ياقوتة حمراء تضیئ للراكب مسيرة ثلاثة أيام، وبيده لواء الحمد ينادی لا اله الا الله محمد رسول الله، فيقول الخلائق: من هذا ملك مقرب أو نبی مرسل أو حامل عرش؟ فينادی مناد من بطن العرش: ليس بملك مقرب ولا نبی مرسل ولا حامل عرش، هذا علی بن أبی طالب وصی رسول رب العالمين وأمير المؤمنين وقائد الغر المحجلين فی جنات النعيم۔

(بحذف اسناد) حضرت ابن عباسؓ نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: جب لوگ قیامت کے دن آئیں گے تو ہم چار کے علاوہ کوئی بھی سوار نہیں ہوگا۔ جناب عباس بن عبدالمطلبؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں! وہ چار لوگ کون

کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:

① میں ہوں جو براق پر سوار ہوں گا۔

② میرا بھائی صالح علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اُس اونٹنی پر سوار ہوگا، جس کی ٹانگیں اُس کی قوم نے کاٹ دی تھیں۔

③ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کا شیر اور میرا چچا حضرت حمزہؓ میری اونٹنی عضبا پر سوار ہوگا۔

④ میرا بھائی علی ابنِ ابی طالبؑ ہے جو جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہوگا، جس کو ریشمی کپڑے سے آراستہ کیا گیا ہوگا اور اُس کے اُوپر دو سبز رنگ کی چادریں ہوں گی، جو رحمت کے کپڑے کی ہوگی اور اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہوگا، اور اُس تاج کے ستر کنارے ہوں گے اور ہر کنارے پر ایک سرخ یاقوت ہوگا، جو تین دن کے فاصلہ سے دیکھنے والے کے لیے چمکے گا اور اُس کے ہاتھ میں لواء الحمد والا پرچم ہوگا اور یہ آواز دے گا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ساری مخلوق عرض کرے گی: یہ کون ہے؟ یہ ملکِ مقرب ہے؟ یا نبی مرسل ہے یا حاملانِ عرش میں سے ہے؟ وسطِ عرش سے آواز دینے والا آواز دے گا: یہ ملک مقرب ہے اور نہ ہی نبی مرسل ہے اور نہ ہی حاملانِ عرش میں سے ہے، بلکہ یہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں، جو رب العالمین کے رسول کے وصی اور تمام مومنین کے امیر اور روشن چہروں والے لوگوں کا جنتِ نعیم میں سردار ہے۔

رسولؐ خدا پر سب سے پہلے ایمان لانے والا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد بن يحيٰى الجعفي قال حدثنا أبي قال: حدثنا الحسين بن عبدالكريم وهو أبو هلال الجعفي قال: حدثنا جابر بن الحسن النخعي قال: حدثني عبدالرحمٰن بن ميمون أبو عبدالله عن أبيه قال: سمعت ابن عباس يقول: أول من آمن برسول الله ﷺ من الرجال علي ومن النساء خديجة رضي الله عنهما۔

(بحذفِ اسناد) ابوعبداللہؒ نے اپنے والد سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ

سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: مردوں میں سے پہلے رسولؐ خدا کی تصدیق، آپؐ کی نبوت پر ایمان کا اعلان کرنے والے علیؑ ہیں اور عورتوں میں سے سب سے پہلے اقرار و اعلان کرنے والی خاتون کا نام حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؑ ہے۔

ہماری ولایت کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا الحسن بن علی بن بزیغ قال: حدثنا قاسم الضحاك قال: حدثنی منیر بن حوشب أخو العوام عن أبی سعید الهمدانی عن أبی جعفر علیه السلام ﴿الا من تاب وآمن وعمل صالحاً﴾۔ قال: واللّٰه لو انه تاب وآمن وعمل صالحاً ولم يهتد الى ولايتنا ومودّتنا ومعرفة فضلنا ما أغنى عنه ذٰلك شيئًا۔

(بحذف اسناد) ابوسعید ہمدانی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا:

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا (سورۂ مریم، آیت ۶۰)

”آگاہ ہو جاؤ جو لوگ توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک اعمال انجام دیں“۔

اس سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم، اگر کوئی شخص توبہ کرے اور خدا و رسولؐ پر ایمان بھی رکھتا ہو اور نیک اعمال بھی انجام دیتا ہو اور اُس کو ہماری ولایت و مودّت حاصل نہ ہو اور ہماری فضیلت کی معرفت نہ رکھتا ہو تو اُس کو کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی۔

مباہلہ میں کون کون گئے تھے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا محمد بن أحمد بن الحسن قال: حدثنا أبی قال: حدثنا هاشم بن المنذر عن الحارث بن الحصین عن أبی صادق عن ربیعة بن ناجذ عن علی علیه السلام قال: خرج رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم حین خرج لمباهلة النصاری بی وبفاطمة والحسن والحسین علیهم السلام۔

(بحذف اسناد) ربیعہ بن ناجذ نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب رسولؐ خدا نصاریٔ نجران کے مقابلے میں مباہلہ کے لیے نکلے تو اُس وقت آپؐ کے ساتھ فاطمہؑ، حسن اور حسین علیہم السلام تھے۔

اہلِ بیتؑ میری اُمت کے لیے امان ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن علی بن بزیغ قال: حدثنا اسماعیل بن صبیح قال: حدثنا جناب ابن قسطاس عن موسٰی بن عبیدة قال: حدثنی ایاس بن سلمة عن أبیه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: النجوم امان لاهل السماء وأهل بیتی أمان لامتی۔

(بحذف اسناد) ایاس بن سلمہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: رسولؐ خدا نے فرمایا: تمام ستارے اہلِ آسمان کے لیے امان ہیں (یعنی جب تک ستارے ہیں اُس وقت تک اہلِ آسمان امن میں ہیں) اور میری اہلِ بیتؑ میری امت کے لیے امان ہے۔

اصحاب کا اونٹ کے نحر کرنے کی اجازت طلب کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن یحیٰی الصوفی قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن شریك بن عبداللّٰه النخعی قال: حدثنا أبی قال: حدثنا عاصم بن عبدالرحمٰن بن أبی عمرة عن أبیه قال: كنا بأزاء الروم فأصاب الناس جوع، فجاء ت الانصار الی رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاستأذنوه فی نحر الاهل، فأرسل رسولؐ اللّٰه الی عمر بن الخطاب فقال: ما تری؟ قال: الانصار قد جاؤا یستأذنونی فی نحر الابل۔ فقال: یانبی اللّٰه فكیف لنا اذا لقینا العدو غداً ورجالا جیاعاً۔ فقال: ما تری؟ قال: مر أبا طلحة فلیناد فی الناس بعزمة منك لا یبقی أحد عنده طعام الا جاء به، وبسط الانطاع فجعل الرجل یجئ بالمد ونصف المدوثلث المد، فنظرت الی جمیع ما جاؤا به

فقلت: سبع وعشرون صاعاً أو ثمانية وعشرون صاعاً لا يجاوز الثلاثين، واجتمع الناس يومئذ الى رسولؐ الله وهم يومئذ أربعة آلاف رجل، فدعا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بأكثر دعاء سمعته قط، ثم ادخل يده في الطعام ثم قال للقوم: لا يبادرن أحدكم صاحبه ولا يأخذن أحدكم حتّى يذكر اسم الله، فقامت أول دفعة فقال اذكروا اسم الله ثم خذوا، فأخذوا فملأوا كل وعاء وكل شئ، ثم قام الناس فأخذوا فملأوا كل وعاء وكل شئ ثم بقي طعام كثير، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبدهٗ ورسوله، والذي نفسي بيده لا يقولها أحد الا حرمه الله على النار۔

(بحذف اسناد) عاصم بن عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے بیان کیا: ہم اہلِ روم کے مقابلہ میں جہاد کر رہے تھے کہ لوگوں کو بھوک لگ گئی۔ انصار کے چندلوگ رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اُنہوں نے اونٹ کے نحر (یعنی ذبح) کرنے کی اجازت طلب کی۔ رسولؐ خدا نے عمر بن خطاب کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: یہ انصار مجھ سے اونٹ کے نحر کرنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ عمر نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم کل صبح دشمن کا مقابلہ کرسکیں گے، جبکہ ہمارا سارا لشکر بھوکا ہوگا۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ابوطلحہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں میں منادی کر دے کہ یہ میرا حکم واجبی ہے کہ جس کے پاس جتنا کھانا ہے (یعنی کھانے والی چیزیں) وہ لے کر میرے پاس آئے۔ دسترخوان بچھا دیا گیا۔ جو شخص بھی کھانا لاتا وہ اس پر رکھتا جاتا۔ ہر کوئی لانے والا ایک مد یا دو مد (مد ایک وزن ہے جو کلو سے کم ہوتا ہے) لے کر آتا اور اس کو دسترخوان پر رکھ دیتا۔ جو کچھ وہ لوگ لے کر آئے میں نے اُس کو دیکھا کہ وہ ستائیس اٹھائیس کلو ہوگا، لیکن تیس کلو سے زیادہ نہیں تھا۔ اس دن رسولؐ خدا کے اردگرد چار ہزار کے قریب لوگ جمع تھے۔ رسولؐ خدا نے ایسی دعا فرمائی کہ اس کی مثل دعا ہم نے کبھی آپؐ سے نہیں سنی تھی۔ پھر آپؐ نے اپنا دستِ مبارک اس کھانے پر رکھا اور لوگوں سے فرمایا: کھاؤ! کوئی شخص بھی اپنے ساتھی کے آگے سے نہ اُٹھائے، اور بسم اللہ پڑھے بغیر کوئی شخص بھی اس سے کھانا نہ اُٹھائے۔ پہلے ایک دستہ اُٹھا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا نام

لو (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور اس سے اُٹھالو۔ اُنہوں نے اُٹھالیا۔ دوبارہ ہر برتن ہر چیز سے پُر ہو گیا۔ ایسے ہی لوگ اُٹھاتے رہے اور برتن دوبارہ پُر ہوتے رہے۔ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی وافر مقدار میں باقی بچ گیا۔

رسولِ خدا نے فرمایا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو بھی اس شہادت کی گواہی دے گا اللہ تعالیٰ اُس پر جہنّم کی آگ حرام قرار دے گا۔

رسولِ خدا کے ساتھ راز و نیاز کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيٰى قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنى الأجلح ابن عبدالله الكندى عن أبى الزبير عن جابر قال: ناجى رسول الله ﷺ على بن أبى طالب علیہ السلام يوم الطائف فأطال مناجاته، فرأى الكراهة فى وجوه رجال فقالوا: قد أطال مناجاته منذ اليوم۔ فقال: ما أنا انتجيته ولكن الله عزوجل انتجاه۔

(بحذفِ اسناد) جناب جابرؓ نے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں: طائف کے دن رسولؐ خدا نے حضرت علی علیہ السلام سے راز و نیاز کی گفتگو فرمائی۔ آپؐ کی یہ گفتگو طول پکڑ گئی۔ آپؐ نے چند لوگوں کے چہروں پر کراہت کے آثار ملاحظہ فرمائے جو یہ کہہ رہے تھے کہ آج تو راز و نیاز کی گفتگو بہت لمبی ہوگئی ہے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: میں نے علیؑ کے ساتھ راز و نیاز نہیں کیا، بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے علیؑ سے راز و نیاز کی باتیں کی ہیں۔

مَیں نے رسولِ خدا کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنا جابر بن عبدالله بن يحيٰى قال: سمعت على بن أبى طالب علیہ السلام يقول: صليت مع رسول الله ﷺ قبل ان يصلى معه أحد

من الناس ثلاث سنين، وكان مما عهد الى أن لا يبغضني مؤمن ولا يحبني كافر أو منافق، والله ما كذبت ولا كذبت ولا ضللت ولا ضل بي ولا نسيت ما عهد الي۔

(بحذفِ اسناد) جابر بن عبداللہ بن یحییٰ نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ خدا کے ساتھ سب لوگوں سے تین سال پہلے نماز پڑھتا رہا ہوں اور رسولؐ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ مجھ سے کوئی مومن بغض نہیں رکھے گا اور کوئی منافق اور کافر میرے ساتھ دوستی نہیں رکھے گا (یہ عہد پکا ہے) خدا کی قسم میں نے اس کے بارے جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی میرے ساتھ جھوٹ بولا گیا ہے اور نہ میں گمراہ ہوا ہوں اور نہ مجھے گمراہ کیا گیا ہے اور جو عہد میرے ساتھ کیا گیا ہے میں اس کو بھی نہیں بھولا۔

ایک چغل خور کا واقعہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيٰى قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبي عن هشام بن عروة عن أبيه انه قال: كان رجل نماماً فذكر له النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حديثاً فقال: لا تذكره لأحد، وكان النبيؐ يحب ان يذكره، فلما أدبر قال النبيؐ: الحرب خدعة، فانطلق الرجل فأفشاده وكاد الله لنبيه في بني قريظة۔

(بحذفِ اسناد) جناب ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے: ایک چغل خور مرد تھا۔ رسولؐ خدا نے اس کو ایک بات بیان فرمائی اور اُس سے فرمایا: اس بات کو کسی سے بیان نہ کرنا۔ نبی اکرمؐ چاہتے تھے کہ وہ اس بات کو بیان کرے۔ وہ شخص نبی اکرمؐ سے چلا گیا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: جنگ دھوکا ہے۔ وہ شخص چلا گیا اور اُس نے راز کو فاش کر دیا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو بنی قریظہ کے قریب کرنے والا تھا۔

جنگِ تبوک کے وقت علیؑ کی جانشینی

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا الاعمش عن

عطية العوفى عن أبى سعيد الخدرى قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلى بن أبى طالب علیہ السلام فى غزوة تبوك: اخلفنى فى أهلى. فقال على: يارسولّ الله انى اكره ان يقول العرب خذل ابن عمه وتخلف عنه؟ فقال: أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هارون من موسٰى. قال: بلٰى. قال: فاخلفنى.

(بحذف اسناد) ابوسعید خدری نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ذکر کی ہے کہ رسولؐ خدا نے جنگ تبوک پر روانگی کے وقت حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ میرے اہل بیتؑ اور خاندان پر میری طرف سے میرے جانشین وخلیفہ بن جاؤ۔ حضرت علی علیہ السلام نے خدمتِ رسولؐ خدا میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں پسند نہیں کرتا کہ عرب والے یہ کہیں کہ ان کے اپنے چچا کا بیٹا جنگ سے ڈر گیا ہے اور اس کو رسولؐ خدا نے اپنا جانشین قرار دیا ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ! کیا آپؑ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسولؐ اللہ!۔ آپؐ نے فرمایا: اگر آپؑ راضی ہیں تو پھر میری جانشینی اختیار کرو اور میری طرف سے میرا خلیفہ بن جاؤ۔

جناب صفیہ بنتِ عبدالمطلب

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنى أبى قال: حدثنا محمد بن اسحاق عن يحيٰى بن عباد عن أبى الزبير عن أبيه عن صفية بنت عبدالمطلب انها قالت: كنا مع حسان بن ثابت فى حصن فارغ والنبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالخندق، فاذا يهودى يطوف بالحصن، فخفنا ان يدل على عورتنا فقلت لحسان: لو نزلت الى هذا اليهودى فانى أخاف أن يدل على عورتنا. قال: يابنت عبدالمطلب لقد علمت ما أنا بصاحب هذا. قال: فتحزمت ثم نزلت وأخذت عموداً فقتلته به، ثم قلت لحسان: اخرج فاسلبه. قال: لاحاجة لى فى سلبه.

(بحذف اسناد) جناب صفیہ بنت عبدالمطلبؓ نے بیان کیا ہے کہ ہم حسان بن ثابت کے ساتھ ایک محفوظ پناہ گاہ میں موجود تھے اور نبی اکرمؐ خندق میں تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک یہودی آیا اور اس نے ہماری پناہ گاہ کے اردگرد چکر کاٹنے شروع کر دیے۔ ہم نے خوف محسوس کیا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ یہودی ہمارے راز کو فاش کر دے۔ میں نے حسان بن ثابت سے کہا: تو اس یہودی کی طرف جا، کیونکہ میں ڈرتی ہوں کہ کہیں یہ یہودی ہمارے راز کو فاش نہ کر دے۔ اُس نے مجھے جواب دیا: اے بنتِ عبدالمطلب! آپ جانتی ہیں کہ میں ایسا کام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پھر بی بی فرماتی ہیں: میں نے ہمت کی اور میں نیچے اُتری اور میں نے ایک لوہے کا راڈ پکڑا اور اُس کے ذریعے اُس یہودی کو مار دیا۔ پھر میں نے حسان سے کہا: نکلو اور اس کے مال واسباب کو لوٹ لو۔ اُس نے کہا: مجھے اس کے لوٹنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

خیبر کے مالِ غنیمت کی تقسیم

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنی أبی قال حدثنا محمد بن اسحاق عن محمد بن مسلم أبوشهاب الزهری عن عروة بن الزبير ومسور ابن مخرمة إن النبیﷺ لما افتتح خيبر وقسمها على ثمانية عشر سهماً كانت الرجال ألفاً وأربعمائة رجل والخيل مائتى فرس وأربعمأة سهم للخيل كل سهم من الثمانية عشر سهماً مائة سهم رأس، فكان عمر بن الخطاب رأساً وعلى رأساً وطلحة رأسا والزبير رأسا وعاصم بن عدى رأسا، وكان سهم النبیﷺ مع عاصم بن عدى۔

(بحذف اسناد) مسور بن مخرمہ نے بیان کیا ہے کہ جنگِ خیبر فتح ہوئی تو رسولؐ خدا نے مالِ غنیمت کو اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا۔ اس جنگ میں چودہ سو مرد اور دو سو گھوڑے تھے ان اٹھارہ میں سے چار حصے گھوڑوں کے لیے قرار پائے۔ پھر ہر سو کے لیے ایک حصہ مقرر کیا گیا پھر عمر بن خطاب کے لیے، ایک حصہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے لیے، ایک حصہ طلحہ کے لیے، ایک حصہ زبیر کے لیے، ایک خود نبی اکرمﷺ کا حصہ اور عاصم بن عادی کے لیے ایک حصہ ہے۔

حسن بصری کا خمس کے لیے قول

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيىٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى عن اشعب بن سوار عن الحسن البصرى انه قال: الخمس لله وللرسول ولذى قرابة رسول اللهﷺ ليس كله، وقد كان يقسم لمن سمى الله عزوجل، فأعطته الخلفاء بعد قرابتهم. قلت: كلهم؟ قال: نعم كلهم۔

(بحذف اسناد) اشعب بن سوار نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ آپ نے کہا: خمس اللہ اور اُس کے رسولؐ اور اُس کے قرابت داروں کے لیے ہے۔ کیا تمام ان کے لیے نہیں ہے۔ تحقیق! وہ حصّہ جو خدا کے لیے ہے، وہ سارا حصّہ نبی کے قرابت داروں کے بعد نبی کے خلفا کو دیا جا سکتا ہے۔ میں نے عرض کیا: کیا سارا مال خمس میں دیا جائے گا؟ حسن بصریؒ نے کہا: ہاں! سارے کا سارا مال خلفا کو دیا جائے گا۔

امیروں کی طرف سے ہدیہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنا ليث بن أبى سليم عن عطا ابن أبى رياح عن جابر بن عبدالله انه قال: هدية الامراء غلول۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: امیروں کی طرف سے ہدیہ یہ دھوکا وفریب ہے۔

رسولِ اکرمؐ کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو گئے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيىٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنا ابراهم ابن مهاجر عن ابراهيم قال: ارتد الاشعث بن قيس وأناس من العرب لما مات النبىﷺ، فقالوا نصلى ولا نؤدى الزكٰوة، فأبى عليهم أبوبكر ذٰلك

وقال: لا أحل عقدة عقدها رسول اللهﷺ ولا انقصكم شيئًا مما أخذ منكم نبی الله ولا جاهدنكم ولو منعتمونی عقالاً مما أخذ منكم نبی الله لجاهدتكم عليه، ثم قرأ ﴿وما محمد الا رسول قد خلت من قبل الرسل﴾ حتّٰی فرغ من الآية، فتحصن الاشعث ابن قيس هو واناس من قومه فی حصن وقال الاشعث: اجعلوا السبعين منا اماناً، فجعل لهم ونزل بعد سبعين ولم يدخل نفسه فيهم. فقال له أبوبكر: انه لا أمان لك انا قاتلوك۔ قال: أفلا ادلك علی خير من ذٰلك تستعين بی علی عدوك وتزوجنی اختك ففعل۔

(بحذف اسناد) جناب ابراہیم نے روایت بیان کی ہے: جب رسولؐ خدا کا اس دُنیا سے انتقال ہوا تو اُس وقت اشعث بن قیس اور کچھ دوسرے لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ اُنہوں نے کہا: ہم نماز ادا کریں گے، لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ حضرت ابوبکر نے اُس کی مخالفت کی اور کہا: جو کچھ رسولؐ خدا معین کر گئے ہیں، میں اُس کو ختم نہیں کر سکتا اور جو کچھ رسولؐ خدا وصول کیا کرتے تھے، میں اُس میں سے کوئی چیز کم نہیں کر سکتا اور میں اس لیے ضرور جہاد کروں گا اور جو کچھ رسولؐ خدا وصول کرتے تھے اگر تم اُس سے انکار کرو گے تو میں ضرور اُس کی وصولی کے لیے جہاد کروں گا۔

اور اس کے بعد اس نے اس آیت کی مکمل تلاوت کی: وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران، آیت ۱۴۴) پس اشعث بن قیس اور دوسرے اس کے ساتھی لوگوں نے قلعہ میں پناہ لے لی۔

اشعث بن قیس نے حضرت ابوبکر سے کہا: میری قوم کے ستر آدمیوں کو امان دو۔ ستر آدمیوں کے لیے امان نامہ قرار دیا گیا۔ امان کے بعد قلعہ سے ستر آدمی نیچے آئے اور اشعث بن قیس نے اپنے آپ کو ان ستر آدمیوں میں سے شمار نہ کیا۔ ابوبکر نے کہا: اے اشعث! تیرے لیے امان نہیں ہے اور میں تیرے مقابلے میں جنگ کروں گا۔ اشعث نے کہا: میں تجھے ایک ایسی خبر دیتا ہوں جس کے ذریعے تو مجھ سے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں مدد حاصل کر سکے گا اور وہ اس صورت میں ہے جب تو اپنی ہمشیرہ کی شادی میرے ساتھ کر دے گا۔ اس نے ایسے ہی کیا۔

کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا احمد بن يحيىٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنا محمد ابن اسحاق عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبى صلى الله عليه وآله انه قال: أيما حلف كان فى الجاهلية فان الاسلام لم يزده الا شدة، ولا حلف فى الاسلام، السلمون يد على من سواهم يجير عليهم أدناهم فيرد عليهم أقصاهم، يرد سراياهم على قعدهم، لا يقتل مؤمن بكافر، ودية الكافر نصف دية المؤمن، ولا جلب ولا جنب، ولا تؤخذ صدقاتهم الا فى دورهم۔ قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله هذا الحديث فى خطبته يوم الجمعة قال: يا أيها الناس۔

(بحذف اسناد) عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: قسمیں وہی ہیں جو زمانۂ جاہلیت میں تھیں۔ اسلام نے ان میں کوئی اضافہ نہیں فرمایا، بلکہ ان قسموں میں شدت پیدا کی ہے۔ اسلام میں الگ سے کوئی قسم نہیں ہے۔ تمام مسلمان اپنے غیر پر فوقیت رکھتے ہیں۔ ان کا ادنیٰ دوسروں پر فضیلت رکھتا ہے اور ان کا دور بھی ان پر مقدم ہے۔ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کافر کی دیت مومن کی دیت سے آدھی ہے اور کوئی دھمکی نہیں اور نہ ہی کوئی جانب داری ہے اور ان لوگوں سے صدقات وصول نہیں کیے جائیں گے مگر ان لوگوں کے گھروں میں (یعنی آرام سے گھر میں رہیں تو ان سے جزیہ وصول کیا جائے گا اور اگر وہ میدان میں نکل آئے تو پھر ان سے جزیہ نہیں بلکہ جہاد کیا جائے گا)۔

آیتِ تطہیر کے مصداق

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: أخبرنا احمد بن يحيىٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى عن ابى اسحاق عن عبداللّٰه بن مغيرة مولى أُم سلمة

زوج النبیﷺ انها قالت: نزلت هذه الایة فی بیتها ﴿انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس أهل البیت ویطهرکم تطهیرا﴾ أمرنی رسول الله ﷺ أن ارسل الی علی وفاطمة والحسن والحسین علیهم السلام، فلما أتوه اعتنق علیاً بیمینه والحسن بشماله والحسین علی بطنه وفاطمة عند رجله فقال: ﴿اللهم هؤلاء أهلی وعترتی فأذهب عنهم الرجس وتطهرهم تطهیرا﴾ قالها ثلاث مرات۔ قلت: فأنا یارسول الله۔ فقال: انك علی خیر انشاء الله۔

(بحذف اسناد) اُم المومنین حضرت اُم سلمیٰؓ کے غلام عبداللہ بن مغیرہ نے حضرت اُم سلمیٰؓ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آیت:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (سورۂ احزاب، آیت ۳۳)

میرے گھر میں نازل ہوئی۔ رسولؐ خدا نے مجھے حکم دیا کہ علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو میرے پاس بلاؤ۔ جب یہ سارے رسولِ اکرمؐ کے پاس حاضر ہوئے تو علیؑ آپؐ کے دائیں جانب اور حسنؑ بائیں جانب اور حسینؑ آپؐ کے شکمِ اطہر کے قریب اور حضرت فاطمہؑ آپؐ کے قدموں کے پاس تشریف فرما تھیں۔ آپؐ نے فرمایا:

''اے میرے اللہ! یہ میری اہلِ بیتؑ وعترت ہے۔ تو ان سے ہر قسم کا رجس دُور فرما اور ان کو اس طرح پاک رکھ جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے''۔ رسولؐ خدا نے ان کلمات کا تین دفعہ تکرار فرمایا۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں یعنی کیا میں اہل بیتؑ میں سے نہیں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: تو ان شاء اللہ خیر پر ہے، لیکن ان میں سے نہیں ہے۔

حاکموں کا قرب فتنہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا أحمد بن یحییٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی قال: حدثنی الحسن ابن الحکم عن عدی بن ثابت عن

رجل من الانصار عن أبی هریرة عن النبیﷺ قال: من بدا جفا، ومن تبع الصید غفل، ومن لزم السلطان افتتن، وما یزداد من السلطان قربا الا ازداد من اللّٰه تعالٰی بعداً۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو ابتدا کرے گا، اس نے ظلم و جفا کی ہے اور جو شکار کی پیروی کرے گا اس نے غفلت کی ہے اور جو بادشاہ (یعنی حاکم) کے قرب کو اپنے لیے لازم قرار دے گا، وہ فتنہ میں مبتلا ہو گا اور جو بادشاہوں کے زیادہ قریب ہو گا وہ اتنا ہی خدا سے دُور ہوتا چلا جائے گا۔

عمل کرنے والوں سے علم حاصل کرو

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن یحیٰی قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی عن الاعمش عن تمیم بن سلمة عن أبی عبیدة عن عبداللّٰه انه قال: اقتصاد فی سنة خیر من اجتهاد فی بدعة۔ قال عبداللّٰه: تعلموا ممن علم فعمل۔

(بحذف اسناد) ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: نیکی اور سنت کے بارے میں استقامت بہتر ہے، بدعت کے خلاف کوشش کرنے سے۔ جناب عبداللہ نے فرمایا: جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں، ان سے علم حاصل کرو۔

حاکم اور آمر کی قیادت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا أحمد بن یحیٰی قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی قال: حدثنا الوصافی عن أبی بریدة عن النبیﷺ قال: لا یؤمر رجل علی عشرة فما فوقهم الا جئ به یوم القیامة مغلولة یده الی عنقه، فان کان محسناً فك عنه وان کان مسیئاً زید غلّا الی غله۔

(بحذف اسناد) ابوبریدہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص دس یا ان سے زیادہ لوگوں پر آمر ہو گا، اس کو قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے

دونوں ہاتھ پسِ گردن بندھے ہوئے ہوں گے۔ اگر وہ نیک سیرت ہوا تو اس کے ہاتھ کھول دیئے جائیں گے اور اگر وہ بدسیرت و گناہگار ہوا تو اُس کے ہاتھوں کو سختی سے باندھ دیا جائے گا اور اُس کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

ان لوگوں کے لیے طوبیٰ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا أحمد بن يحيىٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنا محمد ابن اسحاق قال: حدثنا احمد قال: حدثنا محمد بن عبيد عن محمد بن اسحاق عن يزيد بن أبى حبيب عن مرثد بن عبدالله عن أبى عبدالرحمٰن الجهنى قال: بينما نحن عند رسول الله ﷺ اذ طلع راكبان، فلما رآهما نبى الله قال: كنديان مذحجيان، فاذا رجلان من مذحج، فأتى أحدهما اليه ليبايعه، فلما أخذ رسول الله ﷺ بيده ليبايعه قال: يارسولَ الله أرأيت من رآك فآمن بك وصدقك واتبعك ماذا له؟ قال: طوبىٰ له۔ قال: فمسح على يده وانصرف۔ قال: وأقبل الآخر حتىٰ أخذ بيده ليبايعه قال: يارسولَ الله أرأيت من آمن بك۔ فصدقك واتبعك ولم يرك ماذا له؟ قال: طوبىٰ له ثم طوبىٰ له قال: ثم مسح على يده ثم انصرف۔

(بحذفِ اسناد) ابوعبدالرحمٰن الجہنی نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہم رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے کہ اچانک دو سوار ظاہر ہوئے۔ جب نبی اکرمؐ نے اُن دونوں کی طرف دیکھا تو آپؐ نے فرمایا: قبیلہ مذحج کے دو بہادر محنت کش آ رہے ہیں۔ اور وہ دونوں مذحج قبیلہ ہی کے فرد تھے۔ پس ان میں سے ایک رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، تاکہ وہ آپؐ کی بیعت کرے۔ اُس نے رسولؐ خدا کے دستِ مبارک کو پکڑا، تاکہ بیعت کرے، اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، جو شخص آپؐ کی زیارت کرے، آپؐ پر ایمان بھی لائے۔ آپؐ کی تصدیق بھی کرے، آپؐ کی اتباع بھی کرے، اُس کا

اجر کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اُس شخص کی جزا اور اجر جنت و طوبیٰ ہے۔ اس نے آپؐ کے دستِ اقدس کو مس کیا اور ایک طرف ہو گیا۔

اس کے بعد دوسرا شخص آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، یہاں تک کہ اُس نے آپ کے دستِ اقدس کو پکڑا، تا کہ آپؐ کی بیعت کرے۔ اس نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! جو شخص آپؐ پر ایمان رکھے، آپؐ کی تصدیق کرے اور آپؐ کی اتباع بھی کرے، لیکن اُس کو آپؐ کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہوا ہو تو اس کے اجر و ثواب کے بارے میں آپؐ کی کیا رائے ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اُس شخص کے لیے طوبیٰ ہے، طوبیٰ ہے (آپؐ نے دو دفعہ فرمایا) اُس نے بھی آپؐ کے دستِ اقدس کو مس کیا اور وہ بھی ایک طرف چلا گیا۔

دجال شام میں قتل ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيٰى قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا ابی عن محمد بن اسحاق عن الزهری عن عبدالرحمٰن بن زيد بن حارثة عن مجمع بن جارية قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول: يقتل الدجال دون باب اللد بسبعة عشر ذراعاً. واللد بالرملة بأرض الشام۔

(بحذفِ اسناد) مجمع بن جاریہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: دجال کو باب الاد کے ساتھ سترہ ہاتھ کے فاصلہ پر قتل کیا جائے گا۔ الاد وہ ریتلی زمین ہے جو شام کے علاقہ میں ہے۔

دجال اسی ہزار لوگوں کو گمراہ کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهيم عن أبی سلمة بن عبدالرحمٰن عن أبی هريرة عن

النبی ﷺ قال: لیهبطن الدجال بجور وکرمان فی ثمانین الفاً، کأن وجوههم مجان مطرقة یلبسون الطیالسة وینتعلون الشعر۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تحقیق دجال اسی ہزار لوگوں کے عمل و ایمان کو اپنے ظلم وجور کی وجہ سے برباد کردے گا۔ گویا اُن کے چہروں پر نشان ہوں گے اور سبز چادروں میں علما کی طرح ملبوس ہوں گے اور وہ بالوں سے بنے ہوئے لباس کو زیب تن کرتے ہوں گے۔

عمر بن عبدالعزیز نے فدک واپس کردیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا احمد بن یحییٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی عن محمد بن اسحاق عن عبداللّٰه بن أبی بکر بن عمرو بن حزم عن أبیه قال: عرض فی نفس عمر بن عبدالعزیز شئ من فدك، فکتب الی أبی بکروهو علی المدینة انظر ست آلاف دینار فزد علیها غلة فدك أربعة آلاف دینار فاقسهما فی ولد فاطمة رضی اللّٰه عنهم من بنی هاشم۔ قال: وکانت فدك للنبی صلی اللّٰه علیه وآله خاصة، فکانت مما لم یوجف علیها بخیل ولا رکاب۔ قال: وکانت للنبی صلی اللّٰه علیه واله أموال سماها العواف ویرقط والمبیت والکلا وحیا والضبایفة وبیت اُم ابراهیم، فأما العواف فهو سهم من بنی قریظة

(بحذف اسناد) عبداللہ بن ابوبکر بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے فدک کے بارے میں اپنے اندر ایک چیز محسوس کی۔ اس نے مدینہ کے حاکم ابوبکر کو تحریر کیا کہ میں چھ ہزار دینار روانہ کر رہا ہوں، ان کے ساتھ فدک کا غلہ ملا کر جو کہ چار ہزار دینار ہے، اس کو اولادِ فاطمہؑ (یہ عمر بن عبدالعزیز کے الفاظ ہیں ورنہ بی بی کے لیے علیہا کا لفظ ہوتا ہے چونکہ عربی میں رضی اللہ کا لفظ تھا اس لیے میں نے ترجمہ میں

رضی اللہ لکھا ہے مترجم) جو کہ ہاشمی ہیں اُن پر تقسیم کر دے۔ وہ بیان کرتا ہے: فدک کا علاقہ خاص کر نبی اکرمؐ کے لیے تھا، کیونکہ فدک ان علاقوں میں سے ہے، جس کے حصول کے لیے گھوڑے نہیں دوڑائے گئے۔ وہ بیان کرتا ہے: نبی اکرمؐ کے لیے خاص مال تھے کہ جن کو عواف (مالِ غنیمت) کہتے ہیں۔

اِنتقالِ نبیؐ کے بارے میں روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا احمد بن يحيىٰ الصوفي قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن شريك بن عبدالله النخعي قال: حدثنا أبي عن ابن اسحاق عن عبدالله بن أبي بكر بن عمرو بن حزم عن أبيه قال: توفي رسول الله ﷺ في شهر ربيع الاول في اثنتي عشرة مضت من شهر ربيع الاول يوم الاثنين ودفن ليلة الاربعا۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے بارہ ربیع الاوّل بروز پیر کو وفات پائی اور آپؐ کو بدھ کی رات دفن کیا گیا۔ (ظاہراً یہ روایت شیعہ کتاب میں وارد ہوئی ہے، لیکن کسی روایت کا شیعہ کتب میں وارد ہونا یہ اس روایت کے معتبر ہونے کی دلیل نہیں ہے، بلکہ ہمارے ہاں اعتبارِ روایت کی شرائط ہیں اور ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ وہ روایت فرمانِ معصوم کے خلاف نہ ہو، قرآن کے خلاف نہ ہو، راوی جھوٹا نہ ہو، اس کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں۔ یہ روایت جو اُوپر درج ہوئی ہے یہ ان روایات کے خلاف ہے جو وفاتِ نبیؐ کے بارے میں معصومین علیہم السلام سے وارد ہوئی ہیں اور ہماری روایات میں ۲۸ صفر کی تاریخ ہے اور اس پر ہماری دوسری کتب گواہ ہیں مترجم)۔

گذشتہ اُمتوں کی مثل اُمت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا أبومعشر عن سعيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ

قال: تأخذون كما أخذت الامم من قبلكم ذراعاً بذراع وشبراً بشبر وباعاً بباع، حتى لو ان أحدا من اولئك دخل جر ضب لدخلتموه۔

قال: قال أبوهريرة وان شئتم فاقرأوا القرآن ﴿كالذين من قبلكم كانوا أشد منكم قوة وأكثر أموالاً وأولاداً فاستمتعوا بخلاقهم﴾ قال أبوهريرة: والخلاق الدين ﴿فاستمتعوا بخلاقكم كما استمتع الذين من قبلكم بخلاقهم﴾ حتى فرغ من الآية۔ قالوا: يانبي الله فما صنعت اليهود والنصارى؟ قال: وما الناس الا هم۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تم لوگ بُرے اعمال کو گذشتہ اُمتوں کی طرح اپنا رہے ہو اور تمھاری مثال ان کی شکل ہے، ہاتھ کے ساتھ ہاتھ، بالشت کے ساتھ بالشت، قدم کے ساتھ قدم ان کی شکل ہو، حتیٰ کہ اگر ان گذشتہ اُمتوں میں سے کوئی شخص چوہے کی بل میں داخل ہوا ہوگا تو تم اس میں ضرور داخل ہو جاؤ گے۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ اگر تم چاہو تو قرآن پڑھ سکتے ہو۔ اللہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ (سورۂ توبہ، آیت ۶۹)

"مانند ان لوگوں کے جو تم میں سے پہلے تھے اور وہ تم سے طاقت میں بھی زیادہ تھے اور مال اور اولاد کے حساب سے بھی زیادہ تھے۔ تم اُن کے اخلاق و عادات سے عبرت حاصل کرو"۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہ بیان کرتے ہیں: اس اخلاق سے مراد ان کے دینی اخلاق ہیں۔

فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ (سورۂ توبہ، آیت ۶۹)

"پس تم اُن کے اخلاق و عادات سے عبرت حاصل کرو، جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے ان قوتوں سے عبرت حاصل کی ہے"۔

یہاں تک کہ وہ اس آیت سے فارغ ہوئے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! پس

یہود و نصاریٰ کیا کیا کرتے تھے؟ آپؑ نے فرمایا: لوگوں سے مراد یہی ہیں۔

خون سے داڑھی کا خضاب ہونا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد عن أحمد بن يحيٰى قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبي قال: حدثني ابن اسحاق عن هبيرة بن مريم قال: سمعت علي بن أبي طالب يقول ومسح لحيته: ما يحبس أشقاها ان يخضبها عن أعلاها بدم۔

(بحذف اسناد) ھبیرہ بن مریم نے روایت نقل کی ہے کہ وہ بیان کرتا ہے: میں نے امیرالمومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے سنا۔ آپؑ اپنی داڑھی کو مسح فرما رہے تھے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ شقی وہ ہے جو اس کو اُوپر سے نیچے کی طرف یعنی اس داڑھی کو خون سے خضاب کرے گا۔

جو علیؑ سے دور ہوگا وہ مجھ سے دور ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبي قال: حدثني خبيب بن أبي العالية عن مجاهد عن نبي اللهﷺ قال: من فارقني فقد فارق الله، ومن فارق علياً فقد فارقني۔

(بحذف اسناد) جناب مجاہد نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو مجھ سے جدا ہوا، وہ اللہ سے دُور ہو گیا اور جو علیؑ سے دُور ہوا، وہ مجھ سے دُور ہو گیا۔

جنگ بدر کے اسیروں کے بارے میں اختلاف

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا الاعمش عن عمرو بن مرة عن أبي عبيدة عن عبدالله بن مسعود انه قال: لما كان يوم بدر واسرت الاسرى قال رسول اللهﷺ: ما ترون في هؤلاء القوم؟ فقال عمر بن الخطاب: يارسولؐ

اللّٰہ: ھم الذین کذبوك وأخرجوك فاقتلهم۔ ثم قال أبوبکر: یارسولؐ اللّٰہ ھم قومك وعشیرتك ولعل اللّٰہ یستنقذھم بك من النار۔ ثم قال: عبداللّٰہ بن رواحة: أنت بواد کثیر الحطب فاجمع حطباً فانصب فیه ناراً وألقهم فیه۔ فقال العباس بن عبدالمطلب: قطعك رحمك۔

قال: ثم ان رسول اللّٰہ ﷺ قام فدخل وأکثر الناس فی قول أبی بکر وعمر فقال بعضهم: القول ما قول أبوبکر وقال بعضهم القول ما قال عمر، فخرج رسول اللّٰہ ﷺ فقال: ما اختلافکم یا أیها الناس فی قول هذین الرجلین انما مثلهما مثل اخوة لهما ممن کان قبلهما نوح وابراهیم وموسیٰ وعیسیٰ۔ قال نوح: ﴿رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیاراً﴾ وقال ابراهیم: ﴿من تبعنی فانه منی ومن عصانی فانك غفور رحیم﴾ وقال موسیٰ ﴿ربنا اطمس علی أموالهم واشدد علی قلوبهم فلا یؤمنوا حتیٰ یروا العذاب الالیم﴾ وقال عیسیٰ: ﴿ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك أنت العزیز الحکیم﴾۔

ثم قال: یا أیها الناس ان بکم عیلة فلا ینفلتن منکم أحد الا بفداء أو ضربة عنق۔ فقلت: یارسولؐ اللّٰہ الا سهیل بن بیضا وقد کنت سمعته یذکر الاسلام بمکة۔ قال: فسکت رسول اللّٰہ ﷺ فلم یجر۔ قال: فلقد جعلت أنظر الی السماء متی تقع علی الحجارة، فانی قدمت بین یدی رسول اللّٰہ ﷺ قال: ثم ان النبی ﷺ قال: الا سهیل بن بیضا۔ قال: ففرحت فرحاً ما فرحت مثله قط۔ قال الاعمش: وکان فداؤهم ستین اوقیة۔

عبداللّٰہ بن مسعود نے نقل کیا ہے کہ جنگِ بدر کے دن جب کفار کے اُسیروں کو گرفتار کیا گیا تو اُس وقت رسولؐ خدا نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے میری قوم! ان اسیروں کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے؟

عمر بن خطاب نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! یہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے آپؐ کی تکذیب کی اور آپؐ کو مکہ سے باہر نکالا ہے۔ آپؐ ان لوگوں کو قتل کر دیں۔ اس کے بعد ابو بکر نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! یہ لوگ آپؐ کی قوم کے افراد ہیں اور آپؐ کے خاندان والے ہیں۔ ممکن ہے آپؐ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آتش جہنم سے نجات عطا کرے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے کہا: تم لوگ اس میدان میں موجود ہو جس میں بہت سی لکڑیاں موجود ہیں۔ تم ان لکڑیوں کو جمع کرو اور آگ روشن کرو اور اس آگ میں ان (اسیر) لوگوں کو ڈال دو۔ عباسؓ بن عبدالمطلبؒ نے کہا: اے عبداللہ! خدا تیرے رحم کو قطع کرے (یعنی تجھے برباد کرے)۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر رسولؐ خدا وہاں سے کھڑے ہوئے اور خیمے میں تشریف لے گئے۔ آپؐ کے جانے کے بعد وہاں کے موجود اصحاب میں اختلاف واقع ہو گیا۔ اکثر لوگ ابو بکر کے ساتھی ہو گئے اور بعض لوگ حضرت عمر والی بات کرنے لگے۔ کچھ وہ بات کرتے تھے جو حضرت ابو بکر نے کی اور بعض نے حضرت عمر والی بات کی۔ رسولؐ خدا خیمے سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم ان دونوں مردوں کے بارے میں کیوں اختلاف کر رہے ہو۔ دونوں کا اختلاف حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ جیسے بھائیوں والا اختلاف ہے۔ حضرت نوحؑ نے خدا سے دعا کی:

"اے میرے اللہ! زمین پر کوئی کافر زندہ نہ رہنے دے"۔ (سورۂ نوح، آیت ۲۶)

اور حضرت ابراہیمؑ نے بارگاہِ خدا میں دعا کی:

"اے میرے اللہ! ان میں سے جو میری اتباع کرے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے اس کے لیے تو غفور اور رحیم ہے"۔ (سورۂ ابراہیم، آیت ۳۶)

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں یوں عرض کیا:

"اے ہمارے پروردگار! ان کے اموال کو ختم کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے یہ ایمان نہیں لائیں گے جب تک یہ سخت عذاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے"۔ (سورۂ یونس، آیت ۸۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

"اے میرے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے گا تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے گا تو تو بہت عزیز اور حکیم ہے"۔ (سورۂ مائدہ، آیت ۱۱۸)

پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! اگر ان میں سے کوئی تمہارا تعلق والا ہے تو تم اس کو فائدہ نہیں دے سکتے، مگر فدیہ کی وجہ سے یا اس کی گردن کاٹنے کی وجہ سے۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! تحقیق اسہیل بن بیضا مکہ میں اسلام کا تذکرہ کیا کرتا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ رسولؐ خدا خاموش رہے، آپؐ نے کوئی بات نہ کی۔ راوی نے کہا: میں انتظار کرنے لگا کہ آسمان سے کب میرے اُوپر عذاب کا پتھر نازل ہو، کیونکہ میں خدا اور اس کے رسولؐ سے سبقت حاصل کر چکا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر رسولؐ خدا نے سہل بن بیضا والی بات کی۔ مَیں اس قدر خوش ہوا کہ اس کی مثل میں کبھی خوش نہیں ہوا تھا۔

اعمش کہتا ہے: ان اُسیروں کے بارے میں یہ حکم نازل ہوا کہ ان میں سے ہر ایک شخص ساٹھ اوقیہ فدیہ ادا کرے (اوقیہ) ایک سکہ ہے جو آج کل ڈیڑھ اونس کے برابر وزن کا ہوتا ہے۔

دنیا اور آخرت میں بھائی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنی ابی قال: حدثنا عاصم بن أبی النجود عن أبی وائل عن جریر بن عبدالله عن النبی ﷺ قال: المهاجرون والانصار بعضهم أولیاء بعض فی الدنیا والاخرة، والطلقاء من قریش والعتقاء من ثقیف بعضهم أولیاء بعض فی الدنیا والاخرة۔

(بحذف اسناد) جریر بن عبداللہ نے حضرت نبی اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مہاجرین اور انصار میں سے بعض ایک دوسرے کے دنیا اور آخرت میں بھائی بھائی ہیں۔ قریش اور بنی ثقیف کے آزاد شدہ افراد میں سے بعض ایک دوسرے کے دنیا اور آخرت میں بھائی بھائی ہیں۔

جریر بن عبداللہ بجلی نے بھی نبی اکرمؐ سے ایسے ہی ایک روایت کو نقل کیا ہے۔

قتلِ عثمان کے بارے میں امیرالمومنینؑ کا بیان

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال:
حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنی أبی قال:
حدثنا احمد بن أبی العَالیة عن مجاهد عن عبدالله بن
عباس علی بن أبی طالب علیہ السلام قال: ان شاء الناس قمت لهم
خلف مقام ابراهیم فخلفت لهم بالله ما قتلت عثمان ولا
أمرت بقتله ولقد نهيتهم فعصوني۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ بن عباسؓ نے امیرالمومنین حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں مقامِ ابراہیم پر کھڑے ہو کر قسم اُٹھاؤں تو میں قسم اُٹھاتا ہوں کہ نہ میں نے عثمان کو قتل کیا ہے اور نہ ہی میں نے اُس کے قتل کا حکم دیا ہے بلکہ میں نے ان لوگوں کو منع کیا، لیکن ان لوگوں نے میری بھی نافرمانی کی ہے۔

آخرت میں سب سے زیادہ اجر کس کا ہوگا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال:
حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی قال:
حدثنا عثمان بن أبی زرعة عن حمران عن محمد بن علی
بن أبی طالب علیہ السلام انه قال: ان أعظم الناس أجراً فی الآخرة
أعظمهم مصيبة فی الدنیا، وان أهل البیت أعظم الناس
مصيبة، مصيبتنا برسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل لم یشرکنا فیه الناس

(بحذفِ اسناد) حضرت محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام (یعنی محمد حنفیہ) سے یہ روایت ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: آخرت میں اس شخص کا اجر سب سے زیادہ ہوگا، جس کی دنیا میں مصیبت زیادہ ہوگی اور تحقیق اس دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت اہلِ بیتؑ کی ہے اور ہماری مصیبت رسولِ خداؐ کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے ہے، جس میں لوگوں میں سے کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

میرا رشتہ دنیا اور آخرت میں قائم رہے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال:

حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی قال: حدثنا عبداللّٰہ بن محمد بن عقیل عن حمزة بن أبی سعید الخدری عن أبیه عن النبیﷺ قال: أتزعمون ان رحم نبی اللّٰه لا ینفع قومه یوم القیامة بلی واللّٰه وان رحمی لموصولة فی الدنیا والآخرة۔ ثم قال: یا أیها الناس انا فرطکم علی الحوض، فاذا جئت وقام رجال یقولون: یانبی اللّٰه أنا فلان بن فلان وقال آخر یانبی اللّٰه أنا فلان بن فلان وقال آخر یانبی اللّٰه أنه فلان بن فلان، فأقول: اما النسب فقد عرفته ولکنکم احدثتم بعدی وارتددتم القهقری۔

(بحذف اسناد) حمزہ بن ابی سعید خدری نے اپنے والد ابوسعید خدری سے، انھوں نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ اللہ کے نبی کے ساتھ رشتہ داری ان کی قوم کو قیامت کے دن کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ نہیں، نہیں۔ خدا کی قسم، میرے ساتھ رشتہ داری دنیا اور آخرت میں قائم رہے گی، منقطع نہیں ہوگی، پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! میں حوض کوثر پر تمھارے سامنے آؤں گا، تو تم سب لوگ کھڑے ہو جاؤ گے اور یوں عرض کرو گے: یا نبیؐ اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ دوسرا بولے گا: یارسولؐ اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ کوئی عرض کرے گا: یارسولؐ اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ میں کہوں گا: میں تمھارے سب کے نسب کو جانتا ہوں، لیکن تم نے میرے بعد بدعت ایجاد کی اور زبردستی مرتد ہو گئے۔

امام حسنؑ کا خطبہ

(وبالاسناد) أخبرنا أبوعمر عبدالواحد بن محمد بن مهدی فی منزله بدرب الزعفرانی ببغداد فی الکرخ سنة عشر وأربعمائة قال: أخبرنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعید بن عقدة فی یوم الجمعة بعد صلاة الجمعة املاءً فی مسجد برانا لثمان بقین من جمادی الاولی سنة ثلاثین وثلاثمائة قال: حدثنا علی بن الحسین بن عبید قال: حدثنا اسماعیل بن ابان عن سلّام بن أبی عمیرة عن معروف عن أبی الطفیل قال: خطب الحسن بن علی علیهما السلام بعد

وفاة علی علیہ السلام وذکر أمیر المؤمنین فقال: خاتم الوصیین وصی خاتم الانبیاء وأمیر الصدیقین والشهداء والصالحین۔
ثم قال: یا أیها الناس لقد فارقکم رجل من سبقه الأولون ولا یدرکه الآخرون، لقد کان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعطیه الرایة فیقاتل جبرئیل عن یمینه ومیکائیل عن یساره، فما یرجع حتی یفتح الله علیه، ما ترك ذهباً ولا فضة الا شیئاً علی صبی له، وما ترك فی بیت المال الا سبعمائة درهم فضلت من عطائه أراد أن یشتری بها خادماً لأم کلثوم۔
ثم قال: من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فأنا الحسن بن محمد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ثم تلا هذه الآیة قول یوسف ﴿واتبعت ملّة آبائی ابراهیم واسحاق ویعقوب﴾ أنا ابن البشیر، وأنا ابن النذیر، وأنا ابن الداعی الی الله، وأنا ابن السراج المنیر، وأنا ابن الذی ارسل رحمة للعالمین، وأنا من أهل البیت ﴿الذین اذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهیراً﴾ وأنا من أهل البیت الذین کان جبرئیل ینزل علیهم ومنهم کان یعرج، وأنا من أهل البیت الذین افترض الله مودّتهم وولایتهم فقال فیما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ﴿قل لا أسألکم علیه أجراً الا المودة فی القربٰی ومن یقترف حسنة﴾ واقتراف الحسنة مودّتنا۔

(بحذف اسناد) جناب ابوالطفیل نے روایت کی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرمایا: دورانِ خطبہ امیر المومنینؑ کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا: آپؑ تمام اوصیا کے خاتم ہیں اور خاتم الانبیا کے وصی ہیں۔ تمام صدیقین، شہدا اور نیک لوگوں کے امیر ہیں۔
پھر فرمایا: اے لوگو! تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے، جس سے پہلے والے سبقت نہیں حاصل کر سکتے اور بعد والے اُس کی عظمت کو پا نہیں سکتے۔ تحقیق! آپ وہ ہیں جن کو رسولِ خدا نے جنگ میں علم عطا فرمایا اور جبرائیلؑ اُن کے دائیں جانب اور میکائیلؑ اُن کی بائیں

جانب جنگ کیا کرتے تھے۔ وہ جس جنگ میں جاتے اس وقت تک واپس نہیں آتے تھے جب تک اللہ تعالیٰ آپؑ کے ہاتھوں پر فتح عطا نہ فرماتا اور آپؑ نے اپنے ترکہ میں کوئی سونا اور چاندی نہیں چھوڑی اور اپنے بیت المال کے حصّہ میں بھی سوائے سات سو درہم کے اور کچھ نہیں چھوڑا اور اس سات سو درہم سے وہ اپنی بیٹی حضرت اُم کلثومؑ کے لیے ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے، وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا، وہ جان لے کہ میں حسن ابن محمد نبیؐ ہوں۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ

''میں اپنے آباؤ اجداد ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی ملت کی اتباع کرتا ہوں''۔ (سورۂ یوسف، آیت ۳۸)

میں خوشخبری دینے والے کا بیٹا ہوں، میں ڈرانے والے کا بیٹا ہوں، میں خدا کی طرف دعوت دینے والے کا بیٹا ہوں، مَیں سراج منیر کا بیٹا ہوں (یعنی روشن چراغ کا بیٹا ہوں)۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کو کائنات کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا۔ میں اس اہلِ بیتؑ کا فرد ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی نجاست سے اس طرح پاک رکھا ہے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے۔ مَیں اُس اہلِ بیتؑ کا فرد ہوں جن کے پاس جبرائیلؑ کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔ مَیں اس اہلِ بیتؑ کا فرد ہوں جن کی محبت و مودّت کو اللہ تعالیٰ نے واجب کرتے ہوئے حضرت محمدؐ پر اس آیت کریمہ کو نازل فرمایا:

قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى ؕ وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً (سورۂ شوریٰ، آیت ۲۳)

''اے میرے حبیب! آپؐ کہہ دیں کہ میں تم سے کوئی اجرِ رسالت کا سوال نہیں کرتا، مگر یہ کہ میرے قربیٰ سے مودّت رکھو اور جو شخص نیکی حاصل کرے گا''۔

آپؑ نے فرمایا: اس نیکی سے مراد ہماری مودّت و محبت ہے۔

ہماری جماعت اللہ کی جماعت ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال:

حدثنا ابراهيم بن محمد بن اسحاق بن بريد قال: حدثنا اسحاق بن بريد الطائى قال: حدثنا سعد بن صارم عن الحسن بن عمرو عن رشيد عن حبة العرنى قال: سمعت علياًعليه السلام يقول: نحن النجباء وافراطنا افراط الأنبياء، حزبنا حزب الله والفئة الباغية حزب الشيطان، من ساوى بيننا وبين عدونا فليس منا۔

(بحذف اسناد) حبۃ العرنی سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہم نجبا ہیں اور ہمارا راستہ انبیا کا راستہ ہے۔ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے اور باغی گروہ شیطان کی جماعت ہے اور جو شخص ہمیں اور ہمارے دشمنوں کو برابر قرار دے، وہ ہمارا نہیں ہے۔

علیؑ کا دوسرے لوگوں پر حق

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا جعفر بن عبدالله المحمدى قال: حدثنا اسماعيل بن مرثد عن جده عن على عليه السلام قال: قال رسول اللهصلى الله عليه وآله وسلم: حق على على الناس حق الوالد على الولد۔

(بحذف اسناد) حضرت علیؑ نے رسولِ خداؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''علیؑ کا حق دوسرے لوگوں پر ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق اپنے فرزند پر ہوتا ہے''۔

میں آپ دونوں میں سے ہوں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنى على بن الحسن بن عبيد قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا اسحاق ابن ابراهيم عن أبى هارون عن ابى سعيد قال: قال رسول اللهصلى الله عليه وآله وسلم: على منى وأنا منه۔ فقال جبرئيل: يامحمد وأنا منكما۔

(بحذف اسناد) ابوسعیدؓ نے رسولِ خداؐ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ میں سے ہوں''۔

حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں آپؐ دونوں میں سے ہوں۔

افضل مسلمان کون ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا احمد بن يحيىٰ بن زكريا قال: حدثنا حسين بن على الجعفى عن زائدة عن هشام بن حسان عن الحسن عن جابر قال: قيل يارسولؐ الله أى الاسلام أفضل؟ قال: من سلم المسلمون من لسانه ويده۔

(بحذف اسناد) جناب جابرؓ نے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا سے سوال کیا گیا: یارسولؐ اللہ! کون سا مسلمان سب سے افضل ہے؟

آپؐ نے فرمایا: جس کے ہاتھوں اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

میں اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن جعفر بن مدرار الطنافسى قال: حدثنا عمى طاهر بن مدرار قال: حدثنا الحسن بن عمار عن عمرو بن مرة عن عبدالله بن الحارث عن على عليه السلام قال: قال: رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: انا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر، وأنا أول من تنشق الأرض عنه ولا فخر، وأنا أول شافع وأول مشفع۔

حضرت علی علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں گا اور اس پر میں فخر نہیں کرتا۔ اور بروزِ محشر سب سے پہلے قبر سے باہر آؤں گا اور اس پر بھی میں فخر نہیں کرتا۔ سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

مباہلہ والے کون کون تھے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال:

حدثنا يعقوب بن يوسف الضبى قال: حدثنا محمد بن اسحاق بن عمار الصيرفى قال: حدثنا هلال بن أيوب الصيرفى عن عبدالكريم بن أبى أمية عن مجاهد قال: قلت لابن عباس من الذى أراد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان يباهل بهم؟ قال: على وفاطمة والحسن والحسين والانفس النبى علیہ السلام وعلى علیہ السلام۔

(بحذفِ اسناد) مجاہدؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابنِ عباسؓ سے سوال کیا: وہ کون سے افراد تھے، جن کے بارے میں رسولؐ خدا نے ارادہ فرمایا تھا کہ ان کے ذریعے مباہلہ کیا جائے؟ ابنِ عباسؓ نے فرمایا: وہ علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام تھے اور نفسِ نبی علی علیہ السلام تھے۔

علیؑ میرا بھائی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا احمد بن يحيٰى بن زكريا قال: حدثنا عبدالله بن موسٰى قال: حدثنا مطر عن أنس قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ان أخى ووزيرى ووصيى على بن أبى طالب علیہ السلام۔

(بحذفِ اسناد) انس نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تحقیق! میرا بھائی، میرا وزیر اور میرا وصی علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہے۔

جس کا میں مولا اُس کا علیؑ مولا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن على بن عفان قال: حدثنا عبدالله بن موسٰى قال: حدثنا هانى ابن أيوب عن طلحة بن مصرف عن عميرة بن سعد انه سمع علياً علیہ السلام فى الرحبة ينشد الناس من سمع رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔ فقام بضعة عشر فشهدوا۔

(بحذف اسناد) عمیرہ بن سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے خود مقام رحبہ میں علیؑ سے سنا، آپؑ لوگوں سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ کس کس نے رسولؐ خدا سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

مِنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''جس کا میں مولا ہوں پس اس کا علیؑ مولا ہے۔ اے میرے اللہ! جو علیؑ سے محبت کرے تو بھی اُس سے محبت کر اور جو علیؑ سے دشمنی رکھے تو بھی اُس سے دشمنی رکھ۔ دس سے کچھ زیادہ لوگ کھڑے ہوئے اور انھوں نے اس کے بارے میں گواہی دی''۔

وہ نعمتیں ہم ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا جعفر بن علي بن نجيح الكندي قال: حدثنا حسن بن حسين قال: حدثنا أبو حفص الصائغ قال: أبو العباس - هو عمر بن راشد أبو سليمان - عن جعفر بن محمد عليهما السلام في قوله ﴿ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم﴾ قال: نحن من النعيم، وفي قوله: ﴿واعتصموا بحبل الله جميعاً﴾ قال: نحن الحبل.

جناب ابو العباس جو کہ عمر بن راشد ابو سلیمان ہیں، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا:

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (سورۃ التکاثر، آیت ۸)

''پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا'' اس سے مراد کون سی نعمتیں ہیں؟''

آپؑ نے فرمایا: وہ نعمتیں ہم آلِ محمدؐ ہیں (جن کے بارے میں تم لوگوں سے سوال کیا جائے گا، کہ تم نے اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا)۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (آل عمران، آیت ۳)

''اور تم سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو''۔

اس سے مراد کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد بھی ہم آلِ محمدؐ ہیں۔

وہ لوگ ہم ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا أبوغسان قال: حدثنا مسعود بن سعد عن جابر عن أبي جعفرعليه السلام ﴿ام يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله﴾ قال: نحن الناس۔

(بحذفِ اسناد) حضرت جابرؓ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا:

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

''کیا یہ لوگ ان لوگوں پر حسد کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ عطا فرمایا ہوا ہے''۔ (سورۂ نساء، آیت ۵۴)

اس سے مراد کون ہیں کہ جن کو اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ لوگ ہم ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا ہے۔

اس آیت کے بارے میں ابنِ عباسؓ کی روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن موسٰى بن اسحاق ومحمد بن عبدالله بن سليمان قال: حدثنا يحيٰى ابن عبدالحميد قال: حدثنا قيس عن السدى عن عطا عن ابن عباس ﴿ام يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله﴾ قال: نحن الناس دون الناس۔

(بحذفِ اسناد) ابنِ عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا گیا:

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

سے مراد کون لوگ ہیں؟

آپ نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا فضل ہے۔ وہ ہم لوگ ہیں کوئی دوسرے نہیں ہیں۔

امام جعفر صادقؑ کی اقتدا میں نماز ادا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن علی بن عفان قال: حدثنا ابوحفص الصائغ قال: صليت خلف جعفر بن محمد عليهما السلام فجهر ببسم الله الرّحمن الرّحيم ○

(بحذف اسناد) جناب ابوحفص الصائغ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ میں نے سنا کہ آپؑ نے نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بلند آواز سے پڑھا۔

ابوالعباس سے روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا احمد بن يحيىٰ قال: حدثنا أبوغسان قال: حدثنا جعفر بن حبيب النهدی قال: أبو العباس۔ يقال له البرذون بن شبيب۔ انه سمع جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: احفظوا فينا ما حفظ العبد الصالح فی اليتيمين وكان ابوهما صالحاً۔

(بحذف اسناد) ابوالعباس کہ جس کو برذون بن شبیب کہا جاتا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے لوگو! ہمارے بارے میں اس چیز کی حفاظت کرو جس کی حفاظت عبدالصالح (یعنی خضرؑ) نے دو یتیم بچوں کے بارے میں کی تھی، جن کا باپ ایک نیک مرد تھا۔

ناصبی کتے سے بدتر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد عن جعفر بن محمد بن هشام قال: حدثنا الحسين بن نصر قال: حدثنا أبی قال: حدثنا غضاض بن الصلت الثوری عن الربيع بن المنذر عن أبيه قال: سمعت محمد ابن الحنفية يحدث عن أبيه قال: ما خلق الله عزوجل شيئاً أشر من

الكلب، والناصب أشر منه۔

(بحذف اسناد) ربیع بن منذر نے اپنے والد جناب منذر سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت محمد حنفیہؒ سے سنا ہے کہ آپ نے اپنے والد حضرت علی علیہ السلام سے روایت کو نقل کیا۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کتے سے زیادہ بدتر کسی مخلوق کو خلق نہیں فرمایا اور ناصبی کتے سے بھی بدتر ہے۔

ہمارے شیعہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا جعفر بن عنبسة بن عمرو قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا مسعود ابن سعد عن جابر عن أبى جعفر عليه السلام قال: انما شيعتنا من اطاع الله عزوجل۔

(بحذف اسناد) جناب جابرؓ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔

مسعود بن سعد کے بارے میں روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيى قال:سمعت أبا غسان يقول: ما رأيت فى جعفى أفضل من مسعود بن سعد، وهو أبو سعد الجعفى۔

(بحذف اسناد) احمد بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوغسان سے سنا ہے، اس نے بیان کیا ہے: میں نے کسی جعفی کو نہیں دیکھا جو مسعود بن سعد سے افضل ہو جو کہ ابوسعد جعفی ہے (ممکن ہے جعفی کوئی قبیلہ ہو)۔

جس نے عباس کو اذیت دی

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد عن ابن عباس قال: قال رسولؐ الله: من آذى العباس فقد آذانى، محمد الليثى قال: حدثنى ابو جعفر امير المؤمنين المنصور عن ابيه عن جده انما عم الرجل صنو أبيه۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جس نے عباسؓ (میرے چچا) کو اذیت دی، اُس نے گویا مجھے اذیت دی۔ منصور جو کہ خلیفہ عباسی تھا، اس نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ اس نے بیان کیا ہے کیونکہ انسان کا چچا اس کے باپ کے برابر ہوتا ہے۔

ابن عباسؓ سے روایت

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا محمد بن الفضل الأشعری قال: حدثنا ابی قال: حدثنا نصر بن قابوس اللخمی عن جابر عن محمد بن علی بن عبدالله بن عباس قال: قال ابن عباس: ما وطئت الملائكة الی فرش احد من الناس الا فرشنا۔

(بحذف اسناد) جابرؓ نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے اور انھوں نے خود ابن عباسؓ (یعنی عبداللہ بن عباس) سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: لوگوں میں سے کسی ایک کے فرش کو ملائکہ نے اپنے قدموں میں نہیں کیا، سوائے ہمارے فرش کے (یعنی ملائکہ کا آنا جانا ہم اہلِ بیتؑ کے ہاں رہا ہے)۔

رسولؐ خدا نے میرے حق میں دعا کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد بن يحيیٰ بن المنذر الحجری قال: حدثنا عمرو بن خالد قال: حدثنا اسرائيل عن جابر عن عكرمة عن ابن عباس قال: دعا لی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان يؤتينی الله الحكمة۔

(بحذف اسناد) عکرمہ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے مجھے دعا دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے (یعنی ابن عباسؓ کو) حکمت عطا فرمائے۔

دوسری روایت ابن عباسؓ کے بارے میں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا احمد ابن يحيیٰ النيسابوری قال: حدثنا بشر بن

الحكم قال: حدثنا عمرو بن شبيب عن عبدالله بن عيسىٰ عن شعيب بن يسار عن عكرمة عن ابن عباس قال: دعا لى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان يؤتيني الله الحكمة۔

(بحذفِ اسناد) شعیب بن یسار نے عکرمہ سے اور عکرمہ نے ابنِ عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ ابنِ عباسؓ نے فرمایا: رسولِ خدا نے میرے حق میں دعا کی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے (یعنی ابنِ عباسؓ کو) حکمت عطا فرمائے۔

علیؑ پہلے مسلمان ہیں

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد بن يحيىٰ بن المنذر قال: حدثنا يحيى بن عبدالحميد قال: حدثنا يحيىٰ بن سلمة عن ابيه عن ابى جعفر محمد بن على عن ابن عباس قال: قال ابوموسىٰ : على أول من اسلم: انتهت احاديث عمر بن مهدى۔

(بحذفِ اسناد) ابنِ عباسؓ نے ابوموسیٰ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: علیؑ سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے ہیں (عمر بن مہدی کی احادیث کا سلسلہ ختم ہو گیا)۔

نبی اکرمؐ نے علیؑ کو جو دعا تعلیم فرمائی

(أخبرنا) الشيخ المفيد ابوعلى الطوسى قال: حدثنى شيخى قال: أخبرنى أبومحمد الحسن بن محمد بن يحيىٰ الفحام بسر من رأى قال: حدثنى ابوالحسن محمد بن احمد بن عبيدالله المنصورى قال: حدثنى الامام على بن محمد قال: حدثنى ابى محمد بن على صلوات الله عليهم قال: حدثنى ابى على بن موسىٰ قال: حدثنى ابى موسىٰ بن جعفر قال: جاء رجل الى سيدنا الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام فشكا اليه رجلا يظلمه، قال له: اين انت عن دعوة المظلوم على الظالم التى علمها النبى صلى الله عليه وآله وسلم لأمير المؤمنين عليه السلام ما دعابها مظلوم على ظالمه الا نصره الله

تعالٰی علیه وکفاه اباه، وهو ﴿اللهم طمه بالبلاء طماً وعمه بالبلاء عماً وقمه بالاذی قماً وارمه بیوم لا معادله وساعة لا مرد لها وابح حریمه وصل علی محمد واهل بیته علیه وعلیهم السلام واکفنی امره وقنی شره واصرف عنی کیده واجرح قلبه وسدفاه عنی وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا همسا وعنت الوجوه للحی القیوم وقد خاب من حمل ظلما اخسؤا فیها ولا تکلمون﴾ صه صه سبع مرات۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد نقی علیہ السلام نے اپنے والد محمد بن تقی علیہ السلام اور انھوں نے فرمایا کہ مجھے میرے والد علی بن موسیٰ رضا سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت موسیٰ بن جعفر کاظمؑ سے نقل کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: ایک شخص ہمارے سردار امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپؑ کے سامنے ایک شخص کی شکایت کی جو اس پر ظلم کرتا تھا۔ آپؑ نے اس شخص سے فرمایا: اس دعا کو کیوں نہیں پڑھتا جو مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف ہے، جو نبی اکرمؐ نے خود امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو تعلیم فرمائی تھی۔ جس مظلوم نے ظالم کے خلاف بارگاہِ خدا میں اس دعا کو مانگا خدا نے ضرور اس مظلوم کی اس ظلم کے خلاف مدد فرمائی اور اس مظلوم کی کفایت فرمائی اور وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ طَمَّهٗ بِالْبَلَاءِ طَماً وَ عَمَّهٗ بِالْبَلَاءِ عَمًّا وَ قِمهٗ بِالْاَذٰی قِمًّا وَارْمِهٗ بِيَوْمٍ لَا مَعَادَ لَهٗ وَسَاعَةٍ لَا مَرَدَّلَهَا وَابِحِ حَرِيْمَهٗ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاكْفِنِيْ اَمْرَهٗ وَقِنِيْ شَرَّهٗ وَاصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهٗ وَاجْرَحْ قَلْبَهٗ وَسَدِّفَاهٗ عَنِّيْ وَخَشِعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ

"اے میرے اللہ! اس ظالم کو بلاؤں مصیبتوں کا ایسا مزہ چکھا کہ اس کو کبھی فراموش نہ ہو اور اس کو ہمیشہ بلاؤں، مصیبتوں میں مبتلا فرما کہ کبھی اُس کو چھٹکارا حاصل نہ ہو۔ اس کو اذیت میں ہمیشہ مبتلا رکھنا۔

اس کو اس دن میں ڈالنا جس سے یہ پلٹ نہ سکے اور اس وقت میں مبتلا کرنا جس کو رد نہ کر سکے، اس کی عزت کو مباح قرار دے۔ محمدؐ و اہل بیت محمد علیہم السلام پر درود و سلام ارسال فرما۔ اس ظالم کے امر کو مجھ سے دُور رکھ، اس کے شر کو مجھ سے دُور رکھ اور اس کی حیلہ گری اور خباثت کو مجھ سے دُور رکھ۔ اس کے دل کو مجروح کر دے اور اس کی زبان کو میرے بارے میں بند رکھ اور رحم کرتے ہوئے اس کی آواز کو مخفی کر دے۔ پس یہ سوائے آہٹ کے اور کچھ نہ سن سکے۔ اور حی و قیوم کی خاطر اس کے چہرے کو پھیر دے۔ تحقیق! خسارے میں ہے وہ جو ظلم کرنے پر آمادہ ہوگا اور وہ اس میں نقصان میں نہیں اور ان کو اس میں زبان نہیں کھولنی چاہیے"۔

پھر آپؑ نے فرمایا: صہ، صہ "خاموش ہو جا، خاموش ہو جا" اور یہ کلمات آپؑ نے سات مرتبہ فرمائے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے ایک روایت

(وبھذا الاسناد) قال: قال سیدنا الصادق علیہ السلام فی قوله ﴿فلنحيينه حيوة طيبة﴾ قال: القنوع۔

(بحذف اسناد) اسی سلسلہ سند سے ایک اور روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہے۔ آپؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا گیا۔

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (سورۂ نحل، آیت ۹۷)

"پس ہم ضرور ان کو حیات طیبہ عطا فرمائیں گے"۔

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد قناعت کی زندگی ہے۔

ہر کام کے لیے اللہ سے مشورہ طلب کرو

(وبھذا الاسناد) قال: قال سیدنا الصادق علیہ السلام: اذا عرضت لاحدکم فلیستشر اللّٰہ ربه، فان اشار علیه اتبع وان لم یشر علیه توقف۔ قال: فقلت یاسیدی وکیف اعلم ذٰلك؟ قال:

تسجد عقیب المکتوبۃ وتقول (اللھم خر لی) مائۃ مرۃ، ثم تتوسل بنا وتصلی علینا وتستشفع بنا، ثم تنظر ما یلھمك تفعلہ، فھو الذی اشار علیك بہ۔

(بحذف اسناد) گزشتہ اسناد کے ساتھ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی کام کرنا مطلوب ہو تو اس کے کرنے سے پہلے خداوند کریم سے مشورہ (یعنی استخارہ) کر لیا کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ اشارہ دے دے تو اُس کی اتباع کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشارہ اس کام پر نہ ملے تو اس کام کے کرنے میں توقف کرو یعنی اس کو انجام مت دو۔

راوی نے عرض کیا: اے ہمارے سردار و آقا! اس کو کیسے معلوم کریں؟ آپؑ نے فرمایا: اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس حاجت کو تحریر کرو اور اس کے تحریر کرنے کے بعد سجدہ کرو اور سجدہ کی حالت میں سو دفعہ ان الفاظ کا ورد کرو۔ اللھم خرلی پھر بارگاہ خدا میں ہمیں وسیلہ بناؤ اور ہم پر درود پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ہمارے ذریعے شفاعت طلب کرو۔ پھر انتظار کرو کہ کیا چیز تمھیں الہام ہوتی ہے، پھر اس کے مطابق انجام دو۔ وہی چیز تیرے لیے بہتر ہے جو اس کام کے بارے میں تیرے لیے مشورہ آیا ہے۔

غروب سے پہلے گھر میں چراغ روشن کرو

(وبالاسناد) قال: قال سیدنا الصادق علیہ السلام: ان اللہ تعالٰی یحب الجمال والتجمیل ویکرہ البؤس والتباؤس فان اللہ عزوجل اذا أنعم علی عبد نعمۃ احب ان یری علیہ اثرھا۔ قیل وکیف ذٰلك؟ قال: ینظف ثوبہ ویطیب ریحہ ویجصص دارہ ویکنس افنیتہ، حتّٰی ان السراج قبل مغیب الشمس ینفی الفقر ویزید فی الرزق۔

(بحذف اسناد) نیز گزشتہ سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمال وخوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور نا اُمیدی اور مفلسی کا اظہار کرنے کو اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر نعمت نازل کرتا ہے تو اس نعمت کا اثر بھی اُس پر دیکھنا چاہتا ہے۔

راوی نے عرض کیا: مولاؑ! وہ کیسے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ بندۂ خدا کپڑوں کو صاف ستھرا رکھے، خوشبو استعمال کرے، اپنے گھر کو رنگ اور سفیدی وغیرہ کرے۔ اپنے صحن میں جھاڑو دے، حتیٰ کہ سورج کے غروب سے پہلے گھر میں چراغ روشن کرے، کیونکہ اس سے رزق میں اضافہ اور فقر و فاقہ دُور ہوتا ہے۔

امیرالمومنینؑ سے یہودی کا سوال

(وبهذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادق عليه السلام: سمعت ابى يحدث عن ابيه عن جده ان رجلا جاء الى اميرالمؤمنين على بن ابى طالب عليه السلام فقال: أخبرنى عما ليس لله وعما ليس عندالله وعما لا يعلمه الله تعالىٰ؟ فقال: أما ما لا يعلمه الله فلا يعلم ان له ولداً تكذيبا لكم حيث قلتم عزيز ابن الله، واما قولك ما ليس لله فليس لله شريك، واما قولك ما ليس عندالله فليس عند الله ظلم للعباد۔ فقال اليهودى: اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله واشهد انك الحق ومن أهل الحق وقلت الحق، واسلم على يده۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنے جد سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے علیؑ! آپؑ مجھے بتائیں، وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کے لیے نہیں ہے؟ وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کے پاس نہیں ہے؟ وہ کون سی چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہیں جانتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تیرا یہ سوال کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہیں جانتا کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے کوئی فرزند ہے اور یہ تمھاری تکذیب ہے جو تم لوگ قائل ہو کہ عزیرؑ اللہ تعالیٰ کا فرزند ہے۔ مگر یہ سوال کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جو اللہ کے لیے نہیں ہے؟ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اور تیرا آخری سوال کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے بندوں پر ظلم نہیں ہے۔ یعنی وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

یہودی نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللّٰہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان محمدا عبدہ ورسولہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں آپؑ حق ہیں اور اہلِ حق میں سے ہیں اور آپؑ حق کہتے ہیں اور اس کے بعد اُس نے آپؑ کے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا۔

شک کرنے والے کو یقین کروایا

(وبالاسناد) عن ابن الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عمی قال: دخلت یوماً علی المتوکل وھو یشرب فدعانی فقلت: یاسیدی ما شربته قط۔ فقال: انت تشرب مع علی بن محمد فقلت له: لیس تعرف من فی یدیك انما یضرك ولا یضره ولم اعد ذٰلك علیه۔ فقال: فلما کان یوما من الأیام قال لی الفتح بن خاقان: قد ذکر الرجل یعنی المتوکل خبر مال یجیٔ من قم وقد أمرنی ان ارصده لاخبره له فقل لی: من أی طریق یجیٔ حتّٰی اجیئه، فجئت الی الامام علی بن محمد علیهما السلام فصادفت عنده من احتشمه فتبسم وقال لی: لا یکون الا خیر یااباموسٰی، لم لم تعد الرسالة الاولة؟ فقلت: اجللتك یاسیدی۔ فقال لی: المال یجیٔ اللیلة ولیس یصلون الیه فبت عندی، فلما کان من اللیل وقام الی ورده قطع الرکوع بالسلام وقال لی: قد جاء الرجل ومعه المال وقد منعه الخادم الوصول الی فاخرج خذ ما معه، فخرجت فاذا معه زنفیلجة فیها المال، فاخذته ودخلت به الیه فقال: قل له هات المحنقة التی قالت له القیمة انها ذخیرة جدتها، فخرجت له فأعطانیها، فدخلت بها الیه فقال لی: قل له الجبة التی ابدلتها منها ردها الیها، فخرجت الیه فقلت له ذٰلك فقال: نعم کانت ابنتی استحسنتها فأبدلتها بهذه الجبة وانا امضی فأجیٔ بها۔ فقال: اخرج فقل له ان اللّٰه تعالٰی یحفظ ما لنا وعلینا

هاتها من كتفك، فخرجت الى الرجل فأخرجها من كتفه فغشي عليه، فخرج اليه عليه السلام فقال له: قد كنت شاكا فتيقنت۔

(بحذف اسناد) منصوری نے کہا ہے کہ مجھے میرے چچا نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: میں ایک دن متوکل خلیفہ عباسی کے پاس حاضر ہوا اور وہ شراب پی رہا تھا۔ اُس نے مجھے بھی پینے کی دعوت دی۔ میں نے کہا: اے میرے سردار! میں نے کبھی شراب نوشی نہیں کی۔ اُس نے کہا: تم علیؑ بن محمد کے ساتھ پی لیتے ہو۔ میں نے کہا: اے متوکل! تو جانتا ہے کہ کون تیرے سامنے کھڑا ہے۔ تجھے مَیں ضرر پہنچا سکتا ہوں، لیکن میں ان کو ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اُن کے بارے میں مَیں کبھی ایسی بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

میرا چچا بیان کرتا ہے: ایک دن مجھے فتح بن خاقان نے کہا: متوکل نے مجھے بتایا ہے کہ قم کی طرف سے کچھ مال آ رہا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ اس کے بارے میں معلوم کروں کہ وہ کس راستہ سے آ رہا ہے اور مجھے اس کے بارے میں بتاؤ، تاکہ میں اِس کو حاصل کر سکوں۔

میں یہ خبر سن کر حضرت امام علی بن محمد علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؑ کے پاس ایک ایسے شخص کو پایا جو غم زدہ تھا۔ آپؑ نے مجھے دیکھا تو آپؑ مسکرائے اور آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوموسیٰ! خیر ہے؟ حکومتی پیغام کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! آپؑ کی عظمت و عزت کی خاطر حاضر ہوا ہوں۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: آج رات کچھ مال آنا ہے، لیکن میرے پاس اس مال کو وصول کرنے والا کوئی نہیں ہے، لہٰذا آج رات تم ہمارے پاس ہی سو جاؤ۔

جب رات ہوئی اور آپؑ کھڑے ہوئے اور اپنا وظیفہ ادا (یعنی نماز ادا) کرنے لگے۔ آپؑ نے رکوع سلام پر ہی ختم کر دیا (یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مستحب نماز کو توڑا جا سکتا ہے) اور مجھ سے فرمایا: ایک شخص آیا ہے اور اس کے پاس مال ہے، خادم اُس کو میرے پاس نہیں آنے دے رہا، لہٰذا تم باہر جاؤ اور اس کے پاس جو کچھ ہے وہ لے لو۔ مَیں باہر نکلا، مَیں نے دیکھا کہ اس کے پاس ایک گٹھڑی ہے اور اس میں مال ہے۔ میں نے اُس سے وہ گٹھڑی لی اور گھر میں داخل ہو گیا۔ آپؑ نے فرمایا: اس شخص سے کہو کہ وہ جبہ کہاں ہے جس کے بارے میں قمیہ نے کہا تھا کہ یہ میرے دادا نے ذخیرہ کیا ہوا ہے میں باہر گیا اور اس سے وہ لے کر دوبارہ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اس سے جا کر کہو کہ وہ جبہ جو اس نے تبدیل کیا تھا، وہ بھی واپس کرے۔ میں دوبارہ باہر آیا اور اس سے وہی کچھ کہا۔ اس نے کہا: ہاں! میری ایک بیٹی ہے جو اس کو پسند کرتی تھی۔ اس نے یہ جبہ تبدیل کر دیا تھا۔ میں ابھی جاتا ہوں اور اس کو لے کر آتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: باہر جاؤ اور اس سے کہو۔ تحقیق! اللہ تعالیٰ ہمارے مال کو ہمارے لیے محفوظ رکھتا ہے اور جاؤ اور اس کی بغل سے وہ جبہ نکال کر لے آؤ۔ میں اس شخص کے پاس پھر گیا اور اس کی بغل سے وہ جبہ نکال کر لایا۔ جب میں نے اس کی بغل سے وہ نکالا تو وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد امامؑ اس کی طرف گھر سے باہر آئے اور اُس سے فرمایا: تجھے شک تھا، اب تجھے یقین آ گیا ہے۔

امامؑ نے سہل کو دعا تعلیم فرمائی

(وبالاسناد) عن ابن الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی ابوالسری سهل بن یعقوب بن اسحاق الملقب بأبی نؤاس المؤذن فی المسجد المعلق فی صفة شنیف بسر من رأی قال المنصوری: وکان یلقب بأبی نواس لانه کان یتخالع ویطیب مع الناس ویظهر التشیع علی الطیبة فیأمن علی نفسه، فلما سمع الامامؑ لقبنی بأبی نؤاس قال:یا ابا السری انت ابو نؤاس الحق ومن تقدمك ابونؤاس الباطل۔

قال: فقلت له ذات یوم: یاسیدی قد وقع لی اختیار الایام عن سیدنا الصادقؑ مما حدثنی به الحسن بن عبداللّٰه بن مظفر عن محمد بن سلیمان الدیلمی عن ابیه عن سیدنا الصادقؑ فی کل شهر فأعرضه علیك۔ فقال لی: افعل، فلما عرضته علیه وصححته قلت له: یاسیدی فی اکثر هذه الأیام قواطع عن المقاصد لما ذکر فیها من النحس والمخاوف، فتدلنی علی الاحتراز من المخاوف فیها، فانما تدعونی الضرورة الی التوجه فی الحوائج فیها۔ فقال لی: یاسهل ان لشیعتنا بولایتنا عصمة لو سلکوا بها فی

لجة البحار الغامرة وسباسب البيداء الغائرة بين سباع وذئاب واعادي الجن والانس لآمنوا من مخاوفهم بولايتهم لناء فثق باللّٰه عزوجل واخلص فی الولاء لأئمتك الطاهرين وتوجه حيث شئت واقصد ما شئت۔
ياسهل اذا أصبحت وقلت ثلاثا: ﴿اصبحت اللهم معتصما بذمامك المنيع الذى لا يطاول ولا يحاول من شر كل طارق وغاشم من شائر ما خلقت ومن خلقت من خلقك الصامت والناطق فی جنة من كل مخوف بلباس سابغة ولاء اهل بيت نبيك فی جنة من كل مخوف محتجزاً من كل قاصد لی الى اذية بجدار حضين الاخلاص فی الاعتراف بحقهم والتمسك بحبلهم جميعًا موقنا بأن الحق لهم ومعهم وفيهم وبهم اوالی من والوا واجانب من جانبوا فصل على محمد وآل محمد فاعذنى اللهم بهم من سوء شر كل ما اتقيه ياعظيم حجزت الاعادى عنى ببديع السموات والارض انا جعلنا من بين ايديهم سداً ومن خلفهم سداً فاغشيناهم فهم لا يبصرون ﴾ وقلتها عشيا ثلاثاً حصلت فی حصن من مخاوفك وأمن من محذورك۔
فاذا اردت التوجه فی يوم قد حذرت فيه فقدم امام توجهك الحمد للّٰه رب العالمين والمعوذتين وآية الكرسى وسورة القدروآخر آية من آل عمران وقل: ﴿اللهم بك يصول الصائل وبقدرتك يطول الطائل ولا حول لكل ذى حول الابك ولا قوة يمتازها ذوقوة الا منك بصفوتك من خلقك وخيرتك من بريتك محمد نبيك وعترته وسلالته عليه وعليهم السلام صل عليهم واكفنى شر هذا اليوم وضرره وارزقنى خيره ويمنه واقض لی من متصرفاتی بحسن العافية وبلوغ المحبة والظفر بالامنية وكفاية الطاغية الغوية وكل ذى قدرة لی على اذية حتٰى اكون فی جنة

وعصمة من كل بلاء ونقمة وابدلني من المخاوف فيه امنا ومن العوائق فيه يسراً حتىٰ لا يصدني صاد عن المراد ولا يحل بي طارق من اذى العباد انك على كل شئ قدير والامور اليك تصيرياً من ليس كمثله شئ وهو السميع البصير﴾۔

(بحذف اسناد) ابوالسری سہل بن یعقوب جس کا لقب ابونواس تھا، جو مسجد کا مؤذن تھا اور اس مسجد کا تعلق رائے کے شعیف بسر کے ساتھ تھا اور اس کے لقب کے بارے میں منصوری نے بیان کیا ہے اس شخص کا لقب ابونواس ہونے کی وجہ یہ تھی کہ یہ گھر والوں سے ناراحت اور لوگوں سے اچھے تعلقات بنا کر رکھتا تھا اور طیبہ چیزوں پر اظہار محبت کرتا اور اپنے نفس پر مطمئن رہتا تھا۔ جب اس کے بارے میں امامؑ نے سنا تو آپؑ نے مجھے ابونواس کا لقب عطا فرمایا اور فرمایا: اے ابوالسری! تو ابونواس حقیقی و برحق ہے اور تیرے سے پہلے جو ابونواس تھے، وہ باطل تھے۔

راوی بیان کرتا ہے: ایک دن میں نے حضرت امامؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: اے میرے آقا و سردار! تحقیق! میرے لیے میرے سردار و آقا امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف ایام کے اختیار کرنے کے بارے میں ایک روایت نقل ہوئی ہے، جس کو میرے لیے حسن بن عبداللہ بن مظفر نے نقل کیا ہے اور انھوں نے محمد بن سلیمان الدیلمی سے نقل کیا ہے اور اس نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور اس نے ہمارے سردار و آقا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے، ہر ماہ جو ہمارے پاس آتا ہے اس کے بارے میں آپؑ سے نقل ہوا ہے۔

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: جو کچھ ہماری طرف سے نقل ہوا ہے، اس کو بیان کرو۔ میں نے وہ سب کچھ آپؑ کے سامنے بیان کیا اور آپؑ نے اس کو صحیح قرار دیا۔

میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: اے میرے سردار! اکثر دنوں میں اپنے ضروری کاموں کو انجام نہیں دیتا، ان نحوست و خوف کی وجہ سے جو ان دنوں کے بارے میں بیان کی گئیں ہیں اور وہ خوف جو ان دونوں میں بیان کیا گیا ہے، وہ مجھے کام کرنے سے روکتے ہیں، جبکہ وہ کام کرنا میرے لیے ضروری ہوتا ہے کیا میں ان کو انجام دوں؟ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے سہل! ہمارے شیعوں کے لیے ہماری ولایت و دوستی کی وجہ سے ایک ایسی سپر حاصل ہوتی ہے اگر وہ اس کے ساتھ جوش مارتے ہوئے سمندر کی لہروں پر چلیں یا درندوں اور خوف ناک جانوروں سے پُر صحرا سے گزریں یا جن و انس کے تمام اذیت دینے والوں میں سے

گزریں تو ہماری ولایت کی وجہ سے ان کا خوف محفوظ رہے گا۔ پس اللہ عزوجل پر مکمل بھروسہ رکھو اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کے ساتھ محبت وولایت کو خاص قرار دو پھر جو تم چاہو اپنے اُس کام کو انجام دو۔

اے کمل! جب تو صبح کرے تو تین دفعہ اس دعا کو پڑھا کرو اور وہ دعا یہ ہے:

اَصْبَحْتُ اَللّٰهُمَّ مُعْتَصِمًا بِذِمَامِكَ الْمَنِيْعِ الَّذِیْ لَا يُطَاوَلُ وَلَا يُحَاوَلُ مِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ وَ غَاشِمٍ مَا سَائِرٍ مَنْ خَلَقْتَ وَمَن خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ فِی جُنَّةٍ مِّنْ كُلِّ مَخُوْفٍ بِلِبَاسٍ سَابِغَةٍ وَّلَاءِ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ فِی جُنَّةٍ مِّنْ كُلِّ مَخُوْفٍ مُحْتَجِزًا مِنْ كُلِّ قَاصِدٍ لِی اِلٰی اَذِيَّةٍ بِجِدَارٍ حَصِيْنِ الْاِخْلَاصِ فِی الْاِعْتِرَافِ بِحَقِّهِمْ وَالتَّمَسُّكِ بِحَبْلِهِمْ جَمِيْعًا مُوْقِنًا بِاَنَّ الْحَقَّ لَهُمْ وَمَعَهُمْ وَفِيْهِمْ وَبِهِمْ اُوَالِی مَنْ وَّالَوْا وَ اُجَانِبُ مَنْ جَانَبُوا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاَعِذْنِیْ اَللّٰهُمَّ بِهِمْ مِنْ سُوْءِ شَرِّ كُلِّ مَا اَتَّقِيْهِ يَاعَظِيْمُ حَجَزْتُ الْاَعَادِیَ عَنِّیْ بِبَدِيْعِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ اِنَّا جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ

"اے میرے معبود! میں نے تیری عظیم نگہبانی میں صبح کی ہے، جس تک کسی کا ہاتھ نہیں پہنچتا، نہ کوئی نیرنگ ساز شب میں اس پر یورش کر پاتا ہے اس مخلوق میں سے جو تو نے خلق فرمائی اور نہ وہ مخلوق جسے تو نے زبان عطا فرمائی ہے، اور نہ وہ مخلوق جسے تو نے زبان عطا نہیں کی۔ میں ہر خوف سے تیری پناہ میں تیرے نبی کے اہلِ بیتؑ کی ولایت سے تیار شدہ لباس میں ملبوس ہوں اور ہر اُس چیز سے محفوظ ہوں جو میرے اِخلاص کی مضبوط دیوار میں رخنہ ڈالنا چاہے۔ یہ مانتے ہیں کہ وہ حق ہیں اُن کی رسّی سے وابستگی ہے۔ اس یقین سے کہ حق ان کے لیے، اُن کے ساتھ اور ان میں ہے جو ان سے محبت کرتا ہے۔

میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے دور ہے میں اُس سے دور ہوں تو محمدؐ اور اُن کی آل پر درود و رحمت نازل فرما۔
اے میرے معبود! مجھے اُن کے طفیل ہر شر سے محفوظ فرما جس کا مجھے خوف ہے۔ اے بلند و عظیم ذات! زمین و آسمان کی خلقت کے واسطے سے تمام دشمنوں کو مجھ سے دور کر دے۔ بے شک ہم نے ایک دیوار اُن کے سامنے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنا دی ہے۔ ہم نے ان کو ڈھانپ دیا ہے کہ وہ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے"۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اگر تو نے اس دعا کو شام کو تین دفعہ پڑھا تو اس رات کے ہر قسم کے خوف سے محفوظ رہے گا اور اس کے ڈر سے امن میں رہے گا۔

جب تو کسی ایسے دن کسی کام کا ارادہ کرے جس دن سے تو ڈر رہا ہو تو کام کو شروع کرنے سے پہلے سورۂ الحمد، سورۂ فلق، سورۂ الناس، آیت الکرسی، سورۂ قدر اور سورۂ آل عمران کی آخری آیت کی تلاوت کرنے کے بعد یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ بِكَ يَصُوْلُ الصَّائِلُ وَبِقُدْرَتِكَ يَطُوْلُ الطَّائِلُ وَلَا حَوْلَ لِكُلِّ ذِي حَوْلٍ اِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةَ يَمْتَازُهَا ذُوْ قُوَّةٍ اِلَّا مِنْكَ بِصِفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخِيْرَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَعِتْرَتِهٖ وَسُلَالَتِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ صَلِّ عَلَيْهِمْ وَاكْفِنِيْ شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ وَضَرَرِهٖ وَارْزُقْنِيْ خَيْرَهٗ وَيُمْنَهٗ وَاقْضِ لِيْ مِنْ مُتَصَرَّفَاتِيْ بِحُسْنِ الْعَافِيَةِ وَبُلُوْغِ الْمَحَبَّةِ وَالظَّفَرِ بِالْاُمْنِيَّةِ وَكِفَايَةِ الطَّاغِيَةِ الْغَوِيَّةِ وَكُلِّ ذِيْ قُدْرَةٍ لِيْ عَلٰى اَذِيَّةٍ حَتّٰى اَكُوْنَ فِيْ جُنَّةٍ وَعِصْمَةٍ مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَنِقْمَةٍ وَاَبْدِلْنِيْ مِنَ الْمَخَاوِفِ فِيْهِ اَمْنًا وَمِنَ الْعَوَائِقِ فِيْهِ يُسْرًا حَتّٰى لَا يَصُدَّنِيْ صَادٌّ عَنِ الْمُرَادِ وَلَا يَحِلَّ بِيْ طَارِقٌ مِنْ اَذَى الْعِبَادِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَالْاُمُوْرُ اِلَيْكَ تَصِيْرُ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

اے خدایا! ہر بزرگی حاصل کرنے والا تیری وجہ سے حاصل کرتا اور ہر غالب آنے والا تیری دی ہوئی قدرت و طاقت سے غالب آتا ہے۔ ہر ہر قدرت رکھنے والے کی قدرت فقط تیری قدرت کی وجہ سے ہے، اور ہر طاقت وقوت کو تیری قوت و طاقت سے امتیاز حاصل نہیں ہے۔ تیری مخلوق میں سے برگزیدہ اور تیری مخلوق میں سب سے بہترین محمدؐ جو تیرے نبی ہیں اور ان کی عترت اور اولاد علیہم السلام کے ذریعے تیری ذات سے مدد طلب کرتا ہوں۔

اے اللہ! تو محمدؐ اور ان کی پاک آل پر درود نازل فرما اور مجھے اس دن کے شر اور ضرر سے محفوظ فرما۔ اور مجھے اس دن میں پائے جانے والی خیر و برکت عطا فرما اور میرے تمام اُمور میں اچھے انجام کا حکم فرما۔ محبت اور اُنسیت کے ساتھ کامیابی کا فیصلہ فرما اور ہر سرکش کی سرکشی سے اور ہر وہ طاقت وقوت جو اذیت دینے میں میرے در پے ہے اس سے میری حفاظت فرما، یہاں تک کہ میں تیری پناہ میں قرار پاؤں۔ اور ہر بلا و مصیبت سے مجھے محفوظ فرما اور خوف ناک محل و مقام کو میرے لیے جائے امن میں تبدیل کردے اور سختیوں کے محل کو میرے لیے آسانی کا محل قرار فرما، یہاں تک کہ کوئی روکنے والا میری مراد کے حصول میں رکاوٹ نہ بن سکے اور تیرے بندوں میں سے کوئی جادوگر بھی میرے اور میری مراد کے درمیان حائل نہ ہو، کیونکہ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے اور میرے سارے اُمور تیرے سپرد، اے وہ ذات! جس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے"۔

آپ کا دوست میرا دوست ہے

(وبالاسناد) عن ابی محمد الفحام قال: حدثنا ابوالحسن محمد بن احمد بن عبداللہ المنصوری قال: حدثنا عمر بن ابی موسیٰ عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ بن المنصور قال:

كنت خدنا للامام على بن محمد عليهما السلام وكان يروى منه كثيراً، من ذٰلك انه قال: حدثنا الامام على بن محمد عليهما السلام قال: حدثنى ابى محمد بن على قال: حدثنا ابى على بن موسٰى قال: حدثنا ابى موسٰى بن جعفر قال: حدثنى ابى جعفر بن محمد قال: حدثنى ابى محمد بن على قال: حدثنى ابى على بن الحسين قال: حدثنى ابى الحسين بن على قال: حدثنى ابى اميرالمؤمنين صلوات اللّٰه عليه قال: قال رسولؐ اللّٰه لى والاصمتا: ياعلى محبك محبى و مبغضك مبغضى۔

(بحذف اسناد) حضرت امام حسین علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ میرے والد امیر المومنین حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اور سنو، اے علیؑ! جو آپؑ کا محبّ ہے وہ میرا محبّ ہے اور جو آپؑ کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔

میری اہلِ بیتؑ سے میری خاطر محبت کرو

(وبهذا الاسناد) عن امير المؤمنينؑ قال: قال النبیؐ: احبوا اللّٰه بما يغذوكم به من نعمة، واحبونى لحب اللّٰه، واحبوا أهل بيتى لحبى۔

(بحذف اسناد) امیرالمومنین حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو جن نعمتوں سے نوازا ہے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اللہ تعالیٰ کی خاطر میرے ساتھ محبت کرو اور میری وجہ سے میری اہلِ بیتؑ سے محبت کرو۔

اے اولادِ آدمؑ! تو نے انصاف نہیں کیا

(وبالاسناد) عن امير المؤمنين علیہ السلام قال: قال النبیؐ: يقول اللّٰه عزوجل: يابن آدم ما تنصفنى اتحبب اليك بالنعم وتمقت الى بالمعاصى، خيرى عليك نازل وشرك الى صاعد، ولا يزال ملك كريم يأتينى عنك فى كل يوم وليلة

بعمل قبیح۔ یابن آدم لو سمعت وصفك من غیرك وانت لا تعلم من الموصوف لسارعت الی مقته۔ یابن آدم اذکرنی حین تغضب اذکرك حین اغضب ولا امحقك فیمن امحق۔

(بحذف اسناد) امیر المومنین حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے اولادِ آدمؑ! تم نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ میں تمھاری طرف نعمتیں نازل کر کے محبت کا اظہار کرتا ہوں اور تم اپنی نافرمانیوں کے ساتھ مجھے ناراض کرتے ہو۔ میری طرف سے تم پر میری خیر و برکت نازل ہوتی ہے اور تمھاری طرف سے میری طرف تمھاری بُرائیاں بلند ہوتی ہیں اور شب و روز تمھاری طرف سے ایک مہربان ملک بُرا عمل لے کر میرے پاس آتا ہے۔

اے فرزند آدمؑ! اگر تو اپنی حالت و تعریف اپنے غیر سے سنتا اور تو اس موصوف کے بارے میں جانتا ہوتا تو بہت جلدی تو ناراض ہو جاتا۔

اے فرزندِ آدمؑ! اپنے غصہ کی حالت میں مجھے یاد رکھ، میں اپنے غصہ میں تجھے یاد رکھوں گا اور ہلاکت والے دن میں تجھے ہلاک نہیں کروں گا۔

جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنی عمی عمر بن یحیٰی الفحام قال: حدثنی عبداللّٰہ بن احمد بن عامر قال: حدثنی ابی احمد بن عامر الطائی قال: حدثنا علی بن موسٰی الرضا علیہ السلام قال: حدثنی ابی موسٰی ابن جعفر قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن الحسین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی قال: حدثنی ابی امیر المؤمنین علیه وعلیهم السلام قال: قال النبیؐ: من قال فی کل یوم مئة مرة ﴿لا الٰه الا اللّٰه الملك الحق المبین﴾ استجلب به الغنی واستدفع به الفقر وسد عنه باب النار واستفتح به باب الجنة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے والد حضرت امام موسیٰ بن

جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے اور انھوں نے اپنے والد جعفر بن محمدؑ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اور آپؑ نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپؑ نے اپنے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا اور آپؑ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ

آپؐ نے فرمایا: جو شخص ہر روز سو مرتبہ یہ پڑھے گا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينَ وہ اس کلمہ کی وجہ سے غنی ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے اس سے فقر دور ہو جائے گا اور جہنم کا دروازہ اس کے لیے بند کر دیا جائے گا اور جنت کا دروازہ اس کے لیے اس کلمہ کی وجہ سے کھول دیا جائے گا۔

میں قیامت کے دن چار بندوں کی شفاعت کروں گا

(وبهذا الاسناد) قال: قال النبیؐ: اربعة انا لهم شفيع يوم القيامة: المحب لأهل بيتى، والموالى لهم والمعادى فيهم، والقاضى لهم حوائجهم، والساعى لهم فيما ينوبهم من امورهم۔

(بحذف اسناد) (گذشتہ اسناد کے ساتھ) حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن چار بندوں کی شفاعت کروں گا:

① جو میری اہلِ بیتؑ سے محبت کرے گا۔
② جو کسی سے محبت اور کسی سے دشمنی میری اہلِ بیتؑ کی خاطر کرے گا۔
③ میری اہلِ بیتؑ کی ضروریات کو پورا کرے گا۔
④ جو اپنے اُمور میں ان کی خواہش کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔

لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال النبیؐ: يقول الله عزوجل: ﴿لا اله الا الله حصنى من دخله أمن من عذابى﴾۔

(بحذف اسناد) (گذشتہ اسناد کے ساتھ) حضرت نبی اکرمؐ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے اور جو شخص میرے قلعے میں

داخل ہو جائے گا، وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

انصاف کا مطالبہ انصاف نہیں ہے

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنی محمد بن الحسن النقاش المقرئ قال: حدثنا الکجی ابراهیم بن عبدالله قال: حدثنا ابوعاصم الضحاك بن مخلد النبیل قال: سمعت سیدنا الصادق علیہ السلام یقول: لیس من الانصاف مطالبة الاخوان بالانصاف۔

(بحذف اسناد) ابوعاصم الضحاک بن مخلد النبیل نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے اپنے سردار و مولا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: انصاف یہ نہیں ہے کہ بھائیوں سے انصاف کا مطالبہ کیا جائے (اور خود دوسروں سے انصاف نہ کرے)۔

حضرت امام علی بن محمدؑ کی دعا

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم أبی قال: قلت للامام علی بن محمد علیهما السلام: علمنی یاسیدی دعاء اتقرب الی الله عزوجل؟ فقال لی: هذا دعاء کثیراً ما ادعو الله به، وقد سألت الله عزوجل ان لا یخیب من دعا فی مشهدی بعدی وهو ﴿یاعدتی عند العدد ویا رجائی والمعتمد ویاکهفی والسند ویا واحد یااحد ویا قل هو الله احد اسألك اللهم بحق من خلقته من خلقك ولم تجعل فی خلقك مثلهم احدا صل علی جماعتهم وافعل بی کذا وکذا﴾۔

(بحذف اسناد) منصوری نے بیان کیا کہ میرے والد کے چچا نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام علی بن محمد نقی علیہ السلام سے عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! آپؑ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں جس سے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکوں؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وہ دعا ہے کہ جس کے ذریعے میں اکثر اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا کرتا ہوں اور میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ جو شخص بھی اس دعا کو میرے بعد میری قبر پر پڑھے

اس کو مایوس نہ فرمانا اور وہ دعا یہ ہے:

يَا عُدَّتِيْ عِنْدَ العَدَدِ وَيَا رِجَائِيْ وَالْمُعْتَمِدُ وَيَا كَهفِي وَالسَّنَدُ وَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ وَيَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَسْئَالُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ خَلْقِكَ وَلَمْ تَجْعَل فِي خَلْقِكَ مِثْلَهُمْ اَحَدًا صَلِّ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ وَافعَل بِيْ كَذَا وَ كَذَا

"اے میری زیادہ سختیوں کے وقت پناہ گاہ! اے میری آخری اُمید! اے میرا سہارا! اے میری پناہ گاہ! اے میری سند! اے واحد! اے واحد! اے قل هو الله احد! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس مخلوق کا واسطہ دے کر، جس کی مثل تو نے خلق نہیں کیا تو ان پر درود نازل فرما اور میرے ساتھ ایسا ایسا کر دے (اس مقام پر اپنی حاجت طلب کرے)"۔

اذیت دینے والا ہمسایہ

(وبالاسناد) قال الفحام قال: حدثني المنصوري قال: حدثني عم أبي قال: حدثني الامام علي بن محمد عن آبائه عن الصادق علیہ السلام قال: ما كان ولا يكون الى يوم القيامة رجل مؤمن الا وله جار يؤذيه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد تقی علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اوّل دن سے قیامت کے دن تک کوئی مومن ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا ایک ہمسایہ اس کو اذیت دینے والا ہوگا۔

دین میں اس کو متہم کرو

(وبهذا الاسناد) قال: قال الصادق صلوات الله عليه: من صفت له دنياه فاتهمه في دينه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کی پوری کوشش دنیا کے بارے میں ہو اس کو دین میں متہم کرو (یعنی اس کے دین کو متہم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے دین کے بارے میں کوئی رائے طلب نہ کرو، کیونکہ وہ دنیا کو مقدم رکھے گا)۔

تین دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں

(وبهذا الاسناد) قال: قال الصادق عليه السلام : ثلاث دعوات لا تحجبن عن الله تعالى: دعاء الوالد لولده اذا بره ودعوته عليه اذا عقه، ودعاء المظلوم على ظالمه ودعاءه لمن انتصر له منه، ورجل مومن دعا لأخ له مؤمن واساه فينا ودعاءه عليه اذا لم يواسه مع انقدرة عليه واضطرار اخيه اليه۔
صلوات الله عليه: من صفت له دنياه فاتهمه في دينه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جو بارگاہِ خدا میں کبھی رد نہیں ہوتیں:

① والد کی دعا جو اپنے بیٹے کے لیے کی جائے، جب وہ اس سے نیکی کرے اور والد کی وہ بددعا جو بیٹے کے خلاف کی جائے، جس وقت وہ اس کی نافرمانی کرے اور وہ عاق کر دے۔
② مظلوم کی ظالم کے خلاف بددعا اور مظلوم کی دعا اس شخص کے حق میں جو اس ظالم کے مقابلے میں اس کی مدد کرے۔
③ ایک مومن مرد کی اپنے مومن بھائی کے لیے دعا کرنا، جو اس کی ہماری خاطر مدد کرے اور ایک مومن مرد کی دوسرے مومن مرد کے بارے میں بددعا جو اس کی مدد کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اس کی مدد نہ کرے، جبکہ وہ مومن اپنے اس بھائی کی مدد کا محتاج اور ضرورت مند ہو۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

(وبهذا الاسناد) قال: قال الصادق عليه السلام : ثلاث اوقات لا تحجب فيها الدعاء عن الله تعالى: في اثر المكتوبة، وعند نزول المطر، وظهور آية معجزة لله في ارضه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تین وقت ایسے ہیں جن میں بارگاہِ خدا میں دعا رد نہیں ہوتی:

① واجب کام کے بعد
② بارش کے نزول کے وقت۔

۴ زمین پر اللہ تعالیٰ کی کسی نشانی کے ظہور کے وقت (یعنی زلزلہ وغیرہ کے ظہور کے وقت)۔

تقیہ ضروری ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال الصادق علیه السلام: وليس منا من لم يلزم التقية ويصوننا عن سفلة الرعية۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص تقیہ کو اپنے لیے لازم قرار نہ دے اور وہ ہمیں ان چھوٹے لوگوں سے محفوظ نہ رکھے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یعنی ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے)۔

پرہیزگاری واجب ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال الصادق علیه السلام: عليكم بالورع فانه الدين الذى نلازمه وندين الله به ونريده ممن يوالينا لا تتعبونا بالشفاعة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم پر پرہیزگاری واجب ہے، کیونکہ یہ پرہیزگاری ہی وہ دین ہے جس کو ہم تمہارے لیے لازم قرار دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی پرہیزگاری کی وجہ سے ہے اور جو ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے ہم اس سے پرہیزگاری ہی چاہتے ہیں، اس کے بغیر ہماری شفاعت کو نہیں پایا جا سکتا۔

سرمن رائے لایا گیا

(وبهذا الاسناد) الفحام عن المنصورى عن عم ابيه قال: قال يوم الامام على بن محمد عليهما السلام: يا ابا موسىٰ اخرجت الى سر من رأى كرهاً ولو اخرجت عنها خرجت كرها۔ قال: قلت ولم ياسيدى؟ قال: لطيب هوائها وعذوبة مائها وقلة دائها۔ ثم قال: تخرب سر من رأى حتىٰ يكون فيها خان، وبقال للمارة، وعلامة تدارك خرابها تدارك العمارة فى مشهدى من بعدى۔

(بحذف اسناد) منصوری نے اپنے والد کے چچا سے روایت کو نقل کیا ہے، وہ بیان

کرتے ہیں: ایک دن حضرت امام علی بن محمد النقی علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اے ابو موسیٰ! مجھے سر من رائے کی طرف زبردستی اور مجبور کر کے لایا گیا ہے اور اگر اب مجھے اس سے نکالا جائے گا تو میں مجبوراً اس سے جاؤں گا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے آقا و سردار! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سر من رائے کی ہوا خوش گوار ہے، پانی میٹھا ہے اور (ماحول صاف ستھرا ہونے کی وجہ سے) اس میں بیماری بہت کم ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: یہ سر من رائے ویران و برباد رہے گا، یہاں تک کہ اس میں مہمان نواز اور مسافروں کے لیے ضروریات فراہم کرنے والے ہوں گے اور اس کی خرابی اور بربادی کا تدارک اس وقت ہوگا (یعنی اس وقت آباد ہوگا)۔ جب میرے بعد میری قبر پر روضہ تعمیر ہوگا۔

اشجع سلمی کا امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہونا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنا ابوالحسن محمد بن احمد بن عبداللّٰہ الهاشمی المنصوری قال: حدثنی عم ابی ابوموسٰی بن احمد ابن عیسٰی بن المنصور قال: حدثنی الامام علی بن محمد العسکری قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن موسٰی قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: کنت عند سیدنا الصادق علیہ السلام اذ دخل علیه اشجع السلمی یمدحه فوجده علیلا، فجلس وامسك، فقال له سیدنا الصادق علیہ السلام: عد عن العلة واذکر ما جئت له۔ فقال له:

البسك اللّٰه منه عافية
فی نومك المعتری وفی ارقك
یخرج من جسمك السقام کما
اخرج ذل السؤال من عنقك

فقال: یاغلام ایش معك؟ قال: اربعمائة درهم۔ قال: اعطها للاشجع۔ قال: فأخذها وشکر وولی، فقال ردوه فقال: یاسیدی سألت فأعطیت واغنیت فلم رددتنی؟ قال: حدثنی ابی عن آبائه عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: خیر العطاء ما

ابقی نعمة باقیة، وان الذی اعطیتك لا یبقی لك نعمة باقیة، وهذا خاتمی فان اعطیت به عشرة آلاف درهم والافعد الی وقت کذا وکذا أوفك ایاها۔ قال: یاسیدی قد اغنیتنی وانا کثیر الاسفار واحصل فی المواضع المفزعة فتعلمنی ما آمن به علی نفسی۔ قال: فاذا خفت امراً فاترك یمینك علی ام رأسك واقرأ برفیع صوتك ﴿أفغیر دین اللّٰه تبغون، وله اسلم من فی السموات والارض طوعاً وکرهاً والیه ترجعون﴾ قال الاشجع: فحصلت فی دار تعبث فیه الجن فسمعت قائلا یقول: خذوه، فقرأتها فقال قائل: کیف نأخذه وقد احتجز بآیة طیبة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور آپؑ نے اپنے والد محمد بن علیؑ سے انھوں نے اپنے والد علی بن موسیٰ رضاؑ سے اور اُنھوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: میں اپنے مولا و آقا سردار امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ آپؑ کی خدمت میں اشجع سلمی حاضر ہوا، اور اس نے آپؑ کی مدحت میں اشعار پڑھنا شروع کر دیے۔ میں نے دیکھا کہ آپؑ مریض ہیں، وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔

ہمارے سردار و آقا امام صادق علیہ السلام نے اُس سے فرمایا: میری بیماری کو رہنے دو یہ بیان کرو کہ تم کس حاجت سے آئے ہو۔ اُس نے پھر آپؑ کی خدمت میں عرض کیا:

البسك اللّٰه منه عافية
فی نومك المعتری وفی ارقك
یخرج من جسمك السقام کما
اخرج ذل السؤال من عنقك

''اللہ تعالیٰ تجھے عافیت عطا فرمائے، تیری آنکھوں اور تیرے دل میں۔ خدا تیرے جسم سے بیماری کو اس طرح نکال دے جیسے تیری گردن سے سوال کی ذلت کو اُتار دیا ہے''۔

آپؑ نے اپنے غلام سے فرمایا: تیرے پاس کون سی چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے پاس چار سو درہم ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: وہ درہم اشجع کو دے دو۔

راوی بیان کرتا ہے: اس نے وہ درہم لیے اور شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس چلا گیا۔ آپؑ نے فرمایا: اس کو واپس بلاؤ۔ اُس کو واپس بلایا گیا۔ اس نے عرض کیا: اے میرے سردار و آقا! میں نے سوال کیا آپؑ نے مجھے عطا فرمایا اور مجھے غنی کر دیا ہے۔ اب مجھے واپس کیوں بلایا گیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے، آپؐ نے فرمایا:

بہترین عطا وہ ہے جو ضرورت کو پورا کرنے کے بعد باقی رہے اور جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے وہ باقی رہنے والی عطا نہیں ہے، لہٰذا یہ میری انگوٹھی لے جاؤ۔ اگر اس کے بدلے میں تجھے دس ہزار درہم مل جائیں تو پھر درست ورنہ فلاں وقت اس کو میرے پاس لے آنا۔ میں تجھے یہ رقم ادا کر دوں گا۔

اس نے عرض کیا: اے میرے آقا و مولاؑ! آپؑ نے مجھے غنی و بے نیاز کر دیا ہے، جبکہ میں مسافر ہوں اور میرا سفر بہت لمبا ہے۔ مجھے راستے میں ایسے مقامات سے بھی گزرنا پڑے گا، جو خوف ناک اور ڈرانے ہوں گے۔ آپؑ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں جس کے ذریعے میں اپنے آپ کو امن میں پاؤں۔ آپؑ نے فرمایا: جب تو اپنے آپ کو خوف میں پائے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے سر پر رکھو اور بلند آواز سے یہ کلمات پڑھو:

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (سورۂ آل عمران:۸۳)

”تو کیا یہ لوگ دین خدا کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں حالانکہ جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب نے بخوشی یا زبردستی اس کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے اور سب اس کی طرف لوٹنے والے ہیں“۔

اشجع بیان کرتا ہے: میں ایک مکان میں ٹھہرا وہاں مجھے خوف محسوس ہوا کہ اس میں جنات رہتے ہیں۔ میں نے سنا، کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اس شخص کو پکڑ لو۔ پس میں نے ان کلمات کو پڑھا۔ اس کے بعد میں نے سنا کہ اس کو کوئی جواب دے رہا ہے کہ میں اس کو کیسے پکڑ سکتا ہوں، جبکہ اس نے اپنے آپ کو آیت کریمہ کے حصار میں قرار دیا ہے۔

جو شخص لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے

(وبالاسناد) عن سیدنا الصادق عن ابیه عن جابر۔ قال: ابومحمد الفحام وحدثنی عمی عمر بن یحییٰ قال: حدثنی ابراهیم بن عبدالله البلخی قال: حدثنا ابوعاصم الضحاك بن مخلد النبیل قال: سمعت الصادق علیہ السلام یقول حدثنی ابی محمد بن علی عن جابر بن عبدالله قال: کنت عندالنبیؐ انا من جانب وعلی امیر المؤمنین من جانب اذ اقبل عمر بن الخطاب ومعه رجل قد تلبب به، فقال: ما باله؟ قال: حکی عنك یارسولؐ الله انك قلت من قال: ﴿لا اله الا الله محمد رسول الله﴾ دخل الجنة، وهذا اذا سمعه الناس فرطوا فی الاعمال، أفأنت قلت ذٰلك یارسولؐ الله؟ قال: نعم اذا تمسك بمحبة هذا وولایته۔

(بحذف اسناد) حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے روایت بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا۔ آپؐ کی ایک جانب میں بیٹھا ہوا تھا اور دوسری جانب حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام موجود تھے۔ اچانک میں نے دیکھا کہ عمر بن خطاب ایک مرد کا گریبان پکڑے ہوئے اس کو رسولؐ خدا کی خدمت میں لے کر آ رہے ہیں۔ پس رسولؐ خدا نے فرمایا: اس کو کیا ہوا ہے؟ عمر بن خطاب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس بندے نے آپؐ کی طرف سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے گا وہ جنت میں جائے گا۔ یارسولؐ اللہ! جب لوگوں نے یہ حدیث سن لی تو وہ اعمال کو چھوڑ دیں گے۔ یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ نے ایسے فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! ایسے ہی ہے جب اس شخص (حضرت علیؑ کی طرف اشارہ فرمایا) کی محبت وولایت رکھتا ہوگا۔

رسولؐ خدا کا ایک بادل سے کھانا حاصل کرنا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی عمی عمر بن یحییٰ قال: حدثنا ابوبکر محمد بن سلیمان بن عاصم قال: حدثنا ابوبکر احمد بن محمد العبدی قال: حدثنا علی بن

الحسن الأموی قال: حدثنا محمد بن جریر قال: حدثنا عبدالجبار بن العلاء بمکة قال: حدثنی یوسف بن عطیة الصفار عن ثابت عن انس بن مالك قال: امرنی رسولؐ اللّٰه ان اسرج بغلته الذلول وحماره الیعفور، ففعلت ما امرنی به رسولؐ اللّٰه، فاستوی عل بغلته واستوی علی علی حماره، وسارا وسرت معهما فأتینا سطح جبل فنزلا وصعدا حتٰی صارا الی ذروة الجبل، ثم رأیت غمامة بیضاء کدارة الکرسی وقد اظلتهما، ورأیت النبیؐ وقد مدیده الی شئ یأکل واطعم علیاً حتٰی توهمت انهما قد شبعا، ثم رأیت النبیؐ وقد مدیده الی شئ وقد شرب وسقی علیا حتٰی قدرت انهما قد شربا ریهما، ثم رأیت الغمامة وقد ارتفعت ونزلا فرکبا وسارا وسرت معهما، فالتفت النبیؐ فرآی فی وجهی تغیراً فقال: ما لی اری وجهك متغیرا؟ فقلت: ذهلت مما رأیت۔

فقال: فرأیت ما کان؟ فقلت: نعم فداك ابی وامی یارسولؐ اللّٰه قال: یا انس والذین خلق ما یشاء لقد أکل من تلك الغمامة ثلاثمائة وثلاثة عشر نبیا وثلاثمائة وثلاثة عشر وصیاما فیهم نبی اکرم علی اللّٰه منی ولا فیهم وصی اکرم علی اللّٰه من علی۔

(بحذف اسناد) جناب انس بن مالک سے روایت ہے، آپ نے بیان کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھے حکم فرمایا: میرے ذلول نامی خچر اور یعفور نامی گدھے پر زین رکھو۔ جو کچھ رسولؐ خدا نے مجھے حکم دیا تھا، میں نے اس کے مطابق دونوں سواریوں کو تیار کر دیا۔ رسولؐ خدا خچر پر سوار ہوئے اور یعفور پر علیؑ کو سوار کیا اور دونوں نے سفر شروع کیا۔ میں بھی آپؐ کے ساتھ پیدل چلنا شروع ہو گیا۔ ہم چلتے چلتے پہاڑ پر چلے گئے۔ وہاں سے آپ دونوں حضرات اپنی اپنی سواری سے اُتر آئے اور چلتے چلتے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے۔

پھر میں نے دیکھا: ایک سفید رنگ کا بادل (جو کرسی کے دائرہ کے برابر تھا) نے آپؐ

دونوں پر سایہ کیا ہوا تھا اور میں نے دیکھا کہ نبی اکرمؐ نے اپنا ہاتھ بلند فرمایا اور اس بادل سے کسی چیز کو نکالا اور آپؐ نے اس کو تناول فرمایا اور علیؑ کو بھی کھانے کے لیے عطا فرمایا۔ میں نے خیال کیا کہ آپؐ دونوں اس چیز کے کھانے سے سیر ہو چکے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ نبی اکرمؐ نے دوبارہ اپنا ہاتھ بادل کی طرف بلند فرمایا۔ ایک چیز لی جس سے خود بھی پیا اور علیؑ کو بھی اس سے سیراب فرمایا، یہاں تک میں نے گمان کیا کہ آپؐ دونوں نے خوب سیر ہو کر اس سے نوش فرمایا۔

پھر میں نے دیکھا کہ وہ بادل بلند ہو گیا اور آپؐ اور علیؑ دونوں چوٹی سے نیچے اُتر آئے اور اپنی اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور چلنا شروع کر دیا۔ میں بھی پیدل ان کے ساتھ چلنا شروع ہو گیا۔ نبی اکرمؐ میری طرف متوجہ ہوئے تو آپؐ نے میرے چہرے پر حیرانگی کے آثار ملاحظہ فرمائے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تیرے چہرے کو پریشان پا رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کی وجہ سے حیران ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: اے انس! جو کچھ ہوا وہ تو نے دیکھا ہے؟

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں! میں نے وہ سب کچھ دیکھا ہے۔
آپؐ نے فرمایا: اے انس! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے تمام مخلوق کو خلق فرمایا ہے۔
اُس بادل سے تین سو تیرہ (۳۱۳) نبیوں نے اور تین سو تیرہ (۳۱۳) وصیوں نے کھایا اور پیا ہے اُن میں سے کوئی نبی مجھ سے افضل نہیں ہے اور اُن وصیوں میں سے کوئی بھی علیؑ سے افضل نہیں ہے۔

کنکریوں کا علیؑ کے ہاتھ پر کلمہ پڑھنا

(وبالاسناد) عن علی بن الحسن عن جعفر الاموی عن العباس بن عبداللّٰہ عن سعد بن طریف عن الاصبغ بن نباته عن ابی مریم عن سلمان قال: کنا جلوساً عند النبیؐ اذ أقبل علی بن أبی طالبؑ، فناوله النبی حصاة فما استقرت الحصاة فی کف علی حتیٰ نطقت وھی تقول ﴿لا اله الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ، رضیت باللّٰہ ربا وبمحمد نبیاً وبعلی بن ابی طالب ولیا﴾ ثم قال النبیؐ: من اصبح منکم راضیا باللّٰہ وبولایة علی بن ابی طالب فقد أمن خوف اللّٰہ وعقابه۔

(بحذف اسناد) حضرت سلمانؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا: میں رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرمؐ نے آپؑ کو چند کنکریاں عطا فرمائیں۔ اُن میں کوئی کنکری ایسی نہیں تھی جو علیؑ کے ہاتھ پر آئی ہو مگر یہ کہ بولی نہ ہو اور اُس نے یہ کلمہ نہ پڑھا ہو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ مُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِعَلِيِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَلِيًّا

''کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ کے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر اور علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے ولی ہونے پر راضی ہوں''۔

اِس کے بعد نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تم میں سے اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور میرے نبی ہونے پر اور علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے ولی ہونے پر راضی ہوگا، خدا اس کو اپنے خوف اور عذاب سے امان میں رکھے گا۔

وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا نہیں کرے گا

(وبالاسناد) عن الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم ابی ابوموسٰی بن احمد بن عیسٰی قال: حدثنی الامام علی بن محمد العسکری علیہ السلام قال: حدثنی ابی محمد بن علی علیهما السلام قال: حدثنی ابی علی بن موسٰی علیهما السلام قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر علیهما السلام قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد علیهما السلام قال: من لم یغضب فی الجفوة لم یشکر النعمة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد عسکریؑ نے فرمایا کہ میرے والد محمد بن علی علیہ السلام نے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد علی بن موسیٰؑ نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد موسیٰ بن جعفرؑ نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان کیا ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بدسلوکی پر ناراض نہیں ہوتا، وہ نعمت پر شکر ادا نہیں کر سکتا۔

ایمان کیا ہے؟

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم ابی قال: حدثنی علی بن محمد العسکری قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن موسٰی قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن الحسین بن علی قال: حدثنی ابی الحسین قال: قال امیرالمؤمنین علیه وعلیهم السلام: سألت النبیؐ عن الایمان؟ قال: تصدیق بالقلب، واقرار باللسان، وعمل بالارکان۔

(بحذف اسناد) حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد محمد تقی علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد علی رضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام زین العابدین علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے اور انھوں نے امیر المومنین حضرتؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا سے ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: دل سے تصدیق کرنا، زبان سے اقرار کرنا اور اعضاء و جوارح کے ذریعے عمل کرنے کا نام ایمان ہے۔

اِس کو دین میں متہم قرار دو

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم ابی قال: حدثنی الامام علی بن محمد قال: حدثنی الامام ابی محمد ابن علی قال: حدثنی ابی علی بن موسٰی قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: أی من صفت له دنیاه فاتهمه فی دینه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے والد محمد تقی علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام علی رضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ

آپؑ نے فرمایا: جس شخص کی پوری کوشش کا محور اس کی دنیا ہو جائے اُس شخص کو دین میں متہم قرار دو (یعنی اُس سے اپنے دین کو بچاؤ، وہ دین میں نقصان دہ ہے)۔

میں اُس کی عافیت کا ضامن ہوں

(وبالاسناد) قال: قال الصادق علیه السلام: من نالته علة فليقرأ فی جیبه الحمد سبع مرات، فان ذهبت العلة والا فليقرأ سبعين مرة وانا الضامن له العافية۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو اُس کو چاہیے کہ اپنے جیب پر سات مرتبہ سورۂ حمد کی تلاوت کرے۔ پس اگر وہ مرض دُور ہو جائے تو درست ورنہ ستر مرتبہ اِسی سورہ کی تلاوت کرے۔ میں اُس کی عافیت کا ضامن ہوں۔ (جیب پر تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے اس مرض سے مراد مرضِ فقر و غربت ہو)۔

گیارھواں باب

پانچ چیزیں ضائع ہیں

(أخبرنا) الشيخ الأجل الامام المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رضى الله عنه بمشهد مولانا امير المؤمنين على بن ابى طالب صلوات الله عليه واله قال: حدثنا الشيخ الامام السعيد الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رضوان الله عليه بمشهد مولانا امير المؤمنين على ابن ابى طالب صلوات الله عليه وآله فى جمادى الأولى من سنة ست وخمسين واربعمائة قال: أخبرنا ابومحمد الفحام السامرى قال: حدثنا المنصورى قال: حدثنا عم ابى قال: حدثنا الامام على بن محمد العسكرى عليهما السلام عن ابيه آبائه واحدا واحدا قال: قال اميرالمؤمنين علیہ السلام خمس يذهب ضياعا: سراج تقده فى الشمس الدهن يذهب والضوء لا ينتفع به، ومطر جود على ارض سبخة المطر يضيع والارض لا ينتفع بها، وطعام بحكمة طاهية يقدم الى شبعان فلا ينتفع به، وامرأة حسناء تزف الى عنين فلا ينتفع بها ، ومعروف تصطنعه الى من لا يشكره.

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد حسن عسکریؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ضائع ہو جاتی ہیں:

① وہ چراغ جو سورج کی دھوپ میں روشن کیا جائے، اُس کا تیل تو ضائع ہوتا ہی ہے لیکن اُس کی روشنی سے بھی کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

② وہ تیز بارش جو شور دار زمین پر برستی ہے، وہ ضائع ہوتی ہے، اِس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

③ وہ کھانا جو نہایت عمدہ اور مہارت سے خوش مزہ تیار کیا گیا ہو اور ایک ایسے شخص کے سامنے

رکھا جائے جو شکم سیر ہو، وہ کھانا ضائع ہے، کیونکہ وہ مرد اُس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

④ وہ حسین وجمیل عورت جو ایسے مرد کے پاس ہو جس کا آلۂ تناسل کٹا ہوا ہو، وہ ضائع ہے کیونکہ وہ مرد اُس عورت سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

⑤ وہ نیکی جو ایسے شخص سے کی جائے جو اُس کا شکریہ ادا نہ کرے، وہ ضائع ہے۔

امامؑ کی تعلیم کردہ دعا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی ابوالحسن محمد بن احمد قال: حدثنی عم ابی قال: قصدت الامام علیه السلام یوما فقلت: یاسیدی ان هذا الرجل قد اطرحنی وقطع رزقی وملّنی وما اتهم فی ذٰلك الا علمه بملازمتی لك، فاذا سألته شیئا منه یلزمه القبول منك فینبغی ان تتفضل علیّ لمسألة۔ فقال: تکفی ان شاء اللّٰه۔ فلما کان فی اللیل طرقنی رسل المتوکل رسول یتلو رسولا فجئت والفتح علی الباب قائم فقال: یارجل ما تأوی فی منزلك باللیل کدنی هذ الرجل مما یطلبك، فدخلت واذا المتوکل جالس فی فراشه فقال: یا ابا موسٰی نشتغل عنك وتنسینا نفسك، أی شیٔ لك عندی؟ فقلت: الصلة الفلانیة والرزق الفلانی وذکرت اشیاء فأمرنی بها وبضعفها، فقلت للفتح: وافی علی بن محمد الی ههنا؟ فقال: لا۔ فقلت: کتب رقعة؟ فقال: لا۔ فولیت منصرفا فتبعنی فقال لی: لست أشك انك سألته دعاء لك فالتمس لی منه دعاء ا، فلما دخلت الیه علیه السلام فقال لی: یا ابا موسٰی هذا وجه الرضا۔ فقلت: ببرکتك یاسیدی ولکن قالوا لی: انك ما مضیت الیه ولا سألته۔ فقال: ان اللّٰه تعالٰی علم منا انا لا نلجأ فی المهمات الا الیه ولا نتوکل فی الملمات الا علیه، وعودنا اذا سألنا الاجابة ونخاف ان نعدل فیعدل بنا۔

قلت: ان الفتح قال لی کیت وکیت۔ قال: انه یوالینا بظاهره

ویجانبنا بباطنه، الدعاء لمن یدعو به اذا أخلصت فی طاعة الله واعترفت برسولؐ الله ویحقنا أهل البیت وسألت الله تبارك وتعالٰی شیئًا لم یحرمك۔ قلت: یاسیدی فتعلمنی دعاء اختص به من الأدعیة۔ قال: هذا الدعاء کثیراً ما ادعو الله به، وقد سألت الله ان لا یخیب من دعا به فی مشهدی بعدی وهو ﴿یاعدتی عند العدد ویا رجائی والمعتمد ویاکهفی والسند ویا واحد یا احد ویاقل هو الله احد اسئلك اللهم بحق من خلقته ولم تجعل فی خلقك مثلهم احدا ان تصلی علیهم وتفعل بی کیت وکیت﴾۔

(بحذف اسناد) ابوالحسن محمد بن احمد نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد کے چچا نے بیان کیا ہے، وہ ذکر کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت امامؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور خدمتِ اقدس میں عرض کیا: اے میرے سردار و آقا! یہ شخص (یعنی متوکل) مجھے چھوڑ چکا ہے۔ اس نے میرا وظیفہ بھی بند کر دیا اور مجھے زچ کرتا ہے اور یہ اس لیے کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرا آپؑ کے ساتھ تعلق ہے اور میں آپؑ کے ساتھ رہتا ہوں۔ اگر آپؑ اس کے پاس میری سفارش کریں تو وہ ضرور آپؑ کی بات کو قبول کرے گا۔ آپؑ میرے ساتھ مہربانی کریں اور اس سے میری سفارش کر دیں۔ امامؑ نے فرمایا: ہاں! میں ان شاء اللہ تیرے لیے سفارش کروں گا۔

جب رات ہوئی تو متوکل کے غلام پے در پے میرے پاس آنا شروع ہو گئے اور کہا: متوکل آپ کو بلا رہا ہے۔ جب میں اُس کے پاس جانے کے لیے گیا تو دروازے پر فتح نامی شخص کھڑا تھا، اُس نے مجھے کہا: اے شخص! تو نے اپنے گھر میں آج رات کیا کیا ہے کہ اس شخص (متوکل) نے تیری فرمائش پر میری ملامت کی ہے۔ جب میں متوکل کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ اُس وقت کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے مجھے دیکھتے ہی کہا: اے ابوموسیٰ! ہم آپ سے منہ موڑ چکے تھے اور آپ کو بھول چکے تھے۔ اب بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کروں؟ میں نے کہا: فلاں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور فلاں شخص کے وظیفہ و رزق میں اضافہ کر دو اور میں نے چند اور چیزوں کا ذکر کیا۔ اُس شخص نے فوراً ان کے بارے میں حکم صادر فرمایا اور اِن کا دوگنا کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ میں نے فتح نامی شخص سے پوچھا: کیا علی بن محمدؑ یہاں آئے تھے؟ اس

نے کہا: نہیں! پھر میں نے کہا: اُنہوں نے کوئی رقعہ تحریر کر کے بھیجا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں! میں واپس پلٹا تو فتح میرے ساتھ ساتھ آیا اور مجھ سے کہا: جس سے تو نے سفارش کروائی ہے اُس سے میرے بارے میں بھی التماس کرنا کہ میرے لیے بھی دعا کر۔ جب میں امامؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھے فرمایا: اے ابوموسیٰ"! بڑے خوش ہو۔ میں نے عرض کیا: اے میرے آقا و سردار! یہ آپؑ کے وجود کی برکت ہے کہ مجھے خوشی نصیب ہوئی ہے لیکن میرے مولا و آقا! اُن لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ وہاں تشریف لے کر نہیں گئے اور نہ ہی آپؑ نے وہاں کوئی سفارش فرمائی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ ہمارے بارے میں جانتا ہے کہ ہم اپنی مشکلات میں سوائے اُس کے کسی اور ذات کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اپنی ضروریات کے لیے اُس ذات کے علاوہ کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتے۔ ہم جب اُس سے سوال کرتے ہیں تو وہ ہماری دعا کو قبول کرتا ہے۔ ہم اُس سے عدل نہیں کرتے، لیکن وہ ہمارے ساتھ عدل کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: مولاؑ! فتح نے مجھے ایسے ایسے عرض کیا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: وہ ظاہری طور پر ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے، اور باطنی طور پر ہم سے دور رہتا ہے۔ ایک دعا ہے جو شخص بھی اس کے ذریعے اُس ذات کو پکارے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے میں مخلص ہوگا اور رسولِ خدا کی نبوت کا اعتراف کرتا ہوگا اور ہم اہلِ بیتؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز طلب کرے گا تو خداوند کریم اُسے محروم نہیں کرے گا۔ میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! آپؑ مجھے وہ دعا تعلیم فرمائیں جو اُن دعاؤں میں سے ہے جو آپؑ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعے اکثر میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہوں، اور میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ سوال کیا ہے کہ میرے بعد جو بھی میرے روضہ پر آ کر اس دعا کو پڑھے گا اُس کو تو نا اُمید نہ کرنا اور وہ دعا یہ ہے:

يَا عُدَّتِيْ عِنْدَ الْعَدَدِ وَيَا رَجَائِيْ وَالْمُعْتَمِدُ وَيَا كَهْفِيْ وَالسَّنَدُ وَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ وَيَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَهٗ وَلَمْ تَجْعَلْ فِيْ خَلْقِكَ مِثْلَهُمْ اَحَدًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ وَتَفْعَلْ بِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ

"اے میرا ازیادہ سختیوں کے وقت! اے میری آخری اُمید! اے میرا سہارا!

اے میری پناہ گاہ! اے میری سند! اے واحد! اے احد! اے قل ھو اللّٰہ احد! میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ آپ کو تیری اس مخلوق کا واسطہ جن کی مثل تو نے کسی کو خلق نہیں کیا تو ان پر درود نازل فرما اور میرے ساتھ ایسے ایسے کر (یعنی ایسے ایسے کی جگہ اپنی حاجت بیان کرے)"۔

محمدؐ رسول میرے جدِّ امجد ہیں یا تیرے

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی ابوالطیب احمد بن محمد ان ربطة قال: حدثنی خیر الکاتب قال: حدثنی شمیلة الکاتب وکان قد عمل اخبار سر من رأی قال: کان المتوکل یرکب الی الجامع ومعه عدد ممن یصلح للخطابة، وکان فیهم رجل من ولد العباس بن محمد فقلت بهریسته وکان المتوکل یحقره، فتقدم الیه ان یخطب یوما فخطب واحسن، فتقدم المتوکل یصلی فسابقه من قبل ان ینزل من المنبر، فجاء فجذب منطقته من ورائه وقال: یا امیر المؤمنین من خطب یصلی۔ فقال المتوکل: اردنا أن نخجله فأخجلنا، وکان احد الاسرار۔
فقال یوماً للمتوکل: ما یعمل احد بك اکثر مما تعمله بنفسك فی علی ابن محمد، فلا یبقی فی الدار الا من یخدمه، ولا یتبعونه بشیل ستر ولا فتح باب ولا شیء، وهذا اذا علمه الناس قالوا: لولم یعلم استحقاقه للأمر ما فعل به هذا، دعاه اذا دخل علیه یشیل الستر لنفسه ویمشی کما یمشی غیره فیمسه بعض الجفوة، فتقدم الا یخدم ولا یشال بین یدیه ستر، وکان المتوکل ما رأی احدا ممن یهتم بالخبر مثله۔ قال: فکتب صاحب الخبر الیه ان علی بن محمد دخل الدار فلم یخدم ولم یشل احد بین یدیه ستر فهب هواء رفع الستر له فدخل فقال: اعرفوا حین خروجه، فذکر صاحب الخبر ان هواء خالف ذلك الهواء شال الستر

له حتٰی خرج، فقال لیس نرید هواء یشیل الستر شیلوا الستر بین یدیه۔ وقال: ودخل یوما علی المتوکل فقال: یا ابا الحسن من اشعر الناس وکان قد سأل قبله ابن الجهم، فذکر شعراء الجاهلیة وشعراء الاسلام، فلما سأل الامامؑ قال: فلان ابن فلان العلوی۔ قال ابن الفحام: واحسبه الجمانی۔ قال حیث یقول:

لقد فاخرتنا من قریش عصابة
بمط خدود و امتداد اصابع
فلما تنازعنا القضاء قضی لنا
علیهم بما نهوی نداء الصوامع

قال: وما نداء الصوامع یا ابا الحسن؟ قال: اشهد ان لا اله الا اللّٰہ وان محمداً رسول اللّٰہ جدی أم جدك؟ فضحك المتوکل ثم قال: هو جدك لاندفعك عنه۔

(بحذف اسناد) شمیلہ کاتب جو سرمن رائے کی خبروں کے بارے میں عمل کرتا تھا اس نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: ایک دن متوکل جامع مسجد کی طرف سوار ہو کر جا رہا تھا اور اس کے ساتھ ایک جماعت تھی جو خطاب کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے اور اِس جماعت میں عباس بن محمد کی اولاد میں سے ایک مرد تھا، جس کا لقب بہریسہ تھا اور متوکل اُس کو حقیر قرار دیتا تھا۔ ایک دن متوکل نے اس کو آگے کر دیا تاکہ وہ خطبہ دے۔ پس اُس نے بہت احسن انداز میں خطبہ دیا۔ اُس کے خطبہ کے بعد متوکل آگے بڑھا تاکہ نماز ادا کروائے اور اس کے منبر سے اُترنے سے پہلے متوکل مصلی کی طرف بڑھا لیکن وہ جلدی سے منبر سے اُترا اور اس نے پیچھے سے متوکل کے کمر بند کو پکڑ لیا اور کہا: اے امیر المومنین! جو خطبہ دے گا نماز بھی وہی پڑھائے گا۔ متوکل نے کہا: (جبکہ اس کا چہرہ لوگوں کی طرف تھا) ''ہم اس کو شرمندہ کرنا چاہتے تھے لیکن اس نے اُلٹا ہمیں شرمندہ کر دیا ہے۔

یہ شخص شریر ترین لوگوں میں سے تھا۔ ایک دن اس نے متوکل سے کہا: اے متوکل! کوئی شخص اتنا تو اپنا خیال نہیں کرتا جتنا زیادہ آپ علیؑ بن محمد (یعنی امام دہمؑ) کے بارے میں خیال کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ تیرا سارا گھر اس کی خدمت کر رہا ہوتا ہے اور اُنہیں اتنی

زحمت نہیں دیتے کہ وہ خود دروازے کا پردہ اُٹھائیں یا دروازہ ہی خود کھولیں یا کوئی اور کام کریں۔ جب آپ کے اس سلوک کے بارے میں لوگوں کو معلوم ہوگا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اگر آپ لوگ اس (یعنی علی بن محمدؑ) کو امر خلافت کا حق دار نہیں سمجھتے تو پھر اس کے ساتھ اس طرح کیوں سلوک کرتے ہیں؟ لہٰذا ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ جب یہ کمرے میں داخل ہوا کریں تو خود پردہ اُٹھایا کریں اور جیسے دوسرے لوگ چلتے پھرتے ہیں ایسے ہی یہ چلیں پھریں۔ ان کو بعض ظالم لوگ ملیں گے۔ وہ ان کے سامنے جائیں گے جو ان کی خدمت نہ کریں اور ان کے سامنے سے دروازے کا پردہ بھی نہ اُٹھائیں گے، لیکن متوکل چونکہ آپ کی قدر اس لیے کرتا تھا کہ وہ آپ سے زیادہ کسی کو بھی حدیث کے بارے میں اتنا اہتمام کرنے والا نہیں جانتا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے: ایک دن متوکل کے جاسوس نے اس کو اطلاع دی کہ علی بن محمدؑ آپ کے پاس آ رہا ہے لہٰذا اس کی خدمت نہ کی جائے اور اس کی خاطر کوئی شخص بھی دروازے کا پردہ نہ اُٹھائے۔ جب آپؑ داخل ہونے لگے تو زوردار ہوا چلی اور اس نے امام کے سامنے سے دروازے کا پردہ اُٹھایا اور آپ اندر چلے گئے۔

راوی بیان کرتا ہے: جب امامؑ وہاں سے واپس جانے لگے تو مخالف سمت سے پھر ہوا چلی اور اس نے سامنے سے دروازے کا پردہ اُٹھایا اور آپؑ باہر تشریف لے گئے۔ اُس جاسوس نے اس بارے میں متوکل کو اطلاع دی تو متوکل نے کہا: ہم نہیں چاہتے کہ آپؑ کے سامنے سے ہوا پردہ اُٹھائے (تاکہ لوگوں کو آپؑ کے اعجاز کا علم ہو) لہٰذا آیندہ خود آپؑ کے سامنے سے دروازے کا پردہ اُٹھایا کرو۔

راوی بیان کرتا ہے: ایک دن امامؑ متوکل کے پاس آئے۔ متوکل نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! لوگوں میں سے بہترین شاعر کون ہے؟ یہ سوال وہ پہلے ابن جہم سے کرتا تھا۔ اس نے جاہلیت اور اسلام کے شعرا کا تذکرہ کیا لیکن جب یہ سوال امامؑ سے کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: وہ شاعر فلاں بن فلاں علوی ہے۔ ابن فحام نے کہا: میں گمان کرتا ہوں کہ وہ حمانی ہے اور اس نے یوں کہا ؎

لقد فاخرتنا من قریش عصابة
بمط خدود و امتداد اصابع

”تحقیق! قریش کے ایک گروہ نے ہم پر فخر کیا تکبر کی وجہ سے ہمیں
گالیاں دے کر اور ہماری طرف اُنگلیاں اُٹھا کر“۔

فلما تنازعنا القضاء قضی لنا
علیهم بما نهوی نداء الصوامع

"پس جب انھوں نے قضا ہمارے ساتھ جھگڑا کیا تو یقیناً ہمارے لیے اوران پر صوامع کی ندا ہے"۔

متوکل نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! صوامع کی ندا کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اس کی آواز یہ تھی: اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله بتاؤ کہ محمد رسولؐ اللہ میرے جدّ امجد ہیں یا تیرے جد امجد ہیں؟ متوکل مسکرایا اور پھر عرض کیا: وہ آپؑ ہی کے جد امجد ہیں ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

ابوطیب کا امامؑ کے روضہ کی زیارت کرنا

(وبالاسناد) قال ابومحمد الفحام: حدثنی أبو الطیب وکان لا یدخل المشهد ویزور من وراء الشباك فقال لی: جئت یوم عاشوراء نصف نهار ظهر والشمس تغلی والطریق خال من احد وانا فزع من الزعار ومن أهل البلد أتخفی الی ان بلغت الحائط الذی امضی منه الی الشباك، فمددت عینی فاذا برجل جالس علی الباب ظهره الی كأنه ینظر فی دفتر فقال لی: یا ابا الطیب، بصوت یشبه صوت حسین بن علی بن جعفر بن الرضا۔ فقلت: هذا حسین قد جاء یزور اخاه؟قلت: یاسیدی امهلنی ازور من الشباك واجیئك فأقضی حقك۔ قال: ولم لا تدخل یا ابا الطیب؟ فقلت له: الدار لها مالك لا ادخلها من غیره اذنه۔ فقال: یا ابا الطیب تكون مولانا رقاً وتوالینا حقاً ونمنعك تدخل الدار، ادخل یاابا الطیب۔ فقلت: امضی أسلم علیه ولا اقبل منه، فجئت الی الباب ولیس علیه احد فیشعرنی فبادرت الی عند البصری خادم الموضع، ففتح لی الباب ودخلت فكان یقول: الیس كنت لا تدخل الدار؟ فقال: أما انا فقد أذنوا لی بقیتم انتم۔

(بحذف اسناد) ابو محمد فحام نے ابو طیب سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں امامؑ کے روضہ پر جاتا تھا، لیکن میں روضۂ اطہر کے اندر داخل نہیں ہوتا تھا بلکہ جالی کے باہر سے ہی آپؑ کی زیارت کیا کرتا تھا۔ اس نے میرے سامنے بیان کیا ہے کہ میں عاشورہ کے دن دوپہر کے وقت جب کہ سورج چمک رہا تھا اور راستہ بالکل خالی تھا، کوئی بھی راستے میں نہیں تھا، میں پہرے داروں اور شہر والوں سے ڈرتا ہوا چھپ کر اُس دیوار کے قریب چلا گیا جو مجھے اُس جالی تک لے جاسکتی تھی۔ جب میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ کوئی شخص دروازے پر تشریف فرما ہے جس کی پشت میری طرف ہے۔ وہ گویا کسی رجسٹر کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اُس نے مجھے کہا: اے ابو طیب! یہ آواز مجھے حسین بن علی بن جعفر بن رضاؑ کی محسوس ہوئی۔ میں نے گمان کیا کہ شاید حسینؑ ہیں جو اپنے بھائی کی زیارت کرنے کے لیے آرہے ہیں۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! مجھے اجازت دیں کہ میں جالی کے ذریعہ زیارت کرلوں اور میں یہاں آیا ہوں تاکہ آپؑ کا حق ادا کرسکوں۔ انھوں نے فرمایا: اے ابو طیب! کیا وجہ ہے کہ تو روضہ میں داخل ہوکر زیارت نہیں کرتا؟ پس میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! اس گھر (یعنی روضہ) کا کوئی مالک ہے اور اُس مالک کی اجازت کے بغیر میں اِس گھر میں کیسے داخل ہوسکتا ہوں؟ آپؑ نے فرمایا: اے ابو طیب! تم ہمارے حقیقی غلام ہو اور ہم سے سچی محبت رکھتے ہو اور ہم تجھے بھلا کیسے داخل ہونے سے روکیں گے؟ اے ابو طیب! اندر آجاؤ میں نے کہا: چلو اور ان کو سلام کرو۔ میں دروازے کی طرف آیا۔ پس میں نے دیکھا کہ دروازے پر جس کو میں نے گمان کیا تھا وہ نہیں ہے۔ اچانک دیکھا کہ اسی مقام پر خادم موجود ہے۔ اُس نے میرے لیے دروازہ کھول دیا اور میں اندر چلا گیا۔ وہ خادم یہ کہہ رہا تھا: تو اندر داخل کیوں نہیں ہورہا تھا؟ انھوں نے مجھے اجازت دی ہوئی ہے صرف تم باقی رہ گئے تھے۔

یونس نقاش کا واقعہ

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی المنصوری عن عم ابیه وحدثنی عمی عن کافور الخادم بهذا الحدیث قال: کان فی الموضع مجاور الامام من أهل الصنائع صنوف من الناس، وکان الموضع کالقریة، وکان یونس

النقاش يغشى سيدنا الامام ويخدمه، فجاء ه يوماً يرعد، فقال له: ياسيدي اوصيك بأهلي خيراً۔ قال: وما الخبر؟ قال: عزمت على الرحيل۔ قال: ولم يايونس؟ وهو يتبسم عليه السلام

قال: قال يونس بن تفارحه الى بفص ليس له قيمة اقبلت انقشه فكسرته باثنين وموعده غداً وهو موسٰى بن تقسا اما الف سوط او القتل۔ قال: امض الى منزلك الى غد فرج، فماء يكون الا خيراً، فلما كان من الغد وافى بكرة يرعد فقال: قد جاء الرسول يلتمس الفص۔ قال: امض اليه فما ترى الا خيراً۔ قال: وما اقول له ياسيدى؟ قال: فتبسم وقال امض اليه واسمع ما يخبرك به فلن يكون الا خيرا۔ قال: فمضى وعاد يضحك۔ قال: قال لى ياسيدى الجوارى اختصموا فيمكنك ان تجعله فصين حتٰى نفسك۔ فقال سيدنا الامام: اللهم لك الحمد اذ جعلتنا ممن يحمدك حقا، فأيش قلت له؟ قال: قلت امهلنى حتٰى أتأمل أمره كيف اعمله۔ فقال: اصبت۔

(بحذف اسناد) ابو محمد فحام نے کہا ہے کہ منصوری نے اپنے والد کے چچا سے روایت نقل کی ہے، اُس نے بیان کیا ہے کہ یہ روایت مجھے خادم کافور نے بیان کی ہے۔ وہ کہتا ہے: امامؑ کے ہمسائے میں اہلِ حرفت کی ایک جماعت رہتی تھی اور وہ مقام گویا ایک گاؤں کی شکل پیش کرتا تھا اور وہاں پر یونس نقاش (نقش نگار کرنے والا) بھی زندگی بسر کرتا تھا اور وہ اکثر امامؑ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ امامؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا جبکہ کانپ رہا تھا اور اس نے خدمتِ امامؑ میں عرض کیا: اے میرے آقا ومولا! میں آپؑ کو اپنے اہل وعیال کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں سفر پر جانے کا ارادہ کر چکا ہوں۔ آپؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اے یونس! کیوں؟

اُس نے کہا: یونس بن تفارحہ نے کہا ہے کہ ایک نگینہ میرے پاس لایا گیا تاکہ میں اُس پر نقش کروں۔ میں نے اس پر نقش کرنا شروع کیا تو وہ دو حصوں میں ٹوٹ گیا ہے اور کل اُس کو

واپس کرنے کا وعدہ ہے۔ وہ موسیٰ بن عیسیٰ ہے (جو ظالم ہے) یا ہزار کوڑے مارے گا یا مجھے قتل کردے گا۔ آپؑ نے فرمایا: تم اپنے گھر جاؤ، کل تک اللہ آسانی پیدا کردے گا۔ جب کل کا دن آیا تو وہ شخص خدمتِ امامؑ میں حاضر ہوا اور وہ کانپ رہا تھا۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس اُس کا ایک غلام آیا ہے جو نگینہ طلب کر رہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: تم اس کی طرف جاؤ، خدا خیر کرے گا۔ اس نے عرض کیا: اے میرے آقا! اُس سے کیا کہوں گا؟ آپؑ مسکرائے اور فرمایا: اس کی طرف جاؤ اور سنو کہ وہ تجھے کیا کہتا ہے؟ وہ جو تو سنے گا وہ حتماً اچھا ہوگا۔ راوی کہتا ہے: وہ گیا اور کچھ دیر کے بعد مسکراتا ہوا واپس آیا اور اُس نے مجھے کہا: اے میرے سردار! میرے ہمسائے آپس میں لڑ پڑے ہیں۔ کیا تیرے لیے ممکن ہے کہ تو اُس نگینہ کو دو حصوں میں تقسیم کردے؟

ہمارے سردار و آقا نے فرمایا: اے میرے اللہ! تمام حمد تیرے لیے ہے، کیونکہ تو نے ہمیں ان میں سے قرار دیا ہے جو تیری حمد کا حق ادا کرتے ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: تو نے اس کو کیا جواب دیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں نے کہا ہے کہ آپ مجھے کچھ مہلت دیں تاکہ میں غور کرسکوں کہ اس کام کو میں نے کس طرح انجام دینا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: "درست کہا ہے"۔

واجبات کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی ابوالحسن المنصوری قال: حدثنی عم ابی قال: حدثنی الامام علی بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن موسٰی قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن الحسین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی قال: حدثنی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالبؑ قال: سمعت النبیﷺ وهو یقول: من أدی لله مکتوبة فله فی اثرها دعوة مستجابة۔

قال ابن الفحام: رأیت والله أمیر المؤمنینؑ فی النوم فسألته عن الخبر فقال: صحیح اذا فرغت من المکتوبة فقل وانت ساجد ﴿اللهم بحق من رواه وروی عنه صل علی

جماعتهم وافعل بی کیت وکیت﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت علی بن محمد النقی علیہ السلام نے روایت کی ہے۔ آپؑ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد محمد بن علی التقیؑ نے بیان کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: میرے والد علی بن موسیٰ الرضاؑ نے بیان کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: میرے والد موسیٰ بن جعفر الکاظمؑ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام علی زین العابدینؑ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حسین بن علیؑ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا ہے کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص خدا کی خاطر اپنے واجبات ادا کرے اور اُس کے بعد دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی''۔

ابن فحام نے نقل کیا ہے: خدا کی قسم، میں نے ایک رات خواب میں امیر المومنینؑ کو دیکھا تو میں نے آپؑ سے اِس روایت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں! یہ روایت درست ہے۔ جب تم واجب سے فارغ ہو تو سجدے میں جاؤ اور یوں دعا کرو:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مِنْ رَوَاهُ وَرُوِیَ عَنْهُ صَلِّ عَلٰی جَمَاعَتِهِمْ وَافْعَلْ بِیْ كَيْتَ وَكَيْتَ

''اے میرے اللہ! آپ کو اس ذات کا واسطہ جس نے اِس کو بیان کیا ہے اور اس کا جس نے اس سے روایت کیا ہے ان سب پر اپنا درود نازل فرما اور میرے ساتھ ایسے ایسے حکم فرما''۔

رسولؐ خدا کا اصحاب کو حکم

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی عمی عمرو بن یحییٰ الفحام قال: حدثنی ابوالحسن اسحاق بن عبدوس قال: حدثنی محمد بن بهار بن عمار التیمی قال: حدثنا عیسٰی بن مهران قال: حدثنا محول بن ابراهیم قال: حدثنا الفضل الزبیر عن ابی داود السبیعی عن عمر بن خصیب اخی بریدة بن خصیب قال: بینا انا واخی بریدة عند النبیؐ

اذ دخل ابوبکر فسلم علی رسول اللّٰہ فقال: انطلق فسلم علی امیرالمؤمنین فقال: یارسولؐ اللّٰہ ومن امیر المؤمنین فقال: یارسولؐ اللّٰہ ومن امیرالمؤمنین؟ قال: علی بن ابی طالب۔ قال: عن امر اللّٰہ وامر رسولہ؟ قال: نعم۔
ثم دخل عمر فسلم فقال: انطلق فسلم علی امیرالمؤمنین۔ فقال: یارسولؐ اللّٰہ ومن امیرالمؤمنین؟ قال: علی بن ابی طالب۔ قال: عن أمراللّٰہ وامر رسولہ؟ قال: نعم۔

(بحذف اسناد) عمر بن خصیب نے اپنے بھائی بریدہ بن خصیب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں اور میرا بھائی بریدہ دونوں نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے کہ حضرت ابوبکر رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے نبی اکرمؐ کو سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکر! جاؤ اور امیرالمومنین کو سلام کرو۔ اُس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! امیرالمومنین کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا اس کے بارے میں خدا اور رسولؐ خدا کا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ”ہاں!“

پھر حضرت عمر حاضر خدمت ہوئے۔ انھوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا: اے عمر! جاؤ اور امیرالمومنین کو سلام کرو۔ اُس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! امیرالمومنین کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: وہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ حضرت عمر نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا اس کے بارے میں خدا اور رسولؐ خدا کا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں!

علیؑ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے

(وبالاسناد) ابومحمد بن الفحام قال: حدثنی عمی قال: حدثنی اسحاق بن عبدوس قال: حدثنی محمد بن بھار بن عمار قال: حدثنا زکریا ابن یحیٰی عن جابر عن اسحاق بن عبداللّٰہ بن الحارث عن ابیہ عن امیرالمؤمنین صلوات اللّٰہ علیہ قال: اتیت النبیؐ وعندہ ابوبکر وعمر، فجلست بینہ وبین عائشۃ فقالت لی عائشۃ: ما وجدت الا فخذی او فخذ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فقال: مہ یاعائشہ لا تؤذینی فی علی

فانه اخی فی الدنیا واخی فی الآخرة ، وهو امیرالمؤمنین یجعله اللّٰه یوم القیامة علی الصراط، فیدخل اولیاء ه الجنة واعداء ه النار۔

(بحذف اسناد) امیرالمومنین (بحذف اسناد) علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپؐ کے پاس ابوبکر اور عمر بھی موجود تھے۔ میں رسولؐ خدا اور بی بی عائشہ کے درمیان بیٹھ گیا۔ بی بی عائشہ نے کہا: آپ ہمیشہ میرے اور رسولؐ خدا کے درمیان تشریف رکھتے ہیں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے عائشہ! خاموش ہو جاؤ۔ علیؑ کے بارے میں مجھے اذیت نہ دیا کرو، کیونکہ یہ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے اور یہ امیر المومنین ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن پل صراط پر کھڑا کرے گا وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں۔

اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علیؑ سے فرمائے گا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام ۔ وفی هذا المعنی حدثنی ابوالطیب محمد بن الفرحان الدوری ۔ قال: حدثنا محمد بن علی بن فرات الدهان قال: حدثنا سفیان بن وکیع عن ابیه عن اعمس عن ابن المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : یقول اللّٰه تعالٰی یوم القیامة لی ولعلی بن ابی طالب: ادخلا الجنة من احبکما وادخلا النار من ابغضکما، وذٰلك قوله تعالٰی: ﴿القیا فی جهنم کل کفار عنید﴾۔

(بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ نے روایت کو نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: رسولؐ خدا نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے فرمائے گا:

”جو شخص آپؐ دونوں سے محبت کرنے والا ہے اُسے جنت میں داخل کرو اور جو شخص آپ دونوں سے دشمنی و بغض رکھتا ہے اس کو جہنم میں داخل کرو اور یہی مطلب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بیان کر رہا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ (سورۂ قٓ، آیت ۲۴)

''وہ دونوں ہر کافر (جو حق کی مخالفت کرنے والا ہے) اس کو جہنم میں ڈال دیں گے''۔

ولایتِ علیؑ کے بغیر پُلِ صراط عبور نہیں ہوگا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنا ابوالفضل محمد بن هاشم الهاشمی صاحب الصلاة بسر من رأى قال: حدثنا ابوهاشم بن القاسم قال: حدثنا محمد بن زكريا بن عبدالله الجوهری البصری عن عبدالله بن المثنى عن ثمامة بن عبدالله بن أنس بن مالك عن ابيه عن جده عن النبیﷺ قال: اذا كان يوم القيامة ونصب الصراط على جهنم لم يجز عليه الا من معه جواز فيه ولاية على بن ابى طالبؑ، وذلك قوله تعالى: ﴿وقفوهم انهم مسؤلون﴾ يعنى عن ولاية على بن ابى طالب۔

(بحذفِ اسناد) جناب انس بن مالک نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا جہنم پر ایک پُلِ صراط نصب کیا جائے گا۔ کوئی بھی اُس پُل سے نہیں گزر سکے گا مگر وہ جس کے پاس علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا پروانہ ہوگا اور اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْؤُلُوْنَ (سورۂ صافات، آیت ۲۴)

''اور ان کو روکو تحقیق اُن سے سوال کیا جائے گا'' (یعنی ان سے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں سوال کیا جائے گا)۔

رسولؐ خدا کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنی الحسن بن على المتوكل قال: حدثنا عفان بن مسلم قال: حدثنا حماد بن سلمة عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابن عمر قال: سألنی عمر بن الخطاب فقال لی: يابنی من اخير الناس بعد رسولؐ الله قال: قلت من احل له ما حرم الله على الناس وحرم عليه ما

احل للناس؟ فقال: واللّٰہ لقد قلت فصدقت، حرم علی علی بن ابی طالب الصدقة واحلت للناس، وحرم علیهم أن یدخلوا المسجد وهم جنب وأحله له، وغلقت الأبواب وسدت ولم یغلق لعلی باب ولم یسد۔

(بحذفِ اسناد) ابنِ عمر نے روایت کی ہے۔ آپ نے بیان کیا ہے: ایک دن میرے بابا عمر بن خطاب نے مجھ سے سوال کیا۔ اے میرے بیٹے! رسولؐ خدا کے بعد سب سے زیادہ بہتر کون ہے؟ ابن عمر کہتا ہے کہ میں نے بابا کی خدمت میں عرض کیا: بابا جان! وہ شخص رسولؐ خدا کے بعد سب سے بہتر ہے جس کے نزدیک وہ چیز حرام ہے جو دوسروں کے لیے حلال ہے اور جو دوسروں کے لیے حرام ہے وہ اس کے لیے حلال ہے۔

میرے بابا عمر نے مجھے فرمایا: خدا کی قسم، تو نے سچ کہا ہے۔ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام پر صدقہ حرام ہے جبکہ دوسرے لوگوں پر حلال ہے اور دوسرے لوگوں پر مسجد میں حالتِ جنابت میں داخل ہونا حرام ہے جبکہ علیؑ پر حلال ہے۔ تمام لوگوں کے دروازے جو مسجد کی جانب تھے، وہ سب بند کر دیئے گئے اور ان کو مسجد میں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا اور علیؑ کا دروازہ بند نہ کیا گیا اور ان کو مسجد میں داخل ہونے سے منع بھی نہیں کیا گیا۔

حضرت سیّدہ فاطمہؑ کے پاس ایک کتاب تھی

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی عمی قال: حدثنی ابوالعباس احمد بن عبداللّٰہ بن علی الرأس قال: حدثنا ابو عبداللّٰہ عبدالرحمٰن ابن عبداللّٰہ العمری قال: حدثنا ابوسلمة یحییٰ بن المغیرة قال: حدثنی اخی محمد بن المغیرة عن محمد بن سنان عن سیدنا ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیهما السلام قال: قال ابی لجابر بن عبداللّٰہ لی الیك حاجة ارید اخلو بك فیها، فلما خلا به فی بعض الایام قال له: أخبرنی عن اللوح الذی رأیته فی ید أمی فاطمة علیها السلام۔ قال جابر: اشهد باللّٰہ لقد دخلت علی فاطمة بنتِ رسولؐ اللّٰہ لاهنیها بولدها الحسین علیہ السلام،

فاذا بیدها لوح اخضر من زبرجد خضراء فیه کتاب انور من الشمس وأطیب من رائحة المسك الأذفر، فقلت: ما هذا یابنت رسول اللّٰه؟ فقالت: هذا لوح اهداه اللّٰه عزوجل الی ابی فیه اسم ابی واسم بعلی واسم الاوصیاء بعده من ولدی، فسألتها ان تدفعها الی لأنسخه ففعلت، فقال له: فهل لك ان تتعارضنی به؟ قال: نعم۔ فمضی جابر الی منزله وأتی بصحیفة من کاغد فقال له: انظر فی صحیفتك حتّٰی اقرأها علیك، وکان فی صحیفته مکتوب:

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

هذا کتاب من اللّٰه العزیز العلیم انزله الروح الأمین علی محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یامحمد عظم اسمائی، واشکر نعمائی، ولا تجحد آلائی، ولا ترج سوائی، ولا تخش غیری، فانه من یرجو سوای ویخشی غیری اعذبه عذاباً لا اعذبه احدا من العالمین۔

یامحمد انی اصطفیتك علی الانبیاء، وفضلت وصیك علی الأوصیاء، وجعلت الحسن عیبة علمی من بعد انقضاء مدة أبیه، والحسین خیر أولاد الأولین والاخرین فیه تثبت الامامة ومنه تعقب علی زین العابدین، ومحمد الباقر لعلمی والداعی الی سبیل علی منهاج الحق، وجعفر الصادق فی العقل والعمل ثبت من بعده فتنة صماء، فالویل کل الویل لمکذب بعبدی وخیرتی من خلقی موسٰی، وعلی الرضا یقتله عفریت کافر یدفن بالمدینة التی بناها العبد الصالح الی جنب شر خلق اللّٰه، ومحمد الهادی الی سبیلی الذاب عن حریمی والقیم فی رعیته حسن الاعز، یخرج منه ذو الاسمین علی، والخلف محمد یخرج فی آخر الزمان علی رأسه غمامة بیضاء تظله من الشمس، ینادی بلسان فصیح یسمعه الثقلین والخافقین، وهو

المهدی من آل محمد یملأ الارض عدلا کما ملئت جوراً۔

(بحذفِ اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے بیان فرمایا ہے کہ میرے والدِ محترم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا: اے جابر! میں تنہائی میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں، ایک دن دونوں میں تنہائی میں بات ہوئی۔ آپؑ نے فرمایا: اے جابر! وہ تختی جو آپ نے میری دادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسولؐ خدا کے ہاتھوں میں دیکھی تھی، اس کے بارے میں بیان فرمائیں۔ جناب جابر نے عرض کیا: میں خدا کو گواہ قرار دے کر کہتا ہوں کہ میں حضرت فاطمہؑ بنتِ رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تا کہ آپؑ کو آپؑ کے بیٹے امام حسین علیہ السلام کی ولادت پر مبارک باد پیش کروں۔ میں نے دیکھا کہ آپؑ کے ہاتھوں میں ایک تختی ہے جو سبز زبرجد سے بھی زیادہ سبز ہے اور اس میں ایک کتاب ہے جو سورج سے زیادہ چمکدار ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ ہے۔ میں نے عرض کیا: اے بنتِ رسولؐ خدا یہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وہ لوح ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے والد رسولؐ خدا کو ہدیہ فرمائی ہے۔ اس میں میرے بابا رسولؐ خدا کا نام، میرے شوہر نامدار علی ابن ابی طالبؑ کا نام اور ان کے بعد میری اولاد میں سے جو اوصیا ہوں گے ان کے نام درج ہیں۔

میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: یہ مجھے عطا فرمائیں تا کہ میں اس کا ایک نسخہ اپنے لیے بنالوں۔

بی بی پاکؑ نے وہ تختی مجھے عطا فرمائی اور مَیں نے اُس کا ایک نسخہ اپنے لیے بنایا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا: اے جابر! کیا آپ کے لیے ممکن ہے کہ وہ نسخہ مجھے دکھائیں؟ انھوں نے عرض کیا: "ہاں!" جناب جابر اپنے گھر گئے اور وہاں سے ایک کاغذ کا صحیفہ لے کر آئے۔ آپؑ نے فرمایا: وہ صحیفہ مجھے دیں تا کہ میں آپ کے لیے اس کو پڑھوں اُس صحیفہ میں یہ درج تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو عزیز اور علیم ہے جس کو روح الامین حضرت محمدؐ جو کہ خاتم الانبیاء والمرسل ہیں، پر لے کر اُترے۔

اے محمدؐ! میرے اسما کو عظیم قرار دو، میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرو، میری

وحدانیت کا انکار نہ کرو، میرے علاوہ کسی دوسرے سے اُمید نہ رکھو اور میرے علاوہ غیر سے نہ ڈرو کیونکہ جو میرے سوا غیر سے امید رکھے گا اور میرے علاوہ کسی اور سے ڈرے گا اس کو اِس قدر سخت عذاب دوں گا کہ اس کی مثل عالمین میں کسی کو عذاب نہیں دوں گا''۔

اے محمدؐ! تمام انبیا میں سے آپؐ کو چُن لیا ہے اور تمام اوصیا میں سے آپؐ کے وصی کو فضیلت دی ہے اور حسنؑ کو ان کے باپ کے بعد اپنے علم کا خزانہ قرار دیا ہے اور تمام اولین و آخرین کی اولاد میں حسینؑ کو سب سے بہتر قرار دیا ہے اور امامت کو اس کی نسل میں قرار دیا ہے اور اس کی نسل میں سے اُس کے بعد علی زین العابدینؑ کو قرار دیا ہے۔

محمدؑ میرے علم کو کھولنے اور نشر کرنے والا ہوگا۔ جو میری راہ کی طرف بلانے والا اور حق کی راہ کو قائم کرنے والا ہوگا اور اس کے بعد جعفرؑ جو قول و فعل میں صادق ہے اور ان کے بعد ایک فتنہ ظاہر ہوگا۔ بربادی اور تمام قسم کی بربادی اس شخص کے لیے ہوگی جو میرے بندے موسیٰؑ (امام موسیٰ کاظمؑ جو میری تمام مخلوق سے بہتر و افضل ہے) کو جھٹلائے گا، اور ان کے بعد علی الرضا علیہ السلام ہوں گے جن کو ایک مکار کافر قتل کرے گا اور وہ اس کو اُس شہر میں جس شہر کی بنیاد ایک نیک بندے نے رکھی ہوگی، اللہ کی مخلوق میں سے بدبخت ترین شخص کے پہلو میں دفن کیا جائے گا اور ان کے بعد محمدؑ جو کہ میرے راستہ کی طرف ہدایت کرنے والا اور میری عزت کا دفاع کرنے والا ہوگا اور اپنی رعایا میں احسن انداز میں قیام کرے گا اور اُس کی نسل سے دو اسموں والا نکلے گا جو کہ علیؑ ہوگا اور ان کا خلف محمدؑ ہوگا جو آخری زمانے میں ظہور فرمائے گا اور ان کے سر پر ایک سفید بادل سایہ کرتا ہوگا جو اِن کو سورج کی روشنی سے محفوظ رکھے گا اور وہ فصیح زبان میں آواز دے گا جس کو دونوں ثقلین اور مشرق و مغرب والے سنیں گے۔ وہ مہدیؑ ہوگا

جو آلِ محمدؐ سے ہوگا اور زمین کو عدل و انصاف سے ایسے پُر کرے گا جیسے وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی۔

اے میرے سردار! مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیں

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنی ابوالحسن محمد بن احمد الهاشمی المنصوری بسر من رأی قال: حدثنا ابوالسری سهل بن یعقوب بن اسحاق مؤذن المسجد المعلن نصف سیف بسر من رأی سنة ثمان وتسعین ومائتین قال: حدثنا الحسن بن عبدالله بن مطهر عن محمد بن سلیمان الدیلمی عن ابیه قال: جاء رجل الی سیدنا الصادق علیه السلام فقال له: یاسیدی أشکو الیك دیناً رکبنی وسلطانا غشمنی، وارید۔ ان تعلمنی دعاء أغتنم به غنیمة اقضی بها دینی واکفی بهٖ ظلم سلطانی۔ فقال: اذا جنك اللیل فصل رکعتین اقرأ فی الأولی منهما الحمد وآیة الکرسی، وفی الرکعة الثانیة الحمد وآخر الحشر ﴿لو انزلنا هذا القرآن علی جبل﴾ الی خاتمة السورة، ثم خذ المصحف فدعه علی رأسك وقل ﴿بهذا القرآن وبحق من أرسله وبحق کل مؤمن فیه وبحقك علیهم فلا احد اعرف بحقك منك بك یاالله﴾ عشر مرات، ثم تقول ﴿یامحمد﴾ عشر مرات ﴿یاعلی﴾ عشر مرات ﴿یافاطمة﴾ عشر مرات ﴿یاحسن﴾ عشر مرات ﴿یاحسین﴾ عشر مرات ﴿یاعلی بن الحسین﴾ عشر مرات ﴿یامحمد بن علی﴾ عشر مرات ﴿یاجعفر بن محمد﴾ عشر مرات ﴿یاموسٰی بن جعفر﴾ عشر مرات ﴿یاعلی بن موسٰی﴾ عشر مرات ﴿یامحمد بن علی﴾ عشر مرات ﴿یاعلی بن محمد﴾ عشر مرات ﴿یاحسن بن علی﴾ عشر مرات ﴿یا الحجة﴾ عشر مرات۔ ثم تسأل الله تعالٰی حاجتك۔ قال: فمضی الرجل وعاد الیه بعد مدة قد قضی دینه وصلح له سلطانه وعظم یساره۔

(بحذف اسناد) محمد بن سلیمان الدیلمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہمارے سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے امام کی خدمت میں عرض کیا: اے میرے سردار! میں آپ کی خدمت میں قرض کی، جو میری گردن پر ہے اور اس حاکم کی جو مجھ پر ظلم کرتا ہے، کی شکایت کرنے آیا ہوں۔ میں چاہتا ہوں آپ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں جو میرے لیے فائدہ مند ہو اس کے ذریعے میرا قرض ادا ہو جائے اور مجھے اس ظالم حاکم سے نجات مل جائے۔

آپ نے فرمایا: جب رات ہو جائے دو رکعت نماز ادا کرو جس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرو اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ حشر کو لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ سے لے کر آخر تک پڑھو۔ اس کے بعد قرآن پاک کو پکڑو اور اس کو اپنے سر پر رکھو اور پھر یوں کہو:

بِهٰذَا الْقُرْآنِ وَ بِحَقِّ مَنْ اَرْسَلَهٗ وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ فِيْهِ وَبِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فَلَا اَحَدٌ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ بِكَ يَا اَللّٰهُ

اس کو دس مرتبہ زبان سے ادا کرو۔ پھر تم یا محمدؐ دس مرتبہ کہو، پھر یا علیؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا فاطمہؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا حسنؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا حسینؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا علی بن الحسینؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا محمد بن علیؑ دس مرتبہ، پھر یا جعفر بن محمدؑ دس مرتبہ، پھر یا موسیٰ بن جعفرؑ دس مرتبہ، پھر یا علی بن موسیٰؑ دس مرتبہ، پھر یا محمد بن علیؑ دس مرتبہ، پھر یا علی بن محمدؑ دس مرتبہ، پھر یا حسن بن علیؑ دس مرتبہ، پھر یا حجۃ دس مرتبہ کہو اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرو۔

راوی بیان کرتا ہے: وہ بندہ چلا گیا، پھر کچھ مدت کے بعد واپس آیا تو اس کا قرضہ ختم ہو چکا تھا اور حاکم کے ساتھ بھی اس کے تعلقات اچھے ہو چکے تھے اور وہ بہت مال دار ہو چکا تھا۔

استخارہ کی دعا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم ابی موسٰی بن عیسٰی بن احمد قال: حدثنی الامام علی بن محمد قال: حدثنی ابی عن ابیه علی

بن موسٰی قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: قال الصادق علیہ السلام قال: کان استخارة الباقر علیہ السلام ﴿اللهم ان خیرتك تنیل الرغائب وتجزل المواهب وتغنم المطالب وتطیب المکاسب وتهدی الی اجمل العواقب وتقی محذور النوائب اللهم یامالك الملوك استخیرك فیما عزم رأیی علیه وقادنی یامولای الیه فسهل من ذٰلك ما تأخر ویسر منه ما تعسر واکفنی فی استخارتی المهم وارفع عنی کل ملم واجعل عاقبة امری غنما ومحذوره سلما وبعده قربا وجدبه خصبا اعطنی یارب لواء الظفر فیما استخرتك فیه وفور الانعام فیما دعوتك له ومنّ علی بالافضال فیما رجوتك فانك تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب ﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے استخارہ کی دعا یہ تھی:

اللهم ان خیرتك تنیل الرغائب وتجزل المواهب وتغنم المطالب وتطیب المکاسب وتهدی الی اجمل العواقب وتقی محذور النوائب اللهم یامالك الملوك استخیرك فیما عزم رأیی علیه وقادنی یامولای الیه فسهل من ذٰلك ما تأخر ویسر منه ما تعسر واکفنی فی استخارتی المهم وارفع عنی کل ملم واجعل عاقبة امری غنما ومحذوره سلما وبعده قربا وجدبه خصبا اعطنی یارب لواء الظفر فیما استخرتك فیه وفور الانعام فیما دعوتك له ومنّ علی بالافضال فیما رجوتك فانك تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب۔

"اے میرے معبود! تیری پسند وہ ہے جس کام کے لیے میں نے تجھ سے خیر طلب کی تو آرزوؤں تک پہنچاتا ہے، بڑی بڑی عطائیں کرتا ہے اور مطالب میں فائدہ دیتا ہے اور کاروبار میں برکت عطا کرتا ہے۔ بہترین

راستے پر چلاتا ہے اور قابل تعریف انجام تک پہنچاتا ہے اور پُرخطر مصیبتوں سے بچاتا ہے۔

اے میرے معبُود! میں تجھ سے خیر کا طالب ہوں اس کام کے لیے، جس کا میں نے ارادہ کیا ہے اور میری عقل مجھے اس تک لے گئی ہے۔

اے میرے معبُود! اس میں جو مشکل ہے اس کو آسان فرما دے اور جو دشوار ہے اس کو آسان کر دے۔ سخت کام میں میری مدد فرما اور بُرے انجام سے محفوظ فرما اور اس کے نتائج کو بہتر قرار دے اور خطرے میں سلامتی دے۔ دور کو نزدیک اور تنگی کو آسان کر دے۔

اے میرے معبُود! میری دعا قبول کر اور میری خواہش پوری کر میری حاجت برلا اور اس کام کی تکلیف مجھ سے دور کر اور اس کی بُرائیوں کو دُور فرما۔

اے میرے معبُود! اس میں مجھے کامیابی کا جھنڈا عطا فرما، وہ بھلائی دے جو تجھ سے میں نے چاہی اور جو میں نے دعا کی ہے اس میں زیادہ حصّہ دے وہ فائدہ عطا فرما جن کی میں نے تجھ سے آرزو کی ہے۔ اس مقصد میں مجھے کامیابی عطا فرما، کیونکہ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو سب سے زیادہ غائب جاننے والا ہے"۔

تم پر تقیہ واجب ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادق عليه السلام: عليكم بالتقية فانه ليس منا من لم يجعلها شعاره ودثاره مع من يأمنه ليكون سجيته مع من يحذره۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم پر تقیہ واجب ہے جو شخص تقیہ کو اپنا شعار اور اوڑھنا نہیں قرار دیتا، اس شخص کے سامنے جس سے وہ امن میں ہے، تاکہ تقیہ اس کی عادت بن جائے اور اس سے بھی تقیہ کرے جس سے اس کو خوف ہو تو وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال رسولؐ الله: یاعلی ان الله عزوجل قد غفر لك ولشیعتك ومحبی شیعتك، فابشر فانك الانزع البطین ومنزوع من الشرك البطین من العلم۔

(بحذف اسناد) رسولؐ خدا سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اور آپؑ کے شیعوں کو اور آپؑ کے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے میں آپؑ کو اس کی بشارت دیتا ہوں۔ آپؑ بطن کو زیادہ خالی رکھنے والے ہیں اور آپؑ کو شرک سے دور کر دیا گیا ہے اور آپؑ کو علم سے پُر کیا گیا ہے۔

حضرت فاطمہؑ کو فاطمہؑ کیوں کہا گیا ہے؟

(وبالاسناد) قال: قال رسول الله: انما سمیت ابنتی فاطمة لأن الله عزوجل فطمها وفطم من احبها من النار۔

(بحذف اسناد) رسولؐ خدا سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہؑ اس لیے رکھا گیا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کو اور اس سے محبت کرنے والوں کو جہنم سے نجات دے دی ہے۔

رات کی نماز دن کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال الصادق علیہ السلام فی قوله تعالیٰ: ﴿ان الحسنات یذهبن السیئات﴾ قال: صلاة اللیل تذهب بذنوب النهار۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (سورۂ ہود، آیت ۱۱۴)

''تحقیق نیکیاں بدیوں کو ختم کر دیتی ہیں''۔

کی تفسیر کے ذیل میں ارشاد فرمایا: ''رات کی نماز دن کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے''۔

صبر جمیل کیا ہے؟

(وبالاسناد) فی قوله عزوجل فی قول یعقوب ﴿فصبر جمیل﴾ قال: بلاشکوی۔

(بحذف اسناد) اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے ضمن میں جو صبر جمیل فرمایا ہے، اس سے مراد وہ صبر ہے جس میں شکوہ نہ ہو۔

رجس سے مراد شطرنج ہے

(وباسناده) فی قوله: ﴿اجتنبوا الرجس من الأوثان واجتنبوا قول الزور﴾ قال: الرجس الشطرنج، وقول الزور: الغناء۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (سورۂ حج، آیت ۳۰)

''یعنی بتوں کی رجس سے بچو اور قولِ زور سے بچو کی تفسیر کے ذیل میں آپؑ نے ارشاد فرمایا: رجس سے شطرنج مراد ہے اور قولِ زور سے غناء مراد ہے''۔

مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے

(وباسناده) قال: قال الباقر علیہ السلام: اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور اللّٰه، ثم تلاهذه الآیة ﴿ان فی ذٰلك لآیات للمتوسمین﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: مومن کی فراست سے بچو، کیونکہ مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ (سورۂ حجر، آیت ۷۵)

''اس میں صاحبانِ فراست کے لیے نشانیاں ہیں''۔

امام کے بعد امام مراد ہے

(وباسناده) قال: قال الصادق علیہ السلام ﴿ولقد وصلنا لهم القول﴾ قال: امام بعد امام ، وفي قوله ﴿ تتجافى جنوبهم عن المضاجع﴾ قال: كانوا لا ينامون حتىٰ يصلوا العتمة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

وَ لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ (سورۂ قصص، آیت ۵۱)

''تحقیق ہم نے ان کے قول کو ملا کر رکھا''۔

کی تفسیر کے ذیل میں آپؑ نے ارشاد فرمایا: یعنی امام کے بعد دوسرا امام مراد ہے اور پھر آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (سورۂ السجدہ، آیت ۱۶)

''رات کے وقت ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے''۔

اس فرمان کی تفسیر کے ذیل میں آپؑ نے فرمایا: وہ راتوں کو نہیں سوتے تھے، حتیٰ کہ رات کا پہلا پہر گزر چکا ہوتا تھا (یعنی وہ آدھی رات کے بعد بیدار ہو جاتے تھے)۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپؑ کو ایک نور سے خلق فرمایا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثني المنصوري قال: حدثني عم ابي ابوموسىٰ بن احمد بن عيسىٰ المنصوري قال: حدثني الامام على ابن محمد قال: حدثني ابي محمد بن على قال: حدثني ابي على بن موسىٰ الرضا قال: حدثني ابي موسىٰ بن جعفر قال: حدثني ابي جعفر بن محمد قال: حدثني ابي محمد بن على قال: حدثني ابي على بن الحسين قال: حدثني ابي الحسين بن على قال: حدثني امير المؤمنين على بن ابي طالب علیہ السلام قال: قال لي النبيؐ: ياعلى خلقني الله تعالىٰ وانت من نور الله حين خلق آدم، وافرغ ذٰلك النور في صلبه فافضى بها الىٰ عبدالمطلب، ثم افترقا من عبدالمطلب انا في عبدالله

وأنت فی ابی طالب، لا تصلح النبوة الالی ولا تصلح الوصیة الالك، فمن جحد وصیك جحد نبوتی ومن جحد نبوتی اکبه الله علی منخریه فی النار۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد النقی علیہ السلام نے اپنے والد حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد حضرت امام علی الرضا علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد امام علی زین العابدین علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد حضرت امام حسین علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرمؐ نے فرمایا:

اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپؑ کو آدمؑ کی خلقت سے پہلے ایک نور سے خلق فرمایا اور پھر اس نور کو آدمؑ کی پشت میں رکھ دیا جو چلتا چلتا عبدالمطلب کی پشت تک آیا۔ پھر وہاں سے میرے اور آپ میں جدائی ہوگئی۔ میں حضرت عبداللہؑ کی پشت میں آ گیا اور آپؑ حضرت ابوطالبؑ کی پشت میں۔ میرے لیے نبوت کو قرار دیا گیا اور آپؑ کے لیے وصایت و امامت کو پس جو شخص تیری وصایت و امامت کا انکار کرے گا، اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور جو میری نبوت کا منکر ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

قَابَ قَوْسَین کے وقت وحی

(وبالاسناد) قال: قال رسول اللهﷺ: لما اسری بی الی السماء کنت من ربی قاب قوسین أو ادنیٰ، فأوحی الی ربی ما اوحی ثم قال: یامحمد اقرأ علی بن ابی طالب امیر المؤمنین، فما سمیت بهذا احدا قبله ولا اسمی بهذا أحداً بعده۔

(بحذف اسناد) رسولؐ خدا سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھے آسمانوں کی سیر کرائی اور میں اپنے رب کے قاب قوسین یا اس سے بھی کم فاصلہ

پر تھا، میرے پروردگار نے میری طرف وحی فرمائی اور وہ وحی جو بھی تھی پھر فرمایا:

''اے محمدؐ! علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کو امیر المومنین کے نام سے پکارو اور مَیں نے یہ نام اس کے علاوہ کسی کا قرار نہیں دیا، نہ ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کسی کو یہ نام قرار دوں گا''۔

علیؑ کے محب پر جہنم حرام ہے

(وبالاسناد) عن جابر قال: سمعت ابن مسعود يقول: قال النبیؐ حرم على النار من آمن بی واحب علياً وتولاه، ولعن الله من ماری عليا وناوأه، علی منی كجلدة ما بين العينين والحاجب۔

(بحذفِ اسناد) جناب جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں نے ابن مسعودؓ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایمان رکھے اور علیؑ سے محبت کرے اور اس کی ولایت کا بھی قائل ہو، اس پر جہنم حرام ہے۔ خدا لعنت کرے اس پر جو علیؑ کا منکر اور ان کا دشمن ہے۔ علیؑ میرے لیے ایسے ہے جیسے میری آنکھوں اور میری پلکوں کے درمیان والی جلد ہے۔

علیؑ کا محب حضرت خلیلؑ اللہ کا ہمسایہ ہوگا

(وبالاسناد) عن جابر بن عبدالله الانصاری قال: سمعت النبیؐ يقول: من أحب ان يجاور الخليل فی داره ويأمن حرد ناره فليتول علی بن أبی طالب۔

(بحذفِ اسناد) جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے آپؓ فرماتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ جنت میں حضرت خلیلؑ اللہ کے گھر کا ہمسایہ ہو اور جہنم کی آگ سے محفوظ رہے تو اس کو چاہیے کہ وہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے محبت کرے اور اس کی ولایت کا اقرار کرے۔

اپنے دشمنوں کی کمر پرہیزگاری سے توڑ دو

(وبالاسناد) قال: دخل سماعة بن مهران علی الصادق عليه السلام فقال له: ياسماعة من شر الناس؟ قال: نحن

یابن رسولؐ اللّٰہ۔ قال: فغضب حتٰی احمرت وجنتاہ ثم استوی جالساً وکان متکئا فقال: یاسماعة من شر الناس؟ فقلت: واللّٰہ ما کذبتك یابن رسول اللّٰہ نحن شر الناس عندالناس لأنھم سمونا کفاراً ورفضة، فنظر الی ثم قال: کیف بکم اذا سیق بکم الی الجنة وسیق بھم الی النار فینظرون الیکم فیقولون: ﴿ ما لنا لا نری رجالا کنا نعدھم من الاشرار﴾ یاسماعة بن مھران انه واللّٰہ من اساء منکم اساء ة مشینا الی اللّٰہ یوم القیامة بأقدامنا فنشفع فیه فنشفع، واللّٰہ لا یدخل النار منکم عشرة رجال، واللّٰہ لا یدخل النار منکم خمسة رجال، واللّٰہ لا یدخل النار منکم ثلاثة رجال، واللّٰہ لا یدخل النار منکم رجل واحد، فنافسوا فی الدرجات واکمدوا عدوکم بالورع۔

(بحذفِ اسناد) جناب منصوری نے روایت بیان کی ہے۔ سماعہ بن مہران حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا: اے سماعہ! لوگوں میں سے بُرے لوگ کون ہیں؟ اُس نے جواب میں عرض کیا: اے رسولؐ خدا کے فرزند! وہ ہم ہیں۔

راوی بیان کرتا ہے: آپؑ غضبناک ہوئے اور غصّے کی وجہ سے آپؑ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے۔ آپؑ ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے کہ آپؑ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور پھر آپؑ نے سوال کیا: اے سماعہ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ بُرے لوگ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم، اے فرزندِ رسولؐ! میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ لوگوں کے نزدیک سب سے بُرے لوگ ہم ہی شمار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ہمیں کافر اور رافضی کے نام سے پکارتے ہیں۔ آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا:

اُس وقت تمھاری کیا حالت ہو گی، جب تمھیں جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور ان کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ وہ لوگ اس پر تمھاری طرف دیکھیں گے اور ایک دوسرے سے کہہ رہے ہوں گے، کیا ہو گیا ہے ہمیں کہ ہم جنت میں جانے والوں میں سے ان لوگوں کو دیکھ رہے ہیں، جن کو ہم دنیا میں سب سے بُرے لوگ شمار کرتے تھے۔

اے سماعہ بن مہران! خدا کی قسم، تم میں سے جو شخص بُرائی کرتا ہے قیامت کے دن ہم

اپنے قدموں پر چل کر بارگاہ خدا میں حاضر ہو کر اُس کی شفاعت کریں گے اور ہماری شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔ خدا کی قسم، تم میں سے دس فرد بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم، تم میں سے پانچ شخص بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ پھر فرمایا: تم میں سے تین شخص بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم، تم میں سے ایک شخص بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ تم جنت میں ایک دوسرے پر درجات میں سبقت حاصل کرو گے اور اپنے دشمنوں کی کمر اپنی پرہیزگاری کی وجہ سے توڑ دو گے۔

جو خدا کی اطاعت کرے گا، وہ ہمارا دوست ہے

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنی عمی قال: حدثنی محمد بن جعفر قال: حدثنا محمد بن المثنی عن ابیه عن عثمان بن زید عن جابر بن یزید الجعفی قال: خدمت سیدنا الامام ابا جعفر محمد بن علی علیهما السلام ثمانیة عشرة سنة، فلما أردت الخروج ودعته وقلت: أفدنی۔ فقال: بعد ثمانیة عشرة سنة، قلت: نعم انکم بحر لا ینزف ولا یبلغ قعره۔

فقال: یاجابر بلغً شیعتی عنی السلام واعلمهم انه لا قرابة بیننا وبین الله عزوجل ولا یتقرب الیه الا بالطاعة له۔

یاجابر من أطاع الله واحبنا فهو ولینا، ومن عصی الله لم ینفعه حبنا۔

یاجابر من هذا الذی یسأل الله فلم یعطه، او توکل علیه فلم یکفه، او وثق به فلم ینجه۔

یاجابر انزل الدنیا منکم کمنزل نزلته ترید التحویل عنه، وهل الدنیا الا دابة رکبتها فی منامك فاستیقظت وانت علی فراشك غیر راکب ولا آخذ بعنانها، او کثوب لبسته أو کجاریة وطئتها۔

یاجابر الدنیا عند ذوی الألباب کفیء الظلال لا اله الا الله اعزاز لأهل دعوته، الصلاة تثبیت لاخلاص وتنزیه عن الکبر، والزکٰوة تزید فی الرزق، والصیام والحج تسکین

القلوب، القصاص والحدود حقن الدماء، وحبنا اهل البيت نظام الدين، وجعلنا الله واياكم من الذين يخشون ربهم بالغيب وهم من الساعة مشفقون۔

(بحذف اسناد) حضرت جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقا و سردار ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی اٹھارہ سال تک خدمت کرتا رہا۔ جب میں نے آپؑ سے جانے کی اجازت چاہی اور وداع کرنے کا ارادہ کیا میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: اے میرے مولاؑ و آقا! کیا میرے جانے میں جلدی نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اے جابر! اٹھارہ سال بعد بھی۔ میں نے عرض کیا: ہاں، کیونکہ آپؑ وہ سمندر ہیں جس کا پانی ختم نہیں ہوسکتا اور اس کی گہرائی تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے جابر! ہمارے شیعوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور ان کو باور کرانا کہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے اور اس کا تقرب اس کی اطاعت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

اے جابر! جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور ہماری محبت رکھتا ہو وہ ہی ہمارا دوست ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا، اس کو ہماری محبت فائدہ نہیں دے گی۔

اے جابر! کون ہے وہ جو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور وہ اس کو عطا نہ کرے یا جو اللہ پر بھروسہ کرے اور وہ اس کی کفایت نہ کرے یا وہ اللہ پر اعتماد کرے اور وہ اس کو نجات نہ دے۔

اے جابر! دنیا کو اپنے لیے اس پڑاؤ والی جگہ (سٹاپ) کی مانند قرار دے جس جگہ تو اپنی سواری سے استراحت کے لیے اُترا ہے اور پھر وہاں سے کوچ کا ارادہ رکھتا ہے۔ دنیا سواری کی مانند ہے اور اس کا سوار سویا ہوا ہے۔ اس کو بیدار ہونا چاہیے، جبکہ تو اس کے فرش پر ہے جو سوار نہیں اور اس کی رعنائی اور بلندی کو اخذ نہ کرو۔ یا اس دنیا کو اپنے لیے اس لباس کی مانند قرار دو جس کو تو نے زیب تن کیا ہوا ہے اور اس کو حتماً اُتارنا ہے یا اس لونڈی کی مانند قرار دو جس سے تو جماع کر رہا ہے (یعنی اس سے جدا ہونا یقینی ہے)۔

اے جابر! یہ دنیا عقلا کے نزدیک ڈھلتے ہوئے سائے کی مانند ہے۔ لا الہ الا اللہ (یعنی توحید) کا اقرار کرنا یہ توحید پرستوں کے لیے اعزاز ہے۔ نماز خلوص کو ثابت کرتی ہے اور انسان سے تکبر کو دُور کرتی ہے۔ زکوٰۃ رزق کو پاک کرتی ہے۔ روزہ اور حج دل کو سکون عطا کرتے ہیں۔ "قصاص اور حدود اسلامی جانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے ہیں۔ اور ہم اہل بیت علیہم السلام

کی محبت دین کا نظام ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو ان میں سے قرار دے جو تنہائی میں اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور آخرت کی طرف حریص ہیں۔

نیمہ شعبان کی فضیلت

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی صفوان بن حمدون الهروی قال: حدثنی ابوبکر احمد بن محمد السری قال: حدثنی احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد الأزدی قال: حدثنی ابی وعمی عبدالعزیز ابن محمد الأزدی قالا: حدثنا عمرو بن ابی المقدام عن ابی یحیٰی عن جعفر ابن محمد الصادق علیهما السلام قال: سئل الباقر علیه السلام عن فضل لیلة النصف من شعبان فقال: هی أفضل لیلة بعد لیلة القدر، فیها یمنح اللّٰه تعالٰی العباد فضله ویغفر لهم بمنه، فاجتهدوا فی القربة الی اللّٰه تعالٰی فیها فانها لیلة آلی اللّٰه علی نفسه الا یرد سائلا له فیها ما لم یسأل، معصیة، وانها اللیلة التی جعلها اللّٰه لنا اهل البیت بأزاء ما جعل لیلة القدر لنبیناؐ فاجتهدوا فی الدعاء والثناء علی اللّٰه عزوجل فانه من سبح اللّٰه تعالٰی فیها مئة مرة وحمده مائة مرة وکبره مائة مرة غفراللّٰه تعالٰی له ما سلف من معاصیه وقضی له حوائج الدنیا والآخرة، ما التمسه منه وما علم حاجته الیه وان لم یلتمسه منه کرما منه تعالٰی وتفضلا علی عباده.

قال ابو یحیٰی: فقلت لسیدنا الصادق علیه السلام ایش الادعیة فیها؟ فقال: اذا أنت صلیت عشاء الآخرة فصل رکعتین اقرأ فی الاولی بالحمد وسورة الجحد وهی قل یا ایها الکافرون، واقرأ فی الرکعة الثانیة بالحمد وسورة التوحید وهی قل هو اللّٰه احد، فاذا انت سلمت قلت ﴿سبحان اللّٰه﴾ ثلاث وثلاثین مرة و ﴿الحمدللّٰه﴾ ثلاثا وثلاثین مرة

و ﴿الله اکبر﴾ اربعا وثلاثین مرة، ثم قل ﴿یا من الیه ملجأ العباد فی المهمات﴾ الدعاء الی آخره ذکرناه فی عمل السنة، فاذا فرغ سجد ویقول ﴿یارب﴾ عشرین مرة ﴿یامحمد﴾ سبع مرات ﴿لاحول ولا قوة الا بالله﴾ عشر مرات ﴿ماشاء الله﴾ عشر مرات ﴿لا قوة الا بالله﴾ عشر مرات، ثم تصلی علی النبی ﷺ وتسأل الله حاجتك، فوالله لو سألت بها بفضله وبکرمه عدد القطر لبلغك الله ایاها بکرمه وفضله۔

(بحذف اسناد) ابو یحییٰ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نیمہ شعبان کی رات کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: لیلۃ القدر کے بعد سب راتوں سے افضل رات ہے۔ اس رات اللہ تعالیٰ اپنے عبدوں پر اپنا فضل فرماتا ہے اور ان پر احسان کرتے ہوئے ان کو بخشتا ہے۔ تم لوگ اس رات خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو، کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر لازم قرار دیا ہے کہ جو اس رات مجھ سے سوال کرے گا، میں اس کو عطا کروں گا۔ سوائے اس کے جو حرام کے بارے میں سوال کرے گا۔ یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ، ہم اہل بیتؑ کے لیے وہ کچھ قرار دیا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میں اپنے نبی کے لیے قرار دیا تھا۔ اس رات تم دعا کرنے اور اس کی حمد وثنا کرنے کی کوشش کرو۔ جو شخص اس رات میں سو دفعہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ اللہ اکبر کہے گا خداوند اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دے گا اور اس کی دنیا و آخرت کی حاجات پوری فرمائے گا۔ جن کا وہ سوال کرے گا اور ان حاجتوں کو بھی برلائے گا جن حاجتوں کو وہ اس سے سوال نہیں کرے گا، لیکن وہ خود جانتا ہے کہ وہ اس کی طرف میرا بندہ احتیاج رکھتا اور ان سب کو پورا کرے گا اور یہ اس کی جانب سے کرم اور اپنے بندوں پر فضل و مہربانی ہوگی۔

ابو یحییٰ نے بیان کیا ہے: میں نے اپنے آقا و سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: کون سی دعائیں اس رات میں پڑھنی چاہئیں؟ آپ نے فرمایا: جب تو نمازِ عشا سے فارغ ہو جائے تو دو رکعت نماز ادا کرو جس میں پہلی رکعت میں الحمد کے

بعد سورۂ کافرون پڑھ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ توحید جو کہ قل ھو اللہ احد ہے، وہ پڑھ اور سلام پڑھ، سلام کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ کہہ اور اس کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ کہہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ پھر یہ دعا: یا من الیہ ملجا العباد فی المھمات جو آخر تک ہے پڑھ جو کہ سنت اعمال میں ذکر کیا گیا ہے اور جب اس دعا سے فارغ ہو جائے تو سجدے میں جا اور یا ربّ بیس (۲۰) مرتبہ کہہ۔ اس کے بعد یامحمد سات مرتبہ۔ پھر لاحول ولا قوۃ الا باللہ دس مرتبہ پھر ماشاء اللہ دس مرتبہ پھر لا قوۃ الا باللہ دس مرتبہ پھر نبی اکرمؐ پر درود پڑھ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کر، خدا کی قسم، اگر اس طریقہ سے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا بارش کے قطروں کے برابر بھی سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس قدر اپنا فضل و کرم تجھے عطا فرمائے گا۔

ہماری محبت وولایت رکھنے والا غریب وفقیر نہیں ہوتا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنا المنصوری قال: حدثنی عم أبی قال: حدثنی الامام علی بن محمد علیهما السلام قال: حدثنی أبی محمد بن علی قال: حدثنی أبی علی بن موسٰی قال: حدثنی أبی موسٰی بن جعفر قال: ان رجلا جاء الی سیدنا الصادق علیہ السلام فشکا الیه الفقر فقال: لیس الامر کذلك کما ذکرت وما اعرفك فقیراً۔ قال: واللہ یاسیدی ما استثنیت وذکر من الفقر قطعة والصادق یکذبه الی أن قال له: خبرنی لو أعطیت بالبراء ة منا ماء ة دینار کنت تأخذ؟ قال: لا...... الی أن ذکر الوف دنانیر والرجل یحلف انه لا یفعل فقال له: من معه سلعة یعطی بها هذا المال لا یبیعها هو فقیر۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد النقی علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میرے والد حضرت امام محمد بن علی التقی علیہ السلام نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میرے والد امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد حضرت امام موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام نے نقل فرمایا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: میرے سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت

میں ایک شخص حاضر ہوا، اور اس نے آپؑ کے سامنے اپنی غربت وتنگدستی کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ایسے نہیں ہے جیسا تو بیان کررہا ہے اور میں تجھے غریب ونادار نہیں سمجھتا۔ اس نے عرض کیا: خدا کی قسم، میں نے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی۔ اس نے اپنی غربت کو یقین سے بیان کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کو رد کردیا، یہاں تک کہ آپؑ نے اس سے ارشاد فرمایا۔ اگر تجھے سو دینار دیا جائے اور اس کے بدلے تجھے کہا جائے ہم اہل بیتؑ سے برأت کر، کیا تو وہ سو دینار لے لے گا؟ اس نے کہا: نہیں! (اس طرح سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا: اگر تجھے کہا جائے کہ اس محبت کے بدلے لاکھوں دینار دیتے ہیں اور ہم اہل بیتؑ سے برأت اختیار کر تو کیا تو لاکھوں دینار لے لے گا؟ اُس نے عرض کیا: خدا کی قسم، میرے مولاؑ وآقا! ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اتنا قیمتی سرمایہ ہو کہ جو اس قدر دیناروں کے عوض بھی فروخت نہ کرے بھلا وہ فقیر ہوسکتا ہے۔

پانی پر موکل فرشتے نے مجھے سلام کیا

(وبالاسناد) الفحام عن المنصوری عن عم أبیه قال: حدثنی الامام علی بن محمد باسناده عن الباقر عن جابر قال: کنت اماشی امیرالمؤمنین علیہ السلام علی الفرات اذ خرجت موجة عظیمة فغطته حتٰی استتر عنی، ثم انحسرت عنه ولا رطوبة علیه، فوجمت لذلك وتعجبت وسألته عنه فقال: ورأیت ذٰلك ؟ قال: قلت نعم۔ قال: انما الملك الموکل بالماء خرج فسلمؑ علی واعتنقنی۔

(بحذف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا ہے: مَیں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے چل رہا تھا۔ اچانک میں نے دیکھا دریا کی بہت بڑی موج دریا سے نکلی اور اس نے امیر المومنینؑ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، یہاں تک کہ آپؑ میری نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ جب وہ موج آپؑ سے پیچھے ہٹی تو میں نے دیکھا کہ آپؑ کے جسمِ اقدس پر ایک ذرا سی رطوبت بھی نہیں تھی۔ اس کی وجہ سے مجھ پر خوف طاری ہوگیا اور مجھے تعجب بھی ہوا۔ میں نے اس کے بارے

میں آپؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اے جابرؓ! تو نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! میں نے اس کو دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جو فرشتہ اس دریا کے پانی پر موکل تھا وہ اس سے نکلا تھا اور اس نے مجھے سلام کیا اور مجھ سے گلے ملا ہے۔

یہی مقامِ محمود ہے، جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے

(وبهذا) الاسناد قال: قال اميرالمؤمنين علی بن أبی طالب علیہ السلام: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: اذا حشر الناس يوم القيامة نادى مناد: يارسولؐ الله ان الله جل اسمه قد امكنك من مجازات محبيك ومحبی أهل بيتك الموالين لهم فيك والمعادين لهم فيك فكافهم بما شئت فأقول: يارب الجنة۔ فأنادی فولهم منها حيث شئت، فذٰلك المقام المحمود الذی وعدت به۔

(بحذف اسناد) امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب قیامت کے دن تمام لوگوں کو محشور کیا جائے گا، اس وقت ایک منادی ندا دے گا: یارسولؐ اللہ! تحقیق! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنے اور اپنی اہل بیتؑ کے دوستوں کے بارے میں جو آپؐ کی اہل بیتؑ سے آپؐ کی خاطر محبت کرتے تھے ان کے بارے میں اختیار دیا ہے اور جو آپؐ کی اہل بیتؑ کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں، ان لوگوں کو آپؐ جیسی جزا و سزا دینا چاہتے ہیں آپؐ کو اختیار ہے۔ میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! جنت مجھے آواز دے گی۔ یہ بھی آپؐ کے اختیار میں ہے۔ جس کو آپؐ چاہتے ہیں اس کو دیں جنت سے دُور کر دیں اور اس کو داخل نہ ہونے دیں اور جس کو چاہتے ہیں جنت میں داخل کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ ہی وہ مقامِ محمود ہے، جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اس پر، جو تخفیف کو قبول نہ کرے

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی عمی عمر بن يحيٰی قال: حدثنا كافور الخادم قال: قال لی الامام علی بن

محمد علیه السلام: اترك السطل الفلانی فی الموضع الفلانی لا تطهر منه للصلاة وانفذنی فی حاجة۔ وقال: اذا عدت فافعل ذٰلك لتكون معداً اذا تأهبت للصلاة، واستلقی(ع) لینام وانسیت ما قال لی وكانت لیلة باردة فحسست به وقد قام الی الصلاة، وذكرت اننی لم أترك السطل فبعدت عن الموضع خوفاً من لومه، وتأملت له حیث یسعی بطلب الأناء، فناداني نداء مغضب فقلت: انا للّٰه ایش عذری ان أقول نسیت مثل هذا ولم أجد بداً من اجابته، فجئت مرعوباً فقال لی: یاویلك أما عرفت رسمی اننی لا أتطهر الا بماء بارد فسخنت لی ماء وتركته فی السطل۔ قلت: واللّٰه یاسیدی ما تركت السطل ولا الماء۔ قال: الحمد للّٰه واللّٰه لا تركنا رخصة ولا رددنا منحة، الحمدللّٰه الذی جعلنا من أهل طاعته ووفقنا للعون علی عبادته ، ان النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم یقول: ان اللّٰه یغضب علی من لا یقبل رخصة۔

(بحذفِ اسناد) ابو محمد فحام نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا عمر بن یحییٰ نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں میرے لیے حضرت امام علی بن محمد النقی علیہ السلام کے خادم کافور نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے مجھے فرمایا: فلاں برتن کو فلاں مقام پر رکھو تاکہ میں نماز کے لیے اس سے طہارت کرسکوں اور آپؑ نے مجھے کسی کام کے لیے روانہ کردیا۔ میں نے کہا: جب میں واپس آؤں گا تو اس وقت اس کو انجام دوں گا، تاکہ جب آپؑ نماز کے لیے آمادہ ہوں تو آپؑ اس کو آمادہ پائیں۔

آپؑ آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے اور جو کچھ آپؑ نے مجھ سے فرمایا تھا وہ میں بھول گیا اور رات بھی ٹھنڈی تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ آپؑ نماز کے لیے اُٹھے ہیں تو اس وقت مجھے یاد آیا کہ میں نے پانی کا برتن اس مقام پر نہیں رکھا۔ میں ملامت کے خوف سے اپنی جگہ سے دُور چلا گیا اور مَیں سوچ رہا تھا کہ ابھی آپؑ پانی والا برتن طلب فرمائیں گے۔ آپؑ نے مجھے غصے کی حالت میں آواز دی۔ میں نے اپنے آپؑ سے کہا: ہائے اللہ! میں کون سا عذر پیش کروں گا کہ

میں بھول گیا ہوں اور میں آپؑ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کر رہا تھا پھر بھی میں ڈرتے ڈرتے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے مجھے فرمایا: بہت افسوس ہے تیرے لیے کیا تو میری عادت کو نہیں جانتا کہ میں صرف ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہوں اور تو نے میرے لیے پانی کو گرم کر کے برتن میں ڈال دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! خدا کی قسم، میں نے برتن رکھا ہے اور نہ ہی پانی رکھا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو ہمارے لیے آسانی فرماتا ہے اور ہمیں اپنی عطا سے دور نہیں رکھتا اور تمام حمد ہے اس خدا کی، جس نے ہمیں اپنی اطاعت کرنے والوں میں سے قرار دیا ہے اور اپنی عبادت کرنے پر اپنی توفیق کے ساتھ ہماری مدد کرتا ہے۔

تحقیق! نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس بندے سے ناراض ہو جاتا ہے جو تخفیف و آسانی کو قبول نہ کرے۔

ہمارے شیعہ ہمارا حصّہ ہیں

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی عمی قال: حدثنی ابراهیم ابن عبدالله الكنیخی عن أبی عاصم عن الصادق علیہ السلام قال: شیعتنا جزء منا، خلقوا من فضل طینتنا، یسوؤهم ما یسوؤنا ویسرهم ما یسرنا، فاذا أرادنا أحد فلیقصدهم فانهم الذین یوصل منه الینا۔

(بحذف اسناد) ابو عاصم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے شیعہ ہمارا جز ہیں ان کو ہماری بچی ہوئی طینت سے خلق کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے جو چیز ہمیں ناخوش کرتی ہے، وہ چیز انھیں بھی ناخوش کرتی ہے اور جو چیز ہمیں خوش کرتی ہے، وہ انھیں بھی خوش کرتی ہے۔ پس جو شخص ہمارا ارادہ کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ ہمارے شیعوں سے ملے، کیونکہ وہ ہمارے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ وہ ان کے وسیلہ سے ہمارے ساتھ مل سکتا ہے۔

کسی کو نا اُمید نہ کرو

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنا المنصوری باسناده قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لا تخجیب راجیك فیمقتك الله ویعادیك۔

(بحذف اسناد) منصوری نے اپنی سند کے ساتھ رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص آپ سے اُمید رکھتا ہو اس کو نا اُمید نہ کرو۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو خدا آپ سے ناراض ہو جائے گا اور تیرا دشمن ہو جائے گا۔

اس گھر کا ایک مالک ہے

(وبالاسناد) قال: أبو محمد الطيب أحمد بن محمد بن بوطير - رجلا من أصحابنا وكان جده بوطير غلام الامام أبى الحسن على بن محمد وهو سماه بهذا الاسم وكان ممن لا يدخل المشهد ويزور من وراء الشباك ويقول: للدار صاحب حتى اذن له ، وكان متأديا يحضر الديوان، وكان اذا طلب من الانسان حاجة فان أنجزها شكر وبشر وان وعده عاد اليه ثانية، فان أنجزها والاعاد ثالثة، فان أنجزها والاقام فى مجلسه ان كان ممن له مجلس أو جمع الناس فأنشد:

اعلى الصراط يريد رعية ذمتى
ام فى المعاد تجود بالانعام
انى للدنياى اريدك فانتبه
ياسيدى من رقدة النوام

(بحذف اسناد) ابو محمد الطیب احمد بن محمد بن بوطیر جو ہمارے ساتھیوں میں سے تھا اور اس کے دادا کا نام بوطیر تھا جو کہ حضرت امام ابوالحسن علی بن محمدؑ کا غلام تھا اور آپؑ نے اس کا نام بوطیر رکھا تھا اور یہ وہ شخص تھا جو آپؑ کے روضۂ اقدس میں داخل نہیں ہوتا تھا، بلکہ جالی کے باہر سے ہی آپؑ کی قبر اطہر کی زیارت کر لیا کرتا تھا اور یوں کہتا تھا: اس گھر کا ایک مالک ہے اور جب تک وہ مجھے اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے گا، میں اس وقت تک اس گھر میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں اور وہ ہمیشہ آپؑ کے دربار میں حاضر ہوتا اور یوں عرض کرتا: جب کوئی کسی انسان سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے، اگر وہ اس کی حاجت پوری کر دے تو اس کو اس کا شکر ادا کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے اور اگر اس کی حاجت پوری نہ کرے تو پھر اس کو دوبارہ

واپس آنا چاہیے اور اگر اس مرتبہ اس کی حاجت پوری ہو جائے تو درست، ورنہ اس کو تیسری مرتبہ لوٹنا چاہیے۔ اگر وہ پھر اس کی حاجت پوری کر دے تو درست، ورنہ اس کو اس کی مجلس میں کھڑا ہو جانا چاہیے اگر اس کی کوئی محفل ہو اور اگر محفل نہ ہو تو پھر لوگوں کو جمع کرے اور یوں کہے:

اعلی الصراط يريد رعية ذمتی
ام فی المعاد تجود بالانعام
انی لدنیای اریدك فانتبه
یاسیدی من رقدة النوام

"کیا پل صراط پر رعایت کرنے کو میرے ذمہ قرار دیتا ہے یا وہ روز آخرت انعام کی سخاوت کا۔ میں اپنی دنیا کے لیے آپ کا ارادہ رکھتا ہوں اے میرے سردار! مجھے اس نیند غفلت سے بیدار کر دیں"۔

اُدخُلُوا فِی السِّلمِ کَافَّۃً سے مراد علیؑ کی ولایت ہے

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی محمد بن عيسٰی بن هارون قال: حدثنی أبو عبدالصمد ابراهيم عن أبيه عن جده محمد بن ابراهيم قال: سمعت الصادق جعفر بن محمد عليهم السلام يقول فی قوله تعالٰی ﴿ادخلوا فی السلم كافة﴾ قال: فی ولاية علی بن أبی طالب عليه السلام ﴿ولا تتبعوا خطوات الشيطان﴾ قال: لا تتبعوا غيره.

(بحذف اسناد) محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے خداوند تعالیٰ کے اس فرمان ادخلوا فی السلم کافة کی تفسیر میں فرمایا: اس سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت مراد ہے اور لا تتبعوا خطوات الشيطان سے مراد علیؑ کے علاوہ دوسرے لوگوں کا راستہ ہے۔

آیت میں آلِ محمدؐ بھی شامل ہے

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی محمد بن عيسٰی بن هارون قال: حدثنی أبو عبدالصمد ابراهيم عن أبيه عن جده وهو ابراهيم بن عبدالصمد ابن محمد بن

ابراهيم قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: كان يقرأ ﴿ان الله اصطفٰى آدم ونوحا وآل ابراهيم وآل عمران وآل محمد على العالمين﴾ قال: هكذا أنزلت۔

(بحذف اسناد) ابوعبدالصمد ابراہیم نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے اور اس کا دادا ابراہیم بن عبدالصمد بن محمد بن ابراہیم تھا، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس آیت کریمہ کی تلاوت یوں کیا کرو:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ (سورہ آل عمران، آیت ۳۳)

آپؑ نے فرمایا: یہ ایسے ہی نازل ہوئی تھی۔

حضرت دانیالؑ کی دعا

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنى محمد بن عيسٰى بن هارون قال: حدثنى ابراهيم بن عبدالصمد عن أبيه عن جده قال: قال سيدنا الصادق عليه السلام: من اهتم لرزقه كتب عليه خطيئة، ان دانيال كان فى زمن ملك جبار عات أخذه فطرحه فى جب وطرح معه السباع فلم دن منه ولم تجرحه، فأوحى الله الى نبى من أنبيائه ان ائت دانيال بطعام۔ قال: يارب وأين دانيال؟ قال: تخرج من القرية فيستقبلك ضبع فاتبعه فانه يدلك اليه، فأتت به الضبع الى ذٰلك الجب فاذا فيه دانيال فأدلى اليه الطعام، فقال دانيال: ﴿الحمد لله الذى لا ينسى من ذكره، والحمدلله الذى لا يخيب من دعاه، الحمدلله الذى من توكل عليه كفاه، الحمدلله الذى من وثق به لم يكله الى غيره، الحمدلله الذى يجزى بالاحسان احساناً وبالصبر نجاة﴾۔

ثم قال الصادق عليه السلام: ان الله أبى الا أن يجعل أرزاق المتقين من حيث لا يحتسبون، والاتقبل لأوليائه شهادة فى دولة الظالمين۔ انتهت أخبار أبى محمد الفحام۔

(بحذف اسناد) ابراہیم بن عبدالصمد نے اپنے والد سے اور انھوں نے ان کے دادا سے (یعنی اپنے والد سے) روایت کو نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے رزق کے بارے میں پریشان ہو، وہ خطا کار ہے۔ تحقیق! دانیالؑ جابر بادشاہ کے دور میں تھے۔ اس نے آپ کو گرفتار کر لیا اور اس کو قید خانے میں درندوں کے سامنے ڈال دیا، لیکن درندوں میں سے کوئی آپؑ کے قریب نہ آیا، اور نہ ہی کسی نے آپؑ کو نقصان پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ وہ دانیالؑ کے لیے کھانا لے کر جائے۔ اس نبی نے عرض کیا: اے خدایا! دانیالؑ کہاں ہے؟ آواز قدرت آئی: اس آبادی سے باہر جاؤ۔ آبادی کے باہر ایک بچہ آپؑ کا استقبال کرے گا۔ آپؑ اس کی اتباع میں چلتے جائیں، وہ آپؑ کی دانیالؑ کی طرف رہنمائی کرے گا۔ وہ بچہ آپؑ کو اس قید خانے تک لے آیا، جس میں حضرت دانیالؑ قید تھے۔ آپؑ نے وہ کھانا دانیالؑ کے سامنے پیش کیا۔ حضرت دانیالؑ نے فرمایا:

الحمد لله الذی لاینسی من ذکرہٗ...... تا آخر

"تمام حمد ہے اس ذات کے لیے، جو اس کو فراموش نہیں کرتا جو اس کو یاد رکھے۔ اور تمام حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے، جو اپنے پکارنے والے کو نا اُمید نہیں کرتا اور تمام حمد ہے اس اللہ تعالیٰ کے لیے جو اس پر توکل کرے، وہ اس کے لیے کافی ہوتا ہے اور تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جو اس پر اعتماد کرے وہ اس کو اپنے غیر کے سپرد نہیں کرتا اور تمام حمد ہے اس اللہ تعالیٰ کے لیے جو احسان کا بدلہ احسان دیتا ہے اور صبر کرنے والوں کو نجات عطا کرتا ہے"۔

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اپنے متقین بندوں کا رزق اس مقام سے قرار دے، جس کا وہ گمان بھی نہیں کرتے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کے دوستوں کی شہادت کو ظالمین کی حکومت میں قبول کیا جائے۔ یہاں پر ابو محمد الفحام کی نقل کردہ روایات ختم ہو گئی ہیں۔

مروّت کیا ہے؟

(قال) أخبرنی الشیخ المفید أبوعلی الحسن بن محمد

الطوسی رضی الله عنه قال: حدثنا السعید الوالد رضی الله عنه قال: حدثنا الشیخ أبوعبدالله الحسین بن عبیدالله الغضائری عن أبی محمد هارون بن موسٰی ابتلعکبری قال: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا علی بن الحسین الهمدانی قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن خالد البرقی عن أبی قتادة القمی قال: کنا عند أبی عبدالله علیہ السلام اذ تذاکروا عنده الفتوة فقال: وما الفتوة لعلکم تظنون انها بالفسوق والفجور، کلا انما الفتوة طعام موضوع ونائل مبذول ویسر مقبول وعفاف معروف واذی مکفوف، واما تلك فشطارة وفسوق۔

ثم قال: وما المروء ة ؟فقلنا: لا نعلم۔ قال: فقال المروء ة والله أن یضع الرجل خوانه بجنب فنائه، فان المروء ة مروّتان مروة فی السفر ومروة فی الحضر، فأما التی فی الحضر فتلاوة القرآن ولزوم المساجد والمشی مع الاخوان فی الحوائج والنعمة تری علی الخادم، فانها مما تسر الصدیق وتکبت العدو، واما التی فی السفر فکثرة الزاد وطیبه وبذله لمن یکون معك وکتمانك علی القوم بعد مفارقتك ایاهم۔

قال: والذی بعث محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالحق نبیا ان الله عزوجل یرزق العبد علی قدر المروة، وان المعونة علی قدر المؤنة، وان الصبر لینزل علی قدر شدة البلاء علی المؤمن۔

(بحذف اسناد) ابو قتادہ قمی نے روایت کی ہے، بیان کرتے ہیں: ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ آپؑ کی موجودگی میں جواں مردی و بہادری کے بارے میں گفتگو شروع ہوگئی۔ اس پر آپؑ نے فرمایا: جواں مردی کیا ہے؟ شاید تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جواں مردی فسق و فجور پر ہی آمادہ کرتی ہے۔ ہرگز نہیں ہے۔ جواں مردی و بہادری مہمان نوازی کرنا، عطیہ و بخشش عطا کرنا۔ دوسروں سے تھوڑا قبول کرنا اور پرہیزگاری کو رواج دینا اور دوسروں کو اذیت نہ دینا اور جو جواں مردی فسق و فجور پر آمادہ

کرے، وہ خباثت ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: مروّت کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم مروّت یہ ہے کہ انسان اپنے گھر کے صحن میں دستر خوان لگائے، تا کہ لوگ اس سے استفادہ کریں۔ مروّت کی دو قسمیں ہیں۔ سفر میں مروّت اور وطن میں مروّت۔ اپنے گھر میں مروّت یہ ہے کہ انسان قرآن پاک کی تلاوت کرے، مساجد میں نماز ادا کرنے کو لازم قرار دے اور اپنے مومن بھائیوں کی حاجات کو پورا کرنے میں کوشش کرنا اور خادم پر احسان کرنا کیونکہ یہ احسان ان چیزوں میں سے ہے جس کے ذریعے انسان دوستوں کو خوش کرتا ہے اور دشمنوں کو خوار کرتا ہے اور سفر کے دوران مروّت یہ ہے کہ انسان سفر میں زادِ راہ اضافی رکھے اور حلال و پاک فراہم کرے، جو ہم سفر تیرے ساتھ ہوں ان پر اس مال کو خرچ کرو۔ کنجوسی، نہ کرو اور جب ان سے جدا ہو جاؤ تو اس وقت ان سے مال کو پوشیدہ رکھو۔

فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمدؐ کو برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ تحقیق! اللہ تعالیٰ ہر بندے کو اس کی مروّت کے حساب سے رزق عطا فرماتا ہے اور تحقیق! ہر شخص پر اللہ تعالیٰ اس کی قدرت کے حساب سے بوجھ ڈالتا ہے اور تحقیق! اللہ تعالیٰ ہر بندہ کو اس کی تکلیف کے برابر صبر کی طاقت عطا کرتا ہے۔

حاسد غنی نہیں ہوسکتا

(وبهذا الاسناد) عن أبي قتادة قال: أبو عبدالله عليه السلام: ليس لحاقن رأي، ولا لملوك صديق، ولا لحسود غنى، وليس بحازم من لم ينظر في العواقب، والنظر في العواقب تلقيح القلوب۔

(بحذفِ اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حاقن کی کوئی رائے نہیں ہے (حاقن اس شخص کو کہتے ہیں جو پیشاب کو روک کر رکھتا ہے، کیونکہ جب وہ پیشاب کو روک کر رکھے گا، اس وقت اس کا ذہن صرف پیشاب کرنے پر مرکوز ہوگا اس وقت کوئی اچھی رائے نہیں دے سکے گا مترجم)۔ اور بادشاہوں کا کوئی دوست نہیں ہوتا، حاسد کبھی غنی نہیں ہوگا (ممکن ہے کہ وہ دولت مند ہو لیکن ذہنی طور پر محتاج اور دوسروں کی دولت کے

حصول میں فکرمند رہتا ہو) اور جو شخص نتیجہ پر نظر نہ رکھے، وہ مستقل مزاج نہیں ہے اور نتیجہ پر نظر رکھنے سے مراد ہے کہ دوسروں کے دلوں کو جوڑتا ہے۔

سخاوت اور حُسنِ اخلاق زینت ہیں

(وبهذا الاسناد) عن أبی قتادة قال: قال أبوعبدالله علیه السلام لمعلی ابن خنیس: یامعلی علیك بالسخاء وحسن الخلق، فانهما یزینان الرجل كما تزین الواسطة القلادة

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے معلیٰ بن خنیس سے فرمایا: اے معلیٰ! سخاوت اور حُسنِ اخلاق کو اپنے لیے لازم قرار دو، کیونکہ یہ دونوں مرد کی ایسے ہی زینت ہیں، جیسے ہار گلے کی زینت ہوتا ہے۔

مکارمِ اخلاق ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں

(وبهذا الاسناد) عن أبی قتادة قال: قال أبوعبدالله علیه السلام لداود ابن سرحان: یاداود ان خصال المكارم بعضها مقید ببعض یقسمها الله حیث یشاء تكون فی الرجل ولا تكون فی ابنه وتكون فی العبد ولا كون فی سیده: صدق الحدیث، وصدق الناس، واعطاء السائل، والمكافأة بالصنائع وأداء الأمانة، وصلة الرحم، والتودد الی الجبار والصاحب، وقری الضیف، وراسهن الحیاء.

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے داؤد بن سرحان سے فرمایا: اے داؤد! تحقیق! تمام اخلاق مکارم (یعنی مکارم سے مراد بزرگ اخلاق ہیں (جن کو اخلاقِ حمیدہ کہتے ہیں) ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جیسے چاہا ویسے ہی اس کو تقسیم کیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اوصاف ایک مرد میں ہوں، لیکن اس کے بیٹے میں نہ ہوں۔ ممکن ہے کہ غلام میں وہ اوصاف ہوں اور اس کے مالک میں نہ ہوں اور وہ یہ ہیں:

① گفتگو میں صدق

② لوگوں کے ساتھ صدق

③ سوال کرنے والے کو عطا کرنا

④ مزدور کی اُجرت پوری ادا کرنا

⑤ امانت ادا کرنا

⑥ صلہ رحمی کرنا

⑦ ہمسائے اور ساتھی سے محبت کرنا

⑧ مہمان کی عزت افزائی کرنا اور ان تمام کا سردار حیا ہے

علما کی اطاعت کرنے میں سعادت مندی ہے

(وبهذا الاسناد) عن أبى قتادة عن أبى عبدالله علیہ السلام قال: وصية ورقة بن نوفل لخديجة بنت خويلد(ع): اذا دخل عليها يقول لها: يابنت أخى لا تمارين جاهلا ولا عالما، فانك متى ماريت جاهلا اذلك، ومتى ما ريت عالما منعك علمه، وانما يسعد بالعلماء من أطاعهم.

أى بنية انه لا فراق أبعد من الموت، ولا حزن أطول من النساء، وتلقى من لا يجدى عليك الموت الاحمر.

أى بينة اياك وصحبة الاحمق الكذاب ، فانه يريد نفعك فيضرك يقرب منكم البعيد ويبعد منك القريب، ان ائتمنته خانك، وان ائتمنك أهانك، وان حدثك كذبك، وان حدثته كذبك، وأنت منه بمنزلة السراب الذى يحسبه الظمآن ماء حتىٰ اذا جاءه لم يجده شيئاً.

واعلمى ان الشاب الحسن الخلق مفتاح للخير مغلاق للشر، فان الشاب الشحيح الخلق مغلاق للخير مفتاح للشر، واعلمى ان الاجر اذا انكسر لم يشعب ولم يعد طينا.

ابو قتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام کو ورقہ بن نوفل نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: جب وہ آپؑ کی خدمت میں آیا، اُس وقت اس نے آپؑ سے کہا: اے میرے بھائی کی بیٹی! جاہل اور عالم کے

برابر میں نہ چلو، کیونکہ جب تو جاہل کے برابر میں چلے گی تو وہ آپؑ کو ذلیل کرے گا اور اگر عالم کے برابر میں چلے گی تو اس کا علم تجھے روکے گا۔ صرف اور صرف سعادت مند وہ ہے جو علما کی اطاعت کرے۔

اے بیٹی! موت سے بڑی کوئی جدائی نہیں ہے اور عورتوں سے زیادہ کوئی بڑا حزن وغم نہیں ہے۔ ایسے شخص سے ملاقات رکھو جو تجھے موت کے حوالے نہ کرے (یعنی ہلاکت کا سبب نہ بنے)۔

اے بیٹی! جھوٹے احمق کی دوستی سے بچو، کیونکہ وہ تجھے فائدہ دینا چاہے گا، لیکن تجھے نقصان دے گا اور دُور کو قریب ظاہر کرے گا اور قریب کو دور ظاہر کرے گا۔ اگر تو اسے امین قرار دے گی تو وہ خیانت کرے گا اور اگر تیرے پاس امانت رکھے گا تو تجھے رسوا کرے گا۔ (یعنی خیانت کا الزام لگائے گا) اور اگر تیرے ساتھ گفتگو کرے گا تو جھوٹ بولے گا اور اگر تو اس سے بات کرے گی تو تجھے جھوٹا قرار دے گا اور تو اس کے نزدیک سیراب کی مانند ہے۔ جس کو دیکھنے والا پانی گمان کرتا ہے اور جب اس کے قریب جاتا ہے تو وہاں کچھ بھی نہیں پاتا۔

جان لو! حسنِ اخلاق والا نوجوان تمام نیکیوں کی چابی ہے اور تمام بُرائیوں کو روکنے والا ہے اور بُرے اخلاق والا نوجوان تمام بُرائیوں کی چابی اور نیکیوں کو روکنے والا ہے۔ جان لو! اینٹ جب ٹوٹ جاتی ہے تو دوبارہ جڑتی نہیں اور نہ ہی دوبارہ مٹی بنتی ہے۔

خُلقِ عظیم سے مراد سخاوت اور حُسنِ اخلاق ہے

(وبهذا الاسناد) عن أبي قتادة عن أبي عبدالله علیہ السلام قال: ان الله عزوجل وجوها خلقهم من خلقه وأرضه لقضاء حوائج اخوانهم يرون الحمد مجداً، والله عزوجل يحب مكارم الاخلاق، وكان فيما خاطب الله تعالىٰ به نبيه صلی اللہ علیہ وآلہ ان قال له: يامحمد انك لعلى خلق عظيم۔ قال السخاء وحسن الخلق۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایسے چہرے خلق فرمائے ہیں اور ان کو اپنے بھائیوں کی حاجت روائی کے لیے پسند فرمایا ہے اور ان کی بہت بڑی تعریف کی گئی ہے۔ خدا کی قسم،

اللہ تعالیٰ مکارمِ اخلاق کو پسند کرتا ہے اور وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ اکرم کو خطاب فرمایا ہے وہ یوں ہے: اے محمدؐ! آپ خُلقِ عظیم کے مالک ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اس خُلقِ عظیم سے مراد سخاوت اور حُسنِ اخلاق ہے۔

اگر شکر کرو گے تو تمھاری نعمتیں زیادہ ہوں گی

(وبهذا الاسناد) عن أبی قتادة عن داود بن سرحان قال: كنا عند أبی عبدالله علیہ السلام اذ دخل علیه السدير الصيرفی فسلم وجلس، فقال له: یاسدير ما كثر مال رجل قط الا عظمت الحجة لله تعالى عليه، فان قدرتم أن تدفعوها عن أنفسكم فافعلوا۔ فقال: يابن رسول الله بماذا؟ قال: بقضاء حوائج اخوانكم من أموالكم۔ ثم قال: تلقوا النعم یاسدير بحسن مجاورتها، واشكروا من أنعم عليكم، وانعموا على من شكركم، فانكم اذا كنتم كذٰلك استوجبتم من الله تعالى الزيادة ومن اخوانكم المناصحة۔ ثم تلا ﴿لئن شكرتم لأزيدنكم﴾۔

(بحذفِ اسناد) ابوقتادہ نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے وہ بیان کرتا ہے: ہم حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے کہ آپؑ کی خدمتِ اقدس میں سدیر صیرفی حاضر ہوا۔ اس نے آپؑ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ آپؑ نے اس سے فرمایا: اے سدیر! جس قدر کسی کا مال زیادہ ہوتا جائے گا، اس قدر اس پر خدا کی حجت عظیم ہوتی جائے گی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو اس حجت کو اپنے سے دور کرنے کی تو اس کو اپنے سے دُور رکھو۔ سدیر نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! میں اس کو کیسے دور کر سکتا ہوں؟ آپؑ نے فرمایا: اپنے مال سے مومن بھائیوں کی ضروریات پوری کرنے کے ذریعے تم اس کو دور کر سکتے ہو۔ پھر آپؑ نے فرمایا: نعمتوں کے ساتھ اچھے ہمسائے کی طرح پیش آؤ اور جس ذات نے تم لوگوں کو نعمتیں عطا فرمائی ہیں اس کا شکر ادا کرو اور جو تیرا شکریہ ادا کرے اس کو نعمتیں عطا کرو۔ اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ضرور نعمتیں زیادہ ہوں گی اور تمھارے بھائیوں میں سے وہ ہیں جو ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ (سورۂ ابراہیم، آیت ۷)
"اگر تم شکر کرو گے تو خدا ضرور تمھاری نعمتیں زیادہ فرمائے گا"۔

تین چیزیں باعثِ سعادت ہیں

(أبوقتادة) عن داود قال: قال لی أبوعبداللّٰه علیہ السلام: ثلاثة هن من السعادة: الزوجة المؤاتية، والولد البار، والرجل يرزق معيشته يغدوا على اصلاحها ويروح الى عياله۔

(بحذفِ اسناد) ابوقتادہ نے داؤد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تین چیزیں باعثِ سعادت ہیں:

1. اطاعت گزار بیوی
2. نیک فرزند
3. مرد کا اپنی معیشت کو زیادہ کرنا، تاکہ اس سے اپنے خاندان کو خوشحال کرے۔

ابوعبداللہؑ نے زیاد قندی سے فرمایا

(أبوقتادة) قال: كنت عند أبي عبداللّٰه علیہ السلام فدخل عليه زياد القندی فقال له: يازياد وليت لهؤلاء؟ قال: نعم يابن رسول اللّٰه لی مروة وليس وراء ظهری مال، وانما اواسی اخوانی من عمل السلطان۔ فقال: يازياد أما اذا كنت فاعلاً ذٰلك فاذا دعتك نفسك الى ظلم الناس عند القدرة على ذٰلك فاذكر قدرة اللّٰه عزوجل على عقوبتك، وذهاب ما أتيت اليهم عنهم، وبقاء ما اتيت الى نفسك عليك۔ والسلام۔

(بحذفِ اسناد) ابوقتادہ نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا۔ زیاد قندی آپؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے اُس سے فرمایا: اے زیاد! کیا تو ان سے محبت رکھتا ہے؟ اس نے جواب میں عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! ہاں۔ میرے پاس صرف مروّت ہی ہے کوئی مال میرے پاس نہیں ہے اور سوائے اس کے کہ میں اس مروّت کے ذریعے اپنے بھائیوں کو بادشاہ کے ظلم سے محفوظ رکھتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے زیاد! جب تو ایسے کرے گا جب تو نے قدرت کے وقت لوگوں کو ظلم سے بچانے کی کوشش نہ کی اور اپنے آپ کو الگ کر لیا تو اس وقت خدا کی اپنے لیے عقوبت کو یاد کرنا اور جو کچھ ان کی طرف آیا ہے اور اس کا جانا اور جو کچھ تیرے لیے بچ گیا ہے اس کو یاد رکھنا والسلام! (یعنی جو کچھ تیرے لیے عذاب ہوگا وہ یاد رکھنا)۔

تین چیزوں کے بارے میں دعا

(ابو قتادة) عن أبی عبدالله علیہ السلام عن أبیه علیہ السلام انه قال: ثلاثة لم یسأل الله عزوجل بمثلهن ان تقول: اللهم فقهنی فی الدین، وحببنی الی المسلمین، واجعل لی لسان صدق فی الآخرین۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن کی مثل کوئی نہیں ہے جس کے بارے میں خدا کی بارگاہ میں سوال کیا جائے گا اور وہ یہ ہیں:

① اللهم فقهنی فی الدین
''اے میرے اللہ! مجھے دین میں سوجھ بوجھ عطا فرما''۔

② وحببنی الی المسلمین
''اور مجھے مسلمانوں کے نزدیک محبوب قرار فرما''۔

③ واجعل لی لسان صدق فی الآخرین
''اور آخرت میں میرے لیے سچی زبان قرار فرما''۔

ہر جوان عالم ہو یا متعلم ہو

(ابو قتادة) عن أبی عبدالله علیہ السلام انه قال: لست احب ان أری الشاب منکم الا غادیاً فی حالین: اما عالما أو متعلما، فان لم یفعل فرّط، فان فرط ضیع، وان ضیع أثم، وان أثم سکن النار۔ والذی بعث محمداً بالحق۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ تم میں سے ہر نوجوان ان دو حالتوں میں سے ایک ہو: ① عالم ہو

منتظم ہو۔ اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اس نے کوتاہی کی ہے اور اگر وہ کوتاہی کرے گا تو اس نے اپنے آپ کو ضائع کیا ہے اور اگر اس نے اپنے آپ کو ضائع کیا تو اس نے گناہ کیا ہے اور قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمدؐ کو برحق نبی مبعوث فرمایا ہے اگر اس نے گناہ کیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو

(ابو قتادة) قال: قال أبو عبدالله علیہ السلام : يا أبا قتادة اتتهادون؟ قال: نعم يابن رسول اللّٰہ۔ قال: فاستديموا الهدايا برد الظروف الى أهلها۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابوقتادہ! کیا تم ایک دوسرے کو کھانا ہدیہ کرتے ہو؟ میں نے کہا: اے فرزند رسولؐ! ہاں! آپؑ نے فرمایا: ایک دوسرے کو کھانے کا ہدیہ ہمیشہ پیش کرتے رہو اور برتن اپنے اہلِ ہدیہ کو واپس کر دیا کرو۔

دسترخوان کی زینت سبزی ہے

(ابو قتادة) قال: قال أبو عبدالله علیہ السلام لكل شئ حلية وحلية الخوان البقل، ولا ينبغى للمؤمن أن يجلس الا حيث ينتهى به الجلوس، فان تخطى أعناق الرجل سخافة۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور دسترخوان کی زینت سبزی ہے (یعنی دسترخوان پر کچی سبزی رکھنی چاہیے جو کھائی جاتی ہے) اور مومن کے لیے سزاوار ہے کہ وہ دسترخوان پر پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھے، کیونکہ پاؤں کا پھیلا کر بیٹھنا بے وقوفی ہے اور عقل کی کمزوری کا سبب بنتا ہے۔

حق ہمیشہ بلند رہے گا

(ابو قتادة) قال: قال أبو عبدالله علیہ السلام : انما الحق منيف فاعملوا به، ومن شره طول العافية فليتق اللّٰہ۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: حق

ہمیشہ بلند رہے گا۔ ہمیشہ حق پر عمل کرو اور اس کے شر میں سے ہے لمبی لمبی خواہش کرنا اس کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو۔

اللہ کو عزیز جانو

(ابوقتادة) عن صفوان الجمال قال: دخل المعلى بن خنيس على أبي عبدالله علیہ السلام يودعه وقد أراد سفراً، فلما ودعه قال: يامعلى اعزز بالله يعززك. قال: بماذا يابن رسول الله؟ قال: يامعلى خف الله تعالى يخف منك كل شئ، يامعلى تحبب الى اخوانك بصلتهم فان الله جعل العطاء محبة والمنع مبغضة، فانتم والله ان تسألوني واعطيكم فتحبوني أحب الي من الا تسألوني فلا أعطيكم فتبغضوني، ومهما اجرى الله عزوجل لكم من شئ على يدي فالمحمود الله تعالى، ولا تبعدون من شكر ما اجرى لكم على يدي۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے صفوان الجمال سے نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے ذکر کیا ہے:
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں معلّی بن خنیس حاضر ہوا، تا کہ وہ آپؑ سے الوداع کرے۔ وہ سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا تھا، جب وہ الوداع کر کے جانے لگا تو اس وقت امام عالی مقامؑ نے ان سے فرمایا: اے معلّی! اللہ تعالیٰ کو عزیز جانو تو اللہ آپ کو عزیز قرار دے گا۔

اس نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! میں کیسے اللہ کو عزیز قرار دوں؟

آپؑ نے فرمایا: اے معلّی! اللہ سے ڈرو گے تو اللہ ہر چیز کو تم سے ڈرائے گا۔

اے معلّی! اپنے بھائیوں کے ساتھ احسان کر کے ان سے محبت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عطا و احسان اور بخشش کو محبت کا سبب قرار دیا ہے اور روکنے کو بُغض کا سبب قرار دیا ہے۔ خدا کی قسم، تم خود دیکھو گے کہ اگر تم لوگ مجھ سے سوال کرو گے میں تم کو عطا کروں گا تو تم مجھ سے اس شخص کی نسبت زیادہ محبت کرو گے اور اگر تم سوال کرو اور میں عطا نہ کروں تو پھر تم مجھ سے بغض رکھو گے۔ ایسے ہی جب خداوند کریم تمہیں کوئی اپنی نعمت عطا کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت آپ لوگوں کو ملے تو اس پر شکر کرنے سے گریز نہ کرنا۔

ہمارے شیعوں کے حقوق ہم پر زیادہ واجب ہیں

(ابو قتادة) عن أبی عبداللهؑ انه قال: حقوق شیعتنا علینا أوجب من حقوقنا علیهم۔ قیل له: وکیف ذٰلك یابن رسولؐ الله؟ فقال: لأنهم یصابون فینا ولا نصاب فیهم۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کے حقوق ہمارے اُوپر زیادہ واجب ہیں بہ نسبت ان حقوق کے جو ہمارے ان پر واجب ہیں۔ آپؑ کی خدمت میں عرض کیا گیا: اے فرزندِ رسولؐ! وہ کیسے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ اس لیے کہ وہ ہماری وجہ سے لوگوں کے طعنوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ ہم ان کی وجہ سے لوگوں کے طعنوں کا نشانہ نہیں بنتے۔

وہی آخرت میں اہل معروف ہوں گے

(ابو قتادة) قال: قال أبوعبداللهؑ : أهل المعروف فی الدنیا هم أهل المعروف فی الآخرة، لأنهم فی الآخرة ترجح لهم الحسنات فیجودون بها علی أهل المعاصی۔
آخر اخبار أبی قتادة۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: جو لوگ دنیا میں اہل معروف (نیکی والے) شمار ہوں گے وہی لوگ آخرت میں بھی اہلِ معروف محسوب ہوں گے، کیونکہ وہ ہی ہیں جن کی نیکیوں کو آخرت میں قبول کیا جائے گا۔ پس ان کو ان نیکیوں کی وجہ سے اہل معاصی پر غلبہ حاصل ہوگا۔

مومن کے لیے موت کا وقت معین نہیں ہے

(أخبرنا) الشیخ المفید أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن محمد الطوسی رضی الله عنه قال: حدثنا الشیخ السعید الوالدؒ قال: أخبرنا أبوعبدالله الحسین بن عبیدالله الغضائری قال: أخبرنا أبومحمد هارون بن موسٰی قال: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا علی بن

الحسين الهمداني قال: حدثنا محمد بن خالد البرقي قال: حدثنا محمد بن سنان عن المفضل بن عمر عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ان الله تعالى لم يجعل للمؤمن أجلًا في الموت يبقيه ما أحب البقاء، فاذا علم منه انه سيأتي بما فيه بوار دينه قبضه اليه مكرماً۔

قال أبوعلي: فذكرت هذا الحديث لأحمد بن علي بن حمزة مولى الطالبين ـ وكان راوية للحديث ـ فحدثني عن الحسين بن أسد الطغاوي عن محمد بن القاسم بن الفضيل بن يسار عن أبيه عن أبي عبدالله عليه السلام انه قال: من يموت بالذنوب أكثر ممن يموت بالآجال، ومن يعيش بالاحسان أكثر ممن يعيش بالاعمار۔

(بحذف اسناد) محمد بن سنان نے مفضل بن عمر سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے مومن کے لیے موت کا وقت معین نہیں کیا، بلکہ جب تک وہ چاہتا ہے، اس کو باقی رکھتا ہے۔ جب خدا کو معلوم ہو جائے کہ اس سے عنقریب ایسی چیز رونما ہونے والی ہے جو اس کے دین کو خراب کر دے گی تو خدا اس مومن کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے۔

ابوعلی نے ذکر کیا ہے: میں نے یہ حدیث احمد بن علی بن حمزہ جو طالبین کا غلام تھا اور اس حدیث کے راویوں میں سے تھا۔ اُس نے حسین بن اسد طغاوی سے اور اس نے محمد بن قاسم بن فضیل بن یسار سے اور اس نے اپنے والد سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے مرتے ہیں، وہ زیادہ ہیں ان لوگوں سے جو اپنے وقت مقرر کے آنے کی وجہ سے مرتے ہیں اور جو لوگ اپنی نیکیوں کی وجہ سے زندہ ہیں وہ ان لوگوں سے زیادہ ہیں، جو اپنی لمبی عمر کی وجہ سے زندہ ہیں (اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گناہوں کی وجہ سے زندگی کم ہوتی ہے اور اس کے بارے میں روایات بھی موجود ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نیک اعمال کی وجہ سے زندگیاں بڑھتی ہیں اور اس کے بارے میں بھی روایات موجود ہیں، مترجم)۔

ابوطالبؑ کی شفاعت سے اللہ تمام لوگوں کو بخش دے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الحسين بن عبيدالله قال: أخبرنا أبومحمد قال: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا على بن الحسين الهمدانى قال: حدثنى محمد بن خالد البرقى قال: حدثنا محمد بن سنان عن المفضل بن عمر عن أبى عبدالله عليه السلام عن آبائه عليهم السلام عن أمير المؤمنين عليه السلام قال: كان ذات يوم جالساً بالرحبة والناس حوله مجتمعون، فقام اليه رجل فقال: ياامیرالمؤمنين انك بالمكان الذى انزلك الله به وأبوك يعذب بالنار؟ فقال له: مه فص الله فاك، والذى بعث محمداً باحق نبيا لو شفع ابى فى كل مذنب على وجه الأرض لشفعه الله تعالى فيهم، أبى يعذب بالنار وابنه قسيم النار۔ ثم قال: والذين بعث محمداً بالحق نبيا ان نور أبى طالب يوم القيامة ليطفى أنوار الخلق الا خمسة أنوار نور محمد ونورى ونور فاطمة ونورى الحسن والحسين ومن ولده من الأئمة ، لأن نوره من نورنا الذى خلقه الله عزوجل من قبل خلق آدم بألفى عام۔

(بحذف اسناد) مفضل بن عمر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے امیر المومنین علی علیہ السلام کے بارے میں نقل کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ایک دن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ایک کشادہ اور گھاس والی جگہ پر تشریف فرما تھے اور لوگ آپؑ کے اردگرد جمع تھے۔ ان لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! خداوند کریم نے آپؑ کو یہ مقام عطا فرمایا، جبکہ آپؑ کے باپ کو جہنم کی آگ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔

امیر المومنین علیؑ نے اس سے فرمایا: زبان بند کر۔ اللہ تیرے چہرے کو ویران و برباد کر دے، مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمدؐ کو برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اگر میرے باپ ابوطالبؑ تمام زمین پر موجود سب گناہگاروں کی شفاعت کر دیں تو اللہ ان سب کو میرے والد کی شفاعت کی وجہ سے بخش دے گا اور جس کا بیٹا خود جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والا

ہو بھلا میرا باپ جہنم میں کیسے جائے گا؟ پھر آپؑ نے فرمایا:
مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمدؐ کو برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، قیامت کے دن میرے والد کا نور تمام محشر والوں کے انوار کو ماند کر دے گا، سوائے پانچ نوروں کے۔ جن میں سے ایک حضرت محمدؐ کا نور اور میرا نور، فاطمہؑ کا نور اور حسنؑ و حسینؑ کا نور اور حسینؑ کی اولاد میں سے باقی ائمہ کے نور، کیونکہ میرے بابا کا نور ہمارے انوار سے ہے اور ہمارا نور وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے خلق فرمایا ہے۔

جو علیؑ کی اتباع کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہے

(وبالاسناد) أخبرنا الحسين بن عبيدالله قال: أخبرنا أبومحمد قال: حدثنا ابن همام قال: حدثنا الحسين بن أحمد المالكي قال: حدثنا محمد ابن عيسىٰ بن عبيد بن يقطين قال: حدثنا أبو أيوب يحيىٰ بن زكريا قال: حدثنا داود بن كثير بن أبي خالد البرقي قال: حدثنا أبو عبدالله علیہ السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الله عزوجل: لولا انى استحى من عبدي المؤمن ما تركت عليه خرقة يتوارى بها، واذا أكملت له الايمان ابتليته بضعف فى قوته وقلة فى رزقه، فان هو حرج اعدت عليه وان صبر باهيت به ملائكتي، ألا وقد جعلت علياً علما للناس فمن تبعه كان هاديا ومن تركه كان ضالًا، لا يحبه الا مؤمن ولا يبغضه الا منافق۔

(بحذف اسناد) جناب داؤد بن کثیر بن ابو خالد البرقی نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنے بندہ مومن سے حیا مانع نہ ہوتا تو میں اس کے جسم کو چھپانے والا لباس بھی اس کے پاس نہ رہنے دیتا اور جب میں اپنے بندۂ مومن کے ایمان کو مکمل کر دیتا ہوں تو میں اس کی جسمانی طاقت کو کم کر دیتا ہوں اور اس کے رزق کو کم کر دیتا ہوں اگر وہ اس کمی سے دل برداشتہ ہو جائے تو میں یہ چیزیں اُسے واپس کر دیتا ہوں اور اگر وہ اس کمی پر جبر کر جائے تو پھر میں اپنے فرشتوں کے سامنے فخر و مباہات کرتا ہوں۔

آگاہ ہو جاؤ! تحقیق! میں نے تمام لوگوں کے لیے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ہدایت کا پرچم قرار دیا ہے۔ جو اس کی اتباع کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جو اس کی نافرمانی اور اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔ علیؑ سے کوئی محبت نہیں رکھے گا مگر وہ جو مومن ہوگا اور اس سے کوئی بغض نہیں رکھے گا مگر وہ جو منافق ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے مومن کو اپنی عظمت وجلالت سے خلق فرمایا ہے

(وبالاسناد) أخبرنا الحسين بن عبداللّٰه قال: أخبرنا أبومحمد قال: أخبرنا ابن همام قال: حدثنا الحسين بن أحمد المالكي قال: حدثنا محمد ابن عيسٰى بن عبيد قال: حدثنا أبو أيوب يحيٰى بن زكريا بن بشر بن محارب ابن اسماعيل بن غنام بن خالد بن زيد بن أبي ايوب الانصاري عن داود ابن كثير الرقي عن أبي عبداللّٰه عليه السلام قال: قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم: ان الله عزّوجلّ خلق المؤمن من عظمة جلاله وقدرته، فمن طعن عليه أورد عليه قوله فقد رد على الله عزّوجلّ۔

(بحذف اسناد) داؤد بن کثیر الرقی نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے مومن کو اپنی جلالت وقدرت کی عظمت سے خلق کیا ہے۔ جو شخص مومن کو طعنہ دے یا اس کے قول کو رد کرے تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے قول کو رد کیا ہے (یعنی اس نے اللہ تعالیٰ کی بات کو قبول نہیں کیا)۔

جتنی بڑی نعمت اتنا ہی بوجھ زیادہ

(وبالاسناد) حدثنا أبو الفتح محمد بن احمد بن أبي الفوارس الحافظ املاءاً في مسجد الرصافة جانب الشرقي ببغداد في ذي القعدة سنة احدى عشرة وأربعمائة قال: حدثنا احمد بن جعفر بن سلم قال: حدثنا الحسن بن عنبر الوشا قال: حدثنا محمد بن الواسطي قال: حدثنا محمد بن معدن العبدي عن نور بن يزيد عن خالد بن معدان عن معاذ بن جبل قال: قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم: ما عظمت نعمة

اللہ علی عبد الا عظمت مؤنة الناس علیه، فمن لم یحتمل تلك المؤنة فقد عرض تلك النعمة للزوال۔

(بحذف اسناد) معاذ بن جبل نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جتنی بڑی اللہ تعالٰی کی نعمت کسی بندے کو ملتی ہے اتنا ہی زیادہ لوگوں کا بوجھ اس بندے پر زیادہ ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس بوجھ کو برداشت نہ کر سکے تو وہ نعمت زائل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

کاش تین چیزوں میں سے ایک ہی میرے لیے ہوتی؟

(وبالاسناد) حدثنا أبوالفتح محمد بن احمد بن أبی الفوارس قال: أخبرنا أبوحامد احمد بن محمد الصائغ قال: حدثنا محمد بن اسحاق السراج قال: حدثنا قتیبة بن سعید قال: حدثنا حاتم عن بکیر بن یسار عن عامر بن سعد عن أبیه قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: لعلی علیه السلام ثلاث فلأن تکون لی واحدة منهن أحب الی من حمر النعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لعلی وخلفه فی بعض مغازیه فقال: یارسولؐ اللہ تخلفنی مع انساء والصبیان؟ فقال رسولؐ اللہ: أما ترضی أن تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی، وسمعته یقول یوم خیبر: لأعطین الرایة رجلا یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله۔ قال: قال فتطاولنا بهذا، قال: ادعوا لی علیاً، فأتی علی أرمد العینین فبصق فی عینیه ودفع الیه الرایة ففتح علیه، ولما نزلت هذه الآیة: ﴿ندع أبنائنا وأبناء کم وأنفسنا وأنفسکم﴾ دعا رسولؐ اللہ علیاً وفاطمة وحسنا وحسیناً علیهم السلام وقال: اللهم هؤلاء أهلی۔

(بحذف اسناد) عامر بن سعد نے اپنے والد سے اور اُس نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تین چیزیں علی علیہ السلام کے لیے ہیں۔ (راوی نے خواہش کی ہے) اے کاش! ان تین چیزوں میں سے اگر ایک بھی میرے لیے ہوتی تو میرے لیے سرخ اونٹ سے بھی زیادہ محبوب تھی۔ سرخ اونٹ (وہ سونا جو اونٹ کے

برابر ہو، اس کو کہا جاتا ہے)۔

① میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے اس وقت فرمایا جب آپؐ ایک جنگ (تبوک) پر جا رہے تھے اور حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ میں اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنایا۔ پس حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا آپؐ مجھے ان عورتوں اور بچوں پر اپنا جانشین بنا کر جا رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا آپؑ راضی نہیں ہیں آپؑ کو میرے ساتھ وہی نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

② میں نے خود رسولؐ خدا سے خیبر کے دن سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

لأعطين الرأية رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله

''میں ضرور کل پرچم اسلام اس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس بندے سے محبت رکھتے ہوں گے''۔

راوی بیان کرتا ہے: ہم گردن اُٹھا اُٹھا کر اس کی جانب دیکھتے رہے، لیکن آپؐ نے فرمایا: علیؑ کو میرے پاس بلاؤ۔ علی علیہ السلام آپؐ کے پاس آئے۔ اس حالت میں کہ آپؑ کی آنکھیں آشوب زدہ تھی۔ پس آپؐ نے علی علیہ السلام کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا۔ اسی وقت آپؑ کی دونوں آنکھیں صحت یاب ہوئیں۔ آپ نے پرچم حضرت علی علیہ السلام کے سپرد فرمایا۔ خیبر آپؑ کے ہاتھوں فتح ہوا۔

③ جب یہ آیت: نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآءَ كُمْ وَاَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ (سورۂ آل عمران، آیت ۶۱) نازل ہوئی۔ پس رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمۃ الزہراؑ اور امام حسن وحسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا:

اللهم هؤلاء اهلى

''اے میرے اللہ! یہ میرے اہل ہیں''۔

یا رسولؐ اللہ! اپنا خلیفہ مقرر فرما دیں

(وبالاسناد) حدثنا أبو منصور السكري قال: حدثنا جدي علي بن عمر قال: حدثنا أبوالفضل عبدالله بن أحمد بن

العباس قال: حدثنا مهنئ ابن یحییٰ قال: حدثنا عبدالرزاق عن أبیه عن مسافر بن مسعود قال لیلة الجن۔ قال لی رسول اللّٰہﷺ: یابن مسعود نعیت الی نفسی۔ فقلت: استخلف یارسولؐ اللّٰہ۔ من؟قلت: أبابکر۔ فأعرض عنی ثم قال: یابن مسعود نعیت الی نفسی۔ قلت: استخلف۔ قال: من؟ قلت: عمر۔ فأعرض عنی ثم قال: یابن مسعود نعیت الی نفسی۔ قلت: استخلف۔ قال: من؟ قلت علیاً۔ قال: أما انهم ان اطاعوه دخلوا الجنة اجمعون اکتعون۔

(بحذف اسناد) مسافر بن مسعود نے روایت کی ہے، ابنِ مسعود بیان کرتا ہے: جنات والی رات رسولؐ خدا نے مجھے اپنی موت کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ میں نے آپؐ کی خدمتو اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ اپنا خلیفہ مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا: کسے؟ میں نے عرض کیا: ابوبکر کو، آپؐ نے اپنا رُخِ انور میری طرف سے موڑ لیا پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابن مسعود! میں اپنے اُوپر خوف محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے پھر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ اپنا خلیفہ مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے پھر فرمایا: کسے؟ میں نے عرض کیا: عمر کو۔ آپؐ نے پھر میری طرف سے منہ موڑ لیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میری موت کی اطلاع دی گئی ہے۔ میں نے پھر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ اپنا خلیفہ مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا: کسے؟ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! علیؑ کو۔ آپؐ نے فرمایا: آگاہ رہو! اگر یہ دنیا والے علیؑ کی اطاعت کرلیں گے تو تمام کے تمام جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

والدین کی طرف دیکھنے کا ثواب

(وبالاسناد) أبومنصور السکری قال: حدثنا جدی قال: حدثنا عیسیٰ بن سلیمان الوراق قال: حدثنا محمد بن حمید قال: حدثنا زافر بن سلیمان قال: حدثنا المسلم بن سعید عن الحکم بن ابان عن عکرمة عن ابن عباس قال: قال رسولؐ اللّٰہ: ما ولد بار نظر فی کل یوم الی أبویه برحمة الا کان له بکل نظرة حجة مبرورة۔ قالوا: یارسولؐ اللّٰہ وان

نظر فی کل یوم مائة نظرة؟ قال: نعم اللّٰہ اکثر و أطیب۔

(بحذف اسناد) جناب ابن عباسؓ نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کوئی ایسا نیک فرزند نہیں ہے جو اپنے ماں اور باپ کی طرف رحمت و محبت کی نظر سے دیکھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو ایک نظر کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اگر چہ وہ دن میں ایک سو مرتبہ اپنے والدین کی طرف نظر کرے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! اللہ اس سے بھی اکثر و بہتر اجر دینے والا ہے۔

سفرِ تبوک سے واپسی پر آپؐ نے فرمایا

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبو منصور السکریق قال: حدثنی جدی علی بن عمر قال: حدثنی العباس ابن یوسف السکلی قال: حدثنا عبیداللّٰہ بن هشام قال: حدثنا محمد بن مصعب القرقسانی قال: حدثنا الهیثم بن حماد عن برید الرقاشی عن أنس بن مالك قال: رجعنا مع رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قافلین من تبوك فقال لی فی بعض الطریق: ألقوا لی الاحلاس والاقتاب، ففعلوا فصعد رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخطب فحمد اللّٰہ وأثنی علیه بما هو أهله، ثم قال: معاشر الناس ما لی اذا ذکر آل ابراهیم علیہ السلام تهللت وجوهکم، واذا ذکر آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کأنما یفقا فی وجوهکم حب الرمان، فو الذی بعثنی بالحق نبیاً لو جاء أحدکم یوم القیامة بأعمال کأمثال الجبال ولم یجئ بولایة علی بن أبی طالب لأکبه اللّٰہ عزوجل فی النار۔

(بحذف اسناد) انس بن مالک نے روایت بیان کی ہے: جب ہم رسولؐ خدا کے ساتھ قافلہ کی شکل میں جنگِ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا: میرے لیے پالانوں اور زینوں کے منبر بناؤ۔ سب نے مل کر آپؐ کے لیے منبر تیار کیا۔ آپؐ اس منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ دیا اور خطبے میں خداوند کریم کی بے مثل حمد وثنا (جس کا وہ خالق مستحق ہے) بجالائے، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! کیا وجہ ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ جب

حضرت ابراہیمؑ کی آل کا تذکرہ تمھارے سامنے کیا جاتا ہے تو تمھارے چہرے کھل اُٹھتے ہیں اور جب تمھارے سامنے آلِ محمدؐ کا تذکرہ ہوتا ہے تو تمھارے چہرے اُتر جاتے ہیں؟ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے اگر تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن تمام پہاڑوں کے وزن کے برابر اعمال کر کے بارگاہِ خدا میں پیش ہو اور اس کے پاس علی بن ابی طالب علیہ السلام کی محبت نہ ہوئی تو خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

فردوس میں ایک چشمہ ہے

(وبالاسناد) حدثنا أبو منصور السكری قال: حدثنی جدی علی ابن عمر قال: حدثنا أبو العباس اسحاق بن مروان القطان قال: حدثنا أبی قال: حدثنا عبيد بن مهران العطار قال: حدثنا يحيیٰ بن عبدالله بن الحسن عن أبيه وعن جعفر بن محمد عليهما السلام عن أبيهما عن جدهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: ان فی الفردوس لعيناً من الشهد وألين من الزبد وابرد من الثلج وأطيب من المسك، فيها طينة خلقنا الله عزوجل منها وخلق منها شيعتنا، فمن لم يكن من تلك الطينة فليس منا ولا من شيعتنا وهی الميثاق الذی أخذ الله عزوجل عليه ولاية علی بن أبی طالب علیه السلام قال عبيد: فذكرت ذٰلك لمحمد بن علی بن الحسين بن علی هذا الحديث فقال: صدقك يحيیٰ بن عبدالله هكذا أخبرنی أبی عن جدی عن النبیؐ۔

(بحذف اسناد) حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے والد اور دادا کے ذریعے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تحقیق! جنت الفردوس میں ایک چشمہ ہے جس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے، مکھن سے زیادہ ملائم، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو گا۔ اُس کی مٹی سے خداوندِ کریم نے ہمیں اور ہمارے شیعوں کو خلق فرمایا ہے۔ جس کی اُس مٹی سے تخلیق نہیں ہوئی، وہ نہ ہمارا ہے اور نہ ہی ہمارے شیعوں میں سے ہے۔ یہ وہی معاہدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا لیا ہے۔ عبید جو اِس روایت کے راویوں میں سے ایک ہے،

وہ بیان کرتا ہے: میں نے اس روایت کو حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی علیہم السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! یحییٰ بن عبداللہ نے جو یہ روایت نقل کی ہے، یہ سچی ہے اور ایسے ہی میرے دادا نے نبی اکرمؐ سے میرے لیے نقل کی ہے۔

امیر المومنینؑ نے خود بیان فرمایا

(وبالاسناد) حدثنا أبومنصور السكری قال: حدثنا جدی علی بن عمر قال: حدثنی محمد بن محمد الباغندی قال: حدثنا ابوثور هاشم بن ناجیة قال: حدثنا عطاء بن مسلم الخفاف قال: سمعت الولید بن یسار یذکر عن عمران بن میثم عن أبیه میثم قال: شهدت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام وهو یجود بنفسه، فسمعته یقول: یاحسن۔ قال الحسن: لبیك یا أبتاه۔ قال: ان اللّٰه تعالٰی أخذ میثاق أبیك۔ وربما قال أعطی میثاقی ومیثاق كل مؤمن ۔ علی بغض كل منافق وفاسق ، وأخذ میثاق كل منافق وفاسق علی بغض أبیك۔

(بحذف اسناد) عطا بن مسلم خفاف نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے ولید بن یسار سے سنا ہے، وہ عمران بن میثم سے نقل کر رہا تھا کہ اُس نے اپنے باپ میثم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس موجود تھا اور میں گواہ ہوں کہ آپؑ اپنی تعریف فرما رہے تھے۔ میں نے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: اے حسنؑ! حضرت امام حسنؑ نے عرض کیا: جی بابا جان! آپؑ نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے والد سے یہ میثاق لیا ہے (اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اللہ نے آپؑ کے والد اور تمام مومنوں سے یہ عہد لیا ہے) کہ میں ہر منافق اور فاسق سے بغض وعداوت رکھوں اور ہر منافق و فاسق سے عہد لیا گیا ہے کہ وہ تیرے باپ سے بغض وعداوت رکھیں۔

مَیں جنت کا شہر ہوں

(وبالاسناد) حدثنا أبومنصور السكری قال: حدثنی جدی علی ابن عمر قال: حدثنا اسحاق بن مروان قال: حدثنا أبی

قال: حدثنا حماد ابن كثير السراج عن أبى خالد عن سعد بن ظريف عن الأصبغ بن نباتة عن على علیہ السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انا مدينة الجنة وأنت بابها ياعلى، كذب من زعم انه يدخلها من غير بابها۔

(بحذف اسناد) اصبغ بن نباتہ نے حضرت علی علیہ السلام سے اور آپؑ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: میں جنت کا شہر ہوں۔ اے علیؑ! آپؑ اس کے دروازے ہیں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ آپؑ سے ہٹ کر اس شہر میں داخل ہو جائے گا۔

یا علیؑ! آپؑ دنیا و آخرت کے سردار ہیں

(وبالاسناد) حدثنا أبومنصور قال: حدثنى جدى على بن عمر قال: حدثنا أبو الأزهر احمد بن الأزهر قال: حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهرى عن عبيدالله بن عبدالله عن ابن عباس قال: قال النبیؐ لعلى: ياعلى أنت سيد فى الدنيا وسيد فى الاخرة، من أحبك فقد أحبنى ومن أحبنى فقد أحب الله، ومن أبغضك فقد ابغضنى ومن أبغضنى فقد أبغض الله عزوجل۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ دنیا اور آخرت میں سردار ہیں۔ جس شخص نے آپؑ سے محبت کی پس اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، اُس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے آپؑ سے عداوت کی، اُس نے میرے ساتھ عداوت کی اور جس نے میرے ساتھ عداوت کی، اُس نے اللہ سے عداوت کی۔

حج کا ثواب

(وبالاسناد) حدثنا محمد بن على بن خشيش بن نصر بن جعفر بن ابراهيم التميمى فى بنى فزارة قال: حدثنا أبوبكر محمد بن أحمد بن على ابن عبدالوهاب الاسفراينى املاء فى المسجد الحرام فى ذى الحجة من سنة ثمان وسبعين

وثلثمائة قال: حدثنا أبو سعيد المنذر بن محمد بن المنذر بهراة قال: حدثنا يوسف بن موسٰى المروزى قال: حدثنا الحسن بن على المغالى أبوعبدالله العينى قال: حدثنا عبدالرزاق قال: أخبرنا مالك عن أبى الزناد عن الاعرج عن أبى هريرة قال: قال رسولؐ الله: اذا كان يوم عرفة غفر الله تعالٰى للحاج الخلص، واذا كان ليلة المزدلفة غفرالله تعالٰى للتجار، واذا كان يوم منى غفر الله للجمالين واذا كان عند جمرة العقبة غفرالله للسؤال، فلا يشهد خلق ذٰلك الموقف ممن قال ﴿لا اله الا الله﴾ الا غفر الله له۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ اپنے خالص دوستوں کو بخش دیتا ہے اور جب مزدلفہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالٰی تاجروں کو بخش دیتا ہے اور جب روزِ منٰی آتا ہے تو اللہ تعالٰی نیکی کرنے والوں کو بخش دیتا ہے اور جب بڑے شیطان کو پتھر مارے جاتے ہیں تو اس وقت اللہ سوال کرنے والوں کو بخش دیتا ہے پس اس مقام پر اللہ کی مخلوق میں سے جو لا الٰہ الا اللہ کہنے والا جمع نہیں ہوگا مگر یہ کہ اللہ تعالٰی اس کو بخش دے گا۔

حقیقی مردہ کون ہے؟

(وبالاسناد) قال: حدثنى الشيخ السعيد الوالدؒ قال: حدثنا محمد بن عل بن خشيش قال: حدثنا أبوبكر محمد بن أحمد بن عبدالوهاب الاسفراينى قال: حدثنا أبوعبدالله محمد بن على بن خالف البلخى قال: حدثنا الحسن بن العلا قال: حدثنا مكى بن ابراهيم عن ابن جريح عن عطا عن ابن عباس قال: قال رسول اللهﷺ : ليس من مات فاستراح بميت انما الميت ميت الاحياء۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جو مر چکا ہے وہ مُردہ نہیں بلکہ وہ تو موت کی وجہ سے راحت حاصل کر چکا ہے۔ مُردہ حقیقتاً وہ زندہ شخص ہیں جو غافل ہیں۔

ابوجہل فرعون سے بھی بدتر تھا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا محمد قال: حدثنا محمد بن علی بن الحسین قال: حدثنا علی بن عبداللّٰہ قال: حدثنا محمد بن اسحاق الضبی قال: حدثنا نصر بن حماد قال: حدثنا سعید عن السندی عن مقسم عن ابن عباسؓ قال: وقف رسولؐ اللّٰہ علی قتلی بدر فقال: جزاکم اللّٰہ من عصابة شراً، لقد کذبتمونی صادقا وخونتم أمیناً، التفت الی أبی جهل بن هشام فقال: ان هذا أعتا علی اللّٰہ من فرعون، ان فرعون لما أیقن بالهلاك وحد اللّٰہ وان هذا لما أیقن بالهلاك دعا باللات والعزیٰ۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ نے روایت کو بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: جب رسولؐ خدا بدر کے دن بدر کے مقتولوں کے سروں پر کھڑے ہوئے تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: خداوند تم کو تمھارے شر کی سزا دے۔ تحقیق! تم نے میرے جیسے صادق نبی کو جھٹلایا ہے اور میرے جیسے امین کے ساتھ خیانت کی ہے۔ پھر آپؐ ابوجہل بن ہشام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ فرعون سے زیادہ اللّٰہ تعالیٰ کا منکر تھا، کیونکہ جب فرعون کو اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا تو اس نے اللّٰہ کی واحدانیت کا اقرار کرلیا، لیکن اس کو جب اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا تو اِس نے تب بھی لات و عزیٰ کو پکارا تھا۔

وہ عمل جو جنت میں لے جائے گا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبواسحاق ابراهیم بن محمد بن أحمد بن عثمان الدینوری نزیل مکة بها قال: حدثنا أبوالقاسم عبداللّٰہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی قال: حدثنا یحیٰی بن عبدالحمید الحمانی قال: حدثنا اسحاق بن سعید عن أبیه عن ابن عباس قال: أتی رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال: ما عمل ان عملت به دخلت الجنة؟ قال: اشتر سقاء جدیداً ثم

اسق فیها حتٰی تخرقها، فانك لا تخرقها حتٰی تبلغ بها عمل الجنة۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! فرمائیں کہ وہ کون سا عمل ہے جس کو میں انجام دوں تا کہ جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: نئی مشک خرید و اور اس کے ذریعے لوگوں کو پانی پلاتے رہو، یہاں تک کہ وہ مشک پھٹ جائے، کیونکہ وہ نہیں پھٹے گی مگر یہ کہ جنت تیرے لیے واجب ہو جائے گی۔

مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبو محمد بن أبی محمد عبدالغنی بن سعید الأزدی المصری الحافظ املاء اً من حفظه فی مسجد الحرام فی ذی الحجة سنة ثمان وسبعین وثلثمائة قال: حدثنا عثمان بن محمد السمرقندی قال: حدثنا محمد بن حماد الطهرانی قال: حدثنا عبدالرزاق عن سفیان الثوری عن ابی معشر عن سعید المقبری عن أبی هریرة عن النبیﷺ انه قال: دعوة المظلوم مستجابة وان كانت من فاجر مخوف علی نفسه۔ قال عبدالرزاق: ثم لقیت أبا معشر فحدثنی به۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ مظلوم فاجر اور اپنے نفس پر خوف زدہ ہی کیوں نہ ہو۔ عبدالرزاق جو کہ اس حدیث کا ایک راوی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب میں ابومعشر سے ملا تو اس نے بھی میرے لیے اس روایت کو رسولؐ خدا سے نقل کیا۔

آلِ محمدؑ کو کھانا کھلانے کا ثواب

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا احمد قال: حدثنا سلیمان بن أحمد الطبرانی

بأصبهان قال: حدثنا عمرو بن ثور الجزامی قال: حدثنا محمد بن یوسف الفریابی قال: حدثنا سفیان الثوری عن عبدالرحمٰن بن القاسم عن أبیه عن عائشة قالت: ما شبع آل محمدؐ ثلاثة أیام تباعا حتٰی لحق باللّٰه عزوجل۔

(بحذفِ اسناد) عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے باپ سے اور اس نے بی بی عائشہ سے نقل کیا ہے کہ بی بی نے بیان کیا ہے: جو شخص تین دن آلِ محمدؐ کو کھانا کھلائے اور ان کی اطاعت بھی کرے تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملاقات کرے گا (یعنی خدا کی رحمت اُس کے شاملِ حال ہوگی)۔

عقیق کی انگوٹھی کا ثواب

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا احمد قال: حدثنا الحسن بن أبی الحسن العسکری بمصر قال: حدثنا الحسین ابن حمید العکی قال: حدثنا زهیر بن عباد الرواسی قال: حدثنا أبوبکر ابن شعیب قال: حدثنا مالك بن أنس عن الزهری عن عمرو بن الشریك عن فاطمة قالت: قال رسول اللّٰهﷺ: ومن تختم بالعقیق لم یزل یری خیراً۔

(بحذفِ اسناد) مالک بن انس نے زہری سے اور اُس نے عمرو بن شریک سے اور اُس نے حضرت فاطمہؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا: جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا وہ ہمیشہ خیر کو پائے گا۔

بزرگوں کا احترام کرو

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا محمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللّٰه قال: حدثنا عبداللّٰه بن محموه قال: حدثنا صخر بن محمد الحاجبی قال: حدثنا اللیث بن سعد عن الزهری عن أنس قال: قال رسول اللّٰهﷺ: بجلو المشائخ فان من اجلال

الله تبجيل المشائخ۔

(بحذف اسناد) لیث بن سعد نے زہری سے اور اُنھوں نے انس سے اور انھوں نے رسولِ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: بزرگوں کی تعظیم واحترام کرو، کیونکہ بزرگوں کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے۔

کھانا کھاتے وقت جوتے اُتاردو

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علي بن خشيش قال: حدثنا أبو اسحاق احمد بن ابراهيم بن أحمد الدينوري بمكة قال: حدثنا عبدالله بن حمدان بن وهب قال: حدثنا أبوسعيد الاشجع قال: حدثنا عقبة بن خالد قال: حدثنا موسى بن محمد بن ابراهيم التميمي عن أبيه عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: اذا أكلتم فاخلعوا نعالكم فانه أروح لأقدامكم۔

(بحذف اسناد) جناب انس بن مالک نے رسولِ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ تو اپنے جوتے اُتاردو، کیونکہ یہ تمھارے قدموں کے لیے راحت بخش ہے۔

جو سب سے پہلے نبی اکرمؐ کے پاس آئے گا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علي بن خشيش قال: حدثنا أبوذر قال: حدثنا عبدالله قال: حدثني الاحمسي قال: حدثني ابن ابي حماد قال: حدثنا محمد بن سلمة عن أبيه عن أبي صادق عن عليم قال: سمعت سلمان يقول: ان أول هذه الأمة وروداً على نبيها أولها اسلاما علي بن أبي طالب عليه السلام، وان خراب هذا البيت على يد رجل من آل فلان۔

(بحذف اسناد) ابوصادق نے علیم سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے خود جنابِ سلمانؓ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نبی اکرمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے والا اور اس دنیا میں سے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والا علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہے۔ تحقیق! اس گھر کو خراب کرنے والا (علیؑ کے گھر کی طرف اشارہ کرکے

فرمایا) فلاں مرد ہوگا جو فلاں کی آل سے ہوگا۔

حسنؑ و حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبوذر قال: حدثنا عبدالله قال: حدثنا الفضل بن یوسف قال: حدثنا مخول قال: حدثنا منصور ۔ یعنی ابن أبی الاسود ۔ عن أبیه عن الشعبی عن الحارث عن علی علیہ السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة۔

(بحذفِ اسناد) حارث نے حضرت علی علیہ السلام سے اور آپؑ نے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: حسن اور حسین علیہما السلام دونوں جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

جس سے محبت کرے گا، اس کے ساتھ محشور ہوگا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبو الحسین یحیٰی بن الحسین بن محمد بن عبدالله بن محمد بن احمد بن عبدالله ابن محمد بن العلاء بن الحسین بن عبدالله بن المغیرة بن العلا بن أبی ربیعة ابن عبدالمطلب بن عبدمناف فی منزله بمدینة الرسول صلی الله علیہ وآلہ وسلم قال: حدثنا أبوطاهر احمد بن عمر المدینی قال: حدثنی یونس بن عبدالأعلی الصوفی قال: حدثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن أنس بن مالك ان رجلا سأل رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الساعة فقال: ما اعددت لها؟ قال: حب الله ورسوله۔ قال: أنت مع من أحببت۔

(بحذفِ اسناد) سفیان بن عیینہ نے زہری سے اور اُس نے انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ ایک مرد رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اُس نے رسولؐ خدا سے قیامت کے بارے میں سوال کیا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا: تو نے قیامت کے دن کے لیے کیا آمادہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میرے پاس خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو

اس کے ساتھ ہوگا، جس سے تو محبت کرتا ہے۔

اپنے چہروں کو خوبصورت بناؤ

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن احمد بن عبدالوهاب قال: حدثنا محمد بن محمد بن يحيٰى قال: حدثنا الحسن بن على قال: حدثنا اللؤلؤى قال: حدثنا شعبة عن أبيه العنبرى عن أنس بن مالك قال: قال رسولُ اللّٰهﷺ: عليكم بالوجوه الملاح والحدق السعود، فان اللّٰه يستحى أن يعذب الوجه المليح بالنار۔

(بحذف اسناد) انس بن مالک نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: رسولؐ خدا نے فرمایا: تم لوگوں پر واجب ہے کہ اپنے چہروں کو خوبصورت اور آنکھوں کو سُرمہ سے سیاہ بناؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ خوبصورت چہرے کو جہنم کا عذاب دینے میں حیا محسوس کرے گا۔

یارسولؐ اللہ! علیؑ آپؐ کے بھائی کیسے ہیں؟

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن على بن خشيش قال: حدثنا أبو الحسن على بن القاسم بن يعقوب بن عيسٰى بن الحسن بن جعفر بن ابراهيم القيسى الخزاز املاءاً فى منزله قال: حدثنا أبوزيد محمد ابن الحسين بن مطاع المسلمى املاءاً قال: حدثنا أبوالعباس أحمد بن حبر القواس خال ابن كردى قال: حدثنا محمد بن سلمة الواسطى قال: حدثنا يزيد بن هارون قال: حدثنا حماد بن سلمة قال: حدثنا ثابت عن أنس بن مالك قال: ركب رسول اللّٰهﷺ ذات يوم بغلته فانطلق الى جبل آل فلان وقال: يا أنس خذ البغلة وانطلق الى موضع كذا وكذا تجد علياً جالساً يسبّح بالحصى فاقرأة منى السلام واحمله على البغلة وآت به الى۔

قال أنس: فذهبت فوجدت علياً عليه السلام كما قال رسولُ اللّٰه، فحملته على البغلة فأتيت به اليه، فلما ان بصر به رسول

اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: السلام علیك یارسولؐ اللّٰه۔ قال: وعلیك السلام یاأبا الحسن فان هذا موضع قد جلس فیه سبعون نبیاً مرسلا ما جلس فیه من الأنبیا أحد الا وأنا خیر منه، وقد جلس فی موضع کل نبی أخ له ما جلس من الاخوة أحد الا وأنت خیر منه۔

قال أنس: فنظرت الی سحابة قد اظلتهما ودنت من رؤوسهما، فمد النبیؐ یده الی السحابة فتناول عنقود عنب فجعله بینه وبین علی وقال: کل یاأخی، فهذه هدیة من اللّٰه تعالٰی الی ثم الیك۔

قال أنس: فقلت یارسولؐ اللّٰه علی أخوك؟ قال نعم علی أخی۔ فقلت یارسولؐ اللّٰه صف علی کیف علی أخوك؟ قال: ان اللّٰه عزوجل خلق ماء تحت العرش قبل أن یخلق آدم بثلاثة آلاف عام، وأسکنه فی لؤلؤة خضراء فی غامض علمه الی أن خلق آدم، فلما ان خلق آدم نقل ذٰلك الماء من اللؤلؤة فأجراه فی صلب آدم الی أن قبضه اللّٰه، ثم نقله الی صلب شیث فلم یزل ذٰلك الماء ینتقل من ظهر الی ظهر حتٰی صار فی صلب عبدالمطلب، ثم شقه اللّٰه عزوجل بنصفین فصار نصفه فی أبی عبداللّٰه بن عبدالمطلب ونصف فی أبی طالب، فأنا من نصف الماء وعلی من النصف الآخر، فعلی أخی فی الدنیا والاخرة، ثم قرأ رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿وهو الذی خلق من الماء بشراً فجعله نسباً وصهراً وکان ربك قدیراً﴾۔

(بحذفِ اسناد) ثابتؒ نے انس بن مالک سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسولؐ خدا اپنے خچر پر سوار ہوئے اور آلِ فلاں کے پہاڑ کی جانب روانہ ہوئے اور مجھے فرمایا: اے انس! میرا یہ خچر لے جاؤ اور فلاں فلاں مقام پر چلے جاؤ۔ وہاں تو علیؑ کو پائے گا جو پتھروں کی تسبیح بنا کر خدا کی تسبیح کر رہے ہوں گے۔ انھیں میرا سلام کہنا اور ان کو اِس خچر پر سوار کر کے میرے پاس لے آنا۔

انس بن مالک نے بیان کیا: میں وہاں گیا۔ جیسا رسولؐ خدا نے بتایا تھا ویسے ہی میں نے وہاں پر علیؑ کو پایا۔ میں نے آپؑ کو خچر پر سوار کیا اور رسولؐ خدا کے پاس لے کر آیا۔ جیسے ہی رسولؐ خدا کی نظر آپؑ پر پڑی تو فوراً آپؐ نے فرمایا: السلام علیک یارسولؐ اللہ! رسولؐ خدا نے فرمایا: علیک السلام یا ابا الحسن! یہ وہ مقام ہے جہاں پر ستر نبی و مرسل بیٹھے ہیں اور انبیا میں سے کوئی اِس مقام پر نہیں بیٹھا مگر یہ کہ میں اس سے افضل و بہتر نہ ہوں اور ہر نبی کا بھائی اِس مقام پر بیٹھا ہے اور کوئی بھائی اِس مقام پر نہیں بیٹھا مگر یہ کہ اے علیؑ! آپ اس سے افضل و بہتر نہ ہوں۔

انس کہتا ہے: میں نے دیکھا کہ ایک بادل ہے جو اِن دونوں پر سایہ فگن ہے اور وہ اِن دونوں کے سروں کے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ رسولؐ خدا نے اپنا دست مبارک اُس بادل کی طرف بڑھایا اور اُس سے انگوروں کا گچھا نکالا اور اُس کو اپنے اور علیؑ کے درمیان قرار دیا اور فرمایا: اے میرے بھائی! کھاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کے لیے ہدیہ ہے۔

انس بیان کرتا ہے: میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! علیؑ آپ کے بھائی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! علیؑ میرا بھائی ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ بیان فرمائیں کہ علیؑ آپؐ کے بھائی کیسے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی تخلیق سے تین ہزار سال پہلے عرش کے نیچے ایک پانی خلق فرمایا اور پھر اُس پانی کو ایک سبز رنگ کے لولو کے موتی میں قرار دیا اور اس کو آدمؑ کی تخلیق تک اپنے علم کی گہرائیوں میں رکھا۔ جب آدمؑ کو خلق فرمایا تو اس پانی کو اس لولو سے نکال کر صلب آدمؑ میں قرار دیا اور جب آدمؑ کی موت کا وقت آیا تو اُس پانی کو صلب شیثؑ میں قرار دیا۔ پھر وہ پانی پاک و طاہر صلبوں سے ہوتا ہوا صلب عبدالمطلب تک آیا۔ پھر اِس کو اللہ تعالیٰ نے دو حصوں میں قرار دیا۔ نصف حصّہ میرے باپ عبداللہؑ بن عبدالمطلب کی صلب میں قرار دیا اور دوسرا نصف حصّہ ابوطالبؑ کی صلب میں قرار دیا۔ پس نصف حصّہ سے میں ہوں اور دوسرے نصف حصّہ سے علیؑ ہیں۔ پس علیؑ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔ پھر آپؐ نے اِس آیت کی تلاوت فرمائی:

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ○ (سورۂ فرقان، آیت ۵۴)

آپؐ کی اُمت اس کو قتل کر دے گی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابن خشيش عن أبي الفضل محمد بن عبيدالله بن المطلب الشيباني قال: حدثنا محمد بن علي بن معمر الكوفي بواسط قال: حدثنا محمد بن الحسين بن أبي الخطاب قال: حدثنا محمد بن أبي عمير ومحمد بن سنان عن هارون بن خارجه عن أبي بصير عن أبي عبدالله علیہ السلام قال: سمعته بين الحسين عند رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ أتاه جبرائيل علیہ السلام فقال: يامحمد أتحبه؟ قال: نعم۔ قال: اما ان امتك ستقتله، فحزن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لذلك حزناً شديدا فقال جبرائيل: أيسرك ان أريك التربة التي يقتل فيها؟ قال: نعم۔ قال: فخسف جبرائيل علیہ السلام ما بين مجلس رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الى كربلا حتیٰ التقت القطعتان هكذا ـ وجمع بين السبابتين ـ فتناول بجناحيه من التربة فناولاها لرسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ثم دحی الأرض من طرف العين، فقال رسولؐ الله: طوبیٰ لك من تربة وطوبى لمن يقتل فيك۔

(بحذف اسناد) ابو بصیرؓ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ سے میں نے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا کے پاس حضرت امام حسین علیہ السلام موجود تھے کہ حضرت جبرائیلؑ آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؑ نے رسولؐ خدا سے عرض کیا: اے محمدؐ! کیا آپؐ اس بچے سے محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیلؑ نے کہا: آگاہ ہو جائیں! آپؐ کی اُمت اِس کو عنقریب قتل کر دے گی۔ رسولؐ خدا اِس خبر کو سن کر انتہائی غمگین اور غمزدہ ہو گئے۔ پھر جناب جبرائیلؑ نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ پسند کرتے ہیں کہ میں آپؐ کو اُس زمین کی مٹی دکھاؤں جس میں اِس بچے کو قتل کیا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! جبرائیلؑ نے رسولؐ خدا کے بیٹھنے کی جگہ سے لے کر کربلا تک کی زمین کے حصے کو نیچے دھنسا دیا اور دونوں ٹکڑوں کو آپس میں ملا دیا (جیسے آپؑ نے دو انگلیوں کو ملا دیا ہو) اُس نے اپنے پروں سے وہاں کی مٹی کو اُٹھایا اور رسولؐ خدا کی خدمت میں پیش کی اور چشم زدن میں زمین کو

واپس اپنی حالت پر پلٹا دیا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: توبہ اس مٹی کے لیے اور توبہ ان لوگوں کے لیے جو اس پر قتل کیے جائیں گے۔

وہ عظیم فرشتہ تھا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابن خشيش قال: حدثنا محمد بن عبدالله قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد أبو العباس الهمدانى قال: حدثنا ابراهيم بن عبدالله الخصاف النحوى قال: حدثنا محمد بن سلمة بن رتبيل قال: حدثنا يونس بن أرقم عن الاعمش عن سالم بن أبى الجعد عن أنس ابن مالك ان عظيماً من عظماء الملائكة استأذن ربه عزوجل فى زيارة النبىﷺ فأذن له، فبينما هو عنده اذ دخل عليه الحسينؑ فقبله النبیؐ وأجلسه فى حجره، فقال له الملك: أتحبه؟ قال: أجل أشد الحب انه ابنى۔ قال له: ان امتك ستقتله۔ قال: اُمتى تقتل ولدى ابنى هذا؟قال: نعم وان شئت اريتك من التربة التى يقتل عليها۔ قال نعم، فأراه تربة حمراء طيبة الريح فقال: اذا صارت هذه التربة دماً عبيطاً فهو علامة قتل ابنك هذا۔ قال سالم بن أبى الجعد: اخبرت ان الملك كان ميكائيلؑ۔

(بحذف اسناد) انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ عظیم فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا، جس نے اپنے پروردگار سے نبی اکرمﷺ کی زیارت کی اجازت طلب کی۔ پس خدا نے اس کو آپؐ کی زیارت کی اجازت عطا فرمائی۔ وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس وقت نبی اکرمؐ کے پاس امام حسینؑ تشریف فرما تھے۔ پس نبی اکرمؐ نے اُن کا بوسہ لیا اور اپنی آغوشِ مبارک میں جگہ دی۔ فرشتے نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ اِس بچے سے محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! میں اِس سے بہت محبت کرتا ہوں کیونکہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اُس فرشتے نے کہا: یارسولؐ اللہ! تحقیق! آپؐ کی اُمت اِس کو عنقریب قتل کر دے گی۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی؟ فرشتے نے کہا: ہاں! کیا آپؐ چاہتے

ہیں کہ وہ مٹی جس میں یہ قتل کیا جائے گا وہ آپؐ کو دکھاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! فرشتے نے سرخ رنگ کی مٹی جس کی خوشبو بہت اچھی تھی آپ کو دکھائی اور کہا: جس وقت یہ مٹی خون ہوجائے گی تو یہ نشانی ہوگی کہ آپؐ کا یہ بیٹا قتل کر دیا گیا ہے۔ سالم بن ابوالجعد نے بتایا کہ وہ فرشتہ جس نے خبر دی تھی، وہ حضرت میکائیلؑ تھے۔

شہادتِ امامؑ پر اُمِ سلمہؓ کا گریہ کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابن خشيش قال: حدثنا محمد بن عبدالله قال: حدثنا علی بن محمد بن مخلد الجعفی من أصل كتابه بالكوفة قال: حدثنا محمد بن سالم بن عبدالرحمٰن الازدی قال: حدثنی غوث بن مبارك الخثعمی قال: حدثنا عمرو بن ثابت عن أبيه عن أبی المقدام عن سعيد بن جبير عن عبدالله بن عباس قال: بينا أنا راقد فی منزلی اذ سمعت صراخاً عظيما عالياً من بيت أم سلمة زوج النبیؐ، فخرجت يتوجه بی قائدی الی منزلها، وأقبل أهل المدينة اليها الرجال والنساء، فلما انتهيت اليها قلت: يا أم المؤمنين ما بالك تصرخين وتغوثنين؟ فلم تجبنی وأقبلت علی النسوة الهاشميات وقالت: يابنات عبدالمطلب اسعدينی وابكين معی فقد قتل والله سيدكن وسيد شباب أهل الجنة، فقد قتل والله سبط رسول الله وريحانته الحسين۔ فقيل: يا أم المؤمنين ومن أين علمت ذلك؟ قالت: رأيت رسول الله ﷺ فی المنام الساعة شعثاً مذعوراً، فسألته عن شأنه ذلك فقال:قتل ابنی الحسين وأهل بيته اليوم فدفنتهم والساعة فرغت من دفنهم۔ قالت: فقمت حتٰی دخلت البيت وانا لا أكاد ان اعقل، فنظرت فاذا بتربة الحسين التی أتی بها جبرئيل من كربلا فقال اذا صارت هذه التربة دماً فقد قتل ابنك واعطانيها النبیؐ فقال اجعلی هذه التربة فی زجاجة ـ أو قال

فی فارورة ۔ ولیکن عندك، فاذا صارت دماً عبیطاً فقد قتل الحسین، فرأیت القارورة الآن وقد صارت دماً عبیطا تفور۔

قال: وأخذت أم سلمة من ذلك الدم فلطخت به وجهها وجعلت ذلك الیوم مأتماً ومناحة علی الحسین علیہ السلام، فجاء ت الرکبان بخبره وانه قد قتل فی ذلك الیوم۔

قال عمرو بن ثابت: قال أبی فدخلت علی أبی جعفر محمد بن علی منزله فسألته عن هذا الحدیث وذکرت له روایة سعید بن جبیر هذا الحدیث عن عبداللّٰہ بن عباس، فقال أبوجعفر: حدثنیه عمر بن أبی سلمة عن امه أُم سلمة۔

قال ابن عباس فی روایة سعید بن جبیر عنه قال: فلما کانت اللیلة رأیت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی منامی أغبر أشعث فذکرت له ذلك وسألته عن شأنه فقال لی: ألم تعلمی انی فرغت من دفن الحسین وأصحابه۔

قال عمر بن أبی المقدام: فحدثنی سدیر عن أبی جعفر ان جبرائیل جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالتربة التی یقتل علیها الحسین علیہ السلام قال أبوجعفر: فهی عندنا۔

(بحذفِ اسناد) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا ہے: میں اپنے گھر میں سویا ہوا تھا کہ حضرت نبی اکرمؐ کی زوجہ محترمہ اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ کے گھر سے میں نے بہت بلند آواز سے چیخ سنی۔ میں اپنے گھر سے نکلا اور ام المؤمنینؓ کے گھر کی طرف متوجہ ہوا جو میرے سامنے تھا۔ مدینہ کے مرد اور عورتیں اُن کے گھر کے سامنے جمع تھے۔ جب میں وہاں پہنچا تو میں نے اُم المومنینؓ سے عرض کیا: اے اُم المومنینؓ! آپؓ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ اس طرح چیخیں مار مار کر رو رہی ہیں اور واویلہ کر رہی ہیں؟

بی بی نے مجھے جواب نہ دیا اور ہاشمی عورتوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے عبدالمطلب کی بیٹیو! مجھے پرسہ دو اور میرے ساتھ مل کر گریہ کرو، کیونکہ تمھارا سردار اور نوجوانانِ جنت کا سردار قتل کر دیا گیا ہے۔ خدا کی قسم، رسولؐ خدا کا سبطِ اصغر اُن کا پھول حسینؑ قتل کر دیا گیا ہے۔

عرض کیا گیا: اے اُم المومنینؓ! آپؓ کو اس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ہے؟ آپؓ

نے فرمایا: میں نے ابھی ابھی رسولؐ خدا کو خواب میں دیکھا ہے کہ جن کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آپؐ غمزدہ تھے۔ میں نے آپؐ سے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ آپؐ نے جواب دیا: اے اُم سلمیٰؓ! میرا بیٹا حسینؑ اور اس کی اہلِ بیت کو آج قتل کر دیا گیا اور میں اُنھیں دفن کر رہا تھا اور ابھی میں ان کے دفن سے فارغ ہوا ہوں۔

''میں اپنے بستر سے اُٹھی اور اپنے کمرے میں گئی۔ میری حالت یہ تھا کہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ میں نے اُس مٹی کو دیکھا جو قبرِ حسینؑ کی تھی (جس کو جبرائیلؑ کربلا سے رسولؐ خدا کے لیے لائے تھے اور فرمایا تھا: جب یہ مٹی خون ہو جائے تو جان لینا کہ آپ کا بیٹا قتل ہو گیا ہے) نبی اکرمؐ نے وہ مٹی مجھے عطا فرمائی تھی۔ آپؐ نے مجھے فرمایا: اِس مٹی کو ایک شیشی میں بند کر کے سنبھالو اور یہ آپؓ کے پاس رہنی چاہیے۔ جب یہ مٹی کھولتا ہوا خون ہو جائے تو اُس دن میرا بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ میں نے ابھی اس شیشی کو دیکھا ہے اور وہ خون ہو چکی ہے جو تازہ ہے اور اُبل رہا ہے۔

عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت اُمِ سلمیٰؓ نے اس خون میں سے کچھ خون لیا اور اُس کو اپنے چہرے پر مل لیا اور اُس دن کو امام حسین علیہ السلام کے لیے ماتم اور گریہ میں گذار دیا۔ پھر ایک مسافر اِس کے بارے میں خبر لے کر آیا کہ واقعی اُسی دن امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا تھا۔

عمرو بن ثابت نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: میرے والد، حضرت ابوجعفر امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؑ سے اِس روایت کے بارے میں سوال کیا کہ اِس روایت کو سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عباس سے نقل کیا ہے۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: میرے لیے یہ حدیث عمر بن ابوسلمیٰ نے اُم المومنین اُمِ سلمیٰؓ سے نقل کی ہے۔

ابنِ عباسؓ نے بیان کیا ہے: روایت میں سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ جب رات ہوئی تو میں نے خواب میں رسولؐ خدا کو دیکھا۔ جن کے بال بکھرے ہوئے تھے اور سر میں خاک تھی اور مَیں نے آپؐ سے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کی یہ حالت کیسے بنی ہے؟ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ میں ابھی ابھی اپنے بیٹے حسینؑ اور اُن کے ساتھیوں کے دفن سے فارغ ہوا ہوں۔

عمر بن ابوالمقدام نے بیان کیا کہ مجھے سدیر نے بیان کیا اور اس نے امام ابوجعفر علیہ السلام سے

نقل کیا ہے کہ آپؐ سے سوال کیا گیا: وہ مٹی جس پر حسینؑ کو قتل کیا گیا، حضرت جبرائیلؑ نبی اکرمؐ کے لیے لے کر آئے تھے، وہ کہاں ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ مٹی ہمارے پاس موجود ہے۔

یارسولؐ اللہ! آج سے پہلے میں نے آپؐ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خنيس عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا هاشم ابن تقية الموصلى الدقاق قال: حدثنا جعفر بن محمد بن جعفر المدائنى الثقفى قال: حدثنا زياد بن عبدالله المكارى عن ليث بن أبى سليم عن جذير أو جدمر بن عبدالله المازنى عن زيد مولى زينب بنت حجش عن زينب بنت حجش قالت: كان رسولؐ الله ذات يوم عندى نائماً فجاء الحسين فجعلت اعلله مخافة أن يوقظ النبىؐ، فغفلت عنه فدخل واتبعته فوجدته وقد قعد على بطن النبىؐ، فوضلع زيبته فى سرة رسولؐ الله فجعل يبول عليه، فأردت أن آخذه عنه فقال رسولؐ الله: دعى ابنى يازينب حتى يفرغ من بوله، فلما فرغ توضأ النبىؐ وقام يصلى، فلما سجد ارتحله الحسين فلبث النبى بحاله حتى نزل، فلما قام عاد الحسين فحمله حتى فرغ من صلاته، فبسط النبىؐ يده وجعل يقول: أدنى أرنى ياجبرئيل۔ فقلت يارسولؐ الله: لقد رأيتك اليوم صنعت شيئا ما رأيتك صنعته قط۔ قال: نعم جاء نى جبرئيل عليه السلام فعزنى فى ابنى الحسين وأخبرنى ان امتى تقتله ، وأتانى بتربة حمراء۔ قال زياد بن عبدالله: انا شككت فى اسم الشيخ جدير أو جدمر بن عبدالله ، وقد اثنى عليه ليث خيراً وذكر من فضله۔

(بحذف اسناد) جذیر یا جدمر بن عبداللہ مازنی نے زینب بنت جحش کے غلام زید سے اور اُس نے خود اُم المومنین زینب بنت جحش سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ایک دن رسولؐ خدا میرے حجرے میں سوئے ہوئے تھے۔ حسینؑ تشریف لائے (یہ آپؑ کے بچپن کا واقعہ ہے)۔ میں نے آپؑ کو روکا، تا کہ نبی اکرمؐ بیدار نہ ہو جائیں۔ اچانک میں آپؑ سے غافل ہو گئی اور

آپؑ رسولؐ خدا کے پاس چلے گئے اور مَیں نے دیکھا کہ آپؑ نبی اکرمؐ کے شکم مبارک پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپؑ رسولؐ خدا کے اُوپر پیشاب کر رہے ہیں۔ میں نے چاہا کہ آپؑ کو پکڑ لوں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے زینب! میرے بیٹے کو رہنے دو۔ اسے پیشاب کرنے دو۔ جب آپؑ پیشاب سے فارغ ہو گئے تو نبی اکرمؐ اُٹھے اور وضو کیا اور نماز ادا کی۔ جب رسولؐ خدا سجدے میں گئے تو حسینؑ آپؐ کی پشت پر سوار ہو گئے۔ نبیؐ اکرم سجدے کی حالت میں رہے یہاں تک کہ حسینؑ خود بخود اُترے۔

جب رسولؐ کھڑے ہو گئے تو حسینؑ واپس آئے۔ آپؐ نے نماز کی حالت میں ہی حسینؑ کو اُٹھایا۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے اپنا ہاتھ دراز فرمایا اور یوں فرما رہے تھے کہ مجھے دکھاؤ، مجھے دکھاؤ، اے جبرائیلؑ! میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جو چیز میں نے آپؐ کو آج کرتے ہوئے دیکھا، وہ آج تک مَیں نے نہیں دیکھا۔ یہ آپؐ کیا کر رہے تھے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! میرے پاس جبرائیلؑ آئے تھے اور اُس نے مجھے میرے اس بیٹے حسینؑ کا پُرسہ دیا ہے اور مجھے بتایا کہ میرے اس بیٹے کو میری اُمت قتل کر دے گی اور وہ میرے لیے ایک سرخ مٹی لے کر آئے ہیں جو انھوں نے مجھے دکھائی ہے۔ (اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ معصوم کا پیشاب بھی پاک ہوتا ہے۔ مترجم)۔

زیاد بن عبداللہ جو اِس روایت کے راویوں میں سے ہے، وہ بیان کرتے ہیں: وہ بزرگوار جنھوں نے میرے لیے یہ روایت نقل کی ہے آیا اُس کا نام جذیر ہے یا جدر بن عبداللہ اس میں مجھے شک ہو گیا ہے اور میں نے اس کی ثنا کی ہے اور اس کو صاحب فضل پایا ہے۔

اُم المومنین عائشہ کی اِس بارے میں روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابن خشيش قال: أخبرنا محمد بن عبدالله قال: حدثنا أبوالخليل العباس بن خليل بن جابر الطائي امام حمص قال: حدثنا محمد بن هاشم البعلبكي قال: حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن داود ابن عيسى الكوفي عن عمارة بن عرقة عن محمد بن ابراهيم التيمي عن أبي سلمة عن عائشة ان رسولؐ الله أجلس حسيناً على فخذه فجعل يقبله، فقال جبرئيل: أتحب ابنك هذا؟ قال:

نعم۔ قال: فان امتك ستقتله بعدك فدمعت عينا رسولؐ الله فقال له: ان شئت أريتك من تربته التى يقتل عليها؟ قال: نعم، فأراه جبرائيلؑ تراباً من تراب الارض التى يقتل عليها وقال: تدعى الطف۔

(بحذف اسناد) محمد بن ابراہیم تیمی نے ابوسلمہ سے اور اس نے اُم المومنین عائشہ سے نقل کیا ہے کہ بی بی نے بیان کیا ہے۔ تحقیق! رسولؐ خدا نے حسینؑ کو اپنی آغوش میں بٹھایا ہوا تھا اور آپؐ اُن کے بوسے لے رہے تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا: اے رسولؐ خدا! کیا آپؐ اپنے اِس بیٹے سے محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: تحقیق! آپؐ کے بعد آپؐ کی اُمت انھیں قتل کردے گی۔ رسولؐ خدا کی دونوں آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جبرائیلؑ نے رسولؐ خدا سے عرض کیا: اگر آپؐ چاہیں تو میں آپؐ کو وہ مٹی دکھا سکتا ہوں، جس پر انھیں شہید کیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں! جبرائیلؑ نے آپؐ کو اُس زمین کی مٹی دیکھائی جس پر حسینؑ کو شہید کیا جائے گا۔ راوی بیان کرتا ہے: اُس زمین کو الطف کہا جاتا ہے۔

قبرِ حسینؑ کو کھودا گیا تو کستوری نکلی

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا محمد بن القاسم بن زكريا المحاربى قال: حدثنا الحسن بن محمد بن عبدالواحد الخزاز قال: حدثنى يوسف بن الكليب المسعودى عن عامر بن كثير عن أبى الجارود قال: حفر عند قبر الحسين عليه السلام عند رأسه وعند رجليه أول ما حفر فأخرج مسك اذفر لم يشكوا فيه۔

(بحذف اسناد) عامر بن کثیر نے ابو جارود سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: امام حسینؑ کی قبر کو سر مبارک کی طرف سے کھودا گیا اور اس سے پہلے قدموں کی جانب سے کھودا گیا تو ایسی عمدہ کستوری برآمد ہوئی جو بہت زیادہ خوشبودار تھی کہ جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو۔

امامؑ کی شہادت کے عوض امامت آپؑ کی نسل میں قرار دی گئی

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبدالله قال:

حدثنا محمد بن محمد بن معقل العجلی القرمیسنی بسهرورد قال: حدثنا مخمد ابن أبی الصهیبان الذهلی قال: حدثنا محمد بن محمد بن أبی نصر البزنطی عن کرام بن عمرو الخثعمی عن محمدبن مسلم قال: سمعت أباجعفر وجعفر ابن محمد علیهما السلام یقولان: ان اللّٰه تعالٰی عرض الحسین علیہ السلام من قتله ان جعل الامامة فی ذریته والشفاء فی تربته واجابة الدعاء عند قبره ولا تعد أیام زائریه جائیا وراجعا من عمره۔

قال محمد بن مسلم: قلت لأبی عبداللّٰه علیہ السلام : هذا الجلال ینال بالحسین علیہ السلام فماله فی نفسه؟ قال: ان اللّٰه تعالٰی الحقه بالنبی فکان معه فی درجته ومنزلته، ثم تلا أبو عبداللّٰه ﴿والذین آمنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان ألحقنا بهم ذریتهم﴾ الایة۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن مسلم نے روایت بیان کی ہے، کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے۔ ان دونوں اماموں نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے حسینؑ کی شہادت کے عوض امامت کو آپؑ کی اولاد میں قرار دیا ہے اور آپؑ کی قبر کی مٹی میں شفا قرار دی ہے اور آپؑ کی قبر کو دعاؤں کے قبول ہونے کی جگہ قرار دیا ہے اور کوئی زمانہ ایسا نہیں ہوگا کہ اس پر زائرین کا آنا اور جانا نہ لگا رہے گا۔

محمد بن مسلم نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یہ وہ عظمت ہے جو امام حسین علیہ السلام کی وجہ سے ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود امام حسین علیہ السلام کو کیا عطا فرمائے گا؟ آپؑ نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو نبی اکرمؐ کے ساتھ ملحق فرمایا ہے اور آپؑ کو نبی اکرمؐ کے ساتھ مقام و منزلت عطا فرمائی ہے۔ پھر آپؑ نے قرآن پاک کی اِس آیت کی تلاوت فرمائی جس میں خدا نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

(سورۂ طور، آیت ۲۱)

"وہ لوگ جو صاحبانِ ایمان ہیں اور اِن کی اولاد ان کی اتباع کرے

تو ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملحق کر دیتے ہیں"۔

قبرِ امام حسینؑ کی مٹی میں ہر بیماری کی شفا ہے

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا حميد بن زياد الدهقان اجازة بخطه فى سنة تسع وثلثمائة قال: حدثنا عبدالله ابن أحمد بن نهيك أبوالعباس الدهقان قال: حدثنا سعيد بن صالح قال: حدثنا الحسن بن على بن أبى المغيرة عن الحارث بن المغيرة البصرى قال: قلت لأبى عبدالله عليه السلام : انى رجل كثير العلل والأمراض وماتركت دواء الا تداويت به فما انتفعت بشئ منه۔ فقال لى: أين أنت عن طين قبر الحسين بن على عليه السلام، فان فيه شفاء من كل داء وأمناً من كل خوف فاذا أخذته فقل هذا الكلام ﴿اللهم انى أسألك بحق هذه الطينة وبحق الملك الذى أخذها وبحق النبى الذى قبضها وبحق الوصى الذى حل فيها صل على محمد وأهل بيته وافعل بى كذا وكذا﴾۔

قال: ثم قال لى أبوعبدالله عليه السلام أما الملك الذى قبضها فهو جبرائيل عليه السلام وأراها النبى صلى الله عليه وآله وسلم، فقال: هذه تربة ابنك الحسين تقتله أُمتك من بعدك، والذى قبضها فهو محمدؐ، واما الوصى الذى حل فيها فهو الحسين عليه السلام والشهداء رضى الله عنهم قلت: قد عرفت جعلت فداك الشفاء من كل داء فكيف الأمن من كل خوف؟ فقال: اذا خفت سلطاناً أو غير سلطان فلا تخرجن من منزلك الا ومعك من طين قبرالحسين عليه السلام فتقول: ﴿اللهم انى أخذته من قبر وليك وابن وليك فاجعله لى أمناً وحرزاً لما أخاف وما لا اخاف﴾ فانه قد يرد ما لا يخاف۔ قال الحارث بن المغيرة: فأخذت كما أمرنى وقلت ما قال لى فصح جسمى وكان لى

أماناً من كل ما خفت وما لم أخف كما قال أبو عبدالله علیہ السلام،
فما رأيت مع ذٰلك بحمد الله مكروها ولا محذورا۔

(بحذف اسناد) جناب حارث بن مغیرہ بصری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے مولاؑ! میں ایک ایسا شخص ہوں جس کو بہت سی بیماریاں لاحق ہیں اور میں نے کوئی دوا نہیں چھوڑی جس سے میں نے اپنا علاج کرنے کی کوشش نہ کی ہو لیکن مجھے کسی چیز سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ آپؑ نے مجھے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیوں قبرِ امام حسین علیہ السلام کی مٹی کو استعمال نہیں کرتے؟ اس مٹی میں ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر خوف کے لیے امن ہے۔ جب کوئی اس مٹی کو استعمال کرنے کے لیے ہاتھ میں لے تو یوں دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الطِّيْنَةِ وَ بِحَقِّ الْمُلْكِ الَّذِیْ اَخَذَهَا وَبِحَقِّ النَّبِيِّ الَّذِیْ قَبَضَهَا وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِیْ حَلَّ فِيْهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَافْعَلْ بِیْ كَذَا وَكَذَا

"اے میرے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس مٹی کے حق کے واسطے سے اور اس فرشتے کے حق کے واسطے سے (جس نے اِس کو اُٹھایا) اور اس نبی کے واسطے سے جس نے اِس کو اپنے قبضہ میں رکھا اور اُس وصی کے حق کے واسطے سے جو اِس میں مدفون ہے تو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود نازل فرما اور میرے ساتھ ایسے ایسے کر (ایسے ایسے کی جگہ اپنی حاجت پیش کرے)"۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: وہ فرشتہ جس نے اس کو اُٹھایا وہ جبرائیلؑ تھے اور اُنہوں نے نبی اکرمؐ کو دکھایا۔ پس فرمایا: یارسولؐ اللہ! یہ آپؐ کے بیٹے حسینؑ کی قبر کی مٹی ہے۔ جسے آپؐ کے بعد آپؐ کی اُمت شہید کر دے گی اور وہ نبی جس نے اس کو اپنے قبضہ میں لیا، وہ حضرت محمد رسولؐ خدا ہیں اور وہ وصی جو اِس میں مدفون ہیں، وہ حسینؑ اور دوسرے شہدا ہیں۔ میں نے عرض کیا: یہ میں جان چکا ہوں کہ یہ مٹی ہر بیماری کے لیے شفا ہے لیکن ہر خوف کے لیے یہ باعثِ امن کیسے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تجھے کسی بادشاہ یا کسی دوسرے شخص سے خوف ہو تو جب بھی تو اپنے گھر سے باہر جائے تو یہ قبرِ حسینؑ کی مٹی تیرے پاس ہونی چاہیے اور تجھے یوں دعا کرنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَخَذْتُهٗ مِنْ قَبْرِ وَلِیِّكَ وَ ابْنِ وَلِیِّكَ فَاجْعَلْهُ لِیْ اَمْنًا وَحِرْزًا لِمَا اُخَافُ وَمَالَا اُخَافُ

"اے میرے اللہ! میں نے اس مٹی کو تیرے ولی اور ولی کے بیٹے کی قبر سے اُٹھایا ہے۔ پس تو اس مٹی کو میرے لیے باعثِ امن اور ڈھال قرار دے، جس سے مجھے خوف ہے یا جس سے مجھے خوف نہیں ہے"۔

حارث بن مغیرہ نے بیان کیا ہے: جس طرح امامؑ نے مجھے مٹی اخذ کرنے کا حکم دیا تھا میں نے ویسے ہی اس کو اخذ کیا اور جیسے آپؑ نے دعا بیان فرمائی تھی، ویسے ہی میں نے دعا پڑھی، تو میرا جسم تندرست ہو گیا اور مجھے ہر خوف سے امن حاصل ہو گیا جیسا کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ اس مٹی کے ساتھ میں نے بحمداللہ کسی مکروہ چیز کو نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی ڈراونی چیز کو دیکھا ہے (لیکن شرط یہ ہے کہ عقیدہ کمزور نہیں ہونا چاہیے۔ مترجم)۔

ایک اور روایت

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبدالله قال: حدثني محمد بن محمد بن مغفل القرميسني العجلي قال: حدثنا ابراهيم ابن احاق النهاوندي الاحمري قال: حدثنا حماد بن عبدالله بن الحماد الانصاري عن زيد بن أبي اسامة قال: كنت في جماعة من عصابتنا بحضرة سيدنا الصادق، فأقبل علينا أبوعبدالله عليه السلام فقال: ان الله تعالى جعل تربة جدي الحسين عليه السلام شفاءاً من كل داء وأماناً من كل خوف، فاذا تناولها أحدكم فليقبلها وليضعها على عينيه وليمرها على سائر جسده وليقل ﴿اللهم بحق هذه التربة وبحق من حل بها ويوري فيها وبحق أبيه وامه وأخيه والائمة من ولده وبحق الملائكة الحافين به الا جعلتها شفاء من كل داء وبرءاً من كل مرض ونجاة من كل آفة وحرزاً مما اخاف وأحذر﴾ ثم يستعملها۔

قال أبواسامة: فاني استعملتها من دهري الاطول كما قال

ووصف أبوعبدالله فما رأيت بحمد الله مكروهًا۔

(بحذف اسناد) حماد بن عبداللہ بن حماد انصاری نے زید بن ابو اسامہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک جماعت میں موجود تھا جو حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کے لیے آپؑ کے دولت سرا پر موجود تھی۔ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے میرے دادا حسینؑ کی قبر کی مٹی کو ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر خوف کے لیے امن کا باعث قرار دیا ہے۔ جب تم میں سے کوئی اُس کو اُٹھائے تو اُس کو بوسہ دے اور اس کو آنکھوں سے لگائے اور پھر سارے جسم پر ملے اور یوں دعا کرے:

اللهم بحق هذه التربة وبحق من حل بها ويورى فيها وبحق ابيه و امه واخيه والائمة من ولده وبحق الملائكة الحافين به الا جعلتها شفاء من كل داء و براءً من كل مرض ونجاة من كل آفة و حرزا ما اخاف واحذر

''اے میرے اللہ! تجھے اس قبر کا واسطہ اور اُس کے حق کا واسطہ جو اس میں دفن ہے اور جو اس میں پوشیدہ ہے، اور اس کے باپ اور اس کی ماں اور اس کے بھائی اور اس کی اولاد میں سے باقی آئمہ کے حق کا واسطہ، اور وہ ملائکہ جو اُس کو گھیرے ہوئے ہیں، ان کے حق کا واسطہ، اِس کو تو نے ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر مرض سے برأت اور ہر آفت سے نجات اور ہر اُس چیز کے لیے جو مجھے خوف زدہ کرے یا خوف زدہ نہ کرے، اُس کے لیے ڈھال قرار دے، اور پھر اس مٹی کو استعمال کرو''۔

ابو اسامہ نے بیان کیا ہے: میں اس مٹی کو ایک طویل زمانہ تک استعمال کرتا رہا ہوں۔ جیسا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کیا تھا، بحمد اللہ میں نے کوئی مکروہ نہیں دیکھا۔

ہر قسم کی مٹی کا کھانا حرام ہے

(وعن الشيخ المفيد) أبي علي الحسن بن محمد الطوسي قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا أبي خنيس عن محمد بن عبدالله قال: حدثني احمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال: حدثنا علي بن الحسن ابن علي بن

• فضال قال: حدثنا جعفر بن ابراهیم بن ناجية قال: حدثنا سعد بن سعد الاشعری عن أبی الحسن الرضاعلیہ السلام قال: سألته عن الطين الذی يوكل ياكله الناس؟ فقال: كل طين حرام كالميتة والدم وما اهل لغيرالله به ما خلا طين قبرالحسين علیہ السلام فانه شفاء من كل داء۔

سعد بن سعد الاشعری نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے: میں نے امامؑ سے مٹی کے بارے میں سوال کیا کہ کیا مٹی کھائی جاتی ہے جس کو لوگ کھاتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: تمام قسم کی مٹی حرام ہے جیسے مردار، خون اور وہ ذبح شدہ حلال جانور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، حرام ہیں۔ سوائے حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی کے، اُس کو کھانا جائز ہے کیونکہ اُس میں ہر بیماری کے لیے شفا موجود ہے۔

خاکِ شفاء کی توہین کرنے والے کی بیماری دوبارہ لوٹ آئی

(وعنه) عن شيخه رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا عمر بن الحسين بن علی بن مالك القاضی الشيبانی ببغداد قال: حدثنا المنذر بن محمد القابوسی قال: حدثنا الحسين بن محمد ابوعبدالله الازدی قال: حدثنا أبی قال: صليت فی جامع المدينة والی جانبی رجلان على أحدهماثياب السفر، فقال أحدهما لصاحبه: يافلان أما علمت ان طين قبرالحسين علیہ السلام شفاء من كل داء، وذٰلك انه كان بی وجع الجوف فتعالجت بكل دواء فلم أجد فيه عافية وخفت على نفسی وأيست منها، وكانت عندنا امرأة من أهل الكوفة عجوز كبيرة، فدخلت علی وأنا فی أشد ما بی من العلة، فقالت لی: ياسلم ما أرى علتك كل يوم الا زائدة؟ فقلت لها: نعم۔ قالت: فهل لك أن اعالجك فتبرأ باذن الله عزوجل؟ فقلت لها: ما أنا الی شئ أحوج منی الی هذا، فسقتنی ماء فی قدح فسكتت عنی العلة وبرأت حتىٰ كأن لم اتكن بی علة قط، فلما كان بعد

أشهر دخلت على العجوز فقلت: لها: باللّٰه عليك ياسلمة ـ وكان اسمها سلمة ـ بماذا داويتنى؟ فقالت: بواحدة مما فى هذه السبحة ـ من سبحة كانت فى يدها ـ فقلت: وما هذه السبحة؟ فقالت: انها من طين قبرالحسينؑ ـ فقلت لها: يارافضية داويتنى بطين قبر الحسين، فخرجت من عندى مغضبة ورجعت واللّٰه علتى كأشد ما كانت وأنا اقاسى منها الجهد والبلاء، وقد واللّٰه خشيت على نفسى، ثم أذن المؤذن فقاما يصليان وغابا عنى۔

(بحذف اسناد) حسین بن محمد ابوعبداللہ ازدی نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے، انھوں نے ذکر کیا: میں مدینہ کی جامع مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا۔ میری ایک جانب دو شخص موجود تھے۔ جن میں سے ایک کے لباس سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ سفر سے واپس آیا ہے۔ اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اے فلاں! تو نہیں جانتا کہ امام حسین بن علی علیہ السلام کی قبر کی مٹی میں ہر بیماری کی شفا موجود ہے۔ اِس لیے کہ مجھے پیٹ کی ایک بیماری تھی۔ میں نے ہر طرح کا علاج کیا لیکن کسی دواء سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مَیں ڈرنے لگا اور اِس کے علاج سے نا امید ہو چکا تھا۔ ہمارے نزدیک کوفہ کی ایک بوڑھی عورت رہتی تھی۔ وہ میرے گھر آئی۔ میں اُس وقت شدت تکلیف سے پریشان تھا۔

اُس بوڑھی عورت نے مجھ سے کہا: اے سالم! کیا وجہ ہے میں دیکھ رہی ہوں کہ تیری بیماری روز بہ روز بڑھتی جا رہی ہے ختم نہیں ہو رہی؟ میں نے اُس سے کہا: ہاں! اُس نے کہا: کیا میں تیرا علاج کروں؟ حکم خدا سے تو ضرور ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نے کہا: اِس سے زیادہ مجھے اور کیا چاہیے۔ پس اُس نے مجھے ایسا پانی پلایا جس میں کوئی چیز ملی ہوئی تھی۔ جیسے ہی میں نے وہ پانی پیا تو مجھے سکون ملا اور کچھ دیر بعد میں بالکل ٹھیک ہو گیا گویا کہ میں بیمار تھا ہی نہیں۔ پس جب ایک ماہ کے بعد وہ بوڑھی عورت دوبارہ ہمارے ہاں آئی تو میں نے اس سے کہا: اے سلمہ! (یعنی اس کا نام سلمہ تھا) آپ کو خدا کی قسم، مجھے ضرور بتائیں کہ کس دوائی سے آپ نے میرا علاج کیا ہے؟ اُس نے کہا: میں نے ایسی ایک دوائی سے جو اس تھیلی میں ہے اور اُس وقت اُس کے ہاتھ میں ایک تھیلی موجود تھی۔ میں نے کہا: اس میں کیا ہے؟ اُس نے کہا: اس میں امام حسین ابن علی علیہ السلام کی قبر اطہر کی مٹی ہے۔

میں نے کہا: اے رافضیہ! کیا تو نے میرا علاج حسینؑ کی قبر کی مٹی سے کیا ہے؟ پس وہ میرے گھر سے غضب ناک حالت میں باہر چلی گئی۔ خدا کی قسم، اُس وقت میری بیماری لوٹ آئی اور میں اُس کی سختی اور شدت کا پہلے سے مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ خدا کی قسم، میں اپنے فعل پر ڈرتا ہوں۔ پھر مؤذن نے اذان دی پس اُن دونوں نے نماز ادا کی اور وہ دونوں وہاں سے غائب ہو گئے۔

خاکِ شفا کی توہین کرنے کی سزا

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش قال: حدثني محمد بن عبدالله قال: حدثني الفضل بن محمد بن أبي طاهر الكاتب قال: حدثنا أبو عبدالله محمد ابن موسٰى السريعي الكاتب قال: حدثني أبي موسٰى بن عبدالعزيز قال: لقيني يوحنا بن سراقيون النصراني المتطبب في شارع أبي أحمد فاستوقفني وقال لي: بحق نبيك ودينك من هذا الذي يزور قبره قوم منكم بناحية قصر ابن هبيرة من هو من أصحاب نبيكم؟ قلت: ليس هو من أصحابه هو ابن بنته، فما دعاك الى المسألة عنه؟ فقال: له عندي حديث طريف۔ فقلت: حدثني به۔ فقال: وجه الى سابور الكبير الخادم الرشيدي في الليل فصرت اليه فقال لي: تعال معي، فمضى وأنا معه حتٰى دخلنا على موسٰى ابن عيسٰى الهاشمي فوجدناه زائل العقل متكأً على وسادة، واذا بين يديه طست فيه حشو جوفه، وكان الرشيد استحضره من الكوفة، فأقبل سابور على خادم كان من خاصة موسٰى فقال له: ويحك ما خبره؟ فقال له: أخبرك انه كان من ساعة جالساً وحوله ندماؤه وهو من أصح الناس جسماً وأطيبهم نفساً، اذجرى ذكر الحسين بن علي عليه السلام قال يوحنا هذا الذي سألتك عنه؟ فقال موسٰى: ان الرافضة لتغلوا فيه حتٰى انهم فيما عرفت يجعلون تربته دواء يتداوون به۔ فقال له رجل من بني هاشم كان حاضراً: قد كانت بي علة غليظة فتعالجت بها

بکل علاج فما نفعنی حتّٰی وصف لی کاتبی ان آخذ من هذه التربة، فأخذتها فنفعنی الله بها وزال عنی ما کنت أجده۔

قال: فبقی عندك منها شي؟ قال: نعم۔ فوجه فجاء منها بقطعة فناولهاموسٰی بن عیسٰی فأخذها موسٰی فاستدخلها دبره استهزاءاً بمن یداوی بها واحتقاراً وتصغرا لهذا الرجل الذی هذه تربته ۔ یعنی الحسین علیہ السلام ۔ فما هو الا ان استدخلها دبره حتّٰی صاح النار النار الطست الطست، فجئناه بالطست فأخرج فیها ما تریٰ، فانصرف الندماء وصار المجلس مأتماً ، فأقبل علی سابور فقال: انظر هل لك فیه حیلة؟ فدعوت بشمعة فنظرت فاذا کبده وطعاله ورئته وفؤاده خرج منه فی الطست، فنظرت الی أمر عظیم فقلت: ما لأحد فی هذا صنع الا أن یکون لعیسٰی الذی کان یحیی الموت۔ فقال لی سابور: صدقت ولکن کن ههنا فی الدار الی أن یتبین ما یکون من أمره فبت عندهم وهو بتلك الحال ما رفع رأسه ، فمات وقت السحر۔

قال محمد بن موسٰی : قال لی موسٰی بن سریع: کان یوحنا یزور قبر الحسین وهو علی دینه، ثم أسلم بعد هذا وحسن اسلامه۔

(بحذفِ اسناد) ابوموسیٰ بن عبدالعزیز نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: یوحنا بن سراقیون نصرانی (جو ایک حکیم وطبیب تھا) مجھے ابواحمد روڈ پر ملا۔ اُس نے مجھے روک لیا اور مجھ سے کہا: میں آپ کو آپ کے نبیؐ اور آپ کے دین کا واسطہ دیتا ہوں یہ بتائیں کہ یہ شخصیت کون ہے، جس کی قبر کی تم مسلمان قوم زیارت کرتے ہو؟ جو ابن ہبیرہ کے محل کی جانب ہے۔ کیا وہ تمھارے نبی کے اصحاب میں سے ہے؟

میں نے عرض کیا: ہمارے نبیؐ کا صحابی نہیں ہے بلکہ وہ ہمارے نبیؐ کی دختر کا فرزند ہے۔ لیکن آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں؟

اُس نے کہا: کیونکہ اُس کے متعلق میرے پاس ایک عمدہ بات ہے۔ میں نے کہا: آپ وہ بات میرے سامنے بیان کریں۔

اُس شخص نے کہا: آج رات رشید کا خادم جس کا نام سابور کبیر ہے، وہ میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ رشید آپ کو بلا رہا ہے آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں اُس کے ساتھ گیا۔ یہاں تک کہ ہم موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی کے گھر میں داخل ہوئے۔ ہم نے اُس کو اِس حالت میں دیکھا کہ اُس کی عقل زائل ہو چکی ہے اور وہ تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے ہے اور اُس کے سامنے طشت ہے، جس میں اس کے پیٹ کی انتڑیاں موجود ہیں اور رشید اُسے کوفہ سے لے کر آیا تھا۔ سابور اُس کے خادم خاص کی طرف متوجہ ہوا، اور اُس سے کہا: افسوس ہے تجھ پر اس کے متعلق بتاؤ کہ اِس کو کیا ہوا تھا؟

اُس نے کہا: اس کے بارے میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ ایک گھنٹہ پہلے یہ بالکل تندرست تھا اور اس کے ساتھ شراب پینے والے اِس کے اردگرد موجود تھے اور یہ اُن میں سب سے زیادہ صحت مند تھا۔ اس دوران حسین ابن علی علیہ السلام کا تذکرہ شروع ہوا۔ یوحنا نے کہا: کیا یہ وہی حسینؑ ہے جس کے بارے میں مَیں نے آپ سے سوال کیا تھا؟ موسیٰ نے کہا: ہاں! یہ رافضی شیعہ اُس کے بارے میں بہت زیادہ غلو کرتے ہیں حتیٰ کہ اِن کا اس کے بارے میں گمان ہے کہ اُس کی قبر کی مٹی سے تمام بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔

اِس دوران ایک آدمی جو ہاشمی خاندان میں سے تھا اُس نے کہا: ہاں! ایسے ہی ہے۔ مجھے ایک بیماری تھی جس کا میں نے ہر ممکن علاج کیا لیکن مجھے کسی علاج سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا، یہاں تک کہ میرے سکریٹری نے مجھ سے کہا: میں قبرِ حسینؑ کی مٹی میں سے کچھ لاؤں۔ میں نے اُس سے کچھ مٹی لی اور اُس کو کھایا تو خداوندِ کریم نے مجھے اس کے ذریعے فائدہ دیا اور میری بیماری ختم ہو گئی۔ گویا کہ مجھے اصلاً کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ موسیٰ نے اس سے کہا: کیا تیرے پاس اس مٹی میں سے بچی ہوئی مٹی ہے؟ اُس آدمی نے کہا: ہاں! وہ گیا اور اُس میں سے مٹی کا ایک ٹکڑا لے کر آیا۔ موسیٰ بن عیسیٰ نے اس کو پکڑا اور پکڑنے کے بعد اُس مٹی کو جس سے لوگ علاج کیا کرتے تھے، اس کی توہین کرنے کی خاطر اُس کو اپنی دبر (پیٹھ) میں داخل کر دیا اور اِس کام سے وہ اُس مٹی اور خود اس ہستی (امام حسین علیہ السلام کہ جس کی قبر کی مٹی تھی) کی توہین اور تحقیر کرنا چاہتا تھا۔ ابھی مٹی کو دبر میں لیے کچھ ہی دیر گزری کہ اس نے چلانا شروع کر دیا۔ آگ آگ میں جل گیا۔ میرے شکم میں آگ ہے۔ طشت، طشت لے کر آؤ۔ ہم طشت لے کر آئے تو اس

کے پیٹ سے یہ کچھ نکلا جو آپ اس طشت میں دیکھ رہے ہیں۔ جیسے ہی اس کی یہ حالت ہوئی تو سارے ساتھی اس سے دور ہو گئے اور وہ محفل جو خوشی کی تھی وہ ماتم وغم کی محفل بن گئی۔

سابور میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا: آپ اس کو دیکھیں کہ کیا اس کا علاج آپ کے پاس ہے؟ آپ کی نظر میں اس کا علاج ممکن ہے؟ میں نے ایک شمع منگوائی اور دیکھا کہ اُس کا جگر، اُس کا دل اور اس کی انتڑیاں، سب کچھ اس طشت میں باہر آ چکی ہیں۔ میں نے اس کو بہت عظیم معاملہ قرار دیا اور کہا: اِس کے بارے میں دنیا کا کوئی حکیم وطبیب کچھ نہیں کر سکتا مگر یہ کہ مردوں کو زندہ کرنے والے عیسیٰ آ جائیں۔ سابور نے مجھ سے کہا: آپ نے سچ کہا ہے لیکن آپ آج اِسی گھر میں رہیں تا کہ اِس کا معاملہ حل ہو جائے۔ میں وہاں پر ہی ٹھہر گیا اور میں دیکھتا رہا کہ وہ اسی حالت میں رہا اور اس نے اپنا سر تک نہیں ہلایا اور وہ سحری کے وقت مر گیا۔

محمد بن موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ موسیٰ بن سریع نے بیان کیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد وہ یوحنا ہمیشہ قبرِ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کیا کرتا تھا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

موسیٰ بن عیسیٰ کی دشمنی کا ایک واقعہ

(وعنه) قال: حدثني شيخي رحمه الله قال: أخبرنا ابن خنبس عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا ابوالطيب علي بن محمد بن مخلد الجعفي الدهان بالكوفة قال: حدثنا احمد بن ميثم بن أبي نعم قال: حدثنا يحيٰى ابن عبدالحميد الجماني املاء علي في منزله قال: خرجت أيام ولاية موسٰى ابن عيسٰى الهاشمي في الكوفة من منزلي فلقيني أبوبكر بن عياش فقال لي: امض بنا يايحيٰى الى هذا، فلم أدر من يعني وكنت أجِل أبابكر عن مراجعة، وكان راكباً حماراً فجعل يسير عليه وأنا امشي مع ركابه، فلما صرنا عند الدار المعروفة بدار عبدالله بن حازم التفت الي فقال لي: يابن الجماني انما جررتك معي وحشمتك معي ان تمشي خلفي لأسمعك ما أقول لهذا الطاغية۔ قال: فقلت من هو يا أبابكر؟ قال: هذا الفاجر الكافر موسٰى بن عيسٰى،

فسکت عنه ومضى وأنا أتبعه حتّٰى اذا صرنا الى باب موسٰى بن عيسٰى وبصر به الحاجب وتبينه، وكان الناس ينزلون عند الرحبة فلم ينزل أبوبكر هناك، وكان عليه يومئذ قميص وأزار وهو محلول الازار۔

قال: فدخل على حمار وناداني تعالٰى يابن الجماني، فمنعني الحاجب فزجره أبوبكر وقال له: أتمنعه يافاعل وهو معي، فتركني فما زال يسير على حماره حتّٰى دخل الابواب فبصرينا موسٰى وهو قاعد في صدر الايوان على سريره ويجنبي السرير رجال متسلحون وكذلك يصنعون، فلما ان رآه موسٰى رحب به وقربه وأقعده على سريره ومنعت أنا حين وصلت الى الأيوان ان أتجاوزه ، فلما استقر أبوبكر على السرير التفت فرآني حيث أنا واقف، فناداني، تعال ويحك، فصرت اليه ونعلي في رجلي وعلي قميص وأزار فأجلسني بين يديه، فالتفت اليه موسٰى فقال: هذا رجل تكلمنا فيه؟ قال: لا ولكني جئت به شاهداً عليك۔ قال: فيماذا؟ قال: اني رأيتك وما صنعت بهذا القبر۔ قال: أي قبر؟ قال: قبرالحسين بن علی ابن فاطمة بنت رسولؐ اللّٰه۔

وكان موسٰى قد وجه اليه من كربه وكرب جميع أرض الحائر وحرثها وزرع الزرع فيها، فانتفخ موسٰى حتّٰى كاد أن يتقد ثم قال: وما أنت وذا؟ قال: اسمع حتّٰى أخبرك، علم اني رأيت في منامي كأني خرجت الى قومي بني غاضرة، فلما صرت بقنطرة الكوفة اعرضني خنازير عشرة تريدني، فأعانني اللّٰه برجل كنت أعرفه من بني أسد فدفعها عني، فمضيت لوجهي، فلما صرت الى ساهي ضللت الطريق، فرأيت هناك عجوزاً فقالت لي: أين تريد أيها الشيخ؟ قلت: اريد الغاضرية۔ قالت لي: تنظر هذا الوادي فانك اذا أتيت

آخره اتضح لك الطريق، فمضيت ففعلت ذٰلك فلما صرت الى نينوا اذا أنا شيخ كبير جالس هناك فقلت: من أين أنت أيها الشيخ؟ فقال لى: أنا من أهل هذه القرية. فقلت: تعد من السنين؟ فقال: ما احفظ ما مضى من سنى عمرى ولكن أبعد ذكرى انى رأيت الحسين ابن على عليهما السلام ومن كان معه من أهله ومن تبعه يمنعون الماء الذى تراه ولا يمنع الكلاب ولا الوحوش شربه، فاستعظمت ذٰلك وقلت له : ويحك أنت رأيت هذا؟ قال: أى والذى سمك السماء لقد رأيت هذا أيها الشيخ وعاينته وانك واصحابك هم الذين يعينون على ما قد رأينا مما اقرح عيون المسلمين ان كان فى الدنيا مسلم. فقلت: ويحك وما هو؟ قال: حيث لم تنكروا ما اجرى سلطانكم اليه. قلت: ما أجرى اليه؟ قال: أيكرب قبر ابن النبىّ ويحرث أرضه؟ قلت: وأين القبر؟ قال: ها هو ذا أنت واقف فى أرضه، فأما القبر فقد عمى عن ان يعرف موضعه.

قال أبوبكر بن عياش: وما كنت رأيت القبر قبل ذٰلك الوقت قط ولا أتيته فى طول عمرى، فقلت: من لى بمعرفته؟ فمضى معى الشيخ حتٰى وقف لى على حير له باب وآذن واذا جماعة كثيرة على الباب فقلت للاذن: أريد الدخول على ابن رسولؐ اللّٰه. فقال: لا تقدر على الوصول فى هذا الوقت. قلت: ولم؟ قال: هذا وقت زيارة ابراهيم خليل اللّٰه ومحمد رسول اللّٰه ومعهما جبرائيل وميكائيكل فى رعيل من الملائكة كثير.

قال أبوبكر بن عياش: فانتهبت وقد دخلنى روع شديد وحزن وكآبة ومصت بى الأيام حتٰى كدت ان أنسى المنام، ثم اضطررت الى الخروج الى بنى غاضرية لدين كان لى على رجل منهم، فخرجت وأنا لا أذكر الحديث حتٰى اذا

صرت بقنطرة الكوفة لقينى عشرة من اللصوص، فحين رأيتهم ذكرت الحديث ورعبت من خشيتى لهم فقالوا لى: الق ما معك وانج بنفسك وكانت معى نفيقة، فقلت: ويحكم أنا أبوبكر بن عياش وانما خرجت فى طلب دين لى، والله الله لا تقطعونى عن طلب دينى وتضروا بى فى نفقتى فانى شديد الاضافة، فنادى رجل منهم مولاى: ورب الكعبة لا تعرض له- ثم قال لبعض فتيانهم: كن معه حتى تصير به الى الطريق الأيمن-

قال أبوبكر: فجعلت أتذكر ما رأيته فى المنام وأتعجب من تأويل الخنازير حتى صرت الى نينوا، فرأيت والله الذى لااله الا الله هو الشيخ الذى كنت رأيته فى منامى بصورته وهيئته رأيته فى اليقظة كما رأيته فى المنام سواء، فحين رأيته ذكرت الأمر والرؤيا فقلت: لا اله الا الله ما كان هذا الا وحياً، ثم سألته كمسألتى اياه فى المنام، فأجابنى ثم قال لى: امض بنا فمضيت فوقفت معه على الموضع وهو مكروب، فلم يفتنى شئ فى منامى الا الأذن والحير فانى لم أر حيراً ولم أر آذناً، فاتق الله أيها الرجل فانى قد آليت على نفسى ألا أدع اذاعة هذا الحديث ولا زيارة ذلك الموضع وقصده واعظامه، فان موضعاً يأتيه ابراهيم ومحمد وجبرائيل وميكائيكل لحقيق بأن يرغب فى اتيانه وزيارته، فان أبا حصين حدثنى ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال: من رآنى فى المنام فاياى رأى فان الشيطان لا يتشبه بى-

فقال له موسى: انما امسكت عن اجابة كلامك لاستو فى هذه الحمقة التى ظهرت منك، وبالله لئن بلغنى بعد هذا الوقت انك تتحدث بهذا لأضربن عنقك وعنق هذا الذى جئت به شاهداً على- فقال أبوبكر: اذاً يمنعنى الله واياه

منك فاى انما أردت الله بما كلمتك به۔ فقال له: أتراجعنى ياعصى وشتمه، فقال له: اسكت اخزاك الله وقطع لسانك، فأرعد موسٰى على سريره ثم قال: خذوه فأخذ الشيخ عن السرير واخذت أنا، فوالله لقد مربنا من السحب والجر والضرب ما ظننت اننا لا نكثر الاحياء أبداً، وكان أشد ما مر بى من ذٰلك ان رأسى كان يجر على الصخر وكان بعض مواليه يأتينى فينتف لحيتى وموسٰى يقول اقتلوهما بنى كذا وكذا بالزانى لايكنى، وأبوبكر يقول له: امسك قطع الله لسانك وانتقم منك، اللهم اياك أردنا ولولد وليك غضبا وعليك توكلنا، فصيّر بنا جميعا الى الحبس فما لبثنا فى الجس الا قليلا فالتفت الى أبوبكر ورأى ثيابى قد خرقت وسالت دمائى فقال: ياجمانى قد قضينا لله حقاً واكتسبنا فى يومنا هذا أجراً ولن يضيع ذٰلك عندالله ولا عند رسوله، فما لبثنا الامقدار غداء ة ونومة حتٰى جاء نا رسوله فأخرجنا اليه وطلب حمار أبى بكر فلم يوجد، فدخلنا عليه فاذا هو فى سرداب له يشبه الدور سعة وكبراً فتعبنا فى المشى اليه تعباً شديداً، وكان أبوبكر اذا تعب فى مشيه جلس يسيراً ثم يقول: اللهم ان هذا فيك فلا تنسه، فلما دخلنا على موسٰى واذا على سرير له فحين بصرينا قال: لاحيا الله ولا قرب من جاهل أحمق يتعرض لما يكره، ويلك يادعى ما دخولك فيما۔ بيننا معشر بنى هاشم۔ فقال له أبوبكر: قد سمعت كلامك والله حسبك۔ فقال له: اخرج قبحك الله والله لئن بلغنى ان هذا الحديث شاع أو ذكر عنك لأضربن عنقك۔

ثم التفت الى وقال: ياكلب وشتمنى وقال: اياك ثم اياك أن تظهر هذا فانه انما خيل لهذا الشيخ الأحمق شيطان يلعب به فى منامه اخرجا عليكما لعنة الله وغضبه، فخرجنا وقد

يئسنا من الحياة، فلما وصلنا الى منزل الشيخ أبى بكر وهو يمشى وقد ذهب حماره، فلما أراد أن يدخل منزله التفت الى وقال: احفظ هذاالحديث واثبته عندك ولا تحدثن هؤلاء الرعاع ولكن حدث به أهل العقول والدين.

(بحذف اسناد) جناب احمد بن ہیثم بن ابونعیم نے یحییٰ بن عبدالحمید جمانی سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ روایت اُس نے مجھے اپنے گھر میں لکھوائی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جن ایام میں کوفہ میں موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی کی حکومت تھی۔ اُن دنوں ایک دن میں گھر سے نکلا۔ میری ملاقات ابوبکر بن عیاش سے ہوگئی۔ اُس نے مجھ سے کہا: اے یحییٰ! آؤ میرے ساتھ اُس شخص کی طرف چلیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کی مراد کون سا شخص تھا۔ میں ابوبکر کی خاطر وہاں سے اُٹھا اور اُس کے ساتھ ہولیا۔ وہ اپنے گدھے پر سوار تھا اور مَیں اس کے پیچھے پیچھے پیدل چلنا شروع ہوگیا۔ جب ہم عبداللہ بن حازم کے گھر کے قریب پہنچے تو ابوبکر میری طرف متوجہ ہوا اور مجھ سے کہا: اے ابن جمانی میں آپ کو اپنے ساتھ کھینچ کر لایا ہوں اور اپنے ساتھ پیدل چلا کر تھکا دیا ہے، صرف اور صرف اس لیے تا کہ میں خود آپ کو سنواؤں کہ جو اس باغی اور کافر کے بارے میں کہتا ہوں۔ میں نے کہا: اے ابوبکر! آپ کی مراد کون شخص ہے؟ اُس نے کہا: یہ کافر و فاجر موسیٰ بن عیسیٰ ہے۔ وہ خاموش ہوگیا اور چلنا شروع کر دیا۔ مَیں بھی اُس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا، یہاں تک کہ ہم موسیٰ بن عیسیٰ کے دروازے تک پہنچ گئے۔ وہاں دربان موجود تھا جو لوگوں کو روک رہا تھا۔

تمام لوگ اپنی سواریوں سے باہر کے صحن میں اُتر رہے تھے لیکن ابوبکر وہاں پر اپنی سواری سے نہ اُترا۔ اس دن ابوبکر کا لباس یہ تھا کہ اس نے ایک چادر اور قمیص زیب تن کر رکھی تھی اور ایک چادر اپنے اردگرد لپیٹی ہوئی تھی۔

یحییٰ نے بیان کیا ہے: ابوبکر اپنے گدھے پر سوار ہی اندر چلا گیا اور مجھے بھی آواز دی، اے ابن جمانی! آ جاؤ۔ (مَیں اندر جانے لگا تو) مجھے دربان نے روک لیا، ابوبکر نے اُس کو ڈانٹا اور اُس سے کہا: اے نالائق! وہ میرے ساتھ آیا ہے۔ تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہی اندر داخل ہوا۔ موسیٰ بن عیسیٰ نے دیکھا (وہ دربار میں کرسی صدارت پر بیٹھا ہوا تھا اور تخت پر دوسرے لوگ بھی موجود تھے جو مسلح تھے اور وہ ایسے ہی رہتے تھے)۔

جب موسیٰ نے ابوبکر کو دیکھا تو خوش آمدید کہا اور اس کو اپنے قریب بلایا اور اپنے تخت پر

جگہ دی اور میں وہاں پر ہی رُک گیا۔ جب ابوبکر بیٹھ گیا تو میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے دیکھا کہ میں وہاں دور ہی رُکا ہوا ہوں تو اس نے مجھے آواز دی۔ اے ابن جمانی! آگے آؤ۔ میں بھی اس کے قریب چلا گیا۔ میری حالت یہ تھی کہ میری جوتی میرے قدموں میں تھی اور ایک قمیص اور ایک چادر میرے جسم پر تھی۔ ابوبکر نے مجھے موسیٰ کے سامنے بٹھا دیا۔ موسیٰ اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: یہ کون ہے؟ اس کے بارے میں مجھے بتاؤ کیا یہ کوئی کام لے کر آیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! بلکہ میں اِس کو اِس لیے لے کر آیا ہوں تا کہ یہ مجھ پر شاہد ہو جائے۔

اُس نے پوچھا: کس چیز کا شاہد؟ اس نے کہا: میں اس کو دکھانا چاہتا ہوں کہ تو اس قبر کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ اس نے کہا: کون سی قبر کے ساتھ؟ ابوبکر نے کہا: حسینؑ ابن علی علیہما السلام جو رسولؐ خدا کی بیٹی کے فرزند ہیں۔ جبکہ تو قبر اطہر اور اُس کے اِردگرد کی ساری زمین پر زراعت کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات سننے کے بعد موسیٰ انتہائی غصے میں آ گیا اور کہنے لگا: تم کون ہوتے ہو، مجھے اِس کے بارے میں بتانے والے؟ ابوبکر نے کہا: میں آپ کو اپنی بات بتانے آیا ہوں۔ جان لو کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک دن مَیں بنی غاضرہ کی طرف نکلا۔ جب مَیں کوفہ کے باہر کے صحرا میں آیا تو دس سوروں نے میرا راستہ روکا اور وہ مجھ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ خدا نے میری مدد فرمائی۔ ایک ایسے شخص کے ذریعے جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ بنی اسد سے ہے۔ اُس نے ان سوروں کو مجھ سے دُور کیا۔

پھر میں نے سیدھا چلنا شروع کر دیا اور جب میں ساحل کے قریب پہنچا تو میں راستہ بھول گیا۔ میں نے وہاں پر ایک بوڑھی عورت کو دیکھا۔ اس نے مجھ سے سوال کیا: اے بزرگوار! تم کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے جواب میں کہا: میں غاضریہ جانا چاہتا ہوں۔ اس نے مجھ سے کہا: یہ سامنے وادی دیکھ رہے ہو، جب تم اس کے آخر میں جاؤ گے تو وہاں تمھیں ایک راستہ ملے گا۔ اُس پر چلے جانا۔ میں نے چلنا شروع کر دیا اور جیسا اس بوڑھی عورت نے بتایا تھا ویسے ہی ہوا اور مَیں اُس راستے پر چلتے چلتے نینوا پہنچ گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ وہاں پر ایک بوڑھا مرد بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا: اے بزرگوار! آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ اس نے مجھے جواب دیا: میں اسی آبادی کا رہنے والا ہوں۔ میں نے اس سے سوال کیا: کتنے سال سے آپ یہاں پر رہائش پذیر ہیں؟ اس نے مجھے جواب دیا: اسی سنہ

کو اچھی طرح نہیں جانتا لیکن مجھے اتنا معلوم ہے کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ حسینؑ ابن علی علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو (جو اُن کے اہل بیتؑ اور ان کی اتباع کرنے والے تھے) اِس پانی سے روکا گیا تھا، جس پانی کو کتے اور وحشی جانور پی سکتے تھے۔ میں نے اِس بات کو بڑا عظیم شمار کیا اور اُس بوڑھے سے کہا: افسوس ہے آپ پر کہ آپ نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان کی مدد نہ کی۔ اس نے کہا: ہاں! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے بغیر ستونوں کے آسمان کو بلند کیا ہوا ہے۔ اے شیخ! میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اُن کی مدد بھی کی اور تم اور تمھارے ساتھی یہ وہ لوگ تھے جو اُن کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے، اگرچہ یہ سارے مسلمان تھے۔ میں نے کہا: افسوس ہے یہ کون لوگ ہیں؟ اُس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں کہ اِن کا بادشاہ جو کر رہا ہے وہ اس کو روکتے نہیں ہیں۔ میں نے کہا: وہ کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا: وہ نبی اکرمؐ کے فرزند کی قبر پر ہل چلا کر کھیتی باڑی کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا: وہ قبر کہاں پر ہے؟ اُس نے جواب دیا: تو اُسی قبر والی زمین پر کھڑا ہے اور اس قبر کی میرے چچا نے مجھے نشان دہی کرائی ہے۔

ابوبکر بن عیاش نے کہا: میں نے اُس مقام پر کبھی قبر نہیں دیکھی تھی اور میں پوری زندگی اس مقام پر نہیں گیا تھا۔ میں نے اُس بزرگ سے کہا: مجھے قبر کے بارے میں کیسے معلوم ہوگا؟ وہ بزرگ میرے ساتھ چلنا شروع ہو گئے اور چلتے چلتے ہم ایک چار دیواری کے قریب گئے، جس میں دروازہ لگا ہوا تھا۔ اُس نے اِذنِ دخول طلب کیا جبکہ اُس وقت لوگوں کی ایک بڑی جماعت دروازے پر کھڑی تھی۔ میں نے اُس اجازت دینے والے سے کہا: میں رسولؐ خدا کے فرزند کے پاس جانا چاہتا ہوں۔

اُس نے مجھے جواب میں کہا: اِس وقت اندر جانا ممکن نہیں ہے۔ میں نے پوچھا کیوں؟ اُس نے کہا: یہ وہ وقت ہے جس میں حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ اور ان کے ہمراہ حضرت محمدؐ اور ان دونوں کے ساتھ حضرت جبرائیلؑ، حضرت میکائیلؑ اور ان کے ہمراہ فرشتوں کی ایک کثیر تعداد فرزند رسولؐ کی زیارت کر رہے ہیں۔

ابوبکر بن عیاش کہتا ہے: میں اِس کے بعد خواب سے بیدار ہو گیا اور مجھ پر بہت زیادہ خوف طاری ہو چکا تھا اور میں سخت حزن وغم میں مبتلا تھا پھر ایک زمانہ گزر گیا اور میں اس خواب

کو بھول چکا تھا۔ پھر اچانک مجھے مجبوراً غاضریہ جانا پڑا چونکہ غاضریہ کے ایک بندے سے میں نے قرض لینا تھا، جس کی خاطر جانا پڑا۔ پس جب میں غاضریہ کے لیے روانہ ہوا تو مجھے خواب والی کہانی یاد نہیں تھی، یہاں تک کہ میں کوفہ کے صحرا میں پہنچا تو مجھے ان چوروں نے روکا تو اُس وقت وہ خواب مجھے یاد آ گیا۔ اُس وقت میرے اُوپر خوف طاری ہو گیا۔

انھوں نے مجھ سے کہا: جو کچھ میرے پاس ہے وہ ہمارے حوالے کر دے اور اپنے آپ کو بچا لے۔ میرے پاس کچھ زادِ راہ تھا۔ میں نے ان سے کہا: افسوس ہے تمھارے لیے، میں ابوبکر بن عیاش ہوں اور میں غاضریہ میں کسی سے اپنا قرضہ وصول کرنے کے لیے نکلا ہوں۔ خدا کی قسم، خدا کی قسم، تم لوگ مجھے میرے قرضے کی وصولی سے نہ روکو۔ کیونکہ یہ میرے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ مجھے اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ان سے ایک شخص پکارا (جوان کا سردار تھا) ربِ کعبہ کی قسم، اس کو چھوڑ دو۔ پھر اُس نے اُن میں سے ایک سے کہا: جاؤ اس کے ساتھ اور اِس کو محفوظ راہ تک چھوڑ آؤ۔

ابوبکر بن عیاش نے کہا: مجھے سارا خواب یاد آ گیا اور خواب میں جو سوروں کو دیکھا اس کی تعبیر سے مجھے بہت زیادہ تعجب ہوا اور میں چلتا چلتا نینوا پہنچ گیا۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی، جس کے علاوہ کوئی معبُود نہیں ہے، جس بزرگ کو میں نے خواب میں دیکھا تھا، اُسی شکل وصورت کا بزرگ میں نے وہاں پر بیداری کی حالت میں دیکھا۔ جب میں نے اُس بزرگ کو دیکھا تو خواب والی ساری صورت حال میرے ذہن میں آ گئی۔

میں نے کہا: لا الٰہ الا اللہ یہ تو زندہ ہے۔ پھر میں نے اُس سے وہی کچھ پوچھا جو میں نے خواب میں اُس سے دریافت کیا تھا۔ اُس نے مجھے جواب دیا۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: میرے ساتھ آؤ۔ میں اس کے ساتھ چلا اور مَیں اس کے ساتھ اُس مقام پر کھڑا ہوا کہ جس میں ہل چلائے جا چکے تھے۔ مجھے خواب والی ساری صورتِ حال نظر آئی سوائے اُس چار دیواری اور اذان دینے والے کے۔ وہ سب کچھ مجھے نظر نہ آیا۔

مَیں نے کہا: اے شخص! اللہ سے ڈر اور مَیں خدا کی قسم اُٹھاتا ہوں کہ مَیں نے یہ خواب والی بات خود اپنی طرف سے نہیں بنائی اور نہ ہی میں نے اُس مقام کی زیارت کا قصد کیا تھا اور نہ ہی اس کی عظمت اپنی طرف سے بیان کی ہے۔ تحقیق! وہ مقام ایسا ہے کہ جہاں حضرت

ابراہیمؑ و محمدؐ کا آنا اور حضرت جبرائیلؑ اور میکائیلؑ کا فرشتوں کے ساتھ آنا سزاوار ہے اور تحقیق! ابو حصین نے میرے لیے ایک حدیث بیان کی ہے کہ جس میں رسولؐ خدا نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا گویا وہ ایسے ہی ہے، جیسے اس نے مجھے جاگتے ہوئے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آ سکتا۔

موسیٰ نے ابوبکر سے کہا: میں تیری گفتگو کا جواب نہیں دینا چاہتا ورنہ یہ جو تو نے خواب والی بے وقوفی ظاہر کی ہے، میں اِس کا ضرور جواب دیتا لیکن خدا کی قسم، اگر آج کے بعد دوبارہ مجھے معلوم ہو گیا کہ تو نے یہ کہانی سنائی ہے تو پھر تجھے اور جس کو تو ساتھ لے کر آیا ہے، تم دونوں کو میں قتل کر دوں گا۔ ابوبکر نے کہا: خداوند کریم مجھے اور اِس کو تیرے شر سے محفوظ فرمائے گا، کیونکہ میں نے صرف خدا کے لیے یہ بات بیان کی ہے۔ موسیٰ نے اُس سے کہا: اے نافرمان! اور اس کو گالیاں بھی دیں کہ تو مجھے آگے سے جواب بھی دے رہا ہے۔ ابوبکر نے اس سے کہا: خدا تجھے رسوا کرے اور تیری زبان کاٹ دے۔ موسیٰ زور سے چلایا۔ پھر کہا: پکڑو اس کو۔ پس شیخ ابوبکر اور مجھے ہم دونوں کو پکڑ لیا گیا۔ خدا کی قسم، ہمیں کھینچا گیا اور مارا گیا اور میرا گمان تھا کہ اب ہم کچھ دیر کے لیے زندہ ہیں اور ہمیں بہت سخت گھسیٹا جا رہا تھا اور ہمارے سر فرش پر رگڑے جا رہے تھے۔ اُس کے بعض سپاہی آئے اور انھوں نے مجھے داڑھی سے پکڑا۔ موسیٰ نے حکم دے دیا کہ اِن دونوں کو قتل کر دو اور اِن دونوں کے ساتھ زانی والا سلوک کرو۔ ابوبکر نے اُس سے کہا: رُک جا! خدا تیری زبان کاٹ دے۔ وہ تجھ سے ہمارا انتقام لے گا اور پھر یہ دعا کی:

اللهم اياك اردنا

اے میرے اللہ! ہم نے اِس سے صرف اور صرف تیری خوشنودی کا ارادہ کیا، اور تیرے ولی کے فرزند کا، اور یہ ہمارے اُوپر غضب ناک ہوا ہے اور ہم تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں ہم دونوں کو قید خانے میں قید کر دیا گیا۔ ابھی قید خانے میں کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ ابوبکر میری طرف متوجہ ہوا اور اُس نے دیکھا کہ میرے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں اور خون جاری ہے۔ اُس نے مجھ سے کہا: اے حمانی! ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حق کو ادا کیا ہے اور آج ہم نے اس پر جو اجر حاصل کیا ہے وہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کے نزدیک کبھی ضائع نہیں ہو گا۔

ہم قید خانے میں کچھ دن کچھ راتیں رہے۔ یہاں تک کہ اس ملعون کا ایک غلام ہمارے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

پاس آیا اور وہ ہمیں نکال کر اُس کی طرف لے گیا۔ اُس نے ابوبکر کا گدھا طلب کیا جو وہاں موجود نہیں تھا۔ جب ہم اُس کے پاس داخل ہوئے تو وہ سرداب (تہہ خانے) میں موجود تھا اور وہاں تک جاتے ہوئے ہم بہت زیادہ تھک چکے تھے حتیٰ کہ ابوبکر جب تھک جاتے تو وہ بیٹھ جاتے اور پھر فرماتے: اے اللہ! یہ تیری خاطر ہے۔ اس کو فراموش نہ کرنا۔ جب ہم موسیٰ کے پاس گئے تو وہ تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ جب اُس نے ہماری طرف دیکھا تو کہا: خدا نے تم دونوں کو زندہ رکھ لیا ہے اور قریب تھا کہ ایک جاہل اور احمق کی طرف سے تم دونوں کو وہ چیز پیش آتی جو تم پسند نہ کرتے (یعنی قتل)۔ وائے ہو تیرے لیے اے مامون! تو کیوں اس معاملے میں وارد ہوا ہے جو ہمارے اور بنی ہاشم کے درمیان ہے؟ پس ابوبکر نے کہا: میں نے تیری بات سن لی ہے اور یہ ہی تیرے لیے کافی ہے۔ اُس نے ابوبکر سے کہا: جاؤ۔ اللہ تجھے خیر سے دُور رکھے۔ خدا کی قسم، اگر مجھے اِطلاع مل گئی کہ تم نے اس بات کو کسی کے سامنے بیان کیا ہے اور اس کو مشہور کیا ہے تو میں ضرور تجھے قتل کر دوں گا۔

پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے گالی دیتے ہوئے کہا: اے کتے! تم بھی بچو کہ اس کو ظاہر کرو، کیونکہ اِس بوڑھے کے ساتھ ایک شیطان ہے جو خواب میں اس کے ساتھ کھیلتا ہے۔ تم دونوں یہاں سے نکل جاؤ۔ خدا کی لعنت اور اُس کا غضب تمہارے اُوپر ہو۔ ہم دونوں وہاں سے نکلے کہ ہم اپنی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ جب ہم ابوبکر بن عیاش کے گھر پہنچے تو وہ پیدل چل رہا تھا کیونکہ اس کا گدھا کہیں جا چکا تھا۔ جب وہ اپنے گھر کے اندر داخل ہونے لگا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا: اس حدیث کو محفوظ رکھو اور اِس کو تمام لوگوں کے سامنے بیان نہ کرنا، لیکن جو اہلِ عقل اور دین والے لوگ ہیں، اُن کے سامنے اس کو ضرور بیان کرنا۔

بیری کاٹنے والے پر خدا کی لعنت ہو

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خنيس عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا محمد ابن علي بن هاشم الأبلي قال: حدثنا الحسن بن احمد بن النعمان الوجهي الجورجاني نزيل قومس وكان قاضيها قال: حدثني يحيىٰ بن المغيرة الرازي قال: كنت عند جرير بن عبدالحميد اذ جاءه رجل من أهل

العراق فسأله جرير عن خبر الناس فقال: تركت الرشيد وقد كرب قبر الحسين علیہ السلام وأمر أن تقطع السدرة التي فيه فقطعت۔ قال: فرفع جرير يديه فقال: الله أكبر جاء نا فيه حديث عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه قال: لعن الله قاطع السدرة ثلاثا، فلم نقف على معناه حتى الآن لأن القصد لقطعة تغيير مصرع الحسين علیہ السلام حتى لا يقف الناس على قبره۔

(بحذف اسناد) جناب یحییٰ بن مغیرہ رازی نے روایت کو نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں جریر بن عبدالحمید کے پاس موجود تھا کہ عراق کا رہنے والا ایک شخص اس کے پاس آیا۔ جریر نے اُس سے وہاں کے لوگوں کے بارے میں سوال کیا تو اُس نے جواب دیا: میں رشید جو حاکم کوفہ تھا اُس کو اِس حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ قبرِ امام حسین علیہ السلام کو خراب کر رہا تھا اور اُس پر اُس نے ہل چلوا دیے ہیں اور وہاں موجود بیری کے درخت کو کاٹ دیا ہے۔ جب یہ بات جریر نے سنی تو اُس نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور فرمایا: اللہ اکبر، ہمارے پاس رسولؐ خدا کی ایک حدیث آئی ہے جس میں آپؐ نے بیری کے درخت کو کاٹنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور آپؐ نے تین دفعہ فرمایا: خدا لعنت کرے بیری کو کاٹنے والے پر۔ میں اِس حدیث کا معنی ومفہوم ابھی تک نہ سمجھ سکا تھا مگر اب مجھے معلوم ہوا کہ آپؐ نے یہ کیوں فرمایا تھا اور اس سے مراد کون ہے؟ اور اُس شخص نے اِس بیری کو اس لیے کاٹا ہے کہ لوگ قبرِ حسینؑ کی زیارت پر آئیں اور اس کے سائے میں نہ کھڑے ہو سکیں۔

جانوروں نے قبرِ امام حسینؑ کا احترام کیا

(وعنه) عن شيخه رضي الله عنه قال: أخبرنا ابن خنيس: حدثنا محمد ابن عبدالله قال: حدثنا محمد بن جعفر بن محمد بن فرج الرخجي قال: حدثني ابي عن عمه عمر بن فرج قال: انفذني المتوكل في تخريب قبر الحسين علیہ السلام فصرت الى الناحية فأمرت بالبقر فمربها على القبور فمرت عليها كلها فلما بلغت قبر الحسين علیہ السلام لم تمر عليه۔

قال عمي عمر بن فرج: فأخذت العصا بيدي فما زلت

اضربها حتیٰ تکسرت العصا فی یدی فواللّٰه ما جازت علی قبره ولا تخططه۔

قال لنا محمد بن جعفر: کان عمر بن فرج شدید الانحراف عن آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فانا ابرئُ الی اللّٰه منه، وکان جدی اخوه محمد ابن فرج شدید المودة لهم رحمه اللّٰه و رضی عنه، فأنا أتولاه لذٰلك وافرح بولادته۔

(بحذفِ اسناد) جناب محمد بن جعفر بن محمد بن فرج الرخجی نے روایت کو اپنی والد سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے میرے چچا عمر بن فرج سے نقل کیا ہے۔ اُس نے بیان کیا: مجھے متوکل نے قبرِ حسینؑ کی خرابی کا حکم دیا۔ میں قبر کی طرف روانہ ہوا، میرے ساتھ بیل بھی موجود تھے۔ میں نے حکم دیا کہ قبر پر بیلوں کے ہل چلائے جائیں۔ بیلوں کے ہل چلائے جانے لگے۔ جیسے ہی بیل قبر کے قریب آئے تو وہ اصلاً آگے نہ بڑھے۔

عمر بن فرج نے کہا: میں نے ڈنڈا پکڑا اور اُن کو مارنا شروع کر دیا۔ میں نے اتنا مارا کہ ڈنڈا ٹوٹ گیا لیکن بیل قبر کی طرف آگے نہ بڑھے تاکہ میں اُس کو خراب کرسکوں۔

راوی نے بیان کیا ہے کہ میرے لیے محمد بن جعفر نے ذکر کیا ہے کہ عمر بن فرج آلِ محمدؐ کا سخت دشمن و منکر تھا اور میں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور میرا والد محمد بن فرج جو کہ اُس کا بھائی تھا، وہ آلِ محمدؐ کا محبّ تھا اور اُن سے بہت زیادہ محبت رکھنے والا تھا (خدا اُس پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور اُس سے راضی ہو جائے)۔ میں اِن کی وجہ سے ہی آلِ محمدؐ سے محبت کرتا ہوں اور مجھے ان کا فرزند ہونے پر خوشی ہے۔

ابراہیم دیزج بھی قبرِ امامؑ کو خراب کرنے کے لیے گیا

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خنیس عن محمد بن عبداللّٰه قال: حدثنا أحمد ابن عبداللّٰه بن محمد بن عمار الثقفی الکاتب قال: حدثنا علی بن محمد بن سلیمان النوفلی عن ابی علی الحسین بن محمد بن مسلمة بن أبی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر قال: حدثنی ابراهیم الدیزج قال: بعثنی المتوکل الی کربلا لتغییر قبرالحسین علیہ السلام ، وکتب

معی الی جعفر بن محمد ابن عمار القاضی اعلمك انی قد بعثت ابراهیم الدیزج الی کربلا لنبش قبر الحسین، فاذا قرأت کتابی فقف علی الأمر حتٰی تعرف فعل أو لم یفعل۔

قال الدیزج: فعرفنی جعفر بن محمد بن عمار ما کتب به الیه، ففعلت ما أمرنی به جعفر بن محمد بن عمار ثم أتیته فقال لی: ما صنعت؟ فقلت قد فعلت ما امرت به فلم أر شیئًا ولم أجد شیئًا۔ فقال لی: أفلا عمقته؟ قلت: قد فعلت وما رأیت، فکتب الی السلطان ان ابراهیم الدیزج قد نبشن فلم یجد شیئًا وأمرته فجره بالماء وکربه بالبقر۔

قال أبو علی العماری: فحدثنی ابراهیم الدیزج وسألته عن صورة الأمر فقال لی: اتیت فی خاصة غلمانی فقط، وانی نبشت فوجدت باریة جدیده فقال لی: وعلیها بدن الحسین بن علی ووجدت منه رائحة المسك، فترکت الباریة علی حالتها وبدن الحسین علی الباریة وامرت بطرح التراب علیه وأطلقت علیه الماء وامرت بالبقر لتمخره وتحرثه فلم تطأه البقر، وکانت اذا جاء ت الی الموضع رجعت عنه، فحلفت لغلمانی بالله وبالایمان المغلظة لئن ذکر احد هذا لأقتلنه۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابوعلی حسین بن محمد بن مسلمہ بن ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابراہیم دیزج نے بتایا ہے، وہ کہتا ہے: مجھے متوکل نے کربلا کی طرف قبرِ امام حسین علیہ السلام کو خراب کرنے کے لیے روانہ کیا اور میرے ساتھ ایک خط روانہ کیا جو جعفر بن محمد ابن عمار قاضی کی طرف لکھا گیا تھا تاکہ میں اُس کو بتاؤں کہ میں نے ابراہیم دیزج کو کربلا کی طرف قبرِ حسینؑ کو خراب کرنے کے لیے روانہ کیا ہے۔ جب مَیں نے اُس کے سامنے وہ خط پڑھا تو اُس کو سارے معاملہ کے بارے میں علم ہوا، یہاں تک کہ اُس نے جاننا چاہا کہ آیا یہ کام میں کروں گا یا نہیں۔

دیزج بیان کرتا ہے: مجھے جعفر بن محمد بن عمار نے جو کچھ اس میں لکھا تھا، وہ سمجھایا۔ جو کچھ جعفر بن محمد نے مجھے حکم دیا میں اُس کو انجام دینے کے لیے روانہ ہوا۔ پھر کچھ دیر کے بعد میں واپس آیا۔ اُس نے مجھ سے کہا: کیا کیا تو نے؟ میں نے جواب دیا: جو کچھ تو نے مجھے کہا تھا، وہ

سب میں نے انجام دیا ہے لیکن میں نے وہاں کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اس نے مجھے کہا: کیا تو کوئی چیز پوشیدہ تو نہیں رکھ رہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں جو تو نے کہا تھا، وہ سب میں نے انجام دیا اور میں نے وہاں کوئی چیز نہیں دیکھی۔ پس جعفر نے بادشاہ متوکل کی طرف تحریر کیا: تحقیق ابراہیم دیزج نے قبر کو کھودا ہے۔ اس نے وہاں کوئی چیز نہیں پائی اور میں نے حکم دیا ہے کہ اس پر ہل چلا دو اور پانی جاری کر دو۔

ابوعلی عماری نے ذکر کیا ہے کہ ابراہیم دیزج نے مجھے بتایا کہ جب میں نے اُس سے اصلی صورت حال کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے بتایا: میں اپنے خاص غلاموں کے ساتھ قبر کی طرف آیا اور میں نے قبر کو کھودا۔ وہاں پر میں نے ایک نئی چٹائی کو دیکھا جس پر امام حسین بن علی علیہ السلام کا بدن مبارک موجود تھا۔ میں نے اس میں کستوری سے زیادہ اچھی خوشبو کو پایا۔ میں نے اُس چٹائی کو اُسی حالت میں چھوڑ دیا اور بدن اطہر کو بھی اُسی پر رہنے دیا اور دوبارہ اس پر مٹی ڈال دی اور میں نے حکم دیا کہ اس پر پانی چھوڑ دیا جائے اور بیلوں کے ذریعے اس پر ہل چلانے کا حکم دیا تا کہ اس کو خراب کر سکوں لیکن بیل اس کی طرف نہیں جا رہے تھے۔ جب بھی وہ بیل اس کے قریب جاتے تو واپس آ جاتے۔ میں نے اپنے غلاموں سے خدا کی قسم اُٹھوائی کہ کوئی بھی اس بات کو بیان نہ کرے گا اور اُن سے عہد لیا کہ اگر کسی نے اس کا ذکر کیا تو میں اُس کو ضرور قتل کر دوں گا۔

اُس کا بدن سفید اور چہرہ سیاہ تھا

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبدالله قال: حدثني محمد بن ابراهيم بن أبي السلاسل الأنباري الكاتب قال: حدثني أبو عبدالله الباقطاني قال: ضمني عبيدالله بن يحيى بن خاقان الى هارون المعرى - وكان قائداً من قواد السلطان - اكتب له، وكان بدنه كله أبيض شديد البياض حتى يديه ورجليه كانا كذلك، وكان وجهه أسود شديد السواد كأنه القير، وكان يتفقأ مع ذلك مدة منتنة. قال: فلما آنس بي سألته عن سواد وجهه فأبى أن يخبرني، ثم انه مرض مرضه الذي مات فيه فقعدت فسألته

فرأيته كان يحب أن يكتم عليه، فضمنت له الكتمان،
فحدثني قال: وجهني المتوكل أنا والديزج لنبش قبر
الحسين عليه السلام وإجراء الماء عليه، فلما عزمت على الخروج
والمسير إلى الناحية رأيت رسول الله في المنام فقال:
لا تخرج مع الديزج ولا تفعل ما امرتم به في قبر الحسين،
فلما أصبحنا جاؤا يستحثوني في المسير فسرت معهم
حتى وافينا كربلاء، وفعلنا ما امرنا به المتوكل، فرأيت
النبي صلى الله عليه وآله في المنام فقال: ألم آمرك ألا تخرج معهم ولا
تفعل فعلهم فلم تقبل حتى فعلت ما فعلوا، ثم لطمني
وتفل في وجهي فصار وجهي مسوداً كما ترى وجسمي
على حالته الأولى.

(بحذف اسناد) ابوعبداللہ باقطانی نے بیان کیا ہے: مجھے عبداللہ بن یحییٰ بن خاقان نے ہارون مصری سے ملوایا جو بادشاہ کے قریبی سرداروں میں سے ایک تھا اور بادشاہ کے لیے لکھا کرتا تھا۔ اُس کا سارا بدن اچھا خاصا سفید تھا حتیٰ کہ اُس کے ہاتھ اور پاؤں بھی سفید تھے لیکن اُس کا چہرہ اس قدر سیاہ تھا جیسے تارکول ہو۔ ہم دونوں اُس کے ساتھ کچھ مدت رہے، جب وہ ہمارے ساتھ مانوس ہوگیا تو میں نے اُس سے چہرے کی سیاہی کے بارے میں سوال کیا اور اس نے بتانے سے انکار کردیا۔

پھر اُس کو وہ مرض لاحق ہوئی کہ جب اس کی موت واقع ہوئی (یعنی آخری وقت کی بیماری) میں اُس کے پاس بیٹھا ہوا تھا، میں نے پھر اُس سے اِس کے بارے میں سوال کیا لیکن میں نے دیکھا کہ وہ اِس کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ میں نے اُس کو اِس کے پوشیدہ رکھنے کی ضمانت دی۔ پھر اُس نے مجھے بتایا کہ مجھے اور دیزج کو متوکل نے قبر امام حسین بن علی علیہ السلام کے خراب کرنے کے لیے روانہ کیا تاکہ ہم قبر کو خراب کردیں اور اُس پر پانی و ہل چلا دیں۔ جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو اسی رات مجھے خواب آیا اور اس میں رسولِ خداؐ کو میں نے دیکھا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا: دیزج کے ساتھ مت جانا اور تم کو قبر حسینؑ کے بارے میں جو حکم دیا گیا ہے، اس پر عمل نہ کرنا۔

جب صبح ہوئی تو وہ میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے جانے پر آمادہ کیا اور میں بھی

تیار ہو گیا اور ہم کربلا پہنچ گئے اور جو کچھ متوکل نے ہمیں حکم دیا تھا وہ ہم نے انجام دے دیا۔ میں نے دوبارہ نبی اکرمؐ کو خواب میں دیکھا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا: کیا میں نے تجھے حکم نہیں دیا تھا کہ اُن کے ساتھ نہ جانا اور یہ کام نہ کرنا؟ اور تو نے میرے حکم کو قبول نہیں کیا اور جو کچھ اُن لوگوں نے کیا تو نے بھی اُن کے ساتھ مل کر کیا۔ پھر رسولؐ خدا نے میرے چہرے پر تھپڑ مارا اور میرے چہرے پر تھوکا۔ پس میرا چہرہ سیاہ ہو گیا جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے اور میرا باقی بدن اُسی حالت پر باقی ہے۔

ابراہیم دیزج کی موت کی حالت

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش قال: حدثنا محمد بن عبدالله قال: حدثنا سعيد بن احمد بن العواد أبوالقاسم الفقيه قال: حدثني أبو بريزة الفضل بن محمد بن عبدالحميد قال: دخلت على ابراهيم الديزج وكنت جاره اعوده في مرضه الذي مات فيه، فوجدته بحالة سوء واذا هو كالمدهوش وعنده الطبيب، فسألته عن حاله وكانت بيني وبينه خلطة وأنس يوجب الثقة بي والانبساط الي فكاتمني حاله وأشار لي الى الطبيب، فشعر الطبيب باشارته ولم يعرف من حاله ما يصف له من الدواء ما يستعمله، فقام فخرج وخلا الموضع، فسألته عن حاله فقال: أخبرك والله ما واستغفر الله ان المتوكل امرني بالخروج الى نينوا الى قبرالحسينؑ، فامرنا أن نكربه ونطمس أثر القبر، فوافيت الناحية مساء ومعنا الفعلة والمرور والزكار معهم المساحي والمرور، فتقدمت الى غلماني واصحابي ان يأخذوا الفعلة بخراب القبر وحرث أرضه، فطرحت نفسي لما نالني من تعب السفر ونمت، فذهب بي النوم فاذا ضوضاً شديد واصوات عاليه وجعل الغلمان ينبهوني، فقمت وأنا ذعر فقلت للغلمان: ما شأنكم؟ قالوا: اعجب شأن. قلت: وما ذاك؟ قالوا: ان بموضع القبر قوماً قد حالوا بيننا وبين القبر وهم يرمونا مع

ذلك بالعشاب، فقمت نحوهم لأتبين الامر فوجدته كما وصفوا وكان ذلك فی أول الليل من ليالی البيض فقلت: الموهم فرموا فعادت سهامنا الينا، فما سقط سهم منها الی صاحبه الذی رمی به فقتله، فاستوحشت لذلك وجذعت وأخذتنی الحمی والقشعريرة ورحلت عن القبر لوقتی ووطنت نفسی علی أن يقتلنی المتوكل لما لم ابلغ فی القبر جميع ما تقدر الی به۔

قال أبوبريرة: فقلت له قد كفيت ما تحذر من المتوكل قد قتل بارحة الاولی وأعان عليه فی قتله المنتصر، فقال لی: قد سمعت بذلك وقد نالنی فی جسمی مالا أرجوا معه البقاء۔ قال أبوبريرة: كان هذا فی أول النهار فما امسی الديزج حتی مات۔

قال ابن خنيس: قال أبوالفضل: ان المنتصر سمع أباه يشتم فاطمة عليها السلام فسأل رجلا من الناس عن ذلك فقال له: قد وجب عليه القتل الا انه من قتل أباه لم يطل له عمر۔ قال: ما اُبالی اذا أطعت الله بقتله ان لا يطول لی عمر، فقتله وعاش بعده سبعة أشهر۔

(بحذفِ اسناد) ابو بریرہ فضل بن محمد بن عبدالحمید نے بیان کیا ہے: میں ابراہیم دیزج کے پاس گیا (وہ میرا ہمسایہ تھا) تاکہ مرض الموت کے وقت اُس کی عیادت کروں۔ جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے اس کو بہت بُری حالت میں پایا۔ وہ مدہوش تھا اور طبیب اُس کے پاس موجود تھا۔ پس میں نے اُس سے اس کی حالت کے بارے میں سوال کیا چونکہ میرے اور اس کے درمیان میل میلاپ تھا اور دوستی تھی جس کی وجہ سے وہ مجھ پر اعتماد کرتا اور مجھ سے اس کی بے تکلفی بھی تھی۔ وہ میرے سامنے اپنے حال کو پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا اور اس نے میرے لیے طبیب کی طرف اشارہ کیا۔ وہ طبیب اس کے اشارہ کو سمجھ گیا۔ طبیب اس کی حالت کو دیکھ کر اس کے لیے کوئی دوائی منتخب نہ کر سکا جو اُس کو استعمال کروائے۔ وہ حکیم اپنی جگہ سے اُٹھا اور باہر چلا گیا۔

اب میں نے اس سے دوبارہ سوال کیا۔ اُس نے کہا: میں بتاتا ہوں۔ خداوند متعال مجھے معاف کرے۔ تحقیق! متوکل نے مجھے نینوا (یعنی کربلا) کی طرف قبرِ حسینؑ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ اُس نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس پر ہل چلائیں اور وہاں قبر کے نشانات تک ختم کردیں۔ مَیں رات کو ہی وہاں پہنچ گیا۔ میرے ساتھ کام کرنے والے اور ہل چلانے والے اور پانی بہانے والے بھی موجود تھے۔ میں نے اپنے غلاموں اور ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ جائیں اور قبر کو خراب کرنے اور اس کی زمین کو اکھاڑنے کا کام کریں اور خود میں سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے لیٹ گیا اور سو گیا۔ جب میں سو گیا تو اچانک میں نے شوروغل اور بلند آوازیں سنیں۔ میرے غلام مجھے بیدار کر رہے تھے۔ میں اُٹھا اور میں خوف زدہ تھا۔

مَیں نے اپنے غلاموں سے کہا: تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ انھوں نے کہا: وہاں بہت عجیب صورتِ حال ہے۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: وہاں قبر پر لوگوں کی ایک جماعت ہے جو ہمارے اور قبر کے درمیان حائل ہو چکی ہے اور وہ ہماری طرف تیر اندازی کر رہے ہیں۔ مَیں کھڑا ہوا اور ان کے ساتھ گیا تاکہ معاملے کو خود دیکھوں۔ جیسا انھوں نے بیان کیا تھا ویسے ہی میں نے بھی پایا اور یہ چاندنی راتوں میں سے پہلی رات کا واقعہ تھا (یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ کی راتوں کو چاندنی راتیں کہا جاتا ہے کیونکہ اِن میں راتیں بہت زیادہ روشن ہوتی ہیں)۔

مَیں نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ تم بھی اِن کی طرف تیر چلاؤ۔ انھوں نے تیر چلائے تو ہمارے تیر ہماری طرف واپس آئے اور جس نے جو تیر چھوڑا تھا وہی تیر واپس اُس کو لگا اور وہ مر گیا۔ اس سے مجھ پر وحشت طاری ہوگئی اور میں نے اُن کو روک دیا۔ مجھے بخار ہوگیا اور کپکپی طاری ہوگئی اور میں اُس وقت قبر سے دور چلا گیا اور میں نے اپنے آپ کو آمادہ کرلیا کہ متوکل مجھے ضرور قتل کردے گا، کیونکہ میں نے اُس کے امر کے مطابق عمل نہیں کیا۔

ابوبریرہ کہتا ہے: مَیں نے اس سے کہا کہ تو متوکل کے خوف سے بچ گیا ہے کیونکہ اُس صبح متوکل قتل ہوگیا تھا اور اس کے قتل میں منتصر نے معاونت کی۔ اس نے مجھ سے کہا: میں نے اس کے بارے میں سن لیا ہے اور اس کی وجہ سے مجھے اپنے جسم میں ایک ایسی چیز محسوس ہوئی ہے جس سے میری بقا کی اُمید ختم ہوگئی۔

ابوہریرہ کہتا ہے: یہ اوّل دن کا واقعہ ہے اور شام کو دیزج مر گیا۔

ابن ختیس نے بیان کیا ہے کہ ابوفضل نے کہا: تحقیق! منتصر نے سنا تھا کہ اُس کا باپ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کو گالیاں دیتا تھا۔ اُس نے لوگوں میں سے ایک مرد سے پوچھا: ایسے بندے کا کیا حکم ہے؟ اس نے کہا: اس کی سزا قتل ہے لیکن آگاہ ہو جاؤ! جو اپنے باپ کو قتل کرے وہ زیادہ دیر زندہ نہیں رہتا۔ اُس نے کہا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں خدا کی اطاعت کروں اور زیادہ زندگی نہ پاؤں۔ اُس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اور وہ باپ کے قتل کے بعد سات ماہ تک زندہ رہا۔